معجزاتِ چہاردہ معصومینؑ

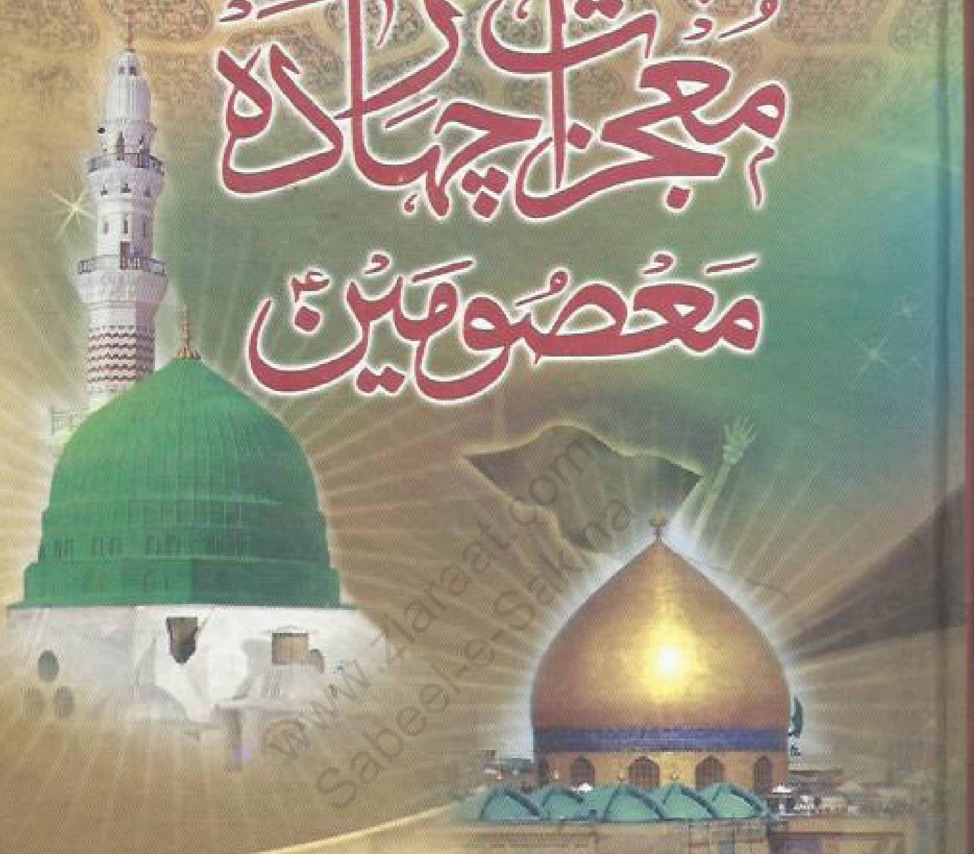

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

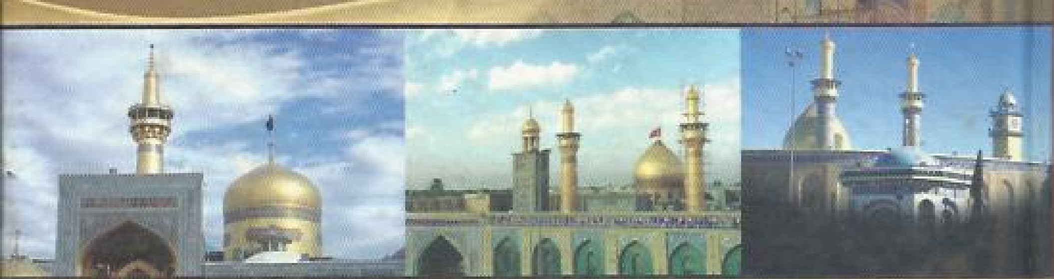

مرتبہ:
مولانا شوکت حسین سندرالوی

Presented by www.ziaraat.com

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ہیں

مو منین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ہیں.

منجانب.

سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدرآباد پاکستان

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

Knowledge for All
SABIL-E-SAKINA

۷۸۶
۹۲_۱۱۰
یاصاحب الزماں ادرکنی

DvD Version

لبیک یا حُسینؑ

خصوصی تعاون: نذر عباس
رضوان رضوی

اسلامی کُتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری ۔

NOT FOR COMMERCIAL

www.ziaraat.com

SABIL-E-SAKINA
Unit#8,
Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.
www.sabeelesakina.page.tl
sabeelesakina@gmail.com

Presented by www.ziaraat.com

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چودہ معصومینؑ کے معجزات

پر مشتمل کتاب

معجزات چہاردہ معصومینؑ

تالیف

شوکت حسین سندرالوی

ناشر

حق برادر G-56 الحمد مارکیٹ اردو بازار

لاہور فون: 0333-4431382

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

جملہ حقوق بحق مؤلف و مہتمم محفوظ ہیں

نام کتاب معجزات چہاردہ معصومینؑ

تالیف شوکت حسین سندرالوی

مہتمم اشاعت الہادی فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ) پاکستان

قیمت

ملنے کا پتہ: شوکت بک سنٹر (سندرال) ضلع خوشاب

فون: 0302-6396705

ناشر

حق برادر G-56 الحمد مارکیٹ اردو بازار

لاہور فون: 0333-4431382

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

فہرست مطالب

عنوان	صفحہ نمبر
باب اول	
(رسولؐ خدا کے معجزات)	01
جناب عبدالمطلب کا ثواب	02
پیغمبروں کا طالع	04
روشنی مغرب و مشرق تک	05
ابلیس کے آسمانی راستے بند ہو گئے	07
حمل کی حفاظت	09
لیث بن سعد کی روایت	10
ابو طالبؑ کی بشارت	13
رسولؐ خدا کا عقیقہ	14
عالم یہود کی پیش گوئی	14
رسولؐ خدا کا وقت ولادت	16
کعبہ کی حرکت	18
رسولؐ خدا کی ولادت اور بتوں کا گرنا	19
شیاطین اور شہاب کے تیر	20
ایوان کسریٰ کے کنگرے گر گئے	20
سطیح گوشت کا لوتھڑا	23
کاہنوں کا علم معطل	24
عبداللہ کی رحلت اور عجیب واقعات	26
سطیح کی پیش گوئی	35
رسولؐ خدا کا محافظ فرشتہ	52
رسولؐ خدا اور حلیمہؓ	53
رسولؐ خدا کی گمشدگی کا ایک واقعہ	56
ابو طالبؑ اور رسولؐ خدا	58
حرام سے حفاظت	59
رسولؐ خدا کیلئے رطب	60
رسولؐ خدا حلیمہؓ کے پاس	61
رسولؐ خدا کا گوسفند چرانا	66
رسولؐ خدا حلیمہؓ کی گود میں	74
حلیمہؓ کا ہولناک خواب	80
رسولؐ خدا کا گوسفند چراتے گم ہو جانا	82
ایک کاہن کا واقعہ	85

www.ziaraat.com
Sabeele Sakina

Presented by www.ziaraat.com

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
رسولؐ خدا کی برکت	86	صلح حدیبیہ	122
قحط سے نجات	89	دشمنی محبت میں بدل گئی	124
رسولؐ خدا کا ابوطالبؑ کے ساتھ سفر شام	90	بادشاہ نجاشی کا واقعہ	126
ایک سفر کا واقعہ	98	کفالت رسولؐ خدا	128
رسولؐ خدا اور خدیجہؑ کا سامان تجارت	100	شادی کا واقعہ	130
کعبہ کی حفاظت	102	سفینہ کا واقعہ	134
کعبہ کی نئی تعمیر	103	جعفرؑ کی شہادت	136
چاند سے گفتگو	105	ذات السلاسل	138
عائشہ اور فاطمہؑ	106	رسولؐ خدا کی سواری براق	139
حفاظت رسولؐ خدا	107	جنگ تبوک کا ایک واقعہ	140
رسولؐ خدا کا حلیہ و عادات	109	چشموں کا پھوٹنا	141
مجلس کے آداب	113	**باب دوم** (امیر المومنین علی	
رسولؐ خدا کا بیدار رہنا	117	بن ابی طالبؑ کے معجزات)	
رسولؐ خدا جہاں سے گزرتے وہ		عیسیٰ کی مثل معجزہ دیکھانا	143
علاقہ خوشبودار ہوجاتا	119	اعرابی کو اونٹ دے دیئے	144
رسولؐ خدا کیلئے زمین نرم ہوتی	120	اعراف والے کون	146
یوسف و زلیخا	121	میرا نام حیدر	149

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

عنوان	صفحہ نمبر
میثم کی شہادت کی پیش گوئی	152
کمان اژدھا بن گئی	154
اژدھا جن اور علیؑ	156
حضرت علیؑ کیلئے سورج کا پلٹنا	161
حضرت علیؑ کیلئے مدینہ میں سورج کا پلٹنا	165
حضرت علیؑ اور سورج کا ہم کلام ہونا	167
آسمان سے اترنے والا جام	172
حیدر سے نہ لڑنا	175
اصحاب کہف اور علیؑ کی گفتگو	176
حضرت علیؑ سے کسریٰ کی کھوپڑی کا کلام	179
حضرت علیؑ کا مردے کو زندہ کرنا	187
حضرت علیؑ کی بددعا	187
حضرت علیؑ کی تلوار کا وزن	189
جنگ صفین کا ایک واقعہ	190
علیؑ کا نام اسم اعظم ہے	192
حضرت علیؑ کے نام سے پتھروں کا سونا بننا	193

عنوان	صفحہ نمبر
سنگریزوں کا جواہر بننا	194
حضرت علیؑ کا سام بن نوحؑ کو زندہ کرنا	195
حضرت علیؑ کی وصی موسیٰ کے ساتھ گفتگو	197
حضرت علیؑ اور ایک شیر کا واقعہ	197
ایک اور شیر کی حضرت علیؑ سے گفتگو	198
حضرت علیؑ کا جنات سے مال واپس لینا	201
حضرت علیؑ اور سرکش جانور	203
اطاعت کرنے والے سانپ کا واقعہ	206
اژدھا اور مسجد کوفہ	207
چشمہ راحومہ اور راہب کا اسلام لانا	208
چٹان کا ظاہر ہونا	210
وعدہ رسولؐ کے تحت ابو صمصام عبسی کو اسی اونٹنیاں دینا	211
حضرت علیؑ کا سلمانؓ کو عالم بالا کی سیر کرانا	218

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

عنوان	صفحہ نمبر
حضرت علیؑ کیلئے لوہے کا موم ہونا	223
مقام ذی دقار میں شامل ہونے والے مجاہدین کی تعداد	223
حضرت علیؑ کا ایک فیصلہ	225
حضرت علیؑ کے ہاتھوں ذوالثدیہ کا قتل	227
موسیٰ و ہارونؑ کا فرعون کے پاس مذاکرہ	230
عطرفہ جن کا واقعہ	231
حضرت علیؑ کا خالد بن عرفطہ کے متعلق خبر دینا	235
حضرت علیؑ کا میثم تمار کی شہادت کی خبر دینا	236
حضرت علیؑ نے رشید ہجری کی شہادت کی خبر دی	239
حضرت علیؑ کا شہادت امام حسینؑ کی خبر دینا	240
حضرت علیؑ کا اشعث کو حجاج سے ذلیل ہونے کی خبر دینا	245
لشکر میں شامل لوگوں کی تعداد اور ہر شخص کا حصہ	246
باب سوم	
(جناب فاطمہ زہرا کے معجزات)	
عالمین کی بہترین خواتین	249
فاطمہؑ تمام دنیا کی عورتوں میں منتخب ہیں	251
فاطمہؑ عالمین کی عورتوں کی سردار	251
مریمؑ سے فاطمہؑ کا رتبہ بلند	257
فاطمہؑ عالمین کی عورتوں سے افضل	262
فاطمہؑ جنت کی عورتوں کی سردار	263
جناب فاطمہؑ کو کلمہ باقیہ کی بشارت	264
دندان فاطمہ زہراؑ کی روشنی	265
حضرت علیؑ و فاطمہؑ کا تبسم اور جنت میں روشنی	266
نور فاطمہؑ زہرا چاند سے زیادہ روشن	266
فاطمہؑ کا ذکر انجیل میں	267
فاطمہؑ کی ذریت پر آتش جہنم حرام	267

Presented by www.ziaraat.com

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
فاطمہؑ کا جنت میں داخلہ	268	عورت کیلئے سب سے بہتر بات	289
گناہگاران امت کی شفاعت	269	دعائے نور اللہ کا تحفہ	290
جناب فاطمہؑ کی رضا اللہ کی رضا	272	جناب فاطمہؑ کی تعظیم	293
جناب فاطمہؑ کیلئے اللہ کا سلام	274	میدان محشر میں جناب فاطمہؑ کی سواری	297
جناب فاطمہؑ کا فرشتوں سے بات کرنا	275	غیب سے سواری کا انتظام	298
جناب فاطمہؑ کیلئے جنت سے انگوٹھی		جناب فاطمہؑ کی خادمہ ام ایمن اور	
کا آنا	276	آسمانی ڈول کا نزول	299
اللہ کو جناب فاطمہؑ کا رنجیدہ ہونا		جناب فاطمہؑ اور انگور نما پیالہ	300
گوارا نہیں	277	شاہ حبش کی بھیجی ہوئی چادر	301
آسیہ گردانی بذریعہ وحی	278	جناب فاطمہؑ کی چادر اور یہودی کا	
فرشتے اور گہوارہ	279	اسلام لانا	302
جناب فاطمہؑ کیلئے طعام جنت کا آنا	281	جناب فاطمہؑ کا ایک یہودن کی	
طعام جنت کا آنا اور شیطان کا سوال	286	شادی میں جانا	303
جناب فاطمہؑ کی بھوک اور رسولؐ خدا	287	جناب فاطمہؑ کا ایک بابرکت قلادہ (ہار)	304
حضرت علیؑ کی گرفتاری اور جناب		جناب فاطمہؑ کا ایثار	310
فاطمہؑ کی فریاد	287	جناب فاطمہؑ اور حسنینؑ کیلئے عید کا لباس	313
قیامت کے دن ملاقات	288	رسولؐ خدا کی رسالت پر سوسمار کی گواہی	313

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

عنوان	صفحہ نمبر
باب چہارم	
(امام حسنؑ کے معجزات)	
خشک درخت کا سرسبز ہونا	323
رقم کی تقسیم	324
ایک حبشی کو فرزند نرینہ کی بشارت	324
شاہ روم کے سوالات کے جوابات	326
تجدید عہد کیلئے امام حسنؑ کی گفتگو	328
میرا گھر نہیں جلا + زیاد کیلئے بددعا	329
حلف کا صحیح طریقہ	330
آپؑ کی بددعا سے مرد شامی و عورت	
کی جنس تبدیل	330
مجھے میری زوجہ زہر دے گی	331
ارحام کا علم	332
امیرالمومنینؑ کی زیارت کرانا	333
معجزہ دکھا کر اپنی حجت قائم کرنا	334
شب و روز میں جو کچھ ہوتا ہے ہم	
جانتے ہیں	335

عنوان	صفحہ نمبر
آپؑ نے اپنے پدر بزرگوار سے فرمایا	336
منبر پر خطبہ دینا	336
اپنی شہادت کی خبر دینا	338
امام حسنؑ کی جنازہ سے متعلق وصیت	339
باب پنجم	
(امام حسینؑ کے معجزات)	
ایک عورت کا وصیت کیلئے زندہ ہونا	341
ایک اعرابی کو تنبیہ	342
امام حسینؑ کا غلام کے قاتلوں کا بتانا	342
امام حسینؑ کے مشورہ کا نتیجہ	343
ولادت امام حسینؑ اور فطرس	344
ام سلمہؑ اور کربلا کی مٹی	345
نور امام حسینؑ سے جنت اور حور عین	
کی تخلیق	346
امام حسینؑ کی پیدائش اور نام رکھنا	348
امام حسینؑ کی ولادت پر ہزار فرشتوں	
کا آنا اور دردائیل کی مغفرت	353

www.ziaraat.com Sakeene-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
فطرس فرشتے کا واقعہ	357	کا بجھانا	369
فرشتے کا خاک کربلا لانا	358	مروان کو غضب کی علامت بتانا	370
ایک فرشتے کا رسولؐ خدا کو شہادت		امام حسینؑ کا ایک شخص کی عیادت کرنا	371
امام حسینؑ کی خبر دینا	360	ہر شخص فضائل اہلبیتؑ کا متحمل نہیں ہے	371
اسمائے الٰہی سے مشتق اسماء	361	حرمت کعبہ کی پامالی کا خیال	372
امام حسینؑ دنیا میں پہلے حسینؑ	362	امام حسینؑ کا ہاتھ اور جبرائیلؑ کا ہاتھ	372
امام حسینؑ کا رسولؐ خدا کا انگوٹھا اور	362	شہدائے کربلا کا انتخاب پہلے سے تھا	373
زبان چوسنا		امام حسینؑ کے اصحاب تلواروں اور	
امام حسینؑ اور ملائکہ کا نزول	363	نیزوں کے درد سے محفوظ تھے	373
اپنا سر اٹھانے والے کے متعلق پیشنگوئی	364	امام حسینؑ اور ذوالجناح	374
امام حسینؑ کا ایک شیر سے بات کرنا	364	ایک عورت اور مرد کا ہاتھ جدا کرنا	375
مسجد کے ستون سے انگوروں کا برآمد ہونا	365	امام حسینؑ کا ایک اندھے کو بینا کرنا	376
عمر بن سعد کے متعلق پیش گوئی	365	امام حسینؑ ایک لاکھ زبانوں کے عالم	376
آپؑ کی لاش پر ابوالحارث شیر کا پہرہ	365	امام حسینؑ کیلئے ہرنی کا اپنے بچے کو لانا	377
امام حسینؑ کی دعا سے بارش کا آنا	366	سانپ کا حسنینؑ کی حفاظت کرنا	379
امام حسینؑ کا ام سلمہ کو اپنی قتل گاہ دکھانا	367	جنت کے دروازہ پر تحریر	380
انگشتری سے قاسم بن حسنؑ کی پیاس		جوانان جنت کے سردار	381

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

عنوان	صفحہ نمبر
مومن کا موت کے وقت دیدار کرنا	381
میکائیلؑ کا امام حسینؑ کا جھولا جھلانا	382
رسول خدا کا فرزند ابراہیم امام حسینؑ پر نثار	383
امام حسینؑ ہدایت کا چراغ	384
اہل زمین سے زیادہ اہل آسمان کو حسینؑ سے محبت	385
جبرائیلؑ کا خادم بننے کی خدا سے درخواست	387
امام حسینؑ روشن ستارہ اور یزید زہریلا سانپ	388
باب ششم	
(امام سجادؑ کے معجزات)	
امام سجادؑ کے عطا کردہ دونان کی برکات	390
حجر اسود کا آپ کی امامت کی گواہی دینا	393
امام سجادؑ اور محمد بن حنفیہ	395
عمر بن عبدالعزیز کی حکومت کی پیشنگوئی	397

عنوان	صفحہ نمبر
امام کو پرندوں کی بولیوں کا علم	398
آئمہ کے ہاتھوں تقسیم رزق	398
چوپایوں کے ساتھ حسن سلوک	399
جانوروں سے ہمدردی	400
جانوروں پر شفقت	400
جنگلی ہرنی کی فریاد	401
تضحیک ارشاد نبوی کی سزا	404
بھیڑیے کی امداد کرنا	406
امام سجادؑ کے قتل کا مشورہ	407
جنات اور اطاعت حکم امام	408
حجر اسود کا نصب کرنا	410
آئمہ اور ان کے شیعہ ملت ابراہیمی پر ہیں	411
خدمت امام میں فرشتوں کا آنا	411
کنکریوں کا یاقوت بن جانا	412
امام سجادؑ کی عبادت امام باقرؑ کا کنویں میں گرنا	412
تبرکات انبیاء کا وارث	413

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
امام سجادؑ اور مہر شدہ تھیلی	414	منصور دوانیقی کی حکومت کی پیشگوئی	438
تسبیح اعظم کے اوصاف	416	ابو بصیر کے سوالات کے جوابات	439
صحیفہ سجادیہ کا اعجاز	417	سامان برآمد کرنا	440
امام سجادؑ اور حضرت خضرؑ کی ملاقات	417	عبرانی زبان میں تلاوت	442
امام سجادؑ کا پیادہ حج کرنا	418	ایک واقعہ کی پیشگوئی	444
امام محمد باقرؑ کے نشر علوم کی پیشگوئی	421	امام باقرؑ اور ایک راہب	445
بندگی اور عبدیت کا نمونہ	421	**باب ہشتم**	
چور کو عبرتناک سزا	424	(امام جعفر صادقؑ کے معجزات)	
علم امامؑ کی وسعت	425	استجابت و اعجاز دعا	450
قوم جن کی امام سجادؑ سے عقیدت	428	علم الاخبار	451
ابو خالد کابلی اور معرفت امام	429	رطب کا واقعہ	452
پانی کا جواہرات بننا اور مومن کا زندہ ہونا	431	ہر جمعرات اعمال نامہ امام کے سامنے	454
معرفت امام علیہ السلام	435	جن مطیع امام	454
آل محمدؐ کے دوستوں اور دشمنوں میں فرق	436	زنادقہ کے ظہور کی پیش گوئی	455
باب ہفتم		صحیفے میں شیعوں کے نام	456
(امام محمد باقرؑ کے معجزات)		باطن کا علم	457
مومن کا حق	438	پہاڑ چلنے لگا	457

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
رقعہ پر تحریر	458	درندوں سے حفاظت	485
لوگوں کے افعال واعمال کا علم	459	بددعا کا اثر	489
آل محمد کو دھوکا نہ دو	463	آئمہ کیلئے اللہ کی نعمتیں	490
ابو بصیر کا ایک شامی سے وعدہ جنت	464	سید عالم مردے کو زندگی بخشا	494
زید کی موت کی خبر	465	دشمن کیلئے بددعا	499
مفضل کی موت کا خبر	465	گم شدہ اونٹ کی بازیابی	501
ابو حمزہ کی موت کی خبر	466	ہم مخلوق الٰہی ہیں	503
نیتوں کا علم	467	پانی سے متعلق	503
اکثر بندر اور سور ہیں	467	سرداری کی پیش گوئی	509
بینائی پلٹ آئی	468	اعرابی کتے کی شکل میں مسخ	511
احکام ذبح وذبیحہ	469	معجزہ حضرت ابراہیمؑ کا اعادہ	512
نبطی وعبرانی زبان	469	شاہ ہند کا ایمان لانا	513
علم زبان طائر وحیوان	472	عمر میں بیس سال کا اضافہ	518
زمین اپنے خزانے اگلنے لگی	475	کنیز شیر کی شکل میں بدل گئی	520
جنت کی سیر	477	جواب قرآن لکھنے کی جسارت	521
عالم بالا میں آل محمدؐ کے خیمے	480	مردم شناسی	522
چند پیش گوئیاں	482	مردے کا زندہ ہونا	522

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
تمام زبانوں کے عالم	523	امانت میں خیانت کی ممانعت	548
بنی عباس کیلئے پیش گوئی	525	سنگریزے جواہرات بن گئے	549
حبابہ والبیہ	526	کھانے میں برکت	550
آل محمدؐ سے معیار محبت	530	سفینہ اور عجائبات	551
خون ناحق کس کی گردن پر	531	پیش گوئی امام کی گستاخی	554
ہم اللہ کے بندے ہیں	533	صراط میزان اور حساب ہمارے	555
زرہ اور عمامہ رسول آسمانی ہے	533	پاس	
جنگ جمل سے متعلق اہل بصرہ کا سوال	536	قبولیت دعا	555
علم امام علیہ السلام	537	فضیلت مومن	557
ابو حنیفہ سے گفتگو	538	صبر و تحمل کی ہدایت	558
پیش گوئی	539	عشم جن کا قاصد	559
دعا برائے شفا	541	امام قوم جن جس پر اللہ کی حجت	559
جنت کے مکان کی خریداری	542	پہاڑ کا گریہ	561
ابو مسلم کا خط نذر آتش	544	آپ کا بیت الشرف نذر آتش کیا گیا	561
رہائی کیلئے دعا	546	دشمن علی پر کالے ناگ کا تسلط	562
خواب میں قرآن کی تعلیم	547	وعدہ وفائی	563
اخبار ما یکون	547	شجرہ طوبیٰ کی لکڑی	564

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
شیر کا کان پکڑ کا دور ہٹانا	565	ایک عورت کا واقعہ	582
زید کا حال کیسا ہے	566	بادل کا مطیع ہونا	583
کوہ ابو قبیس پر دعا	568	شیر کی تصویر کا مجسم ہونا اور	
جنت کے انگور اور رطب	569	شعبدہ باز کو نگلنا	587
باب نہم		دعا کی قبولیت	588
(امام موسیٰ کاظم کے معجزات)		نیلے رنگ کی چادر	589
بیٹے کا نام محمد رکھنا	571	گدھا زندہ ہو گیا	590
ارسال رقم کے بارے میں بتانا	571	راحت مل گئی	591
راز کی بات کا علم	572	تمہارا باپ مر گیا	591
کنیز کی خریداری	573	قید سے باعجاز رہائی	592
بھوک اونٹ کیلئے ہدایت	574	گہوارے میں گفتگو	593
آب شفا	574	مہر شدہ مسائل کے جوابات	594
خط پڑھنے سے پہلے خط کا جواب	575	حادثہ سے اور ڈوب کر مرنے	
حسن سلوک کا بدلہ	577	والے کا وقت انتظار	598
موت کی پیش گوئی	579	موت کی خبر	598
شیشے پر سجدہ جائز نہیں	579	رقم مالک کو دے دو	600
وضو کا درست طریقہ	580	موزوں اور جوتوں کو درست کر دینا	601

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
ریت کا ستو شربت ہونا	603	پانی کے چشمے کی نشاندہی	621
تحریر کی قدر	603	قرض کیلئے رقم دینا	622
شفیق بلخی کا ایک واقعہ	604	لڑکے کی بشارت دینا	623
روضہ اقدس کا ایک معجزہ	607	دین کی طرف ہدایت	624
باب دہم		سن کا بتانا	625
(امام علی رضاؑ کے معجزات)		درد سر کیلئے دعا	625
ریان کے دل کی بات کا اظہار	609	بارش کے آنے کی اطلاع	626
واقعہ ہونے کا علم	609	رشتہ درد کی بیماری	627
پانی پلا دیا	612	بہی کھانا منگوانا	628
اسحاق پہلے مرے گا	612	تجارت کیلئے اجازت دینا	628
آپؑ نے لباس اور سکے دے دیئے	614	دو بیٹوں کی بشارت دینا	629
جعفر کے مالدار ہونے کی خبر	615	موت کیلئے تیاری کر لو	630
امام لاولد نہیں ہوتا	616	بغیر دریافت کے ہر مسئلہ کا جواب	630
رسولؐ خدا نے کھجوریں دیں	617	فلاں کپڑا دے دو	631
قمیض اور درہم کا ملنا	618	حکم امامؑ سے اعراض کی سزا	632
عریضہ کا جواب	619	گناہ کرتا مرا	633
بزنطی کیلئے سواری بھیجنا	619	میں وارث و جانشین ہوں	634

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
زمین نے سونا اگل دیا	635	سانس کی بیماری ختم	653
باب یازدھم		سونے کی ڈلی	654
(امام محمد تقیؑ کے معجزات)		تبرکات رسولؐ خدا	654
علم قیافہ سے ثبوت امامت	637	بہرہ پن ختم ہو گیا	656
رگ فصد کی نشاندہی	637	پھل لگ گئے	656
عصا کی گواہی	640	روزانہ کا معمول	657
شک سے بچاؤ	641	آنکھ کی تکلیف ختم	659
الزام لگانے کی سزا	642	لڑکا مردہ پیدا ہوا	660
بکری کی برآمدگی	643	مٹی کی عادت چھوٹ گئی	661
صدقے کا صلہ	643	رقم کی نشاندہی	662
علم الافکار	644	یہ فطرس والے ہیں	663
ہاتھ کی حد	645	میں اکلوتا بیٹا ہوں	663
امام کی رسوائی کیلئے متوکل کا منصوبہ	649	مال بچ گیا	665
بدکردار باپ کی خدمت	650	کنیز کی خریداری	666
طی الارض کا واقعہ	651	لہو ولعب سے نفرت	668
بصارت پلٹ آئی	652	کفن کی ضرورت نہیں	670
آپؑ کے ہاتھ سے گھٹنوں کا درد ختم	653	مال پورا نکلا	671

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

عنوان	صفحہ نمبر
حسن و رباب سے نفرت	672
شکر الحمد للہ + صف ماتم بچھاؤ	673
ذبح ہونے کی خبر دینا	674
سامان کس سے خریدا جائے	675
تم یہ کام کرو	676
غسل امام بدست امام	676
تدفین امام کیلئے	683
قتل امام پر مامون کی ندامت	684
باب دوازدہم	
(امام علی نقی کے معجزات)	
ملکیت امام	688
ہندی میں گفتگو	688
سنگریزوں کا سرخ سونے میں	
تبدیل ہونا	689
حیوانات نے امام کا احترام کس طرح کیا	689
اللہ کی طرف سے انتقام	691
ایک مبروص کا شفا پانا	692

عنوان	صفحہ نمبر
ہندی شعبدہ باز کو شیر نگل گیا	692
وظیفے سے اخراجات حج برآمد	694
ترک سردار کے بچپن کا نام	694
اخبار کا علم	695
نگینہ حاکم دو ٹکڑوں میں تقسیم	696
اللہ کی طرف سے گرم پانی کا انتظام	697
تم اللہ کی کون کون سی نعمتوں کا شکر ادا	
کرو گے	698
سرمن رائے کے متعلق پیشگوئی	699
حق حقدار کو پہنچا	699
محتاط رہنے کا حکم دینا	700
امام کو پیدل چلانا اور پیشگوئی	701
صحرا میں درخت و چشمہ موجود	703
تیرا بیٹا پیدا ہوگا	705
شہادت کی خبر دینا	706
تمہاری حاجت پوری ہوگی	707
شیشہ ریت اور نمک سے ہے	707

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

عنوان	صفحہ نمبر
اسم اعظم تہتر ہیں	708
بچے کا نام محمد رکھنا	709
موت کا علم	709
کھانا نہ کھا سکے گا	710
[illegible]	711
[illegible]	712
وارث کا علم	715
واثق مر گیا ہے	716
[illegible]	717
قبول حاجات کیلئے دعا	718
استجابت دعا	720
امام علی نقی کی امامت	723
امام علی اور حضرت عیسیٰ میں فرق نہیں	723
سال کے چار دن جن میں روزے رکھے جائیں	724
ایک مومن کے قرض کی ادائیگی	725
[illegible]	727
فارسی زبان کا علم	728
صقلابی زبان میں گفتگو	730
عطائے محمد عطائے علی	731
[illegible]	732
[illegible]	735
امام کی فوج اور اس کی شان	736
متوکل کی امام کی زیارت پر پابندی	737
[illegible]	
[illegible]	[illegible]
امامت کا رعب	740
[illegible]	741
[illegible]	742
طی الارض	745
[illegible]	746
قرآن میں مال کثیر کا مفہوم	749
امام علی نقی اور یحییٰ بن اکثم کا مقابلہ	749
[illegible]	757

Presented by www.ziaraat.com

عنوان	صفحہ نمبر
معرفت خدا، رسولؐ اور آئمہ پر گفتگو	758
یزداد طبیب	763
باب سیز دھم	
(امام حسن عسکریؑ کے معجزات)	
سنگریزے پر آئمہ کی مہریں	766
معجزنما سرمہ کی سلائی	767
فصد میں خون کے بدلے دودھ نکلا	769
زمین کا سفر	773
کنویں کا پانی اوپر آ گیا	775
عسکریینؑ کے روضے کی کرامت	775
امام حسن عسکریؑ اور درندے	776
زمین سے حسب ضرورت سونا	
چاندی برآمد	776
قلم کاغذ پر لکھتا گیا	778
قید خانہ میں آپؑ پابند نہ تھے	779
سرکش گھوڑا ابھی رام ہو گیا	780

عنوان	صفحہ نمبر
باب چھار دھم	
(امام مہدیؑ کے معجزات)	
ولادت امام مہدیؑ	782
ختم اوصیاء	784
جنت کے حقدار	784
سرداب اور امام مہدیؑ	785
چھینک کا فائدہ	788
عمر 80 سال ہو گی	789
ایک واقعہ	792
حجر الاسود کا نصب کرنا	793
عریضہ کا جواب	796

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

انتساب

میں اپنی یہ کتاب اپنے والدین مرحومین کے نام منسوب کرتا ہوں جن کی تربیت سے میں اس قابل ہوا کہ میں نے کتاب تحریر کی میرے والدین مجھے اکثر نصیحت کرتے رہتے تھے بیٹا دین کی خدمت کرو اس میں اللہ نجات دے گا اور کتاب بینی میں میری راہنمائی فرماتے تھے۔

اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے درجات عالیہ بلند کرے اور اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

(آمین ثم آمین)

الاحقر

شوکت سندرالوی

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

عرض مؤلف

قارئین آج کے دور میں جس طرح سائنس نے ترقی کی ہے اسلام بھی ترقی کر رہا ہے مگر حالات کچھ اس طرح ہو گئے ہیں کہ عوام چہاردہ معصومینؑ کے اقوال کو بھول گئے اس لیے یہ ضروری تھا کہ انہیں چہاردہ معصومینؑ کے عظیم معجزات سے روشناس کرایا جائے اور بتایا جائے کہ جہاں سائنس نے ترقی کی منازل طے کی ہیں وہاں ان معجزات و واقعات کا تعلق بھی ہے ہم نے چند دوست واحباب کی پرزور اپیل پر یہ کتاب تحریر کی ہے

امید ہے کہ قارئین اسے پسند فرمائیں گے ہماری اس کتاب کی اشاعت کا بیڑا الکلدی فاؤنڈیشن نے اٹھایا ہے اللہ تعالیٰ اس ادارے کو مزید ترقی دے، ہم نے کتاب آخرت کے لیے اور عوام کی دعائیں لینے کے لیے تحریر کی ہے اللہ تعالیٰ قارئین کے اور ان کے مرحومین کے لیے اور سب کے لیے درجات عالیہ بلند فرمائے۔

(آمین ثم آمین)

احقر

شوکت حسین سندرالوی

Presented by www.ziaraat.com

رسول خدا کے معجزات

جاننا چاہیے کہ علمائے امامیہ کا اس پر اجماع ہے کہ آپ کی ولادت با سعادت سترھویں ماہ ربیع الاول کو ہوئی اور دوسرے لوگ بارھویں ربیع الاول جانتے ہیں اور انہی میں سے بعض آٹھویں یا دسویں ربیع الاول کے قائل ہیں اور ان میں سے شاذ و نادر ماہ رمضان میں سمجھتے ہیں اور محمد بن یعقوب کلینی رحمتہ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ جب رسول خدا کی ولادت ہوئی تو ماہ ربیع الاول کی بارہ راتیں گزری تھیں جمعہ کا دن اور زوال آفتاب کا وقت تھا جس سال خانہ کعبہ کو برباد کرنے کے لیے ہاتھیوں کا لشکر لایا گیا تھا اور وہ سنگریزوں کے ذریعہ ہلاک ہوئے تھے اور دوسری روایت میں ہے طلوع فجر کا وقت تھا بعثت سے چالیس سال پہلے آپ کی والدہ ایام تشریق میں درمیانی جمرہ کے مقام پر عبداللہ بن عبدالمطلب کے گھر حاملہ ہوئیں اور آپ کی ولادت مکہ معظمہ میں شعب ابی طالب میں محمد بن یوسف کے مکان کے داہنی طرف کے حجرہ میں واقع ہوئی اور ہارون رشید کی ماں خیزران نے اس حجرہ کو مکان سے باہر نکال کر مسجد بنا دیا جس میں لوگ نماز پڑھتے ہیں کہا کہ کلینی نے آپ کی ولادت کے تعین میں تقیہ کیا اور غیروں کے درمیان شہرت کے موافق بیان فرمایا ہے صاحب کتاب عدد قویہ نے کہا ہے کہ آپ کی ولادت سترھویں ماہ ربیع الاول جمعہ کے دن طلوع صبح کے وقت اصحاب فیل کے ہلاک ہونے کے پچپن یا پینتالیس دن یا تیس دن بعد واقع ہوئی بعض کہتے ہیں کہ اسی دن اور زیادہ مشہور یہ ہے کہ اسی سال واقع ہوئی اور شامہ کہتے ہیں کہ نوشیروان کو آپ پیدا

Presented by www.ziaraat.com

ہوئے اور نوشیرواں کی بادشاہی کے سات سال باقی تھے بعض کا قول ہے کہ ہرمز بن نوشیرواں کی بادشاہی کے زمانہ میں آپ کی ولادت ہوئی طبری کا قول ہے کہ نوشیرواں کی حکومت کے بیالیس سال گزرے تھے اس قول کی تائید وہ روایت ہے جو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں بادشاہ عادل کے زمانہ میں پیدا ہوا بیان کرتے ہیں کہ شباط رومی مہینے کی بیس اور بعض کا قول ہے کہ پہلی یا بیس یا شاید کس تاریخ تھی اور اہل فارس کے مہینے دی کی سترھویں تاریخ تھی اور منزل قمر سے ستارہ عقرب طالع تھا اور ابو جعفر کا بیان ہے کہ آنحضرتؐ کی ولادت کا طالع جدی بیسویں درجہ میں تھا اور زحل و مشتری برج عقرب میں تھے مریخ اپنے خانہ میں برج حمل میں تھا اور سورج شرف حمل میں تھا اور زہرہ شرف میں برج حوت میں تھا اور عطارد بھی حوت میں تھا چاند بھی پہلے میزان میں اور راس جوزا میں تھا اور ذنب قوس میں اور آپ اپنے مکان میں پیدا ہوئے بعد میں وہ مکان عقیل بن ابی طالب کو دے دیا عقیل نے اس کو محمد بن یوسف حجاج کے بھائی کے ہاتھ فروخت کر دیا اس نے اپنے مکان میں شامل کر لیا ہارون کا زمانہ آیا تو اس کی ماں خیزران نے اس کو محمد بن یوسف کے مکان سے الگ کر کے مسجد بنا دیا وہ اب تک اسی حال پر باقی ہے اور لوگ اس کی زیارت کو جاتے ہیں اور ابن بابویہ نے بیان کیا ہے کہ آنحضرتؐ کی والدہ اٹھارھویں ماہ جمادی الآخر شب جمعہ کو حاملہ ہوئیں

جناب عبدالمطلب کا خواب

(1)..... حضرت ابو طالب سے روایت ہے کہ میرے والد عبدالمطلب نے فرمایا کہ میں ایک رات حجر اسمٰعیل میں سویا ہوا تھا ناگاہ میں نے ایک عجیب خواب دیکھا صبح کو

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

بیدار ہوا تو مجھے راستہ میں ایک کاہن ملا جس نے دیکھا کہ میں کانپ رہا تھا اور میرے سر کے بال میرے کاندھے پر پڑے ہوئے مل رہے تھے اس نے مجھ میں تغیر مشاہدہ کیا تو پوچھا کہ بزرگ عرب کو کیا امر درپیش ہوا کہ اس کا رنگ ایسا متغیر ہو گیا ہے کیا کوئی حادثہ واقع ہوا ہے؟ میں نے کہا آج میں حجر اسمٰعیل میں سویا ہوا تھا خواب دیکھا کہ ایک درخت میری پشت سے روئیدہ ہوا اور اس قدر بڑھا کہ آسمان تک بلند ہو گیا اور اس کی شاخیں مشرق و مغرب میں جا پہنچیں اور اس درخت سے ایک نور نکلا جو سورج کے نور سے ستر گنا زیادہ تھا اور عرب و عجم اس درخت کو سجدہ کر رہے تھے اس کا نور اور اس کی بلندی ہر آن بڑھتی جاتی تھی قریش کی ایک جماعت چاہتی تھی کہ اس درخت کو اکھاڑ دیں جب اس کے پاس جانا چاہتے تھے ایک جوان نہایت پاکیزہ صورت عمدہ لباس پہنے ہوئے ان کو پکڑتا اور ان کی پشت توڑ دیتا، اور ان کی آنکھیں نکال دیتا تھا میں نے اپنا ہاتھ بلند کرنا چاہا کہ اس کی ایک شاخ توڑلوں تو اس جوان نے مجھے آواز دی کہ اس میں آپ کا حصہ نہیں ہے میں نے کہا کہ درخت تو میرا ہے اور میرا ہی حصہ اس میں نہیں اس نے کہا اس میں اُن لوگوں کا حصہ ہے جو اس درخت سے لپٹے ہوئے ہیں یہ خواب دیکھ کر میں خوفزدہ بیدار ہوا جب اس کاہن نے یہ خواب سنا اس کا رنگ تبدیل ہو گیا اور کہا کہ اگر آپ سچ کہتے ہیں تو آپ کی صلب سے ایک لڑکا پیدا ہوگا جو مشرق و مغرب کا مالک ہوگا اور پیغمبر ہوگا تو عبدالمطلب نے ابوطالب سے کہا کہ وہ جوان جو اس کی مدد کر رہا تھا کوشش کرو کہ تم ہو لہذا ابوطالب ہمیشہ آنحضرت کی نبوت کے بعد اس خواب کا تذکرہ کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ خدا کی قسم وہ درخت ابوالقاسم امینؐ تھے۔

Presented by www.ziaraat.com

پیغمبروں کا طالع

(2)......ابن شہر آشوب نے روایت کی ہے کہ جب مامون پر حکیم ایزدخواہ کا کل علم نجوم میں کمال ظاہر ہوا تو ایک دن اس سے کہا کہ تو باوجود اس علم و دانائی کے ہمارے پیغمبر پر ایمان کیوں نہیں لاتا اُس نے کہا میں اُن پر کس طرح ایمان لا سکتا ہوں حالانکہ اُن کا جھوٹ مجھ پر ثابت ہو چکا ہے کیونکہ وہ ایسے طالع میں پیدا ہوئے ہیں جس میں کوئی پیغمبر نہیں ہو سکتا حکیموں میں سے ایک شخص موجود تھا اُس نے کہا میں اُس کے طالع سے واقف ہوں کہ وہ راستگو ہیں کیونکہ حکما نے اتفاق کیا ہے کہ اُن کا طالع مشتری، عطارد، زہرہ اور مریخ ہے اور جو اس طالع میں پیدا ہوتا ہے اُس کو اُسی وقت مر جانا چاہیے اگر زندہ رہ بھی جائے تو ساتویں دن مر جائے گا لیکن وہ پیغمبر اُسی ساعت میں پیدا ہوئے اور تریسٹھ سال زندہ رہے اور یہ بھی اُس کے معجزوں میں سے ہے یہ سن کر وہ مسلمان ہو گیا اور مامون نے اُس کا نام ایزدخواہ (یعنی) ماشاء اللہ رکھا غرض نظر مشتری علم و حکمت و زیرکی و ریاست وغیرہ کی علامت ہے اور نظر عطارد لطافت و ظرافت و ملاحت و فصاحت و جلاوت کی علامت ہے اور مریخ شہادت تا ثیر صباحت، خوش مزاجی و بشاشت و حسن و طیب و جمال وغیرہ کی علامت ہے اور مریخ شہادت و قہر و غلبہ و قتال کی نشانی ہے لہذا آنحضرت میں خدا نے تمام فضیلتوں کو جمع کر دیا تھا اور بعض منجموں نے بیان کیا ہے کہ پیغمبروں کا طالع سنبلہ و میزان ہے اور آنحضرت کا طالع میزان تھا اور کہتے ہیں کہ حضرت کا طالع سماک و رامح تھا۔

www.ziaraat.com
Gobeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

روشنی مغرب و مشرق تک

(3)......ابن بابویہ نے عبداللہ بن عباس سے روایت کی ہے کہ میرے والد عباس نے بیان کیا ہے کہ جب میرے بھائی عبداللہ پیدا ہوئے تو اُن کے چہرہ پر سورج کے نور کی طرح ایک نور تھا تو میرے پدر بزرگوار عبدالمطلب نے فرمایا کہ میرے اس فرزند کی شان بلند ہوگی پھر میں نے ایک شب خواب میں دیکھا کہ عبداللہ کی ناک سے ایک سفید پرندہ نکلا اور پرواز کر کے مشرق و مغرب تک پہنچا پھر واپس آ کر بام کعبہ پر بیٹھا اُس وقت قریش کے تمام لوگوں نے اس کو سجدہ کیا اور حیرت سے اس کو دیکھنے لگے ناگاہ ایک روشنی ظاہر ہوئی جو آسمان و زمین اور مشرق و مغرب پر چھا گئی میں بیدار ہوا تو ایک کاہنہ سے دریافت کیا جو بنی مخزوم سے تھی اس نے کہا اے عباس اگر تمہارا خواب سچا ہے تو عبداللہ کے صلب سے ایک لڑکا پیدا ہوگا جس کے تابع اہل مشرق و مغرب ہوں گے عباس کہتے ہیں کہ اس کے بعد سے ہمیشہ میں عبداللہ کے لئے زوجہ کی فکر میں تھا یہاں تک کہ آمنہ سے ان کا عقد ہوا وہ زنان قریش میں سب سے زیادہ حسین و جمیل تھیں جب حضرت عبداللہ کا انتقال ہو گیا تو رسولؐ خدا پیدا ہوئے میں نے ان کی دو آنکھوں کے درمیان ایک نور لامع دیکھا میں نے ان کو گود میں لیا تو ان کے جسم سے بوئے مشک آ رہی تھی اور میں نافہ مشک کے مانند معطر ہو گیا آمنہؑ نے مجھ سے کہا کہ جب مجھے درد زہ شروع ہوا تو میں نے اپنے گھر میں بہت سی آوازیں سنیں جو آدمیوں کی آوازوں سے مشابہ نہ تھیں پھر میں نے سندس بہشت کا ایک علم دیکھا جو یاقوت کے چھڑ میں لگا ہوا تھا جس نے زمین و آسمان کو پُر کر دیا تھا اور

Presented by www.ziaraat.com

ایک نور آنحضرتؐ کے سر سے بلند ہوتا تھا جس نے آسمان کو روشن کر رکھا تھا اُس میں مَیں نے شام کے قصر دیکھے جو نور کی زیادتی کے سبب آگ کے شعلے معلوم ہو رہے تھے اور اپنے چاروں طرف اسفرود کے مانند پرندے دیکھے جو میرے گرد اپنے بازوؤں کو کھولے ہوئے تھے اور شیرۂ اسدیہ کو دیکھا جو گزرتا ہوا کہہ رہا تھا کہ اے آمنہ کاہنوں اور بتوں کو تمہارے فرزندوں سے کیا کیا دیکھنا نصیب ہوگا پھر مَیں نے ایک بلند قامت جوان کو دیکھا جو سب سے زیادہ خوبصورت تھا اور بہترین لباس پہنے ہوئے تھا مَیں نے سمجھا کہ وہ عبدالمطلب ہیں وہ میرے پاس آئے اور میرے فرزند کو گود میں لے کر اپنا لعاب دہن اُس کے منہ میں دیا ان کے ساتھ ایک سونے کا طشت تھا جو زمرد سے مرصع تھا اور سونے کی کنگھی بھی تھی انہوں نے میرے بچے کے دل سے ایک سیاہ نقطہ نکال کر پھینک دیا پھر حریر سبز کی ایک تھیلی نکالی اور اس تھیلی میں سے ایک طرح کی سفید گھاس نکالی اور اس کو دل میں بھر دیا اور شکم مبارک پر ہاتھ پھیرا اور حضرتؐ سے باتیں کیں آپؐ نے ان کے جوابات دیئے میں ان کی باتیں نہ سمجھ سکی سوائے اس قدر کہ اُنہوں نے کہا خدا کے حفظ و امان و حمایت میں رہو یقیناً مَیں نے تمہارے دل کو ایمان و علم و یقین و شجاعت سے بھر دیا تم بہترین خلق ہو خوش قسمت ہے وہ جو تمہاری متابعت کرے اور وائے ہو اُس پر جو تمہاری مخالفت کرے پھر دوسری تھیلی نکالی جو حریر سفید کی تھی اس میں سے ایک انگوٹھی نکالی اور آپؐ کے دونوں شانوں کے درمیان مُہر کی جس کا نقش اُبھر آیا اور کہا میرے پروردگار نے حکم دیا کہ تمہارے سینہ میں روح قدس پھونک دوں اور ایک پیراہن ان کو پہنایا اور کہا کہ یہ دُنیا میں

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

آپ کے لیے تمام آفتوں سے سلامان بھلے عباس یہ وہ اُمور تھے جن کو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا عباس کہتے ہیں کہ میں نے آپ کے شانوں کو کھولا اور مُہر کے نقش کو پڑھا اور ہمیشہ یہ باتیں پوشیدہ رکھتا تھا یہاں تک کہ میں بھول گیا اور جب مشرف باسلام ہوا تو آپ نے خود مجھ کو یاد دلایا۔

ابلیس کے آسمانی راستے بند ہو گئے

(4)......امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے ابلیس علیہ اللعنہ ساتویں آسمان تک جایا کرتا تھا اور اخبار سماوی سُنا کرتا تھا جب حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے اُس کو تین آسمانوں تک جانے سے روک دیا گیا لیکن چوتھے آسمان تک جایا کرتا تھا جب رسولؐ خدا پیدا ہوئے تو اسے تمام آسمانوں سے روک دیا گیا اور شیطانوں کو شہاب کے تیروں سے مار بھگایا جانے لگا تو قریش نے یہ دیکھ کر کہا کہ دُنیا کے ختم ہونے اور قیامت آنے کا وقت آ گیا جیسا کہ ہم نے سُنا ہے جو اہلِ کتاب ذکر کیا کرتے تھے عمرو بن اُمیہ جو زمانہ جاہلیت میں سب سے زیادہ صاحب علم اور جاننے والا تھا اس نے کہا کہ وہ مشہور ستارے جن سے لوگوں کو گرمی و سردی کے زمانے کا پتہ چلتا ہے اگر ان میں سے ایک ستارہ ٹوٹ کر گر پڑے تو سمجھنا چاہیے کہ تمام مخلوق کے ہلاک ہونے کا وقت آ گیا ہے اور اگر وہ ستارے اپنے مقام پر برقرار رہیں اور دُوسرے ظاہر ہوں تو کسی عجیب و غریب امر کے ظاہر ہونے کی علامت ہے جس دن صبح کو رسولؐ خدا پیدا ہوئے دنیا میں جہاں جہاں بُت تھے مُنہ کے بل زمین پر گر پڑے اور کسریٰ بادشاہ عجم کے محل کو زلزلہ کی طرح جھٹکا لگا اور اس کے چودہ کنگرے گر پڑے اور دریائے ساوہ جس کو

Presented by www.ziaraat.com

پُر تھے خشک ہو گیا اور نمک ہو گیا اور وادی سماوہ جس میں کبھی پانی نہ تھا جل تھل ہو گیا
اور آتشکدۂ فارس جو ہزار سال سے روشن تھا اور کبھی خاموش نہیں ہوا تھا بالکل بجھ گیا
اُسی رات علمائے مجوس نے جو بڑے علم والے تھے خواب میں دیکھا کہ چند صعب اونٹ
عربی گھوڑوں کو کھینچتے ہوئے دریائے دجلہ سے گزر رہے اور اُن کے شہروں میں داخل
ہو گئے اور طاق کسریٰ درمیان سے ٹوٹ کر دو حصے ہو گیا ہے اور دجلہ کا پانی اس کے
محل میں جاری ہے اور اُسی رات ایک نور حجاز کے چاروں طرف سے ظاہر ہوا اور تمام
عالم میں پھیل گیا اور ہر بادشاہ کے تخت اس صبح جس میں رسولؐ خدا پیدا ہوئے سرنگوں
ہو گئے تھے اور تمام بادشاہ گونگے ہو گئے تھے اور بات نہیں کر سکتے تھے اور کاہنوں کا علم
زائل ہو گیا تھا اور ساحروں کا سحر باطل ہو گیا اور ہر کاہن اور اس کے ہمزاد کے درمیان
جدائی ہو گئی اور قریش تمام عرب میں بزرگ مانے گئے لوگ ان کو آل خدا کہنے لگے
کیونکہ وہ خانہ خدا کے ہمسایہ تھے آمنہ فرماتی ہیں کہ جب آپ پیدا ہوئے اپنے ہاتھوں
کو زمین پر رکھا اور سر آسمان کی طرف بلند کیا اور چاروں طرف نظر کی آپ کے جسم سے
ایک نور ساطع ہوا جس نے تمام چیزوں کو روشن کر دیا اس کی روشنی میں میں نے شام
کے محل دیکھے اور اسی روشنی کے درمیان میں نے ایک آواز سنی کوئی کہہ رہا تھا کہ بہترین
خلق پیدا ہوا اس کا نام محمد رکھو جب آپ کو عبدالمطلب کے پاس لائے آپ نے ان کو
گود میں لے کر فرمایا کہ میں اس خدا کا شکر ادا کرتا ہوں جس نے مجھے ایسا خوشرو فرزند
عطا فرمایا جو گہوارہ میں تمام اطفال پر سیادت و بزرگی رکھتا ہے پھر ان کو ارکان کعبہ کے
اسماء کا تعویذ پہنایا اور آپ کے فضائل میں چند اشعار نظم کیے اس وقت شیطان نے اپنی

Presented by www.ziaraat.com

اولاد کو آواز دی وہ سب اس کے پاس جمع ہوئے اور پوچھا کس امر نے تمہیں مضطرب و پریشان کیا ہے اُس نے کہا تم پر وائے ہو شروع رات سے اس وقت تک زمین و آسمان میں تغیر دیکھ رہا ہوں ضرور کوئی بڑا حادثہ زمین میں واقع ہوا ہے کیونکہ جب سے آسمان پر جناب عیسیٰ گئے ہیں آج تک میں نے ایسا تغیر نہیں دیکھا تھا لہذا جاؤ اور جستجو کرو کہ کیا حادثہ رونما ہوا ہے یہ سُن کر وہ سب منتشر ہو گئے پھر واپس آ کر کہا ہمیں تو کوئی بات نہیں معلوم ہوئی اس ملعون نے کہا کہ اس امر کا معلوم کرنا میرا کام ہے پھر وہ ملعون روانہ ہوا اور تمام دنیا میں گشت کرتا ہوا کعبہ کے پاس پہنچا تو اس نے دیکھا کہ فرشتے اس کے چاروں طرف جمع ہیں اور اس نے بھی کعبہ کے اندر داخل ہونا چاہا فرشتوں نے للکارا کہ اے ملعون واپس جا وہ وہاں سے بھاگا اور چھوٹا ہو کر چڑیا کے مانند بن گیا وہ کوہِ حرا کی طرف سے داخل ہوا جناب جبرائیلؑ نے خواست کر کہا نکل جا اُس نے کہا اے جبرائیلؑ بس اتنا بتا دو کہ آج رات زمین پر کیسا امر واقع ہوا ہے جبرئیلؑ نے کہا محمدؐ آج رات پیدا ہوئے ہیں اس نے پوچھا: کیا مجھے بھی اُن سے کچھ فائدہ ہوگا؟ فرمایا! نہیں، اس نے کہا کیا اُن کی کرامت میں میرا کچھ حصہ ہے؟ فرمایا ہاں اس وقت وہ بولا کہ میں راضی ہوں

حمل کی حفاظت

(5)......روایت ہے آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میں جناب رسولِ خداؐ کے حمل سے حاملہ ہوئی مجھ میں حمل کے کچھ آثار ظاہر نہ ہوتے اور وہ کیفیتیں جو عورتوں کو عام طور سے حمل میں در پیش ہوتی ہیں مجھے محسوس نہ ہوئیں میں نے ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ ایک شخص میرے پاس آ کر کہتا ہے کہ آپ بہترین

Presented by www.ziaraat.com

انسان سے خالی ہوئی ہیں جب آپ کی ولادت کا وقت آیا تو آپ بہت آسانی سے پیدا ہوئے کہ مجھے کوئی تکلیف نہیں ہوئی حضرت نے اپنے ہاتھوں کو زمین پر رکھا اور نیچے آ گئے اس وقت ایک ہاتف کی آواز آئی کہ آپ نے بہترین بشر کو جنا ہے خدا کی پناہ میں ہر ظالم اور صاحب حسد کے شر سے بدے دیجیے اور دوسری روایت کے مطابق یہ کہا کہ جب آپ پیدا ہوں تو کہنا اُعِيذُكَ بِالْوَاحِدِ مِنْ شَرِّ كُلِّ حَاسِدٍ وَكُلِّ مَارِدٍ يَأْخُذُ بِالْمَرَاصِدِ طُرُقِ الْمَوَارِدِ مِنْ قَائِمٍ وَقَاعِدٍ غرض آپ پیدا ہونے کے بعد ایک دن میں اس قدر بڑھتے تھے جس قدر دوسرے لڑکے ایک ہفتے میں بھی نہیں بڑھتے اور ایک ہفتے میں اس قدر بڑے ہوتے تھے کہ دوسرے ایک مہینہ میں بڑے ہوتے ہیں۔

لیث بن سعد کی روایت

(6)......لیث بن سعد سے روایت ہے وہ کہتا ہے کہ میں ایک مرتبہ میں معاویہ کے پاس بیٹھا تھا اور کعب الاحبار بھی موجود تھا میں نے اس سے پوچھا کہ تم نے اپنی کتابوں میں رسولؐ خدا کی ولادت کے آثار و صفات کیسے پائے کیا رسولؐ خدا کی فضیلت تم نے دیکھی ہے؟ تو کعب نے معاویہ کی طرف رُخ کیا تا کہ یہ اندازہ کرے کہ وہ اُس کے بولنے پر راضی ہے یا نہیں تو خدا نے معاویہ کی زبان پر جاری کر دیا اس نے کہا لے ابو اسحاق جو کچھ تم نے دیکھا ہے اور جو کچھ جانتے ہو بیان کرو کعب نے کہا میں نے بہتر (۷۲) کتابیں پڑھی ہیں جو آسمانوں سے نازل ہوئی ہیں اور دانیال

Presented by www.ziaraat.com

کے صحیفے بھی پڑھے ہیں ان تمام کتابوں میں رسولؐ خدا اور آپ کی عترت کی ولادت کا تذکرہ ہے اور اُن تمام کتابوں میں ان کا نام بہت واضح طور پر موجود ہے اور کسی پیغمبر کی ولادت کے وقت سوائے جناب عیسیٰؑ اور محمد مصطفیٰؐ کے فرشتے نازل نہیں ہوئے اور سوائے جناب مریمؑ و حضرت آمنہؓ کے کسی کے لیے آسمانوں کے پردے نہیں ہٹائے گئے اور جناب عیسیٰؑ اور محمدؐ کے علاوہ کسی کے حمل کے وقت کسی عورت پر فرشتے موکل نہیں ہوئے اور رسولؐ خدا کے حمل کی علامت یہ تھی کہ جس رات حضرت آمنہؓ حاملہ ہوئیں تو ساتوں آسمانوں پر ایک مُنادی نے ندا کی کہ آپ کو خوشخبری ہو کہ دُرِ شاہوار نطفہ خاتم الانبیاءؐ آپ کے صدف عصمت و جلالت میں قرار پایا اور تمام زمینوں میں بھی اس مژدۂ مسرت افزاء کی منادی کی گئی کہ کوئی چلنے والا اور پرواز کرنے والا ایسا نہ تھا جسے رسولؐ خدا کی ولادت کی اطلاع نہ ہوئی ہو اور رسولؐ خدا کی ولادت کی رات ستر ہزار قصر یاقوت سُرخ کے اور ستر ہزار قصرِ مروارید کے بنائے گئے جن کے نام قصورِ ولادت رکھے گئے اور تمام بہشتوں کو آراستہ کیا گیا اور ان سے کہا گیا کہ خوش ہو اور اپنے مقام پر قائم رہو کہ تمہارے دوستوں کا پیغمبرؐ پیدا ہو گیا ہے یہ سُن کر ہر بہشت کو ہنسی آئی اور قیامت تک وہ ہنستی رہیں گی اور میں نے سُنا ہے کہ دریا کی مچھلیوں میں سے ایک طموسا نام کی مچھلی ہے جو سب سے بڑی ہے جس کی ہزار دُمیں ہیں جس کی پیٹھ پر سات لاکھ ایسی گائیں بیک وقت چلتی ہیں کہ ان میں سے ہر ایک دُنیا سے بڑی ہے اور ہر ایک کے ستر ہزار سینگیں زمرد سبز کے ہیں اور اس مچھلی کو اُن گائیوں کے چلنے کا پتہ بھی نہیں چلتا وہ رسولؐ خدا کی ولادت سے خوش و مسرور ہو کر

Presented by www.ziaraat.com

حرکت میں آئی اگر خدا اس کو ساکن نہ کرتا تو تمام دُنیا پلٹ جاتی اور میں نے سُنا کہ اس دن کوئی پہاڑ ایسا نہ تھا جس نے دوسرے پہاڑ کو خوشخبری نہ دی ہو اور سب لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کی آوازیں بلند کر رہے تھے اور تمام پہاڑ رسولؐ خدا کی وجہ سے کوہ ابو قبیس کے احترام میں جھکے ہوئے تھے اور تمام درخت آپ کی ولادت کی خوشی میں اپنی شاخوں اور پھلوں سمیت خدا کی تقدیس و تسبیح کر رہے تھے اور آسمان وزمین کے درمیان مختلف نُوروں کے ستر ستون نصب کیئے گئے جن میں سے کوئی ایک دُوسرے کے مشابہ نہ تھا اور حضرت آدمؑ کی رُوح کو آپ کی ولادت کی خوشخبری دی گئی تو حضرت آدمؑ کا حُسن فرطِ مسرت سے ستر گنا بڑھ گیا اور موت کی تلخی اس وقت ان کے حلق سے زائل ہو گئی اور حوضِ کوثر میں خوشی سے تلاطم پیدا ہوا اور اُس نے ستر ہزار قصر دریاقوت کے رسولؐ خدا پر نثار کرنے کے لئے اپنی تہہ میں سے نکال کر باہر ڈال دیئے اور چالیس دن تک شیطان زنجیروں سے باندھ کر قلعہ میں قید کر دیا گیا اور اُس کا تخت چالیس دن کے لئے پانی میں غرق کر دیا گیا اور بُت سرنگوں ہو گئے اور ان کی زبانوں سے فریاد وواویلا کی آوازیں ظاہر ہونے لگیں اور کعبہ سے آواز بلند ہوئی کہ اے آلِ قریش تمہاری طرف ثواب کی خوشخبری دینے والا اور عذاب سے ڈرانے والا آیا ہے اور اُس کے ساتھ عزت ابدی اور بے انتہا فائدہ ہے اور وہی خاتم انبیاءؑ ہے اور ہم نے کتابوں میں پایا ہے کہ اس کی عترت اس کے بعد دُنیا کے تمام لوگوں میں سب سے بہتر ہے اور جب تک ان میں سے ایک بھی موجود رہے گا دنیا والے عذاب خدا سے امان میں رہیں گے معاویہ نے پُوچھا اے ابو اسحاق اس کی عترت کون لوگ ہیں کعب نے کہا

فرزندانِ فاطمہؑ ہیں یہ سُن کر معاویہ کا چہرہ متغیر ہو گیا اور اپنے ہونٹ دانتوں سے کاٹنے لگا اور اپنی داڑھی پر ہاتھ پھیرنے لگا پھر کعب نے کہا کہ ہم نے کتابوں میں پڑھا اور دیکھا ہے اس کے اُن دونوں فرزندوں کے اوصاف میں ہے کہ ان کو ظالمین شہید کریں گے اور وہ دونوں فاطمہؑ کے فرزند ہیں اُن کو بدترین مخلوقِ خدا شہید کریں گے معاویہ نے پُوچھا ان کو کون لوگ قتل کریں گے؟ اس نے کہا قریش میں سے ایک شخص شہید کرے گا یہ سُن کر معاویہ غصہ میں بیتاب ہو کر کہنے لگا اگر خیریت چاہتے ہو تو میرے پاس سے چلے جاؤ تو ہم لوگ چلے آئے۔

ابوطالبؑ کی بشارت

(7)...... حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ جناب فاطمہ بنت اسد مادر امیرالمؤمنینؑ نے حضرت ابوطالبؑ کے پاس آ کر رسولؐ خدا کی ولادت کی خوشخبری دی اور ولادت سے متعلق تعجب خیز باتیں بیان کیں ابوطالبؑ نے فرمایا تیس (۳۰) سال کے بعد ایک فرزند تمہارے بطن سے بھی پیدا ہو گا جو پیغمبر ہونے کے علاوہ تمام کمالات میں اس کے مانند ہو گا۔

○...... شیخ کلینی نے بیان کیا کہ امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ رسولؐ خدا کی ولادت کے وقت فاطمہؑ بنت اسد جناب آمنہؑ کے پاس موجود تھیں تو ایک نے دُوسری سے کہا کہ جو کچھ مَیں دیکھتی ہوں تم بھی دیکھ رہی ہو وہ بولیں کیا دیکھ رہی ہو؟ کہا یہ نُور چمک رہا ہے اور تمام مشرق و مغرب تک پھیلا ہوا ہے اسی اثنا میں حضرت ابو طالبؑ آئے اور انہوں نے کہا کیا تعجب کی بات ہے تو فاطمہؑ بنت اسد نے اس نور کا

Presented by www.ziaraat.com

ذکر کیا حضرت ابوطالبؑ نے فرمایا کیا چاہتی ہو کہ میں تمہیں خوشخبری دوں وہ بولیں ضرور فرمایئے ابوطالبؑ نے کہا کہ تم سے بھی ایک لڑکا پیدا ہوگا جو اس کا وصی ہوگا۔

رسولؐ خدا کا عقیقہ

(8)......روایت ہے کہ ابوطالبؑ نے ساتویں دن رسولؐ خدا کا عقیقہ کیا اور اپنے تمام خاندان کو مدعو کیا لوگوں نے اُن سے پوچھا کہ کیسا کھانا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ احمدؐ (محمدؐ) کے عقیقہ کا ولیمہ ہے لوگوں نے پوچھا ان کا نام احمد کیوں رکھا؟ فرمایا اس لئے کہ اہل آسمان ان کی مدح کریں گے۔

عالم یہود کی پیش گوئی

(9)......کلینیؒ اور شیخ طوسیؒ نے تحریر کیا ہے کہ امام محمد باقرؑ و امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ جس رات جناب رسولؐ خدا پیدا ہوئے اس کی صبح علمائے اہل کتاب میں سے ایک شخص قریش کی مجلس میں آیا جس میں اُن کے بڑے بڑے لوگ موجود تھے ان میں ہشام اور ولید مغیرہ کے بیٹے اور عاص بن ہشام، ابوزجرہ بن ابی عمر بن اُمیہ و عتبہ بن ربیعہ بھی تھے اس عالم یہود نے کہا کیا آج رات تمہارے قبیلہ میں کوئی فرزند پیدا ہوا ہے؟ اُن لوگوں نے کہا نہیں اُس نے کہا، ضرور ایک لڑکا پیدا ہونا چاہیے جس کا نام احمدؐ ہوگا اور اُس میں ایک علامت مثل ایک گھاس کے جو سیاہی مائل ہوتی ہے، ہونا چاہیے اہل کتاب کی خاص طور سے یہودیوں کی ہلاکت اسی کے ہاتھ سے ہوگی ممکن ہے وہ لڑکا پیدا ہوا ہو اور تم لوگوں کو اطلاع نہ ہو وہ لوگ متفرق ہو گئے تو لوگوں سے دریافت

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

کیا تو معلوم ہوا کہ عبداللہ بن عبدالمطلب کے ہاں فرزند پیدا ہوا ہے پھر ان لوگوں نے اس عالم یہود کو بلایا اور کہا ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا ہے اُس نے پوچھا کہ میرے بیان کرنے سے پہلے یا بعد میں پیدا ہوا؟ انہوں نے کہا پہلے پیدا ہوا ہے اُس نے کہا مجھے اس کے پاس لے چلو میں اس کو دیکھوں گا وہ لوگ جناب آمنہؑ کے پاس اس کو لے گئے اور کہا اپنے بچہ کو باہر لاؤ کہ ہم بھی دیکھیں آپ نے فرمایا خدا کی قسم میرا بچہ دوسرے بچوں کی طرح نہیں ہے بلکہ اُس نے پیدا ہوتے ہی اپنے ہاتھوں کو زمین پر رکھا اور سر آسمان کی طرف بلند کیا تو ایک نور اُس سے ظاہر ہوا جس کی روشنی میں مَیں نے بصرہ کے قصرِ شام میں دیکھے اور ایک ہاتف ہوا میں کہہ رہا تھا کہ سید اُمت پیدا ہوا لہٰذا کہو اُعِیذُہُ بِالْوَاحِدِ مِنْ شَرِّ کُلِّ حَاسِدٍ (میں اُس کو تمام حاسدوں کے شر سے خدائے واحد کی پناہ میں دیتی ہوں) اور اس کا نام محمدؐ رکھا یہ سُن کر اُس عالم یہود نے کہا کہ اُس بچے کو مجھے دکھاؤ آمنہؑ اس کے سامنے رسولِ خدا کو لائیں اُس نے آپ کی پُشت اور شانوں کو کھولا اور مُہرِ نبوت مشاہدہ کی اور بے ہوش ہو کر گر پڑا لوگوں نے آپؐ کو حضرت آمنہؑ کی گود میں دے دیا اور کہا خدا تمہیں یہ فرزند مبارک کرے جب اُس عالم کو ہوش آیا تو لوگوں نے پوچھا کہ تجھے کیا ہوا اُس نے کہا بنی اسرائیل سے قیامت تک پیغمبر ہونا ختم ہو گیا خدا کی قسم یہی وہ ہے جو ان لوگوں کو ہلاک کرے گا جب اس نے دیکھا کہ قریش اس کی گفتگو سے بہت خوش ہو رہے ہیں تو اس نے کہا کہ خدا کی قسم وہ تم پر ایسی ہیبت طاری کرے گا کہ اہلِ مشرق و مغرب یاد کریں گے۔

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

رسولؐ خدا کا وقتِ ولادت

(10)......ابن شہر آشوب اور صاحب کتاب انوار وغیرہ نے جناب آمنہ سے روایت کی ہے کہ جب رسولؐ خدا کی ولادت کا وقت آیا تو مجھ پر ایک قسم کی دہشت طاری ہوئی میں نے ایک سفید پرندے کو دیکھا جس نے میرے دل پر اپنے پر ملے تو وہ خوف مجھ سے زائل ہو گیا پھر میں نے کچھ عورتوں کو دیکھا جو درخت کی طرح قد آور تھیں وہ میرے پاس آئیں اُن سے مشک وغیرہ کی خوشبو آرہی تھی اور وہ نہایت پاکیزہ کپڑے بہشت کے کپڑے پہنے ہوئے تھیں وہ مجھ سے باتیں کرنے لگیں ان کی گفتگو انسانوں سے مشابہ نہ تھی ان کے ہاتھوں میں سفید بلور کے پیالے تھے جن میں بہشت کے شربت بھرے ہوئے تھے انھوں نے کہا اے آمنہ آپ پیو اور تمہیں بہترین اولین و آخرین محمد مصطفےٰؐ کی خوشخبری ہو میں نے اس میں سے کچھ شربت پیا تو جو نور میرے چہرے پر تھا منتقل ہو گیا اور میرے تمام جسم پر چھا گیا اور ایک چیز میں نے سفید ریشم کی طرح دیکھی جو زمین و آسمان کو گھیرے ہوئے تھی اور میں نے ایک ہاتف کی آواز سُنی جو کہہ رہا تھا کہ عزیز ترین شخص کو لے لو اور چند مردوں کو میں نے دیکھا جو ہوا پر تھے اور ہاتھوں میں صراحیاں لئے ہوئے تھے پھر میں نے مشرق و مغرب تک زمین کو دیکھا اور ریشم کے چند علم دیکھے جو یاقوت سُرخ پر بندھے ہوئے کعبہ کی چھت پر نصب تھے اور زمین و آسمان کو گھیرے ہوئے تھے جب آپؐ پیدا ہوئے تو کعبہ کی جانب رُخ کر کے سجدہ کیا اور آسمان کی طرف ہاتھ بلند کر کے دُعا کرنے لگے پھر ایک سفید بادل آسمان سے آیا اور اس نے آپ کو چھپا لیا پھر ایک

Presented by www.ziaraat.com

ہاتف کی آواز آئی کہ رسولؐ خدا کو مشرق و مغرب کی سیر کراؤ اور تمام دریاؤں کو دکھاؤ تاکہ تمام خلائق آپؐ کے نام اور صورت اور حلیہ سے مطلع ہو جائے۔

O......پھر بادل ختم ہو گیا تو میں نے دیکھا کہ آپؐ ایک کپڑے میں لپیٹے ہوئے ہیں جو دودھ سے زیادہ سفید ہے جس کے نیچے سرسبز ریشم کا گدا بچھا ہوا ہے اور مرواریدکی چند کنجیاں آپؐ کے ہاتھ میں ہیں اور کوئی کہہ رہا ہے کہ محمدؐ کو نصرت و فوائد اور پیغمبر ہونے کی کنجیاں مل گئیں ہیں پھر ایک دوسرا بادل آسمان سے نیچے آیا اور اس نے آپ کو پہلے سے زیادہ میری آنکھوں سے پوشیدہ کر دیا پھر دوسری آواز کان میں آئی کہ محمدؐ کو مشرق و مغرب کی سیر کراؤ اور ان کو جن و انس اور پرندوں اور درندوں اور روحانیوں پر پیش کرو اور ان کو صفائے آدمؑ، رقتِ نوحؑ، خلت ابراہیمؑ، زبانِ اسمٰعیلؑ، جمالِ یوسفؑ، بشارتِ یعقوبؑ وصدائے داؤدؑ وزہد یحییٰؑ اور کرم عیسیٰؑ دے دو جب وہ بادل زائل ہوا تو میں نے دیکھا کہ آپؐ کے ہاتھ میں ایک ریشمی کپڑا تھا جو بہت مضبوطی سے لپیٹا گیا تھا اور کوئی کہہ رہا تھا کہ محمدؐ نے تمام دنیا اپنے قبضۂ تصرف میں لے لی ہے پھر میں نے تین آدمیوں کو دیکھا ان کے چہرے ایسے نورانی تھے کہ معلوم ہوتا تھا کہ سورج طلوع ہوا ہے ایک کے ہاتھ میں چاندی کی ایک صراحی تھی اور مشک کا نافہ دوسرے کے ہاتھ میں زمرد سبز کا ایک طشت تھا جس کے چار سرے تھے وہ ہر طرف مروارید سے مرصع تھے کوئی کہہ رہا تھا کہ اے خدا کے ولی یہ دنیا ہے اس کو لے لو تو آپ ﷺ نے اس کے درمیان کو اختیار فرمایا۔ کسی نے کہا کہ آپ نے کعبہ کو اختیار فرمایا۔

O......تیسرے شخص کے ہاتھ میں ایک سفید ریشمی کپڑا لپیٹا ہوا تھا جس کو کھول کر اُس نے ایک انگوٹھی نکالی جس کی چمک سے آنکھیں خیرہ ہو رہی تھیں پھر آپ کو سات مرتبہ اس پانی سے غسل دیا جو صراحی میں تھا پھر اُس انگوٹھی سے آپؐ کے دونوں شانوں کے درمیان نقش کیا اور آپ سے گفتگو کی آپؐ نے اس کا جواب دیا پھر ان میں سے ہر ایک نے تھوڑی دیر آپ کو اپنے پروں میں لیا اور وہ جس نے آپؐ کے ساتھ یہ امور انجام دیئے رضوانِ خازن جنت تھا پھر وہ آپؐ سے یہ کہہ کر چلے گئے کہ اے دنیا و آخرت کی عزت کے مالک آپ کو خوشخبری ہو۔

کعبہ کی حرکت

(11)......روایت ہے عبدالمطلب فرماتے ہیں کہ میں آپؐ کی ولادت کی رات کعبہ کے نزدیک سو رہا تھا میں نے دیکھا کہ کعبہ اپنی بنیاد سمیت زمین سے اکھڑ کر مقام ابراہیم کی طرف سجدہ میں گر پڑا پھر سیدھا ہو کر کہنے لگا اَللّٰهُ اَكْبَرُ امیرے اور محمدؐ مصطفےٰ کے پروردگار نے مشرکین و کفار کی نجاست سے اب مجھے پاک کر دیا، اور تمام بت کانپتے ہوئے منہ کے بل گر پڑے پھر میں نے دیکھا کہ بہت سے پرندے کعبہ کے پاس جمع ہوئے اور مکہ کے پہاڑ کعبہ کی طرف جھکے اور ایک سفید بادل آمنہؑ کے حجرہ کے قریب موجود ہے میں خانہ آمنہ کی طرف دوڑا اور پوچھا کہ میں خواب میں ہوں یا بیدار ہوں؟ آمنہؑ نے کہا آپ بیدار ہیں تو میں نے دریافت کیا کہ وہ نور کدھر گیا جو تمہاری پیشانی میں جلوہ افروز تھا؟ آمنہؑ نے کہا وہ اس فرزند میں ہے جو مجھ سے پیدا ہوا ہے اس کو چند پرندے لیے ہوئے ہیں مجھے نہیں دیتے اور یہ بادل اس کی ولادت کے

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

وقت سے مجھ پر سایہ فگن ہے میں نے کہا میرے بچے کو لاؤ میں بھی دیکھوں آمنہؑ نے کہا
کہ تین دن تک وہ پرندے بچہ کو مجھے نہ دیں گے کہ آپ دیکھیں یہ سُن کر میں نے اپنی
تلوار نکالی اور کہا میرے بچہ کو لاؤ ورنہ میں تمہیں قتل کر دوں گا آمنہؑ نے کہا وہ حجرہ میں
ہے آپ جانیں اور وہ جانیں جب میں نے چاہا کہ حجرہ میں داخل ہوں ایک شخص باہر
آیا اور اس نے کہا، آپ واپس جایئے جب تک تمام فرشتے اس کی زیارت نہ کر لیں
کوئی انسان اس کو نہیں دیکھ سکتا یہ سن کر میں کانپ گیا اور واپس آیا۔

(12)......روایت ہے کہ حضرت ختنہ شدہ اور ناف بریدہ پیدا ہوئے عبدالمطلب
کہتے تھے کہ میرا یہ فرزند عظیم مرتبہ والا ہے

رسولؐ خدا کی ولادت اور بتوں کا گرنا

(13)......امیرالمومنینؑ سے روایت ہے کہ جب رسولؐ خدا پیدا ہوئے تمام بت
جو کعبہ کے گرد رکھے ہوئے تھے، منہ کے بل گر پڑے اور شام ہوتے ہی ایک آواز
آسمان سے آئی جو قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ
زَهُوقًا، (حق آگیا اور باطل مٹ گیا اور بے شک باطل مٹ جانے والا ہی تھا) اس
رات تمام دُنیا روشن ہوگئی اور ہر پتھر اور درخت اپنی زبان سے خوشی کا اظہار کر رہے
تھے اور زمین و آسمان میں جو کچھ ہے تسبیح خدا میں محو ہو گئے اور شیطان بھاگا بھاگا پھر
رہا تھا اور کہتا تھا کہ امتوں میں سب سے بزرگ محمدؐ ہیں۔

Presented by www.ziaraat.com

شیاطین اور شہاب کے تیر

(14)......شیخ طبرسی نے احتجاج میں امام موسیٰؑ کاظم سے روایت کی ہے کہ جب آپ شکم مادر سے زمین پر تشریف لائے تو بایاں ہاتھ زمین پر رکھا اور داہنا ہاتھ آسمان کی طرف بلند کیا اور اپنے لبوں کو توحید کے ذکر میں حرکت دی اور زبان مبارک سے ایک نور ساطع ہوا جس کی روشنی سے اہل مکہ نے بصرہ کے قصر اور اُس کے چاروں اطراف کو شام میں دیکھا اور یمن کے سُرخ قصر اور اس کے نواحی اور اصطخر فارس کے سفید قصر اور اس کے اطراف و جوانب کو دیکھا اور رسولؐ خدا کی ولادت کی رات دُنیا روشن ہوگئی یہاں تک کہ جن وانس و شیاطین خوفزدہ گئے اور کہنے لگے کہ زمین پر کوئی عجیب بات واقع ہوئی ہے اور فرشتوں کو دیکھا کہ گروہ در گروہ زمین پر آتے ہیں اور آسمان پر جاتے ہیں اور تسبیح خدا کر رہے ہیں اور ستارے حرکت میں ہیں اور ہوا میں تیر رہے ہیں یہ تمام رسولؐ خدا کی ولادت کی علامتیں تھیں ابلیس ملعون نے چاہا کہ آسمان پر جائے اور ان عجیب باتوں کا سبب معلوم کرے اور اس کے لئے تیسرے آسمان پر ایک جگہ تھی جہاں وہ اور تمام شیاطین جا کر فرشتوں کی باتیں سُنتے تھے جب وہ سب وہاں پہنچے تو شہاب کے تیروں سے مار کر ان کو بھگا دیا گیا۔

ایوان کسریٰ کے کنگرے گر گئے

(15)......ابن بابویہ وغیرہ نے روایت کی ہے کہ رسول خداﷺ کی ولادت کی رات ایوان کسریٰ کو لرزہ ہوا اور اس کے چودہ کنگرے گر پڑے دریائے سادہ خشک

Presented by www.ziaraat.com

ہو گیا اور آتشکدۂ فارس جس کی وہ لوگ پرستش کرتے تھے گل ہو گیا اور فارس کے سب سے بڑے عالم نے خواب میں دیکھا کہ چند فربہ اُونٹ عربی گھوڑوں کو کھینچتے ہوئے دریائے دجلہ کو عبور کر کے بلادِ عجم میں منتشر ہو گئے کسریٰ نے جب یہ عجیب کیفیت دیکھی تو اپنے سر پر تاج رکھ کر تخت پر بیٹھا اور اپنے امراء و ارکانِ حکومت کو جمع کیا (اور محل کے کنگروں کا گرنا) اور جو کچھ دیکھا تھا اُن سے بیان کیا اسی اثناء میں آتشکدۂ فارس کے خاموش ہونے (بجھ جانے) کی اطلاع آئی جس سے اس کا غم واندوہ اور بڑھ گیا پھر اس عالم نے بھی کہا اے بادشاہ میں نے بھی ایک عجیب خواب دیکھا ہے اور وہ خواب بیان کیا بادشاہ نے پوچھا اس کی تعبیر کیا ہے؟ اس نے کہا کہ کوئی واقعہ مغرب میں ضرور ہوا ہے کسریٰ نے نعمان بن منذر کو جو عرب کا بادشاہ تھا خط لکھا کہ عرب کے ایک عالم کو میرے پاس بھیج دو کہ مجھے اس سے ایک اہم مسئلہ پوچھنا ہے یہ خط دیکھ کر اُس نے عبدالمسیح بن عمرو غسانی کو بھیج دیا اس سے تمام واقعات بیان کئے گئے عبدالمسیح نے کہا مجھے اس خواب اور اس کے رموز کا علم نہیں مگر میرا ماموں سطیح شام میں رہتا ہے وہ اس کی تعبیر بتا سکتا ہے کسریٰ نے کہا اس سے جا کر پوچھو اور مجھے اطلاع دو عبدالمسیح جب اس کے پاس پہنچا تو وہ موت کی کشمکش میں تھا اس نے سلام کیا مگر کوئی جواب نہ ملا تو چند اشعار پڑھے جن میں ظاہر کیا کہ میں دور سے بہت تکلیف اٹھا کر ایک بزرگ کے پاس کچھ معلوم کرنے آیا ہوں اور اب نا اُمید ہو گیا ہوں سطیح نے جب یہ سنا تو اپنی آنکھیں کھولیں اور کہا عبدالمسیح ایک شتر پر سوار ہو کر منازل طے کرتا ہوا سطیح کے پاس اس وقت آیا جبکہ وہ ضریح کے پاس منتقل ہو رہا ہے اس کو بادشاہ

Presented by www.ziaraat.com

ساسان نے سمجھا ہے تاکہ قصر کے زلزلہ دلرزہ آتشکدہ کے گل ہو جانے، سب سے بڑے عالم کے خواب اور دریائے ساوہ کے خشک ہو جانے کے بارے میں معلوم کرنے لئے عبدالمسیح وہ وقت آ گیا ہے جبکہ قرآن کی تلاوت بہت کی جائے گی اور وہ پیغمبر مبعوث ہوگا جو ہر وقت ایک چھوٹا عصا اپنے ہاتھ میں رکھے گا اور ساوہ کی نہریں پانی سے بھر جائیں گی اور ساوہ دریا خشک ہو جائے گا، ملک شام وعجم ان کے بادشاہوں کے قبضہ سے نکل جائے گا اور قیصر کسریٰ کے کنگروں کی تعداد کے مطابق جو گر گئے ہیں ان کے بادشاہ بادشاہی کریں گے اس کے بعد ان کی حکومت ختم ہو جائے گی اور جو کچھ ہونے والا ہے ضرور ہو کر رہے گا یہ کہہ کر وہ دار فانی سے رخصت ہو گیا اس کے بعد عبدالمسیح بہت ہی جلدی سے بادشاہ کے پاس عجم واپس گیا اور سطیح کی تمام گفتگو بیان کی کسریٰ نے کہا جب تک ہم میں سے چودہ افراد بادشاہی کریں گے بڑی مدت گذر جائے گی غرض ان میں سے دس بادشاہوں نے چار سال میں بادشاہی کی اور چار شخصیتوں نے عثمان کے زمانہ تک حکومت کی اور سطیح دنیا سے مٹ گئے سطیح سیل عرم میں پیدا ہوا تھا (سیل عرم سے اشارہ ہے آیت فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ، (سورۂ سبا آیت 16) کی طرف کہ قوم سبا کے لیے جناب سلیمان علیہ السلام کے حکم سے یا ملکہ بلقیس کے اہتمام سے دریا پر بند باندھے گئے تھے جس سے شہر سیلاب سے محفوظ تھا حضرت سلیمان علیہ السلام کے بعد اہل شہر کی سرکشی کے سبب عذاب آیا اور وہ بند ٹوٹ گیا اور شہر تباہ ہو گیا اسی زمانے میں سطیح پیدا ہوا تھا) اور ذونواس بادشاہ کے زمانہ تک زندہ رہا جس کی مدت تین قرن سے زیادہ ہوئی

Presented by www.ziaraat.com

اور ہر قرن میں تیس سال ہوتے ہیں (اس کی عمر 900 سال سے زیادہ ہوئی تھی)

سُطیح گوشت کا لوتھڑا

(16)......قطب راوندی نے روایت کی ہے کہ لوگوں نے ابن عباس سے سُطیح کے بارے میں پوچھا آپ نے کہا کہ خدا نے اس کو صرف گوشت ہی بنایا تھا جس کو خُرما کی ٹہنیوں پر رکھ کر جہاں چاہتے تھے لے جاتے تھے اس کے جسم میں سوائے سر اور گردن کے کہیں ہڈیاں اور پٹھے نہ تھے اس کو گردن کے حصہ میں لپیٹ دیا کرتے تھے جس طرح لپیٹا جاتا ہے اس کا کوئی عضو سوائے زبان کے حرکت نہیں کر سکتا تھا وہ درخت کی چھال سے ٹاٹ کی طرح ایک چیز تیار کر کے اُس پر رکھ کر مکہ میں لایا گیا تھا قریش کے چار اشخاص اُس کے پاس آئے اور کہا کہ ہم آپ کی زیارت کے لیے آئے ہیں ہمیں آپ کے کمال علم کی خبر پہنچی ہے لہٰذا ہمیں اُن باتوں سے آگاہ کیجیے جو ہمارے زمانہ میں اور ہمارے بعد کے زمانے میں ہونے والی ہیں سطیح نے کہا اے عرب والو تم میں علم و فہم نہیں ہے لیکن تمہارے بعد ایک ایسا گروہ پیدا ہوگا جو ہر طرح کے علوم حاصل کرے گا بتوں کو توڑ ڈالے گا اہل عجم پر غالب ہوگا اور ان کے مال و متاع غنیمت میں حاصل کرے گا ان لوگوں نے پوچھا وہ کیسی جماعت ہوگی اُس نے کہا کعبہ کے مالک کی قسم تمہارے بعد وہ لوگ پیدا ہوں گے جو خدا کی وحدانیت کے ساتھ اس کی عبادت کریں گے اور شیاطین اور بتوں کی عبادت ترک کر دیں گے انہوں نے پوچھا وہ کس کی نسل سے ہوں گے اس نے کہا عبد مناف کے شریف ترین لوگوں کی نسل میں سے ہوں گے لوگوں نے پوچھا کس شہر سے خروج کریں گے اُس

Presented by www.ziaraat.com

نے کہا اُس خدا کی قسم جو ہمیشہ باقی ہے اسی شہر مکہ سے خروج کریں گے اور لوگوں کو رشد و ہدایت اور خدائے واحد کی عبادت کی طرف راہنمائی کریں گے۔

کاہنوں کا علم معطّل

(17)......سید ابن طاؤس نے وہب ابن منبہ سے روایت کی ہے کہ کسریٰ بادشاہ عجم نے ایک دیوار دجلہ پر بنوائی تھی جس میں بہت روپیہ صرف کیا تھا اس میں ایک نشست گاہ بنوائی جس کی مثل کسی نے نہیں دیکھی تھی وہ اس کا دربار عام تھا جس میں تاج پہن کر تخت پر بیٹھتا تھا اُس کی مجلس میں تین سو ساٹھ جادوگر، کاہن اور منجم حاضر رہتے تھے ان میں عرب کا ایک منجم سائب نامی بھی تھا جس کو حاکم یمن باذان نے اس کے پاس بھیجا تھا اس کے احکام میں غلطیاں بہت کم ہوتی تھیں جب کسریٰ کو کوئی معاملہ درپیش ہوتا تھا انہی لوگوں سے مشورہ کرتا تھا جب رسولؐ خدا پیدا ہوئے یا مبعوث ہوئے کسریٰ صبح کو بیدار ہوا تو دیکھا کہ محل کا طاق درمیان سے ٹوٹ کر دجلہ میں بہہ گیا ہے اور اُس قصر میں پانی جاری ہو گیا ہے یہ دیکھ کر اس نے کہا کہ میری بادشاہی ختم ہو چکی ہے اور بہت غمگین ہوا پھر منجموں اور کاہنوں کو بلا کر اُن سے واقعہ بیان کیا، اور کہا غور و فکر کر کے اس واقعہ کا سبب مجھ سے بیان کرو سائب بھی اُن میں موجود تھا وہ سب کے سب باہر آئے اور خوب غور و خوض کیا سوچتے رہے مگر کچھ سمجھ میں نہ آیا اپنی عقل، نجوم اور کہانت سب کچھ بیکار نظر آنے لگی۔

(5)......سحر، کہانت، اور علم نجوم سب باطل ہو گیا تھا سائب اُس رات ایک ٹیلہ پر بیٹھا ہوا تھا اور حیران تھا کہ ناگاہ اس نے ایک بجلی دیکھی جو حجاز کی طرف سے چمک

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

رہی تھی وہ بڑھتے بڑھتے تمام مشرق و مغرب پر چھا گئی صبح ہوئی تو اُس نے اپنے زیر کے نیچے ایک باغ سبز دیکھا کہنے لگا جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں اور اس کا مقتضا یہ ہے کہ حجاز کی طرف سے ایک بادشاہ ظاہر ہوگا جس کی بادشاہی مشرق تک پہنچے گی زمین اس کے سبب بادشاہ کے زمانہ سے زیادہ آباد ہوگی غرض وہ تمام کاہن اور منجم وغیرہ ایک جگہ اکھٹے ہوئے اور کہنے لگے کہ ہمیں تو اب سحر و کہانت وغیرہ باطل معلوم ہوتے ہیں ہمارے علم الگ ہو گئے شاید کوئی آسمانی امر واقعہ ہوا ہوگا ممکن ہے کوئی پیغمبر مبعوث ہوا ہو یا عنقریب ہوگا اور اس بادشاہ کی حکومت اس کے سبب ختم ہو جائے گی لیکن اگر ہم بادشاہ سے بیان کر دیں تو وہ ہمیں مار ڈالے گا لہذا ہم اس سے یہ راز پوشیدہ رکھیں گے؛ دُوسرے طریقوں سے ظاہر ہی ہو جائے گا یہ مشورہ کر کے کسریٰ کے پاس آئے اور کہا کہ ہم نے غور و فکر کیا سمجھ میں یہ آیا کہ آپ کے قصر اور دجلہ کی دیوار کی بنیادیں نحس ساعتوں میں رکھی گئی تھیں لوگوں نے ساعت دریافت کرنے میں حساب کی غلطی تھی؛ اس سبب سے یہ خرابی پیدا ہوئی ہے لہذا نیک گھڑی اختیار کر کے اس میں دجلہ پر دیوار تیار کی گئی اور آٹھ مہینے میں مکمل کر دی گئی جس میں بے دریغ مال صرف کیا گیا پھر ایک نیک ساعت معلوم کر کے بادشاہ اس کے بالا خانہ پر بیٹھا عمدہ فرش بچھایا گیا اور طرح طرح کے پھول اس کے گرد لگائے جب وہ اس میں اطمینان سے بیٹھا، قصر کی بنیاد اکھڑ گئی اور وہ محل سمیت دریا میں ڈوب گیا۔

o......لوگوں نے اس کو پانی سے اس وقت نکالا جبکہ اُس میں کچھ جان باقی تھی وہ صحیح و تندرست ہُوا تو اس نے منجموں اور کاہنوں کو جمع کیا اور کہا میں نے تمہیں اپنا مقرب

Presented by www.ziaraat.com

بنایا ہے' بے دریغ مال ومتاع دیتا ہوں' اور تم میرے ساتھ مذاق کرتے ہو اور فریب دیتے ہو پھر تقریباً سو آدمیوں کی گردنیں اُڑا دیں اور لوگوں نے کہا اے بادشاہ جس طرح ہم سے پہلے لوگوں سے حساب میں غلطی ہوگئی تھی ہم سے بھی ہوگئی ہے۔ اب پھر حساب کرتے ہیں اور اُسی کے مطابق قصر کی تعمیر کرائیں گے پھر آٹھ مہینے تک بے حساب مال خرچ کر کے دوبارہ قصر تیار کیا گیا لیکن بادشاہوں کو اطمینان سے اس پر بیٹھنا نصیب نہ ہوا ایک سوار آیا اس کے داخل ہوتے ہی قصر ٹوٹ پھوٹ کر دریا میں غرق ہوگیا اور کسریٰ بھی ڈوب گیا وہ سوار پانی پر بیٹھا ہوا تھا پھر جبکہ تھوڑی جان باقی تھی کسریٰ کو لوگوں نے باہر نکالا آخر بادشاہ نے اُن سے کہا میں تم سب کو مار ڈالوں گا، تمہاری ہڈیوں کو ہاتھیوں کے پاؤں کے نیچے روند ڈالوں گا اگر اس کا صحیح صحیح راز مجھ سے بیان نہ کرو گے ان لوگوں نے کہا اے بادشاہ اب سچ سچ بیان کیے دیتے ہیں جب آپ نے اپنے اس واقعہ کا ذکر کیا تھا ہم سب نے اپنی اپنی جگہ غور وفکر کیا ہمارے علوم گم ہوگئے ہیں' ہم نے سمجھ لیا کہ یہ عجیب باتیں' کسی آسمانی واقعہ کے سبب سے واقع ہوئی ہیں' اور شاید کہ ایک پیغمبر مبعوث ہوا ہو یا عنقریب مبعوث ہوگا لیکن خوف جان سے ہم یہ سب کچھ آپ سے بیان نہ کر سکے اُس نے کہا تم پروائے ہو تمہیں پہلے ہی کہنا چاہیے تھا تا کہ میں اُس کا کچھ تدارک کرتا آخر وہ اور قصر کی تعمیر کے ارادہ سے باز آیا۔

عبداللہ کی رحلت اور عجیب واقعات

(18)......شاذان بن جبرائیل نے کتاب فضائل میں روایت کی ہے کہ جب آپؐ کے حمل کو ایک مہینہ گذرا پہاڑ' درخت' آسمان وزمین ایک دُوسرے کو آپ کی خوشخبری

Presented by www.ziaraat.com

دیتے تھے اسی اثناء میں جناب عبدالمطلب اور عبداللہ مدینہ تشریف لے گئے اور وہاں پندرہ دن قیام کرنا پڑا، اسی جگہ حضرت عبداللہ کا انتقال ہو گیا مکان کی چھت پھٹ گئی اور منادی نے ندا دی کہ وہ بزرگ دنیا سے رخصت ہو گیا جس کے صلب میں خاتم المرسلینؐ تھے اور کون ہے جو نہ مرے گا جب انعقادِ نطفہ آپ کو دو مہینے گزرے خدا نے ایک فرشتے کو حکم دیا کہ آسمانوں اور زمینوں میں ندا کرے کہ محمدؐ و آل محمدؐ پر صلوات بھیجو اور ان کی اُمت کے لئے استغفار کرو تین مہینے گزرے تھے کہ ابو قحافہ شام سے واپس آرہے تھے جب مکہ کے قریب پہنچے تو ان کے اونٹ نے سر زمین پر رکھ کر سجدہ کیا ابو قحافہ نے ایک لکڑی اس کے سر پر ماری اُس نے پھر بھی سر نہ اٹھایا تو وہ کہنے لگے کہ تیرے جیسا ناقہ مَیں نے نہیں دیکھا ناگاہ ایک ہاتف نے اُن کو آواز دی کہ اے ابو قحافہ اس لئے جانور کو مَت مارو کہ تمہاری اطاعت نہیں کرتا کیا نہیں دیکھتے ہو کہ پہاڑ، درخت، دریا اور آسمان کے سوا ہر مخلوق اپنے پروردگار کے لئے اس شکر میں سجدہ کر رہے ہیں کہ پیغمبر امی کے حمل کو تین ماہ گزر گئے عنقریب تم ان کو دیکھو گے بت پرستوں کی خرابی ہو، ان کی اور ان کے ساتھیوں کی تلواروں سے واصل جہنم ہوں گے حمل کو چار مہینے گزرے تو ایک زاہد جو طائف کے راستہ میں رہتا تھا اپنے ایک دوست سے ملنے کے لئے اپنے عبادت خانہ سے مکہ روانہ ہوا اس کا نام حبیب تھا راستہ میں اس نے ایک بچہ کو دیکھا کہ سجدہ میں پڑا ہوا تھا جب اس کو سجدہ سے لوگ اٹھاتے تھے وہ پھر سجدہ میں چلا جاتا تھا حبیب نے اس کو اٹھانا چاہا تو ایک ہاتف کی آواز آئی کہ اس کو رہنے دے کہ وہ خدا کا شکر ادا کر رہا ہے اس سبب سے کہ پیغمبر پسندیدہ اور برگزیدہ

Presented by www.ziaraat.com

کے حمل کو چار ماہ گزر گئے جب پانچ ماہ گزرے اور حبیب اپنے عبادت خانہ میں واپس آیا اور دیکھا کہ وہ حرکت میں ہے اور ساکن نہیں ہوتا اور اس کے تمام عبادت خانہ کے محرابوں میں لکھا تھا کہ اے عبادت خانہ والو خدا اور اس کے رسول محمد مصطفیٰ پر ایمان لاؤ کہ اُس کے ظاہر ہونے کا زمانہ قریب آ گیا ہے خوش قسمت ہے وہ کہ جو اس پر ایمان لائے اور افسوس ہے اُس پر جو اُس سے انکار کرے یہ سُن کر حبیب نے کہا کہ مَیں نے قبول کیا اور ایمان لایا اس کا منکر نہ ہوں گا چھٹے مہینے اہلِ یمن و اہل مدینہ اپنے اپنے عید گاہ کو روانہ ہوئے وہ سال میں چند بار عید گاہ جایا کرتے تھے اور ایک درخت کے پاس جمع ہوتے تھے کھاتے پیتے تھے خوشیاں مناتے تھے اور اس درخت کی پرستش کرتے تھے اس مرتبہ جب اُس درخت کے پاس جمع ہوئے تو ایک صدائے مہیب اُس سے پیدا ہوئی کہ اے اہلِ یمن و یمامہ اور اے بُت پرستو جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا اے اہلِ باطل تمہاری ہلاکت و بربادی کا وقت آ گیا (سورۃ بنی اسرائیل آیت 81)

O...... یہ سُن کر وہ خوفزدہ ہوئے اور جلدی جلدی اپنے گھروں کو واپس چلے آئے ساتویں مہینے سواد بن قارب عبد المطلب کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا کل رات مَیں نے خواب و بیداری کے درمیان دیکھا کہ آسمان کے دروازے کھلے ہوئے ہیں اور فرشتے آسمان سے نیچے آ رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ زمین کو آراستہ کرو کیونکہ تمام مخلوق کی طرف محمد مصطفیٰ عبد المطلب کے پوتے خدا کے رسولؐ کے آنے کا زمانہ قریب آ گیا جو صاحب شمشیر و تیر ہوں گے مَیں نے پوچھا کہ وہ کون ہے تو بتایا کہ وہ محمدؐ بن

Presented by www.ziaraat.com

عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف ہوں گے جناب عبدالمطلب نے کہا اس خواب کو پوشیدہ رکھو آٹھ ماہ مدت حمل کے گزرے کہ دریائے اعظم کی ایک مچھلی ہے جس کو طنبوسا کہتے ہیں وہ سیدھی ہو کر اپنی دُم پر کھڑی ہوگئی اور دریا میں طوفان پیدا ہو گیا اس وقت ایک فرشتے نے کہا کہ ساکن ہو جا کہ دریا میں تو نے تلاطم برپا کر دیا اُس مچھلی نے کہا جس دن میرے پروردگار نے مجھے خلق فرمایا تھا ہدایت کی تھی کہ جب میں محمدؐ بن عبداللہ کو دُنیا میں پیدا کروں تو اُن کے لیے اور اُن کی اُمت کے لئے دُعا کرنا اب میں نے سُنا کہ بعض فرشتے دوسرے فرشتوں کو آپ کی خوشخبری دے رہے ہیں اس سبب سے میں نے حرکت کی ہے تو فرشتوں نے کہا کہ ساکن ہو کر دُعا کر جب نو مہینے گزر گئے تو خدا نے ہر آسمان کے فرشتوں کو وحی فرمائی کہ زمین پر جاؤ تو دس ہزار فرشتے نازل ہوئے ہر فرشتے کے ہاتھ میں نور کی ایک قندیل تھی جن سے بغیر تیل کے روشنی ظاہر ہوتی تھی اور ہر قندیل پر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ لکھا ہوا تھا وہ فرشتے مکہ معظمہ کے گرد جمع ہوئے اور کہتے تھے کہ محمدؐ کا نور ہے اور عبدالمطلب کو ان تمام حالات کی اطلاع ہوتی رہی لیکن پوشیدہ رکھتے تھے اور اُس پورے مہینے آسمان کے ستارے حرکت میں تھے اور شہاب ہوا میں دوڑا کرتے تھے جب نو مہینے پورے ہو گئے تو آمنہؑ نے اپنی مادر گرامی برہ سے کہا کہ کسی کو میرے پاس نہ آنے دینا میں چاہتی ہوں کہ حجرہ میں جا کر اپنے شوہر کی مصیبت میں گریہ کروں اور آنسوؤں سے اپنے دل کی آگ بجھاؤں برہ نے کہا بیٹی ایسے شوہر پر رونا جائز ہے اور منع کرنا ظلم ہے غرض جناب آمنہ رضی اللہ عنہا حجرہ میں داخل

Presented by www.ziaraat.com

ہوئیں اور ایک شمع جلائی اور آہ و نالہ سے در و دیوار ہلا دیئے ابھی حال میں درد زہ شروع ہوا انہوں نے چاہا کہ دوڑ کر دروازہ کھول دیں بہت کوشش کی دروازہ نہیں کھلا تو واپس آ کر بیٹھ گئیں اور اُن پر سخت وحشت طاری ہوئی ناگاہ دیکھا کہ چھت شگافتہ ہوئی اور چار حوریں نیچے آئیں جن کے چہرے کے نور سے حجرہ روشن ہو گیا انہوں نے کہا اے آمنہؑ بی بی خوف نہ کرو آپ کو کچھ پریشانی نہ ہوگی ہم تو آپ کی خدمت کے لئے آئی ہیں آمنہ یہ سُن کر بے ہوش ہو گئیں۔

O...... جب ہوش آیا تو دیکھا کہ آپؐ سجدہ میں اپنی نورانی پیشانی رکھے ہوئے اور انگشت شہادت اُٹھائے ہوئے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پڑھ رہے ہیں آنحضرت کی ولادت باسعادت جمعہ کی رات صبح کے قریب سترہویں ماہ ربیع الاول کو ہوئی جبکہ حضرت آدمؑ کی وفات کو نو ہزار یا سات ہزار نو سو سال چار مہینے اور سات دن گزر چکے تھے آمنہؑ نے آپ کو طاہر و مطہر پایا آنکھوں میں سُرمہ لگا ہوا تھا آپؐ کے چہرہ مبارک سے ایک نُور ظاہر ہوا جو چھت کو توڑتا ہوا نکل گیا آمنہؑ نے اس کی روشنی میں حرم اور اطراف عالم کے ہر بلند مقام اور بلند قصر دیکھے اور ایک برق چمکی جس کی روشنی نے ہر اس مکان کو روشن کر دیا جس کے رہنے والے خدا کے علم میں ایمان لانے والے تھے اور اطراف عالم میں جہاں جہاں بُت تھے سب زمین پر گر پڑے ابلیس لعین نے ان عجیب و غریب باتوں کو عالم دنیا میں مشاہدہ کیا تو اپنی ذریت کو جمع کیا اپنے سر پر خاک ڈالی اور کہا جب سے میں خلق ہوا ہوں اب تک میں ایسی مصیبت میں گرفتار نہ ہوا لیکن اس رات ایک بچہ پیدا ہوا ہے جس کا نام محمدؐ بن عبداللہ ہے وہ بتوں کی پرستش دُنیا سے مٹا

Presented by www.ziaraat.com

دے گا اور خدائے یگانہ کی عبادت کی اہل دنیا کو دعوت دے گا یہ سُن کر اس کی ذریت
نے ذلت کے ساتھ اپنے سروں پر خاک اُڑائی اور سب کے سب دریائے چہارم میں
بھاگ کر چلے گئے اور چالیس دن تک روتے رہے پھر ان حوروں نے آپ کو بہشت
کے کپڑوں میں لپیٹا اور بہشت کی طرف روانہ ہو گئیں اور فرشتوں کو آپ کی ولادت کی
خوشخبری دی یہ سُن کر جبرائیل و میکائیل علیہما السلام زمین پر آئے اور دو جوانوں کی
صورت میں حجرہ میں داخل حجرہ ہوئے جبرائیلؑ کے ہاتھ میں ایک طلائی طشت تھا اور
میکائیلؑ عقیق کی صراحی لئے ہوئے تھے جبرائیلؑ نے آپ کو ہاتھ پر لیا، میکائیلؑ پانی
ڈالنے لگے اور آپ کو غسل دیا اور جناب آمنہؑ سے کہا کہ ہم رسولؐ خدا کو پاک کرنے
کے لئے غسل نہیں دے رہے ہیں کیونکہ وہ تو طاہر و مطہر ہیں بلکہ نور و صفا کی زیادتی
کے لئے غسل دے رہے ہیں پھر بہشت کے عطروں سے رسولؐ خدا کو معطر کیا اسی اثناء
میں مختلف آوازیں حجرہ کے دروازہ پر بلند ہوئیں جبرائیلؑ نے کہا کہ ساتوں آسمانوں
کے فرشتے آپ کو سلام کرنے آئے ہیں اور وہ حجرہ خدا کی قدرت سے وسیع ہو گیا
فرشتے گروہ گروہ ہو کر اس میں داخل ہوتے تھے اور کہتے تھے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
مُحَمَّدُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَحْمُوْدُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَحْمَدُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَامِدُ ثلث رات گزرنے کے بعد خدا کے حکم سے جناب
جبرائیلؑ بہشت سے چار علم لائے سبز علم کو کوہ قاف پر نصب کیا جس پر سفید حرفوں سے
دو سطروں میں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ لکھا ہوا تھا دوسرے علم کو کوہ

Presented by www.ziaraat.com

ابو قبیس پر نصب کیا جس کے دو پھریرے تھے پہلے پر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور دوسرے پر لَا دِیْنَ اِلَّا دِیْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، محمدؐ کے دین کے علاوہ کوئی دین سچا نہیں، تحریر تھا تیسرا علم بام کعبہ پر کھڑا کیا جس پر طُوْبٰی لِمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْوَیْلُ لِمَنْ کَفَرَ بِهٖ وَرَدَّ عَلَیْهِ حَرْفًا مِمَّا یَاْتِیْ بِهٖ مِنْ طُوْبٰی، (جنت) اس کے لیے ہے جو اللہ اور محمدؐ پر ایمان لایا اور دوزخ اس کے لیے ہے جس نے آپؐ کے پیغام کو رد کر دیا جو وہ اپنے رب کی طرف سے لے آئے، چوتھے علم کو بیت المقدس پر نصب کیا۔

o...... جس پر لَا غَالِبَ اِلَّا اللّٰهُ وَالنَّصْرُ لِلّٰهِ وَلِمُحَمَّدٍ اللہ کے سوا کوئی غالب نہیں اور فتح و نصرت اللہ اور محمدؐ کے لیے ہے، اور ایک فرشتے نے ابو قبیس سے آواز دی کہ اے اہلِ قریش خدا اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاؤ اور اس نُور پر جس کو ہم نے بھیجا ہے اور خدا نے ایک بادل کعبہ کے اُوپر بھیج دیا جس نے مشک و عنبر نثار کیا اور کعبہ سے بُت حجر کی طرف باہر ہو گئے اور مُنہ کے بل گر پڑے پھر جبرائیلؑ ایک قندیل سُرخ لائے اور کعبہ کے دروازہ پر لٹکا دی جس سے بغیر تیل کے روشنی ہو رہی تھی اور آپ کی پیشانی مبارک سے ایک بجلی ظاہر ہوئی جو ہوا میں بلند ہو کر آسمان تک پہنچی اور اہل ایمان کے ہر گھر میں اس کی روشنی نمایاں ہو گئی اُسی رات ہر توریت و انجیل و زبور میں جہاں جہاں دنیا میں وہ تھیں حضرتؐ کے نام کے نیچے جہاں ان کتابوں میں تحریر تھا خون کا ایک قطرہ ظاہر ہوا کیونکہ رسولِ خدا صاحب شمشیر پیغمبرؐ تھے

Presented by www.ziaraat.com

اور اُسی رات ہر دیر و صومعہ کی محرابوں میں لکھا ہوا ملا کہ آگاہ ہو جاؤ کہ پیغمبر آخرؐ پیدا ہوا اس کے بعد آمنہؑ نے دروازہ کھولا اور باہر آئیں اور جو عجیب باتیں مشاہدہ کی تھیں ماں باپ سے بیان کیں جب عبدالمطلب کو خوشخبری دی تو۔

○......آپ آنحضرتؐ کے پاس آئے تو دیکھا کہ آپ فصیح زبان سے تقدیس و تسبیح الٰہی کر رہے تھے پھر خدا نے ایک سفید ریشمی خیمہ بھیجا جس پر لکھا تھا ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ○ وَدَاعِيًا إِلَى اللّٰهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا﴾ (سورۃ احزاب آیت ۴۵۔۴۶) (اے رسولؐ) ہم نے تمہیں گواہ اور (بہشت کی) خوشخبری دینے والا اور (عذاب سے) ڈرانے والا اور خدا کی طرف سے اسی کے حکم سے بلانے والا اور ایمان و ہدایت کا روشن چراغ بنا کر بھیجا وہ خیمہ چالیس دن تک بدستور قائم رہا ایک شخص کا چوب شدہ ہاتھ لگ گیا اس لئے وہ خیمہ آسمان پر اُٹھالیا گیا۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو وہ قیامت تک باقی رہتا غرض جب بنی ہاشم اور رؤسائے قریش نے اس خیمہ کو دیکھا اور زعفران و مشک و عنبر کا نثار ہونا بجلی کا چمکنا و عجیب آوازوں کا ظاہر ہونا مشاہدہ کیا اور اس سے سُنا تو حبیب راہب کے پاس گئے اور کچھ تھوڑا سا حال ان امور کا بیان کیا تو حبیب نے کہا جانتے ہو کہ میرا دین تمہارے دین سے مختلف ہے میری بات مانو چاہے مت مانو لیکن جو حق ہے وہ بیان کرتا ہوں یہ علامتیں اُس پیغمبر کی ہیں جو بہت جلد مبعوث ہونے والا ہے ہم نے تمام آسمانی کتابوں میں اُس کے اوصاف پڑھے ہیں وہ بتوں کی پرستش مٹائے گا اور خدا کی عبادت کی لوگوں کو دعوت دے گا دنیا کے

Presented by www.ziaraat.com

بادشاہ اور جبار اس کے سامنے جھکیں گے افسوس ہے اہل کفر و طغیان پر کہ اس کی تلوار و نیزہ و تیر سے برباد ہوں گے جو لوگ اس پر ایمان لائیں گے نجات پائیں گے اور جو اس سے انکار کریں گے ہلاک ہوں گے پھر وہ دوسرے دن حضرت عبدالمطلب جناب پیغمبر خدا کو گود میں لے کر کعبہ میں گئے جب کعبہ میں داخل ہوئے تو آنحضرتؐ نے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ فرمایا کعبہ خدا کی قدرت سے گویا ہوا اور کہا، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدٍ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اور ایک ہاتف کی آواز آئی جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا تیسرے دن عبد المطلب نے بید کا گہوارہ خرید فرمایا جس کو طرح طرح کے جواہرات سے اور ریشمی زرنگار کپڑے سے آراستہ کیا اور موتیوں اور جواہرات کا ایک ہار بنا کر اس میں لٹکا دیا تا کہ جس طرح بچے کھیلتے ہیں آپ بھی کھیلیں گے لیکن آپؐ جب خواب سے بیدار ہوتے تھے اُن موتیوں کے ذریعہ خدا کی تسبیح کیا کرتے تھے چوتھے دن ہوا دبن قارب حضرت عبدالمطلبؓ کے پاس آیا جبکہ وہ کعبہ کے پاس تشریف فرما تھے اور اکابر قریش اور بنی ہاشم حضرتؑ کے گرد احاطہ کیے ہوئے تھے اس نے کہا میں نے سنا ہے کہ عبد اللہ کے یہاں ایک لڑکا پیدا ہوا ہے جس سے عجیب و غریب باتیں ظاہر ہوتی ہیں میں بھی اس کو دیکھنا چاہتا ہوں وہ عرب میں اپنے علم کے سبب مشہور تھا اور لوگ اس کی باتوں پر کامل یقین رکھتے تھے یہ سُن کر حضرت عبدالمطلب خانہ و آمنہؑ میں آئے اور آپ کو پوچھا تو کہا کہ وہ اپنے گہوارہ میں آرام کر رہے ہیں عبدالمطلبؓ نے گہوارہ کا پردہ اُٹھایا تو ایک بجلی سی آنکھوں میں چمک گئی جو گھر کی چھت سے باہر نکل گئی یہ

Presented by www.ziaraat.com

دیکھتے ہی عبدالمطلب اور سواد دونوں نے اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیے پھر سواد بے اختیار آپؐ کے تلووں پر آنکھیں مل کر عبدالمطلب سے کہنے لگا کہ میں آپ کو گواہ بناتا ہوں اور اس بچہ پر ایمان لاتا ہوں اور جو کچھ یہ خدا کی طرف سے لائے گا اُن سب کا اقرار کرتا ہوں اور آپؐ کے چہرہ مبارک کو بوسہ دے کر باہر آیا جب آپؐ ایک مہینے کے ہوئے تو آپ کو جو شخص دیکھتا سمجھتا کہ ایک سال کے ہیں اور آپؐ کے گہوارہ سے برابر تسبیح و تقدیس خدا کی آوازیں آتی رہتی تھیں جب آپؐ دو ماہ کے ہو گئے تو آمنہؑ کے والد کی وفات ہوئی۔

سُطیح کی پیش گوئی

(19)...... کتاب انوار میں روایت ہے کہ آنحضرت کی ولادت سے پہلے کاہن، شیاطین اور جادوگر وغیرہ نے بہت سرکشی و گمراہی پھیلا رکھی تھی اور عجیب عجیب باتیں اُن سے ظاہر ہوتی تھیں شیاطین آسمانوں پر جا کر وہاں کی باتیں سُنتے اور کاہنوں سے بیان کر دیتے تھے یمامہ میں دو کاہن بہت مشہور تھے جو اپنے زمانہ کے تمام کاہنوں سے بڑھے ہوئے تھے ایک ربیع بن اذن جس کو سُطیح کہتے تھے وہ تمام کاہنوں سے زیادہ جاننے والا تھا دوسرا اوشق بن ہانلہ یمنی تھا سطیح عجیب الخلقت تھا خدا نے اسے گوشت کا لوتھڑا پیدا کیا جس کے جسم میں سوائے سر کے کہیں ہڈی نہ تھی اسے کپڑے کی طرح لپیٹ دیا جاتا تھا جب اس کے جسم کو کھولتے تو ایک بوریئے پر ڈال دیتے تھے وہ رات کو چند لمحہ سوتا تھا اور تمام رات آسمان کو دیکھتا رہتا تھا جب بادشاہانِ وقت اسے طلب کرتے تھے اسے پٹارے میں رکھ کر لے جاتے تھے وہ ان کو رموز و اسرار

www.ziaraat.com Sahebe-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

سے آگاہ کرتا تھا اور ان کے آئندہ حالات کی خبر دیا کرتا تھا وہ پشت کے بل پڑا رہتا اس کی آنکھ اور زبان کے سوا کوئی عضو حرکت نہ کر سکتا تھا ایک رات اسی طرح پڑا ہوا آسمان کی طرف نظر کر رہا تھا، کہ اچانک اس نے ایک بجلی کو دیکھا جو چمکی اور اس کی روشنی تمام اطراف دنیا پر پھیل گئی پھر ستارے ٹوٹنے لگے اور ان سے دھواں پھیل رہا تھا وہ نیچے آتے اور آپس میں ٹکرا کر زمین میں غائب ہو جاتے یہ دیکھ کر اس پر بڑی دہشت طاری ہوئی دُوسری رات اُس نے اپنے غلاموں کو حکم دیا کہ اسے پہاڑ کی چوٹی پر لے چلیں وہاں پہنچ کر اُس نے آسمان کے کناروں پر نگاہ کرنا شروع کی تو اچانک اس نے بہت چمکتا ہوا ایک نور دیکھا جس کی روشنی ہر ایک پر غالب تھی اور تمام آسمانوں اور زمینوں کو گھیرے ہوئے تھی یہ دیکھ کر اُس نے غلاموں سے کہا کہ مجھے نیچے لے چلو میری عقل حیران ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میری موت قریب آ گئی ہے اور کوئی سخت اور بڑا واقعہ ہونے والا ہے میرا گمان یہ ہے کہ پیغمبر ہاشمی کا خروج ہونے والا ہے اس نے صبح کو اپنے عزیزوں اور قوم کو جمع کیا اور اس نے اُن سے کہا کہ میں عجیب علامتیں اور عظیم کیفیتیں مشاہدہ کر رہا ہوں اور چاہتا ہوں کہ ہر شہر کے کاہنوں سے اس کی حقیقت معلوم کروں پھر ہر شہر میں خط لکھ کر قاصد بھیجے اور دمشق کو ایک خط لکھا اس نے جواب میں تحریر کیا کہ جو کچھ آپ نے دیکھا مَیں نے بھی مشاہدہ کیا ہے عنقریب اس کا اثر ظاہر ہوگا ایک خط زرقاء ملکہ یمن کو بھی لکھا تھا جو اس طرف کے کاہنوں میں سب سے زیادہ جاننے والی عورت تھی اور اپنے گرد و نواح میں سحر و کہانت میں ہر ایک پر غالب تھی اس کی بینائی بہت تیز تھی کہ تین دن کی راہ سے اُسی طرح دیکھ

لیتی تھی جس طرح اپنے قریب سے دیکھا کرتی تھی اگر کوئی دشمن اس سے جنگ کا ارادہ کرتا تو وہ چند دن پہلے ہی اپنی قوم کو آگاہ کر دیا کرتی تھی کہ فلاں دشمن تمہاری طرف آنے والا ہے اور لوگ اپنی تیاری کر لیا کرتے تھے جب سطیح نے اس کو خط لکھا اور قاصد روانہ ہوا تو تین دن کی راہ باقی تھی کہ زرقاء نے اسے دیکھ لیا اور اپنی قوم سے کہا کہ ایک سوار آ رہا ہے جس کی پگڑی میں ایک خط نظر آتا ہے تین دن کے بعد قاصد نے پہنچ کر خط دیا اُس نے کہا کہ بُری خبر لایا ہے سطیح نے نور لامع اور روشنی وغیرہ کے بارے میں دریافت کیا ہے رب کعبہ کی قسم لوگوں کی موت کا زمانہ اور بتوں کے یتیم ہونے کا وقت قریب آ گیا ہے فرزندانِ عبد مناف میں سے محمدؐ بغیر کسی اختلاف کے پیغمبرؐ ہوں گے پھر جواب لکھا کہ یہ پیغمبرؐ ہاشمی کے ظہور کی علامتیں ہیں میرا یہ خط پڑھ کر خواب غفلت سے بیدار ہو جاؤ اور تاخیر مت کرو بلکہ فوراً مکہ کی طرف روانہ ہو جانا مَیں بھی اُسی کی طرف آتی ہوں میری ملاقات ہو جائے اور ہم دونوں اس امر کی حقیقت معلوم کریں گے اگر وہ پیدا ہو چکا ہے تو اُس کے ہلاک کی تدبیریں کریں گے اور قبل اس کے کہ اس کا نور پھیلے اُس کو بجھا دیں گے جب یہ خط سطیح کو ملا اور وہ مضمون سے مطلع ہوا تو بآواز بلند رویا پھر اُسی وقت مکہ کی طرف روانہ ہو گیا اور اپنے اصحاب سے کہتا گیا کہ مَیں روشن آگ کی طرف جا رہا ہوں اگر اس کو بجھا سکا تو بجھا کر واپس آؤں گا ورنہ تمہیں وداع کرتا ہوں پھر وہاں سے شام چلا جاؤں گا جب وہ مکہ پہنچا ابو جہل، شیبہ، عتبہ اور عاص بن وائل قریش کی ایک جماعت کے ساتھ اس کے استقبال کے لئے آئے اور کہنے لگے کہ اے سُطیح یقیناً تم کسی امر عظیم کے سبب آئے ہو اگر

Presented by www.ziaraat.com

تمہاری کوئی حاجت ہے تو پوری کی جائے گی سطیح نے کہا خدا تمہیں برکت دے میری کوئی حاجت نہیں ہے بلکہ تم پر جو کچھ گزر چکا اور جو کچھ آئندہ ہونے والا ہے وہ سب خدا کے الہام کرنے کے مطابق بتانے آیا ہوں وہ تمہارے زمانہ کے سربرآوردہ لوگ جو ہمیشہ مستحق مدح وثنا تھے یعنی فرزندان عبد مناف کہاں ہیں؟ میں آیا ہوں کہ ان کو اس بشیر ونذیر کی خوشخبری دوں جس کے انوار عنقریب ظاہر ہونے والے ہیں عبدالمطلب اور ان کی اولاد کے بہادر اور شیر کہاں ہیں قریش کو اس کی یہ باتیں پسند نہ آئیں اور وہ لوگ واپس چلے گئے پھر حضرت ابو طالبؑ اور تمام اولاد عبدالمطلب اس کے پاس آئے وہ کعبہ کے نزدیک بیٹھا تھا ان لوگوں نے آپس میں طے کیا کہ ہم پہلے اس سے اپنا نسب وغیرہ بیان نہ کریں تاکہ اس کے علم کا اندازہ ہو سکے اور حضرت ابو طالبؑ نے اپنی تلوار اور نیزہ سطیح کے غلام کو ہدیہ کر دیا اور سطیح کے پاس آئے آپ پر بھی سلام ہو اور نعمتیں گوارا ہوں عرب کے کس گروہ سے تعلق رکھتے ہیں ابو طالبؑ نے مزاحاً فرمایا کہ بنی حج سے اس نے کہا اے بزرگ میرے قریب آکر اپنا ہاتھ میرے چہرے پر ملیئے ابو طالبؑ نے اپنا ہاتھ اس کے منہ پر رکھا تو اس نے کہا خدائے دانا و بینا کی قسم آپ ہی قوم کے بہتر لوگوں میں سے ہیں آپ اور آپ کے بھائی سے شریف ترین خلائق پیدا ہوں گے یقیناً آپ اور آپ کے ساتھی نسل ہاشمی سے ہیں جو اہل خیر میں سب سے بہتر تھے، اور آپ ہی پیغمبر مختار کے چچا ہیں جن کی مدح کتب واخبار میں کی گئی ہے اپنے نسب کو مجھ سے نہ چھپاؤ کیونکہ میں آپ کو اور آپ کے نسب کو اچھی طرح پہچانتا ہوں یہ سن کر ابو طالبؑ کو تعجب ہوا اور فرمایا اے سطیح تم نے سچ کہا اور صحیح خصلتیں بیان

Presented by www.ziaraat.com

کیں اب ہمیں اُن باتوں سے آگاہ کرو جو ہمارے زمانہ میں ہم لوگوں پر واقعہ ہوں گی سطیح نے کہا کہ ہمیشہ باقی رہنے والے اور بغیر ستون کے آسمان کو بلند کرنے والے خدائے یکتا کی قسم عبداللہ کے یہاں بہت جلد ایک فرزند پیدا ہوگا جو لوگوں کو رشد و صلاح و خیر و احسان کی ہدایت کرے گا اور بت پرستوں کو ہلاک کرے گا اور اس کے امور میں اُس کا چچا اور بھائی مددگار رہوگا جو صاحب شکوہ و دبدبہ ہوگا اور اپنی تیغ آبدار سے کافروں کے دماغ درست کر دے گا اور اس میں شک نہیں کہ آپ ہی اے ابو طالبؑ اس کے والد ہوں گے ابو طالبؑ نے کہا ہم چاہتے ہیں کہ کچھ اُس پیغمبر کی صفتیں بیان کیجئے سطیح نے کہا لکھنا مجھ سے صحیح حالات سنیئے بہت جلد ایک بلند مرتبہ پیغمبرؐ ظاہر ہوگا جس کی صفت میں زبان سطیح گنگ ہے وہ نہ تو چھوٹے قد والا ہوگا نہ بہت بلند قد والا جس کا سر گول ہوگا اس کے دونوں شانوں کے درمیان ایک علامت ہوگی وہ سر پر عمامہ باندھے گا اس کی پیغمبری قیامت تک باقی و قائم رہے گی وہ اہل تہامہ کا سردار ہوگا تاریکی میں اس کے چہرے سے نور ساطع ہوگا جب وہ مسکرائے گا اس کے دانتوں کے نور سے دُنیا روشن ہو جائے گی اس کے مانند دُنیا میں کوئی خلق و خُلق میں پیدا نہیں ہوا شیریں زبان اور خوش بیان ہوگا زہد و تقویٰ، خشوع و عبادت میں اس کا مثل کوئی نہ ہوگا تکبر و رعونت کا اس میں نام و نشان نہ ہوگا جب کوئی بات کرے گا صحیح و درست کرے گا اس سے کوئی سوال کیا جائے گا تو صحیح جواب دے گا اس کی ولادت پاکیزہ ہوگی اس کا نسب طاہر و مطہر ہوگا وہ عالمین کے لئے رحمت ہوگا اُس کے نور سے عالم روشن ہو جائے گا مومنوں پر مہربان، اپنے اصحاب پر رحیم ہوگا اس کا نام توریت و

Presented by www.ziaraat.com

انجیل میں نمایاں ہے غریبوں کا فریادرس اور کرامتوں سے موصوف ہوگا اس کا نام
آسمان میں احمدؐ اور زمین میں محمدؐ ہے ابو طالبؑ نے کہا اس شخص کا وصف بیان کیجیے جس
کے بارے میں آپ نے بتایا کہ اس کا معین و مددگار ہوگا اس نے کہا کہ وہ بزرگ بھی
سید و سردار ہوگا ضیغم شیر شکار، نیک کرداروں کا پیشوا اور کفار سے انتقام لینے والا ہوگا
مشرکوں کو موت کا زہر آلودہ پیالہ پلائے گا شیروں کا پتہ پانی کرے گا ہمیشہ لڑائیوں
میں یادِ خدا کرے گا محمد مصطفیٰؐ کا وزیر ہوگا اور اُن کے بعد ان کی امت میں امیر و پیشوا
ہوگا توریت میں اُس کا نام بریا اور انجیل میں الیا اور قوم میں علیؑ ہوگا پھر تھوڑی دیر
خاموش ہو کر غور و فکر کرنے لگا پھر ابو طالبؑ کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا اے سید و
بزرگوار میرے چہرے پر دوبارہ ہاتھ رکھو ابو طالبؑ نے اپنا ہاتھ مبارک اُس کے مُنہ پر
رکھا تو اُس نے ایک آہِ دردناک کھینچی اور کہنے لگا کہ اے ابو طالبؑ اپنے بھائی عبداللہ کا
ہاتھ پکڑو کیونکہ تمہاری سعادت ظاہر ہے تمہیں بلندیٔ مرتبہ اور رفعتِ شان کی خوش
خبری ہو کیونکہ وہ دونوں کرامت کی شاخیں تمہارے درخت سے برآمد ہوں گی محمدؐ
تمہارے بھائی سے ہوں گے اور علیؑ تم سے پیدا ہوں گے غرضکہ ابو طالبؑ یہ تمام
باتیں سُن کر بہت خوش ہوئے اور اس کی یہ سب باتیں اہلِ مکہ میں مشہور ہوئیں تو ابو
جہل نے کہا کہ یہ پہلی بلا ہے جو بنی ہاشم کی طرف سے ہم لوگوں پر نازل ہوئی ہے
جیسا کہ تم لوگوں نے سطیح کی باتیں عبداللہ اور ابو طالبؑ کے فرزند کے بارے میں
سُنیں کہ وہ دونوں ہمارے دین کو فاسد کریں گے یہ سُن کر ابو طالبؑ نے کھڑے ہو کر
پکار کر فرمایا کہ اے گروہِ قریش اپنے دِلوں سے غم و غصہ کو دُور کرو اور سطیح سے جو کچھ سنا

Presented by www.ziaraat.com

ہے اس سے انکار نہ کرو کیونکہ ہم ہی معدنِ ہر شرف و کرامت ہیں جو علامتیں ظاہر ہو چکی ہیں اور جو کچھ سطیح نے بیان کیا ہے اس کی علامت آشکارا ہے اور وہ سب امور جلد ظاہر ہوں گے اس کے خلاف نہ ہو گا پھر ابو طالبؑ سطیح کو اپنے گھر لے گئے اور اس کا بہت احترام و اکرام کیا ابو جہل کے سینہ میں حسد کی آگ روشن ہوئی اور شر و فتنہ شروع کیا اس کے ساتھ بدمعاشوں کی ایک جماعت بھی اس کی معین و مددگار ہو گئی ابو طالبؑ کو معلوم ہوا تو بطحا کی طرف گئے اور اہل فساد کے مجمع کو وعدہ اور وعید کے ساتھ منتشر کر دیا اور ان سب کو کعبہ کے قریب جمع کیا اس وقت منبع بن الحجاج نے کھڑے ہو کر کہا اے ابو طالبؑ ہمیں آپ کے بلندی و مرتبہ اور عز و شرف میں کوئی شک نہیں ہے آپ کی جلالت و نجابت و ہدایت وغیرہ عالم پر روشن و آشکارا ہے لیکن آپ کی دانائی پر تعجب ہے کہ ایک کاہن کی باتوں پر بھروسہ کرتے ہیں شائد آپ کو معلوم نہیں کہ وہ شیطان کے فریب و کذب و افترا کا مصدر ہوتے ہیں دوبارہ اس کو مجمع میں لائیے تا کہ ہم بھی اس کا امتحان لے لیں۔

○.....شائد اُس کی سچائی اور جھوٹ کی علامتیں ہم پر واضح ہو جائیں جس سے دلوں کے شکوک و اختلاف رفع ہوں ابو طالبؑ نے حکم دیا کہ سطیح کو لوگ مجمع میں دوبارہ لے آئیں تو لوگ اسے لے آئے اُس نے باواز بلند کہا اے گروہ قریش یہ کیا انتشار و تکذیب اور اختلاف ہے جو تم سے سنتا اور دیکھتا ہوں اُس بارے میں جو مَیں نے صاحب بُرہان، بتوں کو توڑنے والے اور کاہنوں کو ذلیل کرنے والے پیغمبر کے بارے میں بیان کیا ہے خدا کی قسم امَیں اُس کے ظہور سے راضی نہیں ہوں کیونکہ اس کے

Presented by www.ziaraat.com

زمانۂ ولادت کے قریب کاہنوں کا علم باطل ہو جائے گا اور اُس وقت سطیح کی زندگی کی بھی خبر نہیں ہوگی وُہ بھی موت کی تمنا کرے گا اگر تمہیں میرے بیان کی تصدیق ہی منظور ہے تو اپنی ماؤں اور عورتوں کو بلاؤ تاکہ مَیں عجیب امور تم پر ظاہر کروں لوگوں نے کہا شاید تُو غیب کے حالات جانتا ہے اس نے کہا نہیں مگر ایک جن میرا مصاحب ہے جو فرشتوں سے خبریں سُن کر مجھے آگاہ کرتا ہے ان لوگوں نے مکہ کی تمام عورتوں کو مسجد میں جمع کیا آمنہ اور فاطمہ بنت اسد کے علاوہ کہ جن کو ابو طالبؑ اور عبداللہ ان دونوں نے اجازت نہ دی جب وُہ عورتیں آگئیں سطیح نے مردوں کو الگ کر دیا اور عورتوں کو اپنے پاس بلایا اور ان کی طرف غور سے دیکھا اور خاموش ہو گیا عورتوں نے پُوچھا کہ بولتے کیوں نہیں سطیح نے پھر آسمان کو دیکھا اور کہا کہ حرمین کی حُرمت کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ تم میں دو عورتیں نہیں ہیں جن میں ایک اُس فرزند سے حاملہ ہے جو لوگوں کی رشد و خیر کی طرف ہدایت کرے گا اور دوسری خاتونِ مؤمنین کے بادشاہ سے حاملہ ہونے والی ہے جو تمام اوصیائے انبیاء کا سردار اور علومِ مرسلین کا وارث ہوگا پھر وہ دونوں خواتین بھی بُلائی گئیں سطیح نے آمنہؑ کی طرف دیکھا اور فریاد کی، رویا اور کہنے لگا اے صاحبانِ شرف و عزت خدا کی قسم یہی خاتون پیغمبرِ برگزیدہ اور رسولؐ پسندیدہ سے حاملہ ہے پھر آمنہ رضی اللہ عنہا کو سامنے بلایا اور کہا کیا آپ حاملہ نہیں ہیں آپ نے فرمایا بے شک ہوں اس نے کہا اب مجھے اپنی باتوں پر زیادہ یقین ہو گیا یہی بہترین زنانِ عرب و عجم ہیں جو بہترین خلائق اور بتوں کے برباد کرنے والے رسولؐ سے حاملہ ہیں افسوس ہے عرب کے لوگوں پر یقیناً اس کے ظہور کا زمانہ قریب آگیا ہے اُس کا نُور ظاہر ہے گویا مَیں اُس کے

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

مخالفوں کو دیکھ رہا ہوں کہ قتل ہوئے خاک وخون میں آلودہ پڑے ہیں خوشحال اس کا جو اس کی پیغمبری کی تصدیق کرے اور اس پر ایمان لائے کیونکہ تمام روئے زمین پر اس کی سلطنت ہوگی پھر جناب فاطمہ بنت اسد کی طرف متوجہ ہوا اور ایک نعرہ مار کر بے ہوش ہو گیا جب ہوش میں آیا تو باواز بلند کہنے لگا کہ خدا کی قسم ابھی فاطمہ بنت اسد ہیں جو اس امام کی ماں ہیں جو بتوں کو توڑے گا وہ ایسا بہادر ہوگا جو شجاعوں کی پیشانیاں زمین پر رگڑ دے گا اس کی عقل میں کسی طرح کی کمی نہ ہوگی کوئی بہادر اس کے مقابلہ کی تاب نہ لائے گا وہی شہسوار یکتا اور خدا کا شیر ہے اس کا نام علی ہے وہ خاتم الانبیاؐ کا چچازاد بھائی ہے افسوس افسوس میں دیکھ رہا ہوں کہ اس نے کیسے کیسے دلیروں اور بہادروں کو خاک مذلت میں ملا دیا ہے قریش نے یہ باتیں سنیں تو نیام سے تلواریں نکال کر سطیح پر دوڑے بنی ہاشم نے بھی اس کی حمایت میں تلواریں نکال لیں ابوجہل نے کہا کہ مجھے راستہ دو کہ اس کاہن کو قتل کر دوں اور اپنے دل کی آگ اس کے خون سے بجھاؤں ابوطالبؑ نے یہ دیکھ کر اس پر حملہ کیا اور تلوار سے اس کا سر زخمی کر دیا کہ خون نجس اس کی چہرہ پر جاری ہو گیا ابوجہل ملعون اس وقت چلایا کہ اے سرداران قبائل اس ذلت کو اپنے لئے پسند نہ کرو سطیح، آمنہؑ اور فاطمہؑ کو قتل کر ڈالو تا کہ اس شر سے جو یہ کاہن بیان کرتا ہے محفوظ ہو جاؤ یہ سنتے ہی تمام قریش سطیح پر حملہ آور ہوئے بنی ہاشم کو ان سے مقابلہ کی طاقت نہ تھی مختصر یہ کہ فتنہ برپا ہوا عورتیں کعبہ میں پناہ لے گئیں اور شور و غل برپا ہوا۔ آمنہؑ فرماتی ہیں کہ جب میں نے تلواریں دیکھیں تو بہت خوفزدہ ہوئی ناگاہ جو بچہ میرے شکم میں تھا حرکت میں آیا اور اس سے آواز ظاہر ہوئی اسی کے ساتھ ہوا میں

Presented by www.ziaraat.com

گونج کی سی آواز پیدا ہوئی جس سے عقلیں زائل ہو گئیں اور عورتیں اور مرد سب بے ہوش ہو کر گر پڑے پھر میں نے آسمان کی طرف دیکھا تو آسمان کے دروازے کھلے ہوئے دیکھے اور دیکھا کہ ایک سوار آگ کا ایک ہتھیار ہاتھ میں لئے ہوئے بلند آواز سے کہہ رہا ہے کہ تمہیں رسولؐ خدا کو ضرر پہنچانے کی طاقت نہیں ہے میں ان کا بھائی جبرائیلؑ ہوں اسی وقت میرا خوف اطمینان سے بدل گیا اور ہم سب اپنے اپنے گھروں کو واپس آئے ابوطالبؑ نے اپنے بھائی عبداللہ کا ہاتھ پکڑا اور کعبہ میں جا کر بیٹھے اس وقت اُن کے پاس سطیح بن الحجاج آیا اور کہنے لگا خدا کا شکر ہے کہ آپ کی عزت و فضیلت اور غلبہ دُنیا والوں پر ظاہر ہو گیا لیکن آپ سے التماس یہ ہے کہ سطیح کو قریش سے دُور ہٹا دیجئے اور فتنہ و فساد کی آگ بجھا دیجئے ابوطالبؑ نے قبول فرمایا اور سطیح کے پاس آئے حقیقت حال کو اس سے بیان کر کے معذرت چاہی سطیح نے کہا اے ابوطالبؑ میں جانتا ہوں لیکن جب وہ پیغمبر بشیرؐ و نذیر ظاہر ہو تو میرا بہت بہت سلام ان کو پہنچا دینا اور کہہ دینا کہ اُس نے آپؐ کے آنے کی بشارت دی تھی مگر آپ کی قوم نے اسے جھٹلایا اور آپ کی ہمسائگی سے اسے دُور کر دیا عنقریب ایک عورت بھی آنے والی ہے جو میری تمام پیشگوئیوں کی تصدیق کرے گی اور جو کچھ میں نے بیان کیا ہے اس بارے میں اس سے زیادہ بیان کرے گی غرض سطیح کو ایک اونٹ پر باندھ دیا اور وہ روانہ ہو گیا بنی ہاشم بھی اسے کچھ دُور پہنچانے کے لئے مکّہ سے باہر آئے اسی اثنا میں ایک سواری نمایاں ہوئی جس پر ایک عورت سوار تھی اور بہت تیزی کے ساتھ آ رہی تھی سطیح نے کہا اے سرداران مکّہ آپ کے پاس زرقاء یمنی آ گئی جو باتیں

ہو رہی تھیں کہ زرقا قریب آ گئی اور پکار کر کہنے لگی کہ اے گروہ قریش آپ پر میرا بہت بہت سلام ہو اور آپ سے ہر شہر آباد رہے ہیں میں اپنا وطن ترک کر کے آپ کی جائے پناہ کی طرف آ رہی ہوں تاکہ میں آپ کو اُن چند اُمور سے آگاہ کروں جو بہت جلد ظاہر ہونے والے ہیں اور آپ کے شہر میں بہت سی عجیب باتیں رونما ہونے والی ہیں اور چند اشعار پڑھے جو سطیح کی تصدیق کر رہے تھے اور کہا میں اس لئے آئی ہوں کہ آپ کو خوشخبری دوں اور لوگوں کے شر سے بچنے کی ہدایت کروں اور جس بات کی آپ کو خوشخبری دینا چاہتی ہوں وہ میرے لیے وبال جان ہے عتبہ بھی موجود تھا اس نے کہا یہ باتیں وحشت انگیز ہیں جو تجھ سے ظاہر ہو رہی ہیں ہمیں اور خود اپنے کی ہلاکت و بربادی کی خبر دے رہی ہو زرقا نے کہا اے ابو ولید اُس خدا کی قسم جو لوگوں کے راستہ پر تاک میں ہے کہ اس وادی سے ایک پیغمبر مبعوث ہوگا جو لوگوں کو نیکی و صلاح کی دعوت دے گا اور فساد و خونریزی سے روکے گا اُس کے چہرہ سے نُور ساطع ہوگا اس کا نام محمدؐ ہوگا گویا میں دیکھ رہی ہوں کہ اس کی ولادت کے بعد ایک فرزند پیدا ہوگا جو اس کا معین و مددگار ہوگا اور حسب و نسب میں اس کے نزدیک ہوگا وہ اپنے زمانہ کے لوگوں کو ہلاک کرے گا اور شجاعانِ جہاں کو زمین کا پیوند بنائے گا معرکوں میں دلیر اور میدانوں میں شیر ہوگا اس کے بازو قوی ہوں گے وہ جری خدا کا ولی ہوگا اس کا نام امیر المومنین علیؑ ہے ہائے افسوس کہ میں اس کو جس دن دیکھوں گی وہ مجھ پر سخت مصیبت ہوگی جبکہ میں یک سُو ہو کر اس کے ساتھ بیٹھوں گی پھر چند اشعار حسرت و افسوس کے پڑھے اور کہنے لگی افسوس نالہ و فریاد کرنے سے کیا فائدہ اُس امر میں جو

Presented by www.ziaraat.com

یقیناً ہونے والا ہے شمس وقمر کے خالق کی قسم جس کی طرف تمام انسانوں کی بازگشت ہوگی سطیح نے جو کچھ تم سے کہا ہے سچ ہے وہ صحیح کی خبروں سے ہیں پھر عبداللہ اور ابو طالب کی طرف سخت نگاہوں سے دیکھا عبداللہ کو تو پہلے دیکھ چکی تھی اور پہچانتی تھی کیونکہ عبداللہ جس سال یمن میں ایک محل میں قیام فرماتے اس وقت زرقاء کی نظر جو عبداللہ پر پڑی تو آپ سے عقد کی متمنی ہوئی اور ایک تھیلی اشرفیوں کی لے کر اپنے محل سے نکلی اور عبداللہ کی طرف دوڑی آپ کو سلام کیا اور پوچھا آپ عرب کے کس قبیلہ سے ہیں کہ آپ سے زیادہ خوبصورت میں نے کسی کو نہیں دیکھا آپ نے فرمایا میں عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں جو ہاشم بن عبد مناف سردار شرفاء اور مہمانوں کی ضیافت کرنے والے کے فرزند ہیں زرقاء نے کہا اے میرے سردار کیا یہ ممکن ہے کہ ایک بار آپ مجھ سے مقاربت کریں یہ تھیلی آپ کو نذر کرتی ہوں اس کے ساتھ ہی سو اونٹ کھجوروں خرموں سے لدے ہوئے دوں گی جناب عبداللہ نے فرمایا کہ دور ہو میرے سامنے سے تیری صورت کس قدر قبیح ہے شائد تجھے معلوم نہیں کہ ہم اس گروہ میں سے ہیں جو گناہ نہیں کرتے اور اپنی تلوار نیام سے نکال کر اس پر حملہ کرنا چاہا تو زرقا بھاگی اور ذلت کے ساتھ واپس ہوئی اسی وقت عبدالمطلب محل میں داخل ہوئے اور برہنہ تلوار عبداللہ کے ہاتھ میں دیکھ کر واقعہ معلوم کیا جناب عبداللہ نے بیان کیا عبد المطلب نے فرمایا وہ عورت زرقاء یمنی ہے کیونکہ اس نے تمہاری پیشانی سے نور نبوت جلوہ گر دیکھا تو پہچان گئی اور چاہتی تھی کہ وہ نور خود حاصل کرے خدا کا شکر ہے کہ اس نے تمہیں اس کے شر سے محفوظ رکھا مکہ میں جب زرقا نے عبداللہ کو دیکھا تو پہچان لیا

Presented by www.ziaraat.com

اور سمجھ گئی کہ انہوں نے عقد کرلیا ہے اور وہ نور منتقل ہو چکا ہے اور کہنے لگی کیا آپ وہی نہیں ہیں جن کو میں نے یمن میں دیکھا تھا؟ فرمایا ہاں میں وہی ہوں اس نے پوچھا وہ نور کہاں گیا ہے جو آپ کی پیشانی میں درخشاں تھا آپ نے کہا میری زوجہ آمنہؑ کے طاہر شکم میں ہے اُس نے کہا بے شک ایسا ہی شخص ایسے نورِ کامل کا امین ہو سکتا ہے پھر بلند آواز سے کہنے لگی اے صاحبانِ عزت و مراتب ظہورِ پیغمبر آخرالزمان کا وقت جیسا کہ میں کہہ رہی ہوں نزدیک ہے اور اس ہونے والے امر کا کوئی علاج نہیں ہو سکتا آج کا دن تو ختم ہو چکا اب کل میرے پاس آپ لوگ آیئے گا تا کہ میں آپ لوگوں کو حقیقتِ حال سے آگاہ کروں یہ سن کر وہ لوگ متفرق ہو گئے جب رات ہوئی تو آدھی رات کے بعد زرقاء سطیح کے پاس آئی اور کہا کہ میں آثار و علامات اُس نور کے ظہور کے مشاہدہ کر رہی ہوں اور وہ وقت قریب آ گیا ہے اب اس بارے میں آپ کیا مصلحت دیکھتے ہیں سطیح نے کہا میری عمر آخری ہو چکی ہے میں شام کی جانب جا رہا ہوں وہیں وفات کے وقت تک قیام کروں میں جانتا ہوں کہ اُس نور کے بجھانے کی جو شخص بھی کوشش کرے گا وہ منکوب و مقہور ہوگا میں تجھے نصیحت کرتا ہوں کہ آمنہ کو ہلاک کرنے کے درپے نہ ہونا کیونکہ پروردگار آسمان و زمین اس کا محافظ ہے اگر تو میری بات نہیں مانتی ہے تو مجھ سے دست بردار ہو جا کیونکہ میں اس معاملہ میں تیرا ساتھ نہیں دے سکتا دوسرے دن صبح کو زرقاء بنی ہاشم کے پاس آئی، سلام کیا اور کہا کہ آپ کے دل روشن ہوں گے جبکہ آپ کے درمیان وہ ظاہر ہوگا جس کے فضائل توریت، انجیل، زبور اور فرقان میں موجود ہیں وائے ہو اُس شخص پر جو اس سے دشمنی

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

کرے گا اور خوش قسمت ہے وہ شخص جو اس کی اطاعت کرے گا۔ یہ سن کر بنی ہاشم خوش ہو گئے اور ابو طالبؑ نے فرمایا اے زرقا ء اگر ہم سے تیری کوئی حاجت ہو تو بیان کر کہ پوری کی جائے گی اس نے کہا آپ سے میں مال نہیں چاہتی اور عزت افزائی کی آپ سے اُمید نہیں رکھتی لیکن اتنا چاہتی ہوں کہ آمنہؑ سے ملاقات کرا دیں تا کہ میں اُن سے ان اُمور کی تصدیق کروں جو میں نے بیان کیے ہیں ابو طالبؑ اسے گھر لے گئے جب اس کی نظر جناب آمنہؑ پر پڑی تو اس کے پاؤں میں لرزش ہوئی اس کی زبان بند ہو گئی بظاہر خوشی کا اظہار کیا اور اس مولود کے بارے میں کچھ خبریں بیان کیں اور واپس چلی گئی لیکن دل میں آمنہؑ کے ہلاک کرنے کی ترکیبیں سوچ رہی تھی آخر قبیلہ خزرج کی ایک عورت سے دوستی شروع کی جس کا نام تکنا تھا وہ جناب آمنہ اور تمام زنان ہاشمی کی مشاطہ تھی زرقاء اُس کے ساتھ رات و دن رہنے لگی ایک دن تکنا رات کو بیدار ہوئی تو دیکھا کہ زرقاء کے سر کے قریب ایک شخص بیٹھا ہوا اُس سے باتیں کر رہا ہے اس کی ایک بات یہ سنی کہ تمہاری کاہنہ تہامہ میں آئی ہے وہ اپنے ارادے سے بہت جلد پشیمان ہوگی زرقاء یہ سنتے ہی اُچھل پڑی اور کہنے لگی تو میرا یار وفادار ہے تو اب تک میرے پاس کیوں نہ آیا اُس نے کہا تیری خرابی ہو ہم پر سخت مصیبت نازل ہوئی ہے ہم آسمانوں پر جا کر فرشتوں کی باتیں سنا کرتے تھے ان دنوں ہمیں آسمانوں سے بھگا دیا گیا ہم نے آسمانوں پر ایک منادی کو ندا دیتے ہوئے سنا وہ کہہ رہا تھا کہ خدا نے ارادہ کر لیا ہے کہ بتوں کو توڑنے والے اور عبادت ظاہر کرنے والے کو پیدا کرے فرشتوں کے گروہ نے ہمیں شہاب کے تیروں سے مار کر بھگا دیا اور اب

آسمانوں کے راستے ہمارے لیے بند ہو گئے ہم اس لئے آئے ہیں کہ تجھے آگاہ کر دیں تا کہ تُو پرہیز کرے زرقاء نے کہا میرے پاس سے دور ہو اس فرزند کی ہلاکت میں مجھ سے جس قدر کوشش ہو سکتی ہے ضرور کروں گی یہ سُن کر اس شخص نے چند اشعار پڑھے جن کا مطلب یہ تھا کہ میں نے جو شرط خیر خواہی کی تھی پُوری کر دی اور میں جانتا ہوں کہ تیری کوشش بے کار ہے والی دُنیا و عقبیٰ کے سوا کچھ حاصل نہیں بیشک خدا اپنے پیغمبر کی مدد کرے گا اور ہر ایک کاہن و ساحر کے شر سے اسے محفوظ رکھے گا اسی قسم کی بہت سی باتیں کر کے وہ شخص غائب ہو گیا تکنا نے یہ تمام باتیں سُن لیں صبح زرقاء کے پاس آئی اور پوچھا تم رنجیدہ و غمگین کیوں ہو؟ اس نے کہا بہن میں تم سے اپنا راز پوشیدہ نہیں رکھنا چاہتی جس غم نے مجھے میرے وطن سے آوارہ کیا اسی عورت کے بارے میں ہے جو اس فرزند سے حاملہ ہے جو بتوں کو توڑے گا اور ساحروں اور کاہنوں کو ذلیل کرے گا اور مکانوں کو ویران کرے گا تو نہیں جانتی کہ آتشِ سوزاں میں جلنے پر صبر کرنا دشمنوں سے ذلت و خواری اُٹھانے سے زیادہ آسان ہے اگر آمنہؑ کے مار ڈالنے میں کوئی میرا مددگار ہو جائے تو یقیناً اس کی جو آرزو اور خواہش ہو گی میں پُوری کروں گی اور اس کو مال دار بنا دوں گی پھر ایک تھیلی اشرفیوں کی نکال کر تکنا کے سامنے ڈال دی تکنا نے جو اشرفیوں کو دیکھا پھسل گئی اور کہنے لگی بہن تو نے بڑے سخت کام اور امر عظیم کا ذکر کیا کیونکہ میں بنی ہاشم کی عورتوں کی مشاطہ ہوں شاید تیری کچھ مدد کر سکوں زرقاء نے کہا کہ ایسا کر کہ جب آمنہؑ کی آرائش کے لئے اس کے پاس جائے اور اس کو مشاطگی میں مشغول کرلے اس وقت یہ زہر آلود خنجر گھونپ دینا زہر

Presented by www.ziaraat.com

اس کے بدن میں پہنچ جائے گا تو یقیناً اسے ختم کردے گا کیونکہ تجھ پر خون بہالازم ہوگا
میں تیری طرف سے دس خون بہادے دوں گی اور جتنی مجھ میں طاقت ہے تیرے
چھڑانے اور بچانے میں کوشش کروں گی تکنا نے کہا مجھے منظور ہے لیکن تو اس وقت
تمام بنی ہاشم کے مردوں اور اہلِ مکہ کو اپنی باتوں میں لگائے رکھنا تاکہ میں بے خوف
ہوکر تیری خواہش پوری کرسکوں زرقاء نے کہا ایسا ہی ہوگا۔

○......دوسرے دن زرقاء نے تمام اہلِ مکہ کو دعوت دی اور کافی شراب کا انتظام کیا
بہت سے اُونٹوں کو نحر کرایا اور لوگوں کو کھانے پینے میں مشغول کردیا اور تکنا سے کہا اب
وقت ہے فرصت کو غنیمت سمجھو اور میرے کام کے پورا کرنے میں پوری کوشش سے
کام لو تکنا وہ زہر آلود خنجر لے کر آمنہؑ کے پاس پہنچی آمنہ نے اس کو انعام واکرام سے
نوازش کی اور کہا آج تجھے دیر کیوں ہوئی تیری ایسی عادت تو نہ تھی کہ تو اتنی دیر مجھ سے
جدا رہے تکنا نے کہا اے خاتون پریشانیوں نے گھیر رکھا ہے اگر آپ کی مہربانیاں مجھ
پر نہ ہوتیں تو میری حالت بد سے بدتر ہوگئی ہوتی آؤ اب میں آپ کو آراستہ کردوں
آمنہؑ اس کے پاس آکر بیٹھیں تکنا نے آپ کے بالوں میں کنگھی کی پھر وہی زہر آلود
خنجر نکالا کہ اُن کو ہلاک کرے رسولِ خدا کے اعجاز کے سبب اسے ایسا معلوم ہوا کہ کسی
نے اس کا دل پکڑلیا اور ایک پردہ اس کی آنکھوں کے سامنے پڑ گیا اور کسی نے اس
کے ہاتھ پر ہاتھ مارا کہ خنجر اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر زمین پر گر پڑا اور اس کے خنجر
سے واحسرتاہ کی آواز بلند ہوئی جناب آمنہؑ نے پلٹ کر دیکھا تو خنجر نظر آیا چیخ اٹھیں
عورتیں اُن کی آواز سُن کر ہر طرف سے دوڑ آئیں اور تکنا کو پکڑ لیا اور پوچھا اے ملعونہ

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

آمنہؑ کو کس خطا پر ہلاک کرنا چاہتی تھی اس نے کہا میں ان کو مار ڈالنا چاہتی تھی لیکن خدا کا شکر ہے جس نے اس بلا کو ان سے دفع کر دیا آمنہؑ تو سجدہ میں جھک گئیں عورتوں نے اس سے فعل شنیع کا سبب دریافت کیا تو اس نے زرقاء کا پورا قصہ بیان کیا اور کہا زرقاء کو پکڑو قبل اس کے کہ تمہارے قابو سے نکل جائے یہ کہتے ہی اس کی جان نکل گئی یہ بات فوراً ہی مشہور ہو گئی اور بنی ہاشم کے چھوٹے بڑے سب پہنچ گئے زرقا کی حرکت معلوم کر کے اس کی تلاش میں ہر طرف دوڑ پڑے ابو طالبؑ نے مکہ میں منادی کرا دی کہ زرقاء منحوس کو گرفتار کر لو وہ باہر نہ جانے پائے اس ملعونہ کو بھی یہ خبر مل گئی اور وہ مکہ سے بھاگ کر نکل گئی اہل مکہ ہر طرف اس کی تلاش میں پھرتے رہے مگر کہیں سراغ نہ ملا سطیح کو جب یہ حال معلوم ہوا تو اپنے غلاموں کو حکم دیا تو وہ اس کو لے کر آئے سطیح اس کو اپنے ساتھ لے کر شام کی طرف چلا گیا جناب آمنہؑ برابر بشارت کی آوازیں ارض وسما سے سنا کرتی تھیں اور جناب عبداللہ سے بیان کیا کرتی تھیں عبداللہ یہ تمام باتیں پوشیدہ رکھنے کی ہدایت فرمایا کرتے تھے آمنہ کو حمل کی گرانی بالکل معلوم نہ ہوتی تھی جب ساتواں مہینہ شروع ہوا جناب عبدالمطلبؑ نے عبداللہ کو بلایا اور فرمایا آمنہ کے یہاں ولادت کا وقت قریب ہے اور ہمارے پاس اتنا سامان نہیں ہے کہ اس نومولود کا عقیقہ اور ولیمہ شایانِ شان ہو سکے لہٰذا مدینہ جا کر تمام چیزیں خرید لاؤ جناب عبداللہ حسب الحکم مدینہ تشریف لے گئے اور وہیں رحمتِ الٰہی سے ملحق ہوئے اہلِ مکہ کو معلوم ہوا تو تمام مکہ والے ان کے غم میں روئے۔

(20)...... امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہؐ پیدا ہوئے تو چند دن

Presented by www.ziaraat.com

تک آپ کی والدہ کا دُودھ نہ اُترا جو آپؐ نوش فرماتے حضرت ابو طالبؑ نے اُن کا منہ اپنے پستان سے لگا دیا تو اللہ نے اُس میں دُودھ پیدا کر دیا آپؐ اسی طرح دُودھ پیتے رہے ابن شہر آشوب نے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ حلیمہ سعدیہ کے پاس پانچ سال تک رہے جب آپؐ کی عمر نو سال کی ہوئی ابو طالبؑ کے ہمراہ شام کی جانب تشریف لے گئے بعض کہتے ہیں کہ آپؐ اس وقت بارہ سال کے تھے اور آپؐ جب جناب خدیجہؑ کی طرف سے تجارت کے لیے شام گئے تھے تو پچیس برس کے تھے۔

رسولؐ خدا کا محافظ فرشتہ

(21)......نہج البلاغہ میں جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ خدا نے ایک بلند مرتبہ فرشتہ کو مقرر کیا جو ہر وقت رسولؐ خدا کے ساتھ رہتا تھا اور آپ کو مکارم آداب و محاسن اخلاق پر قائم رکھتا تھا اور میں ہمیشہ آنحضرتؐ کے ساتھ ہوتا تھا جس طرح کوئی بچہ اپنی ماں کے پیچھے پیچھے گھومتا رہتا ہے آپؐ روزانہ میرے لیے اپنے اخلاق کا ایک علم بلند فرماتے اور مجھ سے ارشاد فرماتے کہ اس کی پیروی کرو اور ہر سال ایک عرصہ تک حرا کے پہاڑ میں قیام فرماتے میرے سوا کوئی ان کو نہیں دیکھتا تھا جب آپؐ مبعوث ہوئے میرے اور جناب خدیجہ کے سوا ابتدا میں کوئی ایمان نہیں لایا ہم نور رسالت کو دیکھتے اور بوئے نبوت کو سونگھتے تھے۔

(22)......منقول ہے کہ ایک شخص نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت، اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ

رَصَدًا (سورۃ الجن آیت ۲۷، پ ۲۹) "خدا جس رسول کو پسند فرماتا ہے اس کے آگے اور پیچھے نگہبان (فرشتے) مقرر کر دیتا ہے" کی تفسیر دریافت کی آپؑ نے فرمایا کہ خدا اپنے پیغمبروں کے ساتھ چند فرشتوں کو موکل کرتا ہے جو ان کی محافظت کرتے ہیں اور ان کی طرف ان کی تبلیغ رسالت ادا کرتے رہتے ہیں اور جناب رسولؐ خدا پر ایک بلند مرتبہ فرشتہ کو موکل فرمایا جس دن سے کہ آنحضرتؐ کا دودھ چھڑایا گیا وہ فرشتہ آنحضرتؐ کو مکارم اخلاق اور نیکیوں پر قائم رکھتا تھا اور مساوی اخلاق میں برائیوں سے محفوظ رکھتا تھا اور اُس وقت جبکہ آپ سن شباب کو پہنچے آپ کو ندا دیتا تھا اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ حالانکہ آپ ابھی تک مرتبہ رسالت پر تبلیغ رسالت کے لیے فائز نہیں ہوئے تھے آپ جانتے تھے اور یہ بھی سمجھتے تھے کہ یہ آواز پتھر اور زمین سے پیدا ہوتی ہے کیونکہ آپ کو کوئی شخص نظر نہ آتا تھا۔

رسولؐ خدا اور حلیمہ

(23)......ابن شہر آشوب اور قطب راوندی نے حلیمہ بنت ابی ذویب سے روایت کی ہے جس کا نام عبداللہ بن حارث تھا وہ قبیلہ مضر سے تھا اور حلیمہ حارث بن عبد العزیٰ کی زوجہ تھیں وہ کہتی ہیں کہ جس سال آپ کی ولادت ہوئی ہمارے شہروں میں خشک سالی اور قحط کا دور دورہ تھا میں بنی سعد بن بکر کی عورتوں کی ایک جماعت کے ساتھ مکہ آئی تا کہ ہم عورتیں بچوں کو دودھ پلانے کے لئے جائیں میں ایک مادہ خچر پر سوار تھی جو بہت آہستہ آہستہ چلتا تھا اور میرے ساتھ اُونٹنی تھی جس کے لیے ایک قطرہ

Presented by www.ziaraat.com

دُودھ نہ ہوتا میری گود میں ایک لڑکا تھا جس کے لیے میرے اتنا دُودھ نہ ہوتا کہ وُہ شکم سیر ہو جایا کرتا رات کو بھوک کے سبب سے اس کو نیند نہ آیا کرتی تھی جب ہم عورتیں مکہ میں پہنچیں آپ کو دُودھ پلانے کے لئے، کسی نے لینا پسند نہ کیا اس لئے کہ آپ یتیم تھے اور اُن کے سرپرستوں سے مال و زر کی چنداں اُمید نہ تھی جب مجھے کوئی دُوسرا بچہ نہ ملا تو میں حضرت عبدالمطلبؑ کے پاس آئی اور اُس دُرِ یتیم کو اُن سے حاصل کیا جب حضرت کو گود میں لیا اور آپؐ نے میری طرف نظر کی، آپ کی آنکھوں سے ایک نُور ساطع ہوا آپؐ اصحاب یمین کی آنکھوں کی ٹھنڈک تھے اور میں جب آپ کو اپنے شوہر کے پاس لائی تو اس اُونٹنی کا دُودھ اس قدر جاری ہوا کہ ہمارے اور ہمارے بچوں کے لیے کافی ہو جاتا تھا یہ دیکھ کر میرے شوہر نے کہا ایسا مبارک فرزند مجھے ملا ہے جس کی برکت سے نعمتوں کا رُخ ہماری طرف ہو گیا دُوسرے دن صبح آپ کو میں نے اپنے خچر پر سوار کیا وُہ کعبہ کی طرف چلا اور وہاں پہنچ کر اعجاز سے اس نے آپ کو تین مرتبہ سجدہ کیا اور گویا ہوا کہ مجھے بیماری سے شفا حاصل ہوئی اور تکلیفوں سے نجات ملی اس سبب سے کہ سیّد الانبیاءؐ اور خاتم المرسلینؐ اور بہترین اوّلین و آخرین میری پشت پر سوار ہوئے اس کی کمزوری رفع ہو گئی وُہ اس قدر چست و تیز ہو گیا اور ہمارے ساتھیوں کے تمام چوپائے اس کے مقابلہ پر نہ آسکتے تھے اور میرے ساتھ والوں کو میرے اور میرے جانوروں کے تغیر حالات پر بہت تعجب ہوتا تھا غرض روزانہ ہم پر نعمتیں اور برکتیں بڑھتی رہیں اور لوگوں کے اُونٹ اور گوسفند چراگاہ سے بھوکے واپس آتے تھے لیکن ہمارے جانور سیر اور دُودھ سے بھرے ہوئے آتے تھے اثنائے راہ میں ہم ایک غار کے پاس

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

سے گزرتے اس میں سے ایک بوڑھا شخص باہر نکلا جس کی پیشانی کا نور آسمان تک پہنچ رہا تھا اس نے آپ کو سلام کیا اور کہا خدا نے مجھے آپ کی رعایت امور کے لئے مقرر فرمایا ہے اسی وقت ہرنوں کا ایک گلہ اُدھر سے گزرا۔

○......اُن سب نے فصیح زبان میں مجھ سے کہا کہ اے حلیمہ تم نہیں جانتی ہو کہ کس کو تربیت کے لئے لائی ہو وہ پاکیزہ لوگوں میں پاک ترین ہے غرض جس پہاڑ اور صحرا کی طرف سے گزرتی تھی سب آپ کو سلام کرتے تھے پھر تو ہماری معیشت و مال میں برکت و زیادتی اتنی ہوئی کہ ہم امیر ہو گئے' آپ کی برکت سے جانور بہت ہو گئے آنحضرتؐ نے اپنے کپڑوں میں پاخانہ پیشاب کبھی نہ کیا اور کبھی کپڑا نہ ہٹایا کہ آپؐ کی شرمگاہیں ظاہر نہ ہوتیں میں عموماً آپؐ کے ساتھ ایک نوجوان دیکھتی جو کپڑوں سے آپ کی شرمگاہیں چھپاتا اور محافظت کرتا رہتا میں نے آپ کو پانچ سال دو مہینے تربیت کی اسی اثناء میں ایک دن آپؐ نے مجھ سے فرمایا کہ میرے بھائی روزانہ کہاں جاتے ہیں میں نے بتایا کہ گوسفند چرانے جاتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ آج میں بھی اُن کے ساتھ جاؤں گا غرض آپؐ بھی اُن کے ساتھ جنگل تشریف لے گئے وہاں فرشتوں کے ایک گروہ نے آپ کو ساتھ لیا اور ایک ٹیلہ پر لے گئے ان کو نہلایا پاک کیا یہ دیکھ کر میرا لڑکا میرے پاس دوڑا ہوا آیا کہ محمدؐ کو جلدی دیکھو کہ اُن کو کچھ لوگ اپنے ساتھ لے گئے ہیں میں دوڑی ہوئی آئی دیکھا کہ آپؐ کے جسم اقدس سے ایک نور آسمان تک ساطع ہے میں نے ان کو گود میں لیا اور پیار کیا پوچھا کہ تمہیں کیا ہوا فرمایا اماں ڈرو نہیں خدا میرے ساتھ ہے اُن کے جسم سے مشک سے بہتر خوشبو آ رہی تھی

ایک دن ان کو ایک کاہن نے دیکھا تو نعرہ مارا اور کہا یہ وہ ہے جو بادشاہوں کو مقہور کرے گا اور عرب کو متفرق کرے گا۔

(24)......ابن شہر آشوب نے حلیمہؓ سے روایت کی ہے کہ جب رسولؐ خدا تین مہینے کے ہوئے تو بیٹھنے لگے جب نو مہینے کے ہوئے تو لڑکوں کے ساتھ دوڑنے لگے دس مہینے کے ہوئے تو اپنے بھائیوں کے ساتھ گوسفند چرانے لگے جب پندرہ مہینے کے ہوئے قبیلہ کے جوانوں کے ساتھ تیر اندازی کیا کرتے تھے جب تیس مہینے کے ہو گئے کشتی لڑنے لگے اور جوانوں کو پچھاڑا کرتے تھے پھر ان کو ان کے جد کے پاس پہنچا دیا۔

(25)......ابن عباس سے روایت ہے کہ جب صبح کو بچوں کے لئے کھانا لایا جاتا تھا وہ ایک دوسرے کے ساتھ لوٹ مار کیا کرتے تھے لیکن آپؐ اپنا ہاتھ تک نہ بڑھاتے تھے لڑکے جب سو کر اٹھا کرتے تھے تو ان کی آنکھوں میں کیچڑ بھرے رہتے لیکن آپ کا منہ دھلا ہوا ہوتا اور آپؐ کے جسم سے خوشبو آتی رہتی تھی۔

رسولؐ خدا کی گمشدگی کا ایک واقعہ

(26)......روایت ہے کہ ایک دن عبدالمطلب کعبہ کے پاس بیٹھے تھے کہ اچانک کسی نے پکار کر ندا دی کہ محمدؐ نامی بچہ حلیمہ کے پاس سے گم ہو گیا عبدالمطلبؑ یہ سن کر بے چین ہو گئے اور آواز دی کہ اے بنی ہاشم اور بنی غالب سوار ہو کر تلاش کرو کہ محمدؐ گم ہو گئے ہیں اور قسم کھائی کہ جب تک وہ نہیں ملیں گے گھوڑے سے نہیں اتروں گا اور ہزار اعرابی اور سو قریشیوں کو قتل کر دوں گا اور کعبہ کے گرد پھر رہے تھے اور چند اشعار پڑھتے جاتے تھے جن کا مطلب یہ تھا کہ اے پالنے والے میرے شہسوار محمدؐ کو میرے

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

پاس بھیج دے اور اپنی نعمت دوبارہ مجھ پر انعام فرما پالنے والے اگر محمدؐ نہ ملیں گے تو تمام قریش کو پراگندہ کر دوں گا اسی اثناء میں آواز ہوا میں پیدا ہوئی کہ خدا محمدؐ کو ضائع نہ کرے گا عبدالمطلبؑ نے پوچھا وہ کہاں ہیں؟ آواز آئی فلاں وادی میں ایک ببول کے درخت کے نیچے عبدالمطلب وہاں پہنچے تو دیکھا کہ اعجاز سے آپؐ اُس درخت خار سے رطب تازہ توڑ کر کھا رہے ہیں اور دو جوان اُن کے قریب کھڑے ہیں جب حضرت قریب پہنچے تو وہ دونوں جبرائیلؑ و میکائیلؑ تھے الگ ہو گئے آپ نے رسولؐ خدا سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ فرمایا میں عبداللہ بن عبدالمطلبؑ کا فرزند ہوں حضرت عبدالمطلب نے آپ کو اپنے شانوں پر سوار کیا اور واپس ہوئے اور کعبہ کے پاس آ کر سات مرتبہ طواف کیا اُدھر بہت سی عورتیں جناب آمنہؑ کے پاس جمع ہو کر اُن کی تسکین و تشفی میں مشغول تھیں جب آپؐ جناب آمنہؑ کے پاس لائے تو آپ خود آمنہ کے پاس چلے گئے دوسری عورتوں کی طرف بالکل متوجہ نہ ہوئے

(27)......ایک مرتبہ جناب عبدالمطلبؑ نے اپنے اُونٹوں کو ہنکانے کے لئے بھیجا جب آنحضرت کو واپس آنے میں دیر ہوئی تو عبدالمطلبؑ نے لوگوں کی جماعت ہر طرف تلاش کے لئے دوڑادی اور کعبہ کے دروازہ کی زنجیروں کو پکڑ کر کہتے تھے پالنے والے کیا تو اپنے برگزیدہ کو ہلاک کرے گا یا اس کی پیغمبری کے بارے میں جو تو نے خبر دی تھی اس میں کچھ تغیر فرمایا جب آنحضرتؐ واپس آ گئے تو حضرت عبدالمطلب نے ان کو گود میں لیا پیار کیا اور فرمایا میرے ماں باپ تجھ پر فدا ہوں آئندہ پھر تجھے کسی کام کے لئے نہ بھیجوں گا کہ دشمن تجھے ہلاک نہ کر دیں۔

Presented by www.ziaraat.com

ابو طالبؑ اور رسولؐ خدا

(28)...... ابن عباس سے روایت ہے کہ ابو طالبؑ نے اُن سے بیان کیا کہ مَیں محمدؐ کو اپنے ساتھ رکھتا تھا اور ایک لحہ کے لیے اُن کو جُدا نہ کرتا تھا اور نہ کسی کا ان کے بارے میں اعتبار کرتا تھا یہاں تک کہ ان کو اپنے بستر پر سُلاتا بہت دفعہ ایسا ہوتا کہ رات کو مَیں ان کو بستر پر نہ پاتا جب مَیں اُن کی تلاش میں اُٹھتا تو وُہ لحاف میں سے آواز دیتے کہ چچا جان مَیں یہاں ہوں واپس آجائیں اور راتوں کو دُعائیں اور عجیب باتیں سُنتا تھا ایک دن ایک بھیڑیئے کو مَیں نے دیکھا کہ ان کے پاس آیا ان کو سُونگھا پھر آپؐ کے گرد گھوما اور ذلت کے ساتھ اپنی دُم زمین پر ملنے لگا اکثر دیکھتا' ایک نہایت حسین شخص آکر آپؐ کے سر پر ہاتھ پھیرتا، دُعا دیتا اور غائب ہو جاتا اکثر خواب میں دیکھتا کہ تمام دُنیا ان کی مسخر ہو گئی ہے وُہ بلند ہوتے ہوئے آسمان پر پہنچے ہیں ایک دن وُہ غائب ہو گئے ہیں مَیں اُن کی تلاش میں بہت سرگرداں رہا اچانک دیکھا کہ چلے آرہے ہیں اور ایک شخص ان کے ساتھ ہے جس کے مثل مَیں نے کبھی نہیں دیکھا تھا مَیں نے کہا اے فرزند کیا مَیں نے تمہیں تاکید نہیں کی ہے کہ مُجھ سے جُدا نہ ہوا کرو اُس شخص نے کہا گھبراؤ نہیں وُہ جب تمہارے پاس سے الگ ہوتے ہیں تو مَیں اُن کے ساتھ رہتا ہوں اور ان کی حفاظت کرتا ہوں وُہ ہمیشہ آبِ زم زم پیتے تھے اکثر ابو طالبؑ صبح ان کے لیے کھانا لاتے تو فرماتے کہ چچا جان مَیں سیر ہوں جب دوپہر یا شام کو ابو طالبؑ اپنے بچوں کے لئے کھانا لاتے تو فرماتے کہ ابھی ہاتھ کھانے میں نہ ڈالو جب تک کہ آپؐ نہ آجائیں اور تناول نہ کرلیں جب آپؐ ابتدا کرتے تو سب

Presented by www.ziaraat.com

لڑکے آپ ﷺ کی برکت سے سیر ہو جاتے اور کھانا اُسی قدر موجود رہتا۔

(29)...... ابوطالبؑ سے منقول ہے کہ میں راتوں کو آپؐ سے دعائیں اور مناجات اور ایسی باتیں سُنا کرتا تھا کہ مجھے تعجب ہوتا اہلِ عرب کی عادت نہ تھی کہ کھانے کے وقت بِسْمِ اللّٰہِ کہیں، لیکن بچپن میں آپ کی یہ عادت تھی کہ جب تک بِسْمِ اللّٰہِ نہ کہتے کھانا نوش نہ فرماتے نہ پانی پیتے؛ اور فارغ ہو کر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہتے تھے

(30)...... ابوطالب سے روایت ہے کہ آپ کھانے کی ابتدا میں بِسْمِ اللّٰہِ الْاَحَدْ کہتے اور فارغ ہو کر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا فرماتے اکثر ایسا ہوتا اور میں نے کبھی جھوٹ اور مہمل باتیں آپؐ سے نہیں سُنیں نہ کبھی بلند آواز سے آپؐ ہنسے کبھی لڑکوں کے ساتھ کھیل میں شریک نہ ہوئے نہ کبھی اُن کے کھیل کی طرف نظر کی تنہائی کو زیادہ پسند کرتے تھے جب آپؐ سات برس کے تھے

حرام سے حفاظت

(31)...... یہودیوں کا ایک گروہ آیا اور ابوطالبؑ سے کہا ہم نے اپنی کتابوں میں دیکھا ہے کہ اللہ محمدؐ کو حرام وشبہ سے محفوظ رکھے گا ہم اس کا تجربہ کرنا چاہتے ہیں پھر ایک فربہ مُرغ کا پکا کر اس مجمع میں لائے جہاں قریش کی ایک جماعت اور آنحضرتؐ موجود تھے اور سب کے سامنے رکھ دیا قریش نے مل کر کھایا لیکن آنحضرتؐ نے اس کی طرف ہاتھ بھی نہ بڑھایا لوگوں نے پُوچھا آپ کیوں نہیں کھاتے فرمایا یہ حرام ہے اور خدا مجھے حرام سے محفوظ رکھتا ہے لوگوں نے کہا حلال ہے اگر آپؐ پسند کریں ایک لقمہ آپؐ کے مُنہ میں

Presented by www.ziaraat.com

ہم ڈال کر کھلا دیں تو فرمایا اگر تم سے ممکن ہو تو کھلا دو اُن لوگوں نے ہر چند کوشش کی کہ لقمہ آپؐ کے دہن تک پہنچائیں لیکن نہ ہوسکا اُن کے دائیں اور بائیں مڑ جایا کرتے تھے اور آپؐ کے دہن تک نہیں پہنچ سکے پھر دوسرا مرغ بریاں لایا گیا جو ہمسایہ کے گھر سے غائب ہو گیا تھا اس کو پکڑا اس نیت سے کہ اگر وہ آئے گا تو اس کی قیمت اس کو دے دیں گے جب آپؐ نے اس میں سے لقمہ اُٹھایا تو وہ لقمہ گر گیا تو آپؐ نے فرمایا یہ مال شبہ سے ہے میرا خدا مجھے اس سے بھی محفوظ رکھتا ہے دوسروں نے پھر کوشش کی کہ لقمہ آپؐ کے دہن اقدس تک پہنچائیں مگر نہ پہنچا سکے اس وقت یہودیوں نے اقرار کیا کہ یہی وہ صفتیں ہیں جن کو ہم نے اپنی کتابوں میں پڑھا ہے۔

(32)...... حضرت فاطمہؑ بنت اسد سے منقول ہے کہ ہمارے گھر کے صحن میں ایک درخت تھا جو مدتوں سے خشک ہو چکا تھا ایک دن آنحضرتؐ اس کے پاس تشریف لائے اور اپنا ہاتھ اُس پر ملا تو وہ درخت اسی وقت سرسبز و شاداب ہو گیا اور اس میں رطب پیدا ہو گئے

رسولؐ خدا کے لیے رطب

(33)...... فاطمہ فرماتی ہیں کہ میں روزانہ آنحضرتؐ کے لیے رطب جمع کرتی اور محفوظ رکھتی تھی جب آپ تشریف لاتے آپؐ کے سامنے حاضر کر دیتی تھی وہ اس کو باہر لے جا کر بنی ہاشم کے بچوں پر تقسیم فرمادیا کرتے تھے ایک دن آپ تشریف لائے تو میں نے عذر کیا کہ آج درختوں میں رطب نہیں لگے تھے فاطمہ کہتی ہیں آپؐ کے نور مبارک کی قسم جب آپؐ نے یہ سُنا ان درختوں کے پاس تشریف لے گئے اور چند

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

کملات کہ میں نے دیکھا کہ اُن درختوں میں ایک درخت اس قدر رخم ہوا کہ آپ کا ہاتھ اُس کے اُوپر کے سرے تک پہنچ گیا اور آپ نے جس قدر رطب چاہے توڑ لیے پھر وہ درخت اسی طرح بلند ہو گیا اس وقت میں نے بارگاہ خدا میں تضرع و الحاح کے ساتھ دُعا کی کہ اے پروردگار آسمان! مجھے بھی ایک فرزند عطا فرما جو اس کا بھائی اور اس کے مثل ہو اسی رات امیر المومنین علیؑ کا نطفہ منعقد ہوا اور وہ آپ کی برکت سے کبھی بتوں کی پرستش کے قریب نہ گئے اور کبھی غیر خدا کی عبادت نہ کی۔

رسولؐ خدا حلیمہ کے پاس

(34)......شاذان رحمتہ اللہ نے روایت کی ہے کہ حضرت رسالتمآبؐ چار مہینے کے ہوئے کہ آپ کی والدہ جناب آمنہؑ رحلت فرما گئیں اور آنحضرتؐ بغیر ماں باپ کے ہو گئے اور مادر مہربان کے غم میں تین دن تک کچھ نہ کھایا' اور ہر وقت رویا کرتے تھے اور جناب عبدالمطلبؑ بہت بے چین و بے قرار تھے اور صفیہ اور عاتکہ اپنی بیٹیوں کو بلا کر فرمایا کہ میرے اس فرزند کو چُپ کراؤ اور اس کے لئے دایہ کی تلاش کرو عاتکہ نے آنحضرت کو شہد کھلانا شروع کیا اور بنی ہاشم کی تمام دودھ والی عورتوں کو بلا کر چاہا کہ آپ کسی کا دودھ قبول فرمالیں لیکن آپؐ نے کسی کا دُودھ نہ پیا پھر قریش کی عورتیں آئی' جن کی تعداد چار سو ساٹھ تک پہنچ گئی مگر آپؐ نے کسی کا دُودھ قبول نہ فرمایا اور ہر وقت رویا کرتے تھے یہ دیکھ کر عبدالمطلبؑ نہایت غمگین ہوئے اور کعبہ کے پاس جا کر بیٹھ گئے اتفاقاً قریش کا ایک بوڑھا آدمی عقیل بن وقاص اس کا اس طرف سے گزر ہوا حضرت عبدالمطلبؑ کو غمگین و رنجیدہ دیکھ کر سبب دریافت کیا آپؐ نے فرمایا کہ میرا بچہ

Presented by www.ziaraat.com

جس دن سے اس کی ماں کا انتقال ہوا ہے نہایت بے قرار اور بے چین ہے اور کسی عورت کا دُودھ نہیں پیتا ہے اس سبب سے مجھے کھانا پینا گوارا نہیں اور اس کے معاملہ میں سخت حیران ہوں کہ کیا کروں عقیل نے کہا اے ابوالحارث قریش کے قبیلوں میں ایک عورت کو میں جانتا ہوں جو حسب و نسب' عقل و دانائی اور فصاحت و بلاغت و صباحت میں اپنی نظیر نہیں رکھتی اس کا نام حلیمہ بنتِ عبد اللہ ابن حارث ہے عبدالمطلب نے جب اُس کی تعریف سماعت کی اس کو بہت پسند کیا اور اپنے ایک غلام شمردل نامی کو ایک تیز رفتار ناقہ پر سوار کر کے بعجلت تمام قبیلہ بنی سعد بن بکر کی طرف روانہ کیا جو مکہ سے چھ فرسخ کے فاصلہ پر رہتے تھے اور کہا کہ بہت جلد عبد اللہ بن حارث کو میرے پاس بلا کر لا غرض وہ جلد تر اس کو لے آیا جبکہ عبدالمطلب کے پاس اکابر قریش جمع تھے لیکن وہ سب کو چھوڑ کر حضرت عبدالمطلبؑ کے پاس آیا۔

O..... جناب عبدالمطلب نے دیکھا تو اس کے استقبال کے لیے کھڑے ہو گئے اور اس کو گلے لگایا اور اپنے پہلو میں بٹھایا اور فرمایا کہ اے عبد اللہ میں نے تمہیں اس واسطے تکلیف دی ہے کہ محمدؐ میرا فرزندزادہ چار مہینے کا ہے اس کی ماں کا انتقال ہو گیا ہے اور وہ نہایت بے چین ہے اور کسی عورت کا دُودھ منہ سے نہیں لگاتا سُنا ہے کہ تمہاری بیٹی حالتِ زچگی میں ہے اگر کوئی حرج نہ ہو تو محمدؐ کو دُودھ پلانے کے لیے اس کو بھیج دو اگر بچے نے اس کا دُودھ قبول کر لیا تمہیں اور تمہارے قبیلہ کو تونگر کر دوں گا عبد اللہ یہ سُن کر بہت خوش ہوئے اور واپس آ کر اپنی بیٹی حلیمہ کو خوشخبری دی حلیمہ بھی خوش ہوئیں غسل کیا اور طرح طرح کی خوشبوؤں سے اپنے آپ معطر کیا اور لباس فاخرہ پہن کر اپنے والد عبد

اللہ اور اپنے شوہر بکر بن سعد کو لے کر حضرت عبدالمطلبؑ کی خدمت میں حاضر ہوئیں وہ ان کو لے کر عاتکہ کے پاس آئے انہوں نے آپ کو حلیمہ کی گود میں دے دیا آپ کی برکت سے اس قدر دُودھ جاری ہوا کہ حلیمہ کو تعجب ہوا اور کہنے لگیں فرزند تیرا معاملہ تو بہت عجیب ہے مَیں خدائے آسمان کی قسم کھاتی ہوں کہ مَیں نے بارہ بچوں کو بائیں پستان سے دُودھ پلایا ہے لیکن داہنے پستان سے دُودھ کا ایک قطرہ بھی کسی کو میسّر نہ ہوا اور اب تیری برکت سے دُودھ اس سے بہہ رہا ہے حضرت عبدالمطلبؑ یہ معلوم کر کے بہت خوش ہوئے اور فرمایا اے حلیمہ اگر تم ہمارے پاس رہنا چاہو تو مَیں اپنے مکان کے پہلو میں ایک مکان خالی کر دوں تم اس میں رہو ہر مہینے تمہیں ہزار درہم چاندی کے اور ایک لباس رومی اور روزانہ دس من سفید روٹی اور پاکیزہ گوشت دُوں گا؛ لیکن اُن کو منظور نہ ہوا تو حضرت عبدالمطلبؑ نے فرمایا کہ اے حلیمہ مَیں دو شرطوں کے ساتھ اپنے فرزند کو تمہارے سپُرد کرتا ہوں اوّل یہ کہ اس کی تعظیم و اکرام میں مطلق کمی نہ کرنا ہمیشہ اسے اپنے پہلو میں سُلانا داہنا ہاتھ اس کے سر کے نیچے رکھنا اور بایاں ہاتھ اس کی گردن میں اور اس سے غافل نہ ہونا حلیمہؓ نے کہا پروردگار آسمان کے حق سے کہتی ہوں کہ جب سے مَیں نے اس کو دیکھا ہے اس کی محبت اس قدر میرے دل میں پیدا ہو گئی ہے کہ اس کی نگہداشت میں مجھے کسی کی سفارش کی ضرورت نہیں ہے عبدالمطلب نے فرمایا دُوسری شرط یہ ہے کہ ہر جمعہ کے دن اسے میرے پاس لایا کرو کیونکہ مجھے اس کی جُدائی کی طاقت نہیں ہے حلیمہؓ نے کہا انشاءاللہ ایسا ہی ہوگا پھر عبدالمطلبؑ نے فرمایا تو آنحضرتؐ کا سر مبارک دھویا گیا اور آپ کو لباس فاخرہ پہنایا حضرت عبدالمطلبؑ نے

Presented by www.ziaraat.com

آپ کو گود میں لیا اور حلیمہؓ سے فرمایا کہ میرے ساتھ کعبہ کے پاس چلو تاکہ میں اسے تمہارے سپرد کروں غرض کعبہ کے پاس آئے اور آپ کو سات مرتبہ کعبہ کا طواف کرایا اور خدا کو حلیمہ پر گواہ بنایا اور آپ کو ان کے سپرد فرمایا اور چاندی کے چودہ درہم ان کو عطا فرمائے اپنے دس لباس فاخرہ اور چار کنیزیں بخشیں اور جامہ ہائے یمنی لباس کے خلعت دیئے اور کعبہ کے باہر تک ان کی مشایعت کی جب حلیمہ اپنے قبیلہ میں پہنچیں اور آپؐ کے چہرے سے چادر ہٹائی آپؐ کے چہرہ انور سے ایک نور ساطع ہوا جس نے زمین و آسمان کو روشن کر دیا اہل قبیلہ نے جو حلیمہ کا حال مشاہدہ کیا تمام چھوٹے بڑے عورت و مرد ان کے پاس آئے اور ان کو اس سعادت عظیم پر مبارک باد دی اور آپ کی محبت ہر ایک کے دل میں اس طرح پیدا ہوئی کہ ایک دوسرے کے ہاتھ سے آپ کو چھینتا حلیمہ کہتی ہیں کہ میں نے کبھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پاخانہ پیشاب نہیں دھویا نہ کبھی آپؐ کے جسم سے بدبو آئی، جب آپؐ دس مہینے کے ہوئے جمعرات کے دن حلیمہ آپؐ کے مخصوص خیمہ کے دروازہ کے پاس انتظار میں کھڑی ہوئیں کہ جب آنحضرتؐ سو کر اٹھیں تو آپؐ کے ہاتھ منہ دھلائیں اور کنگھی کریں اور حضرت عبدالمطلب کے پاس لائیں لیکن حضرتؐ کے انتظار میں بہت دیر ہو گئی اور جرأت نہ ہوئی کہ خیمہ کے اندر جائیں چار گھنٹوں کے بعد آنحضرتؐ خیمہ سے باہر آئے حلیمہؓ نے جب آپؐ کو دیکھا تو آپ کا سر اقدس دھلا ہوا اور کنگھی کی ہوئی تھی اور سندس و استبرق کے مختلف رنگ کے لباس پہنے ہوئے تھے یہ دیکھ کر حلیمہ رضی اللہ عنہ کو بہت تعجب ہوا انہوں نے پوچھا اے فرزند یہ لباس اور عطر خوشبو کہاں سے حاصل ہوئیں؟ فرمایا اے مادر گرامی یہ جنتی لباس

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

بہشت سے آیا ہے اور فرشتوں نے میری آرائش کی ہے غرض حلیمہ رضی اللہ عنہا اُن کو
لے کر اُن کے جدِّ بزرگوار کے پاس لائیں اور تمام قصہ بیان کیا جناب عبدالمطلبؑ
نے فرمایا اے حلیمہ یہ حالات کسی سے بیان مت کرنا اور حلیمہ کو ہزار درہم اور دس لباس
اور ایک کنیز رومیہ عطا کی جب آپ کی عمر پندرہ مہینے کی ہوئی لوگ دیکھ کر کہتے تھے کہ
آپؐ پانچ سال کے ہیں اور جب حلیمہ ان کو اپنے قبیلہ میں لے کر آئیں ان کے پاس
صرف بائیس بھیڑیں تھیں اور جب آپ کو واپس آپؐ کے جد کے سپرد کیا آپ کی
برکت سے ایک ہزار تیس اُونٹ و گوسفند موجود تھے جب آپ کی عمر دو سال کے قریب
پہنچی تو ایک رات حلیمہؓ کے لڑکے محزون و مغموم چراگاہ سے واپس آئے اور کہا اماں
آج ایک بھیڑیا دو گوسفند پکڑ لے گیا حلیمہؓ نے کہا خدا ان کے بدلے اور دے گا آپؐ
نے جو سنا تو فرمایا کہ آپ لوگ آزردہ نہ ہوں کل آپ کی دونوں گوسفندیں بھیڑیے
سے خدا کے فضل سے واپس لے لوں گا ضمرہ نے کہا جو حلیمہؓ کے سب سے بڑے
فرزند تھے کہ تمہاری بات عجیب ہے اے بھائی گزشتہ دن تو بھیڑیا گوسفندوں کو لے گیا
اور آپ کل اُس سے واپس لے لیں گے آپؐ نے فرمایا خدا کی قدرت سے سب کچھ
آسان ہے جب صبح ہوئی تو ضمرہ نے آپ کو اپنے کاندھے پر سوار کیا اور جنگل میں
اس مقام پر لے گئے جہاں سے بھیڑیا لے گیا تھا اور آپ کو بتایا آپ کاندھے سے
اترے اور سجدہ میں گئے اور کہا میرے سردار میرے مالک اور مولا مجھ پر حلیمہ کا جو حق
تو جانتا ہے ایک بھیڑیے نے اُس کی بھیڑوں پر زیادتی کی ہے مجھ سے سوال کرتا
ہوں کہ اُس بھیڑیے کو حکم دے کہ وہ اس کے گوسفندوں کو واپس لائے اُسی وقت بھیڑیا

Presented by www.ziaraat.com

دونوں گوسفندوں کو واپس لایا واقعہ یوں ہوا کہ جب بھیڑیا گوسفندوں کو لے کے چلا تو ایک ہاتف نے اسے آواز دی کہ اے بھیڑیئے عذاب الٰہی سے خوف کر' اور ان دونوں بھیڑوں کی حفاظت کر اور بہترین پیغمبر محمدؐ بن عبداللہ کو واپس دے دیا مگر وہ بھیڑیا آپؐ کے قدموں پر گرا اور خدا کے حکم سے گویا ہوا کہ اے پیغمبروں کے سردار معاف فرمایئے مجھے معلوم نہ تھا کہ یہ گوسفندیں آپ کی ہیں اس وقت ضمرہ نے کہا اے محمدؐ کس قدر عجیب باتیں آپ کی ہیں

رسولؐ خدا کا گوسفند چرانا

(35)...... جب آپؐ دو سال کے پورے ہو گئے تو ایک دن آپؐ نے حلیمہؓ سے کہا اے مادر مہربان میں بھی اپنے بھائیوں کے ساتھ جنگل جاؤں گا اور گوسفند چرانے میں ان کی مدد کروں گا' اور کوہ و صحرا میں خدا کی پیدا کی ہوئی چیزوں کو دیکھوں گا اور عبرت حاصل کروں گا اور چیزوں کے نفع و نقصان کو سمجھوں گا حلیمہؓ نے کہا اے فرزند تمہیں بہت شوق ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں، جناب حلیمہؓ نے دیکھا کہ آپؐ جنگل کی طرف جانے پر بہت مائل ہیں تو آپ کو اچھے کپڑے پہنائے نعلین پاؤں میں پہنائی 'اور اچھے اور عمدہ کھانے ساتھ دیئے اور اپنے لڑکوں کو آپ کی حفاظت و رعایت کی تاکید کر کے روانہ کیا جب آپؐ نے قدم مبارک صحرا میں رکھے پہاڑ و میدان آپؐ کے نور جمال سے روشن و منور ہو گئے جس پتھر اور ڈھیلے کی طرف آپ کا گزر ہوتا بلند آواز سے وہ ندا دیتا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا

Presented by www.ziaraat.com

اَحْمَدُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاحَامِدُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَامَحْمُوْدُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاصَاحِبَ الْقَوْلِ الْحَقِّ الْعَدْلِ لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ، خوش قسمت ہے وہ جو آپؐ پر ایمان لائے اور عذاب الٰہی اس کے لیے ہے جو آپ کا منکر ہو یا آپؐ کے کسی حرف کی تردید کرے جو آپؐ خدا کی طرف سے بیان فرمائیں آپؐ ان کے سلام کا جواب دیتے اور آگے گزر جاتے حلیمہؓ کے لڑکے ہر لحہ آپؐ سے عجائب و غرائب مشاہدہ کرتے کہ ان کی حیرت زیادہ سے زیادہ بڑھتی جاتی تھی یہاں تک کہ آفتاب بلند ہوا اور آپ کو دھوپ سے اذیت ہوئی تو خدا نے ایک فرشتے کو مؤکل کیا جس کا نام اسحیائیل تھا کہ ایک سفید بادل کو آنحضرتؐ کے سر پر پھیلائے جس سے سایہ ہو اسی وقت ایک بادل آپؐ کے سر پر نمایاں ہوا اور مشک کی طرح اس میں سے پانی گرنا شروع ہوا لیکن آپؐ کے سر پر ایک قطرہ بھی نہیں پڑتا تھا پرنالے جاری ہو گئے لیکن آپؐ کے راستہ میں کیچڑ کا نام ونشان نہ تھا اس بادل سے مشک و زعفران برس رہے تھے اور آنحضرتؐ کے لیے کوہ و دشت کو معطر کر رہے تھے اس صحرا میں کھجور کا ایک درخت بالکل خشک تھا اس کی پتیاں گر چکی تھیں جب آنحضرتؐ اس کے پاس پہنچے اپنی پشت مبارک اس درخت سے لگا کر آرام کرنا چاہا اچانک وہ درخت سرسبز ہونا شروع ہوا اس میں پتیاں نکل آئیں، ٹہنیاں سبز ہوئیں، اور زرد و سرخ رطب آپ کی ضیافت کے لیے گرنے لگے آپ تھوڑی دیر اس درخت کے سایہ میں لیٹے پھر اپنے رضاعی بھائیوں سے گفتگو کرنے لگے اچانک آپ کی نگاہ ایک سبزہ زار پر پڑی جو طرح طرح کے گل و ریاحین سے آراستہ تھا آپؐ نے

Presented by www.ziaraat.com

فرمایا میں چاہتا ہوں کہ اس چمن کی سیر کروں اور اپنے خالق کی کاریگری مشاہدہ کروں بھائیوں نے کہا ہم بھی آپؑ کے ساتھ چلتے ہیں آپؑ نے فرمایا نہیں تم اپنے کاموں میں مشغول رہو میں تنہا جاتا ہوں اور انشاء اللہ بہت جلد واپس آ جاؤں گا بھائیوں نے کہا جائیں لیکن ہمارے دل آپؑ ہی کی طرف لگے رہیں گے غرض آپؑ اس چمن دلکش کی سیر اور بدائع و صنائع الٰہی میں غور و فکر کرتے ہوئے ایک بلند پہاڑ تک پہنچے جس پر چڑھنے کے لیے راستہ نہ تھا اور کوئی اس پر نہ جا سکتا تھا اور آپؑ چاہتے تھے کہ پہاڑ کے اوپر بھی سیر کریں لہذا اسمعٰیلؑ نے پہاڑ کو آواز دی جس سے اس کو لرزہ ہوا اور کہا اے کوہ! بہترین پیغمبر اپنی قوت نبوت سے تجھ پر آنا چاہتا ہے اس کے لیے فروتنی اختیار کر یہ سن کر وہ پہاڑ اس معدن شکوہ و وقار کے لیے اس قدر نیچے ہوا کہ آپؑ نے اپنا پاؤں بڑھا کر رکھ دیا اور چڑھ گئے اور آخری سرے پر نگاہ کی تو اس طرف سے اور بہتر فضا نظر آئی تو چاہا کہ اس طرف تشریف لے جائیں اس طرف کثرت سے سانپ اور بچھو تھے اور بہت عظیم الجثہ کہ جن کے خوف سے کسی کو اس وادی میں قدم رکھنے کی جرأت نہ تھی اسمعٰیلؑ نے ان کو ڈانٹ کر کہا کہ اے اژدہوں اور سانپ بچھوؤں کے گروہ اپنے اپنے سوراخوں میں چھپ جاؤ تاکہ سید اولین و آخرین تمہیں نہ دیکھیں تو وہ سب یہ سن کر پوشیدہ ہو گئے آپؑ پہاڑ سے نیچے آئے ایک چشمہ نظر آیا اس کا پانی نہایت سرد اور شہد سے زیادہ شیریں تھا آپؑ نے اس میں سے وضو فرمایا اور تھوڑی دیر اس چشمہ کے کنارے آرام فرمایا اس وقت جبرائیلؑ و میکائیلؑ و اسرافیلؑ و دردائیل علیہم السلام آسمان سے آئے اور آنحضرت کی خدمت میں حاضر

ہوئے جبرائیلؑ نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَحْمَدُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَامِدُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَحْمُودُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا طٰہٰ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا طَابَ طَابُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا فَارْ قَلِیْطَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا طٰسٓ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا طٰسٓمٓ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شَمْسُ الدُّنْیَا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا قَمَرُ الْاٰخِرَۃِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نُوْرُ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شَمْسُ الْقِیَامَۃِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ، غرض بہت سلام کیا اور آپ کی بہت مدح و ثناء کی اور کہا خوش قسمت ہے وہ جو آپ پر ایمان لائے اور افسوس ہے اُس پر جو آپ کا انکار کرے یا آپ کے اُن اقوال میں سے ایک حرف کی بھی تکذیب کرے جو آپ خدا کی طرف سے بیان فرمائیں۔ آنحضرتؐ نے ان کے سلاموں کا جواب دیا اور پوچھا تم لوگ کون ہو؟ کہا ہم خدا کے بندے ہیں لہٰذا آنحضرتؐ سمجھ گئے کہ یہ فرشتے ہیں۔ آپ نے جبرائیلؑ سے پوچھا: تمہارا نام کیا ہے؟ کہا عبد اللہ میکائیلؑ سے فرمایا تمہارا نام پوچھا تو عبد اللہ بتایا اسرافیلؑ نے اپنا نام عبد الجبار اور عزرائیلؑ نے اپنا نام عبد الرحمٰن بتایا آنحضرتؐ نے فرمایا ہم سب بندگان خدا ہیں

Presented by www.ziaraat.com

جبرائیلؑ کے ساتھ یاقوت سرخ کا ایک طشت تھا میکائیلؑ کے پاس یاقوت سبز کی ایک صراحی تھی جس میں بہشت کا پانی بھرا ہوا تھا پھر جبرائیلؑ آگے بڑھے اور اپنا مُنہ آپؐ کے مُنہ سے ملا کر تین گھڑی تک اسرارِ الٰہی اُن کے دہن اقدس میں پھونکتے رہے پھر کہا اے محمدؐ جو کچھ مَیں نے بیان کیا سب سمجھا اور سیکھ لیا آپؐ نے فرمایا ہاں انشاء اللہ اور آنحضرتؐ کو علم و بیان اور حکمت و برہان سے بھر دیا خدا نے آپؐ کے نورِ اقدس کو 77 گنا زیادہ کر دیا یہاں تک کہ کسی میں طاقت نہ تھی کہ آنحضرتؐ کے چہرہ اقدس کی طرف پورے طور سے نظر کر سکے پھر جبرائیلؑ نے کہا اے محمدؐ مجھ سے خوف مت کرو آنحضرتؐ نے فرمایا اگر اپنے پروردگار کے علاوہ کسی اور سے ڈروں تو گویا اپنے خالق کی عظمت و جلال کو مَیں نے سمجھا ہی نہیں اس وقت جبرائیلؑ نے میکائیلؑ کو دیکھا اور کہا یہ حق وار ہے کہ خدا نے ایسے بندے کو اپنا حبیب بنایا اور اسے بہترین انسان قرار دیا ہے پھر جبرائیلؑ نے قلب اقدس میں سے ایک سیاہ نقطہ نکال دیا منقول ہے کہ ایک دن آنحضرتؐ نے فرمایا؛ میں تو پیغمبر اس وقت بھی تھا جبکہ آدمؑ کی روح اُن کے بدن میں داخل نہیں ہوئی تھی پھر اسرافیلؑ نے ایک مُہر نکالی جس پر دو سطروں میں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ، لکھا ہوا تھا' اور آپؐ کے دونوں شانوں کے درمیان نقش کیا دُوسری روایت کے مطابق دل پر وہ مہر لگائی۔

○......جس سے دل نُور سے بھر گیا اور اس نُور سے دُنیا روشن ہو گئی پھر وردائیلؑ نے آنحضرتؐ کے سرِ انور کو اپنی آغوش میں لے لیا اور سو گئے آپؐ نے خواب میں دیکھا کہ آپؐ کے سر سے ایک درختِ عظیم پیدا ہوا اور آسمان کی طرف بلند ہوا اس کی

Presented by www.ziaraat.com

شاخیں موٹی ہوئیں پھر ہر شاخ سے اور شاخیں پیدا ہوئیں اور درخت کے نیچے بہت سی گھاس دیکھی جس کی تعریف نہیں ہو سکتی پھر ایک منادی نے ندا کی کہ اے محمدؐ وہ درخت آپؐ ہیں، اس کی شاخیں آپؐ کے اہلبیتؑ ہیں اور وہ گھاس جو زیر درخت اُگی ہوئی ہے وہ آپؐ کے اور آپؐ کے اہلبیتؑ کے محب و دوست ہیں اے محمدؐ آپ کو عظیم پیغمبر ہونے اور ریاست بزرگ کی خوشخبری ہو پھر دردائیل نے ایک ترازو نکالی جس کے ہر پلڑے وسعت میں زمین و آسمان کے درمیان کی کشادگی کے مانند تھے اور ایک پلڑے میں آنحضرتؐ کو رکھا اور دوسرے میں آپؐ کے سو صحابیوں کو رکھا؛ مگر آنحضرتؐ کا وزن زیادہ رہا پھر آپؐ کے اصحاب خاص میں سے ہزار اشخاص کو دوسرے پلڑے میں رکھا پھر بھی آنحضرتؐ کا وزن زیادہ رہا پھر آپ کی آدھی اُمت کو اُس پلڑے میں رکھا، پھر بھی آپؐ ہی زیادہ رہے پھر تو تمام اُمت، تمام انبیاء اور ملائکہ اور پہاڑ، دریا، بیابان، تمام درخت اور تمام مخلوقاتِ الٰہی کو دوسرے پلڑے میں رکھ دیا، لیکن یہ سب کچھ آنحضرتؐ کے برابر نہ ہو سکے، آپؐ ہی کا وزن زیادہ رہا اس وقت سمجھا کہ آنحضرتؐ بہترین مخلوق ہیں دردائیل نے کہا خوش قسمت ہیں آپؐ اور آپ کی امت آپ لوگوں کی بازگشت بہتر اور نیکوتر ہے وائے ہو اُس پر جو آپ کا منکر ہو اس کے بعد وہ فرشتے آسمان پر چلے گئے۔

O...... جب بہت دیر ہو گئی اور آپؐ واپس نہ آئے تو حلیمہؓ کے لڑکے تلاش میں پھرنے لگے مگر کہیں نہ پایا تو حلیمہؓ سے آ کر بیان کیا وہ اپنے قبیلے کے لوگوں کے پاس روتی چلاتی اور فریاد کرتی ہوئی پہنچیں اور اپنے کپڑوں کو پھاڑ ڈالا سر کے بالوں کو

Presented by www.ziaraat.com

پریشان کر دیا پھر سروپا برہنہ جنگل کی طرف دوڑیں اُن کے تلووں سے خون جاری تھا اور ہر طرف چلاتی اور فریاد کرتی پھرتی تھیں کہ اے میرے فرزند دلبند اور میری آنکھوں کے نور اور دل کی راحت تو کہاں ہے اپنی ماں دلفگار کی طرف رخ کیوں نہیں کرتا قبیلہ کی عورتیں بھی اُن کے ساتھ دوڑ رہی تھیں اپنے بالوں کو نوچتیں اور اپنے منہ پر طمانچے مارتی جاتی تھیں اور ان کے قبیلہ کے پیر و جوان' آزاد و غلام سب پریشان حال آنحضرتؐ کی تلاش میں ہر طرف دوڑ رہے تھے عبداللہ بن حارث بنی سعد کے سربرآوردہ لوگوں کے ساتھ سوار ہوئے اور قسم کھائی کہ اگر محمدؐ نہ ملے تو قبیلہ بنی سعد بن غطفان کے ایک شخص کو بھی زندہ نہ چھوڑیں گے۔

○...... جب حلیمہؑ کو اس بیابان میں آپ کا مطلق پتہ نہ چلا تو روتی پیٹتی مکہ میں آئیں اور عبدالمطلبؑ کے پاس اُس وقت پہنچیں جبکہ وہ رؤسائے قریش و اکابر بنی ہاشم کے ساتھ کعبہ کے قریب بیٹھے تھے عبدالمطلبؑ نے جب حلیمہ رضی اللہ عنہ کو اس حال میں مشاہدہ فرمایا تو کانپ گئے اور حقیقت دریافت کی جب وہ وحشت انگیز خبر سنی تو بے ہوش گئے تھوڑی دیر کے بعد ہوش میں آئے تو فرمایا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ، اور اپنے غلام کو آواز دی کہ گھوڑا' تلوار اور زرہ حاضر کرے اور کعبہ کی چھت پر چڑھ کر آواز دی کہ اے آلِ غالب وعدنان وفہر ونزار وکنانہ ومضر ومالک جمع ہو جاؤ یہ آواز سنتے ہی تمام قریش و بنی ہاشم آپ کے پاس آگئے اور پوچھا کیا بات ہے اے ہمارے سردار بیان فرمایئے کہا کہ دو دن سے محمدؐ کا پتہ نہیں' سوار ہو جاؤ یہ معلوم کر کے دس ہزار اشخاص

Presented by www.ziaraat.com

عبد المطلب کے ساتھ سلاح جنگ سے آراستہ ہو کر چلے...... گریہ و نالہ کی صدائیں عرش تک بلند ہوئیں سوار ہر طرف دوڑے ایک گروہ کے ساتھ عبد المطلب بنی سعد کے قبیلہ کی طرف متوجہ ہوئے اور قسم کھائی کہ اگر محمدؐ نہ ملے تو مکہ واپس آکر یہودیوں کے ہر مرد اور عورتوں کو اور جس پر اس نو دیدہ میوۂ دل کی عداوت کا شبہ بھی ہو گا قتل کر ڈالوں گا اُدھر ابو مسعود ثقفی ورقہ بن نوفل اور عقیل ابن ابی وقاص یمن سے مکہ آرہے تھے اُسی وادی سے ہو کر گزرے جہاں سرورِ کائنات تشریف فرما تھے ان کی نظر ایک درخت پر پڑی ورقہ نے کہا کہ میں تین مرتبہ اس وادی سے گزرا ہوں لیکن یہاں کبھی کوئی درخت میں نے نہیں دیکھا تھا عقیل نے کہا سچ کہتے ہو آؤ درخت کے پاس چلیں شائد اس عجیب امر کی حقیقت معلوم ہو جب درخت کے نزدیک پہنچے اُس کے نیچے ایک طفل کو دیکھا جس کے نورِ رُخ سے آفتاب کی روشنی ماند تھی اُن میں سے کسی نے کہا یہ جن ہوگا؛ کسی نے کہا یہ نور روشنی جنوں کو کہاں میسر ہو سکتی ہے یقیناً کوئی فرشتہ ہوگا جو انسان کی شکل میں ظاہر ہوا ہے آخر ابو مسعود نے پوچھا صاحبزادے تم کون ہو تمہارے حسن و جمال سے ہم سب کو حیرت ہے کیا آیا جنوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے؟ فرمایا جن نہیں ہوں بلکہ آدمؑ کی اولاد میں سے ہوں پوچھا تمہارا نام؟ آپؐ نے فرمایا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف ابو مسعود نے کہا تم یہاں کیسے آگئے؟ آپؐ نے فرمایا؛ معبود کی رہبری سے اس صحرا میں پہنچا پھر ابو مسعود اپنی سواری سے اُترے اور کہا نورِ چشم کیا تمہیں تمہارے جدّ عبد المطلبؑ کے پاس پہنچا دوں؟ آپؐ نے فرمایا ہاں غرض ابن

Presented by www.ziaraat.com

مسعود نے آنحضرت کو اپنی سواری پر آگے بٹھایا اور مکہ کی سمت روانہ ہوئے جب ادھر سے وہ قبیلہ بنی سعد کے پاس پہنچے اُدھر سے عبدالمطلب بھی اسی وقت وہاں آئے تھے تو پیغمبرؐ نے فرمایا کہ عبدالمطلب بھی میری تلاش میں آئے ہیں اُن لوگوں نے کہا ہم تو کسی کو نہیں دیکھتے ہیں فرمایا نہیں عنقریب دیکھو لوگے جب نزدیک پہنچے اور حضرت عبدالمطلب کی نظر آنحضرتؐ پر پڑی اپنے تئیں گھوڑے سے گرا دیا' اور دوڑ کر آنحضرت کو گود میں لے لیا اور کہا اے فرزند تم کہاں تھے؟ اے میری آنکھوں کے نور اگر تمہیں نہ پاتا' تو خدا کی قسم! مکہ میں کسی کافر کو زندہ نہ چھوڑتا پھر آنحضرتؐ نے بالطاف ربانی جو کچھ گزرا تھا بیان فرمایا جناب عبدالمطلبؑ یہ سن کر بہت مسرور ہوئے اور ابو مسعود کو پچاس ناقہ اور ورقہ اور عقیل کو ساٹھ ساٹھ ناقے عطا فرمائے اور حلیمہ کو بلا کر بہت نوازشیں کیں اور حلیمہؓ کے والد کو ہزار مثقال طلا اور دس ہزار مثقال نقرہ عطا فرمایا اور اُن کے شوہر کو کافی مال دیا اور فرزندانِ حلیمہ کو دو سو ناقے بخشے اور معذرت کی کہ آئندہ اپنے نور دیدہ کو اپنی آنکھوں سے اُوجھل نہ کروں گا۔

رسولؐ خدا حلیمہ کی گود میں

(36)......صاحب کتاب انوار روایت کرتے ہیں کہ اہل مکہ میں یہ رواج تھا کہ جب ان کے یہاں کوئی فرزند پیدا ہوتا تھا سات دن کے بعد دائی کے سپرد کر دیا کرتے تھے تمام شہروں میں قحطِ عظیم رونما تھا سوائے مکہ کے جو آنحضرتؐ کی برکت سے محفوظ و معمور تھا اس لیے قبیلہ بنی سعد کی عورتیں اہل مکہ کے بچوں کی دائگی کے لیے مکہ آتی تھیں جناب حلیمہؓ بیان کرتی ہیں ہم لوگوں کی یہ حالت تھی کہ دو دو دن

Presented by www.ziaraat.com

کھانے کو کچھ نصیب نہ ہوتا تھا اور جنگلوں میں جا کر جانوروں کے کھانے کی گھاس کھایا کرتے تھے ایک رات غنودگی کی حالت میں میں نے دیکھا کہ ایک مرد آیا اور اُس نے مجھے ایک نہر میں ڈال دیا جس کا پانی دُودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں تھا اور کہا کہ اس میں سے پانی پیو میں نے خوب سیر ہو کر پیا مگر ہمیں ہمارے مقام پر واپس پہنچا دیا اور کہا مکہ کی طرف جاؤ وہاں تمہارے لیے اُس فرزند کی برکت سے وسیع رزق ملے گا جو وہاں پیدا ہوا ہے پھر اپنا ہاتھ میرے سینہ پر رکھا اور کہا خدا نے تمہارے دُودھ میں اضافہ اور تمہارے حُسن و جمال میں ترقی عطا فرمائی۔

○.....جب میں بیدار ہوئی اپنے قبیلہ کی طرف گئی لوگوں نے کہا اے حلیمہ رضی اللہ عنہ ہمیں تمہاری حالت پر بہت تعجب ہے ایسا حسن و جمال تمہیں کہاں سے حاصل ہو گیا میں نے اُن سے اپنا راز پوشیدہ رکھا مگر دو دن کے بعد تمام قبیلہ والوں کو ایک ہاتف کی آواز سنائی دی کہ اے زنانِ بنی سعد خوش ہو کہ تم پر برکتیں نازل ہوئیں اور تکلیفیں ختم ہوئیں اُس مولود کو دودھ پلانے کے سبب جو مکہ میں پیدا ہوا ہے خوش بخت ہے وہ جو اس کو دودھ پلانے کے لیے حاصل کرے یہ آواز سن کر تمام اہلِ قبیلہ مکہ کی طرف روانہ ہوئے ہم لوگ سب سے زیادہ پریشان حال تھے ہمارے تمام مویشی ہلاک ہو چکے تھے کوئی جانور بار برداری کے لیے بھی نہ تھا لہذا دوسرے لوگ مجھ سے پہلے پہنچ گئے اور جو عورت جناب آمنہؑ کے پاس گئی پہلے انہوں نے اس کا نام دریافت کیا اور وہ نام جو خواب میں معلوم کیا تھا یہ نہ سُن کر انکار کر دیا جب حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا داخل مکہ ہوئیں خدا نے ان کو ہدایت فرمائی اور سیدھی جناب عبد

Presented by www.ziaraat.com

المطلب کے پاس پہنچیں جبکہ عبدالمطلب کعبہ کے نزدیک کرسی پر بیٹھے تھے اور سلام کے بعد عرض کیا کہ میں قبیلہ سعد کی ایک عورت ہوں اور بچوں کو دودھ پلانے کے لیے آئی ہوں اگر آپ کے کوئی فرزند ہو تو مجھے اس کی خدمت کے لیے مقرر کریجیے عبد المطلبؑ نے فرمایا میرے بیٹے کا لڑکا ہے جو یتیم ہے اگر تم پسند کرو میں اسے تمہیں دے دوں اور تمہارے امور میں تمہاری مدد کروں حلیمہؓ نے کہا میں اپنے شوہر سے مشورہ کرلوں اگر وہ راضی ہوئے تو آپ کے پاس آؤں گی شوہر نے ان کو مشورہ دیا کہ اگرچہ فرزند یتیم سے کوئی خاص نفع متصور نہیں ہوتا پھر بھی اسے لے لو شاید خدا اس کے سبب ہمیں کافی برکت عطا فرمائے گا کیونکہ ان کا جد کرم و احسان کرنے والا مشہور ہے غرض حلیمہؓ یہ مشورہ کرکے پھر عبدالمطلبؑ کے پاس آئیں وہ ان کو آمنہؓ کے پاس لے گئے آمنہؓ نے ان کا نام پوچھا کہا حلیمہؓ بنت ابی ذویب آمنہؓ نے کہا یہی وہ عورت ہے جس کو آنحضرتؐ کے سپرد کرنے پر مامور ہوئی ہوں اور کہا اے حلیمہ رضی اللہ عنہا تمہیں خوشخبری ہو کہ یہ وہ بچہ ہے جس کی برکت سے مکہ میں فراوانی و فارغ البالی حاصل ہوئی ہے اور دوسرے تمام شہر والے ہمارے شہر کی طرف احتیاج رکھتے ہیں پھر ان کو حجرہ میں لائیں جہاں آنحضرتؐ تھے حلیمہؓ نے کہا کیا دن میں آپ نے چراغ روشن کر رکھا ہے؟ آمنہؓ نے کہا نہیں خدا کی قسم جس دن سے یہ بچہ پیدا ہوا ہے اس وقت تک رات میں بھی اس کے پاس میں نے چراغ نہیں جلایا کیونکہ اس کے نورِ جمال نے چراغ سے بے نیاز کر دیا ہے جب حلیمہؓ کی نگاہ آنحضرتؐ پر پڑی ایک آفتاب کو دیکھا کہ سفید کپڑوں میں ملبوس ہے اور ان کے جسم سے مشک و عنبر کی خوشبو

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

آ رہی ہے پس حلیمہؓ کے دل میں آنحضرتؐ کی محبت جاگزیں ہوئی اور اس نعمت کے
حاصل ہونے کے سبب شاد و مسرور ہوئیں جب آنحضرتؐ کو ان کی گود میں دیا اور
آپؐ نے حلیمہ کو دیکھا بہت خوش ہوئے اور مسکرائے تو آپؐ کے دہن اقدس سے
ایک نور ساطع ہوا جس سے تمام مکان روشن ہو گیا غرض حلیمہؓ نے آپ کو لیا اور خوش
خوش روانہ ہوئیں عبدالمطلبؑ نے فرمایا ذرا ٹھہرو میں تمہیں زادِ سفر تو دے دوں حلیمہؓ
نے کہا یہ مبارک بچہ ہی میرے لیے کافی ہے اور تمام دنیا کے خزانوں سے بہتر ہے
لیکن عبدالمطلبؑ اور آمنہؓ نے روپیہ کپڑے اور کچھ کھانے کی چیزیں دیں جن کو دیکھ
کر دوسروں کو حسد ہوا پھر جناب آمنہؓ نے آنحضرتؐ کو گود میں لیا اور پیار کیا اور آپؐ
کی جدائی پر اشکبار ہوئیں پھر حلیمہؓ کے سپرد کر دیا اور فرمایا اے حلیمہ میرے نورِ چشم کی
پوری پوری حفاظت کرنا حلیمہ کہتی ہیں کہ جب میں آنحضرتؐ کو لے کر چلی تو راستہ
میں ہر سنگریزہ، پتھر اور درخت جس کی طرف سے میرا گزر ہوتا تھا سب مجھے مبارکباد
دیتے تھے جب میرے شوہر نے ان کو دیکھا اُن کے نورِ پیشانی سے متعجب ہوئے
اور کہا اے حلیمہ خدا نے ہمیں اس فرزند کے سبب تمام اہل قبیلہ پر ترجیح عطا فرمائی
اس میں شک نہیں کہ یہ بادشاہوں کی اولاد سے ہے غرض جب ہم اپنے قبیلہ کی
طرف واپس چلے راستہ میں چالیس عیسائی راہبوں سے ملاقات ہوئی اُن میں سے
ایک پیغمبر آخر زمان کے اوصاف بیان کر رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ وہ ظاہر ہو چکے ہیں یا
عنقریب ظاہر ہونے والے ہیں اچانک ابلیس ملعون انسانی شکل میں ظاہر ہو کر ان
کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ جس کے اوصاف تم بیان کرتے ہو اسے یہ عورت لیے

Presented by www.ziaraat.com

جارہی ہے جو ابھی ابھی تمہارے پاس سے گزری ہے یہ سنتے ہی وہ لوگ میری طرف دوڑے اور اُس نور کا مشاہدہ کیا جو آنحضرتؐ کے چہرۂ اقدس سے ظاہر ہو رہا تھا شیطان چلایا کہ اسے مار ڈالو اس سے پہلے کہ وہ تم پر مسلط ہو۔

O..... وہ سب تلواریں کھینچے ہوئے میرے سامنے آ گئے اس وقت آنحضرتؐ نے اپنا سر آسمان کی طرف بلند کیا ناگاہ میں نے ایک مہیب آواز رعد کے مانند سُنی اور ایک آگ کو دیکھا جو آسمان سے نازل ہو کر آنحضرتؐ اور اُن کے سب کے درمیان حائل ہو گئی اور وہ سب جل کر راکھ ہو گئے پھر ایک آواز آئی کہ کافر اپنی کوششوں میں ناکام اور ذلیل ہوئے جب آپ کو لے کر میں قبیلہ میں آئی وہاں کے صحرا سرسبز و شاداب ہو گئے درخت میووں سے بھر گئے اور قحط زائل ہو گیا اور آنحضرتؐ کی برکت ظاہر ہوئی ان میں جو بیمار ہوتا اسے آپؐ کے پاس لاتے اور وہ شفایاب ہو جاتا۔

O..... جب آپؐ روانہ ہوئے اُن میں معجزات ظاہر ہوتے رہتے تھے اور وہ لوگ کہا کرتے تھے اے حلیمہ تمہارے اس بچے کے سبب خدا نے ہمیں سعادت مند بنا دیا حلیمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں ہمیشہ آنحضرتؐ سے سنا کرتی تھی کہ آپ فرماتے تھے کہ ہر طرح کی تعریف اسی خدا کے لیے زیبا ہے جس نے مجھے اس شجرے سے قرار دیا جس سے اپنے پیغمبروں کو ظاہر فرمایا ہے آپ ایک دن میں اس قدر بڑھتے تھے جتنا دوسرے بچے ایک مہینہ میں بڑھتے ہوتے اور ایک مہینہ میں اتنا بڑے ہوتے جس قدر دوسرے ایک سال میں بڑے ہوتے جب ہم اپنے لیے کھانا لاتے تو آپ کا ہاتھ اس سے مس کر دیتے پھر اس میں ایسی برکت ہوتی کہ ہم سب سیر ہو جاتے اور وہ کھانا اتنا ہی باقی

رہتا۔ جب آپؐ سات سال کے ہوئے ایک دن حلیمہؓ سے فرمایا کہ مادر گرامی میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان آپ انصاف نہیں کرتی ہیں مجھے تو سایہ میں رکھتی ہیں اور وہ دن بھر دھوپ میں گوسفند چراتے رہتے ہیں اور میں ان گوسفندوں کا دودھ پیا کرتا ہوں لیکن زحمت و تکلیف میں بھائیوں کا ساتھ نہیں دیتا حلیمہؓ نے کہا اے فرزند تمہارے حاسدوں سے مجھے خوف ہے کہ کہیں تمہیں کوئی آزار نہ پہنچائیں پھر تمہارے جدؐ کو کیا جواب دوں گی آپؐ نے فرمایا آپ میرے متعلق کچھ خوف نہ کریں کیونکہ میرا پروردگار میرا محافظ ہے دوسرے دن صبح بہت اصرار کیا اور اپنے بھائیوں کے ساتھ صحرا کی طرف روانہ ہو گئے رات کو مثل بدر کے صحرا کی افق سے طالع ہوئے حلیمہ استقبال کو دوڑیں اور آپ گود میں لے کر کہا اے فرزند تمام دن تمہاری طرف سے مجھے آپ تھا حلیمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک گوسفند کو میرے فرزند ضمرہ نے مار اتھا جس سے اس کا پاؤں ٹوٹ گیا تھا میں نے دیکھا کہ وہ گوسفند آنحضرتؐ کے پاس آئی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اپنے درد کی شکایت کر رہی ہے آنحضرتؐ نے اپنا دستِ مبارک اُس کے پاؤں پر پھیرا اور چند کلمے اپنی زبان معجز بیان پر جاری کیے بس اُس کا پاؤں درست ہو گیا اور وہ اپنے گلہ میں چلی آئی تمام جانور آنحضرتؐ کے مطیع تھے جب آپؐ چلنے کو کہتے تو چلنے لگتے اور جب رُک جانے کو فرماتے تو سب رُک جاتے تھے ایک دن ان کے بھائی گوسفندوں کو چراتے ہوئے ایسے جنگل میں پہنچے جس میں شیر اور دوسرے درندے بہت تھے اچانک ایک شیر ایک گوسفند پر جھپٹا آنحضرتؐ آگے بڑھے اور شیر سے کچھ فرمایا اس نے سر جھکا لیا اور بھاگ گیا ان کے بھائی

Presented by www.ziaraat.com

ڈرے اور آنحضرت کی طرف دوڑے اور کہنے لگے ہمیں تو تمہارے لیے شیر کا خوف ہوا اور آپ اس کی پرواہ ہی نہیں فرماتے اس سے کچھ باتیں کر رہے تھے آپ نے فرمایا ہاں میں نے اس سے کہہ دیا ہے کہ اس جنگل کے قریب بھی آ کبھی وہ مت جانا میں چاہتا ہوں کہ یہاں گوسفند یں چرین۔

حلیمہ کا ہولناک خواب

(37)......ایک رات حلیمہؑ نے ایک ہولناک خواب دیکھا اور اپنے شوہر سے کہا کہ چلو محمدؐ کو ان کے جد کے پاس پہنچا دیں ہمیں خوف ہے کہ کوئی تکلیف ان کو نہ پہنچے اور اُن کے جد سے ہمیں شرمندگی ہو میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ وہ صحرا میں گئے ہیں اچانک دو مرد قوی ظاہر ہوئے جو ریشمی لباس پہنے ہوئے تھے دونوں آنحضرت کی طرف بڑھے ایک کے ہاتھ میں خنجر تھا جس نے ان کے سینے کو چاک کیا میں خوفزدہ خواب سے بیدار ہوئی حلیمہؑ کے شوہر نے کہا جو کچھ تم کہتی ہو ایسا ہونا محال ہے اس لیے کہ خدا اُن کا محافظ ہے اور لوگوں نے ان کی نسبت بڑی بڑی باتیں بیان کی ہیں اور اُمید ہے کہ وہ سب ظاہر ہوں گی؛ اور جو کچھ ہم نے اُن سے مشاہدہ کیے ہیں وہ سب اُن خبروں کی تصدیق کرتے ہیں صبح کو ہر چند حلیمہؑ نے چاہا کہ آنحضرت کو کسی حیلہ سے اپنے پاس روک لیں وہ صحرا میں نہ جائیں مگر وہ راضی نہ ہوئے اور حسب معمول اپنے بھائیوں کے ساتھ روانہ ہوئے آدھا دن گزرا تھا کہ حلیمہ کے لڑکے روتے پیٹتے اپنے قبیلہ کی طرف آئے حلیمہؑ نے جب ان کی آواز سنی اپنے گھر سے نکلیں خاک سر پر ڈالتی ہوئی اپنے بالوں کو نوچتی ہوئی ان کے پاس

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

آئیں اور پوچھا کہ تمہیں کیا ہوا اور محمدؐ کو کہاں چھوڑا؟ انہوں نے کہا ہم جس وقت صحرا میں پہنچے تو ایک درخت کے نیچے جا کر بیٹھے کہ اچانک دو قوی الجثہ مرد آئے جن جیسے ہم نے کبھی نہ دیکھے تھے اور محمدؐ کو اپنے ساتھ پہاڑ کی ایک چوٹی پر لے گئے یہ دیکھتے ہی ہم تمہارے پاس بھاگے ہوئے آئے ہیں یہ سنتے ہی حلیمہؓ نے اپنے منہ پر طمانچے مارے اور کہا یہ ہے میرے خواب کی تعبیر ہے اور چلاتی ہوئی صحرا کی جانب دوڑیں اُن کے شوہر اپنے قبیلہ والوں کے ساتھ حربے اور ہتھیار لے کے اُن کے ہمراہ روانہ ہوئے جب اس مقام پر پہنچے تو دیکھا کہ آنحضرتؐ بیٹھے ہیں اور سب کو سفند اُن کے گرد جمع ہیں آپؐ نے فرمایا کہ جب حلیمہ فریاد کرتی ہوئی دکھائی دیں ملائکہ میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے حلیمہ کہہ رہی تھیں واضیعاہ اے فرزند تجھے تیرے ساتھیوں میں کمزور پا کر مار ڈالا اس وقت فرشتوں نے مجھے گود میں لیا' پیار کیا' اور کہا کیا کہنا ہے آپ کے ایسے کمزور کا پھر حلیمہؓ نے کہا واوحیدہ (ہائے تنہائی) پھر فرشتوں نے مجھے گود میں لے کر پیار کیا اور کہا کیا کہنا ہے آپ کے ایسے تنہا کا! آپ تنہا نہیں ہیں آپؐ کے ساتھ خدا' فرشتے اور تمام مؤمنین ہیں پھر جب حلیمہؓ نے کہا وا یتیما پھر فرشتوں نے مجھے بوسہ دیا اور کہا کیا کہنا ہے آپؐ جیسے یتیم کا جس سے زیادہ کوئی خدا کے نزدیک بلند مرتبہ نہیں اور خدا نے آپؐ کے لئے بے انتہا بھلائیاں مہیا کر رکھی ہیں جب حلیمہؓ میرے نزدیک پہنچیں اور مجھے اپنی گود میں لیا اس وقت میرا ہاتھ فرشتوں کے ہاتھ میں تھا لیکن حلیمہ ان کو نہیں دیکھتی تھیں

Presented by www.ziaraat.com

رسولؐ خدا کا گوسفند چراتے گم ہو جانا

(38)......کتاب انوار میں ہے کہ اس واقعہ کے بعد حلیمہ رضی اللہ عنہا کو وقوع حوادث کا خوف ہوا آنحضرت کو لے کر مکّہ کی طرف چلیں کہ اُن کے جد کے سپرد کر دیں راستہ میں عرب کے ایک قبیلہ کی طرف سے گزریں جن میں ایک بوڑھا کاہن بھی تھا جس کی پلکیں آنکھوں پر جھکی ہوئی تھیں لوگ اس کے گرد جمع تھے حلیمہؓ جب اُس کے قریب سے گزریں وُہ کاہن بے ہوش ہو گیا جب اسے ہوش آیا تو اس نے کہا وائے ہو تم پر اُس عورت کو پکڑو جو اونٹ پر سوار جا رہی ہے اور اُس سے اُس لڑکے کو چھین کر مار ڈالو اس سے پہلے کہ وُہ تمہارے شہروں کو برباد و ویران کرے حلیمہ کہتی ہیں کہ یہ سُنتے ہی لوگ تلواریں کھینچتے ہوئے میری طرف دوڑے جب میرے پاس پہنچے ایک سخت و تیز ہوا چلی جس نے اُن سب کو زمین پر ٹپک دیا اور میں بچ کر نکل آئی اور مجھے کچھ پرواہ نہ ہوئی یہاں تک کہ مکّہ میں پہنچ گئی اور آنحضرتؐ کو ایک جماعت کے پاس چھوڑ کر ایک کام چلی گئی جب واپس آئی تو آپ کو نہ پایا ان لوگوں سے دریافت کیا انہوں نے کہا ہم نے اسے نہیں دیکھا حلیمہؓ نے فیصلہ کیا کہ اگر مجھے آپؐ نہ ملے تو خدا کی قسم اسی پہاڑ سے اپنے تئیں گرا دوں گی پھر اپنا گریبان چاک کر ڈالا اور روتی پیٹتی ہر طرف دوڑنے لگیں اچانک ایک بوڑھے شخص کو دیکھا جس کے ہاتھ میں عصا تھا اُس نے میرے اضطراب و بیقراری کا سبب پوچھا: میں نے پورا حال بیان کیا اُس نے کہا گھبراؤ نہیں میں تمہیں اس کے پاس پہنچائے دیتا ہوں جو تمہیں اُس کا پتہ بتا دے گا غرض وُہ مجھے ایک بُت کے پاس لے گیا جس کو ہبل کہتے تھے اور اس سے کہا اے ہبل محمدؐ کہاں کہاں گئے

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

ہیں؟ جب اُس نے حضرتؐ کا نام سنا غش کھا کر گر پڑا یہ دیکھ کر دہ مرد دوڑا اور بھاگ گیا آخر میں عبدالمطلبؑ کے پاس گئی اور یہ سارا حال بیان کیا عبدالمطلبؑ نے اہل مکہ کو بلا کر ہر طرف آپؐ کی تلاش میں روانہ کیا اور خود کعبہ کے پردوں سے لپٹ کر بارگاہِ ایزدی میں تضرع و زاری شروع کی اسی اثنا میں ایک آواز سنائی دی کہ اے عبدالمطلبؑ اپنے فرزند کے بارے میں خوف نہ کرو فلاں وادی میں کیلے کے درخت کے قریب دیکھو وہ اس طرف دوڑے وہاں دیکھا کہ آپؐ اس درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے ہیں عبدالمطلبؑ نے ان کو گود میں لیا پیار کیا اور کہا اے فرزند تجھے یہاں کون لایا؟ آپؐ نے فرمایا کہ ایک سفید پرندہ میں بھوکا بھی تھا اور پیاسا بھی تھا میں نے اس درخت کا پھل کھایا اور اس چشمہ کا پانی پیا اور وہ پرندہ جبرائیلؑ تھے۔

(39)......اس کے بعد سے عبدالمطلبؑ نے آپؐ کو اپنے ساتھ رکھا اور آپؐ کی خدمت و حفاظت کرتے رہے کچھ دنوں کے بعد آپؐ کی آنکھیں آشوب کر آئیں عبدالمطلبؑ آپؐ کو ایک طبیب کے پاس لے گئے جو جحفہ میں رہتا تھا میں نے آپؐ کے چہرہ سے چادر ہٹائی صومعہ آپؐ کی تعظیم کے لیے جھکا اور پوری عمارت کو لرزہ ہوا اُس طبیب راہب نے جس وقت یہ حال دیکھا تو آپؐ کے پیغمبر ہونے کی شہادت دی اور اقرار کیا اور کہا اس کی آنکھیں میرے علاج کی محتاج نہیں ہیں اس کی برکت سے نابینا آنکھوں والے ہو جائیں گے اے شیخ جان لو کہ یہ بزرگ عرب اور اولین و آخرین کا سردار اور شفیع روز جزا ہے ملائکہ مقربین اس کی مدد کریں گے اور خدا اسے کافروں سے جہاد و قتال کا حکم دے گا وہ خدا کی مدد سے ہمیشہ مظفر و منصور ہوگا اور

Presented by www.ziaraat.com

سب سے زیادہ دشمن خود اس کی قوم کے لوگ ہوں گے اگر میں اس وقت تک زندہ رہا تو اس کی نصرت کروں گا۔

(40)...... جب عبد المطلبؑ کی وفات کا وقت آیا آپ نے حضرت ابو طالبؑ سے آنحضرتؐ کے بارے میں وصیت کی اور ان کی حفاظت و دلجوئی و اکرام کے لیے بہت تاکید فرمائی اور پھر رحلت فرما گئے حضرت ابو طالبؑ اور جناب فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا اپنی اولاد پر آپ کو ترجیح دیا کرتے تھے اور جو حق خدمت تھا بجا لاتے تھے۔

(41)...... بعض کتابوں میں حلیمہؓ سے روایت ہے کہ وہ کہتی ہیں کہ پہلی مرتبہ جب آنحضرت کو میری گود میں دیا آپؐ نے اپنی آنکھیں کھولیں کہ مجھے دیکھیں آپ کی آنکھوں سے ایک نور ساطع ہوا جس سے تمام گھر روشن ہو گیا آپؐ کے حیرت انگیز حالات میں سے یہ بھی ہے کہ میرا بچہ آپ کا احترام کرتا تھا راتوں کو جب بیدار ہوتی تو آنحضرتؐ کے جسم سے نور ساطع دیکھتی جس سے آسمان تک روشنی ہوتی اور ایک شخص کو دیکھتی جو سبز لباس پہنے ہوئے آنحضرتؐ کے سر کے پاس بیٹھا ہوتا اور آپ کو پیار کرتا اور شفقت سے پیش آتا جب میں اپنے شوہر سے بیان کرتی تو وہ کہتے کہ ان کے حیرت انگیز حالات پوشیدہ رکھو جب سے وہ پیدا ہوئے ہیں تمام راہب اور کاہن بے قرار اور متعجب ہیں اور ان کے لیے خواب و خور حرام ہے

(42)...... حلیمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب میں ان کو مکہ سے لے کر چلی جس شے کے پاس سے گزرتی وہ مجھ کو خوشخبری دیتی اور جس زمین پر سے گزرتی وہ سرسبز و شاداب ہو جاتی اور درخت پھلوں سے بھر جاتے میں نے آپؐ کے جسم اور لباس کو کبھی

Presented by www.ziaraat.com

نجس نہیں دیکھا گویا کسی نے ان کو کوئی دوسرا صاف ستھرا رکھا کرتا ہے راتوں کو میں آپ کو ذکرِ خدا کرتے ہوئے سنا کرتی، فرمایا کرتے تھے لَا اِلٰــــهَ اِلَّا اللّٰــــهُ قُدُّوْسًا قُدُّوْسًا وَقَدْ نَامَتِ الْعُيُوْنُ وَالرَّحْمٰنُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَــوْمٌ (خدا کے سوا کوئی معبود نہیں وہ پاک ہے وہ پاک ہے تمام آنکھیں سو رہی ہیں اور رحمٰن کو نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند) میں آپؐ کے رعب و جلالت کے سبب اپنے شوہر کے پاس نہ سوتی تھی وہ کبھی بائیں ہاتھ سے کوئی چیز نہیں اٹھاتے تھے جو چیز اٹھاتے بِسْمِ اللّٰہِ کہہ کے اٹھاتے جو شخص آپ کو دیکھتا آپ کی محبت سے بیتاب ہو جاتا ایک دن میری گود میں بیٹھے تھے اور ہماری گوسفندوں کا گلہ گزر رہا تھا ان میں سے ایک گوسفند گلہ سے علیحدہ ہو کر حضرتؐ کے پاس آئی اور سجدہ کیا اور آپؐ کے سر کو چوما پھر دوسری گوسفندوں میں جا کر مل گئی روزانہ ایک نور آفتاب سے زیادہ روشن ایک مرتبہ آسمان سے نیچے آتا اور آپ کو گھیر لیتا، اور ایک گھڑی کے بعد روشن ہو جاتا جب میرے بچے کھیلتے تو میرے لڑکوں کا ہاتھ پکڑ کر لڑکوں کے درمیان سے باہر لاتے اور فرماتے آؤ ہم کھیلنے کے واسطے پیدا نہیں ہوتے ہیں

ایک کاہن کا واقعہ

(43)...... حلیمہ کہتی ہے کہ لوگوں کے اصرار پر میں ایک مرتبہ آپ کو ایک کاہن کے پاس لے گئی اور ان کا حال بیان کیا کاہن نے کہا ٹھہرو میں اس سے خود اس کے حالات معلوم کرتا ہوں کیونکہ وہ تم سے زیادہ سمجھدار ہے جب آپؐ نے اپنے

حالات بیان کیے تو کاہن نے جست کی اور آپ کو گود میں لے لیا اور بلند آواز سے پکارا کہ اے اہل عرب اس مصیبت سے بچنے کی کوشش کرو جو تم پر آنے والی ہے اور اس لڑکے کو مجھ سمیت مار ڈالو اگر اس کو چھوڑ دو گے بے شبہ تمہاری عقلوں کو حماقت سے نسبت دے گا' تمہارے دین کو بدل دے گا جو تم نہیں جانتے حلیمہ کہتی ہیں کہ جب میں نے اس کی یہ باتیں سنیں تو آنحضرتؐ کو اس کی گود سے لے لیا اور کہا تو دیوانہ ہے؛ اور آپ کو لے کر جلدی سے اپنے خیمہ میں چلی آئی اس دن تمام اہل قبیلہ کے خیموں سے بوئے مشک آتی رہی روزانہ آسمان سے دو پرندے آتے اور آپؐ کے کپڑوں میں پوشیدہ ہو جاتے۔

رسولؐ خدا کی برکت

(44)...... کتاب عدد میں حلیمہؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنی سعد میں ایک درخت تھا جو خشک ہو گیا تھا جس میں کبھی پھل نہیں لگتے تھے ہم لوگ اس کے سایہ میں ٹھہرتے تھے آنحضرتؐ میری گود میں تھے وہ درخت آپؐ کے اعجاز سے اسی وقت سرسبز و شاداب ہو گیا اور اس میں پھل لگ گئے میں نے جس زمین پر آنحضرت کو بٹھایا آپ کی برکت سے اُس میں سبزہ پیدا ہو گیا اور وہ آباد ہو گئی بنی سعد میں ایک عورت تھی جس کو مسکین کہتے تھے وہ نہایت پریشان حال تھی وہ حضرت ایک دن آنحضرت کو گود میں لے کر اپنے خیمہ میں لے گئی اس کے بعد اس کی حالت درست ہونے لگی وہ روزانہ آتی تھی اور آپ کا منہ چوما کرتی تھی اور شکر کا اظہار کیا کرتی

(45)...... حلیمہ کہتی ہیں کہ جب تک آپؐ سوتے تو میں حضرتؐ کے جمال مبارک کو

دیکھا کرتی تھی آپ کی آنکھیں کھلی رہتیں اور آپ کا اثر رہتا تھا جب تک آپ ہمارے ساتھ تھے ہماری کوئی آرزو ایسی نہ تھی جو پیدا ہوئی ہو اور دوسرے دن پوری نہ ہو گئی ہو

(46)......ایک دفعہ ایک دن ایک بھیڑیا بکری کا ایک بچہ پکڑ لے گیا میں بہت رنجیدہ ہوئی پھر میں نے دیکھا کہ آپؐ نے اپنا منہ آسمان کی طرف بلند کیا اچانک وہ بھیڑیا اس بچہ کو لا کر میرے پاس ڈال گیا ہمیشہ ایک بادل آپؐ کے سر پر دھوپ میں سایہ کیئے رہتا اور سخت بارش میں ایک قطرہ پانی کا آپؐ پر نہ گرتا جب تک وہ ہمارے ساتھ تھے ہم پر سردی وگرمی کا اثر نہ ہوا ہمیشہ ہمارے خیمہ سے آسمان تک نور بلند رہتا تھا جب کبھی میں چاہتی کہ آپ کا سر دھوؤں تو دیکھتی کہ کسی نے پہلے سے دھو رکھا ہے اور جب چاہتی کہ آپ کا لباس بدلوں تو آپؐ کے کپڑے تبدیل کیے ہوئے ملتے اور حضرتؐ نئے کپڑے پہنے ہوئے ہوتے۔

(47)......حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت ہے کہ جب آنحضرتؐ بائیس مہینے کے ہوئے آپ کی آنکھیں آشوب کر آئیں عبدالمطلبؑ نے ابوطالبؑ سے کہا کہ ایک راہب طبیب کے پاس لے جائیں جو جحفہ میں رہتا ہے حضرت ابوطالبؑ آپ کو اُس کے صومعہ تک لائے اور اس کے دروازہ پر پہنچ کر آواز دی راہب نے دیکھا کہ اُس کا صومعہ نور سے معمور ہو گیا اور فرشتوں کے پروں کی آواز اُس کے کانوں میں سُنائی دینے لگی اُس نے سر اپنے صومعہ سے باہر نکالا اور پوچھا آپ کون ہیں فرمایا میں ابو طالب پسر عبدالمطلب ہوں اپنے بھتیجا کو لایا ہوں کہ اُس کی آنکھ کا علاج کرو راہب نے پوچھا وہ کہاں ہے فرمایا اس گہوارہ میں دھوپ سے حفاظت کے لیے بٹھا رکھا ہے

Presented by www.ziaraat.com

راہب نے کہا کھولو کہ میں دیکھوں جب گہوارہ سے پردہ اُٹھایا اور ایک نور چمکا راہب ڈر گیا اور کہا پردہ گرا دو اور اپنے صومعہ میں اپنا سر داخل کر لیا اور کہا میں خدا کی وحدانیت کی گواہی دیتا ہوں اور شہادت دیتا ہوں کہ خدا کی قسم یہ تو پیغمبر خدا ہے تو ہی وہ ہے جس کی خدا نے توریت وانجیل میں موسیٰؑ وعیسیٰؑ کی زبانی خوشخبری دی ہے پھر دوبارہ کلمہ شہادتین پڑھ کر اپنا سر صومعہ سے باہر نکالا اور کہا تمہارے برادرزادہ کی شان بہت بلند ہے جیسا کہ تم نے سنا اور تم اس کی مدد کرو گے اور ان کے دشمنوں کو اُن سے دفع کرو گے جناب ابو طالبؑ واپس آئے اور جناب عبدالمطلب سے راہب کی گفتگو بیان کی جناب عبدالمطلبؑ نے فرمایا اے فرزند خاموش رہو کہیں کوئی یہ باتیں سُن نہ لے خدا کی قسم محمدؐ بادشاہ عرب وعجم ہوگا۔

(48)......روایت ہے کہ حضرت ابو طالبؑ بتوں کے پاس نہیں جاتے تھے اور قریش اس بارے میں اُن سے تکرار کرتے اور بتوں کی پرستش پر اصرار کرتے تو وہ فرماتے کہ میں اپنے برادرزادہ محمدؐ سے جدا نہیں ہو سکتا اور اس کی مخالفت بھی نہیں کر سکتا وہ بتوں کو دیکھنا پسند نہیں کرتا ہے نہ اُن کا نام سُننا چاہتا ہے قریش نے کہا اسے سمجھاؤ اور بتوں کی تعظیم کی عادت ڈالو ابو طالبؑ نے کہا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ، ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا اس لیے کہ شام کے تمام راہبوں سے میں نے سنا ہے کہ بتوں کی بربادی اسی بچہ کے ہاتھ سے ہوگی قریش نے پوچھا کیا تم نے بھی اس سے کوئی خاص بات مشاہدہ کی جس سے اُن کی باتوں کی تصدیق ہوئی؟ آپؑ نے فرمایا ہاں شام کے راستہ میں ایک خشک درخت کے نیچے ہم لوگ ٹھہرے تھے وہ اسی وقت

Presented by www.ziaraat.com

اس کے اعجاز سے شاداب ہو گیا اور اُس میں پھل لگ گئے جب ہم لوگ وہاں سے روانہ ہوئے تو اُس درخت نے اپنے تمام پھل اُس پر نثار کر دیئے اور خدا کے حکم سے گویا ہوا کہ اے شجرہ طیبہ نبوت اور شجرہ عظیم رسالت اپنے مبارک ہاتھوں کو مجھ پر پھیرتے جاؤ تا کہ قیامت تک سرسبز و شاداب رہوں یہ سُن کر محمدؐ نے اپنا ہاتھ اس پر پھیرا تو وہ سرسبز و شاداب ہو گیا پھر واپسی پر جب ہم لوگ اُس درخت کے پاس آئے تو دیکھا کہ ہر طرح کے پرندے جو دُنیا میں ہیں اُس درخت کی شاخوں پر اپنے اپنے گھونسلے بنائے ہوئے ہیں اور ہر پرندے کی تعداد کے مطابق اُس میں شاخیں پیدا ہو گئی ہیں اور اس قدر لمبا اور قد آور ہے کہ اس جیسا کوئی درخت کبھی نظر سے نہیں گزرا اور تمام پرندوں نے آپؐ کے سر پر اپنے پروں سے سایہ کر لیا اور گویا ہوئے کہ ہمیں آپؐ کے دست مبارک کی برکت سے اس درخت پر اپنے پناہ کی جگہ میسر آئی ہے۔

قحط سے نجات

(49)......بعض معتبر کتابوں میں ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بچپن میں ایک مرتبہ مکہ میں قحط پڑا اور کئی سال تک بارش نہیں ہوئی آخر رقیقہ دختر صیفی نے خواب میں دیکھا کہ ایک ہاتف کہہ رہا ہے کہ اے گروہ قریش ایک پیغمبر تم میں مبعوث ہوگا وہ پیدا ہو چکا ہے جس کی برکت و رحمت سے فراوانی تمہیں حاصل ہے عبدالمطلبؑ کو بلاؤ وہ اپنے فرزندزادہ کو شفیع قرار دیں و دُعا کریں تو خدا بارش برسائے گا غرض عبدالمطلبؑ آپ کو اپنے کاندھے پر سوار کر کے کوہ ابوقبیس پر تشریف لے گئے اکابر قریش آپ کے گرد جمع ہوئے آپ ﷺ نے بارش کی دُعا کی اُسی وقت آنحضرت ﷺ کی

Presented by www.ziaraat.com

برکت سے بارش شروع ہوئی یہاں تک کہ سیلاب مکہ کے پہاڑوں سے جاری ہوا۔

رسولؐ خدا کا ابو طالبؑ کے ساتھ سفرِ شام

(50)......ابن بابویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو طالبؑ سے روایت کی ہے کہ رسولؐ خدا آٹھ سال کے تھے کہ میں نے شام کی جانب تجارت کے لیے جانے کا ارادہ کیا اُس وقت ہوا بہت گرم تھی جب میں نے سفر کا قصد کیا میرے عزیزوں نے کہا کہ محمدؐ کو کس کے پاس چھوڑ و گے میں نے کہا اپنے ساتھ لے چلوں گا کیونکہ مجھے کسی کا اعتبار نہیں کس کے سپرد کروں انہوں نے کہا کہ اس گرم موسم میں اس پروردہ حرم و بطحا کو سفر میں لے چلنا مناسب نہیں ہے میں نے کہا خدا کی قسم! میں اس کو جدا نہیں کر سکتا میں اُس کے لیے ایک محمل تیار کروں گا غرض میں نے آپ کو اونٹ پر بٹھایا اور اُن کے اونٹ کو ہر وقت اپنے سامنے رکھتا تھا تا کہ وہ میری نظروں سے اُوجھل نہ ہوں جب دھوپ تیز ہوتی تو ایک سفید بادل برف کی طرح کا آتا اور آپ کو سلام کر کے آپؐ کے سر پر سایہ فگن ہوتا وہ جہاں جہاں جاتے وہ بادل آپؐ کے ساتھ رہتا اور اکثر عمدہ پھل اس سے گرتے ایک دن اثنائے راہ میں پانی کی قلت ہوگئی ہمارے قافلہ والے ایک مشک پانی کی ایک اشرفی کے عوض خرید کیا کرتے لیکن ہمارے پاس آنحضرتؐ کی برکت سے پانی بہت کافی تھا اور کسی وقت کم نہ ہوا ہم جس منزل پر ٹھہرتے آپؐ کی برکت سے حوض بھر جاتے اور وہاں کی زمین سبزہ سے پر ہو جاتی اور ہر وقت ہم پر فراوانی اور فراخی حاصل تھی راستہ میں جو اونٹ تھک کر بیٹھ جاتا آپؐ اپنا دستِ مبارک اُس پر پھیر دیتے وہ پھر چلنے لگتا۔

Presented by www.ziaraat.com

○......جب ہم بصرہ شہر کے نزدیک پہنچے ایک راہب کا صومعہ نظر آیا اچانک ہم نے دیکھا وہ صومعہ آپؐ کے استقبال کے لیے گھوڑے کی مانند تیز رواں ہوا اور ہمارے قریب پہنچ کر ٹھہر گیا اُس میں ایک نصرانی راہب تھا جس کو بحیرا کہتے تھے جو کسی شک وشبہ کرنے والوں سے آشنا نہ تھا اور نہ کسی سے گفتگو کرتا تھا جو قافلہ بھی اس کی طرف سے گزرتا وہ کسی کا حال دریافت نہ کرتا جب اس نے صومعہ کو حرکت میں دیکھا اور قافلہ پر نظر پڑی تو آپ کو پہچانا اور کہا جو کچھ میں نے پڑھا اور سنا ہے اگر سچ ہے تو وہ آپؐ ہی ہیں آپؐ کے علاوہ کوئی اور نہیں ہو سکتا پھر ہم لوگ ایک بڑے درخت کے نیچے ٹھہرے جو اس کے صومعہ کے نزدیک تھا اُس درخت کی شاخیں خشک ہو چکی تھیں اور اس میں پھل نہیں لگتے تھے۔

○......ہمیشہ قافلے اُسی درخت کے نیچے ٹھہرا کرتے تھے جب آنحضرتؐ اس درخت کے نیچے رونق افروز ہوئے وہ درخت لہلہا اُٹھا اس میں بہت سی شاخیں پیدا ہو کر آنحضرتؐ کے سر پر سایہ فگن ہو گئیں اور تین قسم کے پھل اس میں لگ گئے دو گرمیوں کے موسم کے اور ایک سردی کی فصل کا اہلِ قافلہ یہ حال دیکھ کر متعجب ہوئے بحیرا کو بھی حیرت ہوئی اُس نے اپنے ساتھ اتنا کھانا لیا جو صرف آنحضرتؐ کے لیے کافی تھا اور اپنے صومعہ سے باہر آیا اور آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے کہ اس بچہ کا متکفل کون ہے حضرت ابو طالبؑ کہتے ہیں میں نے کہا میں ان کی خدمت میں رہتا ہوں پوچھا آپؑ کا اس سے کیا رشتہ ہے؟ میں نے کہا میں اس کا چچا ہوں اُس نے کہا اس کے تو بہت سے چچا ہیں تم اس کے کون سے چچا ہو میں نے کہا وہ

Presented by www.ziaraat.com

میرے حقیقی بھائی کا لڑکا ہے پھر وہ بول اٹھا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ لڑکا وہی ہے جس کو میں جانتا ہوں اگر وہی نہ ہوا تو میں بحیرا نہیں پھر اس نے کہا کہ کیا آپ اجازت دیتے ہیں کہ میں یہ کھانا ان کے لیے لے جاؤں میں نے کہا ہاں لے چلو اور میں نے آنحضرتؐ سے جا کر کہا کہ ایک شخص آیا ہے اور تمہاری ضیافت کے لیے کھانا لایا ہے کھالو آپؐ نے فرمایا کیا تنہا میرے لیے کھانا لایا ہے اور میرے ساتھی نہ کھائیں گے؟ بحیرا نے کہا حضور! اس سے زیادہ میرے پاس نہ تھا۔

○.....فرمایا کیا تم اجازت دیتے ہو کہ میں سب کو اس میں شریک کرلوں؟ اس نے کہا ہاں ہاں اُس وقت آنحضرتؐ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا بسم اللہ کھاؤ ابوطالبؑ کہتے ہیں ہم ایک سو ستر آدمی تھے اور سب نے مل کر وہ کھانا کھایا اور سیر ہو گئے پھر وہ اتنا ہی باقی رہا بحیرا آنحضرتؐ کی خدمت میں کھڑا پنکھا جھل رہا تھا اور حیرت میں غرق تھا اور بار بار جھکتا اور آپ کا سرِ اقدس چوم لیتا تھا اور کہتا تھا مسیح کے پروردگار کے حق کی قسم! یہ وہی ہے لوگ نہیں سمجھتے تھے کہ وہ کیا کہتا ہے آخر قافلہ میں سے ایک شخص نے کہا اے راہب تیری باتیں عجیب ہیں ہم اکثر تیرے صومعہ کی طرف سے گزرے ہیں تو کبھی ہماری طرف متوجہ نہ ہوا بحیرا نے کہا ہاں لیکن اس مرتبہ میرا حال عجیب ہے میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے ہو، اور وہ چند امور جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے یہ لڑکا جو اس درخت کے نیچے بیٹھا ہے اگر تم اس کو پہچان لیتے جس طرح میں پہچانتا ہوں تو بے شبہ اپنی گردنوں پر سوار کر کے شہر میں پھراتے خدا کی قسم اس مرتبہ جو کچھ تمہارا اکرام کر رہا ہوں تو صرف اسی لڑکے کی وجہ سے ہے جب وہ میرے صومعہ کے

www.ziaraat.com
Saheefe-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

قریب آیا تو میں نے اس کے آگے ایک نور دیکھا جو زمین سے آسمان تک ساطع تھا اور کچھ مردوں کو دیکھا جو یاقوت و زبرجد کے پنکھے ہاتھوں میں لیے ہوئے آپ کو جھل رہے تھے اور ایک دوسری جماعت طرح طرح کے میوے لیے ہوئے اس پر نثار کر رہی تھی اور یہ بادل اس کے سر پر سایہ کیے ہوئے رہتا ہے کبھی جدا نہیں ہوتا میرا عبادت خانہ اُس کے استقبال کے لیے تیز رفتار گھوڑے کی طرح دوڑا یہ درخت مدتوں سے خشک تھا اس میں شاخیں بہت کم تھیں، اس کے اعجاز سے شاداب ہو گیا اور حرکت میں آیا دوسری اور شاخیں نکل آئیں اور تین طرح کے پھل اُس میں پیدا ہو گئے اور یہ تمام حوض اُس زمانہ سے خشک ہو گئے تھے جب سے بنی اسرائیل کے حواریوں کے بعد ان میں اختلاف و فساد پیدا ہوا ہم نے کتاب شمعونؑ میں پڑھا ہے کہ شمعون نے اُن پر لعنت کی تھی اور فرمایا تھا کہ جب تم دیکھو کہ ان حوضوں میں پانی نکل آیا ہے تو سمجھ لینا کہ اُس پیغمبر کی برکت کے سبب سے ہے جو شہر تہامہ میں ظاہر ہوگا اور مدینہ کی طرف ہجرت کرے گا اس کی قوم میں اس کا نام امینؑ اور آسمان میں احمدؐ ہوگا وہ نسلِ اسمٰعیلؑ ابن ابراہیمؑ سے ہوگا خدا کی قسم یہ وہی ہے پھر بحیرا آنحضرت کی طرف متوجہ ہوا اور کہا میں آپؐ سے تین خصلتوں کے بارے میں دریافت کرتا ہوں اور لات و عزّیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ جواب دیجیے حضرتؐ نے لات عزّیٰ کا نام سنا تو غضبناک ہوئے اور فرمایا ان کے واسطے سے مجھ سے نہ پوچھنا خدا کی قسم کسی چیز کو ان دونوں سے زیادہ دشمن نہیں رکھتا ہوں یہ دونوں بُت پتھر کے ہیں اور میری قوم ان کو اپنی حماقت سے پوجتی ہے یہ سن کر بحیرا نے کہا یہ پہلی علامت ہے پھر کہا اچھا آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ

Presented by www.ziaraat.com

بتائیے آپؐ نے فرمایا ہاں اب جو پوچھنا چاہو پوچھو اس لیے کہ تم نے مجھے اُس خدا کی قسم دی ہے جو میرا اور تمہارا پروردگار ہے جس کا کوئی مثل نہیں بحیرا نے کہا آپؐ کی خواب و بیداری کا حال معلوم کرنا چاہتا ہوں پھر آپؐ کے اکثر حالات دریافت کیے آپؐ نے سب کے جوابات دیے اُس نے تمام جوابات وامور کتابوں میں لکھے ہوئے مضمون سے مطابق پائے جو پڑھ چکا تھا پھر بحیرا آنحضرتؐ کے قدموں پر گر پڑا تلووں کو چومتا اور کہتا کس قدر خوشگوار ہے آپؐ کی خوشبو اے وہ کہ تمام پیغمبروں سے آپ کی پیروی بہتر ہے اور دُنیا میں جو کچھ روشنی ہے آپؐ کے سبب سے ہے مسجدیں آپؐ کے نام سے آباد ہوں گی گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ لشکر کشی کر رہے ہیں' عربی گھوڑوں پر سوار ہیں' اور عرب وعجم جبراً آپؐ کے مطیع وفرمانبردار ہیں اور گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ لات وعزّیٰ کو آپؐ نے توڑ ڈالا ہے اور خانہ کعبہ کو اپنے قبضہ میں لے لیا ہے اور اُس کی کنجی جس کو چاہتے ہیں دیتے ہیں اور کتنے عرب وعجم کے بہادروں اور سورماؤں کو ہلاک کر دیا ہے جنت ودوزخ کی کنجیاں آپؐ کے پاس ہیں اور فائدہ عظیم آپؐ کے ساتھ ہے آپؐ ہی ہیں جو بتوں کو توڑیں گے، آپؐ ہی وہ ہیں کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تمام بادشاہانِ عالم ذلت وخواری کے ساتھ آپؐ کے دین میں داخل ہوں گے پھر دوبارہ آپؐ کے دست وپائے کو بوسہ دیا اور کہا اگر میں آپؐ کے زمانہ تک زندہ رہا تو آپؐ کے سامنے آپؐ کے دشمنوں سے شمشیر زنی کروں گا اور جہاد کروں گا آپؐ ہی بہترین بنی آدمؑ اور پرہیزگاروں کے پیشوا اور خاتم المرسلینؐ ہیں خدا کی قسم آپ کی ولادت باسعادت کے دن زمین مسکراتی اور قیامت تک مسکراتی رہے

Presented by www.ziaraat.com

کی خدا کی قسم اگر ہے، بت اور شیاطین آپؐ کے ظہور سے گریاں ہیں اور قیامت تک گریاں رہیں گے آپؐ ہی ابراہیمؑ کی دعا اور عیسیٰؑ کی بشارت ہیں آپؐ اہل جاہلیت کی نجاستوں سے ہمیشہ پاک و مطہر رہے ہیں پھر ابو طالبؑ کی طرف رخ کیا اور پوچھا آپؑ ان سے کیا نسبت رکھتے ہیں، ابو طالبؑ نے کہا وہ میرا فرزند ہے بحیرا نے کہا ایسا نہیں ہو سکتا ان کے ماں باپ اس وقت تک زندہ نہیں ہو سکتے: ابو طالبؑ نے کہا تم نے سچ کہا میں اُس کا چچا ہوں، ان کے باپ کا انتقال اس وقت ہو چکا جبکہ وہ رحم مادر میں تھے اور جب ماں کا انتقال ہوا تو وہ چھ برس کے تھے بحیرا نے کہا اب آپ نے سچ کہا، میں تو یہ مصلحت سمجھتا ہوں کہ آپؑ اس کو اپنے شہر واپس لے جائیں کیونکہ رُوئے زمین پر کوئی ایسا یہودی' عیسائی اور صاحب کتاب نہیں ہے جو نہ جانتا ہو کہ وہ پیدا ہو چکے ہیں اور ہر ایک ان کو علامتوں کے ساتھ دیکھتا ہے اور پہچانتا ہے اُسی طرح جس طرح میں پہچانتا ہوں وہ ان کے ساتھ ان کو ہلاک کرنے کے لیے مکر و حیلہ کریں گے اور یہودی تو اس میں سب سے زیادہ پیش پیش رہیں گیا ابو طالبؑ نے پوچھا ان کی عداوت کا سبب کیا ہے؟ بحیرا نے کہا یہ کہ وہ پیغمبر ہوگا اور جبرائیلؑ اس پر نازل ہوں گے اور ان کے دینوں کو منسوخ کردے گا ابو طالبؑ نے کہا نہیں انشاء اللہ خدا اس کو نہیں چھوڑے گا کہ کوئی ضرر پہنچے پھر بحیرا نے چاہا کہ آنحضرت کو وداع کرے تو بہت رویا اور کہا اے فرزند آمنہ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ تمام عرب آپ ﷺ کے ساتھ دشمنی اور جدال و قتال کریں گے اور آپ ﷺ کے اعزاء سے قطع تعلق کرلیں گے اگر آپ کی قدر جانتے تو اپنے لڑکوں سے زیادہ عزیز رکھتے پھر میری طرف متوجہ ہوا اور

Presented by www.ziaraat.com

کہا اے عم محترم اس کی قرابت کی رعایت کرو اور اپنے پدر بزرگوار کی وصیت کا خیال رکھو بہت جلد تمام قریش آپؐ سے کنارہ کشی کریں گے آپ پرواہ نہ کرنا آپؐ کے بھی ایک فرزند ہوگا جو ہر حال میں اس کا معین و مددگار رہے گا آسمانوں میں اس کی شجاعت کی مدح ہوگی اس سے دو فرزند ہوں گے جو شہادت کے درجہ پر فائز ہوں گے وہ سید و بزرگ عرب اور اس امت کا ذوالقرنین ہوگا اور وہ خدا کی کتابوں میں عیسیٰؑ کے اصحاب سے زیادہ مشہور و معروف ہے۔

(51)...... جناب ابوطالبؑ کہتے ہیں کہ جب ہم شام کے نزدیک پہنچے تو خدا کی قسم اشام کے قصر حرکت میں آ گئے اور ان سے ایک نور آفتاب کے نور سے زیادہ روشن ظاہر ہوا جب ہم لوگ شام میں داخل ہوئے تماشائیوں کی کثرت سے بازار میں داخل ہونا ممکن نہ ہو سکا ہر طرف سے لوگ آپؐ کے جمال عدیم المثال کے نظارہ کے لیے دوڑ پڑے اور آپؐ کے حسن و جمال اور فضل و کمال کا شہرہ تمام اطراف شام میں پہنچا جس جس جگہ راہب اور عالم تھے آنحضرتؐ کے گرد آ کر جمع ہوئے علمائے اہل کتاب کا ایک سب سے بڑا عالم نسطورا تین دن تک آتا رہا اور آنحضرتؐ کے برابر بیٹھا کرتا تھا لیکن کوئی گفتگو نہیں کی جب تیسرا دن ختم کے قریب پہنچا وہ بیتابانہ آپ کی خدمت میں آیا اور آپؐ کے گرد گھومنے لگا میں نے پوچھا اے راہب تو کیا چاہتا ہے اُس نے کہا ان کا کیا نام ہے میں نے کہا محمدؐ نام ہے یہ سنتے ہی اس کا رنگ متغیر ہو گیا اس نے کہا آپ اُن سے التماس کیجیے کہ اپنی پشت و شانے کھولیں آنحضرتؐ نے اپنے شانے پر سے پیراہن ہٹایا تو راہب کی نظر مہر نبوت پر پڑی

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

دیکھتے ہی وہ بیتاب ہو کر گر پڑا اور اس کو چومنے لگا اور مجھ سے کہا کہ بہت جلد اس خورشید نبوت کو واپس لے جایئے اگر آپ جانتے کہ اس سرزمین پر ان کے کس قدر دشمن ہیں تو ہرگز ان کو اپنے ساتھ نہ لاتے پھر وہ روزانہ آپ کی خدمت میں آتا اور مراسم خدمت بجالایا کرتا لذیذ کھانے آپؐ کے لیے لاتا جب ہم لوگ شام سے واپس چلے تو آپؐ کے لیے وہ ایک پیراہن لایا اور عرض کیا کہ آپؐ اس کو پہن لیں شائد اس کے سبب سے کبھی کبھی مجھے یاد فرمالیں جب میں نے دیکھا کہ آپؐ کے چہرہ سے آثار کراہت ظاہر ہورہے ہیں تو میں نے پیراہن لے کر رکھ لیا اور کہا میں ان کو پہنا دوں گا اور نہایت عجلت کے ساتھ حضرت کو لے کر بیت اللہ الحرام کی طرف واپس آ گیا جب اہل مکہ کو ہمارے آنے کی خبر معلوم ہوئی ابو جہل کے سوا تمام چھوٹے بڑے آپؐ کے استقبال کو آئے۔

(52)......روایت ہے کہ جب ابو طالبؑ نے شام کا ارادہ کیا حضرت رسولؐ خدا آپ کے مہار ناقہ سے لپٹ گئے اور کہا اے عم محترم مجھے کس پر چھوڑے جاتے ہیں نہ میرے باپ ہیں نہ ماں ہیں یہ سن کر ابو طالبؑ رونے لگے اور حضرت کو اپنے ساتھ لے لیا جب کبھی راستہ میں ہوا گرم ہوتی ایک بادل ظاہر ہوتا جو آنحضرتؐ کے سر پر سایہ کرتا یہاں تک کہ اثنائے راہ میں ایک راہب کے صومعہ کے پاس جس کو بحیرا کہتے تھے ہم پہنچے اس نے دیکھا کہ بادل ہمارے ساتھ حرکت میں ہے وہ اپنے صومعہ سے باہر آیا اور ہمارے لیے چند خادم حاضر کیئے اور ہماری دعوت کی ہم قافلہ کے تمام لوگ راہب کے صومعہ میں پہنچے اور آنحضرت کو اپنے سامان کے پاس چھوڑ

Presented by www.ziaraat.com

دیا جب بحیرا نے دیکھا کہ بادل ہماری قیام گاہ ہی پر ٹھہرا ہوا ہے تو اس نے پوچھا کیا اہلِ قافلہ سے کوئی نہیں آیا لوگوں نے کہا سب آئے ہیں سوائے ایک لڑکے کے جس کو ہم نے مال و سامان کے پاس چھوڑ دیا ہے بحیرا نے کہا مناسب نہیں ہے کہ ہماری دعوت میں شرکت سے کوئی بچ جائے اس لڑکے کو بھی بلاؤ، اور کسی کو آنحضرتؐ کے پاس بھیجا جب آپؐ روانہ ہوئے تو بادل بھی ساتھ چلا بحیرا نے کہا یہ کس کا لڑکا ہے کہا گیا ابو طالبؑ کا بحیرا نے ابو طالبؑ سے پوچھا کیا یہ آپؑ کا لڑکا ہے؟ آپؑ نے فرمایا یہ میرے بھائی کا لڑکا ہے پوچھا بھائی کہاں ہے؟ فرمایا وہ جب شکمِ مادر میں تھے اُس وقت اُن کا انتقال ہو گیا تھا بحیرا نے کہا ان کو اپنے شہر واپس لے جاؤ کیونکہ اگر یہودیوں نے پہچان لیا جس طرح میں ان کو پہچانتا ہوں تو یقیناً ان کو قتل کر ڈالیں گے سمجھ لیجئے کہ ان کی قدر و منزلت بہت زیادہ ہے وہ اس امت کے پیغمبر ہیں اور شمشیر و جہاد کے ساتھ خروج کریں گے۔

ایک سفر کا واقعہ

(53)......یعلیٰ نسابہ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ جس سال تجارت کی غرض سے شام تشریف لے گئے خالد بن اسید و طلیق بن ابی سفیان آپؐ کے ساتھ قافلہ میں تھے واپس آ کر آنحضرتؐ کے تعجب انگیز واقعات مثل آنحضرتؐ کی رفتار اور سواری اور جانوروں کی اطاعت وغیرہ سے متعلق بیان کیے اور کہا کہ جب ہم بصرہ شہر کے بازار میں پہنچے راہبوں کے ایک گروہ کو دیکھا جن کے چہرے زرد تھے معلوم ہوتا تھا کہ ان کے رخساروں پر زعفران مل دیا گیا ہے ان کے اعضا کانپ رہے تھے وہ ہمارے پاس

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

آئے اور کہنے لگے کہ ہمارے بزرگ کے پاس چلئے جو کلیسائے اعظم میں رہتے ہیں جو یہاں سے قریب ہے ہم نے کہا کہ ہمیں تم سے کیا واسطہ وہ کہنے لگے کہ اگر آپ ہمارے عبادت خانہ تک چلیں تو کیا حرج ہے ہم آپ کا احترام کرتے ہیں وہ سمجھتے تھے کہ محمدؐ ہمارے ساتھ ہیں غرض ہم لوگ ان کے ساتھ ایک بہت بڑے عبادت خانہ میں داخل ہوئے وہاں دیکھا کہ ایک مرد بزرگ درمیان میں بیٹھا ہے اور اس کے شاگرد اس کے گرد جمع ہیں اس کے ہاتھ میں ایک کتاب ہے وہ کبھی اس کتاب میں نظر کرتا ہے کبھی ہم لوگوں کو دیکھتا ہے آخر اپنے مصاحبین سے کہنے لگا تم نے کوئی کام نہ کیا میں جس کو چاہتا ہوں تم اس کو نہیں لائے ہو پھر اس نے ہم لوگوں سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ ہم نے کہا ہم قریش میں سے ایک گروہ ہیں پوچھا کس قبیلہ سے ہو ہم نے کہا ہم فرزندان عبدالشمس میں سے ہیں اس نے پوچھا کوئی اور بھی تمہارے ساتھ ہے؟ ہم نے جواب دیا کیوں نہیں ایک جوان بنی ہاشم میں سے ہے جس کو ہم یتیم فرزند عبدالمطلب کہتے ہیں یہ سنتے ہی ایک آواز نکالی اور قریب تھا کہ وہ بیہوش ہو جائے اور اپنی جگہ سے اچھل پڑا اور کہا افسوس افسوس دین نصرانیت برباد ہو گیا پھر اپنے لیک صلیب پر تھوڑی دیر تکیہ کر کے غور و خوض کرتا رہا اسی (۸۰) اور اس کے شاگرد اس کے گرد حلقہ کیئے ہوئے تھے پھر اس نے ہم سے کہا کیا ممکن ہے کہ اس جوان کو مجھے دکھاؤ ہم نے کہا ہاں ہاں چلو تو وہ ہمارے ساتھ بازار بصرہ میں آیا آنحضرتؐ بازار میں خورشید تاباں کی طرح کھڑے تھے، اور چہرۂ اقدس سے نور چمک رہا تھا اور دیکھنے والے چاروں طرف سے آپؐ کے جمال مبارک کے نظارہ میں محو تھے اور خریدار مشغول

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

یوسف روپے لئے ہوئے آپؐ کے جمال کی دید کے شوق میں آپؐ سے سودا کر رہے تھے اور آپ کا مال تجارت زیادہ قیمتیں دے دے کر خرید رہے تھے اور اپنے اموال بہت کم درہم پر آپؐ کے ہاتھ فروخت کر رہے تھے ہم نے چاہا کہ راہب کو کسی دوسرے شخص کو دکھائیں تا کہ اس کا امتحان ہو جائے اُس نے کہا بس بس میں نے پہچان لیا اور بیقرار ہو کر آپؐ کے قریب دوڑا ہوا گیا اور سر مبارک کو چومنے لگا اور کہا آپؐ ہی وہ مقدس ہیں اور آنحضرتؐ کی نشانیوں سے متعلق بہت سے سوالات کیے آپؐ نے سب کے جوابات دیئے پھر اس نے کہا اگر میں آپؐ کے زمانہ تک موجود رہا تو آپ کی خدمت میں رہ کر ایسا جہاد کروں گا جو حق جہاد ہے پھر ہم لوگوں سے کہا کہ بہتر زندگی اور موت اسی کے ساتھ ہے جو شخص اس کی پیروی کرے گا وہ زندہ جاوید ہوگا جو شخص اسکے طریقہ سے منحرف ہوگا اس طرح مرے گا کہ کبھی زندہ نہ ہوگا تمام نفع اور فائدہ عظیم اُسی کے ساتھ ہے یہ کہا اور اپنے کلیسا میں واپس چلا گیا۔

رسولؐ خدا اور خدیجہؑ کا سامان تجارت

(54)......حدیث میں روایت ہے کہ جس سال حضرت سرورِ کائناتؐ خدیجہؑ کا مال لے کر تجارت کے لیے شام کی طرف تشریف لے گئے تھے آپؐ کے ساتھ عبد مناۃ بن کنانہ اور نوفل بن معاویہ بھی قافلہ میں تھے جب شام میں پہنچے ابوالموہب راہب نے ان کو دیکھا اور پوچھا آپ لوگ کون ہیں ان لوگوں نے کہا کہ ہم کعبہ کے رہنے والے اہلِ قریش میں سے چند تاجر ہیں اُس نے پوچھا کہ قریش میں سے کوئی اور بھی آپ کے ساتھ ہے؟ لوگوں نے کہا ہاں فرزندانِ ہاشم میں سے ایک جوان ہے جس کا

نام محمدؐ ہے ابوالمویہب نے کہا میں اسی کو چاہتا ہوں انہوں نے کہا قریش میں اس سے کم شہرت کا کوئی نہیں اس کو یتیم قریش کہتے ہیں وہ قریش کی ایک خاتون خدیجہ کا مال اجرت پر فروخت کر رہا ہے انہوں نے کہا تمہیں اس سے کیا کام ہے ابوالمویہب نے اپنا سر ہلایا اور کہا وہی ہے مجھے اس کو دکھاؤ لوگوں نے کہا ہم نے اس کو بازار بصرہ میں چھوڑا تھا یہی باتیں ہو رہی تھیں کہ آنحضرت آتے ہوئے دکھائی دیئے جب اس کی نظر آنحضرتؐ پر پڑی اس سے قبل کہ لوگ آنحضرت کو بتائیں اس نے کہا یہی ہے اور آنحضرت کو تنہائی میں لے گیا اور بہت دیر تک آپؐ سے راز کی باتیں کیں پھر آپ کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور کوئی چیز اپنی آستین سے نکالی اور چاہا کہ آپ کو دے آپؐ نے قبول نہ فرمایا غرض وہ آپؐ سے علیحدہ ہو کر ان لوگوں کے پاس آیا اور کہا مجھ سے یہ نصیحت سن لو اور اس کے دامن سے وابستہ ہو جاؤ اور اس کی فرمانبرداری کرو کیونکہ یہ جوان خدا کی قسم! پیغمبر آخرزمان ہے اور بہت جلد ظاہر ہوگا اور لوگوں کو کلمہ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ کی دعوت دے گا جب وہ پیغمبر ہونے کا اعلان کرے بلا تامل اس کی پیروی کرنا پھر پوچھا کہ کیا اس کے چچا ابو طالبؑ کے کوئی فرزند پیدا ہوا ہے جس کا نام علیؑ ہو؟ ان لوگوں نے کہا نہیں اس نے کہا یا تو پیدا ہو چکا ہے یا عنقریب پیدا ہوگا سب سے پہلے جو اس پیغمبر پر ایمان لائے گا وہی ہوگا اس کے وصی ہونے کے متعلق میں نے کتابوں میں پڑھا ہے جس طرح محمدؐ کے پیغمبر ہونے کے بارے میں پڑھا ہے وہ سید عرب اور اس امت کا عالم ربانی اور آخرالزمان کا ذوالقرنین ہوگا اور شمشیر زنی کا حق جہادوں میں ادا کرے گا ملاء اعلےٰ میں اس کا نام

Presented by www.ziaraat.com

علیؑ ہے قیامت کے دن پیغمبر آخر الزمان کے بعد اُس کا رتبہ سب سے بلند ہوگا فرشتے اس کو بطل از ہر مفلح (فلاح یافتہ روشن شجاع) کہتے ہیں جس طرف رُخ کرے گا یقیناً فتح پائے گا وہ تمہارے پیغمبرؐ کے اصحابؓ میں آسمان پر آفتاب سے زیادہ مشہور ہے۔

کعبہ کی حفاظت

(55)...... کلینی نے امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ جب قریش نے جاہلیت میں کعبہ کو منہدم کر کے چاہا کہ پھر سے بنائیں لیکن نہ بنا سکے آخر اُن کے دل میں گزرا کہ کسی نے ان سے کہا ہے کہ تم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ اپنے پاکیزہ مال لائے ایسا مال نہ ہو جو قطع رحم یا دوسرے حرام طریقہ سے حاصل کیا گیا ہو انہوں نے ایسا ہی کیا تو وہ مشکل دور ہو گئی اور کعبہ کو بنانا شروع کیا آخر حجر اسود نصب کرنے کا وقت آیا تو آپس میں اختلاف پیدا ہوا کہ کون نصب کرے یہاں تک کہ اُن میں باہم جنگ وجدال کی نوبت پہنچ گئی آخر اس بات پر فیصلہ ہوا کہ جو سب سے پہلے مسجد الحرام میں آئے اس کو حکم قرار دینا چاہیے؛ تو سب سے پہلے آنحضرتؐ داخل کعبہ ہوئے ان لوگوں نے آپؐ سے حال بیان کیا آنحضرتؐ نے ایک چادر بچھائی اور خود حجر اسود کو اٹھا کر اُس پر رکھا اور روسائے قبیلہ سے کہا ہر طرف سے چادر کو پکڑ کر اٹھائیں اس طرح لوگ حجر کو اس کے مقام تک لائے پھر آنحضرتؐ نے خود اٹھا کر اس کے مقام پر نصب کر دیا خدا نے ان کو اس شرف سے مخصوص فرمایا۔

Presented by www.ziaraat.com

کعبہ کی نئی تعمیر

(56)......امام جعفر صادقؑ منقول ہے کہ آنحضرتؐ کی بعثت سے تیس سال پہلے مکہ میں سیلاب آیا اور کعبہ کی دیواریں شکستہ اور چھوٹی ہوگئیں اور چور سونے کے ہرن چرالے گئے جن کے پاؤں جواہرات کے تھے تو قریش نے ارادہ کیا کہ دیواریں بالکل توڑ کر از سر نو تعمیر کریں اور کعبہ کی چوڑائی اور زیادہ کریں لیکن یہ خوف ہوا کہ پھاوڑا اُس پر مارتے ہی کوئی بلا ان پر نازل نہ ہو جائے ولید بن مغیرہ نے کہا کہ میں کھودنے کی ابتدا کرتا ہوں اگر خدا ہمارے اس ارادہ سے خوش ہے تو کوئی بلا نہ آئے گی اور اگر وہ ہمارے اس فعل سے راضی نہیں اور کسی بلا کی علامت ظاہر ہوئی تو ہم کعبہ کو موجودہ حالت پر چھوڑ دیں گے غرض وہ کعبہ کی چھت پر گیا اور ایک پتھر کو حرکت دی کہ یہاں سے ایک سانپ نکل کر حملہ آور ہوا اور سورج کو گہن لگ گیا جب ان لوگوں نے یہ حال مشاہدہ کیا بارگاہ رب العزت میں تضرع وزاری شروع کی اور کہا پالنے والے ہماری نیت فساد کی نہیں ہے بلکہ ہم تو کعبہ کی اصلاح چاہتے ہیں اس کے بعد سانپ غائب ہو گیا انہوں نے دیواریں گرائیں اور جناب ابراہیمؑ کی رکھی ہوئی بنیاد تک کھودتے ہوئے پہنچے جب اس کو بھی کھود کر کعبہ کو وسیع کرنا چاہا تو ایک عظیم زلزلہ پیدا ہوا اور تاریکی چھا گئی بنائے ابراہیمؑ تیس گز لمبی اور چوبیس گز چوڑی تھی اس کی اونچائی نو گز تھی قریش نے مشورہ کیا کہ طول وعرض کو اُسی طور رہنے دو؛ اونچائی زیادہ کر دو حجر اسود نصب کرنے پر آپس میں نزاع ہو گئی ہر قبیلہ کہتا تھا کہ ہم نصب کرنے کے زیادہ حقدار ہیں آخر معاملہ حکم پر طے ہوا کہ جو شخص باب بنی شیبہ سے پہلے داخل ہو

Presented by www.ziaraat.com

وہی فیصلہ کردے تو سب سے پہلے جو اس دروازہ سے آیا وہ سرورِ کائنات تھے لوگوں نے آپ کو دیکھ کر کہا امین آگیا جو یہ فیصلہ کرے گا ہمیں منظور ہے غرض آنحضرتؐ نے اپنی ردائے مبارک اور بروایتے اپنی عبا بچھادی اور حجر اسود اس پر رکھ دیا اور فرمایا کہ اس کے چاروں سروں کو قریش کے ہر قبیلہ کا ایک ایک آدمی پکڑے بنی عبدالشمس سے عتبہ بن ربیعہ نے اور اسود بن عبدالمطلب نے بنی اسد بن عبدالعزیٰ سے اور ابو حذیفہ بن المغیرہ نے بنی مخزوم سے اور قیس بن عدی نے بنی سہم سے چادر کے گوشوں کو پکڑ کر اٹھایا پھر آنحضرتؐ نے حجر اسود کو خود اٹھا کر اس کی جگہ پر رکھ دیا بادشاہِ رُوم نے ایک کشتی میں چھت کے لیے لکڑیاں وغیرہ جو ضرورت تھی بھر کر بھیجی تھیں اس لئے کہ حبشہ میں اس کے لیے ایک عبادت خانہ تیار کیا جائے لیکن ہوا نے اس کشتی کو مکہ کے ساحل پر پہنچادیا جو وہاں پہنچ کر کیچڑ میں پھنس گئی اور کسی طرح نہ نکلی قریش کو یہ خبر معلوم ہوئی تو دریا کے کنارے آئے دیکھا کہ جو کچھ ان کو کعبہ کی چھت اور اس کی آرائش کے لیے ضرورت ہے سب کچھ اس کشتی میں موجود ہے انہوں نے وہ سب خرید لیا اور مکہ میں اٹھا لائے لکڑیوں کی پیمائش کی تو وہ کعبہ کی چھت کی چوڑائی کے مطابق تھیں غرض کعبہ کی تعمیر مکمل کر کے اس پر یمنی کپڑے کے پردے ڈال دیئے۔

(57)...... امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ حضرت سرورِ عالمؐ نے کعبہ کی تعمیر میں اپنے اور قریش کے درمیان قرعہ ڈالا تو کعبہ کے دروازے سے رکن یمانی اور حجر کے درمیان تک آپؐ کے حصہ میں آئی اور دوسری روایت کے موافق حجر اسود سے رکن شامی تک بنی ہاشم سے مخصوص ہوئی۔

Presented by www.ziaraat.com

(58)...... حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت ہے کہ پیغمبرؐ خدا نے قریش سے پوشیدہ بیس حج کیے بعثت سے پہلے دس اور بروایتے سات حج کیے اور چار برس کی عمر میں نماز پڑھی جبکہ جناب ابو طالبؑ شہر بصرہ تشریف لے گئے تھے۔

چاند سے گفتگو

(59)...... دلائل النبوۃ میں عباس سے روایت ہے کہ آپ نے ایک دن آپؐ سے عرض کیا کہ یا رسولؐ اللہ میرا آپؐ کے دین میں داخل ہونا اس سبب سے ہوا کہ میں نے آپ کو گہوارہ میں دیکھا کہ آپؐ چاند سے گفتگو کرتے اور اس کو اشارہ کرتے تھے اور وہ آپؐ کے اشارہ پر ہر طرف گھومتا تھا آپؐ نے فرمایا کہ میں چاند سے کلام کرتا اور وہ مجھ سے وہ مجھے رونے سے روکے رکھتا تھا اور میں اس کے سجدہ کی آواز سنتا تھا جبکہ وہ کرسی کے نیچے سجدہ کیا کرتا تھا۔

(60)...... بعض کتابوں میں مرقوم ہے کہ آنحضرتؐ پانچ سال حلیمہؓ کے پاس رہے چھٹے سال جناب آمنہؑ کا انتقال ہوا اور ساتویں سال اہلِ مکہ کو بہت سے کاہنوں نے آنحضرتؐ کی نبوت کی خبر دی اور اسی سال، راہب جحفہ کا واقعہ پیش ہوا اسی سال آنحضرتؐ کی برکت اور عبد المطلبؑ کی دُعا سے بارش ہوئی اُسی، سال عبد المطلب سیف بن ذی یزن کی تہنیت کے لیے گئے اور اُس نے اُن کو آنحضرتؐ کی نبوت کی خوشخبری دی اور آٹھویں سال جناب عبد المطلبؑ کی رحلت ہوئی جبکہ اُن کی عمر بیاسی سال اور بروایتے ایک سو بیس سال تھی اور ابو طالبؑ کو آنحضرتؐ کی حفاظت کے بارے میں وصیت فرمائی اور وہ آنحضرتؐ کی کفالت وحفاظت میں مشغول ہوئے

Presented by www.ziaraat.com

بیان کرتے ہیں کہ اسی سال حاتم اور نوشیرواں نے وفات پائی اور ہرمز پسر نوشیرواں بادشاہ ہوا اور سال نہم ابو طالب آنحضرت کو شام کے سفر میں ہمراہ لے گئے بعض نے روایت کی ہے نویں سال آنحضرتؐ ابو طالبؑ کے ساتھ بصرہ گئے اور بارہویں سال شام گئے اور بحیرا کا قصہ دُوسری مرتبہ کے سفر میں پیش آیا آپؐ کی ولادت کے سترھویں سال ہرمز معزول کیا گیا اور لشکر کے بڑے لوگوں نے اس کو اندھا کر دیا اور انیسویں سال اس کو مار ڈالا اور اس کے لڑکے پرویز کو بادشاہ بنایا اور تیسویں سال کعبہ از سرِ نو تعمیر کیا گیا اور بعضوں کے قول کے مطابق پچیسویں سال جناب خدیجہ سے عقد ہوا اور سب سے زیادہ صحیح قول کے مطابق پینتیسویں سال کعبہ کی از سرِ نو تعمیر ہوئی اور کہتے ہیں کہ اسی سال جناب فاطمہ صلوات اللہ علیہا پیدا ہوئیں اور اڑتیسویں سال روشنیوں کے دیکھنے اور فرشتوں کی آوازیں سننے سے آثار نبوت ظاہر ہوئے اور چالیسویں سال آنحضرتؐ مبعوث رسالت ہوئے اسی سال پرویز بادشاہ عجم ہوا اور اس نے بادشاہ عرب نعمان بن منذر کو قتل کیا۔

عائشہ اور فاطمہؑ

(61)......امام جعفر صادقؑ سے حدیث میں منقول ہے کہ ایک مرتبہ جناب رسولؐ خدا گھر میں تشریف لائے تو دیکھا کہ عائشہ جناب فاطمہؑ کو ڈانٹ رہی ہیں اور کہتی ہیں کہ اے خدیجہؑ کی بیٹی تو یہ سمجھتی ہے کہ تیری ماں کو ہم پر کوئی فضیلت ہے ہم پر اس کو کیا فوقیت ہو سکتی ہے وہ بھی ہماری طرح ایک عورت تھی جناب فاطمہؑ نے آنحضرت کو دیکھا تو رونے لگیں آپؐ نے شفقت سے فرمایا پارۂ جگر تیرے رونے کا کیا سبب ہے عرض کیا

Presented by www.ziaraat.com

عائشہؓ نے میری والدہ گرامی کا نام حقارت سے لیا ہے اور مجھے سرزنش کی ہے یہ سن کر آنحضرت کو غصہ آ گیا اور فرمایا اے حمیرا خاموش رہو خدا اس عورت کو برکت دیتا ہے جو اپنے شوہر کو بہت دوست رکھتی ہے اور اس کے اولاد بہت ہوتی ہے اور خدیجہؓ خدا اس پر رحمت نازل کرے اس کے بطن سے خدا نے مجھے طاہر و مطہر عبداللہ و قاسم جیسے دو فرزند عطا فرمائے اور ان کے شکم سے فاطمہؑ پیدا ہوئی لیکن تیرے رحم کو خدا نے بانجھ رکھا ہے

حفاظتِ رسولؐ خدا

(62)......روایت میں کہ اللہ نے محمدؐ سے فرمایا کہ تمہارے لیے آخرت دُنیا سے بہتر ہے اور تمہارا پروردگار قیامت کے دن تمہیں اس قدر عطا کرے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔ خدا نے آنحضرت کو بہشت میں ہزار قصر ایسے بخشے ہیں جنکی زمین مشک کی ہے۔ اور ہر قصر میں حوریں اور خدمتگار اس قدر ہیں جو قصر کے شایان ہے۔

وَالضُّحٰى ۔ وَاللَّيْلِ إِذَا سَجٰى ۔ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ۔ وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولٰى ۔ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ۔ أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا فَآوٰى ۔ وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدٰى ۔ وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنٰى (سورۃ ضحیٰ، آیت ۱ تا ۸) واضح ہو کہ اس آیت کی تفسیر میں مفسرین کے درمیان اختلاف ہے۔

(1)......: یہ کہ کیا خدا نے تمہیں یتیم بغیر باپ ماں کے نہیں پایا تو تمہیں عبدالمطلب اور ابو طالبؑ کے ذریعہ پناہ دی اور تمہاری تربیت و حفاظت پر ان کو مؤکل کیا اور تمہیں

Presented by www.ziaraat.com

گم شدہ پایا یعنی تم اپنے دادا سے مکہ کے دروں میں گم ہو گئے تھے تو عبدالمطلب کی تمہاری طرف راہنمائی کی اور بعض کہتے ہیں کہ آپ ایک سفر میں ابوطالب کے ہمراہ تھے رات کو شیطان نے آکر آپؐ کے ناقہ کی مہار پکڑ لی اور راستہ سے الگ کر دیا پھر جبرائیل آئے اور شیطان کو بھگا دیا اور ناقہ کو قافلہ سے ملحق کر دیا اور دوسرے رسول تمہیں عائل یعنی مفلس و تہی دست پایا تو خدا نے خدیجہؑ کے مال سے اور کافروں کی غنیمتوں سے غنی کر دیا منقول ہے کہ امام زین العابدین علیہ السلام سے لوگوں نے پوچھا کہ خدا نے کس سبب سے آپ کو یتیم کر دیا اور آپؐ کے ماں باپ کو آپ کی کم سنی میں دنیا سے اٹھا لیا؟ آپؑ نے فرمایا اس لیے کہ آنحضرتؐ پر کسی مخلوق کا حق نہ رہے اور دوسری حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اس لئے یتیم کر دیا کہ سوائے خدا کے آنحضرتؐ پر کسی کی اطاعت واجب و لازم نہ ہو

(2):......امام محمد باقر اور امام جعفر صادق اور امام رضا علیہم السلام سے منقول ہے کہ مطلب یتیم تھے کا مطلب یہ ہے کہ تم اپنے زمانہ کے یکتا کمالات میان مثل در یتیم کے تھے خدا نے تمہاری طرف لوگوں کی راہنمائی کی اور تمہیں مرجع خلائق بنایا اور تم لوگوں میں گمنام رہتے تھے لوگ تمہیں پہچانتے نہیں تھے اور تمہاری قدر و منزلت نہیں سمجھتے تھے تو اہل دنیا کو ہدایت کی تاکہ وہ تمہیں پہچانیں وہ خلائق کو تمہاری طرف محتاج کیا تو ان کو تمہارے علم سے غنی کر دیا۔

(3):......حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ "تمہیں تنہا پایا تو لوگوں کے لیے تمہیں پناہ کا مرکز بنا دیا اور تمہاری قوم تمہیں گمراہ سمجھتی تھی تو ان کو تمہاری

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

شناخت کی ہدایت فرمائی اور پریشان اور مفلس دیکھا۔ یہ کہ تو تمہیں بے مال و دولت کی کمی تھی تو تمہیں سب سے بے نیاز کر دیا، تمہاری دعا کو قبولیت کا درجہ دے دیا کہ اگر پتھر کو سونا بنا دینے کی دعا کرو گے تو مقبول ہوگی اور جس جگہ غذا میسر نہ ہوگی تمہارے لئے اشجار سے کھانا آ جائے گا جس جگہ پانی نہ ہوگا تمہارے لیے پانی پیدا کر دے گا اور غرضیکہ تمہارا ہر حال میں محافظ و مددگار بنایا

رسولؐ خدا کا حلیہ و عادات

(63) حدیث میں جناب امام حسن اور امام حسین علیہم السلام سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ کی آنکھوں سے آپ کی عظمت ظاہر ہوتی تھی اور سینہ اقدس سے ہیبت نمایاں تھی اور چہرہ اقدس سے نور درخشاں تھا جس طرح چودھویں رات کا چاند چمکتا ہے کمر سے اوپر کچھ بلندی تھی جس سے بہت بلند معلوم ہوتے تھے سر مبارک بڑا تھا سر کے بال نہ گھنگھریالے تھے نہ بالکل سیدھے کھڑے کھڑے اکثر اوقات کان کی لو سے آگے نہیں بڑھتے تھے جب کبھی زیادہ لمبے ہو جاتے تو بیچ میں سے مانگ نکال لیا کرتے تھے اور سر کے دونوں طرف بالوں کو ڈال لیا کرتے تھے آپؐ کا چہرہ اقدس سفید و نورانی تھا پیشانی کشادہ، ابرو باریک کمان کی طرح کھنچے ہوئے اور باہم ملے ہوئے نہ تھے بعض روایات میں ہے کہ ملے ہوئے تھے ایک رگ پیشانی کے درمیان تھی جو غصہ کے وقت پھول جاتی اور ابھر آتی تھی اور آنحضرتؐ کی ناک کشیدہ اور باریک تھی درمیان سے اٹھی ہوئی جس سے ایک نور چمکتا تھا ریش مبارک گھنی تھی جس کے بال برابر برابر اِدھر اُدھر نکلے ہوئے نہ تھے دہن اقدس بالکل چھوٹا نہ تھا دانت

Presented by www.ziaraat.com

بہت سفید براق نازک اور کشادہ تھے نہایت نرم بال سینہ سے ناف تک اُگے ہوئے
تھے اور گردن صفائی درخشندگی اور استقامت میں چاندی کی طرح تھی جو بنائی جاتی
ہے اور صیقل کی جاتی ہے آپؐ کے جسم کے تمام اعضا نہایت مناسب اور قوی تھے اور
سینہ اور پیٹ ایک دوسرے کے برابر تھے دونوں شانوں کے درمیان کشادگی تھی اور
جسم کی تمام جوڑ کی ہڈیوں کے سرے مضبوط اور ٹھوس تھے یہ شجاعت وقوت کی نشانی
ہے اور عرب میں قابل تعریف سمجھا جاتا ہے بدن مبارک سفید و نورانی تھا سینہ کے
درمیان سے ناف تک بالوں کا ایک باریک سیاہ چمکدار خط تھا جو چاندی کی طرح تھا
جس پر صیقل کیا ہوا ہو ان کی صفائی کی زیادتی کے سبب ایک سیاہ خط معلوم ہوتا تھا
آپؐ کے پستان سینہ اور شکم ہر طرف بالوں سے خالی تھے آپؐ کے ہاتھوں اور شانوں
پر بال تھے کلائیاں چوڑی اور ہتھیلیاں کشادہ تھیں ہاتھ پاؤں مضبوط تھے صفتیں
مردوں کے لئے پسندیدہ اور بہادری اور طاقت کی علامتیں ہیں انگلیاں لمبی، بازو اور
پنڈلیاں صاف و کشادہ تھیں پاؤں کے تلوے برابر نہ تھے بلکہ درمیان میں سے خالی
تھے جو زمین پر نہ لگتے تھے پشتِ پا صاف و نرم تھیں اس حد تک کہ اگر ان پر پانی کا
قطرہ گرتا تو رکتا نہ تھا، راستہ چلنے میں مغروروں کی طرح پاؤں کو زمین پر کھینچتے نہ تھے
بلکہ اٹھا کر چلتے تھے سر جھکا کر چلتے جیسے کہ بلندی سے اترتے ہیں جباروں کی طرح
گردن ٹیڑھی نہ کرتے قدم دور دور رکھتے مگر متانت و وقار کے ساتھ رکھتے کسی سے
گفتگو کرتے تو صاحبانِ دولت کی طرح گوشہ چشم سے نہ دیکھتے بلکہ پورے جسم کے
ساتھ اس کی طرف مڑ جاتے اکثر نگاہیں نیچی رکھتے اور بہ نسبت آسمان کے زمین کی

طرف زیادہ دیکھتے نظر کرنے میں پوری آنکھیں کھول کر نہ دیکھتے بلکہ گوشۂ چشم سے دیکھتے جس کو دیکھتے سلام میں سبقت فرماتے ہر وقت خموش اور کسی شغل سے خالی نہ رہتے بلاضرورت کلام نہ کرتے باتیں کرنے میں پورا دہن نہ کھولتے لیکن گفتگو واضح اور صاف ہوتی تھی کلمات جامع ہوتے جن میں الفاظ کم اور معانی بہت اور حق ظاہر کرنے والے ہوتے، کلام میں زیادتی نہ ہوتی، اظہار مقصود میں کمی نہ ہوتی نہایت نرم مزاج تھے سختی و درشتی آپؐ کے خلق کریم میں مطلق نہ تھی کسی کو حقیر نہ سمجھتے تھوڑی نعمت کو بہت جانتے اور کسی نعمت کی مذمت نہ کرتے لیکن دنیائے فانی کے کھانے پینے کی چیزوں کی تعریف بھی نہ فرماتے کبھی غصہ نہ کرتے لیکن ایسے حق کے بارے میں جو ضائع کیا جاتا اور خدا کے لیے غضبناک ہوتے اس طرح کہ کوئی آپ کو پہچان نہ سکتا، اور آپ کے غضب کے مقابلہ پر ٹھہرنے کی تاب نہ رکھتا تھا یہاں تک کہ حق کے حصول کے لئے انتقام لے کر حق کو جاری فرما لیتے کسی طرف اشارہ کرتے تو چشم مبارک سے نہیں بلکہ ہاتھ سے اشارہ کرتے تعجب کے موقع پر ہاتھ اٹھاتے اور حرکت دیتے کبھی داہنے کو بائیں ہاتھ پر مارتے جب خدا کے لئے غصہ فرماتے تو بہت اظہار کرتے جب خوش ہوتے آنکھیں جھکا لیتے اور خوشی کا اظہار بہت نہ کرتے تھے آپ کا ہنسنا تبسم تھا اور ہنسی کی آواز مشکل سے ظاہر ہوتی کبھی کبھی ہنسنے میں دندان ہائے نورانی شبنم کے قطروں کی طرح چمکنے لگتے گھر کی مشغولیت میں اوقات کو تین (۳) حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا ایک حصہ عبادت خالق کے لئے، ایک حصہ ازواج کے لیے اور اپنی ذات کے لیے جو وقت جس کام کے لئے ہوتا اس میں کسی دوسرے کام

میں مشغول نہ ہوتے تھے اور وقت کا جو حصہ آپ نے اپنے لیے مخصوص فرمایا تھا اس کو بھی دوسرے لوگوں
میں صرف کیا کرتے تھے یعنی بجز کچھ اپنے لئے باقی نہ رکھتے پہلے مخصوص لوگوں سے
ملتے اس کے بعد باقی عوام میں گزارتے ہر شخص کی عزت و بزرگی اس کے علم اور اس
کی فضیلت کے مطابق کرتے اور ان کی ضرورت کے موافق ان کی طرف متوجہ ہوتے
اور جو کچھ ان کے فائدہ و استقامت کی اصلاح کیلئے ضروری ہوتا بیان فرماتے اور ارشاد
فرماتے کہ جو لوگ حاضر ہیں وہ ان لوگوں تک پہنچا دیں جو موجود
نہیں ہیں فرمایا کرتے تھے کہ ان کی حاجتیں مجھ سے بیان کرو جو خود مجھ تک اپنی
حاجتیں نہیں پہنچا سکتے، جو شخص کسی کی حاجت کسی بادشاہ تک پہنچاتا ہے جو خود نہیں
پہنچا سکتا تو خدا قیامت کے دن اسے ثابت قدم رکھے گا ایسی ہی مفید باتوں کے سوا
آپ کی مجلس میں کوئی دوسری بات کا تذکرہ نہیں ہوتا تھا آپ کسی کی لغزش اور گفتگو
میں غلطی پر مواخذہ نہیں فرماتے تھے آپ کے صحابی آپ کی مجلس میں علم کے طالب
ہو کر آتے اور رخصت ہوتے تو علم کی حلاوت و شیرینی لیکر جاتے اور دوسروں کی
رہنمائی کرتے تھے یہ حالات آنحضرتؐ کے گھر سے باہر کے تھے آپ گھر سے
نکلتے تو بے فائدہ گفتگو نہ کرتے تھے لوگوں کو باہم الفت دلاتے اور نفرت پیدا نہیں کرتے
تھے ہر قوم کے بزرگ کی عزت افزائی فرماتے اور اسی کو ان کی قوم پر والی مقرر فرماتے لوگوں کے شر سے
پرہیز کیا کرتے تھے لیکن ان سے علیحدگی اختیار نہیں فرماتے اپنی بشاشت اور حسن خلق وغیرہ
جو ان کے ساتھ نہ کرتے؛ اپنے اصحاب سے ملتے تھے اور ان سب کے حالات معلوم کرتے
رہتے ان کی اچھی باتیں لوگوں میں مشہور کرتے ان کی تعریف کرتے اور بری باتوں کو عیب

Presented by www.ziaraat.com

دیتے اور ان کی برائیوں کو ان کی نظروں میں بُرا ثابت کر کے اُن کو ترک کرانے کی کوشش فرماتے آپ کے تمام کام اعتدال کے ساتھ ہوتے افراط و تفریط سے کام نہ لیتے لوگوں کے حالات سے غافل نہ ہوتے تاکہ وہ خود بھی غافل نہ ہوں اور باطل کی طرف رجوع نہ ہو جائیں اور حق کے اظہار میں کمی نہ کرتے اور اس سے تجاوز بھی نہیں ہوتے تھے نیک لوگوں کو اپنے پاس جگہ دیتے تھے آپ کے نزدیک زیادہ صاحب فضل و شرف وہ تھا جس کی خیر خواہی مسلمانوں کے حق میں زیادہ ہوتی اور سب سے زیادہ معزز وہ تھا جو لوگوں کے ساتھ زیادہ نیکی و احسان کیا کرتا۔

مجلس کے آداب

(64)......آپ کی مجلس کے آداب یہ تھے کہ مجلس میں نہیں بیٹھتے اور وہاں سے نہیں اٹھتے مگر ذکرِ خدا کے ساتھ اور مجلس میں اپنے لیے کوئی مخصوص جگہ خالی قرار نہ دیتے اور لوگوں کو بھی اس سے منع فرماتے جب کسی جلسہ میں تشریف لے جاتے سب کے پیچھے جو جگہ خالی ہوتی وہیں بیٹھ جاتے تھے اور لوگوں کو بھی اسی کی ترغیب دیتے آپ اہل مجلس میں سے ہر ایک کے ساتھ اس طرح احترام و عزت کے ساتھ التفات فرماتے کہ ہر شخص یہ سمجھتا تھا کہ دنیا میں مجھ سے زیادہ آپ کے نزدیک بلند مرتبہ کوئی نہیں جس کے ساتھ بیٹھتے جب تک وہ خود نہ اٹھتا آپ بھی نہ اٹھتے تھے اگر کوئی شخص کوئی حاجت پیش کرتا تو جس قدر ممکن ہوتا پوری کر دیتے تھے ورنہ اس سے شیریں کلامی اور وعدہ کے ساتھ راضی کر لیتے آپ کا خلق تمام دنیا پر چھایا ہوا تھا تمام لوگ آپ کے نزدیک حق میں برابر تھے آپ کی مجلس اقدس بردباری، حیا، سچائی اور امانت

سے مملو ہوتی اُس میں شور و غل نہیں ہوتا تھا، کسی کی بُرائیاں بیان نہیں کی جاتی تھیں اگر کسی سے کوئی غلطی یا خطا سرزد ہوتی تو اس کا ذکر نہیں کیا جاتا تھا سب کے سب آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ عدل و انصاف اور نیکی و احسان کا برتاؤ کرتے اور ہر ایک دوسرے کو تقوے و پرہیزگاری کی وصیت کرتا اور آپس میں تواضع اور عاجزی کا برتاؤ کرتے بڑوں کی عزت کرتے چھوٹوں پر رحم کرتے اور صاحب حاجت کو اپنی ذات پر ترجیح دیتے غریبوں کی رعایت کرتے تھے۔

(65)...... آنحضرتؐ کی عادت اہل مجلس کے ساتھ یہ تھی کہ ہمیشہ کشادہ رو اور نرم خو رہتے، کسی کو آپ کی ہم نشینی سے وحشت و تکلیف نہ ہوتی آپ تند مزاج اور سخت کلام نہ تھے کبھی فحش بات زبان سے نہ نکلتے لوگوں کے عیوب نہ بیان کرتے نہ بہت تعریف کرتے اگر کوئی بات خلاف مزاج ہو جاتی تو نظر انداز فرماتے کوئی شخص آپؐ سے نا اُمید نہیں ہوتا تھا، کسی کی اُمید آپ سے منقطع نہیں ہوتی تھی، کسی سے لڑتے نہ تھے بہت باتیں نہ کرتے جس چیز سے کوئی فائدہ نہ ہوتا اس کی طرف توجہ نہ کرتے، کسی کی مذمت نہ کرتے، کسی کی سرزنش نہ فرماتے لوگوں کے عیب اور غلطیوں کی جستجو نہ کرتے، کسی امر میں کلام نہ کرتے اُس کے سوا جس میں ثواب کی اُمید ہوتی جب آپ گفتگو کرتے تو اہل مجلس سر جھکا کر اس طرح خاموش ہو جاتے گویا کہ اُن کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں آپؐ کے سامنے لوگ شور و غل اور آپس میں تکرار نہ کر سکتے اگر ایک شخص بات کرتا تو دوسرے لوگ خاموش ہو کر غور سے سنتے اس کی باتوں کے خلاف کلام نہ کرتے آپ لوگوں کے ساتھ اُن کے ہنسنے

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

اور تعجب میں ان کی موافقت فرماتے غریبوں اور دیہاتیوں کے خلاف ادب برتاؤ پر صبر کرتے جہاں تک صحابہ ان کو اپنے ساتھ حضرتؐ کی مجلس میں لاتے اور وہ سوال کرتے اور مستفید ہوتے آنحضرتؐ خود فرمایا کرتے تھے کہ اگر کسی حاجتمند کو دیکھو تو میرے پاس لاؤ آپ کو خوشامدانہ مدح و ثنا پسند نہ تھی سوائے اس کے جس پر آپؐ نے کچھ احسان فرمایا ہوتا آپ کسی کی بات قطع نہ کرتے سوائے اس کے کہ وہ گفتگو باطل ہوتی تو آپ منع فرماتے یا خود وہاں سے اٹھ کر چلے جاتے آنحضرتؐ جب سکوت فرماتے تو چار وجوہ کے سبب:

(1): حلم جو جاہلوں کے مقابلہ میں ہوتا جبکہ وہ نامناسب اور بیہودہ بات کرتے۔

(2): اس کے ضرر سے محفوظ رہنے کے لیے سکوت فرماتے۔

(3): ہر شخص کی قدر و منزلت کے لحاظ ہوتا۔

(4): غور و فکر کے سبب سے ہوتا

O...... ہر شخص کی قدر و منزلت کا لحاظ کرتے یہ کہ تمام اہل پر یکساں توجہ فرماتے اور ہر ایک کی باتیں توجہ سے سنتے اور غور و فکر دنیا کے فانی اور بقا کے بارے میں کرتا آپ کی ذات حلم و صبر کا مجموعہ تھی کوئی بات آپ کو غضبناک نہیں کرتی تھی اور کوئی چیز آپ کو بے طاقت نہیں کرتی تھی چار باتیں آپ کی احتیاط میں ہوتی تھیں نیکیوں کا کرنا کہ لوگ آپ کی پیروی کریں برائیوں کا ترک کرنا تاکہ لوگ ترک کردیں حسن امر میں امت کا فائدہ ہو اس میں زیادہ کوشش کرنا ایسے امر کا عمل میں لانا جس میں امت کے لیے دنیا و آخرت کی بہتری ہوتی۔

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

(66)...... امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا کے چہرہ انور کا رنگ سفید سرخی مائل تھا، آنکھیں سیاہ اور کشادہ، ابرو باریک اور ملے ہوئے تھے انگلیاں متفرق اور مضبوط سرخی مائل جن سے نور ساطع تھا آپؐ کے کاندھوں کی ہڈیاں قوی، ناک کشیدہ اس حد تک کہ جب پانی نوش فرماتے تو پانی کے قریب پہنچ جاتی، کوئی حسن و صورت میں آنحضرتؐ کے برابر نہ تھا اور نہ ہو سکتا ہے جو میری خدمت میں فرمایا کہ آنحضرتؐ کے کندھے کے نیچے پشت پر ایک خال تھا اور امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جب آنحضرت کو غصہ آتا تو پیشانی انور سے موتیوں کی طرح پسینہ ٹپکتا

(67)...... عبداللہ بن سلیمان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب عیسیٰؑ کی انجیل میں میں نے پڑھا ہے کہ خدا نے ان کو وحی کی کہ اے عیسیٰؑ اے فرزند طاہرہ بتول اہل سوریا کو بتا دو کہ میں خدا ہوں جس کو زوال نہیں پیغمبر امیؐ کی تصدیق کرو جو صاحب شتر و درع و عمامہ و عصا ہے جس کی آنکھیں کشادہ، پیشانی چوڑی، ابرو نمایاں، کشادہ دندان متوسط جیسے اس کی گردن صراحی نقرہ کی مانند ہوگی جس کے نیچے سے نور ساطع ہو گا اور اس کے سینے سے ناف تک بالوں کا ایک خط ہوگا اس کے بدن کے تمام حصے اور پیٹ بالوں سے صاف ہوں گے کف دست اور پاؤں پُر گوشت ہوں گے جب وہ کسی مجمع میں ہوگا ہر ایک سے بلند ظاہر ہوگا اس کے چہرے پر پسینہ کے قطرے موتیوں کی طرح نمایاں ہوں گے جن سے مشک کی خوشبو آتی ہوگی اس کی مثل نہ پہلے کسی نے دیکھا ہوگا اور نہ بعد میں دیکھے گا خوشبو بہت پسند کرنے والا اور عورتوں سے نکاح کرنے والا ہوگا اس کی نسل کم ہوگی اور اس کی دختر بابرکت سے بڑھے گی جس کے لیے جنت میں ایک گھر ہوگا

Presented by www.ziaraat.com

جس میں نہ کوئی دُکھ ہوگا نہ درد وغم وہ اُس لڑکی کی آخری زمانہ میں کفالت کرے گا جس طرح ذکریا نے تمہاری ماں کی کفالت کی ہے اُس دختر سے دو فرزند پیدا ہوں گے جو شہید ہوں گے اُس پیغمبر کا کلام قرآن ہوگا، دین اسلام ہوگا اس کے لیے طوبیٰ ہے جو اُس کے زمانہ میں ہو اور اُس کا کلام سنے عیسیٰ نے کہا خداوندا طوبیٰ کیا ہے؟ فرمایا بہشت میں ایک درخت ہے جس کو میں نے دستِ قدرت سے بویا ہے جس کا سایہ تمام مکانوں میں ہے اُس کی جڑ رضوان ہے، اُس کا پانی چشمہ تسنیم کا ہے جس کا پانی سردی میں کافور لذت میں زنجبیل ہے جو اُس کا پانی ایک گھونٹ بھی پی لے گا، کبھی پیاسا نہ ہوگا جناب عیسیٰ نے عرض کیا اے پالنے والے اس میں سے تھوڑا پانی مجھے بھی عطا فرما خدا نے فرمایا اے عیسیٰ اس کا پانی تمام اہل عالم پر حرام ہے جب تک وہ پیغمبر اور اس کی اُمت نہ پی لے اے عیسیٰ تمہیں آسمان پر اُٹھاؤں گا پھر آخر زمانہ میں زمین پر بھیجوں گا تا کہ تم ان کے ساتھ نماز ادا کرو کیونکہ وہ اُمت مرحومہ ہے

(68)...... حضرت امیر المومنینؑ سے منقول ہے آپؑ نے فرمایا کہ میں نے کسی کو پیغمبر خدا کے مانند نہیں دیکھا جس کے دونوں شانوں کے درمیان اتنی کشادگی ہو

(69)...... امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ ہم گروہ انبیاء کی آنکھیں سوتی ہیں، لیکن دل بیدار رہتے ہیں اور میں اسی طرح پیچھے سے دیکھتا ہوں

رسولؐ خدا کا بیدار رہنا

(70)...... امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ ایک دن جناب ابوذرؓ آنحضرتؐ کی ملاقات کے لیے آئے معلوم ہوا کہ آپؐ فلاں باغ میں ہیں وہاں گئے تو دیکھا آپؐ

Presented by www.ziaraat.com

سو رہے ہیں تو ایک سوکھی لکڑی لے کر توڑا تا کہ امتحان کریں کہ آنحضرتؐ سو رہے ہیں یا جاگتے ہیں آپؐ نے آنکھیں کھول دیں اور فرمایا اے ابوذر میری آزمائش کرتے ہو تمہیں معلوم نہیں کہ جس طرح میں تمہیں بیداری میں دیکھتا ہوں اُسی طرح نیند میں بھی دیکھتا ہوں میری آنکھیں سوتی ہیں میرا دل نہیں سوتا بہت سی حدیثوں میں امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں تمہیں پشت سر سے اُسی طرح دیکھتا ہوں جس طرح سے سامنے سے دیکھتا ہوں لہٰذا نماز میں اپنی صفیں دُرست رکھو ورنہ خدا تمہارے دلوں میں مخالفت پیدا کر دے گا

(71)......امام محمد باقرؑ اور امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ خدا نے آنحضرتؐ کے لیے بہشت سے ہریسہ بھیجا جس کے کھانے سے چالیس مردوں کی قوت مجامعت آنحضرتؐ میں پیدا ہو گئی دُوسری روایت میں ہے کہ پیغمبرؐ نے درویست کی خدا سے شکایت کی خدا نے فرمایا کہ ہریسہ کھاؤ

(72)......امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ پیغمبرِ خدا کو جو شخص شب تاریک میں دیکھتا تو آپؐ کے چہرہ اقدس سے ماہِ تاباں کے مانند نور دکھائی دیتا۔

(73)...... ہمیشہ آپؐ کے چہرۂ اقدس سے نُور ساطع رہتا اور راتوں میں چاند کے مثل روشنی ہوتی اور درودیوار پر چمکتا۔ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات جناب عائشہ کی سُوئی گم ہو گئی تھی جب آنحضرت حجرہ میں داخل ہوئے تو آپؐ کے نور میں وہ سُوئی ان کو مل گئی ۔

(74)......روایت ہے کہ رات کی تاریکی میں آپؐ کے ساتھ لوگ چلتے تو آپؐ اپنے

ہاتھ کو اٹھا دیتے تو آپ کی انگلیوں سے نور چمکتا جس کی روشنی میں لوگ راستہ چلتے تھے

رسولؐ خدا جہاں سے گزرتے وہ خوشبودار ہو جاتا

(75)......آپؐ جس راستہ سے گزرتے دو دن کے بعد بھی جو شخص اُدھر سے جاتا آنحضرتؐ کی خوشبو سے سمجھ لیتا تھا کہ آپؐ ادھر سے گزرے ہیں لوگ آنحضرتؐ کا پسینہ جمع کرتے تھے جس کی خوشبو کے برابر کوئی خوشبو نہیں پہنچتی تھی. اس کو لوگ عطر میں ملا کر لیا کرتے تھے پانی کا ڈول آپؐ کے پاس لایا جاتا اس میں سے ایک گھونٹ پانی لے کر اُس میں کلی کر دیا کرتے تو وہ پانی مشک سے زیادہ خوشبودار ہو جاتا آفتاب میں آپ کا سایہ نہ ہوتا

(76)......جس کسی کے ساتھ آپؐ راستہ چلتے بقدر ایک انگل اس سے بلند ہوتے

(77)......ہمیشہ دھوپ میں آپؐ کے سر پر بادل سایہ فگن رہتا جس طرح آپؐ سامنے سے دیکھتے پشت سر سے بھی اسی طرح دیکھتے تھے

(78)......کبھی کوئی بدبو آپؐ کے دماغ تک نہ پہنچتی تھی اور یہ کہ جس چیز میں آپ کا لعاب دہن پڑ جاتا اس میں برکت ہوتی، اور جس بیمار کے درد میں استعمال ہوتا اس کو شفا ہوتی

(79)......آپؐ ہر زبان میں گفتگو کرتے تھے آپ کی ریش انور میں سات سفید بال تھے جو مثل آفتاب کے چمکتے تھے

(80)......نیند کی حالت میں بھی اُسی طرح سنتے تھے جس طرح بیداری میں سنتے

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

تھے آپ پیغمبر فرشتوں کی باتیں سنتے تھے لیکن دوسرے لوگ نہیں سن سکتے تھے اور دلوں میں جو کچھ گزرتا آپ کو معلوم ہو جاتا تھا

(81)......مہر نبوت جو آپ کے پشت اقدس پر تھی اُس سے ایسا نور چمکتا تھا جو آفتاب کے نور پر غالب ہو جاتا، پانی آپ کی انگلیوں سے جاری ہو جاتا، سنگریزے آپؐ کے ہاتھوں میں تسبیح کیا کرتے تھے، آپ ختنہ شدہ اور ناف بریدہ پیدا ہوئے تھے

(82)......فضلہ جو آپ کا ہوتا اُس سے مشک کی خوشبو نکلتی اور کوئی اس کو دیکھ نہیں پاتا تھا، زمین خدا کی طرف سے مامور تھی کہ وہ اس کو نگل جاتی، جس جانور پر آپؐ سوار ہوتے وہ کبھی بوڑھا نہ ہوتا، قوت میں کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا

(83)......تمام مخلوقات آپ کا احترام کرتی تھی آپؐ جس پتھر یا درخت کے پاس سے گزرتے وہ جھک جاتا اور سلام کرتا بچپن میں آپ کی گہوارہ جنبانی ماہ کرتا اور مکھی اور دوسرے جانور آپؐ کے جسم اقدس پر نہیں بیٹھتے تھے۔

رسولؐ خدا کے لیے زمین نرم ہوتی

(84)......اگر آپؐ زمین نرم پر راستہ چلتے تو پاؤں کا نشان نہ پڑتا اور سخت زمین پر نشان بن جاتا خدا نے آپ کی ہیبت لوگوں کے دلوں میں ڈال دی تھی کہ باوجود تواضع وانکساری اور شفقت و مرحمت کے کوئی آپؐ کے چہرہ کو نظر بھر کے نہیں دیکھ سکتا تھا ہر کافر اور منافق جب آپ کو دیکھتا تو کانپ جاتا ایک دو مہینے کے راستہ کی مسافت سے کافروں کے دلوں پر آپ کی ہیبت کا اثر ہو جاتا تھا

Presented by www.ziaraat.com

(85)...... امام رضاؑ سے منقول ہے کہ امام زین العابدینؑ جس وقت قرآت فرماتے تو آپ کی خوش الحانی کے سبب راہ چلنے والے مدہوش ہو جاتے۔ اگر آپ اپنی خوش الحانی لوگوں پر ظاہر کرتے تو کوئی سننے کی تاب نہ لا سکتا۔ راوی نے عرض کیا رسولا حضرت سرور کائنات کس طرح لوگوں کے ساتھ نماز پڑھتے اور تلاوت قرآن فرماتے تھے اور لوگ سنتے تھے؟ آپ نے فرمایا آنحضرتؐ اس قدر خوش الحانی فرماتے تھے جس قدر لوگوں میں سننے کی تاب تھی۔

یوسفؑ وزلیخا

(86)...... امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جب حضرت یوسف علیہ السلام بادشاہ ہوئے تو جناب زلیخا آپؑ کی ڈیوڑھی پر آئیں اور اندر داخل ہونے کی اجازت طلب کی جب وہ اندر پہنچیں جناب یوسفؑ نے ان سے پوچھا کہ کیوں وہ تمام حرکتیں تم نے کی تھیں؟ انہوں نے کہا آپ کے حسن نے مجھے بیتاب کر دیا تھا حضرت یوسفؑ نے فرمایا اگر تم پیغمبر آخر الزمان کو دیکھتیں جو مجھ سے زیادہ خوبصورت خوش خلقی اور عطا کرنے والے ہوں گے تو کیا کرتیں؟ زلیخا نے کہا آپؑ نے سچ فرمایا ہے جناب یوسفؑ نے کہا تم نے کس طرح سمجھا کہ میں نے سچ کہا ہے؟ انہوں نے کہا اس لیے کہ جب آپؑ نے آنحضرت کا نام لیا، ان کی محبت میرے دل میں پیدا ہو گئی اس وقت خدا نے جناب یوسفؑ کو وحی کی کہ زلیخا سچ کہتی ہے اور اب اس سبب سے اس کو دوست رکھتا ہوں کہ آنحضرت ﷺ کو دوست رکھتی ہے تو جناب یوسف علیہ السلام نے اُن کے ساتھ عقد کیا۔

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

(87)......امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سر کے بال اس قدر نہیں بڑھاتے تھے کہ مانگ نکالنے کی ضرورت ہوتی۔ بہت لمبے ہوتے تو کان کی لو تک پہنچ جاتے، آپؐ ان کو نہیں کٹواتے تھے مگر حج و عمرہ کے موقع پر اور جب حدیبیہ کے عمرہ سے آنحضرتؐ روک دیئے گئے تو سر کے بال سال بھر تک نہیں ترشوائے اور اس کا سبب یہ تھا کہ اس زمانے میں سر منڈانا بہت بد نما سمجھا جاتا تھا۔ اور نبی اور امام کوئی ایسا کام نہیں کرتے تھے جو لوگوں میں قبیح معلوم ہو۔ جب اسلام پھیل گیا، سر منڈانے کی قباحت دور ہو گئی پھر ہمارے آئمہ اطہار علیہم السلام سر منڈایا کرتے تھے

صلح حدیبیہ

(88)......عیسیٰ بن عبد اللہ ہاشمی اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ علی علیہ السلام نے فرمایا: کہ حدیبیہ کے دن رسول اللہؐ اور آپؐ کے ساتھیوں کو مشرکین مکہ نے عمرہ کرنے سے روک دیا رسول اللہؐ اور مشرکین مکہ کے درمیان صلح نامہ تحریر کیا گیا میں نے (صلح نامہ) میں لکھا کہ "بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ هٰذَا كِتَابٌ بَيْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ قُرَيْشٍ" یہ سن کر سہیل بن عمرو نے کہا کہ اگر ہم اس بات کا اقرار کرتے کہ آپؐ اللہ کے رسولؐ ہیں تو آپؐ سے جھگڑا کیوں کرتے؟ میں نے کہا آپؐ اللہ کے رسولؐ ہیں تیری ناک رگڑی جائے رسول اللہؐ نے فرمایا "جو بات یہ کہتا ہے لکھوا دے

علیؑ! میرے بعد تیرے ساتھ بھی ایسا واقعہ پیش آئے گا" علی علیہ السلام نے فرمایا کہ جب میرے اور اہل شام میں معاہدہ صفین تحریر کیا گیا تو میں نے تحریر کیا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ "هٰذَا كِتَابٌ بَيْنَ عَلِيٍّ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَبَيْنَ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ" معاویہ اور عمرو بن عاص نے کہا "اگر ہم اس بات کو مانتے کہ آپ امیر المومنین ہیں تو آپ سے جھگڑا نہ کرتے" میں نے کہا "جو چاہو تحریر کرو، میں نے سمجھ لیا کہ رسول اللہ کے فرمان کی صداقت کا وقت آ گیا ہے"۔

(89)......رسول اللہ نے فرمایا: وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى (سورہ نجم) ترجمہ: "قسم ہے ستارہ کی جب وہ اترا تمہارا ساتھی نہ گمراہ ہوا نہ بھٹکا" قریش کے ایک آدمی نے سن کر کہا میں نے نجم کے رب کا انکار کر دیا، یہ سن کر رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے کتوں میں سے ایک کتا یعنی شیر کو تم پر مسلط کرے، وہ شخص اپنے ساتھیوں کے ساتھ ملک شام کی طرف روانہ ہوا ان سب لوگوں نے راستہ میں شیر کو دیکھا وہ شخص خوفزدہ ہو گیا اس کے شانے ڈر کے مارے کانپنے لگے، اس کے ساتھیوں نے کہا "تم کیوں ڈرتے ہو؟ تم اور ہم برابر ہیں" کہا "مجھے محمدؐ نے بددعا دی تھی خدا کی قسم محمدؐ سے زیادہ صادق بالقول کسی انسان پر آسمان نے سایہ نہیں کیا" رات کا کھانا اس کے سامنے پیش کیا گیا لیکن اس نے ڈر کے مارے ہاتھ نہ لگایا، ساتھیوں نے رات کے وقت چاروں طرف سے اسے گھیر لیا اور اسے اپنے درمیان سلایا رات کے وقت شیر آیا اور ایک ایک آدمی کو سونگھا،

Presented by www.ziaraat.com

آخر اس آدمی کے پاس پہنچ گیا اور اس کا کام تمام کر دیا مرتے وقت اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ محمدؐ تمام لوگوں سے زیادہ سچے ہیں۔

دشمنی محبت میں بدل گئی

(90)......شیبہ بن ابی عثمان ابن طلحہ کا بیان ہے کہ میں سب سے زیادہ محمدؐ کے ساتھ کینہ رکھا کرتا تھا اس کی خاص وجہ یہ ہے کہ آپؐ نے ہمارے آٹھ آدمی ایسے قتل کر دیئے جو ہر ایک سپہ سالار فوج تھا، فوج کا علم اٹھایا کرتا تھا، فتح مکہ کے وقت میری امیدوں پر پانی پھر گیا اور میں اپنے ارادہ سے مایوس ہو گیا کہ اب محمدؐ کا قتل کتنا ناممکن ہے اور خیال کیا کہ اب تمام عرب محمدؐ کے دین میں داخل ہو گیا ہے، اب بدلہ لینا میرے لیے محال ہے جنگِ حنین کے موقعہ پر جب ہوازن میں اکٹھے ہوئے تو میں ان سے جا کر مل گیا تا کہ دھوکہ بازی سے آپ کو قتل کر دوں کا دل میں سوچ رہا تھا کہ کیا طریقہ اختیار کروں مسلمان بھاگ گئے محمدؐ اکیلے رہ گئے اور کچھ لوگ بھی آپؐ کے ساتھ رہ گئے، میں آپ کی پشت کی طرف آیا، تلوار بلند کر کے وار کرنا چاہا، جب قریب ہوا تو دل پر غشی کا دورہ پڑا، مجھے آپؐ پر تلوار چلانے کی طاقت نہ رہی میں سمجھ گیا کہ آپؐ پر وار کرنا منع ہے اس دوران میں نے دیکھا کہ آگ کے شعلے میری طرف بڑھ رہے ہیں قریب تھا کہ مجھے صفحۂ ہستی سے مٹا دیں پھر محمدؐ نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا "اے شیبہ! میرے قریب آجاؤ میرے ساتھ لڑائی کرو" آنحضرتؐ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر رکھا، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آنحضرتؐ میرے نزدیک تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہو گئے، میں نے فوراً آگے بڑھ کر آپؐ کے ساتھ مل کر کفار کے ساتھ لڑنا

Presented by www.ziaraat.com

شروع کر دیا اگر رسولؐ اللہ کی نصرت میں میرے مقابل میرا باپ کیوں نہ آجاتا تو میں اس کو بھی قتل کر دیتا جنگ کے خاتمہ پر رسولؐ اللہ تشریف لائے اور فرمایا اللہ نے تیرے لئے بھلائی کا ارادہ کیا آپ نے میرے تمام پوشیدہ ارادوں سے مجھے آگاہ فرمایا، ان وجوہات کی بنا پر میں مسلمان ہو گیا۔

(91)...... سطیح مکہ کی طرف روانہ ہوا قریش کے چار آدمی ملے اور کہنے لگے کہ ہم تیری ملاقات کے لئے اس غرض کے تحت آئے ہیں کہ آپ صاحب علم ہیں آپ ہمیں آگاہ کریں کہ اس زمانے میں کیا ہوگا؟ اور آئندہ کیا ہونے والا ہے؟ اس نے کہا اے گروہ عرب تمہارے پاس نہ علم ہے نہ فہم، تمہاری پشت سے کچھ ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو مختلف علوم کی تلاش کریں گے، بتوں کو توڑیں گے اور عجم کو قتل کریں گے، اور مال غنیمت طلب کریں گے وہ کہنے لگا اے سطیح ایسے اشخاص کون ہوں گے؟ سطیح نے کہا صاحب شرف گھر سے پیدا ہوں گے رحمٰن کو وحدہ لاشریک تصور کریں گے، شیطان کی عبادت کو چھوڑ دیں گے۔ وہ کہنے لگے "کس کی نسل سے پیدا ہوں گے؟ تو جواب دیا کہ آل عبد مناف کے اشرف سے پیدا ہوں گے وہ کہنے لگے کس گھر سے ظہور فرمائیں گے؟ سطیح نے کہا "ہمیشہ رہنے والے گھر سے پیدا ہوں گے اور اس شہر میں جو ہدایت کی طرف راہنمائی کرے گا اور اکیلے معبود کی عبادت کرے گا"۔

(92)...... ایک دن جناب عبداللہ بن عبدالمطلب گھوڑے پر سوار ہو کر شکار کے لئے روانہ ہوئے تو بطحا میں یہودی حضرت محمدؐ کے والد کو قتل کرنے کے لئے ٹھہرے ہوئے تھے تا کہ اللہ کے نور کو بجھا دیں، انہوں نے حضرت عبداللہ کو دیکھ کر آپ میں

Presented by www.ziaraat.com

حلیۂ نبوت موجود پایا یہ وہی افراد تھے جو تلواریں اور چھریاں لے کر آپ کو قتل کرنے کے لئے آگے بڑھے، حضرت محمدؐ کی والدہ آمنہؑ کے والد وہب شکار کی خاطر اس سر زمین میں موجود تھے، آپ نے دیکھا کہ عبداللہ کو یہودیوں نے گھیرنے میں لے لیا ہے اور آپ کو قتل کرنا چاہتے ہیں آپ نے آگے بڑھ کر انہیں اٹھانا چاہا، اسی اثناء میں آپ اچانک دیکھتے ہیں کہ فرشتے ہتھیاروں کے ساتھ موجود ہیں: اور یہودیوں کو عبد اللہ سے ہٹا رہے ہیں اس واقعہ سے اللہ نے وہب کو بصیرت عطا کی آپ نے اس بات کو حیران کن تصور کیا، اور واپس آ کر حضرت عبدالمطلب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ "میری بیٹی آمنہؑ کا عقد عبداللہ سے کر دیجیے" عقد ہو گیا اور حضرت رسولؐ اللہ آمنہؑ کے شکم میں حمل کی صورت میں قرار پذیر ہوئے۔

بادشاہ نجاشی کا واقعہ

(93)......ابن مسعود یوں بیان کرتے ہیں کہ رسولؐ اللہ نے ہمیں نجاشی کے ملک کی طرف روانہ فرمایا ہم سب اسی آدمی تھے ہمارے ساتھ جعفر بن ابی طالب بھی تھے، ہماری گرفتاری کے لئے قریش نے نجاشی کے لئے تحفہ تحائف دے کر عمارہ بن ولید اور عمرو عاص کو روانہ کیا، یہ دونوں نجاشی کی خدمت میں حاضر ہوئے، تحائف پیش کئے جو اس نے قبول کر لئے، یہ لوگ اس کی تعظیم کی خاطر سجدہ میں گر گئے اور عرض گزار ہوئے کہ ہماری قوم کے کچھ لوگوں نے ہمارے مذہب کو چھوڑ دیا ہے اور وہ بھاگ کر آپ کے ملک میں آ گئے ہیں وہ ہمیں واپس کر دیجیے حضرت جعفرؑ نے ہم لوگوں سے کہا کہ آج کوئی شخص نہ بولے، تمہاری وکالت کے فرائض میں انجام دوں گا'' ہم

Presented by www.ziaraat.com

نجاشی کے پاس پہنچ گئے، عمرو عاص اور عمارہ پہلے ہی نجاشی سے کہہ چکے تھے کہ ان لوگوں کی نشانی یہ ہے کہ وہ آپ کو سجدہ نہیں کریں گے ہم پہنچ گئے لیکن ہم نے نجاشی کو سجدہ نہ کیا، اس بنا پر راہب نے ہمیں ڈانٹا کہ بادشاہ کو سجدہ کرو جعفرؓ نے کہا "ہم صرف اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرتے ہیں"۔ نجاشی: نے کہا یہ کیوں: حضرت جعفرؓ نے کہا اللہ تعالیٰ نے ہم میں ایک رسولؐ معبوث کیا ہے جس کی بشارت حضرت عیسیٰؑ نے دی تھی کہ اس کا نام احمدؐ ہوگا اس نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں، نماز قائم کریں، زکوٰۃ ادا کریں، نیکیوں کا حکم دیا ہے اور برائیوں سے منع کیا ہے"۔

○...... یہ سن کر نجاشی حیران و ششدر ہو گیا یہ موقع غنیمت جان کر عمرو عاص نے کہا، خداوند عالم بادشاہ سلامت کا بھلا کرے کہ یہ لوگ تو ابن مریم کے بارے میں آپ کی بھی مخالفت کرتے ہیں، نجاشی نے کہا کہ تمہارے صاحب (رسولؐ اللہ) ابن مریمؑ کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ حضرت جعفرؓ نے کہا "وہ یہ بات بیان فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ عیسیٰؑ روح اللہ اور اس کا کلمہ ہیں، ایک پاک دامن عورت سے اللہ تعالیٰ نے انہیں پیدا کیا جس کو بشر نے مس تک نہیں کیا"۔

○...... نجاشی نے کہا "اس چیز سے کچھ پڑھ سکتے ہو جس کو لے کر محمدؐ آئے ہیں جعفرؓ نے کہا: ہاں میں ضرور پڑھوں گا" راہبوں کو نجاشی نے حکم دیا کہ جو چیز جعفرؓ پڑھ رہے ہیں اس کو اپنی اپنی کتابوں میں ملاحظہ کریں۔ حضرت جعفرؓ نے سورہ مریم کو آخر قصہ حضرت عیسیٰؑ تک پڑھا، پادری سن کر رو رہے تھے، نجاشی نے کہا تمہیں خوش آمدید

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

اور جس شخص کے پاس سے آئے ہوا سے بھی خوش آمدید ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ (محمدؐ) رسولؐ اللہ ہیں، آپ وہی ہیں جن کی بشارت عیسیٰ بن مریم نے دی تھی، اگر مجھے امور سلطنت بجالانے نہ ہوتے تو میں ضرور آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا اور آپ کی کفش برداری کرتا، جاؤ تم امن میں ہو اور تمہارا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ راوی کا بیان ہے کہ نجاشی نے ہمیں لباس اور کھانا عطا کیا، عمرو عاص اور عمارہ کے تحائف واپس کر دیئے، عمرو عاص کوتاہ قد اور عمارہ خوبصورت تھا دونوں نے شراب پی لی عمارہ نے عمرو عاص سے کہا کہ اپنی عورت سے کہو کہ مجھے قبول کرلے عمرو عاص کی عورت اس کے ساتھ تھی عمرو عاص نے بات ماننے سے انکار کر دیا عمارہ نے اسے اٹھا کر سمندر میں پھینک دیا عمرو عاص نے منت سماجت کی تب کہیں جا کر عمارہ نے اسے سمندر سے نکالا۔

کفالتِ رسولؐ خدا

(94)...... جناب فاطمہ بنت اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ جب عبدالمطلب کی رحلت کا وقت قریب آیا تو آپ نے اپنی تمام اولاد کو بلا کر فرمایا کہ تم میں سے کون محمدؐ کی کفالت کرے گا؟ عرض کیا محمدؐ ہم سے زیادہ دانا ہیں جس کو چاہیں چن لیں"۔

○...... عبدالمطلب نے کہا کہ اے محمدؐ تیرا دادا سفرِ قیامت کی طرف روانہ ہو رہا ہے تم اپنے چچاؤں اور پھوپھیوں کے ہاں رہنا پسند کرتے ہو؟ آپؐ نے تمام حضرات کے چہروں کی طرف دیکھ کر فرمایا "میں حضرت ابوطالبؑ کے ہاں رہنا پسند کرتا ہوں؟ عبدالمطلبؑ نے ابوطالبؑ سے فرمایا کہ میں تیری امانت و دیانت سے بخوبی واقف ہوں تم محمدؐ کی کفالت اس طرح کرنا جس طرح میں خود کیا کرتا تھا"۔

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

O......حضرت عبدالمطلبؑ کی وفات کے بعد حضرت ابو طالبؑ نے آپ کو اپنی کفالت میں لے لیا حضرت ابو طالبؑ کا بیان ہے کہ میں رسول اللہؐ کو اپنے گھر میں لے آیا آپؐ مجھے امام کہہ کر بلاتے تھے ہمارے گھر میں کھجوروں کے درخت تھے محمدؐ کے چالیس ساتھی روزانہ ہمارے باغ میں گری ہوئی کھجوریں چنا کرتے میں نے کبھی نہ دیکھا کہ محمدؐ نے گری ہوئی کھجور کو کسی بچے کے ہاتھ سے چھینا ہو جبکہ دوسرے بچے ایک دوسرے کے ہاتھ سے کھجوریں چھینا کرتے تھے، ایک دن میں اور میری نوکرانی کھجوریں چنا بھول گئے حضرت محمدؐ آرام فرما رہے تھے اور بچوں نے باغ میں داخل ہو کر تمام کھجوریں چن لیں، میں محمدؐ سے شرم کے مارے سو گیا اور آستین کو چہرے پر ڈال لیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باغ میں تشریف لائے تو ان پر کوئی کھجور نہ پائی، نوکرانی کا بیان ہے کہ میں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا بچے باغ میں آئے تھے اور تمام کھجوریں چن کر لے گئے ہیں، یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں تشریف لائے " کھجور کی طرف اشارہ کر کے فرمایا اے کھجور میں بھوکا ہوں، کھجور نے خرموں سے بھرے ہوئے خوشے نیچے کر دیئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسب خواہش خرمے تناول فرمائے پھر خوشے اپنی جگہ پر بلند ہو گئے جناب فاطمہ بنت اسدؑ نے رسول اللہؐ سے بات صادر ہوتے ہوئے دیکھی تو مجھے حیرانی لاحق ہوئی اور حضرت ابو طالبؑ کہیں باہر تشریف لے گئے تھے آپ کا معمول تھا کہ جب گھر میں داخل ہوتے تو پہلے دروازہ کو دستک دیتے میں نوکرانی سے کہا کرتی کہ جاؤ دروازہ کھول دو، لیکن آج میں نے خود ننگے پاؤں جلدی سے دوڑ کر دروازہ کھولا، آپ سے تمام ماجرا کہہ سنایا انھوں نے فرمایا آپ نبی

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

ہوں گے اور تم ایک فرزند جنو گی اس کا نام علیؑ ہوگا وہ آپ کا وزیر ہوگا اور ایسا ہی ہوا۔

شادی کا واقعہ

(95)...... حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ سے جناب خدیجہؑ کی شادی کا واقعہ یوں ہے کہ ایک دن حضرت ابو طالبؑ نے محمد رسولؐ اللہ سے کہا اے محمدؐ میں تمہاری شادی کرنا چاہتا ہوں، لیکن میرے پاس اتنا مال نہیں ہے کہ میں ان امور کی انجام دہی کر سکوں جناب خدیجہؑ ہر سال قریش کے کسی آدمی کو اپنے نوکر کے ساتھ مال دے کر بطور اجیر روانہ کرتی ہیں تو کیا آپ جانا پسند کریں گے؟

o...... آپؐ نے فرمایا ہاں" جناب ابو طالبؑ خدیجہ کبریٰؑ کے پاس تشریف لے گئے دراصل اس بات کی محرک خود جناب خدیجہؑ تھیں، رسولؐ اللہ کی رضامندی کا سن کر آپ مسرور ہو گئیں اپنے غلام میسرہ سے کہا کہ یہ تمام مال محمدؐ کی مرضی سے فروخت ہوگا میسرہ نے سفر سے واپسی پر بیان کیا کہ آنحضرتؐ جس درخت اور پتھر کے پاس سے گزرتے وہ کہتا "اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ" (اے اللہ کے رسولؐ آپ پر سلام ہو) اور راہب کی پیش گوئی سے بھی آگاہ کیا (راہب نے رسولؐ اللہ کے نبی ہونے کی پیشن گوئی کی تھی) میسرہ نے کہا ہم نے رسولؐ اللہ کی خدمت کی جب ہم نے دیکھا کہ بادل کا ٹکڑا آپؐ کے سر پر سایہ کرتا ہے آپ جہاں تشریف لے جاتے ہیں وہ بھی ساتھ چلتا ہے تا کہ آپ گرمی سے محفوظ رہیں ہم نے اس سفر میں بہت نفع کمایا، میسرہ نے آنحضرتؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ اے محمدؐ! اگر میں پہلے مکہ چلا جاؤں اور خدیجہؑ کو نفع کے بارے میں آگاہ کروں تو یہ بات بہت مناسب ہوگی (میسرہ

Presented by www.ziaraat.com

روانہ ہوگیا) محمدؐ سواری پر سوار ہوگئے، خدیجہؑ عورتوں کے ساتھ بالاخانے میں تشریف فرما تھیں، محمدؐ سوار ہونے کی صورت میں نظر آئے، ایک بلند بادل آپؐ کے سر پر سایہ فگن ہے اور دو فرشتے دائیں بائیں موجود ہیں جن کے ہاتھوں میں برہنہ تلواریں ہیں اور فضا میں گھماتے ہیں خدیجہ نے کہا، اس سوار کی تو بڑی شان معلوم ہوتی ہے اور یہ یقیناً میرے گھر کی طرف آرہا ہے بس اسی اثناء میں دیکھا کہ محمدؐ ان کے گھر کا قصد فرمارہے ہیں فوراً ننگے پاؤں گھر کے دروازے پر پہنچیں، آنحضرتؐ کے پاس آئیں اور کہا اے محمدؐ! ابھی ابھی اپنے چچا ابوطالبؑ کو میرے پاس روانہ فرمایئے نیز جناب خدیجہؑ نے اپنے چچا کے پاس پیغام دے کر بھیجا کہ اسی وقت میری شادی محمدؐ سے کردی جائے۔ ابوطالبؑ تشریف لائے جناب خدیجہؑ نے کہا میرے چچا کے پاس تشریف لے جایئے تاکہ وہ میری تزویج محمدؐ سے کردیں میں نے اس بارے میں ان سے کہلوا بھیجا ہے، آپؐ اور ابوطالبؑ جناب خدیجہؑ کے چچا کے پاس آئے حضرت ابوطالبؑ نے اپنا مشہور ومعروف خطبہ نکاح اور صیغہ عقد پڑھا، آپؐ ابوطالبؑ کے ساتھ جانے لگے، جناب خدیجہؑ نے عرض کیا اپنے گھر کیوں تشریف لے جارہے ہیں میرا گھر آپ کا گھر ہے اور میں آپ کی باندی ہوں۔

(96)...... جب رسول اللہ مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ تشریف لائے تو قبا میں نزول اجلال فرمایا اور کہا کہ میں اس وقت تک مدینہ میں داخل نہیں ہوں گا جب تک علیؑ نہ آئیں، سلمان فارسیؓ اس وقت مدینہ میں ایک یہودی کے غلام تھے اور اپنے مالک کی کھجوروں کے درختوں کو پانی سے سیراب کیا کرتے، رسولؐ اللہ کی آمد کے

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

بارے میں اکثر اوقات لوگوں سے دریافت کیا کرتے تھے، آنحضرتؐ مدینہ میں
تشریف لائے، سلمان فارسیؓ کے اصحاب اور غیر لوگوں سے آنحضرتؐ کے حالات
معلوم کر چکے تھے سلمانؓ نے کھجوروں کا طبق اٹھایا اور اسے لے کر آنحضرتؐ اور آپؐ
کے اصحابؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہم نے سنا ہے کہ آپ لوگ
مسافر ہیں اور یہاں آئے ہیں، ہم اپنے صدقات کو آپ کی خدمت میں لائے ہیں
ان کو تناول فرمائیے رسول اللہؐ نے اپنے اصحابؓ سے فرمایا کہ بسم اللہ پڑھو اور ان کو
تناول کرو مگر آپؐ نے خود ان میں سے کوئی چیز تناول نہ فرمائی، سلمانؓ کھڑے ہوئے
یہ منظر دیکھتے رہے، پھر خالی تھال لے کر واپس چلے گئے اور فارسی زبان میں کہنے لگے
کہ ایک علامت تو معلوم ہو گئی پھر دوسرا تھال لے کر رسول اللہؐ کی خدمت میں پیش کیا
عرض کیا کہ میں نے دیکھا کہ آپؐ نے صدقہ کا مال تناول نہیں فرمایا یہ آپ کی
خدمت میں بطور ہدیہ خوشی سے پیش کر رہا ہوں، نبیؐ نے خود بھی تناول فرمائے اور اپنے
اصحابؓ سے کہا اللہ کا نام لے کر تم بھی کھاؤ سلمانؓ نے تھال لے لیا اور کہا دو علامتیں تو
پوری ہو گئیں پھر رسول اللہؐ کے گرد طواف کرنا شروع کیا نبیؐ نے اس بات کو سمجھا اور
سلمانؓ نے عرض کیا میں ایک یہودی کا غلام ہوں آپؐ اس بارے میں کیا حکم دیتے
ہیں فرمایا جاؤ کچھ رقم دے کر اپنی جان چھڑا لو، سلمانؓ نے یہودی کے پاس آ کر کہا کہ
میں مسلمان ہو گیا ہوں اور اس نبیؐ مکہ و مدینہ پر اس کی پیروی کی ہے مجھ سے کچھ رقم
لے کر مجھے آزاد کر دو تاکہ میں آزاد ہو جاؤں" یہودی نے کہا میں اس شرط پر تمہیں
آزاد کرتا ہوں کہ تم پانچ سو کھجوروں کی گٹھلیوں کو لگاؤ جب وہ بڑھ کر پھل لانے

Presented by www.ziaraat.com

کے قابل ہو جائیں اور پھر ان کو میرے حوالے کرو اور خالص سونے کے چالیس اوقیہ دو تب میں تمہیں آزاد کردوں گا سلمانؓ نے رسولؐ خدا سے بیان کیا تو نبیؐ نے فرمایا جاؤ اور اس سے یہ شرط طے کر آؤ، سلمانؓ نے جا کر یہ شرائط طے کر لیں یہودی نے کہا" کھجوریں تو کئی سال بعد پھل لانے کے قابل ہوں گی سلمانؓ شرائط نامہ لے کر آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے رسولؐ اللہ نے فرمایا پانچ صد کھجور کی گٹھلیاں لاؤ، سلمانؓ نے لا کر پیش کر دیں آپؐ نے فرمایا، انھیں علیؑ کے حوالے کر دو نبیؐ نے سلمانؓ سے فرمایا انہیں اس زمین کی طرف لے چلو جس زمین پر یہودی نے کھجوروں کا مطالبہ کیا ہے یہ لوگ گٹھلیاں وہاں لے گئے رسول اللہؐ اپنی انگلی سے زمین میں شگاف کرتے اور فرماتے اس میں گٹھلی ڈال دو پھر آپؐ اس پر مٹی ڈال دیتے آپؐ جب انگلیوں کو کھولتے تو ان سے ایک پانی کا چشمہ جاری ہو جاتا جس سے وہ جگہ سیراب ہو جاتی پھر آپؐ دوسری جگہ تشریف لے جاتے اور اسی طرح عمل بجالاتے جب دوسری جگہ گٹھلی بو چکتے تو پہلی گٹھلی اگ آتی جب تیسری گٹھلی بو چکتے تو پہلی بار بردار ہو جاتی، جب چوتھی گٹھلی بوتے تو تیسری اُگ آتی اور دوسری پھلدار ہو جاتی اسی طرح رسولؐ اللہ نے پانچ صد گٹھلیاں بوئیں اور تمام پھلدار کھجوریں ہو گئیں یہودی نے یہ دیکھ کر کہا کہ قریش سچ کہتے ہیں کہ محمدؐ جادوگر ہیں اتنے سلمانؓ میں نے کھجوریں تو لے لیں لیکن سونا کہاں سے لوں رسولؐ اللہ نے اپنے سامنے سے پتھر اٹھایا اور وہ متوقع سونے سے بہتر سونا ہو گیا، یہودی نے کہا میں نے ایسا سونا کبھی نہیں دیکھا اسے دس اوقیہ سے تاپا لیکن وہ زیادہ نکلا میں سے تاپا عب زیادہ نکلا، حتی کہ چالیس اوقیہ

Presented by www.ziaraat.com

سے وزن کیا اب نہ زیادہ ہوا نہ کم، سلمانؓ نے کہا میں رسولؐ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کی خدمت کرنے لگا اور میں آزاد ہو گیا۔

سفینہ کا واقعہ

(97)......ابن اعرابی رسولؐ اللہ کے غلام سفینہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں کشتی میں سوار ہوا کشتی مع سامان کے ڈوب گئی میرے جسم پر صرف ایک چیتھڑا رہ گیا میں کشتی کے ایک تختہ پر پڑا ہوا تھا تختے نے مجھے سمندر پر پڑے ہوئے ایک پہاڑ پر پھینک دیا میں پہاڑ پر چڑھ گیا میں نے یقین کیا کہ اب میں نے نجات پائی سمندر کی موج مجھ سے بار بار ٹکراتی تھی، پھر میں سمندر کے کنارے کا سہارا لے کر باہر آ گیا اور سمندر کی موج نے مجھے کچھ نہ کہا میں نے اپنی سلامتی پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا میں چل رہا تھا ناگاہ مجھے ایک شیر نے دیکھ لیا مجھے پھاڑنے کیلئے دھاڑتا ہوا آگے بڑھا میں نے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف بلند کر کے کہا "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُکَ وَمَوْلٰی نَبِیِّکَ نَجَّیْتَنِیْ مِنَ الْغَرَقِ اَفَتُسَلِّطُ عَلَیَّ ھٰذَا سَبُعٌ" اے معبود میں تیرا عبد ہوں اور تیرے نبی کا غلام ہوں تو نے مجھے غرق ہونے سے نجات دی کیا اب اس شیر کو مجھ پر مسلط کرتا ہے"

o......پھر ایسا ہوا کہ میں نے کہا اے شیر میں رسولؐ اللہ کا غلام سفینہ ہوں، رسولؐ اللہ کے غلام کا خیال رکھ، خدا کی قسم اس نے دھاڑنا چھوڑ دیا بلی کی طرح آ کر کبھی میری اس پنڈلی پر اور کبھی اُس پنڈلی پر منہ رگڑتا تھا انکساری سے میری طرف دیکھتا تھا اور

Presented by www.ziaraat.com

اپنی پشت کو خمیدہ کر دیا اور مجھے اشارہ کیا کہ اس پر سوار ہو جاؤں پس میں اس کی پشت پر سوار ہو گیا وہ مجھے لے کر جتنی جلدی چل سکتا تھا، چل پڑا، آخر کار مجھے ایک جزیرہ میں اتارا، جس میں، پھل، درخت اور پانی کا ایک میٹھا چشمہ تھا۔ میں ڈر کے مارے آگے نہ بڑھا، پھر مجھے اشارہ کیا جاؤ (پھل وغیرہ لے لو) اور خود ڈکارتا رہا اور ادھر ادھر دیکھتا رہا، میں نے درختوں سے پھل توڑے اور چشمے سے پانی پیا اور خوب سیر ہو گیا میں نے چند پتوں کو جمع کر کے جوڑ لیا ان میں پھلوں کو رکھ دیا اور اپنے کپڑے کو بھگو لیا پیاس کے وقت اسے نچوڑ کر پانی پیتا تھا جب میں اپنی ضروریات سے فارغ ہوا تو اس نے اپنی کمر خمیدہ کر دی اشارہ کیا کہ میں سوار ہو جاؤں میں سوار ہو گیا اور وہ ایک اور راستے سے سمندر کی طرف روانہ ہو گیا میں سمندر کے کنارے پہنچ گیا تو دیکھا کہ ایک کشتی آدمیوں سے بھری ہوئی سمندر میں جا رہی تھی اور وہ اللہ اکبر اور سبحان اللہ کہنے لگے کہ انہوں نے ایک ایسا انسان دیکھا جو شیر پر سواری کر رہا ہے، انہوں نے کہا چلا کر کہا "اے نوجوان تم کون ہو؟ میں نے کہا رسولؐ اللہ کا غلام سفینہ ہوں، رسولؐ اللہ کی وجہ سے شیر نے میری حفاظت کی ہے اور یہ برتاؤ کیا ہے جو تم دیکھ رہے ہو انہوں نے کشتی کے لنگر ڈال دیئے دو آدمیوں کو چھوٹی کشتی میں سوار کیا اور انہوں نے کچھ کپڑے بھی دیئے جن کو وہ میرے پاس لائے میں شیر سے اتر پڑا، شیر سمندر کے کنارے سرنگوں کھڑا رہا اور میری طرف کپڑے پھینک دیئے، ان دونوں نے کہا ان کو پہن لو، میں نے پہن لیے ایک آدمی نے کہا میری پشت پر سوار ہو جاؤ تا کہ میں تمہیں اٹھا کر چھوٹی کشتی تک لے جاؤں لعنت ہے زیادہ رسولؐ اللہ کے حق کا خیال

Presented by www.ziaraat.com

شیر نہیں رکھے گا پھر میں شیر کے پاس آیا اور کہا، "جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ" اللہ تعالی تجھے رسولؐ اللہ کی طرف سے اچھا بدلہ دے" خدا کی قسم میں نے شیر کے آنسوؤں کو اس کے رخساروں پر بہتے دیکھا شیر اپنی جگہ سے نہ ہلا میں چھوٹی کشتی پر سوار ہو گیا شیر بار بار ہماری طرف دیکھتا تھا حتی کہ ہم پوشیدہ ہو گئے۔

(98)...... جابر کا بیان ہے کہ خیبر سے واپسی پر رسولؐ اللہ مدینہ کی طرف روانہ ہوئے، راستے میں ہمارا گزر ایک بہت وادی سے ہوا جو پانی سے بھری ہوئی تھی، نیزوں سے پانی کی گہرائی ناپ لی گئی لیکن نیزے تہ تک نہ پہنچ سکے رسولؐ اللہ نے فرمایا" اے معبود: آج ہمیں اپنے انبیاء اور رسولوں میں سے ایک معجزہ عطا فرما، پھر اپنی چھڑی کو پانی پر مارا اور سواری پر سوار ہو گئے، پھر فرمایا اللہ کا نام لے کر پیچھے چلے آؤ، آپ کی سواری پانی کی سطح پر چلنے لگی اور لوگوں نے سوار ہو کر آنحضرتؐ کی متابعت کی، نہ اونٹوں کے پیر گیلے ہوئے نہ گھوڑوں کے سم گیلے ہوئے۔

جعفرؓ کی شہادت

(99)...... رسولؐ اللہ نے زید بن حارثہ کی ماتحتی میں ایک لشکر روانہ کیا اور فرمایا اگر زید قتل ہو جائیں تو تمہارے سردار عبداللہ بن رواحہ انصاری ہوں گے پھر آنحضرتؐ خاموش ہو گئے، رسولؐ اللہ نے اس ترتیب میں حصر کر دیا یہ لوگ روانہ ہو گئے، ایک یہودی نے کہا اگر محمدؐ نبی ہیں تو یہ تینوں قتل کر دیئے جائیں گے پوچھا گیا کیسے؟ کہا کہ بنو اسرائیل کے انبیاء میں سے جو نبی بھی جہاد کے لئے لشکر روانہ کرتا وہ کہتا کہ اگر فلاں

Presented by www.ziaraat.com

قتل ہو جائے تو فلاں سردار ہوگا، اگر وہ دو آدمیوں کی سرداری یا سو آدمیوں کی سرداری یا اس سے کم وبیش کا ذکر کرتا تو جن حضرات کی سرداری کا ذکر ہوتا وہ سب کے سب قتل ہو جاتے جابرؓ نے بیان جاری رکھتے ہوئے کہا کہ جس دن ان حضرات نے جہاد کیا رسولؐ اللہ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی پھر منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا تمہارے مسلمان بھائی جہاد کر رہے ہیں آپ ان کے حملوں کا ذکر فرماتے جاتے، آخر کار فرمایا زید بن حارثہ قتل ہو گیا اور علم گر گیا پھر جعفرؓ نے علم لے لیا اور جہاد کی طرف بڑھے پھر فرمایا جعفر بن ابی طالبؑ قتل ہو گئے اور علم گر گیا پھر علم کو عبداللہ بن رواحہ نے اٹھا لیا مشرکین کے فلاں فلاں آدمی فی النار والسقر کہے حتیٰ کہ آپ نے ان سب آدمیوں کے نام لئے جن کو مسلمانوں نے قتل کیا تھا پھر فرمایا عبداللہ بن رواحہ قتل ہو گئے، علم خالد بن ولید نے لے لیا ہے اور مسلمان واپس روانہ ہو پڑے ہیں پھر آپ منبر سے نیچے تشریف لائے جعفرؓ کے گھر تشریف لے گئے عبداللہ بن جعفرؓ کو بلایا، اسے اپنی گود میں بٹھایا اور آپ ان کے سر پر ہاتھ پھیرتے عبداللہ کی ماں نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ: آپ عبداللہ کے سر پر اس طرح ہاتھ پھیرتے ہیں جیسے عبداللہ یتیم ہو گئے ہوں آپؐ نے فرمایا، آج جعفرؓ شہید ہو گئے ہیں، آنحضرتؐ کی دونوں آنکھوں میں آنسو بھر آئے، پھر فرمایا شہید ہونے سے پہلے ان کے دونوں ہاتھ قلم کئے گئے اللہ تعالیٰ نے ان کو ہاتھوں کے بدلے سبز زمرد کے پر عطا کئے ہیں اب وہ ان کے ذریعے فرشتوں کے ساتھ جنت میں جہاں چاہتے ہیں اڑ رہے ہیں۔

Presented by www.ziaraat.com

ذاتِ السّلاسل

(106)...... جنگ ذات السلاسل کے موقعہ پر رسولؐ اللہ نے حضرت علیؑ کو روانہ کیا آپؑ کی ماتحتی میں ابوبکر، عمرو بن عاص بھی تھے مشرکین پہاڑوں کی چوٹیوں پر مدینہ سے آنے والے لشکر کی گھات میں بیٹھے رہتے، جب مسلمانوں کا لشکر آتا دیکھتے تو پہاڑوں کی کھوہ میں چھپ جاتے جب حضرت علی علیہ السلام روانہ ہوئے تو مقررہ راستہ چھوڑ کر پہاڑوں کے درمیان وادیوں سے راستہ طے کرنے لگے جب اس بات کا عمرو بن عاص کو علم ہوا کہ علیؑ نے یہ روش اختیار کی ہے اور اس طریقے سے یقیناً علیؑ فتح مند ہوں گے تو عمرو عاص نے علیؑ پر حسد کیا اور ابوبکر و عمر سے میں عرض کیا کہ علیؑ جیسے آدمی کو ان راہوں کا کیا علم ان راستوں کو ہم لوگ ان سے بہتر جانتے ہیں جس راستے سے علیؑ جا رہے ہیں اس میں کافی مقدار میں پھاڑنے والے جنگلی جانور موجود ہیں لوگوں کو اس راستے میں خاصی تکلیف کا سامنا کرنا پڑے گا ان سے کہو کہ اسی مقررہ راستے پر روانہ ہو جائیں چنانچہ اس بارے میں امیر المومنینؑ کی خدمت میں کہا گیا آپؑ نے فرمایا تم میں سے جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنا چاہتا ہے وہ میرے ساتھ ساتھ چلا آئے اور رسولؐ خدا کی نافرمانی کرنا چاہتا ہے وہ مجھ سے الگ ہو جائے یہ سن کر لوگ خاموش ہو گئے اور آپؑ کے ساتھ چلتے رہے، آپؑ رات کے وقت پہاڑوں کے درمیان چلتے اور دن کے وقت وادیوں میں مع لشکر کے چھپ جاتے ، ان مقامات کے رہنے والے درندے بلیوں کی طرح معلوم ہوتے ہیں جب صبح ہوئی تو صبح کے وقت امیر المومنینؑ ان کے مردوں، بچوں اور مال پر کامیاب ہو گئے، اس جگہ

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

تک مدینہ سے پانچ مراحل کا راستہ تھا، جس صبح امیرالمومنینؑ نے دشمن پر حملہ کیا، اسی صبح نبیؐ مدینہ سے باہر تشریف لائے لوگوں کے ساتھ صبح کی نماز ادا فرمائی اور پہلی رکعت میں سورہ والعادیات کی تلاوت فرمائی اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس سورہ کو اس وقت نازل کیا ہے اور مجھے آگاہ کیا ہے کہ علیؑ نے دشمن پر غارت ڈال دی ہے عمرو عاص نے جو علیؑ کے بارے حسد کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنا حسد قرار دیا، اللہ تعالیٰ نے کہا: "اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ" اس حسد سے مراد عمرو عاص ہیں۔

(101)..... جابرؓ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان کے چچا حکم بن عاص نے ایک دن رسولؐ اللہ کا مذاق اڑایا حکم آنحضرتؐ کے پیچھے ہو گیا اپنے شانے ہلاتا اور دونوں ہاتھوں کو کمان کی طرح کیے ہوئے تھا اس سے مقصد رسولؐ اللہ کی چال کا مذاق اڑانا تھا رسولؐ اللہ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور فرمایا کہ ایسے ہی تم ہو جاؤ، حکم کی یہی کیفیت ہو گئی دونوں شانے حرکت کرتے تھے اور ہاتھ کمان کی طرح ٹیڑھے ہو گئے پھر آنحضرتؐ نے اس پر لعنت کی اور مدینہ سے نکال دیا حضرت عثمان کی خلافت کے زمانے تک حکم مدینہ سے مطرود رہا اپنی خلافت کے زمانے میں حضرت عثمان نے اسے مدینہ میں واپس بلا لیا

رسولؐ خدا کی سواری براق

(102)..... امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا شب معراج جبرائیلؑ براق لے کر نازل ہوئے، براق خچر سے چھوٹا اور دراز گوش سے بڑا

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

تھا اس پر یاقوت ہر رنگ کی زین کسی ہوئی تھی جبرائیلؑ نے براق کو جناب خدیجہؑ کے دروازے پر ٹھہرایا رسولؐ اللہ تشریف لائے براق نے شور مچایا تو جبرائیلؑ نے آکر کہا آرام کرو اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ ترین مخلوق کا فرد سوار ہو رہا ہے براق آرام سے کھڑا ہو گیا رسولؐ اللہ رات کے وقت سوار ہو گئے اور بیت المقدس کی طرف روانہ ہوئے ایک بزرگ نے آپ کا استقبال کیا جبرائیلؑ نے عرض کیا یہ آپؐ کے باپ ابراہیمؑ ہیں، ابراہیمؑ نے کہا تمام انبیاءؑ بیت المقدس میں موجود ہیں جبرائیلؑ نے آذان پڑھی، رسولؐ اللہ آگے بڑھے اور تمام انبیاءؑ کو نماز پڑھائی پھر امام محمد باقرؑ نے اللہ تعالیٰ کی اس آیت: "فَإِنْ كُنْتَ فِي شَكٍّ مِمَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ فَسْئَلِ الَّذِينَ يَقْرَءُونَ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكَ" ترجمہ: جو چیز تم پر نازل کی ہے اگر اس میں شک ہے تو ان لوگوں سے پوچھو جو تم سے پہلے کتاب کی تلاوت کرتے تھے ان کے بارے میں فرمایا کہ اس سے مراد انبیاءؑ ہیں جو (بیت المقدس) میں جمع تھے" فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ " شک کرنے والوں میں نہ ہو جاؤ" رسولؐ اللہ نے نہ شک کیا اور نہ ہی انبیاءؑ سے سوال کیا ایک اور روایت میں ہے کہ براق نے رسولؐ اللہ کو اس شرط پر سوار کیا کہ قیامت کے دن آپؐ ہی اس پر سوار ہوں گے۔

جنگِ تبوک کا ایک واقعہ

(103)...... جنگ تبوک کے موقع پر رسولؐ اللہ کے ساتھ غلاموں کے سوا پچیس ہزار آدمی تھے آپ ایک پہاڑ پر سے گزرے جس کے اوپر کے حصے سے نیچے کی طرف

Presented by www.ziaraat.com

پانی کے قطرات ٹپک رہے تھے لوگوں نے عرض کیا کہ تعجب کی بات ہے کہ اس پہاڑ سے پانی کے قطرات ٹپک رہے ہیں یہ سن کر آپؑ نے فرمایا: یہ رو رہا ہے لوگوں نے عرض کیا کہیں پہاڑ بھی روتا ہے آپؑ نے فرمایا: تم یہ بات معلوم کرنا پسند کرتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں، آپؑ نے فرمایا: اے پہاڑ کیوں روتے ہو؟ پہاڑ نے فصیح زبان میں عرض کیا اور جس کو ایک جماعت نے سنا یا رسولؐ اللہ میرے پاس عیسیٰ ابن مریم یہ آیت تلاوت کرتے ہوئے گزرے "وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ" "جہنم کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے" مجھے خوف دامنگیر ہوا کہ کہیں وہ پتھر میں نہ ہوں آپؑ نے فرمایا: رونا بند کرو تم ان پتھروں سے نہیں ہو ان پتھر سے مراد کبریت ہے، پہاڑ نے اسی وقت رونا بند کر دیا اور پھر اس سے ایک بوند تک نہ ٹپکی۔

چشموں کا پھوٹنا

(104)...... جنگ تبوک میں رسولؐ اللہ اور بادشاہ روم کے درمیان خط و کتابت نے طول پکڑا، سامان سفر ختم ہو گیا، اس بارے میں رسولؐ اللہ کی خدمت میں عرض کیا گیا آپؑ نے فرمایا جس شخص کے پاس آٹا، کھجوریں اور ستو موجود ہوں وہ میرے پاس لائے ایک شخص مٹھی آٹے کی لایا، دوسرا کھجوریں، تیسرا ستو، آنحضرتؐ نے ان چیزوں کو اپنی چادر پھیلا کر ڈال دیا اور ہر ایک چیز پر اپنا ہاتھ رکھا، پھر فرمایا لوگو! اعلان کر دو کہ جو شخص سامانِ خوراک لینا چاہے وہ آ جائے، لوگ حاضر ہو گئے اور آنحضرتؐ سے یہ چیزیں لینے لگے لیکن آٹا، کھجوریں اور ستو ویسے کے ویسے موجود تھے ان میں سے نہ

Presented by www.ziaraat.com

کوئی چیز کم ہوئی نہ زیادہ پھر مدینہ کی طرف روانہ ہوئے اور ایک وادی میں تشریف لائے جس میں پہلے پانی موجود تھا لیکن اب خشک تھی انہوں نے عرض کیا کہ اب تو اس وادی میں پانی نہیں ہے آنحضرتؐ نے ترکش سے تیر نکالا اور ایک شخص سے کہا کہ اسے لے لو اور وادی کے اوپر والے حصے پر گاڑ دو اس شخص نے تیر جا کر گاڑ دیا اور تیر کے ارد گرد وہ بارہ چشمے پانی کے پھوٹ پڑے یہ وادی کے اوپر کے حصے سے نیچے کی طرف بہہ رہے تھے لوگوں نے سیر ہو کر پانی پیا اور اپنے مشکیزے بھر لئے۔

☆☆☆☆☆

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

باب دوم

امیر المومنین علیؑ بن ابی طالبؑ کے معجزات

عیسیٰؑ کی مثل معجزہ دکھانا

(1)......علیؑ کی خدمت میں آپؑ کے اصحاب کی ایک جماعت نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ موسیٰؑ کے وصی نے اپنے اصحاب کو دلائل و علامات، براہین اور معجزات دکھلائے اور حضرت عیسیٰؑ کے وصی نے بھی اپنے ماننے والوں کو یہ باتیں دکھلائیں، اگر آپ بھی ہمیں کوئی چیز دکھلائے تو ہمیں اطمینان حاصل ہو جاتا آپؑ ابیات، ہجرتین کی طرف تشریف لائے اور خفیف زبان میں دعا فرمائی اور کہا اپنی چادر کھول دو بس اتنا کہنا تھا کہ ایک طرف باغات اور نہریں موجود ہو گئیں اور دوسری طرف آگ کی بھٹیاں اور آگ موجود تھی کچھ لوگوں نے کہا جادو ہے جادو کچھ لوگوں نے ثابت قدم رہ کر آپؑ کی تصدیق کی اور انکار نہ کیا۔

(2)......ایک مرد اور ایک عورت علیؑ کی خدمت میں اپنا جھگڑا لے کر آئے مرد نے عورت پر زیادتی کی، آپؑ نے مرد سے فرمایا مسخ ہو جا اس کا سر کتے کے سر کی طرح ہو گیا وہ شخص خارجی تھا خارجی کہنے لگا آپؑ یہی حشر معاویہ کا کیوں نہیں کرتے؟ آپؑ نے فرمایا تم پر وائے ہو ہلاکت ہو اگر میں چاہوں تو معاویہ اپنے تخت سمیت میرے پاس یہاں حاضر ہو جائے اگر میں اللہ سے دعا کروں تو ایسا ہو جائے گا لیکن ہم لوگ اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں، سونے چاندی کے نہیں اللہ تعالیٰ کے اسرار کی

Presented by www.ziaraat.com

تدبیر پر انکار نہیں ہے کیا تم نے یہ آیت نہیں پڑھی؟ "بَلْ عِبَادٌ مُكْرَمُونَ لَا يَسْبِقُونَهُ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِأَمْرِهِ يَعْمَلُونَ" ترجمہ: ملکہ عزت والے بندے ہیں اس سے بات میں پہل نہیں کرتے اس کے حکم کی تعمیل کرتے ہیں اگر مجھے معاویہ کے ہلاک کرنے کے بارے میں دعا کرنے کی اجازت دی جائے تو دعا کی قبولیت میں ہرگز تاخیر نہ ہوگی۔

اعرابی کو اونٹ دے دیئے

(3)......ابوحمزہ علی بن حسینؑ سے اور آپؑ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ امیرالمومنینؑ نے فرمایا کہ جس کسی سے رسولؐ اللہ نے وعدہ کیا ہو یا اس کا رسولؐ اللہ پر قرض ہو تو وہ میرے پاس آئے جو شخص قرض لینے والا یا وعدہ والا آپؑ کی خدمت میں آتا آپؑ مصلےٰ اٹھاتے اور مطلوبہ چیز مصلے کے نیچے پاتے اور طلب کرنے والے کے حوالے کردیتے ایک صاحب نے دوسرے سے کہا کہ اس سے تو ہمارا وقار ختم ہو رہا ہے اول: پھر کیا تدبیر کرنی چاہیے۔ دوم: تم بھی اسی طرح اگر اعلان کردو جس طرح وہ کرتے ہیں تو تم بھی وہ چیز پاؤ گے چنانچہ اول نے اعلان کردیا امیرالمومنینؑ کو معلوم ہوا تو فرمایا کہ عنقریب پشیمان ہوگا چنانچہ اول کی خدمت میں صبح کو ایک اعرابی حاضر ہوا وہ جماعت مہاجرین و انصار میں بیٹھا تھا اعرابی نے کہا تم میں سے رسولؐ اللہ کا وصی کون ہے اول کی طرف اشارہ کیا گیا، رسول اللہؐ کے وصی اور خلیفہ تم ہو؟ کہا ہاں میں ہوں تم کیا چاہتے ہو؟ اس نے کہا

Presented by www.ziaraat.com

رسولؐ اللہ نے اسی اونٹنیوں کا مجھ سے وعدہ کیا تھا۔ وہ میرے حوالے کردو: اول: کس قسم کی اونٹنیاں مطلوب ہیں؟

اعرابی۔ رسولؐ اللہ نے سرمئی آنکھوں والی سرخ رنگ کی اسی اونٹنیوں کا وعدہ کیا تھا۔

اول:۔ (دوم سے) اب کیا کروں؟ دوم:۔ اعرابی جاہل ہے، اس سے گواہ طلب کرو۔ اول:۔ (اعرابی سے) اس بات پر گواہ پیش کرو۔ اعرابی:۔ مجھ سے رسولؐ اللہ کے وعدہ پر گواہ طلب کرتے ہو، خدا کی قسم تم نہ ہی رسولؐ اللہ کے وصی ہو نہ ہی آپؐ کے خلیفہ یہ واقعہ دیکھ کر حضرت سلمان فارسیؓ کھڑے ہو گئے اور اعرابی سے کہا میرے ساتھ چلے آؤ میں رسولؐ اللہ کے وصی کی طرف لے چلتا ہوں، اعرابی ساتھ ہولیا۔ امیرالمومنینؑ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اعرابی نے کہا: آپؑ رسولؐ اللہ کے وصی ہیں؟ امیرالمومنینؑ نے کہا: ہاں میں رسولؐ اللہ کا وصی ہوں۔ کیا چاہتے ہو؟ اعرابی نے کہا: رسولؐ اللہ نے اسی سرمئی آنکھوں والی سرخ اونٹنیوں کا مجھ سے وعدہ کیا تھا وہ دلایئے۔ امیرالمومنینؑ نے کہا: کیا تم مع خاندان کے مسلمان ہو گئے ہو؟ یہ سنتے ہی اعرابی آپؑ کے قدموں میں گر پڑا اور آپؑ کے ہاتھوں کو بوسے دینے لگا وہ کہتا جاتا تھا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ رسولؐ اللہ کے وصی اور خلیفہ ہیں اور یہی شرط میرے اور رسولؐ اللہ کے درمیان قرار پائی تھی، ہم لوگ تمام کے تمام مسلمان ہو گئے۔

○.....علیؑ نے فرمایا کہ اے حسنؑ فلاں وادی میں سلمانؓ کے ساتھ چلے جاؤ اور اعلان کردو کہ اے صالحؑ جب جواب دیں تو ان سے کہو کہ امیرالمومنینؑ سلام

Presented by www.ziaraat.com

کہتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ وہ اسی اونٹنیاں پیش کیجئے جن کا وعدہ رسولؐ اللہ نے اس اعرابی سے کیا تھا۔ ہم وادی کی طرف چلے گئے امام حسنؑ نے آوازی دی اے صالح! جواب آیا! میں حاضر ہوں اے فرزند رسولؐ امام حسنؑ نے امیر المومنینؑ کا پیغام دیا عرض کیا بسر و چشم تعمیل کیلئے حاضر ہوں، اس وقت زمین سے اونٹنیوں کی لیک مہار باہر نکلی، امام حسنؑ نے مہار اعرابی کے ہاتھ میں دی اور فرمایا لے جاؤ۔ پھر اسی قسم کی اونٹنیاں زمین سے نکلنی شروع ہوئیں حتیٰ کہ اسی کی تعداد میں مکمل زمین سے باہر آگئیں۔

اعراف والے کون

(4)......ابوحمزہ ثمالی امام محمد باقرؑ سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المومنینؑ نے یہ آیت پڑھی: اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ؛ (سورۂ زلزال) جب زمین میں زلزلے آئیں گے جب اس آیت پر پہنچے وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ، تو اس وقت ایک انسان زمین سے کہے گا اب تمہاری کیا حالت ہے؟ زمین اپنی حالت بتائے گی امیر المومنینؑ نے فرمایا وہ انسان میں ہوں جس سے زمین اپنی حالت بتائے گی، ابن کوا نے امیر المومنینؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کی اس آیت کا کیا مطلب ہے؛ وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُوْنَ كُلًّا بِسِيْمَاهُمْ ، (سورۂ اعراف) اعراف پر کچھ لوگ ہوں گے جو ہر شخص کو اس کی پیشانی سے پہچانتے ہوں گے فرمایا اعراف والے آدمی ہم لوگ ہیں

Presented by www.ziaraat.com

ہم اپنے انصار کو ان کی پیشانیوں سے پہچانتے ہیں اصحاب اعراف ہم لوگ ہیں ہم جنت اور دوزخ کے درمیان قیام فرما ہوں گے جس شخص نے ہمارا انکار کیا ہوگا ہم اس کا انکار کردیں گے امیر المومنینؑ نے ابن کوا سے کہا: تمہارے لئے ہلاکت ہو کے الفاظ سے مخاطب فرماتے تھے کیونکہ ابن کوا بناوٹی شیعہ تھا نہروان کی جنگ میں ابن کوا حضرت علیؑ کے خلاف لڑا تھا ایک شخص امیر المومنینؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں آپؑ کو دوست رکھتا ہوں آپؑ نے فرمایا تم جھوٹ بولتے ہو اس شخص نے عرض کیا سبحان اللہ گویا کہ آپؑ میرے دل کی بات جانتے ہیں (حقیقت میں یہ شخص جھوٹا تھا)

(4)......ایک اور شخص امیر المومنینؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں اہلبیتؑ کو دوست رکھتا ہوں آپؑ نے فرمایا: تم لوگ جھوٹے ہو ہمیں مخنث، دیوث ولد الزنا اور وہ شخص جس کا نطفہ حیض میں قرار پایا ہو، دوست نہیں رکھے گا، یہ شخص چلا گیا اور صفین کی لڑائی میں امیر المومنینؑ سے لڑا۔

(5)......عمرو بن الحمقؓ سے روایت ہے کہ جس دن امیر المومنینؑ کو کوفہ میں ضربت لگی تو آپؑ کی تکلیف کو دیکھ کر جناب ام کلثومؑ رونے لگیں آپؑ نے فرمایا؛ اے ام کلثوم تم ہر وہ چیز نہیں دیکھ سکتیں جس کو میں دیکھ رہا ہوں سات آسمانوں کے فرشتے اور انبیاء ایک دوسرے کے پیچھے موجود ہیں اور کہتے ہیں کہ اے علیؑ ہماری طرف چلے آؤ جن حالات میں تم موجود ہو اس سے آنے والے حالات میں تیرے لئے بہت بہتری ہے۔

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

(۵)......ابوالحسن علی بن احمد بن محمد بن عمرو کا بیان ہے کہ میں نے ابوالقاسم حسن بن محمد معروف بن وفا کو کوفہ میں کہتے ہوئے سنا کہ میں مسجد حرام میں موجود تھا کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ مقام ابراہیم کے اردگرد جمع ہیں میں نے ان سے کہا کیا بات ہے؟ لوگوں نے کہا ایک راہب آیا ہوا ہے میں اس کے پاس گیا اور ایک شیخ پیکر تھے جن کے جسم پر اون کا جبہ اور ٹوپی تھی وہ بڑے ڈیل ڈول والے تھے، اور مقام ابراہیم کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے میں نے انہیں کہتے سنا کہ میں گرجا گھر میں بیٹھا ہوا تھا میں نے وہاں سے گدھ کی مانند ایک پرندے کو دیکھا جو سمندر کے کنارے پڑے ہوئے ایک پتھر پر آ کر گرا ہے اس نے انسان کے چوتھے حصے جسم کو پتھر پر پھینکا اور پھر اڑ کر چلا گیا پھر واپس آیا اور انسان کے چوتھے حصے جسم کو پتھر پر پھینک کر واپس چلا گیا پھر جسم انسانی کا چوتھا حصہ لایا اور پھینک کر واپس اڑ گیا آخر کار چوتھا حصہ لایا ان چاروں حصوں کو جوڑ دیا ان سے ایک انسان بن کر کھڑا ہو گیا میں یہ دیکھ کر تعجب میں پڑ گیا پھر وہ پرندہ اس انسان پر ٹوٹ پڑا اسے ایک ضرب لگائی اور اس کے جسم کا چوتھا حصہ لے کر اڑ گیا اسی طرح پے در پے بقیہ تینوں حصے بھی لے کر اڑ گیا میں متفکر تھا اور افسوس بھی کر رہا تھا کہ میں نے اس بارے میں کیوں نہ چھان بین کی، میں پتھر کو تلاش کرنے لگا حتیٰ کہ میں نے پرندے کو پھر آتے ہوئے دیکھا کہ انسانی جسم کا چوتھا حصہ اس کے پاس ہے اور وہ پتھر پر بیٹھ گیا میں اس کے مقابل میں پوشیدہ ہو گیا وہ انسانی جسم کے چار حصوں کو ایک ایک کر کے لایا انہیں جوڑا اور اڑ کر چلا گیا اور آدمی کھڑا ہو گیا میں اس کے قریب گیا اور

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

پوچھا کہ تم کون ہو؟ یہ سن کر وہ خاموش ہو گیا میں نے کہا اس ذات کی قسم جس نے تجھے پیدا کیا تم کون ہو؟ اس نے کہا میں ابن ملجم ہوں، میں نے پوچھا: تم نے کیا گناہ کیا ہے؟ اس نے کہا: میں نے علیؑ بن ابی طالبؑ کو قتل کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اس پرندہ کو مجھ پر مسلط کیا ہے وہ روزانہ مجھے قتل کرتا ہے ابھی وہ مجھ سے باتیں کر رہا تھا کہ پرندہ اس پر ٹوٹ پڑا اور ضرب لگائی اس کے جسم کا چوتھا حصہ لے کر اڑ گیا پھر آیا اور چوتھا حصہ لے گیا آخر کار تمام حصہ لے کر اڑ گیا میں نے لوگوں سے پوچھا علیؑ کون شخص ہے؟ لوگوں نے کہا: کہ وہ رسولؐ اللہ کے ابن عم اور وصی ہیں۔

میرا نام حیدر

(7)......مرحب کو اس کی دایہ نے آگاہ کیا کہ تم سے لڑنے والوں میں ایک شخص ایسا بھی ہوگا جس کا نام حیدر ہوگا اگر تم نے اس سے لڑائی کی تو ہلاک ہو جاؤ گے یہ بات دایہ نے کتب قدیم میں پڑھی تھی جب قلعہ خیبر فتح نہ ہو سکا تو لوگوں نے رسولؐ اللہ کی خدمت میں استدعا کی کہ مرحب کے مقابلہ میں حضرت علیؑ کو بھیجا جائے حضرت علیؑ کی آنکھیں آشوب میں مبتلا تھیں آنحضرتؐ نے آپؑ کی آنکھوں میں لعاب دہن لگایا آپؑ کی آنکھیں صحیح وسالم ہو گئیں پھر فرمایا علیؑ! مجھے مرحب سے نجات دلاؤ علیؑ مرحب کے پاس گئے جب مرحب نے آپؑ کو دیکھا تو آپؑ کی طرف دوڑ کر آیا اور کہا میں وہ ہوں جس کا نام اس کی ماں نے مرحب رکھا ہے علیؑ نے فرمایا میں وہ ہوں جس کا نام اس کی ماں نے حیدر (اژدر کے دو ٹکڑے کرنے والا) رکھا ہے۔ مرحب نے جب حیدر کا نام سنا تو بھاگ گیا کیونکہ اسے دایہ نے حیدرؑ کے نام سے

www.ziaraat.com Sajeede-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

ڈرایا تھا ابلیس نے انسانی شکل میں آ کر کہا کہاں جاتے ہو کہا کہ میں اس شخص سے ڈرتا ہوں جس کا نام حیدرؑ ہے ابلیس نے کہا! حیدر دنیا میں بہت ہیں یہ وہ حیدر نہیں ہیں جس سے تم ڈرتے ہو واپس جاؤ ممکن ہے تم اس کو قتل کر دو اور میں تمہاری امداد کرتا ہوں امیر المومنینؑ نے اسے فی النار والسقر کر دیا۔

(8)......اصبغ بن نباتہ سے روایت ہے کہ ہم امیر المومنینؑ کے پیچھے جا رہے تھے اور ہمارے ساتھ قریش کا ایک آدمی تھا اس نے امیر المومنینؑ سے کہا کہ آپؑ نے بہادروں کو قتل کیا بچوں کو یتیم بنایا اور آپؑ نے ایسے ایسے کام کئے یہ سن کر حضرت علیؑ نے فرمایا مسخ ہو جا اے کتے: وہ شخص سیاہ کتے کی شکل میں تبدیل ہو گیا پھر آپؑ سے پناہ لیتا تھا اور دم مارتا تھا یہ حالت دیکھ کر حضرت علیؑ کو اس پر رحم آ گیا اپنے ہونٹوں کو حرکت دی پھر وہ پہلے کی طرح انسانی شکل میں تبدیل ہو گیا لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا اے امیر المومنینؑ! آپؑ جب یہ کام کر سکتے ہیں اور معاویہ آپؑ کو بار بار للکار رہا ہے اس کا خاتمہ کیوں نہیں کرتے! آپؑ نے فرمایا: ہم مکرم بندے ہیں ہم قول خدا پہ سبقت نہیں کرتے اللہ کے حکم پر عمل کرتے ہیں۔

(9)......علی بن ہارون منجم کا بیان ہے کہ خلیفہ راضی بہت دفعہ اس بات پر میرے ساتھ جھگڑا کیا کرتا تھا کہ علی بن ابی طالبؑ غلطی پر تھے آپؑ نے معاویہ کے معاملے میں تدبر سے کام نہیں لیا میں نے اس پر حجت واضح کر دی کہ غلطی کا جملہ علیؑ کی شان میں کہنا نا مناسب ہے جو کچھ آپؑ نے کام کیا وہ درست ہے وہ میری اس بات کو نہیں مانتا تھا ایک دن ہمارے پاس آ کر کہنے لگا کہ اس بارے میں زیادہ غور و فکر کی

Presented by www.ziaraat.com

ضرورت نہیں ہے اس نے سنایا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں گھر کے باہر ہوں اور میرے سامنے ایک شخص پیش ہوا جس کا سر کتے کے سر کی طرح تھا اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا تو کہا گیا کہ یہ وہ شخص ہے جو معاویہ کے مقابلہ میں علی بن ابی طالبؑ کو خطا کار تصور کرتا تھا بس میں سمجھ گیا کہ یہ شخص میرے لئے اور مجھ ایسے لوگوں کیلئے عبرت تھا اور میں اللہ تعالیٰ سے توبہ کرتا ہوں۔

(۱۵)...... ابن ابو سعید سے روایت ہے کہ ہم لوگ علیؑ کے ساتھ حنین کی طرف جا رہے تھے ہمارا گذر کربلا کی زمین سے ہوا آپؑ نے فرمایا: یہ جگہ حسینؑ اور آپؑ کے اصحاب کی ہے پھر ہم ایک راہب کے گرجے میں پہنچے لوگوں کا پیاس کی شدت سے برا حال ہو رہا تھا انہوں نے اس بات کی علیؑ سے شکایت کی۔ آپؑ ایسے راستے سے تشریف لے جا رہے تھے جہاں پانی میسر نہ ہوتا تھا ہم راہب کے پاس پہنچے اسے آواز دی وہ آپؑ کے سامنے ظاہر ہوا آپؑ نے فرمایا کہ تیرے گرجے کے قریب کہیں پانی ہے؟ اس نے عرض کیا! کہیں پانی نہیں ہے آپؑ ایک ریتلے مقام پر اترے لوگوں کو ریت کھودنے کا حکم دیا انہوں نے اس کے نیچے ایک سفید پتھر موجود پایا تین آدمیوں نے مل کر اسے ہلانا چاہا لیکن ہلا نہ سکے علیؑ نے فرمایا ہٹ جاؤ میں ہی اسے ہٹاؤں گا آپؑ نے دایاں ہاتھ پتھر کے نیچے ڈالا اور اس کو اکھاڑ دیا لوگوں نے پتھر کو آپؑ کے ہاتھ میں دیکھا اسے ایک طرف رکھ دیا اس کے نیچے چشمہ موجود تھا جو خوشگوار پانی سے زیادہ شفاف اور شربت سے زیادہ میٹھا تھا لوگوں نے سیر ہو کر پانی پیا اور جانوروں کو پلایا اور جمع کر لیا پھر پتھر کو اسی جگہ پر رکھ دیا ریت کو پہلے کی

Presented by www.ziaraat.com

طرح اس پر ڈال دیا یہ دیکھ کر راہب حضرت علیؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہوگیا اور عرض کیا۔ کہ میرے باپ نے میرے دادا کے حوالے سے آگاہ کیا جو حضرت عیسیٰؑ کے حواری تھے کہ اس ریت کے نیچے پانی کا ایک چشمہ ہے جو نبی یا نبی کا وصی ظاہر کرے گا اور علیؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے اپنی صحبت میں رہنے کا شرف عطا فرمایئے؟ آپؑ نے فرمایا! میرے ساتھ رہو آپؑ نے اس کے حق میں دعا فرمائی لیلۃ الھریر میں راہب شہید ہوا اور آپؑ نے اسے اپنے ہاتھ سے دفن کیا اور فرمایا! گویا کہ میں اسے جنت میں دیکھ رہا ہوں اور میں اس کے وہ درجے بھی دیکھ رہا ہوں جن سے اسے اللہ تعالیٰ نے نوازا ہے۔

میثم کی شہادت کی پیش گوئی

(11)...... عمران اپنے باپ میثم تمارؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن مجھے امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ نے بلایا اور فرمایا اس وقت تمہاری حالت کیا ہوگی جب بنو امیہ کا ایک شخص تجھے بلائے گا اور مجھ سے برأت کرنے کو کہے گا میں نے عرض کیا کہ آپؑ سے ہرگز برأت نہیں کروں گا، آپؑ نے فرمایا! خدا کی قسم ضرور وہ تجھے قتل کر کے سولی پر لٹکائے گا میں نے عرض کیا کہ میں صبر سے کام لوں گا میرے نزدیک یہ بات اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہیچ ہے پھر فرمایا! یقیناً تم میرے ساتھ جنت میں ہو گے آخر وہ وقت آیا تو میثمؓ نے اپنے بیٹے عمرانؓ سے کہا کہ بنو امیہ کا داعی مجھے بلاتا ہے اور تم سے میرے بارے میں مطالبہ کرتا ہے اور تم کہتے ہو وہ تو مکہ میں موجود ہیں وہ تم سے کہتا ہے کہ اسے ضرور میرے حوالے کرو جہاں کہیں بھی ہو تم

Presented by www.ziaraat.com

قادسیہ کی طرف چلے جاؤ گے وہاں قیام کرو گے میں مکہ سے تمہارے پاس آجاؤں گا تم مجھے لے کر اس کے پاس جاؤ گے وہ مجھ سے کہے گا کہ ابوتراب سے بیزاری کرو میں کہوں گا خدا کی قسم میں یہ کام نہیں کروں گا اس میں بھلائی نہیں ہے وہ مجھے عمرو بن حریث کے دروازے پر سولی پر لٹکا دے گا چوتھے دن میرے نتھنوں سے خون جاری ہو جائے گا جب سولی پر لٹکے ہوئے میثمؑ کی یہ حالت ہوگئی تو میثمؑ نے لوگوں سے کہا" "سَلُوْنِیْ وَاللّٰهِ لَاُخْبِرَنَّکُمْ بِمَا یَکُوْنُ مِنَ الْفِتَنِ وَ مَسَاوِیْ بَنِیْ اُمَیَّه" "مجھ سے دریافت کرو خدا کی قسم میں آنیوالے فتنوں اور بنی امیہ کے برے کاموں سے تمہیں ضرور آگاہ کروں گا"۔

O...... راوی کا بیان ہے جب میثمؑ نے لوگوں کو فتنوں کے متعلق آگاہ کیا تو دامی (زنا زادہ ابن زیاد) نے ایک شخص کو روانہ کیا اس نے میثمؑ کے منہ میں لجام ڈال دی میثمؑ پہلے شخص تھے جن کو سولی کی حالت میں لجام دی گئی۔

کمان اژدھا بن گئی

(12)...... سلمان فارسیؓ سے مروی ہے کہ حضرت علیؑ کو معلوم ہوا کہ حضرت عمر آپؑ کے شیعوں کا ذکر کرتے ہیں آپ سے حضرت علیؑ کی ملاقات مدینہ کے ایک باغ میں ہوگئی آپؑ کے ہاتھ میں کمان تھی اور فرمایا مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ میرے شیعوں کا ذکر کرتے ہیں آپؑ نے کمان کو زمین پر پھینک دیا وہ اونٹ کی مانند اژدہا بن گئی اور حضرت عمر کی طرف نگلنے کے لئے بڑھی آپ نے چلا کر کہا اللہ اللہ اے

Presented by www.ziaraat.com

ابوالحسنؑ التجاء اور زاری شروع کر دی آپؑ نے اژدھے پر ہاتھ مارا وہ پہلے کی طرح کمان ہو گیا حضرت عمر مرعوب ہو کر گھر واپس چلے گئے حضرت سلمانؓ کا بیان ہے کہ رات کے وقت مجھے علیؑ نے بلایا اور فرمایا کہ عمر کے پاس چلے جاؤ ان کے پاس مشرق کے علاقہ سے مال آیا ہے جس کو ان کے سوا اور کوئی شخص نہیں جانتا وہ اسے رکھنا چاہتے ہیں تم جا کر کہو کہ علیؑ کہتے ہیں کہ جو مال تمہارے پاس مشرق سے آیا ہے اسے مستحقوں میں تقسیم کر دو ورنہ میں یہ راز فاش کر دوں گا سلمانؓ نے کہا کہ میں ان کے پاس گیا اور پیغام پہنچا دیا، اس نے کہا: مجھے بتاؤ تمہارے صاحب کو اس بات کا علم کیسے ہو گیا میں نے کہا کہ ایسی باتیں آپؑ سے پوشیدہ رہ سکتی ہیں؟ اس نے کہا: سلمانؓ ایک بات میری ضرور مان لو علیؑ جادوگر معلوم ہوتے ہیں اور مجھے تو ان سے ڈر لگتا رہتا ہے مناسب یہی ہے کہ تم ان کو چھوڑ دو اور میرے گروہ میں شامل ہو جاؤ میں نے کہا یہ نامناسب ہے کہ علیؑ تو اسرارِ نبوت کے وارث ہیں میں نے تو آپؑ سے زیادہ باتوں کا مشاہدہ کیا ہے پھر انھوں نے کہا ان کے پاس چلے جاؤ اور ان سے کہو کہ میں آپؑ کا حکم بسر و چشم بجالاؤں گا میں علیؑ کی خدمت میں حاضر ہوا آپؑ نے فرمایا: میں اس بات چیت کے بارے میں بتاؤں جو تمہارے درمیان ہوئی تھی میں نے عرض کیا آپؑ مجھ سے بہتر جانتے ہیں آپؑ نے وہ پوری گفتگو بتا دی جو ہمارے درمیان ہوئی تھی پھر فرمایا اژدہے کا خوف مرتے دم تک ان کے دل میں باقی رہے گا۔

(13)......امیرالمومنینؑ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں رسولؐ اللہ کو دیکھا کہ

Presented by www.ziaraat.com

آپؑ میرے چہرے سے غبار صاف کر رہے ہیں اور فرما رہے ہیں علیؑ تم پر حرج نہیں علیؑ تم نے اپنی ذمہ داری کو پوری طرح نبھایا تین دن کے بعد آپؑ پر تلوار کا وار ہوا، پھر فرمایا؛ میں نے رسولؐ اللہ کو خواب میں دیکھا ہے اور میں نے آپؐ کی خدمت میں بنوامیہ کے مظالم کا شکوہ کیا ہے اور رو پڑا ہوں فرمایا گریہ نہ کرو پھر امام حسنؑ اور حسینؑ سے فرمایا جب میرا انتقال ہو جائے تو مجھے غری کی طرف اٹھا کر لے جانا جو کوفہ کے نجف میں واقع ہے میرے جنازے کے تابوت کے آخری حصہ کو اٹھانا پہلے حصے کو فرشتے اٹھائیں گے، پھر فرمایا؛ چلتے رہنا آخر کار تمھیں ایک سفید پتھر ملے گا جس سے نور چمکتا ہوگا وہاں قبر کھودنا وہاں ایک تختہ ملے گا جس پر لکھا ہوا ہوگا کہ یہ قبر نوحؑ نے علیؑ بن ابی طالبؑ کیلئے کھودی ہے حسنینؑ نے آپؑ کے حکم کی بجا آوری کی آپؑ کو دفن کر کے آپؑ کی قبر کے نشان مٹا دیئے آپؑ کی قبر لگا تار مخفی رہی تھی کہ امام جعفر بن محمدؑ نے خلافتِ عباسیہ کے زمانے میں بتائی ایک دن خلیفہ ہارون الرشید شکار کیلئے گیا اور اس کے شکاریوں نے بازوں اور کتوں کو ہرنوں پر چھوڑ دیا ہرنوں نے دوڑ کر جھاڑیوں میں پناہ لی گئے اور باز لوٹ آئے ہرن جھاڑیوں سے پھر نمودار ہوئے کتوں اور بازوں کو پھر چھوڑا گیا ہرن پھر جھاڑیوں میں جا چھپے گئے اور باز واپس آ گئے ایسا تین بار ہوا

O...... ہارون الرشید یہ دیکھ کر حیران و ششدر رہ گیا پھر بنواسد کے ایک شخص سے پوچھا یہ جھاڑیاں کیا چیز ہیں؟ اس نے کہا اگر بتا دوں تو امان ملے گی کہا ہاں کہا یہ علیؑ بن ابی طالبؑ کی قبر کی جگہ ہے ہارون الرشید نے وضو کیا نماز پڑھی اور دعا مانگی انہیں

Presented by www.ziaraat.com

بھاڑیوں میں امام جعفر صادق علیہ السلام نے حضرت علی علیہ السلام کی قبر کو ظاہر کیا۔

اژدہا جن اور علیؑ

(14)......امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: ایک مرتبہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام منبر پر جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے کہ آپؑ نے لوگوں کے دوڑنے بھاگنے کی آوازیں سنیں لوگ ایک دوسرے پر گر رہے تھے۔ آپؑ نے فرمایا لوگو! کیا بات ہے تم اتنے پریشان کیوں ہو گئے ہو؟ لوگوں نے کہا: اے امیر المومنینؑ! مسجد میں بہت بڑا اژدہا آ گیا ہے اور ہم اس سے ڈر گئے ہیں اور ہم اسے جان سے مارنا چاہتے ہیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: مت گھبراؤ اور تم اسے کچھ نہ کہو اسے میرے پاس آنے دو یہ ایک قاصد ہے ایک ضرورت کے سلسلہ میں یہاں آیا ہے۔ یہ سن کر لوگ اِدھر اُدھر ہو گئے اور اژدہا صفوں کے درمیان میں سے ہوتا ہوا منبر کے پاس آیا اور اس نے اپنا منہ امیر المومنین علیہ السلام کے کان پر رکھ دیا اور کافی دیر تک اس کے منہ سے آوازیں آتی رہیں اور امیر المومنین علیہ السلام بھی اپنا سر مسلسل ہلاتے رہے۔ اس کے بعد آپ علیہ السلام نے بھی اس کی طرح منہ سے کچھ آوازیں سی نکالیں وہ منبر سے دور ہو گیا اور اچانک صفوں کے درمیان ہی گم ہو گیا اور اس کی اس طرح کی پوشیدگی پر لوگوں نے تعجب کا اظہار کیا اور آپؑ سے پوچھا کہ اس اژدہا کا کیا معاملہ تھا؟ آپؑ نے فرمایا: یہ مسلمان جنات پر میرا جانشین ہے اس کی قوم کا چند باتوں میں اختلاف ہوا تھا انہوں نے اسے میرے پاس روانہ کیا اور اس نے آکر مجھ سے وہ مسائل دریافت کیے اور میں نے اسے ان مسائل کا جواب دیا اب یہ مطمئن ہو کر واپس چلا گیا۔ (عیون المعجزات، ص ۱۴)

Presented by www.ziaraat.com

(15)......ابو جعدہ سے مروی ہے اس نے کہا میں بصرہ گیا اور وہاں صحابی انس بن مالک کی محفل میں شریک ہوا وہ لوگوں سے رسولؐ خدا کی احادیث بیان کر رہا تھا اہل مسجد میں سے ایک شخص نے انس سے کہا: یہ تمہارے بدن پر برص کے داغ کیوں ہیں جب کہ میرے والد نے مجھ سے بیان کیا کہ رسولؐ خدا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی مومن کو برص اور جذام میں مبتلا نہیں کرتا۔

یہ سن کر انس بن مالک نے اپنا سر جھکا لیا' اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور اس نے رو رو کر کہا: خدا کے نیک بندے علیؑ بن ابی طالب کی مجھے بددعا لگی ہے۔

لوگوں نے کہا: پھر ہمیں بتاؤ کہ علیؑ بن ابی طالبؑ نے تجھے بددعا کیوں دی تھی؟

انس نے کہا: تم لوگ اس بات کو رہنے دو لیکن لوگوں نے اصرار کیا اور کہا تجھے اس کا سبب ضرور بتانا ہوگا۔ اس نے کہا: پھر تم لوگ آرام سے اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ جاؤ اور مجھ سے اس کا سبب سنو تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ مشرق کی طرف ایک قریہ ہے جس کا نام ہندف ہے۔ وہاں سے رسولؐ خدا کو ایک چادر ہدیہ میں بھیجی گئی رسولؐ خدا نے مجھے ابو بکر' عمر' عثمان' طلحہ' زبیر' سعد' سعید اور عبدالرحمٰن بن عوف کے پاس بھیجا اس وقت رسولؐ خدا کے پاس علیؑ بن ابی طالبؑ بیٹھے تھے میں گیا اور تمام افراد کو بلا کر رسولؐ اللہ کے پاس لے آیا پھر آنحضرتؐ نے مجھے حکم دیا کہ اس چادر کو پھیلاؤ اور ان افراد کو چادر پر بٹھاؤ۔ میں نے چادر بچھا دی پھر رسولؐ خدا نے مجھے حکم دیا کہ تم بھی ان کے ساتھ چادر پر بیٹھ جاؤ اور پھر جو کچھ دیکھو مجھے اس کی اطلاع کرو۔

○......اس کے بعد رسولؐ خدا نے حضرت علیؑ سے فرمایا کہ تم اس چادر پر بیٹھو جب علیؑ

Presented by www.ziaraat.com

بیٹھ گئے تو آپؑ نے فرمایا: تم ہوا سے کہو کہ وہ تمہیں اپنے دوش پر اٹھالے۔ حضرت علیؑ نے ہوا کو حکم دیا تو چادر اڑنے لگی اور ہم ہوا میں پرواز کرنے لگے۔ جتنا اللہ کو منظور تھا' وہاں تک ہماری چادر نے پرواز کی پھر حضرت علیؑ نے ہوا سے کہا کہ اب ہمیں یہیں اُتار دے ہوا نے یہ حکم سن کر ہمیں وہاں اتار دیا حضرت علیؑ نے ہم سے کہا: بھلا جانتے ہو اس وقت تم لوگ کہاں آ گئے ہو؟ ہم نے کہا: خدا اس کا رسولؐ اور علیؑ ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپؑ نے کہا: یہ کہف و رقیم والے ہیں جو اللہ کی عجیب نشانی ہیں اصحاب پیغمبر! آؤ اور ان پر سلام کرو، اس وقت ابو بکر و عمر نے آگے بڑھ کر سلام کیا اور کہا: "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَصْحَابَ الْکَهْفِ وَ الرَّقِیْمِ" لیکن کسی نے انہیں جواب نہ دیا پھر طلحہ و زبیر نے انہیں سلام کیا لیکن انہیں بھی جواب نہ ملا پھر میں اور عبدالرحمٰن بن عوف آگے بڑھے اور میں نے کہا: "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَصْحَابَ الْکَهْفِ وَ الرَّقِیْمِ" میں رسولؐ خدا کا خادم انس ہوں لیکن مجھے بھی کوئی جواب نہ ملا، الغرض سب نے باری باری سلام کیا اور کسی کو سلام کا جواب نہ ملا آخر میں امام علیؑ اٹھے اور انہوں نے سلام کرتے ہوئے کہا: "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَصْحَابَ الْکَهْفِ وَ الرَّقِیْمِ الَّذِیْنَ کَانُوْا مِنْ اٰیٰتِنَا عَجَبًا" "اے اصحاب کہف و رقیم جو خدا کی عجیب نشانی ہو تم پر سلام"۔ اس وقت غار سے آواز بلند ہوئی: "وَعَلَیْکَ السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ یَا وَصِیَّ

رَسُوْلُ اللّٰہِ " "رسولؐ خدا کے وصی! آپؑ پر بھی سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں"۔ حضرت علیؑ نے فرمایا: تم نے رسولؐ خدا کے صحابہ کو جواب کیوں نہیں دیا؟

○......انہوں نے کہا: اے جانشینِ رسولؐ! ہم وہ جوان ہیں جو اپنے رب پر ایمان لائے تھے اور خدا نے ہماری ہدایت میں اضافہ فرمایا تھا ہمیں صرف نبی یا نبی کے وصی کے سلام کا جواب دینے کی اجازت ہے اور آپ چونکہ خاتم النبیینؐ کے آخری وصی ہیں اسی لیے ہم نے صرف آپؑ کے سلام کا جواب دیا ہے۔ اس کے بعد حضرت علیؑ نے صحابہ سے فرمایا: کیا تم لوگوں نے ان کی بات سن لی ہے؟ سب نے کہا: جی ہاں! اے امیر المومنینؑ! پھر آپؑ نے فرمایا: اب تم لوگ چادر پر اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ جاؤ چنانچہ ہم سب بیٹھ گئے پھر آپؑ نے فرمایا: اے ہوا اب ہمیں اٹھاؤ پھر ہوا نے ہمیں اٹھایا اور ہم مسلسل پرواز کرتے رہے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اس وقت حضرت علیؑ نے ہوا کو حکم دیا کہ ہمیں یہاں اتار دو۔ ہوا نے ہمیں وہاں اتارا تو وہاں کی زمین زعفران کی طرح تھی اور وہاں کوئی انسان دکھائی نہ دیتا تھا ہم نے حضرت علیؑ سے کہا کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے اور یہاں تو پانی بھی کہیں دکھائی نہیں دیتا۔

○......حضرت علیؑ اٹھے اور ایک جگہ پر آئے اور وہاں انہوں نے پاؤں کی ٹھوکر ماری تو وہاں میٹھے پانی کا چشمہ نمودار ہوا آپؑ نے فرمایا: یہ پانی موجود ہے اگر آج تم مجھ سے پانی طلب نہ کرتے تو جبرائیل امین یہاں جنت سے پانی لے کر آجاتے۔ الغرض ہم نے وضو کیا اور نماز پڑھی حضرت علیؑ وہاں ٹھہر کر نماز میں مصروف رہے یہاں تک کہ آدھی رات کا وقت ہو گیا پھر آپؑ نے فرمایا: اٹھو اور چادر پر بیٹھ جاؤ خدا نے چاہا تو

Presented by www.ziaraat.com

تم صبح کی پوری نماز یا اس کا کچھ حصہ رسولؐ خدا کی امامت میں ادا کرو گے پھر چادر نے دوبارہ پرواز کی اور پرواز کرتے کرتے ہماری چادر مسجد نبویؐ میں اتری اس وقت رسولؐ خدا نماز فجر کی پہلی رکعت ادا کر چکے تھے ہم نے آنحضرت کی امامت میں نماز ادا کی اور جب ہم نے نماز تمام کر لی تو آنحضرتؐ نے مجھ سے فرمایا: اے انس! حالات و واقعات تم بیان کرو گے یا میں بیان کروں؟ میں نے عرض کی یا رسولؐ اللہ! میں آپ کی پاکیزہ زبان سے ہی سننا پسند کروں گا۔ اس کے بعد رسولؐ خدا نے ہمیں ہمارے سفر کے تمام حالات سنائے پھر آپ نے فرمایا: اے انس! جو کچھ تو نے دیکھا ہے تو اس کی گواہی دے گا؟ میں نے کہا: جی ہاں! یا رسولؐ اللہ! آپؐ کے بھائی جب بھی مجھ سے گواہی طلب کریں گے تو میں ضرور گواہی دوں گا۔

○......رسولؐ خدا کی رحلت ہوئی اور حضرت ابوبکر برسر اقتدار آئے تو ایک دن میں ان کے پاس بیٹھا تھا اور دوسرے بھی بہت سے لوگ وہاں بیٹھے تھے حضرت علیؑ وہاں آئے اور مجھ سے فرمایا: اے انس! کیا تم اس مجمع میں چادر اور چشمہ کے جاری ہونے کی گواہی دیتے ہو؟ میں نے کہا: میں بوڑھا ہو گیا ہوں اور مجھے وہ باتیں بھول گئی ہیں حضرت علیؑ نے کہا! اگر تو رسولؐ خدا کی وصیت کے بعد جان بوجھ کر گواہی چھپا رہا ہے تو اللہ تیرے چہرے پر برص کو مسلط کرے اور تیرے شکم میں جلن پیدا کر دے اور تجھے آنکھوں سے اندھا کر دے۔ میں ابھی اس محفل سے اٹھنے نہیں پایا تھا یہاں تک کہ میں مبروص ہو گیا اور اندھا ہو گیا اور اب میری یہ حالت ہے کہ میں ماہ رمضان کے روزے بھی نہیں رکھ سکتا کیونکہ میرے شکم میں غذا باقی نہیں رہتی اسی حالت میں ہی

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

انس کی بصرہ میں وفات ہوئی (فضائل شاذان صفحہ ۱۶۴-۱۶۶، الروضہ فی الفضائل شاذان، ص ۳۷-۳۸، بحار، ج ۴۱، ص ۲۱۷، تفسیر البرہان، ج ۲، ص ۴۵۷، حدیث ۱۵)

O.....امیر المومنینؑ کی بددعا مانگنے کے بعد جب انس مبروص ہوا تو اس نے قسم کھائی تھی کہ وہ علیؑ بن ابی طالبؑ کی کوئی فضیلت نہیں چھپائے گا۔(رجال کشی، ص ۴۵، بحار، ج ۴۱، ص ۲۰۶، ابن مغازلی کتاب المناقب ص ۲۳۲)

O.....ثعلبی نے اس واقعہ کے آخر میں لکھا کہ اصحاب کہف دوبارہ نیند میں چلے گئے اور وہ امام مہدیؑ کے ظہور تک گہری نیند میں ہی رہیں گے اور جب امام مہدیؑ ظہور کریں گے تو ان پر سلام کریں گے اور اللہ تعالیٰ انھیں نیند سے بیدار کرے گا اور وہ سلام کا جواب دیں گے۔ پھر قیامت تک دوبارہ نیند میں چلے جائیں گے۔

حضرت علیؑ کے لئے سورج کا پلٹنا

(16)......امام باقر علیہ السلام نے اپنے والد امام جعفر صادقؑ کی سند سے امام حسین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: امیر المومنین علیہ السلام جب جنگِ نہروان سے فارغ ہوئے اور عراق کے علاقہ سے گزرتے ہوئے "براثا" (یہ وہی جگہ ہے جہاں بغداد میں مسجد براثا بنی ہوئی ہے) کے مقام پر پہنچے تو آپؑ نے ظہر کی نماز پڑھائی۔ پھر وہاں سے نکل کر سرزمین بابل میں داخل ہوئے، پھر نماز عصر کا وقت ہو گیا اور لوگ کہنے لگے کہ اے امیر المومنینؑ نماز عصر کا وقت ہو گیا ہے۔ آپؑ نے فرمایا: یہ زمین تین دفعہ دھنسائی گئی ہے اور ابھی اس نے چوتھی بار دھنسنا ہے اور وصی کے لیے اس سرزمین پر نماز پڑھانا مناسب نہیں ہے۔ ہاں اگر تم میں سے کوئی

Presented by www.ziaraat.com

نماز پڑھنے کا خواہش مند ہو تو وہ یہاں نماز پڑھ لے۔ منافقین نے ایک دوسرے سے کہا: ''یہ خود نماز نہیں پڑھتا اور نمازیوں کو قتل کرتا ہے''۔ اس سے ان کی مراد نہروان کے خارجی تھے۔ جویریہ بن مسہر اعبدی کا بیان ہے کہ میں ایک سو سواروں کے ساتھ مولا علیؑ کے پیچھے چلتا رہا اور میں نے دل میں کہا کہ جب تک میرے مولا نماز نہیں پڑھیں گے اس وقت تک میں بھی نماز نہیں پڑھوں گا۔ حضرت امیر المومنین علیؑ نے اپنا سفر جاری رکھا اور جب وہ بابل کی حدود سے باہر نکل آئے تو اس وقت سورج غروب ہونے والا تھا۔ پھر چند لمحات گزرے کہ سورج غروب گیا اور افق میں سرخی پھیل گئی۔ پھر امیر المومنینؑ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ پانی لے آؤ۔ جویریہ کا بیان ہے کہ میں نے پانی پیش کیا۔ حضرت علیؑ نے وضو کیا۔ پھر انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ جویریہ اذان دو۔ میں نے عرض کیا: مولا ابھی اذان مغرب سے چند لمحات باقی ہیں۔ حضرت علیؑ نے فرمایا: عصر کے لیے اذان کہو۔ میں نے اپنے دل میں کہا: کیا میں عصر کے لیے اذان کہوں جب کہ سورج بھی ڈوب چکا ہے لیکن مجھ پر اطاعت واجب ہے چنانچہ میں نے اذان کہی اور جب میں اذان سے فارغ ہوا تو حضرت علیؑ نے فرمایا اب اقامت کہو۔ میں نے اقامت کہی اس دوران حضرت علیؑ نے اپنے لبوں کو حرکت دی اور کچھ الفاظ کہے جنہیں میں نہ سمجھ سکا پھر میں نے دیکھا سورج واپس پلٹ آیا اور مقام عصر پر آ گیا۔ امام علی علیہ السلام نے نماز پڑھی اور ہم نے بھی آپؑ کے پیچھے نماز پڑھی اور جب آپؑ نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے دیکھا تو سورج یوں لگا جیسے کسی طشت میں چراغ جل رہا ہو پھر سورج غروب ہو گیا اور ستارے نکل

Presented by www.ziaraat.com

آئے اس وقت حضرت علیؑ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے ضعیف الیقین! اب مغرب کی اذان کہو (عیون المعجزات' ص ۷۔ اثبات الهداة' ج ۲' ص ۴۹۰ 'غاية المرام' ص ۶۳۰ بحار الانوار' ج ۴۱' ص ۱۶۸ فضائل شاذان' ص ۶۸ روضۃ الفضائل شاذان' ص ۳ الغدیر' ج ۳' ص ۱۲۶۔ ۱۴۱۔ احقاق الحق' ج ۵' ص ۵۳۷) (جویریہ حضرت علیؑ کے اصحاب سے تھا اور وہ حضرت علیؑ کے ساتھ تمام جنگوں میں شریک رہا اور مفید نے ارشاد میں لکھا کہ زیاد بن ابیہ نے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ کر انھیں صلیب پر لٹکایا تھا)

(17)......رسولؐ خدا کی زندگی میں بھی حضرت علیؑ کے لیے اللہ تعالیٰ نے سورج پلٹایا تھا اور اس واقعہ کی تفصیل یہ ہے کہ رسولؐ خدا ابھی مکہ ہی میں تھے آپ کو بخار تھا آپؐ نے اپنا سر امیر المومنین علیہ السلام کی گود میں رکھا اور اتنے میں نماز کا عصر کا وقت ہو گیا حضرت علیؑ نے آپ کا سر ہٹانا پسند نہ کیا اور جب آپؐ کی آنکھ کھلی تو رسولؐ خدا نے دعا کی: پروردگار! علیؑ تیری اطاعت میں مصروف تھا اس کے لیے سورج کو پلٹا دے تا کہ وہ عصر کی نماز پڑھ سکے۔ اللہ تعالیٰ نے سورج پلٹایا۔ حضرت علیؑ نے نماز پڑھی۔ پھر سورج غروب ہو گیا۔ (عیون المعجزات' ص ۸۔ غاية المرام' ص ۶۳۰)

(18)..... جویریہ کا بیان ہے کہ جب ہم جنگ نہروان سے فارغ ہوئے تو ہمارا گزر بابل سے ہوا۔ امیر المومنینؑ نے فرمایا: یہ معذب زمین ہے۔ اس زمین پر دو مرتبہ عذاب نازل ہو چکا ہے اور یہاں ایک لاکھ دو سو افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ لہٰذا اس زمین پر نہ تو کوئی نبی نماز پڑھ سکتا ہے اور نہ ہی کسی نبی کا وصی نماز پڑھ سکتا

Presented by www.ziaraat.com

ہے۔ البتہ اگر تم میں سے کوئی نماز پڑھنا چاہے تو وہ عصر کی نماز پڑھ لے۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ آج میں اپنی نماز اور دین امانت بنا کر امیر المومنین کے پاس رکھتا ہوں ہم نے سفر جاری رکھا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اور ستارے نکل آئے اور نماز عشاء کا وقت ہو گا۔ جب ہم سرزمین بابل کی حدود سے باہر نکلے تو امیر المومنینؑ خچر سے اترے اور آپؑ نے خچر کے سموں سے مٹی جھاڑی اور پھر آپؑ نے مجھ سے فرمایا: تم بھی اپنے جانور کے سموں سے مٹی جھاڑ دو۔ میں نے حضرت علیؑ کے حکم پر عمل کیا۔ پھر آپؑ نے مجھ سے فرمایا: عصر کی اذان کہو۔ میں نے اذان کہی لیکن اپنے دل میں کہا: جویریہ! تو مر جائے دن چلا گیا اور رات ہو چکی ہے پھر بھی تو نے عصر کی اذان کہی ہے۔ آپؑ نمازِ عصر کے لیے کھڑے ہوئے تو سورج پلٹ آیا اور اس سے کسی اُونٹ کے بلبلانے جیسی آواز آ رہی تھی اور سورج مقام عصر پر آ کر رک گیا۔

○......امیر المومنینؑ نے عصر کی نماز پڑھی۔ پھر آپؑ نے فرمایا: مغرب کی اذان کہو۔ میں نے اذان کہی تو مجھے یوں محسوس ہوا جیسے سورج کسی گھوڑے کی رفتار سے دوڑ کر افق مغرب کی طرف جا رہا ہو۔ بہر حال سورج فوراً غروب ہو گیا اور میں نے حضرت علیؑ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی۔ پھر آپؑ نے فرمایا: اب عشاء کی اذان کہو۔ میں نے اذان کہی اور آپؑ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی۔ اس وقت میں نے پکارا کر کہا: رب کعبہ کی قسم! بے شک آپؑ محمد مصطفیٰؐ کے سچے وصی ہیں جس نے آپؑ کی مخالفت کی وہ گمراہ، ہلاک اور کافر ہے۔ (الثاقب فی المناقب ص ۲۵۳، غایۃ المرام ص ۶۳۶)

Presented by www.ziaraat.com

حضرت علیؑ کے لئے مدینہ میں سورج کا پلٹنا

(19)......حضرت ام سلمہ، اسماء بنت عمیس اور جابر انصاری، ابن عباس، ابو سعید خدری، ابو ہریرہ اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے "کراع الغمیم" کے مقام پر نماز پڑھی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ پر وحی نازل ہونے لگی۔ اتنے میں حضرت علیؑ آئے۔ آپ نے آپ کی حالت وحی کو ملاحظہ کیا تو آپ کی پشت کو سہارا دیا اور غروب آفتاب تک وحی کا سلسلہ جاری رہا اور قرآن مجید اترتا رہا۔ جب وحی مکمل ہو گئی تو رسولؐ خدا نے فرمایا: اے علیؑ! کیا تم نے عصر کی نماز پڑھی ہے؟

O...... حضرت علیؑ نے عرض کیا: نہیں یا رسولؐ اللہ! میں نے آپ کو سہارا دیا ہوا تھا۔ رسولؐ خدا نے فرمایا: اللہ سے دعا مانگو وہ تمہارے لیے سورج کو پلٹا دے۔ حضرت علیؑ نے دعا مانگی تو سورج پلٹ آیا۔ ابو جعفر طحاوی لکھتے ہیں: نبی اکرمؐ نے دعا مانگی۔ پروردگار! علیؑ تیری اور تیرے رسولؐ کی اطاعت میں تھا اس کیلئے سورج لوٹا دے (مشکل الآثار ج ۲ ص ۲۸۸، ۲۸۹) دعا قبول ہوئی اور سورج پلٹ آیا۔ حضرت علیؑ نے نماز عصر ادا کی۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو سورج فوراً غروب ہو گیا اور ستارے نکل آئے۔ ابو بکر بن مردویہ لکھتے ہیں کہ اسماء بنت عمیس نے کہا: جب سورج غروب ہوا تو ہمیں یوں آواز سنائی دی جیسے لکڑی کو آرے میں چیرا جا رہا ہو اور سورج پلٹنے کا واقعہ جنگ خیبر کے موقع پر مقام "صہباء" میں پیش آیا۔

O......ایک روایت میں ہے کہ حضرت علیؑ نے اشارہ سے نماز ادا کی تھی اور جب

Presented by www.ziaraat.com

سورج پلٹ آیا تو آپؑ نے حکم رسولؐ کے تحت نماز کا اعادہ کیا۔اس واقعہ کے بعد رسولؐ خدا نے حسان بن ثابت کو حکم دیا کہ اس واقعہ کو نظم میں بیان کرے تو اس نے یہ اشعار کہے:

لَا تَقْبَلُ التَّوْبَةَ مِنْ تَائِبٍ ...... اِلَّا بِحُبِّ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ
"علیؑ بن ابی طالبؑ کی محبت کے بغیر کسی توبہ کرنے والے کی توبہ قبول نہیں ہوتی"
اَخِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ بَلْ صِهْرُهٗ ...... وَالصِّهْرُ لَا يُعْدَلُ بِالصَّاحِبِ
"علیؑ رسولؐ خدا کا صرف بھائی ہی نہیں بلکہ ان کا داماد بھی ہے اور داماد کا موازنہ دوست سے نہیں کیا جاسکتا"
يَا قَوْمُ مَنْ مِثْلُ عَلِيٍّ وَقَدْ ...... رُدَّتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ مِنْ غَائِبٍ
"لوگو! علیؑ جیسا کون ہوسکتا ہے جس کے لیے ڈوبا ہوا سورج پلٹ آیا"

(مناقب ابن شہر آشوب ج ۲ ص ۳۱۷۔ بحار الانوار ج ۴۱ ص ۱۷۴ غایۃ المرام ص ۶۳۰۔
ارشاد مفید ص ۱۸۲۔ اعلام الوریٰ طبرسی ص ۱۸۰)

(20)...... حضرت عمر کی قائم کردہ شوریٰ کے اجلاس میں حضرت علیؑ نے اہل شوریٰ کے سامنے اپنے بہت سے فضائل بیان کیے تھے۔ان میں سے آپؑ نے اپنی یہ فضیلت ان کے سامنے بیان کرتے ہوئے فرمایا: "تمہیں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ بتاؤ تم میں سے کسی کی نماز کے لیے ڈوبا ہوا سورج مقام عصر پر واپس آیا؟ اور بتاؤ کہ سورج میرے لیے واپس آیا تھا یا تمہارے لیے واپس آیا تھا۔ انہوں نے کہا: بے شک سورج آپؑ کے لیے ہی واپس آیا تھا۔ (امالی طوسی ج ۲

ص ۱۶۱۔ احتجاج طبرسی، ص ۱۳۲۔ بحار الانوار، ج ۸، ص ۳۴۶۔ حلیۃ الابرار، ج ۱، ص ۴۱۰۔ ابن مغازی شافعی مناقب، ص ۹۶، حدیث ۱۴۰۔ طرائف، ص ۸۴، کفایۃ الطالب، ص ۳۸۳)

O......ابن خزیمہ کہتے ہیں کہ احمد بن صالح کہا کرتے تھے کہ کسی اہل علم کے لیے اسماء کی حدیث سے انکار کرنے کا کوئی جواز نہیں ہے کیونکہ یہ ہمارے نبیؐ کی صداقت کی دلیل ہے (مناقب خوارزمی، ص ۲۲۱۔ ۲۲۳)

حضرت علیؑ اور سورج کا ہم کلام ہونا

(21)......جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ: مدینہ کی ایک گلی میں میری ملاقات عمار یاسر سے ہوئی میں نے اس سے رسولؐ خدا کے متعلق پوچھا تو اس نے کہا کہ رسولؐ خدا اس وقت اپنی قوم کے سرداروں کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے ہیں اور آج عجیب بات یہ ہوئی ہے کہ ہم نے صبح کی نماز رسولؐ خدا کے ساتھ ادا کی پھر جب سورج چڑھ آیا تو اس وقت حضرت علیؑ مسجد میں آئے تو رسولؐ خدا نے کھڑے ہو کر ان کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور انھیں اپنے قریب بٹھالیا یہاں تک کہ حضرت علیؑ کے گھٹنے رسولؐ خدا کے گھٹنوں سے لگ رہے تھے پھر رسولؐ خدا نے فرمایا: اے علیؑ اٹھو اور سورج سے گفتگو کرو وہ بھی تم سے گفتگو کرے گا۔ اہل مسجد نے تعجب سے کہا: کیا سورج حضرت علیؑ سے باتیں کرے گا؟ کچھ حاسد تو آہستہ سے کہنے لگے کہ یہ تو ہر وقت اپنے ابن عم کے نام کو بلند کرنا چاہتے ہیں۔ پھر حضرت علیؑ اٹھے اور آپؑ نے سورج سے فرمایا: "كَيْفَ اَصْبَحْتَ يَا خَلْقَ اللّٰهِ؟" اے مخلوقِ خدا تم کیسے ہو اور تم نے

Presented by www.ziaraat.com

کیسے صبح کی"؟ سورج سے آواز بلند ہوئی: "بِخَيْرٍ يَا أَخَا رَسُوْلَ اللهِ يَا أَوَّلُ يَا اٰخِرُ يَا ظَاهِرُ يَا بَاطِنُ يَا مَنْ هُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ" "میں خیریت سے ہوں اے برادر رسولؐ! اے اول اے آخر اے ظاہر اے باطن اور اے وہ شخصیت جو ہر چیز کو جانتی ہے"۔

○...... حضرت علیؑ رسولؐ خدا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو رسولؐ خدا نے تبسم فرمایا اور کہا: تم مجھے بتاؤ گے یا میں تمہیں بتاؤں؟ حضرت علیؑ نے کہا: یارسولؐ اللہ! میں آپؐ کی زبان سے سننا چاہتا ہوں۔ رسولؐ خدا نے فرمایا: سورج نے تمہیں "اول" کہا ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ تو اللہ پر ایمان لانے والا پہلا فرد ہے سورج نے تمہیں "آخر" کہہ کر سلام کیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ تم میرے غسل وکفن میں آخر تک شریک رہو گے۔ سورج نے تمہیں یا ظاہر کہا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ میرے پوشیدہ رازوں پر تُو ہی غلبہ حاصل کرے گا سورج نے تمہیں یا باطن کہہ کر سلام کیا ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ تُو میرے علم کو اپنے بطن میں سنبھال کر رکھے گا۔ اس کے علاوہ سورج نے تمہیں یَـــا مَنْ هُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ کہہ کر سلام کیا ہے تو اس کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ حلال، حرام فرائض، احکام، تنزیل، تاویل، ناسخ، منسوخ، محکم، متشابہ اور مشکل کا جو بھی علم نازل کیا ہے تم ان تمام علوم کے عالم ہو، اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ میری اُمت کے لوگ تیرے متعلق وہ کچھ نہ کہیں جو نصاریٰ نے عیسیٰؑ کے متعلق کہا ہے تو میں تیرے متعلق وہ کچھ کہتا کہ لوگ تیرے قدموں کی خاک اُٹھا کر لے جاتے اور اسے

Presented by www.ziaraat.com

شفاء کا ذریعہ بنا لیتے۔ جابر کا بیان ہے جب عمار مکمل واقعہ سنا چکا تو اتنے میں سلمانؓ آ گئے۔ تو عمار نے کہا: سلمانؓ بھی ہمارے ساتھ تھا تم ان سے سن لو پھر سلمانؓ نے بھی تمام واقعہ اسی طرح سنایا جیسا کہ عمار سنا چکے تھے۔

(22)......امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک دن رسولؐ خدا نے حضرت علیؑ کی گود میں سر رکھا اور آپؐ سو گئے حضرت علیؑ نے اس وقت عصر کی نماز نہیں پڑھی تھی سورج ڈوبنے لگا تو رسولؐ خدا بیدار ہوئے تو حضرت علیؑ نے ان سے اپنی نماز قضاء ہونے کا تذکرہ کیا رسولؐ خدا نے دعا کی سورج عصر کے مقام پر پلٹ آیا اور حضرت علیؑ نے نماز پڑھی۔ پھر رسولؐ خدا نے حضرت علیؑ سے فرمایا: اٹھو! سورج پر سلام کرو وہ بھی تم سے کلام کرے گا۔ حضرت علیؑ نے کہا: یا رسولؐ اللہ! میں سورج کو کیسے سلام کروں؟ رسولؐ خدا نے فرمایا: تم اسے " اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلْقَ اللّٰهِ " کہہ کر سلام کرو۔ حضرت علیؑ اٹھے اور سورج کو " اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلْقَ اللّٰهِ " کہہ کر سلام کیا۔ تو سلام کے جواب میں سورج نے کہا: " يَا خَيْرُ يَا اَخَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَا اَوَّلُ يَا اٰخِرُ يَا ظَاهِرُ يَا بَاطِنُ يَا مَنْ يُنْجِيْ مُحِبِّيْهِ وَيُوْثِقُ مُبْغِضِيْهِ " تجھ پر سلام ہو اے اول، اے آخر، اے ظاہر، اے باطنؑ، اے اپنے محبوں کو نجات دینے والے اور اے اپنے دشمنوں کو جکڑنے والے! رسولؐ خدا نے حضرت علیؑ سے فرمایا: سورج نے تمہیں کیا کہا؟ حضرت علیؑ نے سورج کی گفتگو رسولؐ خدا سے بیان کی تو آپؐ نے فرمایا: سورج نے سچ کہا ہے اور اسی نے

Presented by www.ziaraat.com

حکم خدا سے گفتگو کی ہے تو ایمان لانے میں تمام مؤمنین سے اول ہے اور تو آخری وصی ہے کیونکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور تیرے بعد کوئی وصی نہیں ہے اور تو اپنے دشمنوں پر غالب ہے (عربی زبان میں غالب کو ظاہر بھی کہا جاتا ہے) اور تو علم کو اپنے بطن میں محفوظ رکھنے والا ہے تو میرے علم کا امین اور میرے رب کی وحی کا خزانہ ہے تیری اولاد بہترین اولاد ہے اور تیرے شیعہ قیامت کے دن خدا کے منتخب کردہ ہوں گے (تاویل الآیات، ج ص ۲۵۵۔ البرھان، ج ۴، ص ۲۸۸)

(23)......عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ ہم رسولؐ خدا کے پاس بیٹھے تھے، اتنے میں علی بن ابی طالبؑ مسجد میں داخل ہوئے رسولؐ خدا نے ان سے فرمایا: کیا تم خدا کے ہاں اپنی عزت کو دیکھنا پسند کرو گے؟ حضرت علیؑ نے عرض کیا: جی ہاں، یا رسولؐ اللہ! میرے والدین آپؐ پر نثار ہوں۔ رسولؐ خدا نے فرمایا: کل میرے ساتھ چلنا اور سورج سے گفتگو کرنا اللہ کے حکم سے سورج بھی تم سے کلام کرے گا۔ دوسرے دن ہم نے نماز فجر پڑھی رسولؐ خدا نے علیؑ کا ہاتھ پکڑا اور مسجد سے باہر نکل آئے اور سورج کے طلوع ہونے کا انتظار کرنے لگے تمام مہاجرین وانصار نے ان کے گرد گھیرا کر لیا تھا جیسے ہی سورج طلوع ہوا تو رسولؐ خدا نے حضرت علیؑ سے فرمایا: اس سے کلام کرو اسے اللہ کی طرف سے حکم ہے وہ بھی تم سے کلام کرے گا۔

حضرت علیؑ نے سورج سے کہا: "اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَيُّهَا الْخَلَقَ السَّامِعَ الْمُطِيْعُ" "اے اللہ کا حکم سن کر اطاعت کرنے والی مخلوق! تجھ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں"۔ اس کے جواب میں سورج

Presented by www.ziaraat.com

نے کہا: "وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ يَا خَيْرَ الْاَوْصِيَاءِ لَقَدْ اُعْطِيْتَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ مَالَا عَيْنٌ رَاَيْتَ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ" آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں، اے بہترین وصی! آپ کو دنیا و آخرت میں وہ نعمات عطا ہوئی ہیں جسے کسی آنکھ نے نہیں دیکھا اور جسے کان نے نہیں سنا۔

⊙......حضرت علیؑ نے فرمایا: مجھے کیا عطا ہوا ہے؟ سورج نے کہا: مجھے ان انعامات کے بیان کرنے کی اجازت نہیں ہے ورنہ لوگ فتنہ میں پڑ جائیں گے لیکن تجھے دنیا و آخرت میں علم و حکمت مبارک ہو اور تو ان لوگوں میں سے ہے جن کے متعلق اللہ نے فرمایا ہے: "فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (سورۂ سجدہ، آیت ۱۷) کسی کو بھی معلوم نہیں ہے کہ ان کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک کا کیا سامان چھپا کر رکھا گیا ہے یہ ان کے اعمال کا بدلہ ہے۔ اور تیرا تعلق ان لوگوں سے ہے جن کے متعلق اللہ نے یہ آیت نازل کی ہے " اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَا يَسْتَوٗنَ " (سورۂ سجدہ، آیت ۱۸) "کیا وہ جو مومن ہے وہ فاسق کی طرح سے ہو سکتا ہے وہ برابر نہیں ہو سکتے" سورج نے حضرت علیؑ سے تین بار کلام کیا تھا (الثاقب فی المناقب، ج ۲۵۵، ۳ فرائد السمطین، ج ۱ ص ۱۸۵ فضائل شاذان، ص ۱۴۳ مناقب ابن شہر آشوب، ج ۲، ص ۳۲۳ بحار الانوار ج ۴۱، ص ۱۷۶ روضۃ الواعظین ص ۱۲۸ امالی شیخ صدوق

Presented by www.ziaraat.com

ص ۲۷۴ قصص الانبیاء راوندی ص ۲۹۲ مناقب خوارزمی ص ۹۳ الیقین فی امرۃ امیر المومنین ص ۴۵ کشف الغمہ ج ۱ ص ۱۵۴)

آسمان سے اُترنے والا جام

(24)...... مفضل بن عمر جعفی کہتے ہیں امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ایک دن حضرت رسولؐ خدا مسجد نبوی کے صحن میں تشریف فرما تھے اور امیر المومنین علیہ السلام آپؐ کے دائیں طرف اور حضرت ابوبکر و عمر آپؐ کے بائیں طرف بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ان پر ایک بادل نے سایہ کیا جس سے چمک اور ہلکی آوازیں آرہی تھیں اور وہ بادل کافی جھک آیا۔ رسولؐ خدا نے حضرت علیؑ سے فرمایا اے ابوالحسنؑ اللہ کی طرف سے ہمارے لیے ہدیہ آیا ہے پھر آنحضرتؐ نے اپنا ہاتھ بادل کی طرف بلند کیا تو بادل مزید جھکا یہاں تک کہ وہ آپؐ کے ہاتھ سے ٹکرانے لگا اس سے ایک جام ظاہر ہوا جس کی چمک دمک اتنی زیادہ تھی کہ آنکھیں چندھیا ہو گئیں اور اس سے خوشبو کی اتنی لپٹیں اٹھ رہی تھیں کہ آپؐ کے اصحاب حیران رہ گئے اور جام سے تسبیح پروردگار کی آوازیں آرہی تھیں اور وہ تسبیح بھی خالص عربی زبان میں کر رہا تھا پھر وہ جام سیدھا رسولؐ کی ہتھیلی پر آیا اور آتے ہی اس سے آواز آئی: "اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ وَ صِفْوَتِهٖ وَنَبِیِّهٖ الْمُخْتَارِ مِنَ الْعَالَمِیْنَ وَ الْمُفَضَّلَ عَلٰی اَهْلِ الْمِلَلِ اَجْمَعِیْنَ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَعَلِیٌّ وَصِیُّكَ خَیْرُ الْوَصِیِّیْنَ وَ اَخُوْكَ خَیْرُ الْمُوَاخِیْنَ وَخَلِیْفَتُكَ

Presented by www.ziaraat.com

خَیْرَ الْمُتَخَلِّفِیْنَ وَ اِمَامَ الْمُتَّقِیْنَ وَ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ نُوْرَ الْمُسْتَضِیْئِیْنَ وَ سِرَاجَ الْمُتَّقِیْنَ وَعَلٰی زَوْجَتِهٖ خَیْرَ نِسَاءِ الْعَالَمِیْنَ الزَّهْرَاءِ فِی الزَّاهِرِیْنَ الْبَتُوْلِ اُمِّ الْاَئِمَّةِ الرَّاشِدِیْنَ وَعَلٰی سِبْطَیْكَ وَ نُوْرَیْكَ وَ رَیْحَانَتَیْكَ وَقُرَّةِ عَیْنَیْكَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَیْنِ "اللہ کے محبوب اور ان کے مصطفیٰؐ اور تمام عالمین میں سے اللہ کے چنے ہوئے اور اولین و آخرین کی تمام مخلوق میں سے خدا کے منتخب کردہ رسولؐ پر سلام ہوں اور آپ وصی پر جو کہ تمام اوصیاء سے افضل ہے اور آپؐ کے اس بھائی پر جو تمام بھائیوں سے بہتر ہے اور آپؐ کے اس جانشین پر جو کہ تمام خلفاء سے بہتر ہے جو متقین کا رہبر اور مؤمنین کا حاکم اور روشنی طلب کرنے والوں کے لیے روشنی اور جو متقین کا چراغ ہے اس پر سلام ہوں اور ان کی زوجہ پر سلام ہوں جو کہ تمام جہانوں کی عورتوں سے بہتر ہے جو تمام روشن اجسام میں سب سے زیادہ روشن ہے جو بتول ہے جو آئمہ اور راشدین کی والدہ ہے اس پر سلام ہوں آپؐ کے دو نواسوں' دو نور اور آپؐ کے دو پھولوں آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک حسنؑ و حسینؑ پر سلام ہوں۔

o......جام سے سلام کی آواز اتنی واضح اور بلند تھی جسے رسولؐ خدا' امیر المؤمنینؑ' حسنینؑ اور تمام مسجد میں موجود اصحاب نے اپنے کانوں سے سنا جبکہ اس کی تیز روشنی آنکھوں کو خیرہ کر رہی تھی۔ اس تمام عرصہ میں رسولؐ خدا مسلسل اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکر ادا کرتے رہے پھر اس جام سے یہ آواز بلند ہوئی: یا رسولؐ اللہ! اللہ تعالیٰ نے مجھے

آپؐ اور علیؑ اور آپؐ کی صاحبزادی فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ کی طرف بھیجا ہے اب آپ مجھے علیؑ کی ہتھیلی پر رکھیں۔ رسولؐ خدا نے حضرت علیؑ سے فرمایا: اب تم اللہ کے تحفہ کو اپنے ہاتھوں پہ لے لو۔ حضرت علیؑ نے دایاں ہاتھ بڑھایا اور اس جام کو اپنی ہتھیلی پر رکھا، اسے بوسہ دیا، اس کی خوشبو سونگھی اور فرمایا: اللہ کی طرف سے اس کے رسولؐ اور ان کے اہل بیتؑ کی طرف نازل ہونے والے ہدیہ کو خوش آمدید ہو پھر حضرت علیؑ نے کثرت سے اللہ کی حمد و ثناء کی اور جام سے بھی تکبیر و تہلیل کی آوازیں آتی رہیں۔ اس کے بعد جام سے آواز آئی: یارسولؐ اللہ! آپ علیؑ سے کہیں کہ وہ مجھے اللہ کے حکم کے مطابق فاطمہ زہراؑ اور حسنؑ و حسینؑ کے حوالے کر دے۔ رسولؐ خدا نے حضرت علیؑ سے فرمایا: اے ابوالحسن! اٹھو اور یہ جام فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ کے ہاتھوں پہ رکھو۔

o......امیر المومنین علیہ السلام جام اٹھا کر گھر کو چل پڑے اور اس وقت اس جام کی روشنی سے سورج کی روشنی ماند پڑ رہی تھی اور اس کی خوشبو تمام خوشبوؤں سے افضل تھی آپؑ نے رسولؐ خدا کے حکم کے مطابق وہ جام جناب فاطمہؑ اور حسنینؑ علیہم السلام کے ہاتھوں پر رکھا اور جناب سیدہ اور حسنینؑ نے اس جام کو بوسے دیے اور اللہ کی حمد و ثناء کی اس کے بعد حضرت علیؑ نے اس جام کو اٹھایا اور دوبارہ رسولؐ خدا کی ہتھیلی پر جا کر رکھ دیا اب وہ جام آنحضرتؐ کی ہتھیلی پر آیا تو اہل مسجد میں سے ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا: یارسولؐ اللہ! آخر اس کی کیا وجہ ہے کہ جب بھی اللہ کی طرف سے آپؐ کو کوئی تحفہ اور ہدیہ ملتا ہے تو آپؐ اس میں علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کو شریک کر لیتے ہیں؟ رسولؐ خدا نے فرمایا: تو بہت زیادہ جسارت کر رہا ہے کیا تو نے جام کی

Presented by www.ziaraat.com

باتیں خود نہیں سنی تھیں اب اس کے بعد تو تجھے پوچھنے کی ضرورت ہی نہیں تھی؟ اس نے کہا: یا رسولؐ اللہ! کیا آپؐ اجازت دیں گے کہ میں اسے اٹھا کر سونگھوں اور اسے بوسہ دوں؟ رسولؐ خدا نے فرمایا: تجھے یا کسی اور کو ایسا کرنے کا ہرگز اختیار نہیں ہے۔ اس نے کہا: کیا آپؐ مجھے اتنی اجازت دیں گے کہ میں اسے اپنے ہاتھوں سے چھو سکوں؟ آپؐ نے فرمایا: تو بہت زیادہ اصرار کر رہا ہے اٹھ اور اسے ہاتھ لگانے کی کوشش کر اور اگر تو اپنی کوشش میں کامیاب ہو گیا تو پھر میں اللہ کا رسولؐ ہی نہیں ہوں کہ اللہ کی طرف سے حق تو یہی ہے کہ تو اس کو نہیں چھو سکتا اور تجھے اس کی اجازت نہیں ہے یہ میرے اہلبیت کے لیے مخصوص ہے

حیدر سے نہ لڑنا

(25)......مرحب کو دایہ نے یہ خبر دی تھی کہ تم حیدر سے جنگ نہ کرنا اب مرحب کے مقابلے میں جب علیؑ نے اپنا نام حیدر بتایا تو وہ جنگ سے واپس ہوا راستے میں اسے شیطان ملا اور کہا کہ تم اس سے جنگ کرو تو اس نے کہا کہ مجھے دایہ نے خبر دی کہ حیدر سے جنگ نہ کرنا اور اگر تو نے حیدر سے جنگ کی تو تُو مارا جائے گا چنانچہ میں اسی لیے واپس جا رہا ہوں۔ ابلیس نے کہا: عورتیں ویسے ہی ناقص العقل ہوتی ہیں اور ان کی باتیں زیادہ تر غلط ہوتی ہیں اور پوری کائنات میں یہ اکیلا حیدر تو نہیں ہے اور اگر پوری دنیا میں ایک ہی حیدر ہوتا تو بھی تجھ جیسے بہادر کے لیے اس طرح واپس جانا مناسب نہیں تھا۔ اب اس کے مقابلہ کے لیے واپس جاؤ، ممکن ہے تو ہی کامیاب ہو جائے اور اسے قتل کر ڈالے اور اگر تو نے اسے قتل کر دیا تو ہمیشہ کے لیے اپنی قوم کا سربراہ

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

ہو جائے گا میں تیرا معاون بنوں گا اور تمام یہودیوں سے کہوں گا کہ وہ تجھے اپنا سردار مان لیں۔ الغرض مرحب ابلیس کی باتوں میں آ گیا اور واپس آیا اور خدا کی قسم! بس اونٹنی کے دودھ دوہنے جتنا ہی وقت گزرا تھا کہ حضرت علیؑ نے اس پر ایسی ضرب ماری جس سے وہ منہ کے بل زمین پر گرا اور مر گیا اس کے مرتے ہی یہودیوں کو شکست ہو گئی اور مرحب مارا گیا' مرحب مارا گیا' کی آوازیں لگاتے ہوئے دوڑنے لگے۔

کمیت بن زید اسدی نے آپؑ کی تعریف میں یہ شعر کہا تھا:

سَقَى جُرَعَ الْمَوْتَ ابْنِ عُثْمَانَ بَعْدِ
علیؑ وہ ہیں جنھوں نے ابن عثمان اور ولید
مَا تَعَاوَرَهَا مِنْهُ وَلِيْدَ وَمَرْحَبَ
و مرحب کو موت کے گھاٹ اتارا تھا۔

○...... ولید بن عتبہ معاویہ کا ماموں تھا اور طلحہ بن عثمان کا تعلق بھی قریش سے تھا ان دونوں کو حضرت علیؑ نے جنگِ بدر میں قتل کیا تھا اور مرحب کا تعلق یہودیوں سے تھا اسے آپؑ نے جنگِ خیبر میں موت کے گھاٹ اتارا تھا (امالی طوسی' ج ا' ص ۲۰۲۔ بحارالانوار ج ۲۱' ص ۹' الخرائج والجرائح' ج ا' ص ۲۱۷' حدیث ۶۱)

اصحاب کہف اور علیؑ کی گفتگو

(26)...... امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آباؤ اجداد کی سند سے بیان فرمایا کہ ایک دن حضرت رسولؐ خدا مسجد نبوی میں تشریف فرما تھے کہ اتنے میں حضرت سلیمان

Presented by www.ziaraat.com

بن داؤد علیہ السلام اور ان کی بساط اور اصحاب کہف کا ذکر ہوا اور لوگ پوچھنے لگے کہ کیا وہ زندہ ہیں یا مر چکے ہیں؟ تو رسولؐ خدا نے فرمایا: تم میں سے کون ہے جو اصحاب کہف کو دیکھنے اور اصحاب کہف پر سلام کرنا چاہتا ہے؟ یہ سن کر حضرت ابو بکر، عمر اور عثمان نے کہا کہ ہم ان پر سلام کرنے کے خواہش مند ہیں رسولؐ خدا نے فرمایا: درحان بن مالک! آ جاؤ۔ یہ آواز سن کر ایک نوجوان معطر لباس پہنے ہوئے حاضر ہوا رسولؐ خدا نے اس سے فرمایا: ہمارے پاس بساط سلیمانؑ لاؤ۔

O......چند لحات کے بعد وہ جوان مسجد میں حاضر ہوا اور اس نے ایک چادر اٹھائی ہوئی تھی جوان نے وہ چادر مسجد میں رکھی اور غائب ہو گیا۔ رسولؐ خدا نے بلال اور اپنے غلام ثوبان سے فرمایا کہ وہ اس چادر کو زمین پر پھیلا دیں بلال اور ثوبان نے حکم کی تعمیل کی پھر رسولؐ خدا نے حضرت ابو بکر، عمر، عثمانؓ امیر المومنینؑ اور سلمان سے فرمایا: تم اٹھو اور تم میں سے ہر ایک شخص چادر کے ایک ایک کونے پر بیٹھ جائے اور امیر المومنینؑ تمہارے درمیان میں بیٹھ جائیں۔ پھر پانچوں افراد اپنے اپنے مقام پر بیٹھ گئے حضرت علیؑ نے آواز دی: اے معشر! آ جاؤ۔ پھر اس چادر کے نیچے ہوا داخل ہوئی جس نے چادر کو بلند کیا اور چادر فضا میں پرواز کرنے لگی یہاں تک کہ وہ اس غار کے دہانے پر آ کر رک گئی جس میں اصحاب کہف موجود تھے۔ تمام افراد چادر سے اترے امیر المومنین علیہ السلام نے حضرت ابو بکر سے فرمایا: تم شیخ قریش ہو لہٰذا آگے بڑھو اور انھیں سلام کرو۔ حضرت ابو بکر نے کہا: یا علیؑ! میں انھیں کن الفاظ سے سلام کہوں؟ حضرت علیؑ نے فرمایا: تم ان پر ان الفاظ سے سلام کرو۔ "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ

اَیَّتُهَا الْفِتْیَۃُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْ بِرَبِّهِمْ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا نُجَبَاءَ اللّٰهِ فِیْ اَرْضِهٖ "یعنی اپنے رب پر ایمان لانے والے جوانو تم پر سلام ہو خدا کی زمین پر خدا کے منتخب کردہ لوگو تم پر سلام ہو"۔ حضرت ابوبکر غار کے دروازہ کی طرف بڑھے اس وقت غار کا دروازہ بند تھا۔ انہوں نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ تین بار سلام کیا لیکن کسی نے بھی انھیں جواب نہ دیا وہ واپس آئے اور امیر المومنینؑ سے کہا کہ مجھے تو کسی نے جواب نہیں دیا۔

○......امیر المومنینؑ نے حضرت عمر سے کہا کہ اب تم اٹھو اور ان پر سلام کرو۔ حضرت عمر نے بھی تین مرتبہ اصحاب کہف کو سلام کیا لیکن کسی نے انھیں جواب نہ دیا۔ پھر امیر المومنینؑ نے حضرت عثمان سے کہا کہ تم اٹھو اور اصحاب کہف کو سلام کرو چنانچہ انہوں نے بھی سلام کیا لیکن کسی نے انھیں جواب نہ دیا۔ پھر امیر المومنین نے حضرت سلمانؓ فارسی سے کہا کہ اب تم اٹھو اور انھیں سلام کرو۔ سلمانؓ اٹھے اور انہوں نے بھی اصحاب کہف کو سلام کیا اس وقت غار سے آواز آئی تو ایک ایسا بندہ ہے جس کے دل کا اللہ نے ایمان کے لیے امتحان لیا ہے تو بھلائی پر ہے اور تیرا انجام بھی بہتر ہوگا لیکن ہمیں یہ حکم ہے کہ ہم صرف انبیاء و اوصیاء کے سلام کا ہی جواب دیتے ہیں۔ ان کا یہ جواب سن کر سلمانؓ آئے اور وہ بھی بیٹھ گئے۔

○......آخر میں حضرت امیر المومنینؑ اٹھے اور آپؑ نے انھیں سلام کرتے ہوئے فرمایا: "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا نُجَبَاءَ اللّٰهِ فِیْ اَرْضِهِ الْوَافِیْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ

www.ziaraat.com
Sakeena
Presented by www.ziaraat.com

نَعَمَ الْفِتْيَةُ اَنْتُمْ ""خدا کی زمین پر اس کے منتخب لوگو! تم پر سلام ہو' اللہ کے عہد کو نبھانے والو! تم پر سلام ہو' تم بہترین جوان ہو"۔ اس وقت غار کے اندر سے بہت سی آوازیں بلند ہوئیں: "وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَ سَيِّدَ الْمُسْلِمِينَ وَ اِمَامَ الْمُتَّقِينَ وَ قَائِدَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ فَازَ وَاللّٰهِ مَنْ وَالَاكَ وَخَابَ مَنْ عَادَاكَ ""امیر المومنینؑ' سید المسلمین اور قائد الغر المحجلین' آپؑ پر بھی سلام ہو"۔ خدا کی قسم وہ کامیاب ہوا جس نے آپؑ سے محبت رکھی اور وہ شخص ناکام ہوا جس نے آپؑ سے دشمنی رکھی، امیر المومنین علیہ السلام نے ان سے فرمایا: تم نے میرے ساتھیوں کو جواب کیوں نہیں دیا؟ اصحاب کہف نے کہا: اے امیر المومنینؑ! ہم زندہ ہیں لیکن ہمیں کلام کرنے سے روک دیا گیا ہے اور ہم نبی یا نبی کے وصی کے علاوہ کسی کو جواب نہیں دیتے اور آپؑ پر اور آپؑ کے بعد آپؑ کے اوصیاء پر سلام ہو اللہ ان کے ہاتھوں پر اپنے حق کو غالب کرے گا۔ اس کے بعد وہ خاموش ہو گئے حضرت امیر المومنین علیؑ نے پھر سب کو بیٹھنے کا حکم دیا جب سب بیٹھ گئے تو آپ نے "معتبر" کو حکم دیا اس نے بساط کو بلند کیا اور چادر پرواز کرتی ہوئی مدینہ واپس آ گئی اور صحابہ نے آنحضرتؐ کو سارا واقعہ سنایا (عیون المعجزات' سفحہ ۱۴۔ بحار الانوار' ج ۳۹' ص ۱۳۶)

حضرت علیؑ سے کسریٰ کی کھوپڑی کا کلام

(28)......عمار ساباطی سے روایت ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام مدائن میں

Presented by www.ziaraat.com

تشریف لائے اور آپؑ نے ایوان کسریٰ میں قیام کیا اور کسریٰ کے منجم کا بیٹا دلف بھی آپؑ کے ہمراہ تھا آپؑ نے ظہر کی نماز پڑھی پھر دلف سے فرمایا: میرے ساتھ اٹھو۔ دلف آپؑ کے ساتھ اٹھا اور آپؑ نے ایوان کسریٰ میں پھرنا شروع کیا اور ایوان کے ہر کمرہ کو دیکھ کر آپؑ بتانے لگے کہ یہ کمرہ فلاں کام کے لیے تھا اور یہ کمرہ فلاں کام کے لیے تھا۔ دلف نے کہا: خدا کی قسم! آپؑ بالکل درست فرماتے ہیں: الغرض آپؑ نے پورا ایوان دیکھا اور اس کے متعلق معلومات فراہم کرتے گئے آپؑ کی بیان کردہ معلومات سن کر دلف نے کہا: اے امیر المومنینؑ! مجھے تو یوں لگتا ہے جیسا کہ سارا ایوان آپؑ کے ہاتھوں سے تعمیر ہوا ہے پھر ایوان میں آپؑ کی نظر ایک بوسیدہ کھوپری پر پڑی آپؑ نے اپنے ایک صحابی سے فرمایا: اس کھوپری کو اٹھا کر یہاں لے آؤ۔ آپ کا صحابی کھوپری کو اٹھا کر لایا آپؑ دوبارہ ایوان کے ہال میں تشریف لائے اور وہاں بیٹھ گئے۔ پھر آپؑ نے ایک تھال طلب کیا۔ جب تھال آ گیا تو آپؑ نے فرمایا: اس میں پانی ڈالو۔ اس کے بعد آپؑ نے اپنے صحابی کو حکم دیا کہ اس بوسیدہ کھوپری کو اس تھال میں رکھ دو۔ اس کے بعد آپ نے کھوپری سے فرمایا: اے کھوپری! مجھے بتا کہ میں کون ہوں اور تو کون ہے؟ کھوپری نے فصیح عربی زبان میں کہا: آپؑ امیر المومنینؑ اور سید الوصیینؑ ہیں اور آپؑ ظاہر و باطن میں امام المتقینؑ ہیں اور آپؑ کا مقام توصیف و ثناء سے کہیں بلند و بالا ہے اور جہاں تک میرا تعلق ہے تو میں اللہ کا بندہ اور اللہ کی کنیز کا بیٹا کسریٰ نوشیروان ہوں۔ ساباط کہتے ہیں کہ مدائن کے لوگوں نے حضرت علیؑ کا یہ معجزہ دیکھا اور پھر وہ اپنے گھروں کو چلے گئے اور انہوں نے جو کچھ دیکھا

Presented by www.ziaraat.com

تھا وہ بیان کیا۔لوگوں نے حضرت علیؑ کے اس معجزہ کے متعلق طرح طرح کی تاویلات کیں۔دوسرے دن لوگ آپؑ کے پاس آئے تو کچھ لوگوں نے آپؑ سے کہا: جن لوگوں نے آپؑ کا معجزہ دیکھا تھا انہوں نے تو ہمارے دلوں میں شکوک وشبہات پیدا کر دیئے۔کچھ لوگوں نے آپؑ کے متعلق وہی کچھ کہنا شروع کر دیا جو نصاریٰ حضرت مسیح عیسیٰؑ کے متعلق کہتے تھے۔کچھ لوگوں نے آپؑ کے متعلق الوہیت کے دعوے شروع کر دیئے ہیں اور اگر آپؑ نے انہیں اسی حالت میں چھوڑ دیا تو لوگ کافر ہو جائیں گے۔حضرت علیؑ نے ان لوگوں سے کہا: تم کیا چاہتے ہو کہ میں ان کے ساتھ کیسا سلوک کروں؟ لوگوں نے کہا: ہم یہ چاہتے ہیں کہ آپؑ ان کے ساتھ وہی سلوک کریں جو آپؑ نے ایسے ہی ایک شخص اور ان کے ساتھیوں کے ساتھ کیا تھا اور جس طرح سے آپؑ نے انہیں آگ میں جلایا تھا اسی طرح انہیں بھی آگ میں جلادیں۔پھر آپؑ نے ان لوگوں کو بلایا جو حضرت علیؑ کو خدا کہہ رہے تھے اور جب وہ آپؑ کے پاس جمع ہو گئے تو آپؑ نے ان سے فرمایا: تم نے مجھے خدا کیوں کہا اور اس کی وجہ کیا تھی؟ انہوں نے کہا: ہم نے دیکھا کہ آپؑ نے کھوپری سے گفتگو کی اور اس نے بھی آپؑ سے گفتگو کی اور یہ کام اللہ کے علاوہ کوئی بھی سرانجام نہیں دے سکتا۔اس لیے اگر ہم نے آپؑ کو اللہ کہا ہے تو ہم نے کوئی غلطی نہیں کی ہے۔

O.....حضرت علیؑ نے ان سے فرمایا: اپنے نظریات سے باز آجاؤ اور خدا کے حضور توبہ کرو۔انہوں نے کہا: ہم اپنے نظریہ سے رجوع نہیں کریں گے۔آپؑ نے ہم سے جو بھی سلوک کرنا ہو کرلیں۔یہ سن کر آپؑ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ آگ روشن

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

کرو۔ جب آگ روشن ہوئی تو آپؑ نے ان لوگوں کو جلتی ہوئی آگ میں ڈال دیا اور وہ سب جل کر خاکستر ہو گئے۔ پھر آپؑ نے فرمایا: ان کی راکھ اٹھا کر ہوا میں اڑا دو۔ چنانچہ آپؑ کے اصحاب نے ان کی راکھ کو اٹھا کر ہوا میں اڑا دیا۔ الغرض انہیں جلائے ہوئے تین دن گزر گئے۔ تیسرے دن اہل ساباط حیران و پریشان ہو کر آپؑ کے پاس آئے اور کہنے لگے: اے علیؑ! خدا کے لیے دین محمدؐ کو بچائیں جن لوگوں کو آپؑ نے آگ میں جلایا تھا وہ صحیح سلامت اور خوبصورت شکل و لباس میں اپنے گھروں میں آ گئے ہیں! آپؑ نے فرمایا: کیا تم نے انہیں جلایا نہیں تھا اور تم نے ان کی راکھ کو ہوا میں اڑایا نہیں تھا؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں امیر المومنینؑ! ہم نے یہ سب کچھ کیا تھا۔ آپؑ نے فرمایا: میں نے انہیں جلایا تھا اللہ نے انہیں زندہ کر دیا۔ اس کے بعد اہل ساباط حیران و پریشان ہو گئے اور اس واقعہ کے بعد بہت سے لوگوں نے ایسا نظریہ اختیار کر لیا (عیون المعجزات، ص ۱۶، ۱۷، اثبات الہداۃ، ج ۴، ص ۴۹۱۔ بحار ج ۴۱، ص ۲۱۵۔ نور المعجزات طبری، ص ۴۱)

پھر آپؑ نے ایک بوسیدہ کھوپڑی کو دیکھا جو کہ وہاں ایک کونے میں پڑی ہوئی تھی آپؑ نے اپنے ایک صحابی سے فرمایا کہ اس کھوپڑی کو اٹھا لو۔ اس کے بعد آپؑ ایوان کسریٰ کے ہال میں تشریف لائے اور آپؑ نے پانی بھرا تھال منگوایا اور اس کھوپڑی کو اسی میں ڈال کر فرمایا: اے کھوپڑی! میں تجھے خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ مجھے بتا کہ میں کون ہوں اور تو کون ہے؟ کھوپڑی نے فصیح زبان میں کہا: آپؑ امیر المومنینؑ، سید الوصیین اور امام المتقین ہیں، جب کہ میں آپ کا غلام اور آپ کی کنیز کا فرزند کسریٰ نوشیروان ہوں۔ امیر المومنینؑ نے اس سے فرمایا: تیرا کیا حال ہے؟

Presented by www.ziaraat.com

O......اس نے کہا: امیر المومنینؑ! آپؑ پر سلام ہو۔ میں ایک عادل اور رعایا پر شفقت کرنے والا بادشاہ تھا۔ میں اپنی رعایا کے لیے مہربان تھا اور میں ظلم پر کبھی راضی نہیں ہوتا تھا۔ میں دین مجوسی کا پیروکار تھا جب کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی میرے دور حکومت میں پیدا ہوئے تھے اور ان کی پیدائش کے وقت میرے ایوان کے ۲۳ کنگرے گرے تھے۔ میں نے ارادہ کیا تھا کہ ان پر ایمان لے آؤں کیونکہ میں علماء کی زبانی یہ سن چکا تھا کہ وہ بڑے شرف و مرتبے کے مالک ہیں اور وہ آسمانوں اور زمین پر یکساں محترم ہیں۔ لیکن میں حکومت کے جھنجھٹ میں پھنسا رہا اور اس طرف توجہ نہیں کی تھی۔ یہ میری بدنصیبی ہے کہ اتنی بڑی نعمت ومنزلت سے محروم رہا۔ اور اگر میں ان پر ایمان لے آتا تو آج میں جنت میں ہوتا لیکن مجھے ایمان کی دولت نصیب نہیں ہوئی تھی لیکن اللہ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے دوزخ کے عذاب سے بچا لیا کیونکہ میں عدل وانصاف کرنے والا حکمران تھا۔ اس وقت عملی طور پر تو میں دوزخ میں ہی ہوں جب کہ آگ مجھ کو جلا نہیں سکتی۔ اے کاش! اگر میں ان پر ایمان لایا ہوتا تو آج میں بھی تمہارے ساتھ ہوتا۔ اے امیر المومنینؑ اور اے اہل بیت محمدؐ کے سردار یہ میرا واقعہ ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ لوگ کھوپڑی کی یہ باتیں سن کر زارو قطار رونے لگے۔ پھر اہل ساباط اپنے گھروں میں چلے گئے۔ انہوں نے لوگوں کو کھوپڑی کا واقعہ سنایا تو لوگوں نے امیر المومنینؑ کے متعلق اختلاف شروع کر دیا۔ مخلص افراد نے کہا کہ امیر المومنینؑ اللہ کے عبد اور اس کے ولی ہیں اور رسولؐ خدا کے وصی اور جانشین ہیں۔ بعض افراد نے کہا: نہیں وہ (نعوذ باللہ) نبی ہیں۔

Presented by www.ziaraat.com

٥...... کچھ اور لوگوں نے کہا: نہیں وہ رب ہیں اور اگر علیؑ رب نہ ہوتے تو مُردوں کو زندہ کیسے کرتے؟ امیر المومنینؑ کو لوگوں کے نظریات کا پتہ چلا تو آپؑ کو بڑی پریشانی ہوئی اور آپؑ نے انھیں اپنے پاس بلایا اور فرمایا: لوگو! تم پر شیطان غالب آچکا ہے میں اللہ کا عبد ہوں' اللہ نے مجھ پر احسان کیا اور مجھے امامت و ولایت اور وصیت رسولؐ اللہ عطا فرمائی ہے تم لوگ کفر سے باز آ جاؤ میں اللہ کا عبد ہوں اور ابن عبد ہوں' حضرت محمد مصطفیٰؐ مجھ سے افضل ہیں مگر وہ بھی اللہ کے عبد ہی ہیں اور ہم بھی تمہاری طرح کے انسان ہیں۔ آپؑ کی یہ بات سن کر لوگوں نے اپنے کفریہ عقائد سے توبہ کر لی اور کچھ لوگ اپنے باطل نظریہ پر ڈٹ گئے امیر المومنینؑ نے انھیں عقائدِ باطلہ سے باز رہنے کی بڑی تلقین کی لیکن انھوں نے اپنا عقیدہ چھوڑنے سے انکار کر دیا۔ اس عقائد کے حامل کچھ افراد وہاں سے اپنے گھروں کو چلے گئے اور جو افراد باقی تھے آپؑ نے انھیں آگ میں جلا دیا۔ آپؑ کو رب کہنے والوں نے کہا: اگر (نعوذ باللہ) علیؑ رب نہ ہوتے تو ہمیں آگ کا عذاب کیوں دیتے؟ کیونکہ آگ کا عذاب اللہ کے ساتھ مخصوص ہے اس لیے علیؑ اللہ ہے (نعوذ باللہ) (فضائل شاذان صفحہ ۷۔ ۷۱) ہمیں اس روایت پر تین اعتراض ہیں (۱): اس روایت میں یہ کہا گیا ہے کہ نوشیروان عادل بادشاہ تھا جب کہ تاریخ کے اوراق اُس کے مظالم اور سیاہ کارناموں سے بھرے ہوئے ہیں۔

(۲): اس روایت کے راوی مجہول الحال ہیں

(۳): رسولؐ خدا کے اعلانِ نبوت سے پہلے لوگ قوانینِ اسلام کے مکلف ہی نہیں

تھے اور اللہ اتمام حجت اور ارسال ورسل سے پہلے کسی کو عذاب نہیں دیتا۔ اسی طرح کا ایک اور واقعہ اس طرح ہے ابو رواحہ انصاری نے مغربی سے روایت کیا ہے کہ جب امیر المومنینؑ جنگِ نہروان سے فارغ ہو کر واپس آ رہے تھے تو آپؑ نے دیکھا کہ ایک پرانی کھوپری پڑی ہوئی تھی۔ آپؑ نے فرمایا: اس کھوپری کو لے آؤ پھر آپؑ نے اپنے چابک سے اسے حرکت دی اور فرمایا: مجھے اپنے متعلق بتا کہ تو کون ہے؟ (کیا تو غریب ہے' دولت مند بدبخت ہے یا خوش نصیب بادشاہ ہے یا رعیت؟

O.....کھوپری نے فصیح زبان میں جواب دیا: امیر المومنین! میں ظالم بادشاہ تھا' میرا نام پرویز بن ہرمز ہے میں شاہوں کا شہنشاہ رہا میں نے مشرق و مغرب پر حکومت کی' میدان و پہاڑ' بر و بحر پر میرا اقتدار تھا میں نے ایک ہزار دنیا کے شہروں پر بزور شمشیر قبضہ کیا میں نے ایک ہزار بادشاہ قتل کیے میں نے پچاس تھے شہر آباد کیے اور میں نے پانچ سو کنواری لڑکیوں کی بکارت زائل کی اور میں نے ایک ہزار ترکی' ایک ہزار ارمنی' ایک ہزار رومی' ایک ہزار حبشی غلام خرید کیے اور میں نے بادشاہوں کی ستر بیٹیوں سے شادیاں کیں میں ہر سلطنت پر غالب آیا اور میں نے سب پر ظلم کیا اس کے بعد میری عمر کا پیمانہ لبریز ہو گیا اور ملک الموت میرے پاس آیا تو اس نے مجھ سے کہا: اے ظالم' اے سرکش! تو نے ساری زندگی حق کی مخالفت کی۔ اس کی آواز میں اتنا رعب تھا کہ میرے اعضاء کانپنے لگے اور میرا پورے کا پورا وجود لرزنے لگا اس نے میرے سامنے ان مظلوم لوگوں کو پیش کیا جنہیں میں نے اپنے زندانوں میں ڈالا ہوا تھا اور وہ زندان میں ایڑیاں رگڑ رہے تھے ان کی تعداد ستر ہزار تھی اور ان سب کا تعلق بادشاہوں کی

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

نسلوں سے تھا۔ پھر ملک الموت نے میری روح قبض کر لی میری موت کی وجہ سے اہل زمین کو سکون نصیب ہوا اب میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے عذاب میں مبتلا رہوں گا اللہ تعالیٰ نے ستر ہزار زبانیہ فرشتوں کو مجھ پر مؤکل کیا ہے ہر ایک کے ہاتھ میں دوزخ کا ایک گرز ہے اور اگر ان میں سے ایک گرز پہاڑوں پر مارا جائے تو وہ بھی ریزہ ریزہ ہو جائیں گے۔ اور جب ایک فرشتہ مجھے گرز مارتا ہے تو آگ کے شعلے بلند ہوتے ہیں اور میں جل جاتا ہوں اس کے بعد اللہ تعالیٰ مجھے دوبارہ زندہ کرتا ہے اور مجھے پھر عذاب دیتا ہے' اور عذاب کا سلسلہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جاری رہے گا میرے جسم پر جتنے بال ہیں ان کی تعداد کے برابر اللہ نے سانپ اور بچھو مجھ پر مسلط کر دیے ہیں 'جو مجھے ہر وقت ڈستے رہتے ہیں' اور مجھے ان کے ڈنک کی اذیت محسوس ہوتی ہے بچھو اور سانپ صرف مجھے ڈستے ہی نہیں بلکہ وہ مجھے کہتے ہیں: یہ بندوں پر تیرے ظلم کا بدلہ ہے اس کے بعد کھوپری خاموش ہو گئی۔

○......کھوپری کی گفتگو سن کر آپ کا تمام لشکر رونے لگ گیا اور پھر انہوں نے کہا: اے امیر المومنینؑ! ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہم آپ کے حق سے غافل رہے ہیں جب کہ رسولؐ خدا نے آپ کا حق بیان بھی کیا تھا اور ہم نے آپ کے حق سے انحراف کر کے سراسر گھاٹے کا سودا کیا اب تک ہم نے آپ پر زیادتیاں کیں اور اغیار کو آپ کی مسند پر بٹھائے رکھا خدا کے لیے آپ ہماری تمام تر غلطیاں معاف کر دیں کیونکہ ہم سخت شرمندہ ہیں۔ اس کے بعد آپ نے ایک کھوپری کو دفن کرنے کا حکم دیا کھوپری کو دریا کے کنارے دفن کیا گیا اور جیسے ہی کھوپری دفن ہوئی تو دریا کا پانی چلتے ہوئے رک گیا

Presented by www.ziaraat.com

اور دریا کے تمام جانور پانی کی سطح پر آگئے اور سب نے امیر المومنینؑ کو سلام کیا
(فضائل شاذان، ص ۷۱۔۷۲ بحار الانوار، ج ۴۱، ص ۲۶۵)

حضرت علیؑ کا مردے کو زندہ کرنا

(29)...... عیسیٰ شلقان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: بنی مخزوم کے ساتھ امیر المومنینؑ کی رشتہ داری تھی ایک مرتبہ ایک جوان آیا اور اس نے آپؑ سے کہا: ماموں جان! میرا بھائی مر گیا ہے اور میں اس کے غم میں نڈھال ہو رہا ہوں۔ آپؑ نے فرمایا: کیا تو اپنے بھائی کو دیکھنا چاہتا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں! حضرت علیؑ نے فرمایا: تم مجھے اس کی قبر پر لے چلو آپ رسولؐ خدا کی چادر اوڑھ کر اس کے ساتھ آئے جب آپؑ اس قبر پر پہنچے تو آپؑ نے زیر لب کچھ کلمات ارشاد فرمائے پھر آپؑ نے اس کی قبر پر ٹھوکر ماری تو وہ شخص قبر سے برآمد ہوا اور "ومیکا ومیکا" کہتا ہوا باہر آیا۔ آپؑ نے فرمایا: تو تو عربی تھا یہ کون سی زبان بول رہا ہے۔ اس نے کہا: جی ہاں لیکن میں فلاں کی سنت پر مرا اسی لیے میری زبان بدل گئی۔ (اصول کافی، ج ۱، ص ۴۵۶، اثبات الھداۃ، ج ۴، ص ۲۰۵، بصائر الدرجات، ص ۲۷۳، مناقب ابن شہر آشوب، ج ۲، ص ۳۳۰، بحار ج ۲۷، ص ۳۰، ثاقب المناقب، ص ۲۲۸، ارشاد القلوب دیلمی ج ۲، ص ۲۸۴)

حضرت علیؑ کی بددعا

(30)...... ایک دفعہ حضرت علیؑ کے پاس دو شخص فیصلہ کے لیے آئے ان میں ایک

Presented by www.ziaraat.com

خارجی تھا حضرت علیؑ نے دونوں کے بیانات سنے اور آپؑ نے خارجی کے خلاف فیصلہ کیا۔ خارجی نے گستاخی کرتے ہوئے کہا: خدا کی قسم! آپؑ نے انصاف سے فیصلہ نہیں کیا اور آپؑ نے عدل کے تقاضوں کو ملحوظ نہیں رکھا اور آپؑ کا یہ فیصلہ خدا کے ہاں ناپسندیدہ ہے۔ امیرالمومنین علیہ السلام نے اس کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: "اِخْسَاْ یَا کَلْبُ" کتا یہاں سے دفع ہو جا۔ اس کے بعد لوگوں نے دیکھا کہ وہ شخص فوراً مسخ ہو کر سیاہ کتا بن گیا اور اس کے جسم کے کپڑے اس کے بدن سے جدا ہو کر اڑنے لگ گئے وہ امیرالمومنینؑ کے سامنے دم ہلانے لگ گیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ اس کی یہ عاجزانہ حالت دیکھ کر آپؑ کو اس پر رحم آ گیا پھر آپؑ نے کچھ الفاظ کہے جو لوگوں کی سمجھ سے بالا تھے اس کے بعد وہ شخص دوبارہ انسانی شکل میں آ گیا اور اس کے کپڑے بھی ہوا سے واپس آ گئے۔ پھر اہل مسجد نے دیکھا کہ وہ لرزتی ہوئی ٹانگوں کے ساتھ مسجد سے نکل گیا۔ جب اہل مسجد نے یہ منظر دیکھا تو سب کے سب مبہوت ہو گئے آپؑ نے ان سے فرمایا: تم تعجب سے کیوں دیکھ رہے ہو؟ لوگوں نے کہا: مولا! اس واقعہ پر ہم تعجب نہ کریں تو اور کیا کریں؟ آپؑ نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کے وصی آصف بن برخیا نے چشم زدن میں تخت بلقیس نہیں منگوایا تھا۔

○......اب تم لوگ خود ہی فیصلہ کر کے بتاؤ کہ حضرت سلیمانؑ اللہ کی نظر میں زیادہ محترم تھے یا تمہارے رسولؐ زیادہ محترم ہیں؟ لوگوں نے کہا: ہمارے رسولؐ سلیمان علیہ السلام سے زیادہ محترم ہیں۔ پھر آپؑ نے فرمایا: جب تمہارا رسولؐ حضرت سلیمانؑ

Presented by www.ziaraat.com

سے زیادہ محترم ہے تو پھر تمہارے رسول کا وصی بھی حضرت سلیمانؑ کے وصی آصف بن برخیا سے زیادہ محترم ہے (مشارق انوار الیقین، ص ۱۱۰)۔

حضرت علیؑ کی تلوار کا وزن

(31)...... جب حضرت علی علیہ السلام نے مرحب پر ذوالفقار کا وار کیا اور اسے دو حصوں میں تقسیم کر کے زمین پر تڑپتا ہوا چھوڑا تو اس وقت جبرائیلؑ متعجب ہو کر نازل ہوئے رسولؐ خدا نے ان سے فرمایا: تمہیں کس بات سے اتنا تعجب ہو رہا ہے؟ جبرائیلؑ نے جواب دیا: اس وقت آسمان کے تمام فرشتے مل کر لَا فَتٰی اِلَّا عَلِیٌّ لَا سَیْفَ اِلَّا ذُوالْفِقَار کا نعرہ بلند کر رہے ہیں اور مجھے ذاتی طور پر تعجب تو اس وجہ سے ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے قوم لوطؑ پر عذاب نازل کیا تھا تو میں نے اس بدکار قوم کے سات شہروں کو زمین سے کاٹ کر اپنے پروں پر اٹھایا تھا اور میں نے انھیں اتنا بلند کیا تھا کہ حاملین عرش نے ان کے مرغوں کی آوازیں اور ان کے بچوں کے رونے کی صدائیں سنی تھیں اور میں نے صبح ہونے تک اپنے پروں پر اٹھائے رکھا اور اللہ کے حکم کا انتظار کرتا رہا مجھے ان کا بوجھ ذرہ برابر بھی محسوس نہ ہوا اور آج جب علیؑ نے اپنی ہاشمی ضرب چلائی تو خدا نے مجھے حکم دیا کہ اس کی تلوار کو پکڑ لوں تا کہ اس کی تلوار زمین کو چیر کر اس ثور تک نہ پہنچ پائے جس نے زمین کے بوجھ کو اٹھا رکھا ہے تا کہ زمین پھٹنے سے محفوظ رہ سکے۔ چنانچہ میں نے حکم خدا سے علیؑ کی تلوار کے کونے کو پکڑا تو اس کا وزن مجھے قوم لوطؑ کے شہروں سے بھی زیادہ محسوس ہوا اور عجیب بات یہ ہے کہ اسرافیلؑ اور میکائیلؑ

Presented by www.ziaraat.com

نے بھی علیؑ جیسے بازو کو ہوا میں پکڑا ہوا تھا (مشارق الانوار الیقین ص ۱۱۰)

جنگِ صفین کا ایک واقعہ

(32)......عبداللہ بن عباسؓ نے بیان کیا کہ: مائیں علیؑ کا نظیر پیدا کرنے سے بانجھ ہیں خدا کی قسم! میں نے علیؑ جیسا سالار نہ تو سنا نہ آنکھوں سے دیکھا خدا کی قسم! جنگِ صفین کے موقع پر میں نے دیکھا کہ آپ نے سفید عمامہ باندھ رکھا تھا اور آپ کی آنکھوں سے جلال ظاہر ہو رہا تھا اور آپ اپنے فوجی گروہوں کو جنگ کی ترغیب دے رہے تھے اور آپؑ ترغیب دیتے ہوئے میرے پاس بھی تشریف لائے اس وقت میں بھی ایک گروہ کا سالار تھا۔ اتنے میں لشکر معاویہ میں سے اس کا بڑا گروہ نمودار ہوا جسے "کتیبہ شہباء" کہا جاتا تھا یہ گروہ بیس ہزار گھوڑوں پر سوار تھا اور انہوں نے اپنے آپ کو لوہے میں چھپایا ہوا تھا ان کی آنکھوں کے علاوہ ان کے وجود کا کوئی بھی حصہ کہیں سے دکھائی نہیں دیتا تھا اور جب وہ اکٹھے ہمارے لشکر کی طرف روانہ ہوئے تو انہیں دیکھ کر اہلِ عراق کے حوصلے پست ہو گئے۔ جب امیر المومنینؑ نے محسوس کیا کہ آپؑ کا لشکر اس دستہ کو دیکھ کر گھبرا گیا ہے تو آپؑ نے اپنے لشکر کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا: اے اہلِ عراق تمہیں ان سے خوف زدہ ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے یہ حقیر گروہ ہیں اور یہ ڈرپوک ہیں اور آنے والے وہ ٹڈی دل ہیں جو ہوا کا ایک تیز جھونکا بھی برداشت نہیں کر سکتے ان کی باگیں شیطان کے ہاتھ میں ہیں اور بدعت کے داعی نے انہیں گمراہ کر رکھا ہے یہ تو باطل پرست ٹولہ ہے جب اہلِ حق کی تلواریں ان لوگوں سے ٹکرائیں گی تو یہ ایسے ہی بھاگیں گے جیسے تیز آندھی میں پتے اڑنے لگتی ہیں لہذا

Presented by www.ziaraat.com

خوفِ خدا کو اپنا شعار بناؤ، اطمینان و وقار کی چادر اوڑھ لو اور اپنے دانتوں کو بھینچ لو اس سے تلواریں سروں سے اچٹ جاتی ہیں زرہ کی تکمیل کرو، تلواروں کو کھینچنے سے پہلے نیاموں میں اچھی طرح ہلا لو اور دشمن کو ترچھی نگاہوں سے دیکھتے رہو، دائیں بائیں اطراف نیزوں کے وار کرو، دشمن کو نیزوں کی باڑ پر رکھ لو اور تلواروں کے ساتھ ساتھ قدموں کو آگے بڑھاؤ، یقین رکھو کہ تم اللہ کے روبرو اور رسولِ خداؐ کے چچازاد بھائی کے ساتھ ہو بار بار حملہ کرو اور بھاگنے سے شرم کرو اس لیے کہ یہ نسلوں کے لیے ننگ و عار ہو اور روزِ محشر دوزخ کی آگ کا باعث ہے خوشی سے اپنی جانیں اللہ کے سپرد کر دو اور باوقار طریقہ سے موت کی طرف پیش قدمی کرو اور شامیوں کی اس جماعت اور طنابوں سے کھینچتے ہوئے خیمے کو اپنے پیش نظر رکھو اور اس کے وسط پر حملہ کر دو اس لیے کہ شیطان اس کے ایک گوشے میں چھپا ہوا ہے جس نے ایک طرف تو حملے کے لیے ہاتھ بڑھایا ہوا ہے اور دوسری طرف بھاگنے کے لیے قدم پیچھے ہٹا رکھا ہے۔

O......تم مضبوطی سے اپنے ارادے پر جمے رہو یہاں تک کہ حق صبح کے اجالے کی طرح ظاہر ہو جائے تم ہی غالب ہو اور خدا تمہارے ساتھ ہے وہ تمہارے اعمال کو ضائع اور برباد نہیں کرے گا۔ پھر آپؑ نے اپنے لشکر سے فرمایا کہ آنے والے دستے سے مقابلہ میں خود ہی ان سے نمٹ لوں گا اس کے بعد آپؑ نے تکبیر بلند کی اور ان پر شدید حملہ کر دیا اور برق رفتاری سے کبھی دائیں حملہ کرتے اور کبھی بائیں حملہ کرتے یہاں تک کہ غبار اٹھا جس میں ہر طرف گرتے ہوئے سر دکھائی دیتے تھے اور کٹتے ہوئے ہاتھ نظر آتے تھے آخرکار معاویہ کا وہ دستہ دم دبا کر بھاگنے پر مجبور ہو گیا جب

Presented by www.ziaraat.com

وہ بھاگ گئے تو آپؑ اپنے لشکر کی طرف پلٹے اس وقت آپؑ کی تلوار سے خون ٹپک رہا تھا اور آپؑ "فَقَاتِلُوا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ اِنَّهُمْ لَا اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ" "کفر کے سربراہوں سے جنگ کرو ان کی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں ہے تاکہ وہ باز آجائیں" کی آیت تلاوت کر رہے تھے۔ اور جب اس دستہ کے بھگوڑے سپاہی معاویہ کے پاس پہنچے تو معاویہ نے پہلے تو اپنے دستہ کی بربادی پر افسوس کا اظہار کیا پھر اس نے ان سپاہیوں کے بھاگنے کی ملامت کی تو ان میں سے ہر ایک نے یہی جواب دیا کہ علیؑ نے مجھ پر حملہ کر دیا تھا میں نہ بھاگتا تو اور کیا کرتا اور جب میں بھاگ رہا تھا تو علیؑ میرے تعاقب میں تھا۔ معاویہ نے کہا: تم پر افسوس اعلیٰ فرد واحد ہے وہ پوری منتشر جماعت کے ایک ایک فرد کے پیچھے کیسے بھاگ سکتا تھا۔ (عیون المعجزات ص ۴۸)

علیؑ کا نام اسم اعظم ہے

(33)......ایک دفعہ امیر المومنین علیہ السلام کہیں جا رہے تھے راستے میں ایک یہودی ان کا ہم سفر بن گیا اور راستے میں جب ایک مقام پر آئے تو وہاں ایک پہاڑی نالہ اپنی پوری قوت کے ساتھ بہہ رہا تھا: حضرت علی علیہ السلام رک گئے یہودی نے ایک چادر پانی پر بچھائی اور خود اس پر بیٹھ گیا چند لمحات کے بعد وہ خیریت سے دوسرے کنارے پہنچ گیا پھر اس نے آپؑ کی طرف دیکھ کر کہا: اگر تیرے پاس بھی وہ ورد ہوتا تو پھر تو بھی میری طرح ندی کو پار کر سکتا تھا۔ حضرت امیر المومنینؑ نے اسے

www.ziaraat.com
Soheel-e-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

آواز دے کر فرمایا کہ یہاں ٹھہرے رہو میں ابھی آجاتا ہوں پھر آپؑ نے پانی کو اشارہ کیا پانی آپؑ کا اشارہ پا کر فوراً جم گیا اور آپؑ بڑے آرام وسکون سے اس کی سطح پر چلتے ہوئے دوسرے کنارے پر پہنچ گئے۔ جب یہودی نے آپؑ کا یہ معجزہ دیکھا تو وہ آپؑ کے قدموں پر گر پڑا اور کہنے لگا: آپؑ نے پانی پر کون سا ورد پڑھا تھا جس سے وہ جم گیا؟ آپؑ نے اس سے فرمایا: نہیں پہلے تم بتاؤ کہ تم نے کون سا ورد پڑھا تھا جس کی برکت سے تم چادر پر بیٹھ کر دوسرے کنارے پر پہنچ گئے؟ یہودی نے کہا کہ میں نے تو ایک اسم اعظم پڑھ کر اللہ سے دعا کی تھی یہ اسی اسم اعظم کا اثر تھا جس کی وجہ سے میں نے چادر پر ندی کو پار کیا۔ امیر المومنینؑ نے فرمایا: وہ اسم اعظم کیا تھا؟ اس نے کہا: میں نے اللہ کو محمدؐ کے وصی کے نام کا واسطہ دیا تھا۔ امیر المومنینؑ نے فرمایا: مجھے پہچانو میں محمدؐ کا وہی وصی ہوں جس کا تم نے واسطہ دیا تھا۔ یہودی یہ سن کر آپؑ کے ہاتھوں کو بوسہ دینے لگا اور اس نے اسلام قبول کر لیا۔ (مشارق نور الیقین)

حضرت علیؑ کے نام سے پتھر کا سونا بننا

(34)...... عمار یاسر کا بیان ہے کہ ایک دن میں اپنے آقا و مولا امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا آپؑ نے میرے چہرے پر پریشانی کی علامات دیکھیں تو مجھ سے کہا: تو پریشان کیوں ہے؟ میں نے عرض کیا کہ میں نے ایک شخص کا قرض ادا کرنا ہے اور آج وہ مطالبہ کے لیے آیا ہے جب کہ میرے پاس ادا کرنے کے لیے کوئی چیز تک نہیں ہے۔ آپؑ نے سامنے ایک پتھر کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: اسے اٹھا لے اور اس سے اپنا قرض ادا کر۔ میں نے کہا: میرے مولا! مگر یہ تو پتھر

Presented by www.ziaraat.com

ہے۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: خدا کو میرے نام کا واسطہ دے یہ پتھر سونا بن جائے گا۔ عمار کہتے ہیں کہ میں نے آپؑ کے نام کا واسطہ دے کر خدا سے سوال کیا تو پتھر سونا بن گیا۔ آپؑ نے فرمایا: اس میں سے اپنی حاجت کے مطابق سونا لے لو۔ میں نے کہا: میرے مولا یہ نرم کیسے ہوگا؟ آپؑ نے فرمایا: اے عمار میرے نام کا واسطہ دے کر سوال کرنا کہ یہ نرم ہو جائے میرے نام کی برکت سے تو داؤدؑ کیلئے لوہا موم ہوا تھا۔ میں نے ایسا کیا تو سونا نرم ہو گیا مجھے اپنی ضروریات کے لیے جتنا سونا مطلوب تھا میں نے اتنا لے لیا۔ پھر آپؑ نے فرمایا: اب خدا کو میرے نام کا واسطہ دے کر سوال کر کہ وہ اسے دوبارہ پتھر میں بدل دے اور جب میں نے ایسا کیا تو وہ سونا پتھر بن گیا۔ (مشارق انوار الیقین ص ۱۲۳)

سنگریزوں کا جواہر بننا

(35)...... ایک دن حضرت امیر المومنین علیہ السلام مسجد کوفہ میں تشریف فرما تھے اور آپؑ کے اصحاب آپؑ کے گرد بیٹھے تھے اتنے میں آپ کے ایک صحابی نے کہا: یا علیؑ! میں تو تعجب کرتا ہوں کہ یہ دنیا آپؑ کے دشمنوں کے ہاتھ میں ہے جب کہ آپؑ کے ہاتھ اس سے خالی ہیں؟ آپؑ نے فرمایا: کیا تو نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ہم دنیا کو طلب کرتے ہیں لیکن وہ ہمیں نہیں ملتی؟ پھر آپؑ نے مسجد کے سنگریزوں کو مٹھی میں لے کر مٹھی کو کھولا تو وہ چمکتے ہوئے جواہرات میں تبدیل ہو چکے تھے آپؑ نے فرمایا: دیکھو یہ کیا ہے؟ آپؑ کے ساتھیوں نے کہا: اے علیؑ! نایاب جواہرات ہیں۔

○...... پھر آپؑ نے فرمایا: اگر ہم دنیا کی خواہش کرتے تو وہ ہمارے پاس موجود ہوتی

Presented by www.ziaraat.com

لیکن ہم دنیا کے طالب ہی نہیں ہیں پھر آپؑ نے ان جواہرات کو فرش مسجد پر پھینکا تو وہ سنگریزے بن گئے۔

حضرت علیؑ کا سام بن نوحؑ کو زندہ کرنا

(36)...... یمن سے کچھ لوگ رسولؐ خدا کے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ ہم سابقہ سلاطین کی اولاد ہیں اور ہمارا تعلق آل نوحؑ سے ہے اور ہمارے نبی کے وصی سام تھے اور ان کی تعلیمات میں ایک بات یہ بھی تھی کہ ہر نبی کوئی نہ کوئی معجزہ لے کر ہی آتا ہے اور ہر نبی کا ایک وصی ہوتا ہے جو اس کا جانشین ہوتا ہے اب آپ بتائیں کہ آپ کا وصی کون ہے؟ رسولؐ خدا نے علیؑ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ میرا وصی ہے۔ ان لوگوں نے کہا: اگر ہم ان سے یہ سوال کریں کہ وہ ہمیں سام بن نوحؑ کی زیارت کرائیں تو کیا وہ ایسا کر سکیں گے؟ رسولؐ خدا نے فرمایا: جی ہاں! وہ اذن خدا سے ایسا کریں گے پھر رسولؐ خدا نے حضرت علیؑ سے فرمایا اے علیؑ! انہیں لے کر مسجد کے اندر والے حصے میں جاؤ اور محراب کے پاس زمین پر پاؤں کی ٹھوکر مارو۔ حضرت علیؑ انہیں لے کر روانہ ہوئے ان کے ہاتھوں میں صحائف تھے اور انہیں لے کر مسجد کے اندر محراب پیغمبرؐ کے قریب لے گئے اور وہاں آپؑ نے دو رکعت نماز پڑھی پھر آپؑ نے کھڑے ہو کر زمین پر ٹھوکر ماری، زمین پھٹ گئی اور ایک لحد اور ایک تابوت ظاہر ہوا اور اس تابوت سے ایک بزرگ نمودار ہوئے جن کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح سے چمک رہا تھا ان کی داڑھی تھی انہوں نے سر سے مٹی جھاڑی اور حضرت علیؑ پر درود پڑھا پھر انہوں نے کہا: "اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدً رَسُوْلُ

اللّٰهُ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَاِنَّكَ عَلِيٌّ وَصِيُّ مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ اَنَا سَامُ بْنُ نُوْحٍ "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد مصطفیٰؐ اللہ کے رسول اور تمام رسولوں کے سردار ہیں اور آپ محمد مصطفیٰؐ کے وصی اور تمام اوصیاء کے سردار ہیں میں سام بن نوحؑ ہوں۔ اہل یمن کے ہاتھوں میں جو صحیفے تھے انہوں نے اپنے صحیفے کھول کر ان کے حلیہ کو پڑھا تو جو ان کا حلیہ صحیفوں میں لکھا تھا وہی حلیہ انہیں مسجد میں دکھائی دیا۔

○.....اہل یمن نے کہا: اگر یہ سام ہیں تو پھر ہماری خواہش ہے کہ وہ اپنے صحائف میں سے کوئی سورت تلاوت کریں۔ حضرت سام نے ایک پوری سورت پڑھ کر سنائی پھر انہوں نے حضرت علیؑ پر سلام کیا اور دوبارہ نیند کی آغوش میں چلے گئے زمین دوبارہ ہموار ہو گئی۔ یہ معجزہ دیکھ کر اہل یمن نے کہا: بے شک اسلام ہی خدا کا پسندیدہ دین ہے اور انہوں نے اسلام قبول کیا اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ میں یہ آیت بھیجی:

"اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّيْ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ڰ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ"

(سورۂ شوریٰ: آیت ۹۔۱۰) کیا ان لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر اپنے لیے اور سرپرست بنا لیے ہیں جب کہ وہی سب کا سرپرست ہے اور وہی مُردوں کو زندہ کرتا ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اور تم جس چیز میں بھی اختلاف کرو گے اس کا فیصلہ اللہ کے

Presented by www.ziaraat.com

ہاتھ میں ہی ہے وہی میرا پروردگار ہے اور اسی پر میرا بھروسہ ہے اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں (مناقب ابن شہر آشوب، ج ۲ص ۳۳۹، بحار الانوار، ج ۴۱، ص ۲۱۲، تفسیر البرہان، ج ۴، ص ۱۱۸)

حضرت علیؑ کی وصی موسیٰؑ کے ساتھ گفتگو

(37)...... عبادہ الاسدی سے روایت ہے کہ ایک دفعہ میں امیر المومنین علیہ السلام کے پاس گیا تو اس وقت آپؑ کے پاس ایک عجیب شکل وصورت کا آدمی بیٹھا ہوا تھا اور امیر المومنینؑ اس کے ساتھ باتیں کر رہے تھے جب وہ شخص آپؑ کے پاس سے اٹھ کر چلا گیا تو میں نے آپؑ سے پوچھا: یہ شخص کون تھا جس نے آپؑ کو ہم سے بے توجہ کر دیا تھا؟ آپؑ نے فرمایا: یہ موسیٰ علیہ السلام کا وصی تھا (بصائر الدرجات ص ۲۸۲۔ مناقب ابن شہر آشوب ج ۲ ص ۲۳۶) ایک دفعہ امیر المومنینؑ ایک سفر میں ایک جگہ سے گزر رہے تو وہاں سے ایک بھیڑیا نمودار ہوا اور وہ دوڑتا ہوا امیر المومنینؑ کے سامنے آیا اور حضرت علیؑ کے پاؤں کو اپنی زبان سے چاٹنے لگا۔ امیر المومنینؑ نے اس سے فرمایا: حکم خدا سے بات کرو۔ اللہ تعالیٰ نے بھیڑیے کو بولنے کی قوت عطا فرمائی اور اس نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ (مناقب ابن شہر آشوب)

حضرت علیؑ اور ایک شیر کا واقعہ

(38)...... جویریہ بن مسہر کا بیان ہے کہ میں امیر المومنینؑ کے ساتھ بابل کی طرف جا رہا تھا جب ہم جنگل میں پہنچے تو میں نے دیکھا کہ ایک شیر راستے پر بیٹھا ہوا تھا اور اس

www.Ziaraat.com Saheefe-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

سکے بچے بھی اس کے ساتھ تھے میرا گھوڑا شیر کو دیکھ کر بدکنے لگا۔ امیرالمومنینؑ نے مجھ سے فرمایا: اے جویریہ بن مسہر چلتے رہو اس کی فکر نہ کرو پھر آپؑ نے قرآن کریم کی یہ آیت پڑھی: "وَمَا مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا هُوَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا" "اللہ ہر جاندار کی پیشانی کو پکڑے ہوئے ہے" پھر شیر دُم ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور اس نے کہا: اے رسولِ خدا کے ابن عم اور امیرالمومنینؑ! آپ پر اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔

○......حضرت علیؑ نے فرمایا: اے ابوالحارث! تم پر بھی سلام ہو۔ یہ بتاؤ کہ تمہاری تسبیح کیا ہے؟ شیر نے کہا: میں کہتا ہوں: "سُبْحَانَ مَنْ أَلْبَسَنِي الْمَهَابَةَ وَقَذَفَ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ مِنِّي الْمَخَافَةَ" "پاک ہے وہ ذات جس نے مجھے ہیبت کا لباس پہنایا اور اپنے بندوں کے دلوں میں میرا خوف پیدا کیا"۔ (مناقب آل ابی طالبؑ ج ۲ ص ۳۰۴)

ایک اور شیر کی حضرت علیؑ سے گفتگو

(39)......اسعد بن اصبغ نے بیان کیا کہ پندرہ شعبان کی رات میں امیرالمومنینؑ کے ساتھ اس مقام کی روانہ ہوا جہاں آپؑ عبادت کیا کرتے تھے۔ جب ہم وہاں پہنچے تو امیرالمومنینؑ خچر سے نیچے اُترے اور کچھ دُور چلے گئے۔ میں نے محسوس کیا کہ خچر گھبرا رہا ہے اور خوف کی علامت کے طور پر اپنے دونوں کان کھڑے کر رہا ہے۔ اتنے میں میرے آقا و مولا حضرت علیؑ بھی آ گئے۔ آپؑ نے خچر کے اضطراب کو دیکھا اور مجھ سے فرمایا: اے اسدی کیا بات ہے اور خچر پریشان کیوں ہو رہا ہے؟ میں

نے کہا میرے: مولا مجھے کچھ پتہ نہیں ہے۔ پھر آپؑ نے صحرا کی دیکھا تو آپؑ کو شیر دکھائی دیا۔ آپؑ نے فرمایا: رب کعبہ کی قسم! ایک درندہ آیا ہے۔ پھر آپؑ تلوار حمائل کر کے اس کی طرف بڑھے اور آپؑ نے اسے آواز دی۔ آپؑ کی آواز سن کر شیر رک گیا اور اپنی دم ہلانے لگا۔ یہ منظر دیکھ کر مجھ بھی پرسکون ہو گیا۔ آپؑ نے شیر سے فرمایا: تجھے یہاں آنے کی ہمت کیسے ہوئی کیا تو جانتا کہ میں خدا کا مقرر کردہ شیر ہوں اور میں ہی حیدر ہوں؟ پھر آپؑ نے کہا: پروردگارا! اسے بولنے کی قوت عطا فرما۔

Q......آپؑ کی دعا کے الفاظ جیسے ہی تمام ہوئے تو شیر بولنے لگ گیا اور اس نے کہا: اے امیرالمومنینؑ خیرالوصیین اور علم انبیاء کے وارث! آپؑ پر سلام ہو۔ میں سات دنوں سے بھوکا ہوں اور ان دنوں میں مجھے کوئی شکار نہیں ملا۔ میں نے دو فرسخ (3 میل) کی مسافت سے آپؑ کو دیکھا تو چلا آیا کہ دیکھوں کیا یہ میرا شکار تو نہیں ہے۔ امیرالمومنینؑ نے فرمایا: جنگل کا شیر اچھی طرح سے سن لے! میں گیارہ شیروں کا والد ہوں۔ پھر آپؑ نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور اس کی کمر کے بال پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچا تو شیر آپؑ کے قدموں پر گر پڑا۔ آپؑ نے اس کے جسم پر شفقت سے ہاتھ پھیرا۔ پھر شیر نے کہا: میرے مولا! میں سخت بھوکا ہوں۔ تو حضرت علیؑ نے بارگاہ خدا میں عرض کیا: پروردگار محمدؐ و آل محمدؐ کے صدقہ میں اسے رزق عطا فرما۔ پھر آپؑ نے دیکھا تو شیر بکری کو کھا رہا تھا اور جب وہ کھا چکا تو اس نے آپؑ سے کہا: اے امیرالمومنینؑ! ہم درندے آپؑ اور آپؑ کی عترت سے محبت رکھنے والوں کو نہیں کھاتے۔ ہم آپؑ سے اور آپؑ کے خاندان سے محبت رکھتے ہیں۔ پھر حضرت علیؑ نے

Presented by www.ziaraat.com

اس سے پوچھا: تو کہاں رہتا ہے اور کیا کرتا ہے؟ شیر نے کہا: میرے مولا! خدا نے مجھے آپ کے دشمنوں یعنی اہل شام پر مسلط کیا ہے۔ ہم ان کا شکار کرتے ہیں اور ہم دریائے نیل کے کنارے رہائش پذیر ہیں۔ حضرت علیؑ نے فرمایا: پھر تو کوفہ کے اطراف میں کیوں آیا ہے؟

○.....شیر نے کہا: میرے یہاں آنے کے دو مقاصد ہیں: پہلا مقصد تو آپ کی زیارت سے مشرف ہونا تھا اور دوسرا مقصد یہ کہ میں آج رات قادسیہ جاؤں گا۔ وہاں پر آپ کا ایک دشمن رہتا ہے جس کا نام مالک بن سنان بن وائل ہے اور وہ جنگِ صفین میں آپ کی تلوار سے بچ گیا تھا۔ میں ان شاء اللہ آج رات اس پر حملہ کر کے اسے اپنا لقمہ بناؤں گا۔ یہ کہہ کر شیر وہاں سے چلا گیا۔ مقداد بن اسود کہتے ہیں کہ میں یہ باتیں سن کر متعجب ہوا۔ امیر المومنینؑ نے میرے تعجب کو دیکھ کر مجھ سے فرمایا: تعجب کیوں کرتے ہو؟ کیا اس کا مجھ سے کلام کرنا سورج کے پلٹنے، کھوپڑی کے کلام کرنے اور چشمہ جاری ہونے سے بھی زیادہ تعجب خیز ہے۔ اگر میں اللہ کی عطا کردہ قوت و قدرت سے لوگوں کو معجزات دکھانا شروع کر دوں تو مجھے خوف ہے کہ لوگ اسلام کے دامن کو ہی نہ چھوڑ دیں۔ پھر آپ نے وہ تمام رات عبادت الٰہی میں بسر کی اور جب صبح ہوئی تو میں آپ کی اجازت سے قادسیہ گیا۔ وہاں لوگ چیخ رہے تھے کہ آج رات مالک بن سنان کو ایک درندے نے اس کے گھر میں چیر پھاڑ کھایا ہے اور جب میں جائے وقوعہ پر گیا تو صرف اس کی کھوپڑی اور انگلیوں کے چند پور بچے ہوئے تھے۔ اس کے تمام جسم کو شیر کھا گیا تھا۔ میں نے لوگوں کو امیر المومنینؑ اور شیر کی گفتگو سنائی تو لوگ آپ

Presented by www.ziaraat.com

کے قدموں سے مس شدہ مٹی اُٹھا اُٹھا کر اپنی آنکھوں سے لگانے لگے۔ جب امیر المومنین علیہ السلام نے لوگوں کی اس عقیدت کو دیکھا تو فرمایا: لوگو! سن لو! ہمارا محب دوزخ میں نہیں جائے گا اور ہمارا دشمن جنت میں نہیں جائے گا میں ہی جنت و دوزخ کو تقسیم کرنے والا ہوں۔ دائیں ہاتھ والے میرے محب ہوں گے اور بائیں ہاتھ والے میرے دشمن ہوں گے اور میں قیامت کے دن دوزخ کے کنارے پل صراط پر کھڑا ہو کر دوزخ سے کہوں گا: یہ میرا ہے اور یہ تیرا ہے۔ اسے پکڑ لے اور میرے شیعہ پل صراط سے بجلی کی رفتار، رعد کی کڑک، تیز پرندے اور تیز رفتار گھوڑے کی رفتار سے گزریں گے۔ لوگوں نے یہ سن کر کہا: اس ذات کی حمد ہے جس نے آپؑ کو بہت سے لوگوں پر فضیلت دی ہے (الفضائل شاذان ص ۱۷۰۔۱۷۲)۔

حضرت علیؑ کا جنات سے مال واپس لینا

(40)......امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب امیر المومنین علیہ السلام کوفہ میں رہائش پذیر تھے تو آپؑ کا دستور تھا کہ آپؑ شہر کوفہ کی سڑکوں اور گلیوں میں پھرتے تھے تاکہ لوگوں کی موقع پر ہی دادرسی کی جاسکے۔ ایک دن آپؑ شہر کوفہ میں پھر رہے تھے کہ آپؑ نے ایک یہودی کو دیکھا جس نے اپنا ہاتھ سر پر رکھا ہوا تھا اور وہ چیخ کر کہہ رہا تھا: لوگو! تم کیسے لوگ ہو؟ تم نے جاہلیت کے اطوار کو اپنا رکھا ہے۔ تمہارے راستے محفوظ نہیں ہیں۔ امیر المومنین علیہ السلام نے اسے بلایا اور اس سے اس کا واقعہ دریافت کیا۔ اس نے کہا: اے امیر المومنین! میں ایک یہودی تاجر ہوں۔ میں مال تجارت لے کر ساباط مدائن سے روانہ ہوا۔ میرے پاس ساٹھ گدھے تھے جن پر

Presented by www.ziaraat.com

سامان تجارت لدا ہوا تھا اور جب میں فلاں مقام پر پہنچا تو میرے تمام گدھے گم ہو گئے۔ خدا جانے انہیں زمین نگل گئی یا آسمان نے اُچک لیا۔ امیرالمومنینؑ نے اسے تسلی دیتے ہوئے فرمایا: مت گھبراؤ۔ خدا نے چاہا تو تمہاری کوئی چیز ضائع نہیں ہو گی۔ پھر آپؑ نے قنبر کو حکم دیا کہ وہ گھوڑے پر زین رکھے اور جب قنبر گھوڑا لایا تو آپؑ نے قنبر اور اصبغ بن نباتہ سے فرمایا: تم اس یہودی کا ہاتھ پکڑ کر مجھ سے آگے روانہ ہو جاؤ اور جہاں یہ کہے کہ اس مقام پر اس کا مال گم ہوا ہے تم وہاں رک جاؤ اور میرے آنے کا انتظار کرو۔ الغرض قنبر اور اصبغ اس یہودی کو لے کر روانہ ہوئے۔ ایک مقام پر پہنچ کر یہودی نے کہا کہ میرا سامان اور گدھے یہیں سے گم ہوئے تھے۔ امیرالمومنینؑ کے حکم کے مطابق قنبر اور اصبغ اس یہودی کو ساتھ لے کر وہیں بیٹھ گئے۔ کچھ دیر بعد حضرت علی علیہ السلام وہاں تشریف لائے اور آپؑ نے اپنے عصا کے ساتھ وہاں ایک دائرہ بنایا اور ان سے فرمایا کہ تم تینوں اس دائرہ کے وسط میں جا کر بیٹھ جاؤ اور جب تک میں تمہیں باہر آنے کے لیے نہیں کہتا تم اس وقت تک اس دائرہ ہی میں رہو۔ اگر تم میں سے کوئی باہر آیا تو جنات اسے اٹھا کر لے جائیں گے۔

○...... پھر آپؑ نے وہیں صحرا میں آواز دی: حارث بن سید کی اولاد اے گروہ جنات! اگر تم نے اس کے گدھے سامان سمیت واپس نہ کیے تو ہمارا تمہارا معاہدہ ختم ہو جائے گا اور میں اپنی تلوار سے تم پر ایسا حملہ کروں گا کہ تم حق کو ماننے پر مجبور ہو جاؤ گے۔ حضرت علیؑ کے اس اعلان کے بعد آوازیں بلند ہوئیں کہ ہم اللہ اور رسولؐ اور اس کے وصی کے معاہدوں کے پابند ہیں۔ پھر ساٹھ گدھے نمودار ہوئے جن پر

Presented by www.ziaraat.com

یہودی کا سامان لدا ہوا تھا اور اس سامان میں کوئی کمی نہیں کی گئی تھی۔ اس کے بعد حضرت علیؑ نے تینوں کو دائرہ سے باہر آنے کا حکم دیا اور آپؑ نے سامان سے لدے ہوئے گدھے یہودی کے سپرد کیے۔ جب آپؑ کوفہ پہنچے تو یہودی نے آپؑ سے کہا: تورات میں محمد مصطفیٰؐ اور آپؑ اور آپؑ کے فرزندوں کے کیا نام مذکور ہیں؟ آپؑ نے فرمایا: کچھ حاصل کرنے کے لیے پوچھو ضد کی غرض سے نہ پوچھو۔ تورات میں محمد مصطفیٰؐ کا نام "طَابَ طَابَ" ہے میرا نام "اَیلِیَا" اور میرے فرزندوں کا نام "شبر وشبیر" ہے۔ اس وقت یہودی نے بے ساختہ کہا: "اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّكَ وَصِيُّهٗ مِنْ بَعْدِهٖ وَاَنَّ مَا جَاءَ بِهٖ وَجِئْتَ بِهٖ حَقٌّ" "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ وہ واحدہ لاشریک ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ اللہ کے عبد اور اس رسول ہیں اور آپؑ ان کے بعد اس کے وصی ہیں اور جو کچھ وہ لائے ہیں اور جو کچھ آپؑ لائے ہیں وہ حق ہے"۔ (الثاقب فی المناقب، ص ۲۶۹)

حضرت علیؑ اور سرکش جانور

(41)..... اصبغ بن نباتہ نے عبداللہ بن عباس سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر کے عہد حکومت میں ایک شخص ان کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ میرا ذریعہ معاش مویشی پال کر بیچنا ہے اور میں نے اس وقت بہت سے مویشی پال رکھے ہیں لیکن وہ مجھے قریب نہیں آنے دیتے۔ آپ ہی مجھے اس کا کوئی حل بتائیں۔ حضرت عمر نے کہا: تم

Presented by www.ziaraat.com

اللہ سے دعا مانگو وہ انھیں تمہارے لیے مطیع و مسخر بنائے۔ اس شخص نے کہا: میں نے بہت دعائیں مانگی ہیں لیکن اس کے باوجود میں جس بھی جانور کے قریب جاتا ہوں تو وہ مجھ پر حملہ آور ہو جاتا ہے۔ یہ سن کر حضرت عمر نے اسے ایک رقعہ لکھ دیا جس میں انہوں نے تحریر کیا: "مِنْ عُمَرَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِلٰى مَرَدَةِ الْجِنِّ وَالشَّيَاطِيْنِ اَنْ يُذَلِّلُوْا هٰذِهِ الْمَوَاشِيَ" "امیر المومنین عمر کی طرف سے سرکش جنات اور شیاطین کے نام کہ وہ ان جانوروں کو رام کر دیں"۔ وہ شخص رقعہ لے کر اپنے وطن آذر بائی جان چلا گیا جب کہ مجھے اس بے چارے پر بڑا ترس آیا۔ میں نے حضرت علیؑ سے ملاقات کی اور انھیں یہ واقعہ سنایا۔ آپؑ نے فرمایا: وہ شخص ناکام ہو کر واپس آئے گا۔ میں (عبداللہ بن عباس) نے ایک سال اس شخص کا انتظار کیا اور اہل جبال میں سے جو کوئی بھی مدینہ آتا تو میں اس سے اس شخص کے متعلق دریافت کرتا تھا۔ الغرض پورے ایک سال کے بعد وہ شخص مدینہ آیا اور اس کی پیشانی پر داغ تھا اور ایک زخم کا نشان تھا جو کہ مندمل ہو چکا تھا اور وہ اتنا گھبرا تھا کہ ایک ہاتھ جا سکتا تھا۔ جب میں نے اسے دیکھا تو تیزی کے ساتھ اس کے پاس گیا اور اس سے اس کے حالات دریافت کیئے۔ اس نے کہا: میں جیسے ہی یہاں سے رقعہ لے کر گیا تو میں نے وہاں جا کر باڑے کی ایک جگہ پر وہ رقعہ لٹکایا۔ بس رقعہ لٹکانے کی دیر تھی کہ تمام جانور رسے تڑوا کر مجھ پر حملہ آور ہو گئے۔ میں اکیلا غریب کہاں تک جانوروں سے اپنا دفاع کر سکتا تھا۔ آخر کار میں گر پڑا۔ جانوروں نے مجھے ٹکریں ماریں اور ایک نے مجھے سینگ مارا تو میں نے خیال کیا کہ اب میں مر ہی جاؤں

Presented by www.ziaraat.com

کا۔ میری چیخیں سن کر میرا ایک بھائی آیا جس نے بڑی مشکل سے مجھے ان جانوروں سے نجات دلائی۔ پھر میں اپنی دوا کرتا رہا اور اب سال بعد تندرستی ملی تو میں یہاں آ گیا۔ میں نے کہا کہ اب تم خلیفہ کے پاس جاؤ اور انہیں حالات سے مطلع کرو۔ الغرض وہ شخص خلیفہ کے پاس گیا اور انہیں ان کے رقعہ کے نتائج سے آگاہ کیا اور بتایا کہ شاید زندگی باقی تھی کہ میں بچ گیا ورنہ میرا بچنا تک محال تھا۔ اس کے بعد میں اسے لے کر حضرت علیؑ کے پاس گیا۔ حضرت علیؑ نے جیسے ہی اسے دیکھا تو مسکرا دیے اور مجھ سے فرمایا: کیا میں نے تمہیں بتایا نہیں تھا کہ وہ ناکام لوٹے گا۔ پھر آپؑ نے اس شخص سے کہا: جب تم جاؤ تو اپنے باڑے کے دروازے پر کھڑے ہو کر پڑھو: "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ وَاَهْلِ بَيْتِهِ الَّذِيْنَ اخْتَرْتَهُمْ عَلَى الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ فَذَلِّلْ لِيْ صُعُوْبَتَهَا وَحُدَّ لِيْ اِلَيْهَا وَاكْفِنِيْ شَرَّهَا فَاِنَّكَ الْكَافِي الْمُعَافِيْ وَالْغَالِبُ الْقَهَّارُ"

وہ شخص واپس چلا گیا اور ایک سال کے بعد واپس آیا اور اس کے پاس بہت سی رقم بھی تھی اس نے وہ رقم حضرت امیر المومنینؑ کی خدمت میں نذر کی۔ امیر المومنینؑ نے اس سے فرمایا: تو مجھے بتائے گا یا میں تجھے تیرے حالات بتاؤں؟

○......اس شخص نے کہا: مولا آپؑ کی زبانی سننا مجھے زیادہ پسند ہے۔ آپؑ نے فرمایا: جب تو واپس گیا اور تو نے باڑے پہ یہ دعا پڑھی تو تمام جانور تیرے لیے مطیع اور رام ہو گئے، تو نے یکے بعد دیگرے تمام جانوروں کی پیشانی اور پشت پر ہاتھ پھیرے۔

Presented by www.ziaraat.com

اس شخص نے کہا: میرے مولا یوں معلوم ہوتا ہے جیسا کہ آپؑ میرے ساتھ موجود تھے میں نے ان جانوروں کو مناسب قیمت پر فروخت کیا ہے اور اس میں سے کچھ حصہ بطور نذرانہ آپؑ کے خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے رزق و مال میں برکت پیدا کی اور وہ ہر سال حج پہ جایا کرتا تھا امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: جس شخص کو مال و اہل و اولاد یا کسی سرکش حاکم کی سرکشی کا خوف ہو تو وہ یہ دعا پڑھے ان شاء اللہ اس کے تمام خوف و خطرات دور ہو جائیں گے (خصائص ص ۴۸)

اطاعت کرنے والے سانپ کا واقعہ

(42)......حارث اعور کا بیان ہے کہ امیر المومنینؑ منبر کوفہ پر بیٹھ کر خطبہ دے رہے تھے کہ آپؑ نے مسجد کے ایک گوشہ کی طرف نگاہ کی تو آپؑ نے قنبر سے فرمایا: اس بل میں تجھے جو کچھ بھی دکھائی دے اسے اٹھا کر میرے سامنے لے آؤ۔ قنبر گئے انہوں نے بل میں دیکھا تو انھیں وہاں ایک خوبصورت نقش و نگار والا سانپ دکھائی دیا پہلے تو قنبر گھبرا گئے لیکن اپنے آقا کا حکم سمجھ کر انہوں نے اسے اٹھا لیا سانپ ان کے ہاتھ سے پھسلا اور سیدھا منبر کی طرف بڑھا جہاں آپؑ تشریف فرما تھے اس نے اپنا پھن بلند کیا اور امیر المومنین علیہ السلام کے کان میں کچھ سرگوشیاں کرتا رہا اور اس کے جواب میں آپؑ نے بھی اس سے کچھ سرگوشیاں کیں پھر وہ منبر سے نیچے اتر کر اس بل کی طرف آیا اور وہاں گم ہو گیا اس کے جانے کے بعد امیر المومنین کچھ سوچتے رہے پھر آپؑ سر جھکا کر رونے لگے اور جب رو چکے تو لوگوں سے فرمایا: کیا تمہیں اس بات سے تعجب ہو رہا ہے؟ لوگوں نے کہا: مولا یہ بات ہی تعجب کی ہے۔ آپؑ نے فرمایا:

Presented by www.ziaraat.com

اس سانپ نے سمع واطاعت کی شرط پر حضرت رسولؐ خدا کی بیعت کی تھی وہ اس وقت بھی میرا فرمان سنتا اور اس پر عمل کرتا ہے کیونکہ میں رسولؐ خدا کا وصی ہوں لیکن تمہاری حالت یہ ہے کہ میں تمہیں سمع واطاعت کا حکم دیتا ہوں تم میں سے کچھ تو میرا فرمان سنتے اور اس پر عمل کرتے ہیں اور کچھ بالکل نہ تو میرا فرمان سنتے ہیں اور نہ ہی اطاعت کرتے ہیں (الثاقب فی المناقب، ص ۲۴۷، حدیث ا۔ بحارالانوار، ج ۴۱، ص ۲۳۱، حدیث ۲ الخرائج والجرائح، ج ۱، ص ۱۹۱، حدیث ۲۷۔ الہدایہ، ص ۲۷)

اژدہا اور مسجد کوفہ

(43)...... حارث اعور کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ جمعہ کے دن امیر المومنین علیہ السلام منبر کوفہ پر بیٹھ کر خطبہ دے رہے تھے کہ مسجد کوفہ کے باب فیل سے ایک اژدہا نمودار ہوا جس کا سر اونٹ کے سر سے بھی بڑا تھا اور وہ سر کو ہلاتا ہوا منبر کی طرف روانہ ہوا۔ لوگوں نے جیسے ہی اتنے بڑے اژدہا کو دیکھا تو خوف کے مارے ہٹ گئے اور وہ اژدہا بڑے اطمینان وسکون سے منبر کے قریب آیا اور اس نے امیر المومنینؑ علیؑ کے کان میں کچھ باتیں کیں اور آپؑ نے بھی اس سے باتیں کیں۔ پھر وہ واپس چلا گیا اور جب وہ باب الفیل کے قریب پہنچا تو لوگوں کی نگاہوں سے غائب ہو گیا۔

○...... یہ دیکھ کر اہل ایمان نے کہا: امیر المومنین کے عجائبات میں سے ایک یہ واقعہ ہے جب کہ منافقین نے کہا: یہ علیؑ کا جادو ہے۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: لوگو! جسے تم نے ابھی دیکھا ہے اُسے رسولؐ خدا نے قوم جنات پر اپنا جانشین مقرر کیا تھا جب کہ رسولؐ خدا نے مجھے انسانوں پر اپنا وصی مقرر کیا۔ اس کی قوم میں کچھ اختلاف

Presented by www.ziaraat.com

ہوا جس کی وجہ سے بہت سی جانیں ضائع ہو گئیں اور اسے اس اختلاف کا حل معلوم نہیں تھا اسی لیے یہ میرے پاس اس شکل وصورت میں آیا اور مجھ سے اس اختلاف کا حل دریافت کیا اور میں نے اسے اس کا حل بتایا۔ اس شکل وصورت میں آنے سے اس کا ایک مقصد یہ تھا کہ وہ تمہیں میری فضیلت اور مقام دکھانا چاہتا تھا اور وہ تمہاری بہ نسبت میری فضیلت ومقام کو زیادہ بہتر سمجھتا ہے (الثاقب فی المناقب صفحہ ۲۲۸ حدیث ۲)

چشمہ راحومہ اور راہبؒ کا اسلام لانا

(44)...... امیر المومنین علیہ السّلام اپنے لشکر کو لے کر صفین کی طرف جا رہے تھے جب آپ "قریہ صندوداء" سے آگے گئے تو لق ودق اور بنجر میدان دکھائی دیا آپؑ نے اس بیابان میں اپنی تھکی ہوئی فوج کو آرام کے لیے ٹھہرایا۔ مالک اشتر نے آپؑ سے کہا: مولا! یہاں تو پانی ہی نہیں ہے لہٰذا آپؑ فوج کو یہاں سے لے جائیں۔ آپؑ نے فرمایا: مالک! اللہ تعالیٰ ہمیں یہاں پانی عطا فرمائے گا تم اپنے ساتھیوں کو بلا کر یہاں زمین کھودو ان شاء اللہ یہاں تمہیں پانی ملے گا۔ فوجیوں نے وہاں زمین کھودی تو سیاہ چٹان نمودار ہوئی جسے ایک سو افراد بھی حرکت نہ دے سکے امیر المومنینؑ کو خبر دی گئی تو آپؑ اس مقام پر آئے اور آپؑ نے آسمان کی طرف دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا: "طَابَ طَابَ یَا عَالِمَ یَا طَیْبُوْ ثَابُوْ ثَا شَمِیْثَا کُوْبَا جَا نُوْ ثَا تُوْدِیْثَا بَرْجُوْثَا آمِیْنَ آمِیْنَ رَبَّ الْعَالَمِیْنَ رَبَّ مُوْسٰی وَ هَارُوْنَ" اس کے بعد آپؑ نے اس چٹان کو ہاتھ سے پکڑ کر چالیس ہاتھ کے فاصلے پر پھینک دیا جب

www.ziaraat.com
Sebeel-e-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

چٹان ہٹی تو اس کے نیچے سے پانی ظاہر ہوا جو کہ شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ ٹھنڈا اور یاقوت سے زیادہ سفید تھا آپؑ کے لشکر نے خود پانی پیا اور اپنے جانوروں کو بھی پلایا۔ اس کے بعد آپؑ نے پھر چٹان کو اٹھا کر اسی جگہ پر رکھ دیا اور اس پر مٹی ڈال کر اس کا نشان تک مٹا دیا اور وہاں سے کوچ کیا۔ تھوڑا سا سفر کرنے کے بعد فرمایا: تم میں کوئی اس چشمہ کی جگہ کو جانتا ہے؟ سب نے کہا کہ ہم جانتے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا: جاؤ اس مقام کو تلاش کرو۔

آپؑ کے سپاہیوں نے بہت ڈھونڈا مگر اس کا کہیں نام و نشان تک دکھائی نہ دیا۔ اسی صحرا میں ایک گرجا تھا اور اس میں ایک راہب رہتا تھا۔ اس واقعہ کے بعد وہ راہب امیر المومنینؑ کے پاس آیا اور پوچھا: آپ نبیؑ ہیں یا وصی؟ آپؑ نے فرمایا: نبی کا وصی ہوں۔ اور اس سے فرمایا: تم شمعون ہو؟ راہب نے کہا: جی ہاں لیکن میرا یہ وہ نام ہے جسے صرف میری ماں جانتی ہے یا آپؑ نے مجھے اس نام سے پکارا ہے۔ پھر آپؑ نے فرمایا: شمعون کیا چاہتے ہو؟ راہب نے کہا: میں اس چشمہ کی حقیقت اور اس کا نام پوچھنا چاہتا ہوں۔ آپؑ نے فرمایا: اس کا نام چشمہ "راحوما" ہے اور یہ جنت کا چشمہ ہے تین سو تیرہ اوصیاء نے اس سے پانی پیا ہے اور ان کا آخری فرد میں ہوں۔ راہب نے کہا: آپؑ سچ کہتے ہیں میں نے انجیل میں بھی یہی پڑھا ہے اور یہ گرجا بھی اس چٹان کو ہٹا کر پانی برآمد کرنے والے کی جستجو کے لیے بنایا گیا تھا مجھ سے قبل کئی بزرگ یہاں آپؑ کا انتظار کرتے ہوئے دنیا سے رخصت ہو گئے جب کہ خدا نے سعادت میرے مقدر میں لکھی تھی۔ ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا تھا کہ یہ

Presented by www.ziaraat.com

شعیبؑ کا کنواں ہے پھر وہ راہب اسلام لے آیا اور آپؑ کی فوج میں شامل ہو کر جنگِ صفین میں شامل ہوا اور اس نے سب سے پہلے شہادت پائی۔ امیر المومنینؑ نے جیسے ہی اس کی شہادت کا سنا تو آپؑ رو دیے اور فرمایا: "اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔ اَلرَّاهِبُ مَعَنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ" "انسان قیامت کے دن اس کے ساتھ محشور ہوگا جس سے وہ محبت رکھتا ہوگا راہب قیامت کے دن ہمارے ساتھ ہوگا"۔

(مناقب آل ابی طالبؑ، ج ۲، ص ۲۹۱۔ امالی صدوق، ص ۱۵۵)

چٹان کا ظاہر ہونا

(45)......عمار یاسر نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ امیر المومنین علیہ السلام کوفہ سے باہر گئے اور میں آپؑ کے ساتھ تھا جب آپؑ کوفہ سے دو فرسخ کے فاصلے پر مقام نخیلہ سے گزرے تو وہاں پچاس یہودی آپؑ کے پاس آئے اور انہوں نے کہا: کیا آپ علیؑ بن ابی طالبؑ ہیں؟ آپؑ نے فرمایا: جی ہاں میں ہی علیؑ بن ابی طالبؑ ہوں۔ انہوں نے کہا: کہ ہماری کتابوں میں لکھا ہے کہ اس علاقہ میں ایک چٹان ہے جس پر چھ نبیوں کے نام کندہ ہیں ہم نے اس چٹان کو بہت تلاش کیا لیکن ہمیں وہ کہیں نظر نہ آئی اگر آپؑ سچے ہیں تو آپؑ ہمارے لیے اس چٹان کی راہنمائی فرمائیں۔ امیر المومنین علیہ السلام نے ان سے فرمایا کہ تم میرے پیچھے آؤ وہ لوگ آپؑ کے پیچھے چلنے لگے آپؑ انہیں ایک صحرا میں لے آئے جہاں ریت کے پہاڑ تھے آپؑ نے ایک بہت بڑے ٹیلے کی طرف اشارہ کر کے فرمایا تمہاری مطلوبہ چٹان اس ٹیلے کے نیچے چھپی

Presented by www.ziaraat.com

ہوئی ہے اور ابھی میں اس کو برآمد کرتا ہوں پھر آپؑ نے فرمایا: اے ہوا اس ریت کو ہٹا دے۔ فوراً تیز ہوا نے چند لمحات میں اس ٹیلے کو ہٹا دیا اور جب وہ ٹیلہ ہٹا تو ایک چٹان ظاہر ہوئی اور آپؑ نے فرمایا: یہ تمہاری مطلوبہ چٹان ہے، یہودیوں نے کہا: ہم نے اپنی کتابوں میں پڑھا اور اپنے علماء سے سنا ہے کہ اس چٹان پر چھ نبیوں کے نام لکھے ہوئے ہیں مگر اس پر تو کسی ایک نبی کا نام تک موجود نہیں ہے۔ آپؑ نے فرمایا: انبیاء کے نام اس کے اس حصہ پر لکھے ہوئے ہیں جو زمین میں گڑا ہوا ہے تم اسے پلٹ کر دیکھو تو تمہیں وہ نام ضرور دکھائی دیں گے یہودی ایک ہزار افراد کو وہاں لے کر آ گئے اور سب نے چٹان کو پلٹانے کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہو سکے پھر علیؑ نے اپنے ہاتھ سے اسے پلٹ دیا تو اس پر یہ نام لکھے تھے حضرت آدمؑ، حضرت نوحؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت موسیٰؑ، حضرت عیسیٰؑ اور حضرت محمدؐ اسکے بعد وہ یہودی مسلمان ہو گئے۔

وعدہ رسولؐ کے تحت ابو صمصام عبسی کو اسی اونٹنیاں دینا

(46)...... ابن عباس سے منقول ہے کہ ابو صمصام عبسی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا۔ اس نے اپنی ناقہ کو دروازہ مسجد پر بٹھایا اور اصحاب پر سلام کیا اس بعد کہا: تم میں وہ (نعوذ باللہ) گمراہ شخص کون ہے جو نبوت کا دعویدار ہے؟ سلمانؓ فارسی نے اٹھ کر کہا: اعرابی کیا تو اس روشن چہرے اور چمکتی جبین اور حوض و شفاعت، قرآن وقبلہ، تاج وعلم، جمعہ وجماعت کے مالک کو نہیں دیکھ رہا۔ یہ صاحب تواضع و تسکین ہیں۔ یہ کائنات کے بڑے فیاض اور سخی ہیں۔ یہ صاحب سیف وعصا ہیں، یہ تکبیر وتہلیل بلند کرنے والے اور نور وشرف کے مالک اور بلندی ورفعت کے حامل

Presented by www.ziaraat.com

بسخاوت وشجاعت میں سب بے نظیر اور نماز وزکوٰۃ کو قائم کرنے والے حج واحرام زمزم و مقام مشعر حرام یوم مشہود مقام محمود حوض مورود اور شفاعت کبریٰ کے مالک اور ہمارے آقا و حاکم محمد رسولؐ اللہ یہی ہیں۔ اعرابی نے کہا اگر آپؐ نبی ہیں تو مجھے بتائیں کہ قیامت کب قائم ہوگی؟ بارش کب آئے گی اور میری ناقہ کے بطن میں کیا ہے؟ اور کل مجھے کیا حالات پیش آئیں گے اور میں کب مروں گا؟ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے کوئی جواب نہ دیا۔ اس وقت جبرائیلؑ یہ آیت لے کر نازل ہوئے: "اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَ يَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ" "اللہ کے پاس ہی قیامت کا علم ہے اور وہی بارش برساتا ہے اور جو کچھ شکموں میں ہے وہ اسے جانتا ہے اور کوئی نہیں جانتا کہ کل اسے کیا پیش آئے گا اور کسی کو معلوم نہیں ہے کہ وہ کس سرزمین پر مرے گا۔ بے شک اللہ جاننے والا اور خبر رکھنے والا ہے"۔ جب اعرابی نے یہ آیت سنی تو اس نے کہا: آپؐ ہاتھ بڑھائیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور آپؐ اللہ کے رسولؐ ہیں۔

O...... پھر اس نے کہا: اگر میں اپنے خاندان اور اپنی قوم کو مسلمان کر دوں تو آپؐ مجھے کیا انعام دیں گے؟ رسولؐ خدا نے فرمایا: میں تجھے اسی اونٹنیاں دوں گا جن کی پشت سرخ، پیٹ سفید، آنکھیں سیاہ اور ان پر یمن کے پالان اور حجاز کی مہاریں ہوں گی۔ اعرابی نے کہا: بہتر ہے آپؐ معاہدہ کو تحریر کر دیں۔ رسول خدا صلی اللہ وآلہ وسلم

Presented by www.ziaraat.com

نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: اے ابوالحسنؑ! تم یہ تحریر لکھو "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بذریعہ تحریر ابوصمصام عبسی سے یہ وعدہ کرتا ہے کہ اگر اس نے تبلیغ کے ذریعہ سے اپنے خاندان اور قوم کو مسلمان بنا دیا تو پھر میں اسی اونٹنیاں دوں گا جن کی پشت سرخ، شکم سفید اور آنکھیں سیاہ ہوں گی اور ان پر یمن کے پالان اور حجاز کی مہار ہوگی۔

O...... یہ تحریر لے کر ابوصمصام اپنے وطن چلا گیا اور وہاں اس نے اپنی قوم کو تبلیغ کی اور کچھ عرصہ کے بعد اس کی قوم نے اس کی تبلیغ سے متاثر ہو کر اسلام قبول کیا۔ اس کے بعد ابوصمصام اپنا انعام حاصل کرنے کے لیے مدینہ منورہ آیا اور جب وہ مدینہ پہنچا تو اس وقت رسولؐ خدا کی رحلت ہو چکی تھی۔ جب اس نے آپ کی رحلت کا سنا تو اسے شدید صدمہ ہوا۔ پھر اس نے لوگوں سے پوچھا کہ رسولؐ خدا نے اپنا جانشین کسے مقرر کیا گیا ہے؟ لوگوں نے کہا: کہ آپؐ نے کسی کو اپنا جانشین مقرر نہیں کیا تھا البتہ لوگوں نے ان کے بعد حضرت ابوبکر کو خلیفہ مقرر کیا ہے۔ ابوصمصام عبسی مسجد میں آیا اور اس نے حضرت ابوبکر سے کہا: اے خلیفہ رسولؐ! رسولؐ خدا نے مجھ سے اسی اونٹنیوں کا وعدہ کیا تھا جن کی پشت سرخ، شکم سفید اور آنکھیں سیاہ ہوں گی ان پر یمن کے پالان اور حجاز کی مہاریں ہوں گی۔ حضرت ابوبکر نے کہا: بھائی عرب! تو نے مافوق العقل مطالبہ کیا ہے۔ رسولؐ خدا کوئی سونا چاندی چھوڑ کر نہیں گئے۔ آپؐ نے دلدل نامی ایک خچر اور فاضلہ نامی ایک زرہ چھوڑی تھی اور وہ دونوں چیزیں بھی علیؑ کے پاس ہیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے فدک چھوڑا تھا اور اس پر ہمارا حق بنتا تھا اس لیے ہم نے

Presented by www.ziaraat.com

اس پر قبضہ کرلیا کیونکہ انبیاء کی وراثت ہی نہیں ہوتی۔ یہ سن کر سلمان فارسیؓ نے کہا:

کردی ونکردی وحق امیر ببردی
تم نے کیا اور کچھ نہ کیا اور تم نے حضرت علیؑ کے حق پر قبضہ کیا۔
بازگزار این کار بکسی کہ حق اوست
یہ معاملات اس کے سپرد کر دو جو ان کا اہل ہے۔

O......پھر سلمانؓ نے ابوصمصام عبسی کو ہاتھ سے پکڑ کر حضرت علی علیہ السلام کے دروازہ پر لے آئے' اس وقت آپ نماز کے لیے وضو کر رہے تھے۔ سلمانؓ نے دروازہ پر دستک دی تو آپ نے فرمایا: سلمانؓ!! ابوصمصام کو لے کر اندر آجاؤ۔ ابوصمصام نے بڑے تعجب سے کہا: رب کعبہ کی قسم! یہ بڑی عجیب بات ہے۔ یہ کون ہے جس نے دیکھے بغیر مجھے پہچان لیا ہے؟ حضرت سلمانؓ نے کہا: یہ وہ ہے جس کے متعلق رسولؐ خدا نے فرمایا: "اَنَا مَدِیْنَةُ الْعِلْمِ وَ عَلِیٌّ بَابُهَا فَمَنْ اَرَادَ الْعِلْمَ فَلْیَاْتِ الْبَابَ" "میں علم کا شہر ہوں اور علیؑ اس کا دروازہ ہے جسے علم کی ضرورت ہو دروازے پر آئے"۔ یہ وہ ہے جس کے متعلق رسولؐ خدا نے فرمایا: "عَلِیٌّ خَیْرُ الْبَشَرِ فَمَنْ رَضِیَ شَکَرَ وَ مَنْ اَبٰی فَقَدْ کَفَرَ" علیؑ تمام انسانوں سے افضل ہے جو اس پر راضی ہوا اس نے شکر ادا کیا اور جس نے انکار کیا اس نے کفر کیا۔ یہ وہ ہے جس کے متعلق اللہ نے فرمایا: وَ جَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِیًّا

Presented by www.ziaraat.com

(سورۂ مریم: آیت ۵۰) اور ہم نے ان کے لیے علیؑ کو زبان صداقت قرار دیا۔

O...... یہ وہ ہے جس کے متعلق اللہ نے فرمایا: اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَا يَسْتَوُونَ O (سورۂ سجدہ: آیت ۱۸) کیا جو مومن ہے وہ کسی فاسق کی طرح سے ہوسکتا ہے وہ برابر نہیں ہیں۔ یہ وہ ہے جس کے متعلق اللہ نے فرمایا: ﴿اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَوُوْنَ عِنْدَ اللّٰهِ﴾ (سورۂ توبہ: آیت ۱۹) کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجد الحرام کی تولیت کو اس کے برابر قرار دیا ہے جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان لایا ہے اور جس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا ہے وہ خدا کے ہاں برابر نہیں ہیں۔ یہ وہ ہے جس کے متعلق اللہ نے اپنے رسول کو حکم دیا: ﴿يَا اَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ﴾ (سورۂ مائدہ: آیت ۶۷) اے رسولؐ! اس بات کی تبلیغ کر دو جو تیرے رب کی طرف سے تجھ پہ نازل کی گئی ہے۔ یہ وہ ہے جس کے متعلق اللہ نے فرمایا: ﴿فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ﴾ (سورۂ آل عمران: آیت ۶۱) جو علم آنے کے بعد آپؐ سے جھگڑا کرے تو آپ کہہ دیں کہ آؤ ہم

Presented by www.ziaraat.com

اپنے بیٹوں کو بلائیں اور تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ اور ہم اپنی بیٹیوں کو بلائیں اور تم اپنی بیٹیوں کو بلاؤ اور ہم اپنی جانوں کو بلائیں اور تم اپنی جانوں کو بلاؤ، پھر ہم ایک دوسرے پر بددعا کریں اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت کریں۔ یہ وہی ہے جس کے متعلق اللہ نے فرمایا: ﴿لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَائِزُونَ﴾ (سورہ حشر: آیت ۲۰) دوزخی اور جنتی برابر نہیں ہیں جنتی ہی کامیاب ہیں۔ یہ وہ ہے جس کے متعلق اللہ نے فرمایا: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ (سورۂ احزاب: آیت ۳۳) اے اہل بیت اللہ کا ارادہ بس یہی ہے کہ وہ تم سے ہر طرح کی ناپاکی کو دور رکھے اور تمہیں ایسی پاکیزگی عطا کرے جیسا کہ پاکیزگی کا حق ہے۔ (اگر اب بھی سمجھ نہیں آئی تو سن) یہ وہ ہے جس کے متعلق اللہ نے فرمایا: ﴿إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ﴾ (سورۂ مائدہ: آیت ۵۵) اس کے ماسوا اور کچھ نہیں کہ تمہارا ولی اللہ اور اس کا رسولؐ اور وہ اہل ایمان ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور حالت رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں۔ پھر حضرت سلمانؓ نے ابوصصام سے فرمایا کہ اندر چلو اور آپؑ کو سلام کرو۔

○......ابوصصام اندر آیا اور آپؑ پر سلام کرنے کے بعد کہا: رسولؐ خدا نے مجھ سے اسّی اونٹنیوں کا وعدہ کیا تھا جن کی پشت سرخ، پیٹ سفید آنکھیں سیاہ اور جن پر یمن

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

کے پالان اور حجاز کی مہاریں ہوں گی۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: تمہارے پاس رسولؐ خدا کی تحریر ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں پھر اس نے رسولؐ خدا کا لکھا ہوا وثیقہ پیش کیا۔ امیر المومنین علیہ السلام نے سلمانؓ سے فرمایا کہ اے سلمانؓ! تم مدینہ شہر میں جاؤ اور اس شہر کے ہر کوچہ اور ہر گلی میں جا کر اعلان کرو کہ جس نے بھی رسولؐ خدا کے وعدہ کی تکمیل کو دیکھنا ہو تو کل شہر سے باہر آ جائے۔ یہ اعلان سن کر منافق ایک دوسرے سے کہنے لگے: بھلا علیؑ رسولؐ خدا کے وعدہ کو کیسے پورا کرے گا جب کہ اس کے پاس تو دولت کا نام ونشان نہیں ہے بے چارہ شرمندہ ہوگا علیؑ کے پاس سرخ پشت اور سفید شکم اور سیاہ آنکھوں والی اونٹنیاں کہاں ہیں جن پر یمن کے پالان اور حجاز کی مہاریں ہوں؟ دوسرا دن ہوا تو حضرت علیؑ اپنے فرزندوں اور اپنے چاہنے والوں کو لے کر شہر سے باہر آئے اور پورے شہر کے لوگ یہ منظر دیکھنے کے لیے جوق در جوق اکٹھے ہو گئے آپؑ نے راستہ میں اپنے بیٹے حسن مجتبیٰؑ کے کانوں میں کوئی بات کہی اور اس کے بعد آپؑ نے ابوصصام سے فرمایا: تم میرے فرزند حسن مجتبیٰؑ کے ساتھ ریت کے ٹیلے پر جاؤ۔ ابوصصام امام حسنؑ کے ساتھ ٹیلے پر گیا وہاں جا کر امام حسنؑ نے دو رکعت نماز ادا کی اور آپؑ نے زمین سے کچھ کلمات کہے جو کہ حاضرین کی سمجھ میں نہ آئے پھر آپؑ نے زمین پر رسولؐ خدا کا عصا مارا آپؑ نے جیسے عصا مارا تو ریت ہٹ گئی اور ایک چکنی چٹان نمودار ہوئی جس پر نور کی یہ سطریں لکھی ہوئی تھیں: ﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہِ﴾ پھر آپؑ نے اس چٹان پر عصا مارا چٹان سے ناقہ کی مہار ظاہر ہوئی

www.ziaraat.com Safeer-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

آپؑ نے ابوصمصام سے فرمایا یہ مہار پکڑو اور چلتے جاؤ ابوصمصام چلتا رہا اور اس کے پیچھے اونٹنیاں برآمد ہوتی گئیں یہاں تک کہ پوری اسّی اونٹنیاں برآمد ہوئیں اور ان اونٹنیوں کی پشت سرخ، پیٹ سفید اور آنکھیں سیاہ تھیں اور ان پر یمن کے پالان اور حجاز کی مہاریں تھیں۔ ابوصمصام اونٹنیاں لے کر حضرت علیؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؑ نے اس سے فرمایا تمہیں وعدہ کے مطابق اونٹنیاں مل گئیں؟ ابوصمصام نے کہا: بے شک آپؑ نے رسولؐ خدا کا کیا ہوا وعدہ پورا کر دیا۔

○...... پھر حضرت علیؑ نے اس سے فرمایا: اس کے متعلق حضرت رسولؐ خدا مجھے اطلاع دے گئے تھے اور انہوں نے مجھ سے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان اونٹنیوں کو ناقہ صالحؑ کی پیدائش سے دو ہزار سال پہلے پیدا کیا تھا۔ منافق حضرت علیؑ کا یہ معجزہ دیکھ کر جل اٹھے اور آپس میں کہنے لگے: یہ علیؑ کا کھلا جادو ہے۔ (الثاقب فی المناقب، ص ۱۲۷)

حضرت علیؑ کا سلمان کو عالمِ بالا کی سیر کرانا

(47)...... سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ ہم حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے میں نے آپ سے عرض کیا: اے امیر المومنینؑ! آج دل چاہتا ہے کہ آپ کے کچھ معجزات دیکھوں۔ آپؑ نے فرمایا: اے سلمانؓ! کیا دیکھنا پسند کرتے ہو؟ میں نے کہا: میری خواہش ہے کہ آپؑ مجھے ناقہ ثمود دکھائیں اور اس کے علاوہ اپنی مملکت کی کچھ سیر کرائیں۔ حضرت علیؑ نے فرمایا: آج تیری خواہش کی تکمیل ہو گی پھر آپؑ اٹھے اور گھر چلے گئے کچھ دیر بعد آپؑ گھوڑے پر سوار ہو کر باہر تشریف لائے آپؑ نے سفید قبا اور سفید ٹوپی پہنی ہوئی تھی پھر آپؑ نے

Presented by www.ziaraat.com

قنبر کو صدا دے کر فرمایا کہ ایک اور گھوڑا یہاں حاضر کرو۔ قنبر ایک سیاہ رنگ کا گھوڑا لے کر آئے آپ نے مجھ سے فرمایا: اے ابو عبداللہ! اس گھوڑے پر سوار ہو جاؤ۔

O......سلمانؓ کہتے ہیں کہ میں آپؑ کے حکم کے تحت اس گھوڑے پر سوار ہوا اور جب میں نے گھوڑے کو غور سے دیکھا تو اس کے پہلوؤں میں دو پر لگے ہوئے تھے حضرت علیؑ علیہ السلام نے گھوڑے کو آواز دی تو گھوڑا فضا میں اڑنے لگ گیا خدا کی قسم! مجھے ملائکہ کے پروں کی پھڑ پھڑاہٹ سنائی دی اور میں نے زیر عرش ان کی تسبیح کی صدائیں اپنے کانوں سے سنیں۔ پھر ہم ایک تلاطم خیز سمندر کے ساحل پر پہنچے امیر المومنین علیہ السلام نے ایک نظر اس سمندر کو دیکھا تو سمندر کا تلاطم ختم ہو گیا۔ میں نے آپؑ سے کہا: اے مولا آپؑ کی نظر سے اس کا تلاطم ختم ہو گیا۔ آپؑ نے فرمایا: اسے یہ اندیشہ ہوا کہ میں اس کے متعلق کہیں اور حکم صادر نہ کردوں اسی لیے یہ پرسکون ہو گیا پھر آپؑ نے مجھے ہاتھ سے پکڑا اور پانی کی سطح پر چلنے لگ گئے ہمارے گھوڑے بھی ہمارے پیچھے چلتے آئے اور کچھ دیر بعد ہم نے اس سمندر کو عبور کیا۔ عجیب بات یہ ہے کہ ہمارے پاؤں تک بھی پانی سے گیلے نہ ہوئے بلکہ ہمارے گھوڑوں کے سم تک بھی پانی سے تر نہ ہوئے۔ جب سمندر عبور کر چکے تو اس کے بعد ہم ایک جزیرہ میں پہنچے جہاں بہت زیادہ میوہ دار درخت تھے اور وہاں درختوں پر پرندے نغمہ زن تھے اور وہاں نہریں بہہ رہی تھیں۔ اسی جزیرہ میں میں نے ایک بڑے درخت کو دیکھا جس پر کوئی ثمر بلکہ کوئی پھول تک بھی نہیں تھا۔ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام نے اس درخت کو اپنے عصا سے ہلایا تو درخت پھٹ گیا اور اس میں سے ایک ناقہ برآمد ہوئی

Presented by www.ziaraat.com

جس کی لمبائی اسی ہاتھ اور چوڑائی چالیس ہاتھ تھی اور اس کے پیچھے اس کا بچہ بھی تھا آپؑ نے مجھ سے فرمایا: اس کے قریب جاؤ اور اس کے تھنوں کا دودھ پیو۔

○.....سلمانؓ کہتے ہیں کہ میں اس ناقہ کے قریب گیا اور میں نے جی بھر کر اس کا دودھ پیا۔ اس کا دودھ شہد سے زیادہ میٹھا اور مکھن سے زیادہ نرم تھا۔ آپؑ نے فرمایا: یہ اچھی ہے۔ میں نے کہا: جی ہاں اچھی ہے۔ پھر آپؑ نے فرمایا: میں تجھے اس سے بھی زیادہ اچھی دکھانا چاہتا ہوں۔ اور اگر تم نے اسے دیکھنا ہے تو "اُخْرُجِيْ يَا حَسْنَاءَ" (سب سے اچھی باہر) کہہ کر آواز دو۔ میں نے آپؑ کے حکم کے مطابق آواز دی تو ایک ناقہ ہمارے پاس آئی جس کی لمبائی ایک سو بیس ہاتھ اور چوڑائی ساٹھ ہاتھ تھی۔ اس کا سر یاقوت سرخ کا تھا اور اس کا سینہ عنبر اشہب کا تھا اور اس کے پاؤں سبز زبرجد کے تھے۔ اس کی مہار پیلے یاقوت کی تھی اور اس کا دایاں حصہ سونے کا، بایاں حصہ چاندی کا اور اس کے تھن آبدار موتیوں کے تھے۔ آپؑ نے مجھ سے فرمایا: اے سلمانؓ اس کا دودھ پیو۔ سلمانؓ کہتے ہیں کہ میں نے اس کا تھن منہ میں لیا تو اس کے تھنوں سے خالص شہد جاری ہوا۔ میں نے اپنے آقا سے پوچھا کہ یہ ناقہ کس کی ہے؟ آپؑ نے فرمایا: یہ تیری اور میرے دوست مؤمنین کی ہے۔ اس کے بعد آپؑ نے اس سے فرمایا کہ درخت میں چلی جا۔ اور وہ فی الفور درخت میں چلی گئی اور درخت مل گیا۔ پھر آپؑ اسی جزیرہ میں مجھے لے کر چلے یہاں تک کہ ہم ایک بہت بڑے درخت کے نیچے پہنچے جس کے نیچے ایک عظیم الشان دستر خوان بچھا ہوا تھا اور اس سے کستوری کی خوشبو کی طرح لپٹیں اٹھ رہی تھیں اور وہاں میں نے ایک قوی

Presented by www.ziaraat.com

ہیکل پرندے کو دیکھا جس نے آپؑ پر سلام کیا۔ میں نے اپنے آقا و مولا سے پوچھا کہ یہ کیسا دستر خوان ہے؟ آپؑ نے فرمایا: یہاں میرے شیعوں کے لیے یہ دستر خوان بچھایا گیا ہے۔ میں اس نے پرندے کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: یہ ایک فرشتہ ہے جو روزِ قیامت تک یہاں مؤکل رہے گا۔ میں نے کہا کیا یہ ہمیشہ اکیلا رہتا ہے؟

O......آپؑ نے فرمایا: روزانہ یہاں سے حضرت خضرؑ کا ایک بار گزر ہوتا ہے پھر میرے مولا نے میرے ہاتھ سے پکڑا اور ایک اور سمندر پر لے آئے ہم نے اس سمندر کو پار کیا ہم ایک عظیم جزیرہ میں داخل ہوئے جس میں ایک عظیم الشان محل تھا جس کی ایک اینٹ سونے اور دوسری چاندی کی تھی اور اس کے کنگرے زرہ عقیق کے تھے اور محل کے ہر کونے میں ملائکہ کی ستر صفیں لگی ہوئی تھیں آپ علیہ السلام کو کونے میں بیٹھے ہوئے ملائکہ نے سلام کیا پھر اپنی اپنی جگہوں پر چلے گئے۔ سلمانؓ کہتے ہیں کہ پھر امیر المومنینؑ محل کے اندر داخل ہوئے اس میں بے شمار درخت' پھل' نہریں اور مختلف قسم کی نباتات تھیں امیر المومنینؑ نے پورے محل کی سیر کی۔ اس کے بعد آپؑ چھت پر تشریف لے گئے جہاں آپ کے لیے سرخ سونے کی ایک کرسی پہلے موجود تھی آپؑ اس پر تشریف فرما ہوئے اور ہم نے محل کی چھت سے نظارہ کیا۔ میں نے آپؑ سے پوچھا کہ کیا ہم نے دو فرسخ کا سفر کیا ہوگا؟ آپؑ نے فرمایا: سلمان تم نے پچاس ہزار فرسخ کا سفر طے کیا ہے اور تم نے دنیا کے گرد بیس ہزار مرتبہ چکر لگایا ہے۔ میں نے کہا: مولا! یہ سب کچھ کیسے ہوگیا؟ آپؑ نے فرمایا: ذوالقرنین نے شرق و غرب کا سفر کیا تھا اور وہ درہ یاجوج و ماجوج تک گئے تھے تو میں اتنا سفر کیوں نہیں کر سکتا جب کہ میں تو

Presented by www.ziaraat.com

امیرالمومنینؑ اور رب العالمین کے رسول کا جانشین ہوں۔ سلمان! کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا: "عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا ۝ إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِن رَّسُولٍ (سورہ جن: آیت ۲۶۔۲۷) (وہ غیب کا جاننے والا ہے اور وہ اپنے غیب کو ظاہر نہیں کرتا مگر اس کے لیے جو رسولؐ پسندیدہ ہو)

O......سلمانؓ! رسولؐ خدا کا پسندیدہ میں ہوں جس کے لیے اللہ نے اپنے غیب کو ظاہر کیا ہے میں عالمِ ربانی ہوں اللہ نے میرے لیے مشکلات کو آسان کیا ہے اور دور دراز کی منزلوں کو میرے لیے سمیٹ رہا ہے۔ سلمانؓ کہتے ہیں اس وقت میرے کانوں میں کسی کی آواز سنائی دی جب کہ کہنے والا مجھے دکھائی نہیں دیتا تھا اور وہ کہہ رہا تھا "بے شک آپؑ نے سچ کہا ہے آپؑ صادق و مصدق ہیں آپؑ پر اللہ کی صلوات ہو"۔ پھر آپؑ کھڑے ہوئے اور آپؑ اپنے گھوڑے پر بیٹھے اور میں بھی اپنے گھوڑے پر بیٹھا آپؑ نے گھوڑوں کو آواز دی گھوڑے ہمیں اٹھا کر ہوا میں اُڑنے لگے کچھ دیر کے بعد ہم کوفہ کے دروازے پر تھے جب کہ رات کی تین گھڑیاں گزر چکی تھیں۔ آپؑ نے فرمایا: اے سلمانؓ! اس کے لیے مکمل افسوس ہے جسے ہمارے حق کی معرفت نہ ہو اور جو ہماری ولایت کا منکر ہو۔ سلمانؓ بتاؤ، محمد مصطفیٰؐ افضل ہیں یا حضرت سلیمانؑ بن داؤدؑ افضل ہیں؟

O......میں نے کہا: محمد مصطفیٰؐ افضل ہیں۔ پھر آپؑ نے فرمایا: سلیمان علیہ السلام کے وصی آصف بن برخیا کے پاس اتنی قوت تھی کہ انہوں نے چشم زدن میں بلقیس کا تخت ملک سبا سے اٹھا کر حضرت سلیمانؑ کے سامنے پیش کیا تھا جب کہ اس کے متعلق اللہ

Presented by www.ziaraat.com

تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے کہ اس کو کتاب کا تھوڑا سا علم تھا اور میرے پاس ایک سو چوبیس کتابوں کا علم ہے کیونکہ اللہ نے شیث بن آدم پر پچاس صحیفے نازل کیے تھے اور ادریس پر تیس صحیفے نازل کیے تھے اور اللہ نے توریت، زبور، انجیل اور قرآن مجید کو نازل کیا، اور یہ کل ملا کر ایک سو چوبیس کتابیں بنتی ہیں اور میرے پاس ان سب کا علم ہے۔ میں نے کہا: بے شک آپؑ سچ فرماتے تھے اور امام کی شان بھی یہی ہے پھر آپؑ نے فرمایا: سلمانؓ ہمارے امور اور علوم میں شک کرنے والا ایسا ہی ہے جیسا کہ ہماری معرفت اور حقوق پر شک کرنے والا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے متعدد مقامات پر ہماری ولایت کو فرض کیا ہے اور ہماری ولایت بڑی واضح ہے۔

حضرت علیؑ کے لیے لوہے کا موم ہونا

(48)......ایک جماعت نے خالد بن ولید سے روایت کی اس نے کہا: میں نے علیؑ کو دیکھا کہ وہ اپنی زرہ کی کڑیوں کو ہاتھ سے توڑ کر انھیں درست کر رہے تھے میں نے کہا: کہ لوہا تو حضرت داؤدؑ کے ہاتھوں میں موم ہوا تھا۔ آپؑ نے فرمایا: اے خالد! اللہ نے ہمارے طفیل داؤدؑ کے لیے لوہے کو موم بنایا تھا ہماری تو بات ہی اور ہے۔ (مناقب ابن شہر آشوب، ج ۲ ص ۳۲۵)

مقام ذی وقار میں شامل ہونے والے مجاہدین کی تعداد

(49)......عبداللہ بن عباس سے منقول ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے کوفہ سے کچھ فاصلہ پر مقام ذی وقار پر پڑاؤ ڈالا اور فرمایا کہ یہاں ایک ہزار مجاہد آ کر

Presented by www.ziaraat.com

میرے لشکر میں شامل ہوں گے اس کے بعد میں معاویہ سے جنگ کرنے کے لیے یہاں سے روانہ ہو جاؤں گا۔ لوگ آتے رہے اور ہمارے لشکر میں شامل ہوتے رہے میں آنے والوں کی تعداد گنتا رہا یہاں تک کہ نو سو ننانوے مجاہد آ کر ہمارے لشکر میں شامل ہوئے۔ میں (ابن عباس) پریشان ہو گیا کیونکہ آپؑ کی ایک ہزار کی پیشین گوئی تمام لوگ سن چکے تھے اور میں دل ہی دل میں کہنے لگا کہ خدا کرے ایک شخص آ جائے ورنہ آپؑ کے فرمان کی تکذیب ہو جائے گی ابھی میں یہ سوچ ہی رہا تھا کہ دور سے ایک شخص آتا ہوا دکھائی دیا اور وہ ہماری لشکر گاہ میں آیا اس نے اون کی قبا پہن رکھی تھی اور اس کے ساتھ تلوار اور کمان اور دیگر جنگی سامان بھی موجود تھا وہ امیر المؤمنینؑ کے قریب گیا اور کہا: آپؑ ہاتھ بڑھائیں میں آپؑ کی بیعت کرتا ہوں۔

○......امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا: تو میری کس چیز پر بیعت کرتا ہے؟ اس نے کہا: میں سمع و اطاعت، پر آپؑ کی بیعت کرتا ہوں اور وعدہ کرتا ہوں کہ میں آپؑ کی نصرت میں جنگ کروں گا یہاں تک کہ یا تو مارا جاؤں گا یا آپؑ کو فتح نصیب ہو گی امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا: تیرا نام کیا ہے؟ اس نے کہا: میرا نام اویس قرنی ہے امیر المؤمنینؑ نے فرمایا: کیا تو ہی اویس قرنی ہے اس نے کہا: جی ہاں اویس قرنی میں ہوں۔ امیر المؤمنینؑ نے فرمایا: اللہ اکبر! مجھے میرے حبیب حضرت رسولؐ خدا نے بتایا تھا کہ میری ملاقات آپؐ کے ایک امتی سے ہو گی جس کا نام اویس قرنی ہو گا اور وہ اللہ اور رسولؐ کے گروہ کا آدمی ہو گا وہ شہادت کی موت مرے گا اس کی شفاعت سے قبیلہ ربیع و مضر کے افراد کی تعداد کے برابر لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔ ابن عباس کا

Presented by www.ziaraat.com

بیان ہے کہ جب اویس ہمارے لشکر میں شامل ہوئے تو مجھے تسلی ہوئی۔ (الثاقب فی المناقب، ص۲۶۶)

حضرت علیؑ کا ایک فیصلہ

(50)...... عمار یاسر نے کہا کہ: ۷ اصفر منگل کے دن میں کوفہ میں امیرالمؤمنینؑ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ باہر سے شور وغیرہ کی آوازیں سنائی دیں۔ اس وقت آپؑ ''دکۃ القضاء'' پر بیٹھے لوگوں کے فیصلے کر رہے تھے۔ آپؑ نے مجھ سے فرمایا: اے عمار! ذوالفقار لاؤ۔ میں نے ذوالفقار پیش کی۔ آپؑ نے ذوالفقار کو نیام سے نکال کر اپنے پاس رکھا اور فرمایا: اے عمار! آج میں اہل کوفہ کے سامنے ایک عقدہ حل کروں گا جس سے اہل ایمان کی اطاعت اور مخالفین کے نفاق میں اضافہ ہوگا۔ جاؤ جو لوگ دروازہ پر کھڑے ہیں انہیں میرے پاس لاؤ۔ عمار کہتے ہیں: میں باہر آیا تو میں نے دیکھا کہ ایک عورت ایک محمل میں بیٹھی چیخ چیخ کر کہہ رہی تھی: ''اے پناہ طلب کرنے والوں کو پناہ دینے والے، اے عشاق کی منزل آخر، اے زبردست قوت کے مالک، اے یتامیٰ کو طعام دینے والے، اے مفلس کو رزق فراہم کرنے والے، اے بوسیدہ ہڈیوں کو زندہ کرنے والے، اے وہ قدیم جس سے پہلے کوئی نہ تھا، اے بے یار و مددگار کے یار و ناصر، اے تہی دستوں کا خزانہ! میں نے تیری طرف ہی اپنے رخ کو متوجہ کیا اور تجھے ہی اپنا وسیلہ بنایا ہے۔ آج میرے چہرے کو آبرومند بنا اور میری مصیبت مجھ سے دُور کرنا۔ عورت کے محمل کے اردگرد قریباً ایک ہزار افراد تلواریں نکالے ہوئے تھے جن میں کچھ عورت کے موافق تھے اور کچھ مخالف تھے۔ میں نے ان

Presented by www.ziaraat.com

لوگوں سے کہا: امیرالمومنینؑ تم لوگوں کو اندر بلاتے ہیں۔ یہ سن کر عورت محمل سے نیچے اُتری اور اس کے ساتھ اس کی قوم و قبیلہ کے افراد بھی مسجد میں داخل ہوئے۔ عورت حضرت امیرالمومنینؑ کی خدمت میں آئی اور اس نے عرض کیا: اے مولا! میں آپؑ کا قصد کر کے آئی ہوں۔ آپؑ میری پریشانی دُور کریں اور اللہ نے آپؑ کو اس کی قدرت عطا کی ہے۔ امیرالمومنین علیہ السلام نے مجھے (عمار) حکم دیا کہ اے عمار! تم جا کر پورے کوفہ شہر میں یہ منادی کرو کہ جس نے بھی امیرالمومنینؑ کا فیصلہ دیکھنا ہو تو مسجد میں آ جائے۔ میں نے کوفہ شہر میں یہ منادی کی۔ لوگ جوق در جوق مسجد میں جمع ہو گئے اور لوگوں کے اژدہام کی وجہ سے مسجد میں پاؤں رکھنے کی جگہ باقی نہ رہی۔ پھر آپؑ نے ان سے فرمایا: اے اہل شام! اب تم اپنا مسئلہ بیان کرو۔ یہ سن کر ایک بزرگ کھڑا ہوا جس نے اگلی چادر عدنی حلہ پہن رکھا تھا اور اس نے ریشمی عمامہ سر پر باندھا ہوا تھا۔ اس نے کہا: اے کمزوروں اور مظلوموں کے ملجا و ماوئی میرے مولا! یہ لڑکی میری بیٹی ہے۔ میں نے ابھی تک اس کی شادی نہیں کی ہے لیکن یہ حاملہ ہے۔ اس نے مجھے میرے قبیلہ میں رُسوا کر دیا ہے جب کہ میں اپنے علاقہ او رقوم کا ایک معزز، سخی اور بہادر انسان ہوں۔ مہمانوں کے لیے میرے گھر میں ہمیشہ آگ روشن رہتی ہے اور میرے پاس پناہ لینے والا کبھی آج تک رُسوا نہیں ہوا۔ اب اس مصیبت کی وجہ سے میں خود رُسوا ہو چکا ہوں اور اس لڑکی نے مجھے منہ دکھانے کے قابل نہیں چھوڑا۔ آپؑ اس مسئلہ کو حل فرمائیں۔

○...... امیرالمومنین علیہ السلام نے لڑکی سے فرمایا کہ تو کیا کہنا چاہتی ہے؟ لڑکی نے

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

کہا: مولاؑ! میرا باپ بالکل سچ کہتا ہے۔ میں کنواری ہوں۔ اور جہاں تک میرے باپ کی اس بات کا تعلق ہے کہ میں حاملہ ہوں تو خدا کی قسم! میں نے آج تک خیانت نہیں کی اور میں خدا کو شاہد بنا کر کہتی ہوں کہ میں نے کوئی جرم نہیں کیا اور آپ جانتے ہیں کہ میں جھوٹ نہیں بول رہی لہٰذا آپؑ سے میری درخواست ہے کہ خدارا! میری مشکل آسان کریں اور مجھے بدنامی کی دلدل سے باہر نکالیں۔ امیرالمومنین علیہ السلام منبر پر رونق افروز ہوئے اور فرمایا: "اَللّٰہُ اَکْبَرُ جَآءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَھُوْقًا" "حق آیا اور باطل چلا گیا باطل ہمیشہ بھاگتا رہتا ہے"۔ پھر حضرت علیؑ نے ایک پانی کا بڑا برتن منگوایا اور اس لڑکی کو اس میں بٹھا دیا اور اس کے پیٹ سے بڑا لوتھڑا نکل آیا اور لوگ خوشی سے چلے گئے اور اس عورت کو اس مصیبت سے نجات ملی۔

حضرت علیؑ کے ہاتھوں "ذوالثدیہ" کا قتل

(51)...... جندب بن عبداللہ حلبی نے کہا کہ: مجھے نہروان کے دن شک پیدا ہوا تھا کیونکہ میں نے جب خوارج کو دیکھا تو وہ مجھے بڑے عابد و زاہد دکھائی دیئے ان میں سے ہر ایک کے گلے میں قرآن مجید حمائل تھا میں یہ دیکھ کر اپنے لشکر سے ہٹ کر علیحدہ بیٹھ گیا میرے دل میں ایک دفعہ تو یہ خواہش بھی اُبھری کہ میں بھی ان کے ساتھ شامل ہو جاؤں ابھی میں اسی کشمکش میں مبتلا تھا کہ امیرالمومنین علیہ السلام آئے اور میرے پاس بیٹھ گئے اتنے میں ایک سوار گھوڑا دوڑتا ہوا آیا اور اس نے کہا: اے امیر

Presented by www.ziaraat.com

المومنینؑ! آپؑ یہاں بیٹھے ہوئے ہیں جب کہ خوارج دریا پار کے ہماری طرف آ رہے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا: کیا تو خود انہیں دیکھ کر آیا ہے؟

○......اس نے کہا: جی ہاں۔ آپؑ نے فرمایا: خدا کی قسم! انہوں نے دریا عبور نہیں کیا اور وہ کبھی بھی دریا عبور نہیں کر سکیں گے۔ جب میں نے آپؑ کی یہ گفتگو سنی تو میں نے دل ہی دل میں کہا کہ اچھا ہوا اب میرے ہاتھ ایک نشانی آ گئی ہے اگر خوارج نے دریا عبور کر لیا ہوگا تو میں اپنی تلوار سے ان پر حملہ کر دوں گا اور اگر انہوں نے دریا عبور نہیں کیا ہوگا تو پھر خوارج کے ساتھ جنگ کروں گا تھوڑی دیر بعد ایک اور سوار گھوڑا دوڑتا ہوا آیا اور اس نے کہا: اے امیر المومنینؑ! جب میں میدان سے آیا تو وہ سب کے سب دریا عبور کر چکے تھے۔ آپؑ نے فرمایا: خدا اور اس کا رسولؐ سچا ہے تو جھوٹ بولتا ہے انہوں نے دریا عبور نہیں کیا اور وہ کبھی بھی دریا عبور نہیں کر سکیں گے انہوں نے دریا کی اُس طرف ہی قتل ہونا تھا پھر آپ نے اپنے لشکر کو حرکت کا حکم دیا سارے راستہ میں میں شدید حیرت کا شکار تھا اور دل میں کہہ رہا تھا کہ اگر انہوں نے دریا عبور کیا ہوگا تو میں حضرت علیؑ پر حملہ کر دوں گا۔ جب ہم دریا پر پہنچے تو ہم نے دیکھا کہ ان میں سے کسی نے بھی دریا عبور نہیں کیا تھا اس وقت امیر المومنینؑ میری طرف متوجہ ہوئے اور میرے سینہ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: اے جندب! تو شک میں مبتلا ہو گیا اور اب تو نے میری صداقت دیکھ لی ہے۔ میں نے کہا: اے امیر المومنینؑ! میں استغفار کرتا ہوں اور خدا اور رسولؐ اور امیر المومنینؑ کی ناراضگی سے پناہ چاہتا ہوں۔ آپؑ نے فرمایا: میں ہر عمل اللہ اور رسولؐ کے حکم اور ان کے بتائے ہوئے علم کے مطابق کرتا ہوں

Presented by www.ziaraat.com

۔جنگ نہروان کے خاتمہ پر آپؑ نے فرمایا: ان مقتولین میں میرے لیے ذوالثدیہ کی لاش تلاش کرو اس کی علامت یہ ہے کہ اس کا ایک ہاتھ چھوٹا ہوگا جب کہ اس کے ایک پستان ہوگا جیسا کہ عورت کا پستان ہوتا ہے اور جب اس پستان کو کھینچا جائے تو لمبا ہو جائے گا اور اگر اسے چھوڑا جائے تو سمٹ جائے گا اس پر سیاہ بال ہوں گے اور یہی ''ذوالثدیہ'' قیامت کے دن ان کا سالار ہوگا اور ان کا پرچم اسی کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ انہیں دوزخ میں لے جائے گا۔آپؑ کے سپاہیوں نے اس کی لاش کو تلاش کیا لیکن اس کی لاش نہ مل سکی۔انہوں نے آپؑ سے کہا کہ مولا! ہم نے اسے بہت تلاش کیا لیکن وہ ہمیں نہ مل سکا۔

○......آپؑ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس نے دانہ کو شگافتہ کیا اور جانوں کو پیدا کیا اور کعبہ نصب کیا آج تک میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا اور نہ ہی مجھے جھوٹی خبر دی گئی ہے میں اپنے رب کی طرف سے ان پر حجت ہوں۔آپؑ کی سپاہ نے اسے دوبارہ تلاش کیا لیکن وہ پھر بھی کہیں نہ ملا تو آپؑ خود کھڑے ہوئے اور مقتولین کی لاشوں کو دیکھنا شروع کیا آپؑ اسے تلاش کرتے کرتے دلدلی زمین پر آئے جہاں تیس لاشیں ایک دوسرے کے اوپر پڑی ہوئی تھیں آپؑ نے فرمایا: ان لاشوں کو علیحدہ علیحدہ رکھو جب ساری لاشیں اٹھائی گئیں تو سب کے نیچے اس شخص کی لاش پڑی تھی سپاہیوں نے اس کی لاش کو کیچڑ سے نکالا آپؑ نے اس کے ہاتھ دیکھے۔اس کا ایک ہاتھ دوسرے سے چھوٹا تھا اور جو ہاتھ تندرست تھا اس پر ایک پستان تھا آپؑ نے اس پستان کو کھینچا تو وہ کھینچتا چلا آیا اور آپؑ نے چھوڑا تو وہ سمٹ گیا پھر آپؑ نے شک کرنے والے شخص کو

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

مخاطب کر کے فرمایا: ذوالثدیہ کی لاش برآمد ہونا تیرے لیے ایک اور نشانی ہے۔(خصائص الائمہ ص ۶۱ خصائص نسائی ص ۶۰)

موسیٰؑ و ہارونؑ کا فرعون کے پاس مددگار

(52)...... جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ و ہارونؑ کو حکم دیا کہ وہ فرعون کو جا کر تبلیغ کریں اطاعت خدا کرتے ہوئے دونوں بھائی فرعون کی طرف روانہ ہوئے اور دونوں دل ہی دل میں گھبرا رہے تھے کہ نا معلوم فرعون ہم سے کیا سلوک کرے گا اتنے میں انہوں نے دیکھا کہ ایک سوار ان کے آگے آیا جس نے زربفت کا لباس پہنا ہوا تھا اور اس کے ہاتھ میں سونے کی تلوار تھی اس نے ان دونوں سے کہا کہ تم دونوں بے خوف ہو کر میرے پیچھے چلے آؤ۔ اس سوار نے فرعون کے پاس پہنچ کر فرعون سے کہا: ان دونوں بزرگواروں کی اطاعت کرو ورنہ میں تجھے قتل کر دوں گا۔ فرعون یہ دھمکی سن کر گھبرا گیا اور پھر وہ شاہسوار ان کی نظروں سے غائب ہو گیا۔ فرعون نے حضرت موسیٰؑ و ہارونؑ سے کہا کہ تم کل میرے پاس آنا اور جو کچھ تمہیں کہنا ہو مجھ سے کہنا۔ جب موسیٰؑ و ہارونؑ وہاں سے چلے گئے تو فرعون نے اپنے دربانوں سے کہا: تم نے اس شاہسوار کو میری اجازت کے بغیر کیوں آنے دیا تھا؟

O.....تو دربانوں نے کہا: ہمیں آپ کی عزت کی قسم! ہم نے کسی شاہسوار کو یہاں سے گزرتے ہوئے نہیں دیکھا، ہمارے سامنے سے تو صرف یہی دو بھائی گزر کر آپ کے پاس آئے ہیں۔ وہ شاہسوار مثال علیؑ تھا جس کے ذریعہ سے اللہ نے انبیاء کی چھپ کر تائید کرائی اور محمد مصطفیٰؐ کی کھلم کھلا تائید کرائی کیونکہ علیؑ ہی اللہ کا وہ کلمہ کبریٰ

Presented by www.ziaraat.com

ہے جسے اللہ نے اپنے اولیاء کی مدد کے لیے مختلف ادوار میں مختلف صورتوں میں بھیجا اور علیؑ نے اولیائے الٰہی کی ہر دور میں مدد کی اور اسی کلمہ کبریٰ کا واسطہ دے کر اولیائے الٰہی نے خدا سے دعائیں کیں اللہ نے ان کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشا اور انھیں مشکلات سے نجات دی اور قرآن مجید کی اس آیت میں اسی واقعہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ "وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطَانًا فَلَا يَصِلُونَ إِلَيْكُمَا بِآيَاتِنَا......" "ہم تم دونوں کے لیے سلطان مقرر کریں گے فرعون اور اس کے پیرو ہماری آیات کی بدولت تم تک نہ پہنچ پائیں گے"۔ ابن عباس نے کہا: ان دونوں کے لیے وہ شاہسوار آیت الکبریٰ اور سلطان تھا (مشارق انوار الیقین، ص ۸۱) رسولؐ خدا نے فرمایا: "يَا عَلِيُّ إِنَّ اللّٰهَ أَيَّدَ بِكَ النَّبِيِّينَ سِرًّا وَأَيَّدَنِي بِكَ جَهْرًا" "اے علیؑ! اللہ تعالیٰ نے باقی انبیاء کی تائید تیرے ذریعہ سے پوشیدہ کرائی اور میری تائید تیرے ذریعہ سے کھلم کھلا کرائی"۔

عطرفہ جن کا واقعہ

(53)......زاذان نے حضرت سلمان فارسی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: ایک مرتبہ رسولؐ خدا مدینہ سے باہر ایک چٹیل میدان میں بیٹھے ہوئے تھے اور آپؐ کے پاس آپؐ کے صحابہ کی ایک جماعت بھی موجود تھی اور آپؐ ان سے گفتگو کر رہے تھے اچانک ہم نے دیکھا کہ ایک بگولہ بلند ہوا جس سے کافی غبار پھیلا اور وہ بگولہ قریب ہو کر رسولؐ خدا کے سامنے آ کر رک گیا۔ پھر اس میں سے ایک آواز بلند ہوئی

Presented by www.ziaraat.com

اور سب سے پہلے اس نے آنحضرتؐ پر سلام کیا، پھر کہا: یا رسولؐ اللہ! میں اپنی قوم کی طرف سے آپؐ کے پاس قاصد بن کر آیا ہوں اور ہم اپنے آپ کو آپؐ کی پناہ میں دیتے ہیں اور آپؐ بھی ہمیں پناہ دیں آپؐ سے ہم یہ درخواست کرتے ہیں کہ آپؐ ہمارے ساتھ کسی مرد کو روانہ کریں جو کہ ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق و صداقت کا فیصلہ کرے اور آپؐ مجھ سے پختہ قسم اور عہد لے لیں کہ میں اسے کل صبح کے وقت آپؐ کی خدمت میں صحیح وسالم پہنچا دوں گا ہاں البتہ اگر میں مر گیا یا اللہ کی طرف سے میرے ساتھ کوئی حادثہ پیش آ گیا تو پھر میری مجبوری ہو گی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا: تو کون ہے اور تیرا تعلق کس قوم وقبیلہ سے ہے؟

○......اس نے کہا: یا رسولؐ اللہ! میں عطرفہ ہوں اور میرے باپ کا نام شمراخ ہے اور میرا تعلق قوم جنات کے قبیلہ بنی نجاح سے ہے آپؐ کی بعثت سے قبل میں اور میری قوم کے افراد آسمان پر جا کر وہاں کی خبریں سنا کرتے تھے اور آپؐ کی بعثت سے وہ سلسلہ اب بند ہو گیا اور جب اللہ نے آپ کو مبعوث کیا تو ہم آپؐ پر ایمان لائے اور ہم نے آپؐ کی تصدیق کی جب کہ ہماری قوم کے کچھ لوگوں نے اس کی مخالفت کی جس کی وجہ سے ہماری قوم میں پھوٹ پڑ گئی اور ہمارے مخالفین طاقت ور ہیں اور تعداد کے لحاظ سے ہم سے زیادہ طاقت ور ہیں انہوں نے ہمارے پانی کے چشموں اور چراگاہوں پر قبضہ کر لیا ہے اور وہ ہمیں اور ہمارے مویشیوں کو ستاتے ہیں آپؐ ہمارے ساتھ کسی ایسے شخص کو روانہ کریں جو ہمارے اور ہمارے مخالفین کے درمیان حق وصداقت کے مطابق فیصلہ کرے۔ رسولؐ خدا نے فرمایا: تم ہمیں اپنی شکل و

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

صورت تو دکھاؤ۔ حضرت سلمانؓ کہتے ہیں: پھر اس نے اپنی صورت ہمیں دکھائی اس کے پورے بدن پر بال ہی بال تھے اس کی آنکھیں بڑی اور سیدھی تھیں اور اس کی آنکھیں پورے سر تک پھیلی ہوئی تھیں اور اس کے دانت کسی درندہ کی طرح تھے۔

O...... پھر رسولؐ خدا نے اس سے پختہ عہد لیا کہ وہ جس آدمی کو بھی لے جائے گا اسے صحیح و سلامت واپس پہنچائے گا۔ جب جن ضروری قسمیں کھا چکا تو رسولؐ خدا نے حضرت ابوبکر سے فرمایا: تم اپنے ایمانی بھائی عطرفہ کے ساتھ جاؤ اور ان کے حالات کا جائزہ لے کر حق و صداقت پر مبنی فیصلہ کرو۔ ابوبکر نے کہا یا رسولؐ اللہ یہ لوگ کہاں رہتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: یہ زمین کے نیچے رہتے ہیں حضرت ابوبکر نے کہا: یا رسولؐ اللہ! میں زمین کے نیچے کس طرح جاؤں گا اور میں تو ان کی زبان بھی نہیں جانتا تو میں ان کے درمیان فیصلہ کیسے کروں گا؟ پھر آنحضرتؐ نے حضرت عمر بن خطاب کو جانے کے لیے کہا تو انہوں نے حضرت ابوبکر کی طرح جواب دیا۔ پھر رسولؐ خدا نے حضرت عثمان کو عطرفہ کے ساتھ جانے کے لیے کہا تو اس نے بھی وہی جواب دیا جو ان سے پہلے ان کے دو ساتھی دے چکے تھے۔ پھر رسولؐ خدا نے حضرت علیؑ کو طلب کیا اور آپؐ نے ان سے فرمایا: اے علیؑ! تم اپنے ایمانی بھائی عطرفہ کے ساتھ جاؤ اور وہاں کے حالات کا جائزہ لے کر ان میں حق و صداقت کا فیصلہ کرو۔ امیر المومنین علیہ السلام نے تلوار حمائل کی اور عطرفہ کے ساتھ چل پڑے۔ سلمانؓ کا بیان ہے کچھ دیر تک میں ان دونوں کے پیچھے چلتا رہا حضرت علیؑ نے مجھ سے فرمایا: اے ابوعبداللہ! خدا تیری کوشش پر تجھے جزائے خیر عطا فرمائے تم واپس لوٹ جاؤ میں وہاں رک گیا اور انھیں

Presented by www.ziaraat.com

جاتے ہوئے دیکھتا رہا پھر میں نے یہ دیکھا تو مجھے علیؑ کی جان کے تلف ہونے کا خوف ہوا اور مجھے اس پر سخت دکھ پہنچا۔

○...... جب رات گزر گئی اور رسولؐ خدا نے لوگوں کو فجر کی نماز پڑھائی نماز کے بعد آنحضرتؐ ایک پہاڑی پر آکر بیٹھ گئے اور علیؑ کا انتظار کرنے لگے آپؐ کے اصحاب بھی آپؐ کے گرد جمع ہو گئے مگر امیر المومنینؑ نہ آئے یہاں تک کہ سورج ڈھل گیا اور لوگوں نے مختلف باتیں شروع کیں تو منافقین نے کہا: اچھا ہوا جن بہانہ بنا کر علیؑ کو یہاں سے لے گیا اور ابوترابؑ سے ہماری جان چھوٹ گئی اور یہ جو ہر وقت علیؑ پر فخر کرتے تھے ان کا فخر بھی ختم ہو گیا۔ رسولؐ خدا نے ظہر کی نماز پڑھائی نماز کے بعد آپؐ پھر علیؑ کے انتظار میں بیٹھ گئے یہاں تک کہ نماز عصر کا وقت ہو گیا رسولؐ خدا علیؑ کے نہ آنے پر پریشان ہوئے۔ جب سورج ڈوبنے کے قریب ہوا تو اس جگہ جہاں آنحضرتؐ بیٹھے تھے قریب سے زمین شق ہوئی اور امیر المومنین علیہ السلام برآمد ہوئے جبکہ آپؑ کی تلوار سے خون کے قطرے ٹپک رہے تھے اور واپسی پر عطرفہ جن بھی آپؑ کے ساتھ تھا۔ رسولؐ خدا نے اپنے بھائی کو آتے ہوئے دیکھا تو آپؐ اٹھے اور فرط مسرت سے ان کی پیشانی کو بوسہ دیا اور فرمایا: اے علیؑ آپؑ آنے میں اتنی دیر کیوں لگائی؟

○...... حضرت علیؑ نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! میں وہاں گیا تو عطرفہ کی قوم کے ہزاروں افراد اور منافقین اس کے خلاف بغاوت کر چکے تھے میں نے انھیں تین باتوں میں سے ایک کے اختیار کرنے کی دعوت دی۔ میں نے ان سے کہا کہ وہ اللہ کی توحید

Presented by www.ziaraat.com

اور آپ کی رسالت پر ایمان لے آئیں لیکن انہوں نے اسلام قبول کرنے سے انکار کیا پھر میں نے ان سے جزیہ دینے کو کہا لیکن انہوں نے جزیہ سے بھی انکار کر دیا پھر میں نے انہیں کہا کہ وہ عطرفہ اور اس کی قوم کے ساتھ مصالحت کرلیں اور مصالحت کے طور پر وہ کچھ پانی کے چشمے اور کچھ چراگاہیں عطرفہ اور اس کی قوم کے حوالے کر دیں لیکن انہوں نے اس سے بھی انکار کیا چنانچہ مجبوراً تلوار کا سہارا لینا پڑا اور ان سے شدید جنگ کی چنانچہ ۸۰ ہزار افراد قتل کیے جب انہوں نے اپنی اتنی بڑی بربادی کو دیکھا تو مجھ سے امان اور صلح کی درخواست کی پھر وہ ایمان لائے اور میں نے ان کے اختلاف ختم کرائے اب ان معاملات سے فراغت پاکر آپ کی خدمت میں حاضر ہوں۔ عطرفہ جن نے کہا: یا رسولؐ اللہ! اللہ تعالیٰ آپ کو اور امیر المومنینؑ کو ہماری مدد پر جزائے خیر دے (عیون المعجزات، ص ۴۳۔ بحار الانوار، ج ۸، ص ۹۹، حدیث ۴ و جلد ۶۳، ص ۹۰، حدیث ۴۵ حلیۃ الابرار، ج ۱، ص ۲۷۰ نوادر المعجزات طبری ص ۵۲، حدیث ۲۱، اربعین ابن ابی الفوارس، حدیث ۲۶ بروایت ابو سعید الخدری یقین، ص ۶۸، باب ۹۰ فضائل شاذان، ص روضۃ کافی، ص ۳۴)

حضرت علیؑ کا خالد بن عرفطہ کے متعلق خبر دینا

(54)...... سوید بن غفلہ سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا: میں امیر المومنینؑ کے پاس مسجد کوفہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص آیا اور اس نے کہا: اے امیر المومنینؑ! میں اس وقت وادی القریٰ سے آرہا ہوں اور خالد بن عرفطہ مر گیا ہے۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: وہ نہیں مرا۔ اس شخص نے دوبارہ کہا کہ خالد بن عرفطہ مر گیا ہے آپ

Presented by www.ziaraat.com

نے اس سے منہ موڑ لیا پھر اس شخص نے تیسری بار بھی بات کہی اور کہا کہ عجیب بات ہے میں بتا رہا ہوں کہ وہ مر گیا ہے اور آپؑ کہتے ہیں کہ وہ نہیں مرا۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک گمراہ لشکر کی قیادت نہیں کرے گا اس کے دستہ کا پرچم حبیب بن جماز کے ہاتھ میں ہوگا۔ یہ سن کر ایک شخص اٹھا اور اس نے کہا: اے امیر المومنینؑ! آپؑ کو خدا کا واسطہ دیتا ہوں کہ آپؑ یہ کیا فرما رہے ہیں حبیب بن جماز میں ہوں اور میں آپؑ کا شیعہ ہوں اور میں کبھی بھی کسی گمراہ لشکر کا علمدار ہونے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔ آپؑ نے فرمایا: اگر تو حبیب بن جماز ہے تو گمراہ لشکر کا پرچم تو ہی اٹھائے گا۔ راوی کہتا ہے کہ خدا کی قسم! میں نے یہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا جب ابن زیاد نے امام حسینؑ کے مقابلہ کے لیے لشکر بھیجا تھا تو خالد بن عرفطہ ایک دستہ کا سالار تھا اور اس کا پرچم حبیب بن جماز کے ہاتھ میں تھا۔ (الاختصاص مفید، ص ۲۸۰)

حضرت علیؑ کا میثم تمار کو شہادت کی خبر دینا

(55)...... میثم تمار کے فرزند سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ ایک دن امیر المومنین علیہ السلام نے مجھے بلا کر فرمایا: اے میثم! اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی جب بنی اُمیہ کا ناجائز بیٹا عبیداللہ بن زیاد تجھے مجھ سے بیزاری کا حکم دے گا؟ میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں صبر کروں گا اور اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے یہ بہت کم ہے۔ آپؑ نے فرمایا: اس صورت میں تم میرے ساتھ ایک درجہ میں ہو گے۔ میثم کا طریقہ یہ تھا کہ وہ جب بھی اپنی قوم کے رئیس کے پاس

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

سے گزرتے تو اس سے فرماتے تھے گویا مجھے وہ منظر دکھائی دے رہا ہے جب بنی امیہ کا ناجائز لڑکا تجھے اپنے پاس بلا کر کہے گا کہ میثم کو میرے سامنے پیش کرو اس وقت تو اس سے کہے گا کہ وہ مکہ میں ہے وہ تجھ سے کہے گا میں کچھ نہیں جانتا تم اسے ہر قیمت پر یہاں پیش کرو۔ پھر تو میری تلاش کے لیے کوفہ سے قادسیہ آئے گا اور وہاں چند دن قیام کرے گا اسی اثنا میں میں بھی آجاؤں گا تو مجھے پکڑ کر اس کے سامنے لے جائے گا اور مجھے وہ عمرو بن حریث کے گھر کے سامنے صلیب پر چڑھائے گا تیسرے دن میرے نتھنوں سے خون نکلے گا اور میں دنیا سے رخصت ہو جاؤں گا۔

o.....میثم کا معمول تھا کہ وہ شورزار زمین پر جاتے اور وہاں ایک کھجور کو دیکھ کر اس پر ہاتھ مار کر کہتے تھے: اے کھجور! تو میرے لیے پیدا ہوئی ہے اور مجھے ایک دن تیرے تنے پر محبت علیؑ کی معراج ہوگی۔ میثم ہمیشہ عمرو بن حریث سے فرماتے تھے: جب میں تیرا ہمسایہ بنوں تو حقوق ہمسائگی کا خیال رکھنا۔ عمرو بن حریث کہتا تھا کہ میثم کی یہ باتیں سن کر مجھے خیال آتا تھا کہ شاید وہ اپنے لیے میرے گھر کے قریب مکان تعمیر کرانا چاہتا ہے یا یہاں کوئی زمین خریدنے کا خواہش مند ہے اس کے جواب میں کہتا تھا کہ میں آپ کے حقوق ہمسائگی کا خیال رکھوں گا۔ دن گزرتے رہے یہاں تک کہ عبید اللہ بن زیاد کوفہ کا حاکم مقرر ہوا اس نے میثم کے قبیلہ کے رئیس کو اپنے پاس طلب کیا اور کہا: میثم کو میرے سامنے پیش کرو۔ اس نے کہا: میثم تو اس وقت یہاں موجود نہیں ہے وہ مکہ گیا ہوا ہے۔ ابن زیاد نے کہا: میں کچھ سننا نہیں چاہتا اگر تو نے اسے میرے سامنے پیش نہ کیا تو میں تجھے قتل کر دوں گا۔ رئیس قبیلہ نے اس سے مہلت مانگی جو کہ

Presented by www.ziaraat.com

انہیں مل گئی اس کے بعد وہ قادسیہ گیا اور وہاں وہ میثمؒ کی آمد کا انتظار کرنے لگا چند دن بعد میثمؒ آئے تو اس نے ان کو ہاتھ سے پکڑ کر ابن زیاد کے سامنے پیش کیا۔ ابن زیاد نے کہا: کیا تو میثم ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں میں میثم ہوں۔ ابن زیاد نے کہا: ابو تراب سے بیزاری کا اعلان کرو۔ میثم نے کہا: میں کسی ابوتراب کو نہیں جانتا۔ ابن زیاد نے کہا: علی بن ابی طالبؑ سے بیزاری کا اعلان کرو۔ میثم نے کہا: اگر میں ایسا نہ کروں تو پھر؟ ابن زیاد نے کہا: خدا کی قسم! میں تجھے قتل کردوں گا۔ میثم نے کہا: مجھے تو پہلے ہی بتایا جا چکا ہے کہ تو مجھے قتل کرے گا اور عمرو بن حریث کے دروازہ پر مجھے صلیب پر چڑھائے گا اور جب تیسرا دن ہوگا تو میرے نتھنوں سے تازہ خون برآمد ہوگا اور میں دنیا سے رخصت ہو جاؤں گا۔ ابن زیاد نے حکم دیا کہ اسے عمرو بن حریث کے دروازے پر صلیب پر چڑھایا جائے جب میثم صلیب پر چڑھے تو لوگ ان کے اردگرد جمع ہوگئے انہوں نے مجمع سے کہا: اے لوگو! مجھ سے پوچھ لو۔ میرے مرنے سے قبل مجھ سے پوچھ لو میں تمہیں آنے والے فتنوں سے آگاہ کروں گا۔ لوگوں نے ان سے سوال کیے انہوں نے صلیب پر لٹک کر لوگوں کو جواب دیئے پھر مخبروں نے ابن زیاد سے کہا کہ اگر میثم یوں ہی احادیث بیان کرتا رہا تو بنی امیہ کے خلاف بغاوت ہو جائے گی۔ ابن زیاد نے اپنا ایک نوکر بھیجا جس نے ان کے منہ میں کھجور کی بنی ہوئی رسی کی لگام ڈال دی میثم پہلے انسان ہیں جنہیں صلیب پر لگام دی گئی پھر ابن زیاد کے ایک جلاد نے ان کے شکم میں نیزہ مارا اور ان کے پیٹ اور نتھنوں سے خون بہنے لگا اس طرح وہ شہید ہوئے۔ (خصائص الائمہ سید رضی ص ۵۴-۵۵)

حضرت علیؑ نے رشید ہجری کی شہادت کی خبر دی

(56)......ابو حسان عجلی سے روایت ہے کہ اس نے کہا کہ میں نے رشید ہجری کی بیٹی "امۃ اللہ" سے ملاقات کی اور میں نے اس سے کہا: جو کچھ تو نے اپنے والد سے سنا ہے مجھے اس کی خبر دے۔ اس نے کہا: میرے والد کہا کرتے تھے کہ میرے حبیب امیر المومنین علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا تھا کہ: اے رشید تو اس وقت کیسے صبر کرے گا جب بنی امیہ کا ناجائز لڑکا تجھے طلب کرے گا اور وہ تیرے ہاتھ پاؤں اور زبان کاٹے گا؟ میں نے کہا تھا: کیا اس کے بدلے مجھے جنت ملے گی؟ آپ نے فرمایا تھا: جی ہاں رشید! تو دنیا و آخرت میں میرے ساتھ ہوگا۔ دن گزرتے رہے آخر کار وہ دن آیا جس کے متعلق امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا تھا ابن زیاد نے رشید ہجری کو طلب کیا اور ان سے کہا کہ وہ امیر المومنین علیہ السلام سے اظہار برأت کرے۔ رشید نے کہا: ایسا نہیں ہو سکتا۔ ابن زیاد نے کہا: تیرے آقا نے تجھے کس طرح کی موت کی خبر دی تھی؟ رشید ہجری نے فرمایا: میرے خلیل علیہ السلام نے مجھے بتایا تھا کہ تو مجھے ان سے بیزاری کا حکم دے گا اور میں تیرا کہا نہیں مانوں گا پھر تو میرے ہاتھ پاؤں اور زبان کاٹ دے گا۔ ابن زیاد نے کہا: آج میں تیرے آقا کے فرمان کو جھوٹا ثابت کروں گا اور میں صرف تیرے ہاتھ پاؤں کاٹوں گا اور تیری زبان کو چھوڑ دوں گا۔ پھر اس نے حکم دیا کہ رشید کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے جائیں اور اس کی زبان چھوڑ دی جائے جلاد نے حکم پر عمل کیا لوگ رشید کو اس حالت میں اٹھا کر ان کے گھر لے گئے میں نے ان سے پوچھا تھا ابا جانا! آپ کی یہ بیٹی آپ پر قربان ہو آپ کو تکلیف تو

Presented by www.ziaraat.com

محسوس ہو رہی ہو گی؟ میرے والد نے فرمایا انہیں پیاری بیٹی! مجھے بس اتنی ہی تکلیف محسوس ہو رہی ہے جیسے کوئی شخص کسی اژدھام سے گزرے تو اسے کچھ گھٹن کا احساس ہوتا ہے اس کے بعد ہمارے ہمسائے اور والد کے جاننے والے لوگ انہیں دیکھنے آئے تو انہوں نے فرمایا: اے لوگو! قلم دوات اور کاغذ لے آؤ میں تمہیں وہ واقعات و احادیث نقل کراؤں جو میرے آقا مولا علیؑ نے مجھے بتائی تھیں۔

O......لوگ کاغذ و دوات لے کر آ گئے اور میرے والد آنے والے حالات و واقعات امیر المومنینؑ کی زبانی نقل کرانے لگ گئے اور لوگوں سے کہا کہ تم لوگ جلدی سے مجھ سے یہ باتیں سن کر لکھ لو کیونکہ ابھی میرے منہ میں زبان باقی ہے کچھ دیر بعد یہ بھی کاٹ لی جائے گی۔ ابن زیاد کو مخبروں نے بتایا کہ رشید ہجری بنی امیہ کی مذمت کی احادیث لوگوں کو لکھوا رہا ہے اور اس طرح سے کوفہ میں بغاوت پھوٹ پڑنے کا خطرہ ہے۔ ابن زیاد نے ایک حجام بھیجا جس نے آ کر ان کی زبان کاٹ دی اور اسی رات وہ شہید ہو گئے۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام انہیں رشید المحقق اور رشید البلایا کے نام سے یاد کیا کرتے تھے اور آپؑ نے رشید کو علم المنایا والبلایا عطا کیا اسی علم کا یہ اثر تھا کہ رشید جس شخص کو دیکھتے تو اس سے کہتے تھے کہ تو اس طرح کی موت مرے گا اور کبھی کسی سے کہتے تھے کہ تجھے فلاں طریقہ سے قتل کیا جائے گا اور جس طرح سے رشید کہتے تھے وہی کچھ ہوتا تھا۔ (امالی شیخ طوسی، ج ۱، ص ۱۶۷۔ بشارت المصطفیٰ، ص ۹۳)

حضرت علیؑ کا شہادت امام حسینؑ کی خبر دینا

(57)......ابن عباس سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: جب امیر المومنین علیہ

Presented by www.ziaraat.com

السلام کوفہ سے صفین کی طرف روانہ ہوئے تو میں بھی ان کے ساتھ تھا جب آپؑ فرات کے کنارے مقام نینویٰ پر پہنچے تو آپؑ نے بلند آواز سے فرمایا: اے ابن عباس اس جگہ کو جانتے ہو؟ میں نے کہا: اے امیر المومنینؑ! میں نہیں جانتا۔ آپؑ نے فرمایا: اگر تو اس جگہ سے واقف ہوتا تو پھر تو بھی یہاں میری طرح سے روتا۔ اس کے بعد آپؑ کافی دیر تک روتے رہے یہاں تک کہ آپؑ کی ریش مبارک آنسوؤں سے تر ہو گئی اور آپؑ کے آنسو آپؑ کے سینے پر گرنے لگے آپؑ کو روتا دیکھ کر ہم بھی رونے لگے آپؑ رو رو کر کہتے تھے: "آہ آہ! میں نے آل ابی سفیان کا کیا بگاڑا ہے؟ بھلا گروہ شیطان آل حرب سے میرا کیا واسطہ ہے؟ کفر کے سرپرستوں کو آخر مجھ سے اتنا عناد کیوں ہے؟ اے ابو عبداللہ! صبر کرنا جو تکالیف تو اٹھائے گا تیرے والد نے بھی ان سے ایسی ہی تکالیف اٹھائی ہیں"۔ پھر آپؑ نے پانی طلب کیا اور وضو کیا اور کچھ وقت تک آپؑ نماز میں مصروف رہے نماز کے بعد آپؑ نے پہلے کلمات دہرائے اس کے بعد کچھ دیر کے لیے آپؑ کو اونگھ آ گئی جب آپؑ کی آنکھ کھلی تو فرمایا: اے ابن عباس! کہاں ہو؟ میں نے عرض کیا: مولا! میں حاضر ہوں۔ آپؑ نے فرمایا کیا میں تجھے وہ بات نہ بتاؤں جو ابھی ابھی میں نے نیند میں دیکھی ہے؟ میں نے کہا: اے امیر المومنینؑ! آپؑ کی آنکھیں سو گئی تھیں اور امید ہے کہ آپؑ نے کوئی اچھا خواب دیکھا ہوگا۔ آپؑ نے فرمایا: میں نے ابھی خواب میں دیکھا کہ کچھ نورانی چہرے والے لوگ آسمان سے اترے اور ان کے ہاتھ میں سفید پرچم تھے انہوں نے چمکدار تلواریں حمائل کر رکھی تھیں انہوں نے اس سرزمین کے ارد گرد ایک خط کھینچا پھر میں نے دیکھا

Presented by www.ziaraat.com

کہ گویا ان کی کھجوروں کی شاخیں زمین پر لگنے لگیں اور تازہ خون بہتا ہوا دکھائی دیا اور میں نے دیکھا میرا نورِ نظر حسینؑ اس خون میں ڈوب گیا وہ مدد کے لیے پکارتا ہے مگر کوئی اس کی مدد نہیں کرتا پھر میں نے دیکھا کہ نورانی چہرے والے لوگ آسمان سے اترے اور وہ حسینؑ سے کہہ رہے تھے: آلِ رسولؐ! صبر کرو تم لوگ دنیا کے بدترین لوگوں کے ہاتھوں قتل ہو رہے ہو اے ابو عبداللہ یہ جنت تمہاری مشتاق ہے پھر انہوں نے مجھے تعزیت پیش کی اور کہا: اے ابوالحسنؑ! تمہیں بشارت ہو اللہ قیامت کے دن اس کے بدلے میں آپؑ کی آنکھوں کو ٹھنڈک عطا کرے گا۔

O......اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں علیؑ کی جان ہے! مجھے صادق و مصدق ابوالقاسمؐ نے بتایا تھا کہ جب میں باغیوں سے جنگ کرنے جاؤں گا تو میں اس سرزمین سے گزروں گا یہ زمین کرب و بلا ہے یہاں میرا نورِ نظر حسینؑ دفن کیا جائے گا اور میرے خاندان کے سترہ افراد دفن ہوں گے وہ لوگ آسمانوں میں مشہور ہیں آسمانوں میں حرمین اور بیت المقدس کی طرح سے سرزمین کرب و بلا کا بھی ذکر کیا جاتا ہے پھر آپؑ نے فرمایا: اے ابن عباس! یہاں اِدھر اُدھر نظر دوڑاؤ تمہیں یہاں زعفرانی رنگ کی مینگنیاں دکھائی دیں گی خدا کی قسم! نہ تو میں نے کبھی جھوٹ بولا اور نہ ہی مجھے جھوٹی خبر سنائی گئی ہے۔ ابن عباس کہتے ہیں کہ میں نے ارد گرد تلاش کیا تو مجھے ایک جگہ پر بہت سی زعفرانی رنگ کی مینگنیاں دکھائی دیں اور میں انہیں اٹھا کر آپؑ کے پاس لے گیا۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسولؐ نے سچ کہا پھر آپؑ نے ان مینگنیوں کو نا تھ پر لیا اور انہیں

Presented by www.ziaraat.com

سونگھا اور فرمایا: واقعی یہ وہی ہیں اس کے بعد آپؑ نے فرمایا: اے ابن عباس! جانتے ہو ان مینگنیوں کا کیا قصہ ہے؟ میں نے کہا: مولا! آپؑ ہی بیان فرمائیں۔ آپؑ نے فرمایا: ان کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی سونگھا تھا کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے حواریوں کو لے کر یہاں سے گزر رہے تھے جب وہ یہاں آئے تو انہوں نے یہاں ہرنوں کی ٹولی کو بیٹھ کر روتا ہوا پایا حضرت عیسیٰؑ یہاں بیٹھ گئے اور آپؑ کو بیٹھتا دیکھ کر حواری بھی بیٹھ گئے تھے حضرت عیسیٰؑ یہاں پر دل کھول کر روئے اور انہیں دیکھ کر حواری بھی رو رہے تھے۔ حواریوں کو علم نہیں تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام یہاں کیوں بیٹھے اور وہ کیوں روئے۔ چنانچہ انہوں نے آپؑ سے پوچھا تھا: اے روح اللہ! آپ کو کون سی چیز رُلا رہی ہے؟ حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا جانتے ہو یہ کون سی سرزمین ہے؟ حواریوں نے کہا: نہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا تھا یہ وہ زمین ہے جہاں اللہ کے رسول احمد کا فرزند قتل کیا جائے گا اور وہ طاہرہ بتولؑ کا فرزند ہوگا۔ اس کی ماں بھی میری ماں کی طرح سے بتول ہوگی اور وہ پاک و پاکیزہ رسول کا بیٹا یہاں دفن کیا جائے گا اور اس مٹی سے بھی خوشبو آئے گی کیونکہ اس کا تعلق رسولؐ کے طیب و طاہر بیٹے سے ہوگا انبیاء اور اولاد انبیاء کی طینت خوشبودار ہوتی ہے۔ یہ ہرن اپنی زبان میں مجھے بتا رہے ہیں کہ یہ اس طیب و طاہر مقتول کی تربت کے اشتیاق میں یہاں چر رہے ہیں اور ان کا خیال ہے کہ اس زمین پر رہ کر انہیں خطرات سے امن ملتا ہے۔ اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان مینگنیوں پر ہاتھ مار کر انہیں سونگھا تھا اور کہا تھا کہ یہ ان ہرنوں کی مینگنیاں ہیں جو طیب و طاہر کے مدفن کا گھاس چرتے ہیں۔ اس کے بعد انہوں نے

Presented by www.ziaraat.com

نے اللہ سے دعا کی تھی کہ خدایا! ان مینگنیوں کو اس وقت تک یہاں باقی رکھنا کہ اس کا والد آ کر انہیں سونگھے اور اسے تسلی حاصل ہو۔ یہی وجہ ہے کہ یہ مینگنیاں آج تک باقی رہیں اور طویل عرصہ گزرنے کی وجہ سے ان کا رنگ زرد ہو گیا ہے۔ یہ زمین کرب و بلا ہے۔ پھر آپؑ نے بلند آواز سے کہا تھا: اے عیسیٰ بن مریمؑ کے پروردگار! حسینؑ کے قاتلوں میں، اس کی مخالفت کرنے والوں اور اسے بے یار و مددگار چھوڑنے والوں میں برکت نہ ڈالنا اس کے بعد آپؑ بہت دیر تک روتے رہے اور ہم بھی آپؑ کے ساتھ روتے۔ یہاں تک کہ روتے روتے آپؑ بے ہوش ہو گئے اور کافی دیر کے بعد اٹھے۔ آپؑ نے وہ مینگنیاں اپنی چادر میں باندھ لیں اور کچھ مینگنیاں مجھے دے کر حکم دیا کہ میں بھی انہیں اپنی چادر میں باندھ لوں۔ پھر آپؑ نے فرمایا: اے ابن عباس! جب دیکھو کہ ان سے تازہ خون ٹپک رہا ہے تو سمجھ لینا کہ میرا فرزند حسینؑ قتل ہو گیا اور یہاں دفن ہو گیا۔

○......ابن عباس کہتے ہیں کہ میں ان مینگنیوں کی حفاظت کرتا رہا اور جب امام حسینؑ عراق کی طرف روانہ ہوئے تو میں ان مینگنیوں کو ہر وقت اپنی آستین میں رکھتا تھا۔ روز عاشور میں گھر میں سویا ہوا تھا کہ ان سے خون ٹپکنے لگا اور میری آستین تازہ خون سے تر ہو گئی۔ اس وقت میں اٹھ کر رونے لگا اور میں نے کہا: خدا کی قسم! حسینؑ شہید ہو گئے کیونکہ علیؑ نے کبھی جھوٹ نہیں بولا تھا اور وہ جو کچھ بھی مجھ سے کہتے تھے وہ واقع ہو کر رہتا تھا کیونکہ رسول خداؐ انہیں ایسے امور کی خبر دے کر گئے تھے جن کی خبر آپؐ کے علاوہ انہوں نے کسی کو بھی نہیں دی تھی۔ پھر میں اٹھا اور اپنے گھر سے نکلا، جب میں نے

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

سورج کو دیکھا تو اسے گرہن لگا ہوا تھا اور مدینہ کی دیواریں یوں لگتی تھیں جیسا کہ ان پر تازہ خون مل دیا گیا ہو۔ میں روتے بیٹھ گیا اور کہنے لگے: خدا کی قسم! حسینؑ مارے گئے۔ اتنے میں مجھے ایک گھر کے کونے سے آواز سنائی دی: کوئی کہہ رہا تھا: آلِ رسولؐ صبر کرو۔ نبی فرزند قتل ہو گیا۔ جبرائیلؑ بکا اور چیخ کے ساتھ نازل ہوا ہے۔ جس دن یہ واقعہ پیش آیا وہ ماہِ محرم کی دس تاریخ تھی۔ میں نے مہینہ اور تاریخ اپنے پاس لکھ لی۔ پھر کچھ دنوں بعد ایک قاصد آیا جس نے امام حسینؑ کی شہادت کی ہمیں اطلاع دی۔ میں نے اس سے مہینہ اور تاریخ پوچھی تو اس نے ماہِ محرم کی دس تاریخ بتائی میں نے قاصد کے ساتھ آنے والوں سے کہا: اس دن تو ہم نے کسی رونے والے کی آواز میں ایک نوحہ بھی سنا تھا۔ انہوں نے کہا: ہم نے بھی وہ نوحہ سنا تھا ممکن ہے وہ حضرت خضر ہوں۔ (امالی شیخ صدوقؒ ۲۷۸۔۲۸۰)

حضرت علیؑ کا اشعث کو حجاج سے ذلیل ہونے کی خبر دینا

(57)...... ایک دفعہ اشعث بن قیس حضرت علیؑ سے ملنے کے لیے آیا تو قنبر نے اسے دروازہ سے واپس لوٹا دیا۔ اس نے مکا مار کر قنبر کی ناک زخمی کر دی اور اس سے خون بہنے لگا۔ شور کی آواز سن کر حضرت علی علیہ السلام باہر آئے اور فرمایا: اے اشعث! میرا تیرا آپس میں کیا واسطہ ہے؟ خدا کی قسم! جب بنی ثقیف کا غلام حکومت پر متمکن ہو گیا تو تیرے بال بھی کانپنے لگ جائیں گے۔ اشعث نے کہا: ثقفی جوان کون ہوگا؟ حضرت علیؑ نے فرمایا: وہ ایسا شخص ہوگا جو عرب کے ہر گھر میں ذلت کو داخل کرے گا۔ اشعث نے کہا: وہ کتنا عرصہ حکومت کرے گا؟ حضرت علیؑ نے فرمایا: وہ بیس سال

Presented by www.ziaraat.com

حکومت کرے گا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت علیؑ کا فرمان پورا ہوا۔ حجاج ۷۵ ہجری میں حاکم بنا اور ۹۵ میں جہنم واصل ہوا۔ (خرائج والجرائح ۱، ص ۱۹۹)

لشکر میں شامل لوگوں کی تعداد اور ہر شخص کا حصہ

(58)...... ابن عباس سے منقول ہے کہ جب حضرت امیر المومنین علیہ السلام جمل کے لیے بصرہ کی طرف روانہ ہوئے تو میں نے عرض کیا: اے امیر المومنینؑ! اس وقت آپ کے ساتھ تھوڑا سا لشکر ہے بہتر یہ ہے کہ ابھی اس جگہ پر پڑاؤ کریں کہ کچھ اور لوگ آپ کے لشکر میں شامل ہو جائیں۔ آپؑ نے فرمایا: فکر نہ کرو کل یہاں اسی مقام پر کوفہ سے تین دستے آ کر ہمارے ساتھ شامل ہوں گے اور ہر دستہ میں پانچ ہزار چھ سو پینسٹھ مجاہد ہوں گے۔ ابن عباس کہتے ہیں کہ یہ سن کر مجھے بڑی کوفت ہوئی اور جب رات گزری اور میں نے نماز فجر ادا کی تو میں نے اپنے غلام سے کہا کہ میرے گھوڑے پر زین رکھو۔ غلام نے گھوڑا سامنے پیش کیا اور میں سوار ہو کر کوفہ کی طرف نکل پڑا۔ ابھی میں نے کچھ سفر کیا تھا کہ غبار بلند ہوا اور جب غبار چھٹا تو ایک فوجی دستہ نظر آیا۔ میں جب ان کے قریب پہنچا تو انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ تو کون ہے؟ میں نے انہیں بتایا کہ میں ابن عباس ہوں۔ میں نے پوچھا: یہ پرچم کس کا ہے؟ انہوں نے اپنے پرچم دار کا نام بتایا۔ پھر میں نے پوچھا: اس دستہ میں کتنے جوان ہیں؟ انہوں نے کہا: جب ہم پل سے گزرے تو ہم نے اپنے افراد کو گنا تھا۔ چنانچہ اس دستہ میں پانچ ہزار چھ سو پینسٹھ جوان شامل ہیں۔ پھر وہ دستہ روانہ ہو گیا اور میں آگے بڑھا تو ایک اور فوجی دستہ دکھائی دیا۔ جب میں ان کے قریب پہنچا تو انہوں نے مجھے روک کر مجھ سے

Presented by www.ziaraat.com

میرا نام پوچھا۔ میں نے انہیں بتایا کہ ابن عباس ہوں۔ پھر میں نے کہا: یہ دستہ کس قبیلہ کے جوانوں پر مشتمل ہے۔ انہوں نے بتایا کہ یہ دستہ قبیلہ ربیعہ کے جوانوں پر مشتمل ہے۔ میں نے کہا کہ اس دستہ کا سالار کون ہے؟

○.....انہوں نے جواب دیا کہ اس کا سالار زید بن صوحان عبدی ہے۔ میں نے پوچھا کہ اس دستہ میں کتنے نوجوان شامل ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں پر ہم نے گنتی کی تھی ہمارے اس دستہ میں پانچ ہزار چھ سو پینسٹھ جوان شامل ہیں۔ اس کے بعد وہ دستہ آگے روانہ ہوا اور میں اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر تھوڑا سا آگے بڑھا تو مجھے ایک اور دستہ دکھائی دیا اور جب میں ان کے قریب پہنچا تو انہوں نے مجھ سے میرا نام پوچھا تو میں نے بتایا کہ میں ابن عباس ہوں پھر میں نے ان سے پوچھا کہ اس دستہ کا سالار کون ہے تو مجھے بتایا گیا کہ اس کا سالار ملک اشتر ہے۔ پھر میں نے ان سے دستہ کے جوانوں کی تعداد پوچھی تو انہوں نے کہا کہ ہاں پر ہم نے اپنے دستہ کی گنتی کی تھی چنانچہ اس دستہ میں پانچ ہزار چھ سو پینسٹھ افراد شامل ہیں۔ پھر میں نے تیزی سے گھوڑا دوڑایا اور ان دستوں کے پہنچنے سے پہلے اپنے پڑاؤ پر پہنچ گیا امیر المومنین علیہ السلام نے مجھ سے پوچھا کہ کہاں سے آرہے ہو؟ میں نے کہا: اے مولا! کل جب آپؑ نے اپنے ساتھ شامل ہونے والے دستوں کی تعداد بیان کی تھی تو تعداد سن کر میں پریشان ہو گیا تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ آپؑ کی بیان کردہ تعداد سے کم لوگ یا زیادہ نہ ہوں اسی لیے میں اپنے ساتھ ہونے والے دستوں کو دیکھنے گیا تھا اور ان کی تعداد وہی ہے جو آپؑ نے کل بیان کی تھی۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: کل ہم دشمن پر فتح حاصل کریں

Presented by www.ziaraat.com

گے اور ان کے خیموں سے برآمد ہونے والے مال غنیمت کو تقسیم کریں گے اور ہر جوان کے حصہ میں پانچ سو درہم آئیں گے۔ امیرالمومنین علیہ السلام فوج لے کر دشمن کے سامنے پہنچ گئے دوسرے دن آپ نے فرمایا کہ جنگ کی ابتدا تمہاری طرف سے نہیں ہونی چاہیے میں چاہتا ہوں کہ آغاز دوسری طرف سے ہو کچھ دیر گزری تھی کہ مخالف لشکر کی طرف سے ہم پر تیر برسنے لگے آپؑ کے فوجیوں نے کہا: مولا! آپؑ بھی جنگ شروع کریں کیونکہ دشمن نے جنگ کا آغاز کر دیا ہے۔ آپؑ نے فرمایا: میں نے تم سے زیادہ عجیب لوگ کبھی نہیں دیکھے، تم مجھ سے جنگ کا مطالبہ کرتے ہو کہ جب کہ ابھی فرشتے نازل ہی نہیں ہوئے پھر جب سورج زائل ہوا تو آپؑ نے رسولؐ خدا کی زرہ طلب کر کے پہنی اور جنگ شروع کر دی اللہ تعالیٰ نے امیرالمومنینؑ کو فتح عنایت فرمائی اور دشمن کے سپاہی بھاگ گئے۔

o......آپؑ کے لشکر نے مال غنیمت جمع کیا اور سارا مال غنیمت آپؑ کے پاس لایا گیا آپؑ نے خزانچی سے فرمایا کہ ہر سپاہی کو پانچ سو درہم دیتے جاؤ خزانچی نے آپؑ کے حکم پر عمل کیا اور آخر میں دو ہزار درہم بچ گئے۔ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا: اب تمہارے پاس کیا باقی بچا ہے؟ خزانچی نے کہا کہ میرے پاس اس وقت دو ہزار درہم باقی ہیں۔ آپؑ نے فرمایا: اس میں پانچ سو حسنؑ اور پانچ سو حسینؑ اور پانچ سو محمد حنفیہ اور پانچ سو میرے ہیں اور یوں مال غنیمت کی رقم پوری طرح سے تقسیم ہو گئی۔ (الثاقب فی المناقب ص ۲۶۱)

Presented by www.ziaraat.com

باب سوم

جنابِ فاطمۃ الزہراؑ کے معجزات

عالمین کی بہترین خواتین

(1)..... کتاب ابوبکر شیرازی میں مرقوم ہے کہ ابو ہذیل مقاتل سے روایت کی ہے کہ حضرت رسولؐ خدا نے اس آیت کی تلاوت فرمائی اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰکِ وَ طَھَّرَکِ (سورۂ آل عمران، آیت: ۴۲) پھر فرمایا اے علیؑ! عالمین کی بہترین خواتین چار ہیں۔ مریمؑ بنتِ عمرانؑ، خدیجہ بنتِ خویلدؑ، فاطمہؑ بنتِ محمدؐ اور آسیہ بنتِ مزاحم۔ حافظ ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء میں، ابن البیع نے مسند میں خطیب نے اپنی تاریخ میں، ابن بطہ نے اپنی کتاب ابانہ میں اور احمد سمعانی نے اپنی کتاب الفضائل میں معمر سے، انھوں نے قتادہ سے انھوں نے انس سے روایت کی ہے نیز ثعلبی نے اپنی تفسیر میں، سلامی نے اپنی تاریخ خراسان میں، ابو صالح موذن نے اربعین میں اپنے اپنے اسناد سے ابو ہریرہ سے یہی روایت کی ہے اور شعبی نے جابر بن عبداللہ وسعید بن مسیب سے، کریب نے ابنِ عباس سے مقاتل نے سلیمان سے انھوں نے ضحاک سے اور انھوں نے ابنِ عباس سے یہی روایت نقل کی ہے ابو مسعود و عبدالرزاق و احمد و اسحاق نے حضرت رسولؐ اللہ سے یہی روایت بیان کی ہے اور یہاں یہ روایت حلیۃ الاولیاء کے الفاظ میں پیش کی جاتی ہے۔ حضرت رسولؐ خدا نے ارشاد فرمایا ''تمام عالم کی عورتوں میں مریمؑ بنتِ عمران، خدیجہ بنتِ خویلد، فاطمہ بنتِ محمدؐ اور آسیہؑ بنتِ مزاحم

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

(زوجہ فرعون) تمہارے لیے بطور نمونۂ عمل کافی ہیں" اور مقاتل و ضحاک و عکرمہ کی روایت ہے کہ اس کے ساتھ آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ "اور ان میں سب سے افضل فاطمہؑ ہیں"۔ عبدالملک عسکری نے کتاب الفضائل میں اور احمد نے اپنی کتاب مسند میں ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ تمام عالم کی عورتوں میں سب سے بہتر مریم بنتِ عمران، خدیجہ بنتِ خویلد، فاطمہ بنتِ محمدؐ اور آسیہ بنتِ مزاحم (زوجہ فرعون) ہیں اور یہ بھی فرمایا تھا کہ "دنیا و آخرت میں ان سب عورتوں میں افضل فاطمہ زہراؑ ہیں"۔

O..... حضرت عائشہ اور ان کے علاوہ دوسرے راویوں نے بھی روایت کیا ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا "اے فاطمہؑ! میں تمہیں خوشخبری سنادوں کہ اللہ نے تمہیں تمام عالمین کی عورتوں میں عموماً اور اہلِ اسلام کی عورتوں میں خصوصاً منتخب فرمایا ہے، اسلام بہترین دین ہے۔ حذیفہ سے روایت ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا: کہ میرے پاس ایک فرشتہ آیا اور اُس نے مجھے یہ بشارت دی کہ فاطمہؑ سیدۃ النساءِ اہلِ جنت یا سیدۂ نساءِ اُمت ہیں۔ امام بخاری و مسلم نے "صحیحین" میں ابوالسعادات نے "فضائل عشرہ" میں ابوبکر شیبہ نے "امالی میں" علی نے فردوس میں تحریر کیا ہے کہ رسولؐ خدا نے ارشاد فرمایا کہ "فاطمہ سیدۂ نساءِ اہلِ جنت ہیں"۔ حافظ ابونعیم نے حلیۃ الاولیاء میں جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ رسولؐ خدا نے ایک حدیث میں ارشاد فرمایا کہ "لیکن یہ فاطمہؑ قیامت کے دن تمام عورتوں کی سردار ہوگی"۔ تاریخ بلاذری میں ہے کہ رسولؐ خدا نے جناب فاطمہ زہراؑ سے فرمایا "(بیٹی! اب میرا وقت قریب ہے مگر) تم میرے اہلِ بیت میں سب سے پہلے مجھ سے ملاقات کروگی"۔ یہ سن کر آپ غمگین

Presented by www.ziaraat.com

ہوئیں تو: آپؐ نے فرمایا' کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ ''تم تمام خواتین اہلِ جنت کی سردار ہو'' یہ سن کر آپ مسکرانے لگیں۔ (خصال)

فاطمہؑ تمام دنیا کی عورتوں میں منتخب ہیں

(2)......رسولؐ خدا نے حضرت علی علیہ السلام کو جو وصیتیں فرمائیں ان میں یہ وصیت بھی تھی کہ ''اے علیؑ سنو! اللہ نے تمام دنیا پر ایک نظرِ انتخاب ڈالی اور تمام مردوں میں سے مجھے منتخب فرمایا' پھر دوسری نظرِ انتخاب ڈالی تو میرے بعد تمام دنیا کے مردوں میں سے تمھیں منتخب فرمایا' پھر تیسری بار تمھارے ان آئمہ کو منتخب فرمایا جو تمھاری نسل میں سے ہوں گے' اور جب چوتھی مرتبہ نظرِ انتخاب ڈالی تو تمام دنیا کی عورتوں میں سے فاطمہؑ زہرا کو منتخب فرمایا۔ مفضل سے روایت ہے ایک مرتبہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا! کہ آپؑ یہ ارشاد فرمائیں کہ رسولؐ خدا نے جو فاطمہ زہراؑ کے متعلق یہ ارشاد فرمایا ہے کہ ''یہ دنیا کی تمام عورتوں کی سردار ہیں'' تو کیا جناب فاطمہؑ زہرا صرف اپنے زمانے کی عورتوں کی سردار ہیں؟ آپؑ نے ارشاد فرمایا' یہ صفت تو جناب مریمؑ کی ہے کہ وہ اپنے زمانے کی عورتوں کی تھیں اور ہماری جدۂ ماجدہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا تمام جہان کی عورتوں کی سردار ہیں خواہ اولین کی عورتیں ہوں یا آخرین کی۔ (معانی الاخبار)

فاطمہ زہراؑ عالمین کی عورتوں کی سردار

(3)......سعید بن مسیّب نے ابنِ عباسؓ سے روایت بیان کی ہے کہ ایک دن جناب

Presented by www.ziaraat.com

رسولؐ خدا تشریف فرما تھے، اس وقت آپؐ کے پاس حضرت علیؑ و جناب فاطمہؑ، امام حسنؑ اور امام حسینؑ بھی موجود تھے' آپؐ نے دعا کے لیے ہاتھ بلند فرمائے اور عرض کیا' پروردگار! تو بہتر جانتا ہے کہ یہی میرے اہلِ بیتؑ ہیں اور میرے نزدیک انسانوں میں سب سے زیادہ مکرم اور عزیز ہیں پس تو اسے دوست رکھ جو اُن کو دوست رکھے' اور اسے دشمن رکھ جو ان سے دشمنی رکھے اس کی مدد کر جو ان کی مدد کرے اور ان سے ہر قسم کی نجاست و گندگی کو دور رکھ' ان کو ہر گناہ سے معصوم بنا دے' اور ان کی مدد روح القدس کے ذریعہ فرما۔ اس کے بعد آپؐ حضرت علی علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا" اے علیؑ! تم میرے بعد میری امت کے امام ہو اور میرے بعد تم میرے خلیفہ و جانشین ہو' راہِ جنت میں مومنین کے قائد و راہنما ہو' اور گویا میں اپنی بیٹی فاطمہ زہرا کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ محشر کے دن ناقۂ نور پر سوار ہو کر آئی ہے' اس کے داہنی طرف ستر ہزار فرشتے، بائیں طرف ستر ہزار فرشتے آگے ستر ہزار فرشتے پیچھے ستر ہزار فرشتے ہیں اور دوسری امت کی مومنہ عورتوں کی جنت کی طرف قیادت کر رہی ہے پس جو عورت دن رات میں پانچ وقت کی نماز پڑھے گی ماہِ رمضان میں روزے رکھے گی' حج بیت اللہ الحرام کرے گی اپنے مال میں سے زکوٰۃ ادا کرے گی اپنے شوہر کی اطاعت کرے گی اور میرے بعد علیؑ کی ولایت اور امامت کا اقرار کرے گی' وہ میری بیٹی فاطمہ کی شفاعت کے وسیلے سے جنت میں داخل ہو گی فاطمہ تمام عالمین کی عورتوں کی سردار ہے، کسی نے پوچھا: یا رسولؐ اللہ! کیا یہ اپنے ہی زمانے کی عورتوں کی سردار ہیں؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا' یہ صفت تو حضرت مریمؑ بنتِ عمران کی ہے میری

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

بیٹی فاطمہؑ تو تمام عالمین کی عورتوں کی سردار ہے خواہ وہ اوّلین میں سے ہو یا آخرین میں سے۔ جب یہ محراب عبادت میں کھڑی ہوتی ہے تو ستر ہزار مقرب فرشتے اسے آ کر سلام کرتے ہیں اور اسے ان ہی الفاظ میں خطاب کرتے ہیں جن الفاظ میں مریمؑ کو خطاب کرتے تھے وہ کہتے ہیں "یَا فَاطِمَۃُ اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰکِ وَ طَھَّرَکِ وَاصْطَفٰکِ عَلٰی نِسَآءِ الْعَالَمِیْنَ (سورۃ آل عمران، آیت: ۴۲)"

اے فاطمہؑ! اللہ نے تمھیں منتخب کیا، اور ہر برائی سے پاک رکھا اور تمام عالمین کی عورتوں پر تمھیں فضیلت دی۔" اس کے بعد آپؐ حضرت علی علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا" فاطمہؑ میری پارۂ جگر ہے میری نورِ نظر ہے، میری میوۂ دل ہے جس نے اس کو رنج پہنچایا اس نے مجھے رنج پہنچایا جس نے اس کو خوش رکھا اس نے مجھے خوش رکھا، یہ میرے لیے اہلِ بیتؑ میں سب سے پہلے مجھ سے ملحق ہوگی لہٰذا میرے بعد اس کا بہت خیال رکھنا، اور حسنؑ وحسینؑ میرے فرزند ہیں جو میرے شجرِ زندگی کے دو پھول ہیں یہ دونوں جوانانِ اہلِ جنت کے سردار ہیں ان دونوں کا بھی اتنا ہی خیال رکھنا جتنا تم اپنی چشم پوشی وگوش کا دھیان رکھتے ہو"۔ پھر آپؐ نے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف بلند کیے اور عرض کیا" پروردگار! تو گواہ رہنا کہ میں اُس شخص سے محبت کرتا ہوں جو ان (میرے اہلِ بیت) سے محبت کرتا ہے اور اس کو دشمن رکھتا ہوں جو ان سے دشمنی رکھتا ہے، میری اس سے صلح ہے جو ان سے صلح رکھتا ہے، میری اس سے جنگ ہے جو ان سے جنگ کرتا ہے میری اس سے عداوت ہے جو ان سے عداوت رکھتا ہے، میری اُس سے دوستی ہے جو ان سے دوستی رکھتا ہے"۔

Presented by www.ziaraat.com

(4)...... امام علی رضا علیہ السلام نے اپنے آبائے کرام سے روایت کی ہے کہ رسولؐ خدا نے ارشاد فرمایا کہ: "حسنؑ و حسینؑ میرے بعد اور اپنے والد (حضرت علیؑ) کے بعد اہلِ زمین میں سب سے بہتر ہیں اور ان کی والدہ (جناب فاطمہؑ زہرا) تمام اہلِ زمین کی عورتوں میں سب سے افضل و بہتر ہیں۔

(5)...... مسروق کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسولؐ خدا نے جناب فاطمہؑ سے بہت آہستہ سے کچھ فرمایا وہ ہنسنے لگیں میں نے پوچھا کہ آپؐ نے کیا فرمایا؟ جناب فاطمہؑ نے فرمایا کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ "بیٹی! کیا تم اس پر خوش نہ ہو گی کہ تم سیدہ نساء اہلِ جنت یا سردار نساء امت ہو"۔

(6)...... حلیۃ الاولیاء اور کتاب شیرازی میں عمران بن حصین اور جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسولؐ خدا جناب فاطمہؑ کے گھر تشریف لے گئے اور پوچھا بیٹی کیسی ہو؟ انھوں نے کہا، بابا، طبیعت ناساز ہے اور اس پر مزید یہ کہ گھر میں کچھ کھانے کو بھی نہیں ہے۔ آپؐ نے فرمایا، بیٹی کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ تم سیدۃ نساءِ عالمین ہو؟ اُنھوں نے عرض کیا، بابا اگر ایسا ہے تو پھر مریمؑ بنتِ عمران کا کیا مقام ہے؟ آپؐ نے فرمایا، وہ صرف اپنے زمانے کی عورتوں کی سردار تھیں، تم ہر زمانہ کی عورتوں کی سردار ہو خدا کی قسم، میں نے تمہاری شادی ایک ایسے شخص سے کی ہے جو دنیا میں بھی سردار ہے اور آخرت میں بھی سردار ہے۔ جب امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس روایت کے متعلق پوچھا گیا کہ آپؐ نے فرمایا ہے کہ فاطمہؑ نساء اہل جنت ہے"۔ کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے زمانے کی عورتوں کی سردار ہیں؟

Presented by www.ziaraat.com

○......آپؐ نے ارشاد فرمایا' نہیں' یہ مرتبہ تو حضرت مریمؑ کا ہے (ہماری جدۂ ماجدہ) جناب فاطمہؑ زہرا جنت کے اندر اوّلین و آخرین کی عورتوں کی سردار ہیں۔ ایک حدیث میں یہ ہے کہ آسیہ بنتِ مزاحم و مریمؑ بنتِ عمران خدیجہؓ بنتِ خویلد جنت میں جانے کے لیے جناب فاطمہؑ کے آگے حاجیوں کی طرح چلیں گی۔ فضائل عشرہ میں ابوالسادات نے اور فضائل صحابہ میں سمعانی نے اور دوسروں نے بھی ابن حجام سے روایت کی ہے اور انھوں نے جمیع بن کثیر کے واسطے سے حضرت عائشہ اور اسامہ سے روایت کی ہے اس کے علاوہ بریدہ سے بھی یہی روایت مروی ہے اس کا بیان ہے کہ میں نے جناب رسولؐ اللہ سے دریافت کیا کہ: یا رسولؐ اللہ! عورتوں میں سب سے زیادہ کون عورت آپ کو محبوب ہے؟ آپؐ نے فرمایا: فاطمہ زہراؑ میں نے عرض کیا' اور مردوں میں؟ آپؐ نے فرمایا: اُن کے شوہر (علی ابن ابی طالبؑ)

(7)......جامع ترمذی میں بھی مرقوم ہے کہ بریدہ نے کہا کہ عورتوں میں جناب فاطمہؑ اور مردوں میں حضرت علی علیہ السلام جناب رسولؐ اللہ کو سب سے زیادہ محبوب تھے، قوت القلوب ابوطالب مکی' اربعین ابوصالح موذن اور فضائل صحابہ احمدؒ میں ہے حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت علیؑ اور جناب فاطمہؑ دونوں بیٹھے ہوئے تھے اور رسولؐ خدا ان دونوں کے درمیان بیٹھے تھے۔ حضرت علی علیہ السلام نے عرض کیا' یا رسول اللہ! ہم دونوں میں کون آپ کو زیادہ محبوب ہے؟ (میں یا یہ؟) آپؐ نے فرمایا' یہ (فاطمہؑ) مجھے زیادہ محبوب ہے اور تم مجھے زیادہ عزیز ہو۔

(8)......جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے کہ ایک حضرت علیؑ اور جناب

Presented by www.ziaraat.com

فاطمہؑ نے اپنے اپنے فضائل پر فخر کیا تو حضرت جبرائیلؑ نے رسولؐ خدا کو آ کر خبر دی کہ حضرت علیؑ اور جنابِ فاطمہؑ میں طویل بحث چھڑ گئی ہے کہ دونوں میں کون افضل ہے، مگر کوئی فیصلہ نہیں ہو پاتا' لہٰذا آپؐ جا کر ان دونوں کے درمیان فیصلہ کریں۔ آپؐ تشریف لے گئے اور جنابِ فاطمہؑ سے فرمایا: تمہارے لیے صرف اولاد کی مٹھاس ہے اور ان کے (علیؑ کے) پاس مردوں کا عزّ و وقار ہے۔ یہ مجھے تم سے زیادہ محبوب ہیں۔ یہ سن کر جنابِ فاطمہؑ نے عرض کیا' بابا جان! اُس ذات کی قسم جس نے آپؐ کو منتخب کیا اور آپؐ کے ذریعے سے اُمت کی ہدایت فرمائی' اب میں جب تک زندہ رہوں گی اِن کی افضیلت کی قائل ہوں گی۔

(9)......امام محمد باقرؑ اور امام جعفر صادقؑ فرمایا کہ رسولؐ خدا نے ارشاد فرمایا: "اِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّیْ فَمَنْ اَغْضَبَهَا فَقَدْ اَغْضَبَنِیْ" "اس کے سوا نہیں ہے کہ فاطمہؑ میرا ہی ایک ٹکڑا ہے جس نے اس کو ناراض کیا اس نے مجھ کو ناراض کیا"۔ بخاری میں مسور بن مخرمہ سے اور جابر سے روایت ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا: جس نے اس کو اذیت دی' اس نے مجھے اذیت دی، جس نے مجھے اذیت دی اُس نے خدا کو اذیت دی۔ صحیح مسلم اور حلیۃ الاولیاء میں ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا: بے شک میری بیٹی فاطمہؑ میرا ہی ایک ٹکڑا ہے جو چیز اسے ناپسند ہے وہ مجھے ناپسند ہے جو اس کے لیے باعثِ اذیت ہے وہ میرے لیے باعثِ اذیت ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

مریمؑ سے فاطمہؑ کا رُتبہ بلند

(10)...... حضرت مریمؑ کو بنتِ عمران کہا جاتا ہے اور جناب فاطمہ کو بنتِ محمدؐ اور ظاہر ہے کہ اولاد کا شرف باپ سے ہے۔ حضرت مریمؑ کی والدہ نے حضرت مریمؑ کو بوقتِ حمل اللہ کے لیے نذر کیا تھا اور رسولؐ اللہ کیونکہ تمام خلق میں سب سے زیادہ تقرب الٰہی کے خواستگار تھے اس لیے آپ نے فاطمہؑ کے حمل کے وقت اُن سے زیادہ تقرب خدا کے کلمات استعمال کیے پھر یہ بھی کہ ماں کی نذر کا ثواب باپ کی نذر کے ثواب سے آدھا ہوتا ہے۔ حضرت مریمؑ کی کفالت حضرت زکریاؑ نے کی اور جنابِ فاطمہ زہرا کی کفالت حضرت محمد مصطفےٰ نے فرمائی، کیا اس سے کسی کو انکار ہو سکتا ہے کہ آپ کی کفالت حضرت زکریاؑ کی کفالت سے کہیں زیادہ افضل و برتر ہے اور حضرت زکریاؑ نے حضرت مریمؑ کی کفالت بحالتِ یتیمی کی تھی، یہ ایک مستحب کام انجام دیا تھا جبکہ جنابِ فاطمہؑ کی کفالت حضرت رسولؐ اللہ نے فریضہ کی بنا پر انجام دی تھی کیونکہ اولاد کی پرورش واجب ہے اور واجب بہر حال مندوب و مستحب سے افضل ہے۔

○...... حضرت مریمؑ نے حضرت عیسیٰؑ کو ایامِ جاہلیت میں جنا اور فاطمہؑ سے امام حسنؑ و حسینؑ کی ولادت دورِ اسلامی میں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مریمؑ کو ان کی اور ان کے بچے کی سلامتی کا یقین دلایا تھا اس لیے ان کو کسی قسم کا خوف نہ ہونا چاہیے تھا، اور جنابِ فاطمہ زہراؑ کو امام حسنؑ و امام حسینؑ کے حمل کے دوران یہ معلوم نہ تھا کہ آپؑ زندہ رہیں گی یا ولادت ہونے کے بعد رحلت پا جائیں گی لہٰذا آپؑ کو زیادہ ثواب ملنا چاہیے اسی بناء پر غزوۂ بدر میں مسلمانوں کو ملائکہ سے زیادہ ثواب حاصل ہوا (جیسا کہ

Presented by www.ziaraat.com

حدیث میں ہے) اس لیے کہ مسلمان خوف و امید کے عالم میں جہاد کر رہے تھے انہیں معلوم نہ تھا کہ قتل ہو جائیں گے یا بچ جائیں گے جبکہ ملائکہ کی یہ حالت نہ تھی۔

حضرت مریمؑ سے کہا گیا کہ لَا تَحْزَنِیْ (حزن نہ کرو) اور جناب فاطمہ زہراؑ کے متعلق کہا گیا کہ اِنَّ اللّٰہَ یَرْضٰی الرِّضَاكِ (اللہ تمہاری رضا سے راضی ہوتا ہے) حضرت مریمؑ کے لیے ہے کہ وَ نَفَخْنَا فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ (ہم نے اس میں اپنی روح پھونک دی) اور جناب فاطمہ زہراؑ خامس آل عبا تھیں جن پر حضرت جبرائیلؑ نے فخر کیا اور کہا مِنْ مِثْلِیْ وَ اَنَا سَادِسُ الْخَمْسَہ' (میرا مثل ونظیر کون ہے میں ان پانچ کا چھٹا ہوں)۔ حضرت مریمؑ کے لیے درخت سے خرمے ٹپکے اور چشمے سے پانی نکلا جب کہ قرآن مجید میں ہے۔ تُسٰقِطْ عَلَیْكِ رُطَبًا جَنِیًّا فَکُلِیْ وَاشْرَبِیْ (تجھ پر تازہ پکے ہوئے خرمے گریں گے، پس کھا اور پی) (سورۂ مریم، آیت ۲۵-۲۶) یہ بطور اعجاز نہ تھا کیونکہ اس سے قبل کی آیت ۲۲ میں یہ ذکر موجود ہے فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰی جِذْعِ النَّخْلَةِ (پس درد زہ اُس کو ایک کھجور کے درخت کے تنے تک لے آیا) اور یہ بھی احتمال ہے کہ پانی کا چشمہ پہلے سے وہاں موجود ہو ورنہ اگر بطور اعجاز ہوتا تو اس کی کوئی نہ کوئی یادگار وہاں پر بطور نام و نشان ضرور ہوتی جس طرح چاہ زمزم و مقام تنور نوحؑ دریا شگافتہ ہونے اور رد شمس کے نشانات اپنی اپنی جگہ موجود ہیں اور جناب فاطمہ زہراؑ کے لیے رطب سبحانی و آب کوثر کی احادیث مشہور ہیں یہ بھی روایت ہے کہ اُم ایمن نے جناب رسول اللہؐ سے

شکایت کی کہ یا رسولؐ اللہ! آپؐ نے فاطمہؑ کی شادی میں کچھ نچھاور نہیں فرمایا۔ آپ نے ارشاد فرمایا' یہ تم غلط کیوں کہتی ہو! اللہ تعالیٰ نے فاطمہؑ کی شادی کے موقع پر جنت کے درختوں کو حکم دیا کہ وہ زر و جواہر اور حلہائے فاخرہ اہلِ جنت پر نچھاور کریں چنانچہ اہلِ جنت نے ایسی ایسی نعمتیں پائیں جو وہ جانتے بھی نہ تھے۔ ملائکہ نے حضرت مریمؑ سے یہ کہہ کر خطاب کیا کہ: اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰكِ وَ طَهَّرَكِ وَاصْطَفٰكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ (سورۂ آل عمران، آیت:۴۲) (اے مریمؑ) بے شک اللہ نے تمہیں منتخب کیا اور پاک رکھا اور منتخب کیا عالمین کی تمام عورتوں پر) اس آیت میں عالمین سے مراد اُس زمانہ کی عورتیں ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے کہا کہ اِنِّیْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ (سورۂ بقرہ، آیت:۴۷) (میں نے تمہیں عالمین پر فضیلت دی) حالانکہ بنی اسرائیل مسلمانوں سے افضل نہ تھے چنانچہ اللہ فرماتا ہے: كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ (سورۂ آل عمران، آیت:۱۱۰) (تم بہترین اُمت تھے) نیز مذکورہ آیت میں جن اوصاف کا تذکرہ ہے ان میں حضرت مریمؑ کے علاوہ دوسرے لوگ بھی شریک ہیں' جیسا کہ خدا فرماتا ہے: "اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰۤى اٰدَمَ وَ نُوْحًا وَّ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَ اٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ ذُرِّيَّةًۢ بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ (سورۂ آل عمران، آیت ۳۳،۳۴) (بے شک اللہ نے آدمؑ و نوحؑ و آلِ ابراہیمؑ اور آلِ عمرانؑ کو جہانوں سے منتخب کیا۔ اُن میں سے بعض بعضوں کی ذُرّیت ہیں) یعنی جناب فاطمہؑ اور اُن کی ذرّیت

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

بھی اس آیت میں داخل ہیں اور جناب فاطمہؑ کے لیے رسولؐ خدا نے فرمایا' تم اولین وآخرین کی عورتوں کی سردار ہو اور فرمایا کہ جب فاطمہ زہراؑ محرابِ عبادت میں کھڑی ہوتی تو ستر ہزار مقرب فرشتے ان کو سلام کرتے اور اسی طرح اُن کو آواز دیتے ہیں جس طرح حضرت مریم کو پکار کر کہتے تھے "یَا فَاطِمَةُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰكِ وَاصْطَفٰكِ عَلٰى نِسَاءِ الْعٰلَمِيْنَ۔ حضرت مریم کے متعلق قرآن مجید میں ہے کہ: كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا (سورۂ آل عمران ،آیت :۳۷)(جب بھی زکریا اُس کے پاس محراب (عبادت) میں داخل ہوتے تھے تو اُس کے پاس رزق پاتے تھے) مگر قرآن مجید میں یہ نہیں ہے کہ یہ کھانا جنت ہی سے بار بار آتا تھا۔ حضرت مریم صرف یہ کہتی تھیں کہ: هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ (سورۂ آل عمران، آیت:۳۷) (یہ اللہ کی طرف سے ہے بیشک اللہ جس کو چاہتا ہے' بے حساب رزق عطا فرماتا ہے) یہ کہنا صرف حضرت مریم کے کثرتِ شکریہ کی دلیل ہے اور یہ ایسا ہی ہے جیسے یہ کہا جاتا ہے کہ آج مجھے اللہ نے ایک درہم دیا' یا یہ کہا جائے "كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ" (ہر چیز اللہ ہی کی طرف سے ہے) (سورۂ نساء، آیت: ۱۸) مگر جناب فاطمہؑ کے لیے اس سلسلے میں بہت سے واقعات مندرج ہیں جن سے کوئی مسلمان انکار نہیں کر سکتا جیسے حدیث مقداد' حدیث طیر واناروانگور وبہی وغیرہ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپؐ نے طعام تناول فرمایا ہے جو

Presented by www.ziaraat.com

دنیا میں کسی کو حضرت آدمؑ وحوا کے نزول کے بعد نصیب نہیں ہوا۔ اور حدیث میں ہے کہ ایک دن حضرت رسولؐ خدا فاطمہؑ زہرا کے پاس تشریف لائے تو دیکھا کہ آپؑ اپنے مصلے پر بیٹھی ہوئی نماز میں مشغول ہیں اور آپؑ کے قریب ہی ایک طبق رکھا ہوا ہے جس سے گرم گرم طعام کی بھاپ اٹھ رہی تھی۔ جناب فاطمہؑ زہرا نے نماز تمام کر کے وہ طعام حضرت رسولؐ خدا اور حضرت علیؑ مرتضیٰؑ کے سامنے رکھا۔ حضرت علی علیہ السّلام نے پوچھا کہ یَافَاطِمَۃُ اَنّٰی لَکِ ھٰذَا "یہ کہاں سے آیا ہے"؟ آپؑ نے جواب دیا ھُوَ مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ وَرِزْقُہُ اِنَّ اللّٰہَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ۔ اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ حضرت مریمؑ کا کھانا جنت ہی سے آیا تھا تو جناب فاطمہؑ زہرا وہ ہیں کہ جن کا خمیر رزقِ جنت سے تیار ہوا تھا۔

O...... اگر حضرت مریمؑ کی اللہ تعالیٰ نے بیس جگہ مدح فرمائی ہے تو جناب فاطمہؑ کے بھی اللہ تعالیٰ نے بیس نام رکھے ہیں اور ہر نام آپؑ کی فضیلت کی نشاندہی کرتا ہے جس کا ذکر ابن بابویہ نے "مَوْلَا فَاطِمَۃُ" میں کیا ہے۔ حضرت مریمؑ بنتِ عمران کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا کہ: "اَحْصَنَتْ فَرْجَھَا (سورہ تحریم آیت ۱۲) یعنی اُنھوں نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی) اس سے اُن کی عفت وعصمت مراد ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اُنھوں نے کیونکہ شادی نہیں کی اور شوہر سے اُن کی ذریت پیدا نہیں ہوئی اس لیے وہ قابل تعریف ہیں، اگر ایسا ہوتا تو اُن کا حمل اور وضع حمل خلاف عادت (معجزانہ طور پر) ہوتا جبکہ وہ عادت کے مطابق ہوا تو اس

Presented by www.ziaraat.com

سے ہمارا دعویٰ ثابت ہوا۔ اور ہمارے اس دعوے کی تائید اُن احادیث سے بھی ہوتی ہے جن میں تزویج و نکاح اور نسل بڑھانے کی مدح اور مجرد رہنے کی مذمت کی گئی ہے ۔ اور جناب فاطمہؑ زہرا اور ان کی اولادِ طاہرین سے آیت کے ذریعہ سے خطاب ہوا کہ " اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا (سورۂ احزاب، آیت: ۳۳) (بیشک اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ اے اہلِ بیت وہ تم سے ہر قسم کی نجاست کو دور رکھے اور تمہیں اس طرح پاک رکھے جس طرح کہ پاک رکھنے کا حق ہے) حسان بن ثابت نے اپنے قصیدے میں اسی کے پیشِ نظر یہ شعر کہے۔

"حضرت مریمؑ نے اپنی عصمت کی حفاظت کی اور اللہ نے اُن کو حضرت عیسیٰؑ جیسا چاند سا بیٹا دے دیا"۔

"اور جناب فاطمہؑ نے اپنی عصمت کی حفاظت کی تو اللہ نے اُن کو رسولؐ کے دو نواسے (امام حسنؑ و امام حسینؑ) دے دیئے"۔ (امالی شیخؒ)

فاطمہؑ عالمین کی عورتوں سے افضل

(11)......"کشف الغمۃ" اور "معالم العترۃ" میں انس سے روایت ہے کہ رسولؐ خدا نے ارشاد فرمایا "اُس اُمت کی بہترین عورت مریمؑ تھیں اور اِس اُمت کی بہترین عورت فاطمہؑ بنت محمدؐ ہیں"۔ احمد بن حنبل سے مروی ہے کہ انس کا بیان ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا کہ عالمین کی عورتوں میں تیرے لیے مریمؑ بنتِ عمران، خدیجہؑ بنتِ خویلد

Presented by www.ziaraat.com

اور فاطمہؑ بنتِ محمدؐ اور آسیہ بنت مزاحم زوجہ فرعون کافی ہیں۔ یہ بھی روایت ہے کہ تیرے لیے عالمین کی عورتوں میں سے مریمؑ بنتِ عمران، خدیجہؑ بنتِ خویلد اور فاطمہؑ بنتِ محمدؐ کافی ہیں ایک مرتبہ حضرت عائشہ نے جناب فاطمہ زہراؑ سے کہا، میں تمھیں خوشخبری سناتی ہوں کہ میں نے آپ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ اہل جنت کی عورتوں کی سردار چار ہیں مریم بنتِ عمران، فاطمہؑ بنتِ محمدؐ، خدیجہؑ اور آسیہؑ بنتِ مزاحم زوجہ فرعون

فاطمہؑ جنت کی عورتوں کی سردار

(12)..... مسند احمد بن حنبل میں حضرت عائشہ سے یہ روایت ہے کہ جناب فاطمہؑ زہرا کی رفتار سے بالکل رسولؐ خدا کی رفتار کے مشابہ تھی۔ ایک مرتبہ جناب فاطمہ زہراؑ اپنے پدر بزرگوار کے پاس آئیں تو آپؐ نے فرمایا، بیٹی خوش آمدید۔ پھر آپؐ نے اُن کو اپنی داہنی یا بائیں طرف بٹھالیا اور اُن کے کان میں چپکے سے کچھ کہا، جس سے جناب فاطمہؑ رونے لگیں۔ میں نے پوچھا کہ رسولؐ اللہ نے آپؑ سے کیا خاص بات کہی جس سے تم رونے لگیں۔؟ اس کے بعد پھر رسولؐ خدا نے دوبارہ اُن کے کان میں کچھ کہا تو فاطمہؑ ہنسنے لگیں اور میں نے کبھی کسی کو اتنا جلد روتے اور ہنستے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔ جب میں نے فاطمہؑ سے اس کا سبب پوچھا، تو اُنھوں نے جواب دیا۔ میں اپنے پدر بزرگوار کے راز کو فاش نہیں کرتی۔ مگر آپ کی رحلت کے بعد جب دوبارہ اُن سے پوچھا تو اُنھوں نے کہا کہ: رسولؐ اللہ نے پہلی مرتبہ یہ فرمایا تھا کہ "بیٹی! ہر سال جبرائیلؑ میرے سامنے قرآن مجید کو ایک مرتبہ پیش کرتے تھے لیکن اس سال اُنھوں نے دوبار پیش کیا۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ میری رحلت قریب

Presented by www.ziaraat.com

ہے اور تم میرے اہلِ بیتؑ میں سب سے پہلے میرے پاس آؤ گی۔ اور میں تمہارے لیے اچھا سلف ہوں۔ یہ سُن کر میں رونے لگی پھر آپؐ نے فرمایا' کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ تم اُمت کی تمام عورتوں اور مؤمنین کی تمام عورتوں کی سردار ہو۔؟ یہ سُن کر میں ہنسنے لگی۔ (کشف الغمہ جلد۲ص ۸)

جنابِ فاطمہؑ کو کلمۂ باقیہ کی بشارت

(13)......حضرت مریمؑ کو اللہ نے اُن کے بیٹے (عیسیٰؑ) کی یہ کہہ کر بشارت دی کہ اِنَّ اللّٰہَ یُبَشِّرُکِ بِکَلِمَۃٍ "(بے شک اللہ تجھے ایک کلمہ کی بشارت دیتا ہے) (سورۂ آل عمران، آیت:۴۵) اور جناب فاطمہؑ کو بھی حسنؑ و حسینؑ کی بشارت دی گئی اور حدیث میں ہے کہ ان دونوں کی ولادت کے موقع پر یوں بشارت دی گئی کہ رسولؐ خدا نے ان سے فرمایا' "بیٹی مبارک ہو تم سے ایک ایسا امام پیدا ہوگا جو اہلِ جنت کی سرداری کرے گا" اللہ نے امامت کے سلسلے کو نسلِ فاطمہؑ میں کامل کیا جیسا کہ خدا فرماتا ہے: وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهٖ (اور اس کو کلمہ باقیہ قرار دیا) اس کی نسل میں یعنی حضرت علی علیہ السلام کی نسل میں۔ (سورۂ احزاب، آیت: ۲۸) (مناقب)

(14)......ابنِ عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسولؐ خدا نے ارشاد فرمایا کہ "فاطمہ زہراؑ میرے سلسلے کی ایک گھنیری شاخ ہے جس نے اس کو اذیت دی' اُس نے مجھے اذیت دی' جس نے اسے مسرور کیا اس نے مجھے مسرور کیا' اللہ تعالیٰ فاطمہ

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

زہراؑ کی ناراضگی سے ناراض اور ان کی خوشی سے خوش ہوتا ہے۔" (معانی الاخبار)

(15)......علی بن عبدالعزیز کا بیان ہے کہ میں نے قاسم بن سلام کو رسولؐ خدا کی اس حدیث "اَلرَّحِمِ شَجَنَةٌ مِنَ اللّٰهِ" کی وضاحت کرتے ہوئے سنا انھوں نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ رحم ایک جال کی طرح آپس میں گتھی ہوئی قرابت کو جنم دیتا ہے۔ (معانی الاخبار)

دندانِ فاطمہؑ کی روشنی

(16)......انس بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت رسولؐ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت اہلِ جنت، جنت کی نعمتوں سے فیضیاب ہو رہے ہوں گے اور اہلِ جہنم عذابِ جہنم میں مبتلا ہوں گے تو یکایک اہلِ جنت دیکھیں گے کہ ایک طرف سے ایک نور ساطع ہوا اس وقت یہ لوگ ایک دوسرے سے کہیں گے کہ یہ نور کیسا ہے؟ شاید اللہ تعالیٰ نے ہماری طرف نگاہ مرحمت فرمائی ہے تو رضوانِ جنت جواب دے گا، نہیں، یہ بات نہیں ہے بلکہ حضرت علی علیہ السلام نے جناب فاطمہ زہراؑ سے مزاحاً کوئی بات کہی ہے اور آپؑ مسکرائی ہیں، یہ نور آپؑ ہی کے دندانِ مبارک سے ساطع ہوا ہے۔

قصرِ جناب فاطمہ زہراؑ

(17)......ابنِ عباس سے مروی ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا کہ جب شبِ معراج مجھے آسمان کی سیر کرائی گئی، اور میں جنت میں داخل ہوا تو وہاں میں نے قصرِ فاطمہ زہراؑ کو بھی اندر سے جا کر دیکھا، اس میں ستر ہزار قصر سرخ جوان ہوں گے وہ دیکھے جو

Presented by www.ziaraat.com

موتیوں سے مرصع تھے اور اس کے دروازے، دیواریں چھتیں یہ سب ایک ڈالی سے تراش کر بنائی گئی تھیں۔

حضرت علیؑ و فاطمہؑ کا تبسّم اور جنت میں روشنی

(18)...... کشف الغمہ ثعلبی اور ابوالسعادات کی کتاب الفضائل میں ہے قرآن مجید کی اس آیت: "وَلَا یَرَوْنَ فِیْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِیْرًا" (سورۂ دہر، آیت: ۱۳) (جنت میں نہ تو لوگ دھوپ دیکھیں گے اور نہ سردی محسوس کریں گے) مفہوم کیا ہے کہ ابنِ عباسؓ سے مروی ہے کہ اہلِ جنت جب جنت میں سکونت اختیار کریں گے تو ایک ایسا نور دیکھیں گے جس سے پوری جنت منور ہو جائے گی اور لوگ بارگاہِ الٰہی میں عرض کریں گے اے ہمارے پروردگار! تو نے اپنی اُس کتاب میں جو تو نے اپنے حبیب پر نازل فرمائی تھی، یہ ارشاد فرمایا تھا کہ "لَا یَرَوْنَ فِیْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِیْرًا" پھر یہ روشنی کیسی ہے؟ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک منادی ندا دے گا: سنو! اے اہلِ جنت، نہ یہ سورج کی روشنی ہے اور نہ چاند کی، بلکہ علیؑ و فاطمہؑ کو کسی بات پر تعجب ہوا ہے جس پر وہ مسکرائے ہیں ان کی ہی مسکراہٹ سے جنت کی ساری فضا منور ہو گئی ہے۔

نورِ فاطمہ زہراؑ چاند سے زیادہ روشن

(19)...... ایک طویل حدیث ہے کہ امام رضاؑ نے اس میں یہ بھی فرمایا کہ جب ہلالِ ماہِ رمضان طلوع ہوتا، اور جناب فاطمہ زہراؑ اس کے سامنے جاتیں تو آپؑ کے

Presented by www.ziaraat.com

چہرے کا نور اس ہلال پر غالب آجاتا تو وہ نظر نہیں آتا اور آپؑ اس کے سامنے سے ہٹ جاتیں تھیں تو وہ نظر آنے لگتا تھا"۔ (فضائل شہر رمضان)

(20)...... حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی عبادت اور اس کی حمد کے لیے تسبیح فاطمہؑ سے بہتر اور افضل اور کوئی شے نہیں اگر اس سے بہتر کوئی چیز ہوتی تو رسولؐ خدا یقیناً جناب فاطمہ زہراؑ کو اس تسبیح کے بدلے اس ہی کی تعلیم فرماتے (کافی)

فاطمہؑ کا ذکر انجیل میں

(21)...... حماد نے عبداللہ بن سلیمان سے روایت کی ہے کہ میں نے انجیل میں رسولؐ خدا کے اوصاف پڑھے اس میں یہ تھا کہ آپؐ نکاح تو بہت سے کریں گے مگر آپؐ کی اولاد کم ہوگی اور آپؐ کی نسل صرف ایک بابرکت (بی بی) لڑکی سے چلے گی جس کا گھر ایسی جنت میں ہوگا جس میں کسی بھی تکلیف کا گزر نہیں ہوگا اس کی پرورش نبیؐ آخر الزمان بالکل اسی انداز سے کریں گے جس انداز سے تمہاری ماں (حضرت مریمؑ) کی پرورش حضرت زکریاؑ نے کی تھی اُس کے دو لڑکے ہوں گے اور دونوں شہید ہوں گے۔ (امالی شیخ صدوقؒ)

فاطمہؑ کی ذریت پر آتشِ جہنم حرام

(22)...... عیون الاخبار رضا میں ہے کہ حضرت امام رضاؑ نے اپنے آبائے کرام سے روایت کی ہے کہ حضرت رسولؐ خدا نے ارشاد فرمایا کہ فاطمہؑ انتہائی عفت مآب اور باعصمت ہے اس لیے اللہ نے جہنم کو اُن کی ذریت پر (جلانا) حرام کیا ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

فاطمہؑ کا جنت میں داخلہ

(23)......حضرت رسولؐ خدا کا ارشاد ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو باطنِ عرش سے ایک منادی ندا کرے گا کہ اے اہلِ محشر اپنی اپنی آنکھیں بند کرلو کیونکہ دخترِ حبیبؐ خدا فاطمہؑ زہرا اپنے خدا کی طرف روانہ ہورہی ہیں اس کے بعد میری بیٹی اس شان سے روانہ ہوگی کہ اس کے لیے سبز حلے ہوں گے ستر ہزار حوریں اس کے آگے ہوں گی اور جب وہ جنت کے دروازے پر پہنچے گی تو وہاں امام حسنؑ کو کھڑا ہوا پائے گی اور امام حسینؑ بغیر سر کے لیٹے ہوں گے۔ آپؑ امام حسنؑ سے پوچھیں گی: بیٹا! یہ کون ہے؟ امام حسنؑ جواب دیں گے' مادرِ گرامی' یہ میرا بھائی حسینؑ ہے آپؑ کے بعد نانا کی امت نے اسے قتل کرکے سرتن سے جدا کردیا۔ اس وقت غیب سے آواز آئے گی' اے دخترِ حبیب کبریا! میں نے تمہیں تمہارے حسینؑ کا وہ حال خود تمہاری آنکھوں سے دکھایا جو تمہارے بابا کی امت نے اس کا کیا ہے اور اب تمہاری تشفی کے لیے یہ سامان کیا ہے کہ خلائق کا حساب میں اس وقت تک لینا شروع نہ کروں گا جب تک تم اور تمہاری ذریت اور تمہارے گروہ اور جو بھی ان کے ساتھ نیکی کرے وہ بھی جنت میں داخل نہ ہوجائے اور میری بیٹی فاطمہؑ اس کی ذریت' اس کے ماننے والے اور وہ افراد جنھوں نے اس کے ساتھ نیکی کی ہے اگرچہ وہ سب جنت میں داخل ہوجائیں گے اور اس آیت کا یہی مطلب ہے "لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْأَكْبَرُ" (ان کو قیامت کا ہول محزون نہ کرے گا) (سورۃ الانبیاء آیت ۱۰۳)

Presented by www.ziaraat.com

وَهُمْ فِي مَا اشْتَهَتْ أَنْفُسُهُمْ خَالِدُونَ یعنی (وہ اپنے پسندیدہ مقام پر ہمیشہ رہیں گے) (سورۃ الانبیاء آیت ۱۰۲) (تفسیر فرات ابن ابراہیم)

گنہگارانِ امّت کی شفاعت

(24)......امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک مرتبہ جابر بن عبداللہ انصاری نے میرے والد حضرت امام محمد باقرؑ سے عرض کیا: فرزندِ رسولؐ! میں آپؑ پر قربان، آپؑ اپنی جدۂ ماجدہ (فاطمہ زہراؑ) کی فضیلت میں کوئی ایسی حدیث بیان فرمائیں کہ جسے میں آپؑ کے ماننے والوں سے بیان کروں تو وہ بھی خوش ہو جائیں۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا سنو! میرے پدر بزرگوار نے میرے جد سے اور انھوں نے جناب رسولؐ اللہ سے روایت کی ہے کہ: "قیامت کے دن میدانِ حشر میں تمام انبیاء و مرسلین کے لیے نور کے منبر نصب کیے جائیں گے اور اس دن میرا منبر تمام انبیاء کے منبروں سے بلند ہوگا اور مجھے اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا اے محمدؐ! اس پر جا کر خطبہ دو پھر میں منبر پر جا کر ایسا فصیح و بلیغ خطبہ دوں گا کہ انبیاء میں سے ایسا خطبہ کسی نے سنا بھی نہ ہوگا اس کے بعد اوصیاء کے لیے نور کے منبر نصب کیے جائیں گے۔ ان میں ایک منبر میرے وصی علیؑ مرتضیٰ کے لیے بھی نصب ہوگا جو تمام اوصیاء کے منبروں سے بلند ہوگا اس کے بعد اولادِ انبیاء کے لیے نور کے منبر نصب ہوں گے ان میں سے دو منبر میرے باغ زندگی کے پھول حسنؑ و حسینؑ کے لیے نصب ہوں گے اور وہ دونوں بحکمِ خدا منبروں پر جا کر ایسے خطبے دیں گے کہ ایسے فصیح و بلیغ خطبے اولادِ انبیاء میں سے کسی نے نہ سنے ہوں گے، اس کے بعد جبرائیلؑ آواز دیں گے کہ کہاں ہیں فاطمہؑ

Presented by www.ziaraat.com

بنتِ محمدؐ کہاں ہیں خدیجہؑ بنتِ خویلد' کہاں ہیں مریمؑ بنتِ عمران کہاں' ہیں آسیہؑ بنتِ مزاحم' کہاں ہیں ام کلثوم والدہ یحییٰؑ بن زکریاؑ اور یہ سب سامنے آئیں گی اس وقت اللہ تعالیٰ اہلِ محشر کو خطاب کر کے پوچھے گا اے اہلِ محشر! بتاؤ' آج کے دن بڑائی اور بزرگی کس کے لیے ہے؟ تو: حضرت محمدؐ وعلیؑ وفاطمہؑ وحسنؑ وحسینؑ عرض کریں گے کہ اللہ واحد وقہار کے لیے ہے پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا' اے اہلِ محشر سنو! میں نے بزرگی محمدؐ وعلیؑ وفاطمہؑ حسنؑ وحسینؑ کے لیے قرار دی ہے لہٰذا اے اہلِ محشر! اپنی آنکھیں بند کر و اپنے سر جھکا لو تاکہ فاطمہ زہراؑ کی سواری جنت تک چلی جائے۔ اس اعلان کے بعد جبرائیلؑ جنت سے ایک عظیم الشان ناقہ لیکر آئیں گے جس کی مہار نو یہ تو موتیوں کی ہوگی اس پر مرجان کی عماری رکھی ہوگی اور وہ لاکر فاطمہ زہراؑ کے سامنے بٹھا دیا جائے گا آپؑ اس پر سوار ہوں گی اور جب وہ چلے گا تو ایک لاکھ فرشتے آپؑ کی داہنی طرف' ایک لاکھ فرشتے آپؑ کی بائیں طرف' ایک لاکھ فرشتے اپنے پروں پر بٹھا کر پرواز کریں گے تو اپنے داہنے اور بائیں طرف نگاہ کریں گی تو قدرت کی طرف سے آواز آئے گی: اے فاطمہؑ! کیا دیکھ رہی ہو؟ اے میرے حبیب کی دختر! میں نے تمھیں جنت میں داخل ہونے کا حکم تو دے دیا ہے۔

○...... شہزادی عرض کریں گی' پروردگار! میں چاہتی ہوں کہ یہ بھی دیکھ لوں کہ تیری نظر میں میری کتنی قدر و منزلت ہے۔؟ آواز آئے گی' اے دخترِ حبیب کبریا یہ دیکھنا ہے تو میدانِ حشر میں پلٹ آؤ' اور جس کے دل میں تمھاری یا تمھاری ذریت میں سے کسی کی محبت ہے اس کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں داخل کر دو۔ اس کے بعد امام جعفر صادق علیہ

Presented by www.ziaraat.com

السلام نے فرمایا کہ اے جابر! خدا کی قسم اُس دن میری جدۂ ماجدہ فاطمہ زہراؑ اپنے دوستوں کو میدانِ حشر سے چُن چُن کر یوں نکالیں گی جیسے طائر بیکار دانوں میں سے اچھے اچھے دانے نکال لیتا ہے پھر یہ دوستدارانِ فاطمہ زہراؑ آپ کی معیت میں دروازۂ جنت پر آئیں گے جب داخلہ کا وقت ہوگا تو بمشیتِ الٰہی یہ لوگ بھی ادھر اُدھر دیکھیں گے۔ تو: آوازِ قدرت آئے گی' اے میرے دوستو! اب تم کیوں پلٹ پلٹ کر اِدھر اُدھر دیکھ رہے ہو؟ میں نے تو تمھیں بھی اپنے حبیبؐ کی دختر فاطمہ زہراؑ کی شفاعت کی بناء پر بخش دیا ہے اور تمھیں جنت میں جانے کی اجازت دے دی ہے۔ وہ لوگ عرض کریں گے' پروردگار! ہم بھی چاہتے ہیں کہ تیری نظر میں جو ہماری قدر و منزلت ہے اس سے واقف ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوگا' اچھا تو ہم لوگ بھی میدانِ حشر میں پلٹ کر جاؤ اور دیکھو جس نے بھی دارِ دنیا میں فاطمہ زہراؑ کی خوشنودی کے لیے تمھیں دوست رکھا تھا اور فاطمہ زہراؑ کی محبت میں تمھیں کبھی کھانا کھلایا تھا' پانی پلایا' لباس پہنایا' یا تمھاری غیبت کو رد کیا تھا اُس کا بھی ہاتھ پکڑو اور اپنے ساتھ اسے بھی جنت میں داخل کرلو۔

(25)......ابنِ خالویہ کی کتاب ''الآل'' میں ہے کہ امام حسن عسکریؑ نے اپنے آبائے کرام سے روایت کی ہے کہ: جنابِ رسولِ خداؐ نے ارشاد فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ و حواؑ کو پیدا کیا تو وہ دونوں بڑے افتخار سے جنت کے باغوں میں گلگشت کرنے لگے اور آدمؑ نے حواؑ سے کہا خدا نے ہم سے بہتر کوئی بھی مخلوق پیدا نہیں کی۔ اللہ تعالیٰ نے جبرائیلؑ کو بذریعہ وحی حکم دیا کہ ہمارے اس بندے کو فردوسِ

Presented by www.ziaraat.com

بریں کی سیر کراؤ۔ جبرائیلؑ انھیں فردوس بریں میں لے گئے تو وہاں حضرت آدمؑ نے ایک حور کو دیکھا جو ایک مسند پر بیٹھی تھی اس کے سر پر نور کا تاج تھا' کانوں میں نور کے دو گوشوارے تھے اور تمام جنت اس کے چہرے کے نور سے جگمگا رہی تھی۔ حضرت آدمؑ نے جبرائیلؑ سے پوچھا کہ یہ حور کون ہے جس کے نور سے ساری جنت جگمگا رہی ہے؟ جبرائیلؑ نے کہا' یہ جناب فاطمہؑ بنت محمدؐ ہیں جو آخری زمانہ میں تمھاری ذریت سے ہوگی، حضرت آدمؑ نے پوچھا' یہ تاج کیسا ہے جوان کے سر پہ ہے؟ جبرائیلؑ نے کہا' یہ ان کے شوہر علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں۔ حضرت آدمؑ نے پوچھا' اور یہ گوشوارے کیسے ہیں؟ جبرائیلؑ نے کہا یہ ان کے دونوں بیٹے حسنؑ و حسینؑ ہیں۔ حضرت آدمؑ نے کہا' کیا یہ مجھ سے پہلے خلق کیے گئے ہیں؟ جبرائیلؑ نے جواب دیا' یہ تمھاری خلقت سے چار ہزار سال قبل اللہ تعالیٰ کے علم کی گہرائیوں میں موجود تھے۔

جناب فاطمہؑ کی رضا اللہ کی رضا

(26)......عیون الاخبار الرضا میں ہے کہ امام رضا علیہ السلام نے اپنے آبائے کرام سے روایت کی ہے کہ جناب رسولؐ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ فاطمہؑ کے ناراض ہونے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے، فاطمہؑ کے خوش ہونے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔

علی بن عمر بن علی نے ایک مرتبہ بیان کیا کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آبائے کرام سے روایت کی ہے کہ حضرت رسولؐ خدا نے جناب فاطمہؑ سے ارشاد فرمایا کہ: "اے فاطمہؑ! تمھاری ناراضگی اللہ کی ناراضگی ہے اور تمھاری خوشی اللہ کی خوشی ہے"۔ یہ سن کر صندل نامی ایک راوی امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت

Presented by www.ziaraat.com

میں آیا اور عرض کیا کہ یا ابا عبداللہ! یہ آجکل کے نوجوان آپؑ کی طرف منسوب کر کے ایسی حدیثیں بیان کرتے ہیں جن کو عقل تسلیم نہیں کرتی۔ آپؑ نے فرمایا' اے صندل وہ کون سی حدیثیں ہیں؟

O.....صندل نے کہا' ان سے ایک یہ حدیث ہے کہ آپؑ نے فرمایا ہے کہ جناب فاطمہؑ کی ناراضگی اللہ کی ناراضگی' اور فاطمہؑ کی رضا اللہ کی رضا ہے' آپؑ نے فرمایا' اے صندل' پھر اس میں حیرت کی کیا بات ہے؟ کیا تم لوگ یہ روایت نہیں بیان کرتے کہ ''اللہ تعالیٰ اپنے بندۂ مومن کی ناراضگی سے ناراض اور اُس کی خوشی سے خوش ہوتا ہے''؟ صندل نے کہا' جی ہاں۔ آپؑ نے فرمایا' پھر جناب فاطمہ زہرؑا کو کم از کم مؤمنہ تو ضرور ہی مانتے ہو' پھر ان کی ناراضگی اللہ کی ناراضگی اور ان کی خوشی اللہ کی خوشی ہے اس سے تم لوگوں کو کیوں انکار ہے؟ صندل نے کہا' (اب بات سمجھ میں آ گئی) واقعاً' اللہ تعالیٰ اپنے پیغام کو جسے چاہے حوالہ کرے۔ (امالی شیخ صدوق' احتجاج طبرسی)

(27)......ابو صالح موذن نے ابنِ مسعود سے روایت کی ہے کہ میں نے رسولؐ خدا کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ جب میں نے خدا کے حکم سے فاطمہؑ کا عقد علیؑ سے کر دیا تو جبرائیلؑ نے مجھ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک موتیوں کا باغ ایسا بنایا ہے کہ جس کے ایک درخت سے دوسرے درخت کے درمیان موتی و یاقوت اور سونے کے ٹکڑے بکھرے ہوئے ہیں اس باغ کا سائبان زبرجد سبز کا ہے جس میں موتیوں کے طاقچے ہیں جن میں یاقوت جڑے ہوئے ہیں اس کی دیواروں میں سونے چاندی' موتی اور زبرجد کی اینٹیں لگی ہوئی ہیں پھر اس میں جابجا چشمے جاری ہیں اور نہریں بہہ رہی ہیں

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

نہروں پر موتیوں کے برج ہیں' جو طرح طرح کے درختوں کے جھنڈ میں گھرے ہوئے ہیں اور اسی طرح اس باغ کے اندرونی حصے میں بہت سے گنبد نما قصر ہیں ہر قصر میں ایک حور ہے ہر قصر کے سو دروازے ہیں' ہر دروازے پر دو کنیزیں اور دو درخت ہیں' ہر قصر میں ایک مسند ہے' قصر کی دیواروں پر آیت الکرسی تحریر ہے۔ حضرت رسول اللہ نے جبرائیلؑ سے پوچھا' اخی جبرائیلؑ! یہ کس کا قصر ہے؟

O......انھوں نے جواب دیا' یہ قصر حضرت علی ابنِ ابی طالبؑ اور آپ کی دختر حضرت فاطمہؑ زہرا کے لیے ہے اور یہ ان کی اس جنت کے علاوہ ہے جس کے وہ مالک ہیں یہ تو اللہ نے (ان کی شادی کے موقع پر) الگ سے ایک تحفہ انھیں دیا ہے' تاکہ آپ کی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچے۔

جناب فاطمہؑ کے لیے اللہ کا سلام

(28)......امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب حضرت خدیجہؑ نے رحلت فرمائی تو جناب فاطمہؑ ہر وقت رسولؐ اللہ کے ساتھ ساتھ رہتیں اور پوچھا کرتیں کہ بابا جان میری مادر گرامی کہاں ہیں اور رسولؐ خدا انھیں کوئی جواب نہ دیتے آپؑ بار بار یہی سوال کرتیں اور آپؐ پریشان تھے کہ بیٹی کو کیا جواب دیں کہ اتنے میں جبرائیلؑ نازل ہوئے اور عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! آپ کا پروردگار' آپ کو حکم دیتا ہے کہ آپؐ فاطمہ سے میرا سلام کہیں اور اُسے بتادیں کہ تمھاری مادر گرامی ایک ایسے سونے کے مکان میں ہیں کہ جس کے ستون یاقوت سرخ کے ہیں آسیہ زنِ فرعون اور مریمؑ بنتِ عمران ان کی ہمنشینی میں ہیں۔ جب آپؐ نے جناب فاطمہؑ کو اللہ کا سلام پیغام پہنچایا

www.ziaraat.com Sakeena Sakina

Presented by www.ziaraat.com

"تو جناب فاطمہؑ نے عرض کیا" بابا جان! میری طرف سے کہہ دیجیے کہ اللہ خود سلام ہے اسی سے سلام کی ابتدا ہے اور اسی پر سلام کی انتہا ہے۔

جناب فاطمہؑ کا فرشتوں سے بات کرنا

(29)...... جناب فاطمہ زہرا کا نام محدثہ اس لیے رکھا گیا کہ آسمان سے فرشتے نازل ہو کر آپؑ کو بھی اسی طرح پکارتے تھے جس طرح حضرت مریم بنتِ عمران کو پکارتے تھے وہ کہتے تھے اے فاطمہ! إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفَاكِ عَلَىٰ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ (اللہ نے تمھیں منتخب فرمایا اور پاک رکھا اور عالمین کی تمام عورتوں میں منتخب کیا۔) (سورۂ آلِ عمران، آیت: ۴۲) اے فاطمہؑ! اقْنُتِي لِرَبِّكِ وَاسْجُدِي وَارْكَعِي مَعَ الرَّاكِعِينَ (سورۂ آل عمران، آیت: ۴۳) فاطمہ زہرؑا فرشتوں سے کلام کیا کرتی تھیں اور فرشتے ان سے گفتگو کیا کرتے تھے ایک رات ان معظمہ نے فرشتوں سے فرمایا "کیا مریمؑ بنتِ عمران کو عالمین کی عورتوں پر فضیلت حاصل نہیں تھی؟ انھوں نے کہا "جی ہاں مریمؑ بنتِ عمران کو اپنے زمانے کی عورتوں پر فضیلت حاصل تھی لیکن آپ کو اللہ نے آپ کے زمانے کی عورتوں پر اور مریمؑ کے زمانے کی عورتوں پر بلکہ تمام اوّلین و آخرین کی عورتوں پر فضیلت عطا فرمائی۔ (علل الشرائع، دلائل امامت طبری)

Presented by www.ziaraat.com

جناب فاطمہؑ کے لیے جنت سے انگوٹھی کا آنا

(30)......ایک مرتبہ جناب فاطمہ زہراؑ نے اپنے پدر بزرگوار سے ایک انگوٹھی کی درخواست کی۔ آپؐ نے فرمایا' بیٹی تمہیں ایک ایسی چیز بتادوں جو انگوٹھی سے بھی بہتر ہو جناب فاطمہ زہراؑ نے عرض کیا' بتایئے۔ آپؐ نے فرمایا نماز سے فارغ ہونا تو اللہ تعالیٰ سے انگوٹھی مانگنا تمہاری حاجت پوری ہوگی، جناب فاطمہ زہراؑ نے ایسا ہی کیا نمازِ شب کے بعد آپ نے اللہ تعالیٰ سے انگوٹھی کے لیے دعا کی تو غیب سے آواز آئی: "اے فاطمہؑ جو چیز تم نے ہم سے طلب کی ہے وہ تمہارے مصلے کے نیچے رکھی ہے۔ فاطمہؑ نے مصلیٰ اٹھایا تو اس کے نیچے سے یاقوت کی ایک انمول انگوٹھی ملی۔ آپؑ نے اسے پہن لیا اور خوش ہوئیں جب رات کو سونے کے لیے لیٹیں تو خواب میں دیکھا کہ آپؑ جنت میں ہیں وہاں آپؑ نے تین ایسے قصر دیکھے جن کی نظیر خود جنت میں بھی نہ تھی۔ آپ نے پوچھا' یہ قصر کس کے ہیں؟

O......جواب ملا' یہ قصر جناب فاطمہؑ بنتِ محمدؐ کے ہیں۔ یہ سن کر آپؑ ان میں سے ایک قصر میں داخل ہوئیں تو دیکھا کہ اس میں ایک تخت ہے جس کے صرف تین پائے ہیں چوتھا نہیں ہے۔ پوچھا کہ اس کے تین پائے کیوں ہیں چوتھا کہاں گیا (جس کی وجہ سے یہ ٹیڑھا ہے) جواب ملا کہ اس کی مالکہ نے اللہ سے انگوٹھی طلب کی تھی اللہ کے حکم سے وہ انگوٹھی اس تخت کے چوتھے پائے سے بنا کر دے دی گئی ہے اس لیے یہ تخت ناقص ہو گیا۔ جب صبح ہوئی تو جناب فاطمہؑ زہرا نے اپنے پدر بزرگوار سے جا کر یہ خواب بیان کیا آپؐ نے فرمایا: اے آلِ عبدالمطلب تمہارے لیے یہ دنیا نہیں ہے

Presented by www.ziaraat.com

آخرت ہے تمہاری وعدہ گاہ جنت ہے دنیا تمہارے کام کی نہیں' یہ فانی ہے پھر فرمایا' بیٹی' وہ انگوٹھی تم دوبارہ مصلے کے نیچے رکھ دو۔ چنانچہ جناب فاطمہ زہراؑ نے وہ انگوٹھی مصلّے کے نیچے رکھ دی جب رات کو سوئیں تو دوبارہ وہی قصر دیکھا' اندر گئیں اور اس تخت پر نظر کی تو دیکھا کہ اس کے چاروں پائے موجود ہیں۔ آپؑ نے کسی سے دریافت فرمایا کہ "یہ تخت اب کس طرح درست حالت میں ہو گیا پہلے تو صرف اپنے تین پایوں پر کھڑا تھا لیکن اب چوتھا پایہ بھی موجود ہے؟" جواب ملا کہ انگوٹھی جو اس پائے سے بنائی گئی تھی واپس آگئی ہے اس لیے یہ تخت بھی اپنی اصلی حالت پر نظر آرہا ہے۔ (مناقب ابنِ شہر آشوب)

اللہ کو جناب فاطمہؑ کا رنجیدہ ہونا گوارا نہیں

(31)...... صحیح دار قطنی میں ہے کہ ایک مرتبہ حضرت رسولؐ اللہ نے ایک چور کے ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا' اس چور نے کہا' یا رسولؐ اللہ اسلام لانے میں تو آپؐ نے اس کو بڑھانے کا حکم دیا تھا اور اب خود ہی اس کو کاٹنے کا حکم دے رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا "لَوْ كَانَتْ اِبْنَتِيْ فَاطِمَةَ" اگر میری بیٹی فاطمہؑ بھی اس جُرم کا ارتکاب کرتی تو میں اس کو بھی معاف نہ کرتا۔ جب جناب فاطمہ زہراؑ نے سنا تو آپ کو رنج ہوا اللہ تعالیٰ کو آپؑ کا رنجیدہ ہونا گوارا نہ ہوا تو رسولؐ خدا کے لیے یہ آیت نازل فرمائی "لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ" (سورۂ زمر، آیت: ۶۵) (اے رسولؐ!) اگر تم نے شرک کیا ہوتا تو تمہارا سارا عمل حبط کر لیا جاتا۔" اللہ تعالیٰ کا یہ قول

Presented by www.ziaraat.com

سن کر رسولِ خدا کو رنج ہوا تو یہ آیت نازل ہوئی (تا کہ آپ کا رنج دور ہو جائے) لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا (اے ہمارے حبیبؑ!) اگر ان میں (آسمان و زمین میں) اللہ کے علاوہ دوسرے معبود بھی ہوتے تو اُن دونوں میں فساد برپا ہو جاتا۔) (سورۂ انبیاء، آیت:۲۲)

O......یہ سن کر رسولِ خدا کو تعجب ہوا تو حضرت جبرائیلؑ نازل ہوئے انھوں نے کہا کہ آپؐ کے اس جملے سے فاطمہؑ کو رنج ہوا اس لیے پہلی آیت اس کو خوش کرنے کے لیے نازل کی تھی لیکن جب تمھیں رنجیدہ دیکھا تو دوسری آیت تمھاری خوشی کے لیے نازل کی۔ (صحیح دار قطنی۔ مناقب شہر آشوب)

(32)......کتاب الفضائل و کتاب الروضہ میں ہے کہ ایک دن جناب رسولِ خدا حضرت علی علیہ السلام کے گھر تشریف لے گئے تو دیکھا کہ حضرت علیؑ اور جناب فاطمہؑ دونوں مل کر چکی میں آٹا پیس رہے ہیں آپؐ نے فرمایا' تم دونوں میں سے کون تھک گیا ہے؟ حضرت علی علیہ السلام نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ! فاطمہؑ (تھک گئی ہیں) آپؐ نے فرمایا' بیٹی اٹھو! آپؑ اٹھ گئیں تو خود جناب رسولؐ اللہ ان کی جگہ بیٹھ کر حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ آٹا پیسنے لگے۔ (کتاب الفضائل۔ کتاب الروضہ)

آسیہ گردانی بذریعہ وحی

(33)......حسن بصری اور ابنِ اسحاق نے عمار اور میمونہ سے روایت کی ہے اُن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ہم نے جناب فاطمہ زہراؑ کو سوتا ہوا پایا اور دیکھا کہ آپؑ کی آٹا

Presented by www.ziaraat.com

پیسنے کی چکی خود بخود چل رہی ہے لہٰذا ہم نے یہ واقعہ حضرت رسولؐ اللہ کو سنایا۔ آپ نے ارشاد فرمایا' اللہ کو علم تھا کہ اس کی کنیز تھک کر سو گئی ہے اس لیے اس نے چکی کو بذریعہ وحی حکم دیا کہ گردش کر۔ وہ گردش کرنے لگی۔

فرشتے اور گہوارہ

(34)......اس روایت کو ابوالقاسم بستی نے مناقب حضرت امیرالمؤمنین علیہ السلام میں اور ابوصالح موذن نے اپنی کتاب اربعین میں اور ابن فیاض نے شرح الاخبار میں تحریر کیا ہے کہ بسا اوقات حضرت فاطمہ زہرؑا نماز و عبادت میں مشغول ہوئیں اور آپ کے بچے (حسنؑ و حسینؑ) رونے لگے تو دیکھا جاتا کہ گہوارہ ہلنے لگا' اور فرشتہ اس کو ہلا رہا تھا۔

(35)......حضرت سلمان فارسیؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ جناب فاطمہ زہرؑا بیٹھی ہوئی تھیں' آپ کے سامنے چکی تھی جس میں جو پیس رہی تھیں اور اس کے دستے پر آپؑ کے ہاتھوں سے نکلا ہوا خون بھی لگا ہوا تھا اور گھر کے ایک گوشے میں حضرت امام حسینؑ بھوک سے بلبلا رہے تھے میں نے دیکھا تو عرض کیا' بنتِ رسولؐ! آپؑ کے ہاتھ سے خون بہنے لگا ہے آپ کے یہاں فضہ بھی تو موجود ہے یہ کام ان کے حوالے کیجیے۔ آپؑ نے فرمایا' نہیں' میرے پدر بزرگوار نے مجھے ہدایت فرمائی ہے کہ ایک دن فضہؓ سے کام لو اور ایک دن تم خود کام کرو کل وہ کام کر چکی ہے آج میری باری ہے۔ میں نے عرض کیا' اچھا' میں بھی تو آپؑ کے پدر بزرگوار کا آزاد کردہ غلام ہوں مجھے حکم دیجیے کہ میں جا کر چکی پیسوں یا آپؑ کے فرزند حسینؑ کو بہلاؤں۔

Presented by www.ziaraat.com

○.....آپ نے فرمایا' تم چکی پیس لو' اپنے بیٹے کو میں ہی بہتر صورت سے بہلا سکتی ہوں چنانچہ میں جَو پیسنے لگا اور ابھی تھوڑے سے ہی جو پیسے تھے کہ مسجد میں نماز کے لیے اقامت شروع ہوگئی۔ میں نے چکی چھوڑی اور جا کر جناب رسولؐ اللہ کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب نماز سے فارغ ہوا تو وہاں حضرت علیؑ مل گئے۔ میں نے اُن سے سارا حال بیان کیا وہ آبدیدہ ہو گئے اور فوراً مسجد سے گھر واپس تشریف لائے۔ پھر وہاں سے مسکراتے ہوئے پلٹے۔ حضرت رسولؐ اللہ نے مسکرانے کا سبب پوچھا؛ تو حضرت علی علیہ السّلام نے عرض کیا' میں ابھی فاطمہؑ زہرا کے پاس گیا تھا' میں نے دیکھا کہ وہ لیٹی ہوئی ہیں اُن کے سینے پر حسینؑ سو رہے ہیں سامنے چکی رکھی ہوئی ہے جو خود بخود چل رہی ہے چلانے والا نظر نہیں آتا۔ یہ سن کر آپ مسکرائے اور فرمایا' اے علیؑ! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو زمین پر گھومتے رہتے ہیں جن کا یہ کام ہے کہ قیامت تک محمدؐ وآلِ محمدؐ کی خدمت کرتے رہیں (الخرائج والجرائح)

(36)..... کتاب تنبیہ الخواطر میں ہے کہ بعض اوقات ایسا ہوتا تھا کہ رسولؐ خدا اور دوسرے لوگ نماز کے وقت مسجد میں بیٹھے ہوئے بلالؓ کا انتظار کر رہے تھے کہ وہ آ کر اذان کہیں تا کہ نماز شروع کی جائے۔ بلالؓ جب کچھ تاخیر سے پہنچے تو رسولؐ خدا نے تاخیر کی وجہ دریافت کی، تو بلالؓ نے جواب میں عرض کیا یا رسولؐ اللہ! میں شہزادی فاطمہؑ کے مکان کی طرف سے گذر رہا تھا کہ دیکھا تو آپؑ اپنے بیٹے حسنؑ کو گود میں لیکر چکی پیس رہی ہیں اور روتی ہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ اگر آپؑ کی مرضی ہو تو

Presented by www.ziaraat.com

میں آپؐ کے بیٹے کو بہلاؤں یا آپؐ اپنے بیٹے کو بہلائیں چکی میں پیس دوں۔ جناب فاطمہؑ زہرا نے فرمایا' نہیں بچے کو تم مجھ سے بہتر نہ بہلا سکو گے۔ میں نے یہ جواب سُن کو چکی سنبھالی اور پیسنے لگا' اِس لیے آنے میں تاخیر ہوئی۔ آپؐ نے فرمایا' تم نے فاطمہؑ پر ترس کھایا' اللہ تم پر رحم فرمائے گا۔

جناب فاطمہؑ کیلئے طعام جنت کا آنا

(37)......تفسیر عیاشی میں امام محمدؑ باقر علیہ السّلام سے روایت ہے کہ جناب فاطمہؑ اور حضرت علیؑ نے گھر کے کام آپس میں تقسیم کر لیے تھے۔ چنانچہ جناب فاطمہؑ نے اندرون خانہ کے کام' آٹا تیار کرنا' اسے گوندھنا' روٹی پکانا اور گھر صاف ستھرا رکھنا اپنے ذمہ لیا تھا اور حضرت علیؑ نے باہر کے کام' اناج مہیا کرنا' ایندھن جمع کرنا وغیرہ ذمہ لیا تھا۔ ایک دن حضرت علیؑ نے جناب فاطمہؑ زہرا سے پوچھا' آج تمہارے پاس کھانے کے لیے کیا ہے؟ اُنھوں نے کہا' اُس ذات کی قسم جس نے آپؑ کے حق کو بلند کیا ہے' میرے گھر میں تین دن سے کچھ نہیں ہے جو کچھ تھا وہ آپؑ کے سامنے حاضر کرتی رہی۔ حضرت علی علیہ السّلام نے فرمایا' پھر تم نے مجھ سے کیوں نہیں کہا۔

○......جناب فاطمہؑ زہرا نے فرمایا' مجھے میرے پدر بزرگوار نے منع فرمایا ہے کہ آپؑ سے کسی چیز کا سوال کروں' اور یہ بھی فرمایا ہے کہ بیٹی اگر تیرا ابن عم کچھ گھر میں لائے تو لے لینا ورنہ اس سے کچھ نہ مانگنا۔ یہ جواب سُن کر حضرت علیؑ گھر سے باہر تشریف لے گئے اور کسی سے ایک دینار قرض لیا۔ ابھی واپس گھر بھی نہ پہنچے تھے کہ راستے میں مقدادؓ سے ملاقات ہوگئی۔ علیؑ نے دریافت فرمایا' اے مقدادؓ! خیریت تو ہے' اس وقت

Presented by www.ziaraat.com

تم گھر سے کیسے نکلے؟ مقدادؓ نے جواب دیا: یا امیرالمؤمنینؑ! اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو عظیم المرتبت بنایا، میں اس وقت شدید بھوک کی وجہ سے گھر سے نکلا ہوں۔

O......راوی کا بیان ہے کہ میں نے امام باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ کیا اُس وقت رسولؐ خدا موجود تھے؟ آپؑ نے فرمایا: ہاں اُس وقت رسولؐ خدا زندہ تھے۔ بہرحال حضرت علی علیہ السلام نے مقدادؓ سے فرمایا: میں بھی اسی وجہ سے گھر سے آیا ہوں تاکہ کچھ آزوقہ مہیا کر کے گھر میں لے جاؤں۔ مجھے ایک دینار قرض مل گیا ہے، مگر اب تم اسے لے جاؤ اور اپنی ضرورت پوری کرو۔ حضرت علی علیہ السلام مقدادؓ کو دینار دے کر گھر تشریف لائے تو دیکھا کہ رسولؐ اللہ تشریف فرما ہیں اور فاطمہؑ نماز میں مشغول ہیں اور ان دونوں کے درمیان کوئی چیز سرپوش سے ڈھکی ہوئی رکھی ہے۔ نماز سے فارغ ہو کر فاطمہؑ نے سرپوش ہٹا کر دیکھا تو ایک طبق میں گوشت اور روٹی رکھی ہوئی تھی۔ حضرت علی علیہ السلام نے پوچھا: اے بنتِ رسولؐ! یہ طعام تمہارے پاس کہاں سے آیا ہے؟ جناب فاطمہؑ نے فرمایا: "هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔" (یہ اللہ نے بھیجا ہے اور اللہ (تو) جسے چاہتا ہے بے حساب رزق عطا فرماتا ہے۔ حضرت رسولؐ خدا نے ارشاد فرمایا: اے علیؑ! میں تمہاری اور فاطمہؑ کی مثال بیان کروں؟ حضرت علی علیہ السلام نے عرض کیا: جی ہاں بیان فرمائیے۔ آپؐ نے فرمایا: تمہاری مثال زکریاؑ جیسی ہے۔ جس وقت وہ جناب مریمؑ کے پاس محراب میں داخل ہوتے تھے اور اُن کے پاس کھانا دیکھتے تو کہتے تھے: اے مریمؑ! یہ کھانا تمہارے پاس کہاں سے آیا ہے؟ تو وہ فرماتیں: یہ اللہ کے پاس سے

Presented by www.ziaraat.com

آیا ہے اور اللہ تو جسے چاہتا ہے بے حساب رزق عطا فرماتا ہے۔ الغرض پھر سب نے طبق سے ایک ماہ تک کھانا کھایا اور ابھی وہ طبق ہے جس سے حضرت قائم آل محمدؑ کھانا تناول فرمائیں گے۔ وہ طبق ہمارے پاس اب بھی موجود ہے۔ (تفسیر عیاشی)

(38)......ایک دن صبح کو حضرت علی علیہ السلام نے جناب فاطمہ زہراؑ سے دریافت فرمایا: کہ کیا کچھ کھانے کے لیے موجود ہے؟ جناب فاطمہ زہراؑ نے فرمایا' نہیں' اس وقت تو گھر میں کچھ نہیں ہے۔ یہ سُن کر حضرت علی علیہ السلام گھر سے باہر چلے گئے اور کسی سے ایک دینار قرض لیا تاکہ اس سے کچھ کھانے کا سامان خریدیں۔ ناگاہ مقدادؓ پر نظر پڑی' وہ بھی اسی فکر میں تھے۔ آپؑ نے وہ دینار مقدادؓ کے حوالے فرمایا' اور خود مسجد رسولؐ میں پہنچے۔ وہاں' ظہر و عصر کی نماز جناب رسولؐ خدا کے ساتھ ادا کی۔ پھر آپؐ نے انتہائی مشفقانہ انداز میں حضرت علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑا اور جناب فاطمہ زہراؑ کے مکان پر تشریف لائے۔ آپؐ نے دیکھا کہ فاطمہؑ اپنے مصلّے پر ہیں اور اُن کے پیچھے ایک بڑا پیالہ رکھا ہوا ہے جس سے (کھانے کی) خوشبو آرہی ہے۔ جناب فاطمہ زہراؑ نے آپؐ کی آواز سُنی تو حجرے سے باہر نکلیں' باپ کو سلام کیا' رسولؐ خدا اپنی بیٹی کی سب سے زیادہ عزت کرتے تھے چنانچہ آپؐ کے سر پر ہاتھ رکھا اور فرمایا' بیٹی شام ہوگئی ہے اب ہمارے لیے کھانے کا انتظام کرو۔ جناب فاطمہؑ نے وہ پیالہ لاکر رسولؐ خدا کے سامنے رکھ دیا۔

O......آپؐ نے پوچھا! بیٹی یہ کھانا کہاں سے آیا ہے۔ ایسا خوش رنگ خوشبودار اور لذیذ کھانا تو میں نے کبھی دیکھا بھی نہیں تھا۔ اس کے بعد آپؐ نے حضرت علیؑ کے

Presented by www.ziaraat.com

دوش پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: سنو یہ تمہارے اُس دینار کا بدلہ ہے (جو تم نے مقداؓد کو دیدیا تھا)۔ واقعاً اللہ جسے جو چاہتا ہے بے حساب رزق عطا فرماتا ہے۔ (الخرائج والجرائح)

(39)...... علامہ زمخشری نے اپنی تفسیر "کشاف" میں حضرت زکریاؑ اور حضرت مریمؑ کا قصہ تحریر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ مروی ہے کہ ایک مرتبہ قحط کا زمانہ تھا۔ رسولؐ خدا بھوکے تھے جناب فاطمہؑ زہرا نے آپؐ کے لیے دو روٹیاں اور تھوڑا سا گوشت ایک پیالے میں رکھ کر بھیج دیا۔ آپؐ وہ پیالہ لیے ہوئے بیٹی کے پاس تشریف لائے اور فرمایا بیٹی! اِدھر آؤ، جب آپؑ تشریف لائیں تو آپؐ نے اُس پیالے کا ڈھکن اُٹھایا اور دیکھا کہ پورا پیالہ روٹی اور گوشت سے بھرا ہوا ہے۔ یہ دیکھ جناب فاطمہؑ کو بڑی حیرت ہوئی آپؑ سمجھ گئیں کہ یہ اللہ کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ رسولؐ خدا نے دریافت فرمایا: بیٹی! یہ اتنا زیادہ کھانا کہاں سے آگیا تھا جو تم نے میرے لیے بھیج دیا۔ جناب فاطمہؑ زہرا نے فرمایا: بابا! یہ اللہ کی طرف سے آیا ہے بیشک اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق عطا فرماتا ہے۔

○...... رسولؐ خدا نے فرمایا: اُس کا شکر ہے جس نے تمہیں بنی اسرائیل کی سیدۂ نساء (حضرت مریمؑ) کی شبیہ بنا دیا۔ اِن کے بعد آنحضرتؐ نے حضرت علیؑ و امام حسنؑ و امام حسینؑ اور تمام اہل بیتؑ کو بلا لیا۔ سب نے مل کر کھانا کھایا، اس کے باوجود جتنا کھانا اُس پیالے میں پہلے سے موجود تھا اُتنا ہی کھانا کھا لینے کے بعد باقی رہ گیا۔ جناب فاطمہؑ نے وہ باقی کھانا اپنے تمام پڑوسیوں میں تقسیم کر دیا۔

(40)...... جابر بن عبداللہ انصاری کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت رسولؐ اللہ نے کئی

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

دن سے کچھ کھایا نہ تھا، سخت بھوک محسوس فرما رہے تھے۔ آپ کی ازواج کے یہاں کچھ نہ تھا۔ آپؐ جناب فاطمہ زہراؑ کے گھر تشریف لائے اور فرمایا: بیٹی! کچھ کھانے کے لیے اگر ہو تو لے آؤ۔ جناب فاطمہؑ نے فرمایا: بابا جان! میرے پاس بھی کھانے کیلئے کچھ نہیں ہے آپؐ وہاں سے اپنے بیت الشرف تشریف لے گئے۔ اسی وقت جناب فاطمہؑ کی کنیز آپؑ کے پاس دو روٹیاں اور کچھ گوشت لیکر حاضر ہوئی۔ آپؑ نے اُسے لیکر ایک ٹوکری میں رکھ کر ڈھک دیا اور فرمایا' خدا کی قسم! میں اسے خود کھانے یا کسی کو کھلانے سے بہتر یہ سمجھتی ہوں کہ اپنے بابا کو کھلا دوں' حالانکہ اس وقت آپؑ خود اور بچے وغیرہ بھی بھوکے تھے آپؑ نے فوراً حسنؑ و حسینؑ کو رسولؐ خدا کے بلانے کے لیے بھیجا آپ تشریف لائے۔ جناب فاطمہؑ نے عرض کیا' بابا! اللہ تعالیٰ نے کچھ کھانے کے لیے طعام بھیجا ہے جسے میں نے آپؐ کے لیے رکھ دیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' بیٹی لاؤ' دیکھیں اللہ تعالیٰ نے کیا بھیجا ہے؟ جناب فاطمہؑ نے ٹوکری کھول کر دیکھی تو پوری ٹوکری روٹیوں اور گوشت سے بھری ہوئی تھی یہ دیکھ کر آپ کو مکمل یقین ہو گیا کہ یہ واقعاً اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے آپؑ نے اللہ کا شکر ادا کیا اور اپنے پدر گرامی پر درود بھیجا اور اُس کو لے کر آپؐ کے پاس آئیں رسولؐ خدا نے بھی اللہ کا شکر ادا کیا اور پوچھا: بیٹی! تم تو کہتی تھیں کہ تھوڑا سا کھانا ہے' یہ تو کافی مقدار میں ہے ۔جناب فاطمہؑ نے عرض کیا' ہاں بابا! کیونکہ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ (یہ اللہ کی طرف سے آیا ہے بے شک اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق عطا فرماتا ہے۔ پھر رسولؐ خدا نے حضرت علیؑ کو بلایا' بچوں

www.Ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

(حسنؑ وحسینؑ) کو بھی بلایا اور سب نے مل کر کھانا کھایا' تمام ازواج کو بھی کھلایا
۔جناب فاطمہؑ فرماتی ہیں کہ اتنے آدمیوں نے کھانا کھایا' اس کے باوجود اس ٹوکری
میں کچھ کمی نہ ہوئی کھانا جیسے اس میں بھرا ہوا تھا تب میں نے اپنے پڑوسی کو بھی وہ کھانا
کھلایا اللہ تعالیٰ نے اس میں بڑی برکت عطا فرمائی۔ (الخرائج والجرائح)

طعام جنت کا آنا اور شیطان کا سوال

(40)......حضرت امیر المؤمنینؑ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ جناب فاطمہ زہراؑ کی
کچھ طبیعت ناساز ہوئی جناب رسولؐ خدا آپؑ کی عیادت کے لیے تشریف لائے بیٹی
کے پاس بیٹھ گئے پوچھا بیٹی! کیا حال ہے؟ فاطمہؑ نے عرض کیا' بابا اس وقت کوئی اچھی
چیز کھانے کو جی چاہتا ہے۔ یہ سن کر رسولؐ خدا گھر کے اندر سے ایک طبق اٹھا کر لے
آئے جس میں ملنے' پنیر' میٹھی روٹی اور انگوروں کے خوشے تھے' اور جناب فاطمہ زہراؑ
کے سامنے رکھ دیا پھر آپؐ نے اس پر بِسْمِ اللّٰہِ پڑھ کر دم کیا اور کہا آؤ ہم سب مل کر
کھائیں۔ چنانچہ آپؐ کے ساتھ جناب فاطمہ زہراؑ' حضرت علیؑ اور امام حسنؑ و امام
حسینؑ نے کھانا شروع کیا کہ اتنے میں کسی نے دروازے پر آ کر سوال کیا اور کہا
اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اللہ تعالیٰ نے جو رزق تمہیں دیا ہے اس میں سے کچھ مجھے بھی
کھلاؤ۔ جناب رسولؐ خدا نے ڈانٹ کر کہا' دور ہو جا مردود۔ جناب فاطمہ زہراؑ نے
عرض کیا' بابا! آپؐ نے تو کبھی کسی سائل کو اس طرح ڈانٹ کر نہیں بھگایا' آج یہ کیا
بات ہے؟ آپؐ نے فرمایا' بیٹی! یہ شیطان مردود تھا' جب جبرائیلؑ جنت سے یہ کھانا

Presented by www.ziaraat.com

تمہارے لیے لائے تو شیطان مردود نے چاہا کہ اس میں سے اسے بھی کچھ مل جائے لیکن وہ اس کا مستحق نہیں ہے۔ (مصباح الانوار)

جناب فاطمہؑ کی بھوک اور رسولؐ خدا

(41)...... عمران بن حصین کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ جناب رسولؐ خدا کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ وہاں جناب فاطمہ زہراؑ تشریف لائیں' بھوک کی شدت سے اُن کا چہرہ متغیر ہو رہا تھا۔ آپؐ نے دیکھا تو فرمایا' بیٹی قریب آؤ۔ جب آپؑ قریب آ گئیں تو رسولؐ خدا نے دعا فرمائی' اے بھوکوں کو سیر کرنے والے پروردگار! اے پستی کو بلندی عطا کرنے والے! فاطمہؑ کی بھوک کی شدت کو ختم فرما دے، راوی کا بیان ہے کہ اس دعا کے بعد میں نے دیکھا کہ جناب فاطمہؑ جو ابھی کمسن تھیں' آپؑ کے چہرے کی زردی مبدل بسرخی ہو گئی چہرے پر خون دوڑنے لگا اور آپؑ ہشاش بشاش نظر آنے لگیں خود جناب فاطمہ زہراؑ کا بیان ہے کہ اس کے بعد پھر مجھے کبھی بھوک کی شدت نے اس قدر پریشان نہیں کیا۔ (الخرائج والجرائح)

حضرت علیؑ کی گرفتاری اور جناب فاطمہ زہراؑ کی فریاد

(42)...... ابو جعفر طوسی نے اپنی کتاب اختیار الرجال میں امام جعفر صادق علیہ السلام اور سلمانؓ فارسی کی یہ روایت نقل کی ہے کہ جب حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو آپؑ کے گھر سے نکال کر لے جایا گیا تو جناب فاطمہ زہراؑ آپؑ کے پیچھے پیچھے قبر رسولؐ اللہ تک آئیں اور کہا: "اے لوگو! میرے ابن عم کو چھوڑ دو اُس ذات کی قسم جس

Presented by www.ziaraat.com

حضرت محمدؐ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے اگر تم نے علیؑ کو نہ چھوڑا تو میں اپنے سر کے بال کھول دوں گی اور رسول اللہ کا پیراہن اپنے سر پر رکھ کر بارگاہِ الٰہی میں فریاد کروں گی اور یاد رکھو کہ ناقہ صالح اللہ کے نزدیک میرے بچوں سے زیادہ محترم نہیں ہے"۔

O......سلمان کا بیان ہے کہ ابھی آپؑ نے اتنا ہی فرمایا تھا کہ میں نے دیکھا مسجدِ رسولؐ کی دیواریں بنیاد سے اُکھڑ کر ہوا میں معلق ہوگئیں اور اتنی بلند ہوئیں کہ ایک انسان اس کے نیچے سے باآسانی گزر سکتا تھا یہ دیکھ کر میں آپؑ کے قریب گیا اور عرض کیا کہ بنتِ رسولؐ! آپؑ کے پدر بزرگوار کو اللہ نے عالمین کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے اور آپؑ ان کے لیے عذاب کی دعا نہ فرمائیں یہ سُن کر شہزادی بددعا سے باز رہیں اس کے بعد مسجد کی دیواریں زمین پر اس طرح بیٹھیں کہ ان کے بیٹھنے سے گرد اٹھی جو ہماری ناک تک پہنچی۔

قیامت کے دن ملاقات

(43)......جابر بن عبداللہ انصاری نے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت فاطمہ زہراؑ نے اپنے پدر بزرگوار سے عرض کیا: بابا جان! قیامت کا دن تو بڑا ہی ہولناک ہوگا' بڑا مجمع ہوگا لوگ چیخ چلا رہے ہوں گے ایسے ماحول میں آپؐ مجھے کس مقام پر ملیں گے؟ آپؐ نے فرمایا: اے میری لختِ جگر و نورِ نظر فاطمہؑ! میں اُس دن جنت کے دروازہ پر ہوں گا' میرے پاس لواءِ حمد ہوگا' میں اس وقت اپنی امت کی شفاعت کر رہا ہوں گا۔ جناب فاطمہؑ نے عرض کیا' بابا جان! اگر آپؐ وہاں نہ ملے تو پھر میں آپ کو کہاں دیکھوں؟ آپؐ نے فرمایا' اگر وہاں نہ مل سکا تو حوضِ کوثر پر

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

پہنچ جانا' میں وہاں پر اپنی امت کو پانی پلوا رہا ہوں گا۔ جناب فاطمہؑ نے عرض کیا' بابا جان! اگر آپؐ وہاں بھی نہ ملے تو پھر آپؐ مجھے کہاں ملیں گے؟ آپؐ نے فرمایا' پھر مجھے پل صراط پر دیکھ لینا' میں وہاں کھڑا کہہ رہا ہوں گا" پروردگار! میری امت سلامت رہے"۔ جناب فاطمہؑ نے عرض کیا' بابا جان! اگر آپؐ وہاں بھی نہ ملے تو؟ آپؐ نے فرمایا' پھر مجھے مقام میزان پر دیکھنا' میں وہاں اپنی امت کی سلامتی کی دعا کر رہا ہوں گا۔ جناب فاطمہؑ نے عرض کیا' اگر آپؐ وہاں بھی نہ ملے تو؟ آپؐ نے فرمایا' پھر جہنم کے کنارے دیکھنا' میں اپنی امت کو جہنم کے شعلوں اور شراروں سے بچا رہا ہوں گا۔ یہ سن کر جناب فاطمہؑ خوش ہو گئیں اللہ ان پر' ان کے پدر عالی قدر پر ان کے شوہر نامدار پر اور ان کی اولاد طاہرین پر اپنی رحمت نازل فرمائے۔

عورت کے لیے سب سے بہتر بات؟

(44)......حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ ایک دن میں رسولؐ خدا کے پاس موجود تھا کہ اثنائے گفتگو آپؐ نے ہم سے پوچھا بتاؤ کہ عورتوں کے لیے کیا بہتر ہے؟ ہم نے اس کا کوئی جواب نہ دیا لیکن جب میں اپنے گھر فاطمہؑ کے پاس آیا تو میں نے یہ سوال ان سے دریافت کیا۔ فاطمہ زہرؑا نے کہا' اے ابوالحسنؑ! اس کا جواب یہ ہے کہ عورت کے لیے اس سے بہتر کوئی اور بات نہیں کہ "نہ وہ کسی (غیر) مرد کو دیکھے نہ کوئی (غیر) مرد اسے دیکھے"۔ حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب میں دوبارہ خدمتِ رسولؐ اللہ میں پہنچا تو عرض کیا' یا رسولؐ اللہ! عورت کے لیے سب سے بہتر یہ ہے کہ "نہ وہ کسی غیر مرد کو دیکھے اور نہ کوئی غیر مرد اُسے دیکھے"۔ آپؐ نے

Presented by www.ziaraat.com

فرمایا' یہ جواب تمہیں کس نے بتایا؟ میں نے عرض کیا' فاطمہ زہراؑ نے۔ تو آپؑ نے یہ جواب بہت پسند فرمایا' اور ارشاد فرمایا' "فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي" کیوں نہیں' فاطمہؑ بھی تو میرا ہی ایک جزو ہے (کشف الغمہ جلد ۲ ص ۲۶)

دُعائے نُورُ اللہ کا تحفہ

(45)......سلمان فارسیؓ کا بیان ہے کہ جناب رسول اللہؐ کی رحلت کے دس دن بعد میں اپنے گھر سے باہر نکلا تو اتفاقاً راستے میں حضرت علی علیہ السلام سے ملاقات ہو گئی جب ان کی نگاہ مجھ پر پڑی تو فرمایا اے سلمانؓ! تم نے بھی رسول اللہؐ کی رحلت کے بعد مجھ پر سے ملنا چھوڑ دیا۔ میں نے عرض کیا یا مولا ابوالحسنؑ! یہ ممکن ہی نہیں کہ میں آپؑ سے نہ ملوں' بات صرف اتنی ہی ہے کہ مجھ پر جناب رسول اللہؐ کی رحلت کا اثر اور حزن و ملال طویل ہو گیا' اسی لیے آپؑ حضرات کی زیارت سے محروم رہا اور حاضرِ خدمت نہ ہو سکا۔ آپؑ نے فرمایا' سلمانؓ! اچھا اب میرے ہمراہ گھر چلو دخترِ رسولؐ اللہ تمہیں بہت یاد کرتی ہیں اور تمہیں جنت کا ایک تحفہ دینا چاہتی ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ' کیا رسول اللہؐ کی رحلت کے بعد بھی بنتِ رسول اللہؐ کے پاس جنت کے تحفے آتے ہیں؟ آپؑ نے فرمایا' ہاں ہاں' ابھی گزشتہ شب ہی تحفہ آیا ہے۔ سلمانؓ کا بیان ہے کہ میں یہ سن کر بڑی تیزی سے بنتِ رسول اللہؐ کے گھر پر پہنچا اور اجازت لے کر اندر داخل ہوا تو دیکھا کہ آپؑ تشریف فرما ہیں اور ایک ایسی چادر اوڑھے ہوئے ہیں کہ اگر سر ڈھانپتی ہیں تو پیر کھل جاتے ہیں اور پاؤں ڈھانپتی ہیں تو سر کھل جانے کا اندیشہ ہوتا ہے بہر حال' مجھے دیکھ کر بنتِ رسولؐ نے اپنا سر اچھی طرح ڈھانپ لیا اور

Presented by www.ziaraat.com

مشفقانہ انداز میں شکایت کی کہ اے سلمان تم نے بھی بابا کی رحلت کے بعد ہم سے ملنا چھوڑ دیا ہے۔میں نے عرض کیا' شہزادی ! بھلا یہ کیسے ممکن ہے؟ آپؑ نے فرمایا' پھر ہمارے پاس آنے میں اتنی تاخیر کیوں کی؟ اچھا' بیٹھو اور جو واقعہ میں بیان کرتی ہوں اسے غور سے سنو۔

○.....کل رات کو میں اسی مقام پر بیٹھی ہوئی تھی' گھر کا دروازہ بالکل بند تھا' اندر سے کنڈی لگی ہوئی تھی اور سوچ رہی تھی کہ اب تو ہم سے وحی کا سلسلہ بھی منقطع ہو چکا اور فرشتوں کی آمد و رفت بھی بالکل بند ہو جائے گی یہ خیال دل میں آتے ہی گھر کا دروازہ کھلا اور تین خوبرو لڑکیاں اندر داخل ہوئیں ایسی خوبصورت کہ ان جیسی حسن و جمال کی لڑکیاں میری نظر سے کبھی نہیں گزریں اُن کے جسم سے خوشبو کی مہک آ رہی تھی اُنھیں دیکھ کر میں کھڑی ہو گئی اور ان سے پوچھا تم سب مکے کی رہنے والی ہو یا مدینے کی؟ انھوں نے جواب دیا' ہم نہ مکے کی رہنے والی ہیں نہ مدینے کی' بلکہ ہم تو جنت کی حوریں ہیں اللہ تعالیٰ نے ہمیں دارالسلام سے آپؑ کے پاس بھیجا ہے اے بنتِ محمدؐ! ہمیں آپؑ کی زیارت کا بہت اشتیاق تھا۔ میں نے ان میں سے جو ذرا سن رسیدہ معلوم ہوتی تھی' اس سے پوچھا تمہارا کیا نام ہے؟ اُس نے کہا' میرا نام مقدودہ ہے ۔میں پوچھا' تمہارا نام مقدودہ کیوں رکھا گیا ہے؟ اس نے جواب دیا' اس لیے کہ میں مقداد بن الاسود کندی صحابیِ رسولؐ کے لیے پیدا کی گئی ہوں۔میں نے دوسری سے پوچھا' تمہارا کیا نام ہے؟ اُس نے کہا' میرا نام ذرہ ہے۔میں نے پوچھا' تمہارا نام ذرہ کیوں رکھا گیا ہے؟ تم تو میری نظر میں بڑی قدر و منزلت والی معلوم ہوتی ہو۔اُس

Presented by www.ziaraat.com

نے کہا' اس لیے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوذر صحابیِ رسولؐ کے لیے پیدا کیا ہے۔ میں نے تیسری سے پوچھا' اور تمھارا کیا نام ہے؟ اُس نے کہا' میرا نام سلمٰی ہے۔ میں نے پوچھا' تمھارا نام سلمٰی کیوں رکھا گیا ہے؟ اُس نے جواب دیا' میرا نام سلمٰی اس لیے رکھا گیا کہ میں آپؐ کے والد کے غلام سلمان فارسیؓ کے لیے پیدا کی گئی ہوں اس کے بعد انھوں نے میرے سامنے کچھ خرمے تحفے کے طور پر رکھے جو بہت بڑے بڑے برف سے زیادہ سفید اور مشک سے زیادہ خوشبودار تھے۔

O..... پھر حضرت رسولؐ نے چند خرمے اُن میں سے مجھے دیے اور فرمایا' اے سلمانؓ! تم شام کو ان خرموں سے افطار کرنا اور کل جب آؤ تو ان کی گٹھلیاں بھی لیتے آنا۔ سلمانؓ کا بیان ہے کہ میں نے وہ رُطب آپؐ سے لے لیے اور گھر واپس جانے لگا راستہ میں اصحابِ رسولؐ میں جن سے بھی ملاقات ہوتی وہ یہی پوچھتے: اے سلمانؓ! کیا تمھارے پاس مشک ہے؟ میں کہہ دیتا' ہاں۔ الغرض میں نے ان ہی خرموں سے افطار کیا' مگر ان میں کوئی گٹھلی نہ تھی پھر دوسرے دن جب میں حضرتِ رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو عرض کیا کہ آپؐ نے جو تحفہ مجھے عنایت فرمایا تھا اس سے افطار کیا' مگر ان میں گٹھلیاں نہ تھیں۔ آپؐ نے فرمایا' اے سلمانؓ اس رطب میں گٹھلی نہیں ہوتی یہ اس درخت کے پھل ہیں جسے اللہ نے دارالسلام (جنت) میں اپنے ایک کلام کے ساتھ نصب کیا ہے اور اس کلام کی میرے پدر بزرگوار نے مجھے تعلیم بھی دی ہے۔ سلمانؓ کا بیان ہے کہ اس کے بعد آپ نے مجھے بھی وہ دعا تعلیم فرمائی جو یہ ہے: "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ النُّوْرِ بِسْمِ اللّٰهِ النُّوْرِ النُّوْرِ بِسْمِ

اللّٰہِ نُورٌ عَلٰی نُورٍ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ ھُوَ مُدَبِّرُ الْاُمُوْرِ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ النُّوْرَ مِنَ النُّوْرِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ النُّوْرَ مِنَ النُّوْرِ وَ اَنْزَلَ النُّوْرَ عَلَی الطُّوْرِ فِیْ کِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ فِیْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ بِقَدَرٍ مَّقْدُوْرٍ عَلٰی نَبِیٍّ مَّحْبُوْرٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھُوَ بِالْعِزِّ مَذْکُوْرٌ وَّ بِالْفَخْرِ مَشْھُوْرٌ وَّ عَلَی السَّرَّآءِ وَ الضَّرَّآءِ مَشْکُوْرٌ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہِ الطَّاھِرِیْنَ۔ سلمانؓ کا بیان ہے کہ یہ دعا فاطمہؑ نے مجھے تعلیم فرمائی اور خدا کی قسم! یہ دعا میں نے اہل مکہ و مدینہ میں سے تقریباً ایک ہزار ان لوگوں کو تعلیم کی جن کو بخار ہوتا تھا اور وہ سب بحکم خدا صحت یاب ہو گئے۔

جناب فاطمہؑ کی تعظیم

(46)...... سعد بن ابی وقاص کا بیان ہے کہ میں نے جناب رسولؐ خدا کو فرماتے ہوئے سنا کہ فاطمہؑ میرا ایک جز ہے اس کی خوشی میری خوشی ہے اور اس کی ناراضگی میری ناراضگی ہے فاطمہؑ مجھے ساری دنیا میں سب سے زیادہ عزیز ہے۔ مستدرک حاکم میں مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا' فاطمہؑ میری ایک شاخ ہے جو چیز اس کو رنجیدہ کرتی ہے وہی مجھے بھی رنجیدہ کرتی ہے جو چیز اسے خوش کرتی ہے وہی مجھے بھی خوش کرتی ہے۔ (مستدرک حاکم) ایک مرتبہ سہل بن عبداللہ

Presented by www.ziaraat.com

عمر بن عبدالعزیز کے پاس آکر کہنے لگا "آپ کی قوم کو شکایت ہے کہ آپ ان لوگوں پر اولادِ فاطمہؑ کو ترجیح واوّلیت دیتے ہیں۔ انھوں نے جواب دیا کہ میں نے کئی باوثوق صحابہ کرام سے سنا ہے کہ جناب رسولؐ خدا نے فرمایا کہ: فاطمہؑ میرا ایک ٹکڑا ہے اس کی رضا میری رضا ہے اور اس کی ناراضگی میری ناراضگی ہے۔ پس اے سہیل! میرے لیے یہی مناسب ہے کہ میں جناب رسولؐ اللہ کی رضا حاصل کروں اس سے معلوم ہوا کہ آپؐ کی رضا فاطمہؑ کی رضا ہے اور فاطمہؑ کی رضا ان کی اولاد کی رضا ہے یہ سب جانتے ہیں کہ رسولؐ خدا فاطمہؑ کی مسرت سے مسرور ہوتے ہیں اور ان کے رنج سے رنجور ہوتے ہیں۔ ابوثعلبہ خشنی کا بیان ہے کہ جناب رسولؐ خدا جب کسی سفر سے واپس آتے تو سب سے پہلے جناب فاطمہ زہراؑ کے گھر جاتے اور جب آپؐ ان کے پاس پہنچتے تو جناب فاطمہؑ زہرا آپؐ کی تعظیم کے لیے کھڑی ہو جاتیں باپ کو گلے لگاتیں اور پیشانی کو بوسہ دیتی تھیں۔

(47)......ابنِ موذن نے اربعین میں حضرت عائشہ بنتِ ابی بکر سے روایت کی ہے کہ رسولؐ اللہ جب کسی غزوہ سے واپس آتے تو پہلے جناب فاطمہؑ زہرا کے گھر تشریف لے جاتے اور ان کی پیشانی کے بوسے لیتے۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ جناب فاطمہ زہراؑ جب کبھی رسولؐ اللہ کی خدمت میں تشریف لاتیں تو آپؐ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوتے ان کی پیشانی کو بوسہ دیتے اور انھیں اپنی جگہ بٹھاتے اور جب کبھی آپؐ ان کے پاس تشریف لے جاتے تو فاطمہ زہراؑ آپ کا استقبال کرتیں اور دونوں ایک دوسرے کی پیشانی کو بوسہ دے کر ایک ساتھ بیٹھ جاتے۔

Presented by www.ziaraat.com

(48)......ابن موذن نے اربعین ابن عمر نے روایت کی ہے کہ جناب رسولؐ خدا جب کسی سفر کا ارادہ فرماتے تو سب سے آخر میں فاطمہؑ زہرا سے مل کر جاتے اور جب سفر سے واپس آتے تو سب سے پہلے فاطمہ زہراؑ کے پاس تشریف لے جاتے اگر فاطمہؑ زہرا کو بارگاہِ خدا میں شرف اور فضل عظیم حاصل نہ ہوتا تو آپؐ ایسا کبھی نہ کرتے کیونکہ آپؑ رسولؐ خدا کی اولاد تھیں اور اللہ نے اولاد کو والد کی تعظیم کا حکم دیا ہے اور آپؐ کا یہ عمل حکم الٰہی کے مطابق تھا فاطمہؑ زہرا کی تعظیم اولاد ہونے کی حیثیت سے نہیں، بلکہ اُس مرتبے کی وجہ سے کرتے تھے جو جناب فاطمہؑ زہرا کو بارگاہِ خدا میں حاصل تھا۔

(49)......ابو سعید خذری کا بیان ہے کہ جناب فاطمہ زہراؑ حضرت رسولؐ اللہ کو تمام انسانوں میں سب سے زیادہ عزیز تھیں۔ ایک دن رسولؐ خدا جناب فاطمہ زہراؑ کے پاس تشریف لے گئے۔ آپؑ اس وقت نماز میں مشغول تھیں، مگر جونہی آپؑ نے رسولؐ خدا کی آواز سُنی، نماز تمام کر کے مصلّیٰ عبادت سے اُٹھیں، بابا کے سامنے آکر سلام عرض کیا۔ آپؐ نے اپنا دست مبارک فاطمہؑ زہراؑ کے سر پر رکھا اور پوچھا: بیٹی! کیسا مزاج ہے؟ اللہ تم پر رحم فرمائے ہمیں کھانا کھلاؤ، اللہ تمہیں بخش دے اور اللہ تو تمہیں بخشے ہوئے ہی ہے۔

(50)......کتاب اخبارِ فاطمہؑ میں ابو علی صولی سے روایت ہے کہ ایک دن رسولؐ خدا اپنی بیٹی فاطمہؑ زہرا کے پاس تشریف لے گئے۔ بیٹی نے باپ کے سامنے جَو کی خشک روٹی کا ایک ٹکڑا لا کر رکھ دیا۔ آپؐ نے اسے تناول فرمایا، پھر کہا بیٹی! یہ پہلی غذا ہے جو

www.ziaraat.com
sabeel-e-sakina
Presented by www.ziaraat.com

تمہارے بابا نے تین دن کے بعد کھائی ہے۔ یہ سن کر بیٹی رونے لگی اور آپؑ نے اُن کے آنسو پونچھے۔

(51)......عائشہ بنت طلحہ نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ میں نے جناب فاطمہؑ سے زیادہ کسی شخص کی گفتار کو حضرت رسولؐ خدا کی گفتار سے مشابہ نہیں پایا۔ یہ جب بھی رسولؐ خدا کی خدمت میں آتی تھیں تو آپؐ انہیں خوش آمدید کہتے' اُن کے دونوں ہاتھوں کو بوسہ دیتے۔ اپنی جگہ چھوڑ کر اُن کو بٹھاتے تھے۔ اسی طرح جب رسولؐ خدا فاطمہؑ کے پاس تشریف لے جاتے تو فاطمہؑ آپ کو خوش آمدید کہتیں' اُن کے ہاتھوں کو بوسہ دیتیں اور اپنی جگہ چھوڑ کر آپ کو بٹھاتی تھیں۔ جب رسولؐ خدا مرض موت میں مبتلا ہوئے تو فاطمہ زہراؑ آئیں تو آپؐ نے اُن کے کان میں کوئی بات کہی تو فاطمہ زہراؑ رونے لگیں؛ آپؐ نے اُن کو روتا دیکھ کر پھر اُن کے کان میں کوئی بات کہی تو آپ ہنسنے لگیں۔ میں نے پوچھا' اے فاطمہؑ! رسولؐ خدا نے آپؑ سے کیا فرمایا تھا کہ آپؑ رونے لگیں اور بعد میں کیا فرمایا کہ آپؑ ہنسنے لگیں۔ آپؑ نے کہا' یہ ایک راز کی بات ہے جسے میں فاش نہ کروں گی۔ رسولؐ خدا کے انتقال کے بعد میں نے فاطمہ زہراؑ سے پوچھا' تمہارے بابا نے تم سے کیا فرمایا تھا؟ اُنھوں نے کہا' پہلے تو میرے بابا نے فرمایا تھا کہ بیٹی! اب میں دنیا سے جانے والا ہوں' یہ سُن کر میں رونے لگی' پھر فرمایا۔ اے بیٹی! اگر میرے اہل بیت میں سے سب سے پہلے تم مجھ سے ملاقات کرو گی۔ یہ سُن کر میں ہنسنے لگی۔ (امالی شیخ مفید)

(52)......اسامہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت علیؑ اور حضرت ابن عباسؓ

Presented by www.ziaraat.com

کی طرف سے ہو کر گذرا۔ وہ دونوں مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے مجھ سے کہا' اے اُسامہ! ذرا جا کر رسولؐ خدا سے پوچھ کر آؤ کہ ہمیں حاضری کی اجازت ہے؟ اُسامہ کا بیان ہے کہ میں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا' یا رسولؐ اللہ! حضرت علیؑ و ابن عباسؓ آپ کی خدمت میں حاضری کی اجازت چاہتے ہیں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا' تمہیں معلوم ہے کہ وہ دونوں کیوں آنا چاہتے ہیں؟ میں نے عرض کیا 'نہیں' خدا کی قسم! مجھے نہیں معلوم۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا' لیکن مجھے معلوم ہے کہ وہ کیوں آنا چاہتے ہیں۔ اچھا انہیں بلا لو۔ الغرض وہ دونوں آئے اور آپ کو سلام کیا' بیٹھ گئے اور عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! آپؐ کے اہل خاندان میں سے سب سے زیادہ محبوب آپؐ کے نزدیک کون ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا' فاطمہ زہراؑ۔

میدان محشر میں جناب فاطمہؑ کی سواری

(52)......ابن خالویہ نے کتاب "الآل" میں لکھا کہ حضرت علیؑ بن موسیٰ رضا علیہ السلام نے اپنے آبائے کرام حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جناب رسولؐ اللہ نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک منادی باطنِ عرش سے ندا دے گا "یَا مَعْشَرَ الْخَلَائِقِ غُضُّوْا اَبْصَارَکُمْ حَتّٰی تَجُوْزَ فَاطِمَةُ بِنْتِ مُحَمَّدٍ" (اے اہلِ محشر! اپنی اپنی آنکھیں بند کر لو تاکہ فاطمہ بنتِ محمدؐ کی سواری یہاں سے گزر جائے) ابن عرفہ نے اپنے رجال میں یہ تحریر کیا ہے کہ ابوایوبؓ انصاری سے روایت ہے کہ جناب رسولؐ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ: "قیامت کے دن

Presented by www.ziaraat.com

ایک منادی باطنِ عرش سے ندا دے گا کہ اے اہل محشر! اپنے سر جھکالو اور اپنی آنکھیں بند کرلو تاکہ فاطمہؑ زہرا کی سواری پل صراط سے گزر جائے۔" اس کے بعد فاطمہؑ زہرا کی سواری گزرے گی ان کی سواری کے آگے ستر ہزار حوریں کنیزوں کی طرح ساتھ ساتھ ہوں گی۔ نافع بن ابی الحمراء سے روایت ہے کہ میں نے آٹھ ماہ تک یہ مسلسل دیکھا کہ جناب رسولؐ اللہ صبح کی نماز کے لیے گھر سے مسجد تشریف لے جاتے تو پہلے جناب فاطمہؑ زہرا کے دروازے پر جاتے اور فرماتے "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْبَیْتِ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا"

غیب سے سواری کا انتظام

(53)...... مالک بن دینار سے روایت ہے کہ قافلہ حج کو وداع کرنے کی جگہ میں نے ایک ضعیفہ کو دیکھا کہ وہ ایک نحیف و لاغر اونٹ پر سوار تھیں اور لوگ انھیں ایسے لاغر و نحیف اونٹ پر سفر کرنے سے منع کر رہے تھے۔ لیکن انھوں نے کسی کا کہنا نہ مانا اور ہمارے ساتھ چل پڑیں جب ہم ریگستان کے درمیان پہنچے تو ان کا اونٹ تھک کر بیٹھ گیا تو وہ اونٹ سے اتر پڑیں اور آسمان کی طرف رخ کر کے بولیں پروردگار! نہ تو تُو نے مجھے میرے گھر رہنے دیا اور نہ اپنے گھر تک پہنچایا تیرے عزت و جلال کی قسم! اگر میرے ساتھ یہ حرکت کوئی اور کرتا تو میں اس کی شکایت تجھ سے کرتی لیکن اب تیری شکایت کس سے کروں؟ راوی کا بیان ہے کہ ابھی ان کی یہ مناجات ختم نہ ہوئی

Presented by www.ziaraat.com

تھی کہ میں نے دیکھا کہ ایک شخص اس بیابان میں نمودار ہوا' اس کے ہاتھ میں اونٹ کی مہار تھی وہ سیدھا ان کے پاس پہنچا اور کہنے لگا' اس اونٹ پر سوار ہو جاؤ۔ وہ سوار ہو گئیں اور وہ اونٹ بجلی کی طرح چلا اور دیکھتے ہی دیکھتے نظروں سے اوجھل ہو گیا جب ہم مکہ پہنچے اور خانہ خدا کے طواف کے لیے حاضر ہوئے تو دیکھا کہ وہ ضعیفہ مشغولِ طواف ہیں میں نے ان کو قسم دے کر پوچھا بتایئے آپ کون ہیں؟ انھوں نے جواب دیا' میں شہرہ بنتِ مسکہ بنتِ فضہ کنیزِ فاطمہ زہراؑ ہوں۔ (مناقب ابنِ شہرآشوب)

جناب فاطمہؑ کی خادمہ اُمّ ایمن اور آسمانی ڈول کا نزول

(54)..... حضرت اُمِ ایمن سے مروی ہے کہ جناب فاطمہ زہراؑ کی شہادت کے بعد میں نے قسم کھائی کہ اب میں مدینہ میں نہ رہوں گی اس لیے کہ اب ان مقامات کو جن کا تعلق جناب فاطمہؑ سے تھا (خالی) نہیں دیکھ سکتی چنانچہ میں نے مدینہ چھوڑا اور مکہ کی سمت روانہ ہو گئی درمیانِ راہ مجھے سخت پیاس لگی میں نے دعا کے لیے ہاتھ بلند کیے اور عرض کیا: "پالنے والے! میں جناب فاطمہؑ زہرا کی خادمہ ہوں' مجھے پیاس مارے ڈال رہی ہے"۔ یہ دعا پوری ہوتے ہی اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی کا بھرا ہوا ایک ڈول نازل فرمایا میں نے اسے پیا اور سات سال تک مجھے کھانے اور پینے کی احتیاج نہ رہی۔ چنانچہ' لوگ انھیں سخت سے سخت گرمی کے دنوں میں اپنے کاموں کے لیے بھیج دیا کرتے اور انھیں پیاس نہیں لگتی تھی۔ (الخرائج والجرائح)

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

جناب فاطمہؑ اور معجزنما پیالہ

(55)......امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک دن جناب رسولؐ اللہ نے جناب فاطمہ زہراؑ سے ارشاد فرمایا بیٹی اٹھو! اور وہ کاسہ نکال لاؤ، جناب فاطمہؑ زہرا اٹھیں اور وہ کاسہ اٹھا لائیں جس میں ثرید تھا اور اس میں سے خوشبو مہک رہی تھی اور اس کاسے (پیالے) سے جناب رسولؐ اللہ حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ' جناب فاطمہ زہراؑ' امام حسنؑ، امام حسین علیہم السلام نے تیرہ دن تک مسلسل کھایا ایک دن اُم ایمن نے حضرت امام حسین علیہ السلام کے ہاتھ میں اس کھانے کو دیکھ لیا تو پوچھا: شہزادے! یہ آپؑ کے ہاتھ میں کیا ہے؟ حضرت امام حسینؑ نے جواب دیا' یہ کھانا ہم کئی دن سے کھا رہے ہیں۔

○......یہ سن کر اُمِ ایمن جناب فاطمہ زہراؑ کے پاس آئیں اور بولیں بنتِ رسولؐ! جب ہمارے پاس کوئی چیز ہوتی ہے تو میں آپؑ اور آپؑ کے بچوں کو کھلانے سے دریغ نہیں کرتی' پھر اس کھانے کے کھلانے میں آپؑ نے مجھ سے کیوں دریغ کیا ہے؟ جناب فاطمہ زہراؑ نے مروت میں آکر اس کھانے میں سے تھوڑا سا اُمِ ایمن کو بھی دے دیا جس کے بعد اس پیالے کا کھانا ختم ہو گیا۔ جناب رسولؐ اللہ نے فرمایا' بیٹی! اگر تم نے اس میں سے اُمِ ایمن کو نہ کھلایا ہوتا تو تم اور تمہاری ذریت تا قیامت اس میں سے کھاتی رہتی اور وہ ختم نہ ہوتا مگر وہ پیالہ اب بھی ہمارے پاس موجود ہے اور قائمؑ آلِ محمدؑ اسے لے کر اپنے زمانہ میں ظہور کریں گے۔ (کافی)

Presented by www.ziaraat.com

شاہِ حبش کی بھیجی ہوئی چادر

(56)......ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ شاہِ حبش نے رسولؐ خدا کی خدمت میں سونے کے تاروں سے بنی ہوئی ایک قیمتی چادر ہدیہ بھیجی۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا' یہ چادر میں اُس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اُس کے رسولؐ سے محبت کرتا ہوگا اور اللہ اور اُس کا رسولؐ اُس سے محبت کرتے ہوں گے۔ یہ سُن کر اصحابِ پیغمبرؐ نے اپنی گردنیں اونچی کر لیں کہ دیکھیں یہ فضیلت کس کی قسمت میں ہے۔ اتنے میں آپؐ نے آواز دی " اَیْنَ عَلِیٌّ " علیؑ کہاں ہیں؟ یہ سُنتے ہی عمار یاسر دوڑتے ہوئے حضرت علی علیہ السّلام کے پاس پہنچے اور انہیں اپنے ساتھ لیکر فوراً واپس آئے۔ آپؐ نے وہ بیش قیمت چادر حضرت علی علیہ السّلام کو عطا فرمائی اور ارشاد فرمایا۔ اے علیؑ! تم ہی اس چادر کے اہل ہو۔

O......حضرت علیؑ اُس چادر کو لیکر مسجد سے باہر تشریف لائے اور آپؐ نے اس چادر کو پھاڑ پھاڑ کر ایک ایک پارچہ (دھجی) تمام مہاجرین وانصار میں تقسیم فرما دیا اور خالی ہاتھ اپنے گھر واپس آئے۔ دوسرے دن آپؐ نے حضرت علی علیہ السّلام کو بلایا اور فرما 'اے ابوالحسنؑ! کل تمہیں تین ہزار مثقال سونا ملا ہے لہٰذا میں کل تمام مہاجرین وانصار کے ساتھ کھانا تمہارے گھر کھاؤں گا۔ حضرت علی علیہ السّلام نے عرض کیا' یا رسولؐ اللہ! مجھے منظور ہے۔

O......دوسرے دن آپؐ اپنے ساتھ مہاجرین وانصار کو لیکر حضرت علی علیہ السّلام کے دروازے پر پہنچے اور دستک دی، حضرت علی علیہ السّلام کو ناداری کا احساس تھا اس لیے

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

آپؐ حجرہ جناب فاطمہ زہراؑ میں سب کو لیکر داخل ہوئے تا کہ انہیں بھی صورت حال سے آگاہ فرمائیں، لیکن آپؐ نے دیکھا کہ وہاں پر بہترین کھانوں سے بھرا ایک طبق رکھا ہوا تھا جس میں سے گرم گرم کھانے کی بہترین خوشبو مہک رہی تھی جو وافر مقدار میں تھا۔ چنانچہ آپؐ نے وہ طبق اسی طرح لا کر جناب رسولؐ کے سامنے رکھ دیا۔ آپؐ وہاں سے اُٹھ کر حجرۂ فاطمہؑ زہراؑ میں تشریف لے گئے اور ارشاد فرمایا: اے بیٹی! یہ اتنا عمدہ اور خوشبودار کھانا کہاں سے آیا ہے؟ جناب فاطمہؑ زہراؑ نے جواب میں عرض کیا: هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ (بابا! یہ کھانا اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے بیشک اللہ جس کو چاہتا ہے بے حساب رزق عطا فرماتا ہے) رسولؐ خدا نے فرمایا: اُس خدا کا شکر ہے کہ جس نے مجھے اس دنیا سے نہیں اٹھایا یہاں تک کہ میں نے اپنی بیٹی کا وہ شرف بھی دیکھ لیا جو حضرت زکریا نے حضرت مریم بنت عمران کا دیکھا تھا۔ (فردوس الاخبار)

جناب فاطمہؑ کی چادر اور یہودی کا اسلام لانا

(57)......ایک مرتبہ حضرت علی علیہ السّلام نے ایک یہودی سے کچھ جَو قرض لیے اور اُس کے پاس جناب فاطمہؑ زہرا کی چادر رہن رکھ دی۔ اس یہودی نے وہ چادر اُٹھا کر ایک کوٹھری میں رکھ دی۔ اتفاقاً اُس یہودی کی زوجہ کسی کام سے اُس کوٹھری میں گئی۔ دیکھا کہ اُس کے اندر ایک عجیب طرح کا نور ساطع ہو رہا ہے۔ یہ دیکھتے ہی وہ الٹے پاؤں واپس ہوئی اور اپنے شوہر سے یہ ماجرا بیان کیا۔ یہودی کو بھی بڑی

Presented by www.ziaraat.com

حیرت ہوئی۔ وہ بھول گیا تھا کہ اُس نے وہاں پر چادر جناب فاطمہ زہراؑ لا کر رکھدی تھی۔ وہ دوڑتا ہوا اس کوٹھری (حجرے) کی طرف گیا۔ دروازہ کھولا تو دیکھا کہ حجرے میں نور ہی نور پھیلا ہوا ہے، وہ بہت متعجب ہوا اور غور کیا کہ اس حجرہ کو منور کرنے کا سبب کیا ہے۔ پھر اسے خیال آیا کہ چادر جو حضرت علی علیہ السّلام اُس کے پاس رہن رکھ کر گئے تھے اسی حجرے میں ہے۔ اب جو غور سے دیکھا تو وہ نور جس سے تمام حجرہ منور ہو گیا ہے اُسی چادر سے ضیاء پاشی کر رہا ہے۔ یہ دیکھ کر وہ یہودی اپنے اقرباء کے پاس دوڑا ہوا پہنچا اور اس کی زوجہ اپنے اقرباء کے پاس گئی۔ دونوں کے اقرباء جمع ہو گئے جو تقریباً اسّی نفوس پر مشتمل تھے۔ انھوں نے بھی معجزہ دیکھا اور سب مشرف بہ اسلام ہوئے۔ (الخرائج والجرائح)

جناب فاطمہؑ کا ایک یہودن کی شادی میں جانا

(58)..... ایک مرتبہ یہودیوں کے یہاں کسی کے گھر شادی تھی وہ لوگ رسولؐ خدا کی خدمت میں آئے اور عرض کیا: اے محمدؐ ہم آپؐ کے پڑوسی ہیں ہمارا بھی کچھ حق ہے اس لیے ہماری درخواست ہے کہ آپؐ اپنی دختر فاطمہؑ زہرا کو شادی میں شرکت کے لیے بھیج دیں تاکہ اُن کے قدم مبارک کی برکت سے عروسی کی محفل کی رونق میں اضافہ ہو۔ رسولؐ خدا نے فرمایا: فاطمہؑ زہرا اگرچہ میری بیٹی ہے لیکن علیؑ کی زوجہ ہے۔ تم لوگ علیؑ سے جا کر درخواست کرو اگر وہ چاہیں گے تو شادی میں جانے کی اجازت دے دیں گے۔ یہودیوں نے عرض کیا کہ آپ بھی ہماری طرف سے اُن سے سفارش فرما دیں۔ چنانچہ رسولؐ خدا نے سفارش فرما دی اور حضرت علی علیہ السّلام نے شادی

Presented by www.ziaraat.com

میں شریک ہونے کی اجازت دے دی، ادھر یہودیوں نے اپنی عورتوں کو زیورات و ملبوسات سے خوب آراستہ کیا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ فاطمہؑ زہرا کے پاس لباس اور زیورات تو قطعاً نہیں ہیں وہ تو اپنے پرانے پیوند لگے ہوئے لباس میں شریک شادی ہوں گی تو سب کی نگاہوں میں سبک و حقیر ہوں گی، اُدھر اللہ تعالیٰ نے اپنی کنیز خاص کے لیے حضرت جبرائیلؑ کے ذریعے سے جنت کے ایسے حُلّے اور زیورات بھیجے کہ جن کی مثل و نظیر دنیا میں نہ تھی، جناب فاطمہ زہراؑ نے انھیں زیب تن فرمایا اور خانہ عروسی میں تشریف لے گئیں، جب آپؑ یہودی کے گھر میں داخل ہوئیں تو ان کی مستورات جناب فاطمہ زہراؑ کی شان و شوکت سے مرعوب ہو کر سجدۂ تعظیمی میں گر پڑیں۔ آپؑ کی شان و شوکت اور احتشام دیکھ کر بہت سے یہودی اور اُن کی عورتیں مسلمان ہو گئے۔ (الخرائج والجرائح)

جناب فاطمہؑ اور ایک بابرکت قلادہ (ہار)

(59)...... جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ: ایک دن جناب رسولؐ اللہ کے ساتھ ہم نے نماز عصر ادا کی اس کے بعد ہم سب آپؐ کے گرد حلقہ جما کر بیٹھ گئے آپ قبلہ رخ تشریف فرما تھے اتنے میں ایک بوڑھا عرب مہاجر پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہوئے آپؐ کے سامنے آیا وہ اتنا کمزور و نحیف تھا کہ اپنے پیروں پر کھڑا نہیں ہو سکتا تھا۔ آپؐ نے اس کے آنے کا سبب دریافت فرمایا۔ اُس نے عرض کیا "یا رسولؐ اللہ! میں بھوکا ہوں" پیٹ خالی ہے مجھے کھانا کھلا دیجیے میرا جسم برہنہ ہے اسے لباس سے ڈھانپ دیجیے میں فقیر و محتاج ہوں کچھ مال عنایت فرما دیجیے۔ آپؐ نے ارشاد

www.ziaraat.com
Safeel-e-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

فرمایا بھائی اس وقت تو میرے پاس تیرے دینے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے مگر جو خیر کی طرف راہنمائی کرے وہ بھی خیر کرنے والے کے مانند ہوتا ہے اس لیے میں ایک ایسے شخص کا پتہ بتائے دیتا ہوں جس کو خدا اور رسولؐ دوست رکھتے ہیں اور جو خدا اور رسولؐ کو دوست رکھتا ہے اور راہ خدا میں ایثار کیا کرتا ہے تم فاطمہ زہراؑ کے دروازے پر چلے جاؤ (اور جناب فاطمہ زہراؑ کا گھر جناب رسولؐ اللہ کے اُس حجرے سے بالکل متصل تھا جو ازواج کے حجروں کے علاوہ خود آپؐ نے اپنے لیے بنوایا تھا) اور بلال سے ارشاد فرمایا: اے بلال! اسے فاطمہ زہراؑ کے دروازے تک پہنچا دو۔ چنانچہ وہ اعرابی بلالؓ کے ہمراہ جناب فاطمہ زہراؑ کے دروازے پر آیا اور آواز دی: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ بَيْتِ النُّبُوَّةِ وَ مُخْتَلَفَ الْمَلَائِكَةِ وَ مَهْبِطِ جِبْرَائِيْلَ الرُّوْحُ الْاَمِيْنِ بِالتَّنْزِيْلِ مِنْ عِنْدِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ (اے اہل بیت نبوت جن کے پاس فرشتوں کی آمد و رفت رہتی ہے جن کے پاس جبرائیلؑ روح امین پروردگار عالمین کی طرف سے وحی لے کر نازل ہوتے ہیں آپ حضرات پر میرا سلام ہو) اندر سے آواز آئی وَعَلَيْكَ السَّلَامُ تم کون ہو؟ اُس نے عرض کیا، میں ایک ضعیف و نحیف عرب ہوں آپؑ کے پدر بزرگوار کے پاس اپنے فقر و فاقے سے تنگ ہو کر آیا تھا، آپؐ نے آپؑ کے پاس بھیجا ہے دختر رسولؐ! میں بھوکا ہوں مجھے کھانا کھلا دیجیے، لباس عنایت فرمایئے اللہ تعالیٰ آپؑ کا بھلا کرے۔ جناب رسولؐ اللہ کو علم تھا کہ علیؑ و فاطمہؑ پر یہ تیسرا فاقہ ہے

Presented by www.ziaraat.com

○......اور خود آپ بھی بھوکے تھے (اس کے باوجود آپ نے سائل کو در جناب فاطمہؑ پر بھیج دیا) جناب فاطمہ زہراؑ نے دیکھا کہ سائل کو دینے کے لیے گھر میں کچھ نہیں ہے تو گوسفند کی ایک کھال جس پر جناب امام حسنؑ و امام حسینؑ آرام فرماتے تھے اُٹھا کر سائل کو دے دی اور فرمایا: اے بھادر! یہ لے جاؤ اس وقت مجھ سے یہی ممکن ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے کوئی بہتر خیر عنایت فرمادے گا، سائل نے کہا' دخترِ رسولؐ! میں نے آپؑ سے بھوک کی شکایت کی اور آپؑ مجھے پوستِ گوسفند عنایت فرمارہی ہیں میں یہ لے کر کیا کروں گا؟ جناب فاطمہؑ کے پاس ایک ہار تھا جو آپؑ کی چچازاد فاطمہ بنتِ حمزہ نے آپؑ کو تحفہ میں دیا تھا' آپؑ نے وہ ہار اپنے گلے سے اتار کر سائل کے حوالے کر دیا اور فرمایا' اچھا یہ ہار لے جاؤ اور اس کو فروخت کر کے اپنی ضرورت پوری کرلو اور شاید اللہ تعالیٰ تمہیں اس سے بہتر کوئی چیز عنایت فرمادے سو اس اعرابی نے وہ ہار لے لیا اور مسجد کے اندر رسولؐ خدا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا، یا رسولؐ اللہ! آپؐ کی بیٹی جناب فاطمہ زہراؑ نے مجھے یہ ہار عنایت فرمایا اور کہا ہے کہ اس کو فروخت کر کے اپنی ضرورت پوری کرلو۔ یہ سن کر حضرت رسولؐ اللہ آبدیدہ ہوئے اور فرمایا' بنتِ محمدؐ اولادِ آدمؑ کی سردار کا عطیہ ہے اللہ تیرا بھلا کرے گا، یہ سنتے ہی عمار بن یاسر اٹھے اور عرض کیا' یا رسولؐ اللہ! اگر اجازت ہو تو یہ ہار میں خرید لوں؟ آپؐ نے فرمایا' ہاں اے عمار! خرید لو اور سنو! اگر اس ہار کی خریداری میں دونوں جہانوں کے لوگ بھی شریک ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان میں سے کسی کو بھی جہنم میں معذب نہ کرے گا ، جب اجازت مل گئی تو عمار نے اس اعرابی سے اس ہار کی قیمت دریافت کی، اس نے

Presented by www.ziaraat.com

کہا' بس ہمیں تو روٹی اور گوشت کھانے کے لیے اور ایک چادر یعنی تن پوشی کے لیے اور نماز کے لیے دے دو اور ایک دینار بھی چاہیے تا کہ میں اپنے اہل وعیال کے پاس واپس جا سکوں۔ اتفاق سے عمار اس وقت اپنا خیبر کا حصہ فروخت کر چکے تھے اور اب اس میں سے ان کے پاس کچھ نہ تھا پھر انھوں نے کہا' میں تمھیں اس کی قیمت میں بیس دینار اور دو سو درہم ہجری اور ایک چادر یمنی اور اپنی سواری دینے کے لیے تیار ہوں پھر تمھیں کھانے کے لیے گیہوں کی روٹی اور گوشت بھی حاضر کروں گا۔ اس نے کہا' تم تو بہت سخی انسان معلوم ہوتے ہو۔ پھر عمار اس کو اپنے ساتھ لے گئے اور جس جس چیز کے لیے کہا تھا وہ سب اسے دے کر اپنا قول پورا کر دیا۔ وہ اعرابی یہ سب چیزیں لے کر جناب رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ نے دریافت کیا کہو! اب تو خوب سیر ہو گئے؟

اعرابی نے کہا' جی ہاں پیٹ بھر کر کھانا بھی کھا لیا' لباس اور سواری بھی مل گئی میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں' اتنا مل گیا کہ میں اب غنی ہو گیا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا' فاطمہ کے لیے اس احسان کے شکریے میں دعا کرو۔ اس نے دعا کے لیے ہاتھ بلند کیے اور کہا' اے میرے اللہ! بیشک تو وہ اللہ ہے جو حادث نہیں ہے اور تیرے سوا کوئی اور معبود نہیں جس کی عبادت کی جا سکے یا اللہ! تو فاطمہؑ کو اپنے خزانہ غیب سے وہ کچھ عطا فرما دے جو نہ کسی کی آنکھ نے دیکھا ہو اور نہ کسی کے کانوں نے سنا ہو۔ آپؐ نے اس اعرابی کی دعا پر آمین کہی پھر اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس اعرابی کی دعا قبول فرمائی ہے اور فاطمہؑ زہرا کو اللہ نے یہ چیزیں تو دنیا ہی میں

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

عطا فرمادی ہیں دیکھو! اللہ نے فاطمہؑ زہرا کو مجھ جیسا باپ عنایت فرمادیا' میرا مثل عالمین میں نہیں ہے علیؑ جیسا شوہر دیا' ایسا شوہر کہ اگر علیؑ نہ ہوتے تو فاطمہ کو کوئی کفو ہمسر تا ابد نہ ملتا نیز فاطمہؑ زہرا کو حسنؑ و حسینؑ جیسے دو فرزند عطا فرمائے جن کا مثل عالمین میں نہیں' یہ دونوں تمام انبیاء کی اولاد کے سردار ہیں بلکہ جوانانِ اہلِ جنت کے سردار ہیں۔ اس وقت آپؐ کے قریب مقدادؓ و عمارؓ و سلمانؓ بیٹھے ہوئے تھے آپؐ نے ارشاد فرمایا' کچھ اور بتاؤں؟ اصحاب نے کہا' جی ہاں کچھ اور ارشاد فرمائیں آپؐ نے ارشاد فرمایا' جبرائیلؑ امین نے مجھے خبر دی ہے کہ جب فاطمہ زہراؑ شہادت پائے گی اور اس کو قبر میں دفن کر دیا جائے گا تو دو ملک اس سے آ کر سوال کریں گے: مَنْ رَبُّكِ (بتاؤ تمہارا رب کون ہے؟) وہ کہے گی اَللّٰهُ رَبِّیْ (میرا رب اللہ ہے) وہ پھر پوچھیں گے مَنْ نَبِيُّكِ (تمہارا نبی کون ہے)؟

○......فاطمہؑ کہیں گی میرے نبیؐ میرے والد ہیں وہ ملک پوچھیں گے' تمہارا ولی کون ہے؟ فاطمہؑ کہیں گی کہ میرے ولی یہ علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں جو میری قبر کے کنارے کھڑے ہوئے ہیں۔ پھر آپؐ نے ارشاد فرمایا' کیا فاطمہ زہراؑ کے کچھ اور فضائل بیان کروں؟ اصحاب نے عرض کیا' جی ہاں بیان فرمائیے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ فاطمہ زہراؑ کے لیے اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کا ایک گروہ متعین فرمادیا ہے جو ان کے داہنے بائیں' آگے پیچھے حفاظت کرتے رہتے ہیں یہ فرشتے ان کی حیات میں ان کے ہمراہ رہتے ہیں اور ان کی شہادت کے بعد ان کی قبر پر رہیں گے اور قیامت تک ان پر' ان کے پدر بزرگوار پر' ان کے شوہر اور ان کی اولادِ مطہر پر درود بھیجتے رہیں گے جس نے

Presented by www.ziaraat.com

میری رحلت کے بعد میری زیارت کی' گویا اس نے میری زیارت میری حیات میں کرلی' اور جس نے فاطمہؑ کی زیارت کی' ایسا ہے جیسے اس نے میری زیارت کی' جس نے علیؑ ابنِ ابی طالبؑ کی زیارت کی اس نے فاطمہؑ کی زیارت کی جس نے حسنؑ و حسینؑ کی زیارت وہ ایسا ہے جیسے اس نے علیؑ ابنِ ابی طالبؑ کی زیارت کی اور جس نے ان کی زیارت کی' گویا اس نے خود ان دونوں کی زیارت کی۔ اس کے بعد عمار نے ہار کو مشک میں بسایا ایک یمنی چادر میں لپیٹا اور اپنے غلام سہم کو دیا جسے انھوں نے اس رقم سے خریدا تھا جو ان کو خیبر کے حصے میں سے ملی تھی اور اس غلام سے کہا' یہ ہار لے کر آپ کی بارگاہ میں جاؤ اور ان کی خدمت میں پیش کرو اور میں نے تجھے بھی آپؐ کے لیے بخش دیا تاکہ آپ کی خدمت کرے۔

O......وہ غلام ہار لے کر جناب رسولؐ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو عمار کا پیغام پہنچایا'۔ رسولؐ خدا نے غلام سے فرمایا' تم یہ ہار لے جا کر فاطمہ زہراؑ کو دے دو اور میں نے تمھیں بھی فاطمہؑ کو بخشا چنانچہ وہ غلام ہار لے کر جناب فاطمہ زہراؑ کے دروازے پر آیا اور حضرت رسولؐ اللہ کا پیغام سنایا' بنتِ رسولؐ نے وہ ہار لے کر فرمایا جاؤ میں نے تجھے راہِ خدا میں آزاد کیا' یہ سن کر وہ غلام زور سے ہنسا' آپؑ نے اس سے ہنسنے کا سبب دریافت فرمایا' اُس نے کہا' میں اس ہار کی برکت پر ہنستا ہوں کہ اس نے ایک بھوکے کو سیر کیا' ننگے کو لباس پہنایا' فقیر کو غنی کیا۔ ایک غلام کو آزاد کرایا' اور دوبارہ اپنی مالکہ کے پاس پہنچ گیا۔ (بشارت المصطفےٰ)

Presented by www.ziaraat.com

جناب فاطمہؑ کا ایثار

(60)......ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السّلام ایک دن صبح کو اُٹھے تو آپؑ کو بھوک محسوس ہوئی۔ آپؑ نے جناب فاطمہ زہراؑ سے کہا' کیا تمہارے پاس کچھ کھانے کے لیے ہے؟ انھوں نے جواب دیا' نہیں' اُس ذات کی قسم جس نے میرے پدر بزرگوار کو نبوت اور آپؑ کو وصایت سے مشرف فرمایا ہے' دو دن سے میرے گھر میں کھانے کو کچھ نہیں ہے۔ میں اپنے آپ پر اور اپنے بچوں پر ایثار کر کے آپ کے سامنے کھانا پیش کرتی رہی ہوں اور آج تو وہ بھی ممکن نہیں ہے۔ حضرت علی علیہ السّلام نے کہا' تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا۔ جنابِ فاطمہؑ زہرا نے عرض کیا' اے ابوالحسن! مجھے شرم آتی ہے کہ میں آپؑ کو کسی ایسی چیز کی زحمت دوں جو بظاہر آپؑ کے اختیار میں نہ ہو۔

O......یہ سن کر حضرت علی علیہ السّلام نے اللہ پر بھروسہ کیا اور تلاشِ معاش میں گھر سے نکلے اور کسی سے ایک دینار قرض لیا' بازار گئے تاکہ اپنے اہلِ خانہ کے لیے کھانے کا کچھ سامان خرید کر لے جائیں' کہ اتنے میں مقداد بن اسود سے ملاقات ہو گئی۔ یہ گرمیوں کے دن تھے دھوپ کی وجہ سے مقداد کا چہرہ تمتما رہا تھا۔ حضرت علی علیہ السّلام نے مقداد سے پوچھا' تم اس شدت کی گرمی میں گھر سے کس لیے نکلے ہو؟ مقداد نے عرض کیا' اے ابوالحسنؑ! بس میرا حال نہ پوچھیے تو بہتر ہے۔ آپؑ نے فرمایا' یہ ممکن نہیں' جب تک میں تمہارا حال نہ پوچھ لوں گا تمہیں یہاں سے جانے نہ دوں گا۔ مقداد نے کہا' خدا کے لیے مجھے جانے دیجیے اب میرا حال ناگفتہ بہ

Presented by www.ziaraat.com

ہے۔ آپؑ نے فرمایا' بھائی یہ تمہارے لیے مناسب نہیں کہ تم مجھ سے اپنا حال پوشیدہ رکھو۔ مقداد نے عرض کیا' اچھا اگر آپؑ کا اصرار ہے تو سُنیے' اُس ذات کی قسم جس نے آپؑ کے بھائی کو نبوت اور آپؑ کو وصایت سے نوازا' اِس وقت میرے گھر والے فاقے سے ہیں بس یہی وجہ ہے کہ میں اس وقت گھر سے نکلا ہوں۔

O......حضرت علی علیہ السّلام یہ سن کر آبدیدہ ہوئے یہاں تک کہ آپؑ کی ریش مبارک آنسوؤں سے تر ہو گئی، پھر آپؑ نے فرمایا' میں بھی اسی ذات کی قسم کھاتا ہوں جس کی قسم تم نے کھائی ہے کہ میں بھی اسی فکر میں گھر سے چلا ہوں اور اس کے لیے ایک شخص سے ایک دینار قرض لیا ہے۔ خیر اب تم اسے لیکر اپنی ضرورت پوری کرو۔ یہ کہہ کر آپؑ نے وہ دینار مقداد کے حوالے کیا اور خود مسجد تشریف لے گئے' اور جناب رسولؐ اللہ کے ساتھ نمازِ ظہر' عصر اور مغرب پڑھی۔ نمازِ مغرب کے بعد رسولؐ خدا حضرت علی علیہ السّلام کے پاس تشریف لائے' جو صفِ اول میں تھے' اور فرمایا اے علیؑ! آج کی رات میں تمہارے گھر مہمان ہوں۔

O......حضرت علی علیہ السّلام حیران ہوئے کہ آپ کو کیا جواب دیں۔ اُدھر رسولؐ خدا بذریعہ وحیِ الٰہی اس بات پر مامور تھے کہ رات کا کھانا حضرت علیؑ کے ساتھ کھائیں۔ رسولؐ خدا نے حضرت علیؑ کو خاموش دیکھ کر فرمایا: اے علیؑ! تم خاموش کیوں ہو گئے؟ حضرت علی علیہ السّلام نے عرض کیا' رسولؐ اللہ! میں دل و جان سے حاضر ہوں تشریف لے چلیئے۔ یہ سن کر رسولؐ خدا نے حضرت علیؑ کا ہاتھ پکڑا اور دونوں اسی حالت میں بیتِ جناب فاطمہؑ پر پہنچے۔ دیکھا کہ آپ مصلائے عبادت پر مشغول

Presented by www.ziaraat.com

مناجات ہیں اور آپ کے مصلے کے پیچھے ایک طبق رکھا ہوا ہے جس میں سے کھانے کی خوشبو آ رہی ہے۔ بنت رسولؐ نے جیسے ہی اپنے پدر بزرگوار کی آواز سنی اپنے مصلے سے اٹھیں، بابا کو سلام کیا۔ آپؐ نے جواب سلام دیا اور محبت سے سر پر ہاتھ پھیرا اور پوچھا: بیٹی! کیسا مزاج ہے؟ آپؑ نے عرض کیا' بابا! خدا کے فضل سے اچھی ہوں۔ اس کے بعد وہ طبق لا کر آپؐ کے اور حضرت علیؑ کے سامنے رکھ دیا۔ حضرت علیؑ نے آپ کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھا۔ جناب فاطمہؑ زہرا نے عرض کیا' اے ابو الحسن! کیا بات ہے' آپؑ مجھے بہت غور سے دیکھ رہے ہیں' کیا مجھ سے کوئی غلطی سرزد ہو گئی ہے۔ حضرت علی علیہ السّلام نے فرمایا' نہیں۔ مگر تم نے تو قسم کھا کر یہ کہا تھا کہ گھر میں کھانے کے لیے کچھ نہیں ہے۔ جناب فاطمہؑ زہرا نے عرض کیا' اللہ تعالیٰ اب بھی میرے اس قول و قسم کی صداقت پر شاہد ہے۔ حضرت علی علیہ السّلام نے فرمایا' پھر یہ کھانا آپ کے پاس کہاں سے آیا ہے اور ایسا خوشبودار کہ آج تک کسی کھانے میں ایسی خوشبو محسوس نہیں ہوئی۔ یہ سن کر رسولؐ خدا نے اپنا دست مبارک حضرت علیؑ کے کاندھے پر رکھا اور ارشاد فرمایا' اے علیؑ! یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے اس دینار کا بدلہ ہے (جو تم نے مقداد کر دے کر ایثار سے کام لیا تھا) اور اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق عنایت فرماتا ہے، اس کے حضرت رسولؐ اللہ آبدیدہ ہو گئے اور فرمایا: اے علیؑ! اس خدا کا شکر ہے جس نے تمہیں اس وقت تک نہ اُٹھانے کا تہیہ و ارادہ فرمایا ہے کہ جب تک تمہیں حضرت زکریاؑ کا مرتبہ اور فاطمہؑ زہرا کو مریمؑ کا رُتبہ نہ عطا فرمادے۔ اور اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے، كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا

Presented by www.ziaraat.com

الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا (سورۂ آل عمران آیت ۳۷) جب بھی زکریا (مریمؑ) کے پاس محراب میں آتے تو اُن کے پاس رزق (کھانا وغیرہ دیکھتے) (تفسیر فرات وتی)

جناب فاطمہؑ اور حسنینؑ کیلئے عید کا لباس

(61)......ایک مرتبہ عید قریب تھی اور امام حسنؑ اور امام حسینؑ کے ملبوسات کہنہ و بوسیدہ ہو گئے تھے۔ چنانچہ ان دونوں شہزادوں نے اپنی والدۂ ماجدہ جناب فاطمہؑ زہرا سے کہا، مادرِ گرامی! فلاں شخص کے بچوں کے لیے تو عمدہ لباس تیار ہو رہے ہیں' کیا آپؑ ہمارے لیے نئے ملبوسات نہیں تیار کریں گی؟ آپؑ نے فرمایا' بیٹا! کیوں نہیں' انشااللہ تمہارے لیے بھی ملبوس نفیس کا انتظام کیا جائے گا۔ الغرض جب عید کا دن آیا تو جبرائیلؑ امین جنت کے حلوں میں سے دو قمیض لیکر آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؐ نے فرمایا' اخی جبرائیلؑ! یہ قمیض کیسی ہیں؟ جبرائیلؑ نے عرض کیا' یا رسولؐ اللہ! حسنؑ و حسینؑ نے اپنی والدۂ گرامی سے نئے لباس کی خواہش ظاہر کی تھی اور اُن کی مادرِ گرامی نے یہ فرمایا تھا کہ انشاء اللہ تمہارے لیے بھی ملبوس نفیس کا انتظام کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے جب یہ سنا تو گوارا نہ ہوا کہ فاطمہؑ زہرا کا وعدہ غلط ہو جائے اس لیے جنت سے قمیصیں بھیجی ہیں۔

رسولؐ خدا کی رسالت پر سوسمار کی گواہی

(62)......ابنِ عباس سے روایت ہے کہ بنی سلیم کا ایک اعرابی صحرا میں پھر رہا تھا کہ

Presented by www.ziaraat.com

ایک سوسمار اس کے سامنے سے گزری وہ اس کے پیچھے دوڑا اور اسے پکڑ لیا اور اپنی آستین میں ڈال کر دوڑا ہوا حضرت رسولؐ خدا کے پاس آیا اور بآواز بلند پکارنے لگا ' اے محمدؐ اے محمدؐ' رسولؐ خدا کا یہ دستور تھا کہ جب آپ کو کوئی یا محمدؐ! کہہ کر پکارتا تھا تو آپ بھی اس کے جواب میں یا محمدؐ فرما دیتے اور جب کوئی یا احمد کہہ کر پکارتا تھا تو آپ بھی اس کے جواب میں یا احمدؐ فرما دیتے اور جب کوئی ابوالقاسم کہہ کر پکارتا تھا اور آپ بھی اس کے جواب میں یا ابوالقاسمؑ فرما دیا کرتے تھے لیکن جب کوئی آپ کو یا رسولؐ اللہ کہہ کر آواز دیتا تھا تو اس کے جواب میں لبیک فرما دیتے۔

O......چنانچہ جب اس اعرابی نے آپ کو یا محمدؐ! کہہ کر آواز دی تو آپؐ نے بھی اس کے جواب میں اسی لفظ کو دہرایا۔ اس کے بعد اس اعرابی نے انتہائی گستاخی کے ساتھ یہ کہا کہ تم ایک جھوٹے جادوگر ہو تم سے زیادہ جھوٹا اس زمین پر اور اس آسمان کے نیچے کوئی اور نہیں ہے کیونکہ تم نے یہ جھوٹا دعویٰ کیا ہے کہ آسمان میں صرف ایک خدا ہے جس نے تمہیں انسانوں کے اوپر اپنا رسول بنا کر بھیجا ہے لات وعزیٰ کی قسم اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ میری قوم مجھے مار دے گی تو ابھی میں اپنی اس تلوار سے تمہارا سر اتار دیتا اور اپنے اس عمل سے اولین وآخرین پر فخر کرتا۔ اس اعرابی کا یہ گستاخانہ کلام سن کر حضرت عمر اسے مارنے کے لیے اٹھے تو آپؐ نے انہیں منع فرمایا اور کہا' اے حفصہ کے باپ! اپنی جگہ پر بیٹھا رہ تجھے معلوم نہیں کہ حلم ایک ایسی صفت ہے کہ جس سے انسان مرتبہ نبوت سے قریب ہو جاتا ہے۔

O......پھر آپؐ اس اعرابی کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: بھائی! کیا عربوں کا دستور

Presented by www.ziaraat.com

بھی ہے کہ لوگوں کی محفلوں میں بے دھڑک گھس آئیں اور اسی طرح بے ادبی کریں؟ سن!! اس ذات کی قسم جس نے مجھے مبعوث رسالت فرمایا' جو شخص مجھے اس دار دنیا میں اذیت پہنچائے گا اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اے اعرابی! سن! اس ذات کی قسم جس نے مجھے مبعوث برسالت فرمایا ہے فلکِ ہفتم کے ساکنین میں میرا نام احمدؐ صادق مشہور ہے۔ اے اعرابی! اس بدکلامی کے بعد بھی ابھی تیرا کچھ نہیں بگڑا اب بھی اگر تو اسلام لے آئے تو تیری جان و مال اسلام کی امان میں آ جائے گی۔

O.....رسولِ خدا کا یہ کلام سن کر اس اعرابی کو اور غصہ آیا اور اپنی آستین سے سوسمار نکال کر زمین پر پھینک دی اور کہنے لگا: کہ لات و عزیٰ کی قسم میں تم پر اس وقت تک ایمان نہ لاؤں گا جب تک یہ سوسمار تم پر ایمان نہ لائے۔ وہ سوسمار زمین پر گرتے ہی ایک طرف بھاگنے لگی۔ رسولِ خدا نے فرمایا' اے سوسمار! ٹھہر جا اور یہ بتا کہ میں کون ہوں؟ سوسمار پلٹ کر آئی اور رسولِ خدا کے سامنے اپنا منہ اٹھا کر بحکم خدا یوں گویا ہوئی کہ آپ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف ہیں۔ آپؐ نے پھر دریافت فرمایا کہ تو کس کی عبادت کرتی ہے؟ اس نے کہا' میں اس خدائے بزرگ و برتر کی عبادت کرتی ہوں جس نے دانے کو شگافتہ فرمایا' جس نے ہر ذی روح کو پیدا کیا' جس نے ابراہیمؑ کو اپنا خلیل بنایا اور اے محمدؐ آپ کو اپنا حبیب منتخب فرمایا۔ اس کے بعد اس سوسمار نے چند اشعار پڑھے جو درج ذیل ہیں:

اَلَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّکَ صَادِقٌ ۔ فَبُوْرِکْتَ مَھْدِیًّا وَ بُوْرِکْتَ ھَادِیًا

"اے محمدؐ آپ صادق ہادی و مہدی ہیں آپؐ نے دینِ حنیف کی طرف ہماری ہدایت فرمائی"

فَقَدْ عَرَفْنَا مِنَ الْحَنِيفَةِ بَعْدَ مَا ۔ عَبَدْنَا كَأَمْثَالِ الْحَمِيرِ الطَّوَاغِيَا

"جب کہ ہم لوگ چوپایوں کے مانند زندگی بسر کر رہے تھے"

فَيَا خَيْرَ مَدْعُوٍّ وَيَا خَيْرَ مُرْسَلٍ ۔ إِلَى الْجِنِّ بَعْدَ الْإِنْسِ لَبَّيْكَ دَاعِيَا

"آپ ان تمام انبیاء و رسل کے سردار ہیں جو جن و انس کی طرف مبعوث کیے گئے ہیں"

وَنَحْنُ أُنَاسٌ مِنْ سُلَيْمٍ وَفِئَتُنَا ۔ أَتَيْنَاكَ نَرْجُو نَقْلَكَ الْعَوَالِيَا

"بنی سلیم کے لوگ آپؐ کے پاس بزرگی حاصل کرنے کے لیے آئے

أَتَيْتَ بِبُرْهَانٍ مِنَ اللّٰهِ وَاضِحٍ ۔ فَأَصْبَحْتَ فِينَا صَادِقَ الْقَوْلِ زَاكِيَا

آپؐ نے اپنی رسالت کی روشن دلیلیں پیش کیں: اسلیے آپؐ پاک اور صادق القول مشہور ہو گئے

فَبُورِكْتَ فِي الْأَحْوَالِ حَيًّا وَمَيِّتًا ۔ وَبُورِكْتَ مَوْلُودًا وَبُورِكْتَ نَاشِيَا

آپ پر زندگی اور موت ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکتیں ہی برکتیں نازل ہوں"

O...... یہ اشعار پڑھ کر وہ سوسمار اس طرح خاموش ہو گئی جیسے وہ بولنا ہی نہیں جانتی۔ اعرابی نے جب یہ واضح و روشن معجزہ دیکھا تو کہا: اے محمدؐ! اب تو بڑھاپے میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے اُس خدائے وحدہٗ لاشریک کے کوئی بھی خدا نہیں ہے۔ آپؐ اس کے بندے اور سچے رسول ہیں۔ آپؐ نے اپنا دست مبارک بڑھایا اور اس اعرابی نے بیعت کی۔ اس کے بعد آپؐ اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اس عرب بھائی کو قرآن کی کچھ سورتیں سکھا دو۔ جب وہ چند سورے سیکھ چکا تو آپؐ نے اُس سے فرمایا: تیرے پاس کچھ مال ہے؟ اس نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو

حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا ہے ہم بنی سلیم چار ہزار کی تعداد میں ہیں اور ان میں مجھ سے زیادہ مفلس اور فقیر کوئی نہیں ہے۔ آپؐ اپنے اصحاب سے مخاطب ہوئے اور فرمایا: جو شخص اس اعرابی کو سواری کے لیے ایک ناقہ دے گا، میں ضامن ہوں کہ اللہ اسے جنت کے ناقوں میں سے ایک ناقہ دے گا۔ یہ سن کر سعد بن عبادہ فوراً اُٹھے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہو جائیں، میرے پاس ایک سرخ رنگ کا ناقہ ہے جس کے شکم میں دس ماہ کا بچہ بھی ہے۔ وہ میں اس اعرابی کو دیتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: اے سعد! تم ہمارے سامنے فخریہ اپنے ناقے کی اتنی تعریف کرتے ہو۔ میں بتاتا ہوں کہ اس کے عوض میں جو ناقہ تمہیں اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا وہ کیسا ہوگا؟ سعد بن عبادہ نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپؐ پر قربان فرمایئے۔ رسولِ خدا نے ارشاد فرمایا: اے سعد! وہ ناقہ سُرخ سونے کا ہوگا، اُس کے پاؤں عنبر کے ہوں، اُس کے بال زعفران کے ہوں گے، اُس کی آنکھیں یاقوتِ سُرخ کی ہوں گی، اُس کی گردن سبز زبرجد کی ہوگی، اُس کا سر دُرِ بے بہا کا ہوگا، اُس کی مہار گوہر آبدار کی ہوگی، اُس کی پشت پر ایک عماری موتی کی رکھی ہوگی جو اتنی صاف و شفاف ہوگی کہ اندر کی چیز باہر سے اور باہر کی چیز اندر سے نظر آئے گی اور وہ تمہیں لے کر جنت میں اُڑتا پھرے گا۔ اس کے بعد آپؐ پھر اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اس اعرابی کے سر پر عمامہ کون پہنائے گا؟ میں ضامن ہوتا ہوں کہ اس کے عوض اللہ تعالیٰ اسے تقویٰ کا تاج پہنائے گا۔ یہ سن کر حضرت علی علیہ السلام اُٹھے اور عرض کیا: میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں وہ تقویٰ کا تاج کیسا ہوگا؟

Presented by www.ziaraat.com

○.....رسولؐ خدا نے اس کے اوصاف بیان فرمائے اور حضرت علی علیہ السلام نے اپنے سرِ اقدس سے عمامہ اتار کر اس اعرابی کو پہنا دیا۔ پھر آپؐ اپنے اصحاب سے مخاطب ہوئے اور فرمایا' جو اس اعرابی کو زادِ سفر مہیا کرے گا' میں ضامن ہوتا ہوں کہ اللہ اسے زادِ تقویٰ عطا فرمائے گا۔ یہ سن کر سلمانؓ اٹھے اور عرض کیا' میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں زادِ تقویٰ کے بارے میں بیان فرمایئے وہ کیا ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا' اے سلمانؓ! جب تمہارا دنیا کا آخری دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ تمہیں کلمہ شہادت یعنی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی تلقین فرمائے گا' اگر تم نے کلمہ شہادت یعنی پڑھ لیا تو تم مجھ سے مل سکو گے اور میں تم سے ملاقات کر سکوں گا' اور اگر تم نے یہ کلمہ نہ پڑھا تو تا ابد تم مجھ سے نہ مل سکو گے اور میں تم سے نہ مل سکوں گا۔

○.....راوی کا بیان ہے کہ یہ سن کر سلمانؓ اٹھے اور انہوں نے ازواجِ نبیؐ کے نو حجروں کا چکر لگایا' مگر وہاں سے آپ کو کچھ نہ مل سکا تو واپس ہوئے اور جناب فاطمہ زہراؑ کے حجرے پر نظر ڈالی اور سوچا اگر خیر ممکن ہے تو فاطمہ زہراؑ بنتِ محمدؐ ہی کے گھر سے یہ سوچ کر دروازے پر دستک دی اندر سے آواز آئی کون ہے؟ عرض کیا: میں سلمان ہوں۔ پوچھا' کیا چاہتے ہو؟ سلمانؓ نے پورا قصہ اس اعرابی اور حضورؐ کا بیان کیا۔ جناب فاطمہ زہراؑ نے فرمایا' سلمانؓ! اس ذات کی قسم جس نے میرے پدرِ گرامی کو حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا ہے آج تیسرا دن ہے ہم نے کچھ نہیں کھایا' حسنؑ و حسینؑ بھوک کے مارے بلک بلک کر سو گئے ہیں' تاہم جب ایک کارِ خیر میرے دروازے پر آیا ہے تو میں اسے واپس نہ کروں گی سلمان! میری یہ چادر لے جاؤ اور شمعون یہودی

ہے کہو کہ رسولؐ کی بیٹی نے کہا ہے کہ اسے رہن رکھ لے اور ایک سیر کھجور اور ایک سیر جو مجھے دے دے میں انشاء اللہ جلد اس کو واپس کردوں گی۔ سلمانؓ نے آپؑ کی چادر لی، شمعون یہودی کے پاس آئے اور کہا اے شمعون یہ چادر فاطمہؑ بنت محمدؐ کی ہے انھوں نے کہلایا ہے کہ اسے رہن رکھ لے اور ایک سیر کھجور اور ایک سیر جو مجھے دے دے میں انشاء اللہ جلد واپس کردوں گی۔ شمعون نے وہ چادر لے کر اسے دیکھا اس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور کہنے لگا اے سلمانؓ خدا کی قسم اس کا نام احمد ہے اور حضرت موسیٰؑ بن عمران نے توریت میں ہمیں اس کی خبر دی ہے اس کے بعد کہا اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ یہ کہہ کر وہ اسلام لایا اور بہت اچھا مسلمان بن گیا اس کے بعد اس نے سلمانؓ کو ایک سیر کھجور اور ایک سیر جو دیے سلمانؓ انھیں لے کر جناب سیدہؑ کی خدمت میں آئے سلمانؓ کہتے ہیں کہ جناب فاطمہؑ نے خود اپنے ہاتھ سے پیسا اس کی روٹیاں پکائیں اور سلمانؓ کے حوالے کیں اور کہا یہ رسولؐ خدا کی خدمت میں لے جاؤ۔ سلمانؓ نے کہا فاطمہؑ ان میں سے ایک روٹی آپؑ بھی حسنؑ و حسینؑ کے لیے رکھ لیں۔ آپؑ نے فرمایا اے سلمانؓ یہ کام میں نے خوشنودی خدا کے لیے کیا ہے اس لیے میں اس میں سے کچھ نہ لوں گی۔ الغرض سلمانؓ روٹیاں لیے ہوئے خدمت رسولؐ میں آئے تو آپؐ نے دیکھا تو پوچھا اے سلمانؓ یہ روٹیاں تمھیں کہاں سے مل گئیں؟ انھوں نے عرض کیا فاطمہ زہراؑ کے گھر سے لایا ہوں۔ راوی کا بیان ہے کہ رسولؐ خدا نے کوئی تین دن کے بعد حجرۂ فاطمہ زہراؑ پر پہنچ کر دق الباب کیا۔ فاطمہؑ کا یہ دستور تھا کہ جب حضرت رسولؐ

خود دستک دیتے تھے تو کسی اور کے بجائے آپ خود دروازہ کھولتی تھیں چنانچہ فاطمہ زہرا نے خود دروازہ کھولا آپ نے اندر آ کر جب بیٹی کے چہرے کو زرد دیکھا تو آپ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے پھر فاطمہ کی طرف دیکھ کر پوچھا' بیٹی! یہ تمہارا چہرہ زرد اور آنکھوں میں حلقے کیوں پڑے ہوئے ہیں؟ فاطمہ نے عرض کیا' بابا' تین دن سے ہمیں کوئی غذا میسر نہیں ہوئی ہے حسنؑ و حسینؑ بھی بھوکے سو رہے ہیں۔

....راوی کا بیان ہے کہ پھر رسول خدا نے دونوں بچوں کو بلایا' ایک کو داہنے زانو پر بٹھایا دوسرے کو بائیں زانو پر بٹھایا اور جناب فاطمہ زہراؑ کو سامنے بٹھایا' اتنے میں حضرت علی علیہ السلام بھی آ گئے آپ نے ان کو اپنے پیچھے بٹھا لیا' پھر آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور عرض کیا: اِلٰهِیْ وَسَیِّدِیْ وَمَوْلَایَ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَیْتِیْ اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِیْرًا (میرے اللہ! میرے مالک! میرے مولا! یہی میرے اہل بیت ہیں تو ان سے رجس کو دور رکھ اور انہیں پاک و پاکیزہ رکھ جیسا کہ پاکیزگی کا حق ہے)

....راوی کہتا ہے کہ پھر فاطمہ زہراؑ اٹھیں اور اپنے حجرۂ عبادت میں تشریف لے گئیں دو رکعت نماز بجا لائیں پھر اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کر کے عرض کیا: اے میرے اللہ اے میرے مالک! یہ تیرے نبی محمد مصطفےٰ ہیں' یہ تیرے نبی کے ابن عم علیؑ ہیں اور یہ میرے نبیؐ کے نواسے حسنؑ و حسینؑ ہیں ہمارے لیے آسمان سے اسی طرح خوان طعام نازل فرما جس طرح تو نے بنی اسرائیل کے لیے نازل فرمایا تھا انہوں نے تو اسے کھا کر بھی کفران نعمت کیا اور ہم تو تیرے شکر گزار بندے ہیں۔"

Presented by www.ziaraat.com

ابن عباس کہتے ہیں کہ خدا کی قسم جناب فاطمہ زہراؑ کی دعا ابھی ختم بھی نہ ہوئی تھی کہ آپؑ کے پیچھے ایک خوان طعام خود بخود آ موجود ہوا جس سے مشک کی خوشبو مہک رہی تھی۔ جناب فاطمہ زہراؑ وہ خوان لیے ہوئے اپنے بابا کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور جناب رسول اللہؐ حضرت علیؑ اور حضرات حسنؑ و حسینؑ کے سامنے پیش کیا۔

○..... حضرت علی علیہ السلام نے پوچھا اے حضور رسول اللہؐ! یہ کھانا کہاں سے آیا ہے حضرت رسول خداؐ نے فرمایا: اے علیؑ! کھانا شروع کرو، سوال نہ کرو شکر ہے اس خدا کا جس نے میری بیٹی کو وہ رتبہ عطا فرمایا ہے جو مریمؑ بنت عمران کو عطا فرمایا تھا۔ پھر آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: "كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا قَالَ يَا مَرْيَمُ أَنَّىٰ لَكِ هَٰذَا قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ (سورۂ آل عمران، آیت ۳۷:)(جب بھی زکریاؑ اس کے (مریمؑ کے) پاس محراب (عبادت) میں داخل ہوتے تھے تو ان کے پاس رزق پاتے تھے تو پوچھتے تھے اے مریمؑ! تمہارے پاس یہ رزق کہاں سے آیا ہے وہ کہتی تھیں کہ یہ اللہ کے پاس سے آیا ہے بے شک اللہ جس کو چاہتا ہے بے حساب رزق عطا فرماتا ہے) چنانچہ حضرت رسولؐ اللہ حضرت علیؑ، جناب فاطمہ زہراؑ اور حسنؑ و حسینؑ نے اس طعام کو تناول فرمایا۔ ادھر وہ اعرابی کھانا کھانے کے بعد اونٹ پر بیٹھا اور اپنے قبیلہ بنی سلیم میں واپس پہنچا اور اہل قبیلہ کو پکار کر کہا: قُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ تُفْلِحُوا تم لوگ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہو تا کہ فلاح پاسکو

Presented by www.ziaraat.com

یہ سنتے ہی اہل قبیلہ نے تلواریں نیام سے نکال لیں اور کہنے لگے محمدؐ جو ایک ساحر اور کذاب ہے کیا اس کے دین کی طرف تو بھی مائل ہو گیا ہے؟

○.....اس نے کہا: محمدؐ کو ایسا مت کہو انبیاء علیہم السلام محمدؐ کے مشتاق ہیں، بہترین رب اللہ ہے اور محمدؐ بہترین نبی ہیں۔ میں ان کے پاس بھوکا گیا تھا انہوں نے کھانا کھلایا، میرے پاس لباس نہ تھا مجھے لباس پہنایا، میں پیدل تھا مجھے سواری دی اور زاد راہ دیا۔ اس کے بعد اس نے اپنا سارا قصہ اور سوسمار کی شہادت اور اشعار پڑھنے کا تمام واقعہ بیان کیا۔ پھر ان سے کہا: اسلام لے آؤ تا کہ تم سب سلامت رہو۔ تعجب ہے اس دن بنو سلیم کے چار ہزار مرد اسلام لائے اور یہ وہی ہیں جو سبز جھنڈے والے اصحاب کہلاتے تھے جو جناب رسولؐ اللہ کے گرد جمع رہتے تھے۔ (تفسیر ثعلبی [illegible] کتاب مناقب ابن شہر آشوب)

☆☆☆☆☆

باب چہارم

امام حسنؑ کے معجزات

خشک درخت کا سرسبز ہونا

(۱)......ہاشم جعفری کہتے ہیں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت امام حسن علیہ السلام عمرہ کے لیے روانہ ہوئے آپ کے ہمراہ اولاد زبیر میں سے بھی ایک شخص تھا جو آپ کی امامت کا قائل تھا۔ راستے میں یہ لوگ ایک منزل پر ٹھہرے اور ایک کھجور کے باغ کے نیچے بیٹھے جو پانی نہ پانے کی وجہ سے خشک ہو گیا تھا امام حسن علیہ السلام کے لیے ایک درخت کے نیچے آرام کرنے کے لیے چادر بچھا دی اور اس مرد زبیری کے لیے قریب ہی دوسرے درخت کے نیچے چادر بچھا دی زبیری نے سر اٹھا کر دیکھا اور کہا: کاش! اس درخت پر کھجوریں ہوتیں تو کھا کر لطف حاصل کرتے۔ امام حسنؑ نے فرمایا: کیا تم کھجور کھانا چاہتے ہو۔ اس نے عرض کیا' جی ہاں۔ حضرت امام حسن علیہ السلام نے اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف بلند کیے اور دعا کی جس کو وہ زبیری نہ سمجھ سکا کہ کیا دعا تھی ناگہ وہ درخت سرسبز ہو گیا اس میں پتے اور شاخیں پیدا ہو کر پھل لگ گئے۔ وہ شتربان جس کو کرائے پر لائے تھے یہ اعجاز دیکھ کر بولا: خدا کی قسم یہ تو سحر ہے امام حسن علیہ السلام نے فرمایا: تجھ پر وائے ہو یہ سحر نہیں ہے بلکہ فرزند رسول کی دعا ہے جو قبول ہوئی پھر وہ اس درخت پر چڑھے اور اتنی کھجوریں توڑیں کہ سب کے لیے کافی ہو گئیں (بصائر الدرجات' کافی جلد ج ا س ۳۶۲)

Presented by www.ziaraat.com

رقم کی تقسیم

(2)......امام جعفر صادق علیہ السلام نے آباؤ اجداد سے روایت کی ہے کہ ایک دن امام حسن علیہ السلام نے اپنے بھائی امام حسین علیہ السلام اور عبداللہ بن جعفر سے فرمایا کہ معاویہ نے آپ دونوں کی مقررہ رقم ارسال کی ہے جو فلاں دن چاند دیکھتے ہی آپ کو مل جائے گی۔ آپؑ کے اس ارشاد کے مطابق وہ رقم اسی دن ملی جس دن آپؑ نے فرمایا تھا اور چاند بھی اسی دن نظر آیا جب ان حضرات کو اپنی اپنی رقوم ملیں تو امام حسن علیہ السلام کے ذمے بہت سا قرض تھا اسے ادا کیا اور باقی رقم اپنے اہلِ بیت اور موالیوں پر تقسیم کر دی حضرت امام حسین علیہ السلام نے بھی اس رقم سے اپنا قرض ادا کیا اور رقم میں جو حصہ بچ گیا اس کے تین حصے کیے ایک حصہ اپنے اہلِ بیت اور موالیوں پر تقسیم کر دیا اور باقی رقم اپنے اہل و عیال کو دے دی اور عبداللہ ابن جعفرؓ نے اپنے حصے کی رقم سے اپنا قرض ادا کیا اور باقی رقم معاویہ کے فرستادہ کو دے دی تا کہ وہ جا کر معاویہ کو بتا دے کہ ان حضرات نے اس رقم کا کیا تو پھر معاویہ نے عبداللہ بن جعفرؓ کے پاس اچھی خاصی رقم بھیج دی۔ (الخرائج والجرائح)

ایک حبشی کو فرزندِ نرینہ کی بشارت

(3)......مدل بن اسامہ کہتے ہیں امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آباؤ اجداد سے روایت کی ہے کہ: ایک مرتبہ امام حسن علیہ السلام مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ پاپیادہ چلے تو آپؑ کے پائے مبارک پر زخم آ گیا۔ عرض کیا گیا کہ اے فرزندِ رسولؐ

Presented by www.ziaraat.com

آپ سواری پر سوار ہو جائیں تاکہ پاؤں کی تکلیف ختم ہو جائے۔ آپ نے فرمایا: کہ نہیں میں سواری پر نہیں بیٹھوں گا۔ البتہ یہاں سے چل کر ہم ایک ایسی منزل پر قیام کریں گے جہاں ایک حبشی سے ملاقات ہوگی جس کے پاس ورم کی دوا ہوگی۔ تم وہ دوا خرید لینا۔ آپ کے موالیوں میں سے کسی نے عرض کیا، اے فرزند رسولؐ! اب تو کوئی ایسی منزل آنے والی نہیں ہے جس میں دوا فروخت ہوتی ہو۔ آپ نے فرمایا: ہاں وہ خوشی ہمارے آگے ہے۔ اس کے بعد سب لوگ کئی میل تک آگے چلے گئے تو واقعتا انھیں ایک حبشی ملا۔ امام حسن علیہ السلام نے اپنے موالی (غلام) سے فرمایا یہ دیکھو تیرے سامنے وہ حبشی ہے اس سے وہ دوا قیمتاً خرید کے لے آ۔ (وہ غلام جب خریدنے گیا تو) حبشی نے کہا یہ دوا تم کس کے لیے خرید رہے ہو؟ غلام نے کہا امام حسن ابن علی ابن ابی طالب کیلیے۔

○......حبشی نے کہا، مجھے اُن کے پاس لے چلو۔ جب وہ حبشی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا، فرزند رسولؐ! میں آپ کا دوستدار ہوں اس لیے آپ سے اس کی قیمت نہ لوں گا۔ بس میرے لیے دعا فرما دیجیے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ مجھے ایک اچھا فرزند عطا فرمادے جو محب اہل بیتؑ ہو۔ میں اپنی زوجہ کو دردِ زہ میں چھوڑ آیا ہوں۔ آپ نے فرمایا: اچھا اپنے گھر واپس جائے گا تو دیکھے گا کہ اللہ نے تجھے ایک صحیح وسالم بیٹا عطا فرما دیا ہے، وہ حبشی خوش خوش اپنے گھر واپس ہوا تو اس نے آ کر دیکھا تو امام حسین علیہ السلام کی دعا سے فرزند پیدا ہو چکا تھا۔ یہ دیکھ کر وہ حبشی انتہائی خوشی کے عالم میں پھر امام حسن علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے حق میں دعائے

Presented by www.ziaraat.com

خبر کرنے نکلا ادھر امام حسن علیہ السلام نے وہ تھیلا اپنے پاؤں پر ملا اور ابھی آپؑ

کھڑے بھی نہ ہوئے تھے کہ پاؤں کا ورم جاتا رہا۔ (الخرائج والجرائح)

یہاں تک روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے ایک فرزند عطا فرمایا

جو ہمارے شیعوں میں سے ہوگا۔

شاہِ روم کے سوالات کے جوابات

(4)......روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام مقام رحبہ میں تھے کہ ایک شخص آپؑ کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا اور عرض کیا: یہ بتایئے کہ کیا میں آپؑ کی رعایا اور آپؑ کے مُلک کا آدمی ہوں؟ آپؑ نے فرمایا: نہیں نہ تو میری رعایا میں سے ہے اور نہ میرے مُلک کا آدمی ہے بلکہ ابن اصفر (شاہِ روم) نے تجھے چند سوالات دے کر معاویہ کے پاس بھیجا تھا مگر معاویہ اُن سوالات کا جواب نہ دے سکا اور اُس نے اس کے لیے میرے پاس بھیج دیا۔ اُس نے عرض کیا، یا امیر المومنینؑ! آپؑ نے سچ فرمایا۔ واقعتاً معاویہ نے مجھے پوشیدہ طور پر آپؑ کے پاس بھیجا ہے اور آپؑ مطلع ہو گئے حالانکہ یہ بات اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو معلوم ہی نہ تھی۔ آپؑ نے فرمایا: وہ سوالات میرے ان دونوں فرزندوں میں سے جس سے چاہو پوچھ لو۔ اُس نے عرض کیا، میں یہ سوالات اِس گیسو والے (یعنی حسنؑ) سے پوچھوں گا۔ یہ کہہ کر وہ امام حسن علیہ السلام کے پاس آیا۔ امام حسنؑ نے فرمایا: تم یہ سوالات دریافت کرنا چاہتے ہو کہ:

(۱)......حق و باطل میں کتنا فاصلہ ہے؟ (۲)......زمین و آسمان کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ (۳)......مشرق و مغرب کے مابین کتنا فاصلہ ہے؟ (۴)......قوس قزح کیا

شے ہے؟(۵).....زنخہ (مخنث) کو کیسے پہچانا جائے کہ یہ مذکر ہے یا مونث؟

(۶).....وہ دس چیزیں کیا ہیں جو ایک سے بڑھ کر دوسری شدید تر ہیں؟ اُس نے عرض کیا: جی ہاں میں یہی پوچھنا چاہتا ہوں۔

آپؑ نے فرمایا: سنو! (۱).....حق و باطل میں چار انگشت کا فاصلہ ہے۔ جو اپنی آنکھوں سے دیکھو وہ حق ہے اور جو اپنے کانوں سے سنو وہ باطل ہے۔ (۲).....زمین و آسمان کے مابین دعائے مظلوم اور نگاہ کی ایک سیر کا فاصلہ ہے۔ (۳).....مشرق و مغرب کے مابین آفتاب کی ایک دن کی مسافت کا فاصلہ ہے۔ (۴).....قزح تو شیطان کا نام ہے۔ اور یہ درحقیقت میں قوس الٰہی ہے جو سرسبزی اور اہل زمین کے لیے غرق سے امان کی علامت ہے۔ (۵).....زنخہ (مخنث) وہ ہے کہ جس کا پتہ نہ چلے کہ یہ مرد ہے یا عورت اُس کے لیے بلوغ کا انتظار کیا جائے گا اگر وہ مرد ہوگا تو اسے احتلام ہوگا اگر وہ عورت ہوگی تو اسے خون حیض آئے گا اور اُس کے پستان اُبھر آئیں گے۔ ورنہ اُس سے کہا جائے کہ پیشاب کر۔ اگر اُس کے پیشاب کی دھار دیوار پر پہنچے تو وہ مرد ہے اگر اُس کا پیشاب پاؤں پر گرے جیسے اونٹنی کا پیشاب گرتا ہے تو وہ عورت ہے۔ (۶).....وہ دس چیزیں جن میں ایک سے بڑھ کر شدید تر ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے سب سے زیادہ شدید پتھر کو پیدا کیا ہے مگر اس سے زیادہ شدید اور سخت لوہا ہے جو پتھر کو بھی کاٹ دیتا ہے اور لوہے سے زیادہ سخت آگ ہے جو لوہے کو پگھلا دیتی ہے اور آگ سے زیادہ شدید پانی ہے جو آگ کو بجھا دیتا ہے اور پانی سے زیادہ شدید بادل ہے جو پانی کو اٹھائے ہے اور بادل سے زیادہ شدید ہوا ہے جو بادل کو

Presented by www.ziaraat.com

اٹھانے سے بھی قوی ہے۔ ہوا سے زیادہ شدید ملک ہے جو ہوا کو حرکت دیتا ہے اور ملک سے زیادہ شدید ملک الموت ہے جو اُسے بھی موت دے دیگا اور ملک الموت سے زیادہ شدید وہ موت ہے جو ملک الموت کو بھی مار دے گی اور موت سے زیادہ شدید حکم خدا ہے جو موت کو بھی دفع کر ڈالتا ہے۔ (الخرائج والجرائح)

تجدید عہد کیلئے امام حسنؑ کی گفتگو

(5)......محمد بن اسحاق نے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ ابوسفیان حضرت علی علیہ السلام کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے ابوالحسنؑ! میں تمہارے پاس ایک کام سے آیا ہوں۔ آپؑ نے پوچھا کیا کام ہے؟ اس نے کہا، میرے ساتھ اپنے ابنِ عم محمدؐ کے پاس چلو اور ان سے کہو کہ وہ مجھ سے از سرِ نو معاہدہ کریں اور ایک عہد نامہ تحریر فرما دیں۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: اے ابوسفیان! رسول اللہؐ تم سے ایک عہد کر چکے ہیں آپؐ اپنے عہد سے تا ابد نہ پلٹیں گے (نئے عہد کی ضرورت نہیں)۔ اِدھر یہ گفتگو ہو رہی تھی اور اُدھر حضرت فاطمہؑ زہرا پسِ پردہ تھیں اور سامنے امام حسنؑ بیٹھے تھے جن کی عمر اس وقت پانچ سال کی تھی۔ ابوسفیان نے کہا: بنتِ محمدؐ! اس بچے سے کہو وہ اپنے نانا سے میرے لیے بات کرے اور وہ اپنی اس گفتگو سے عرب و عجم کی سیادت حاصل کرے۔ یہ سن کر امام حسن علیہ السلام نے اس کی طرف رخ کیا اور اپنا ایک ہاتھ اس کی ناک پر اور دوسرا اس کی داڑھی پر مارا پھر بحکمِ خدا یوں گویا ہوئے کہ:

"اے ابوسفیان! پہلے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہو تا کہ میں تمہارا شفیع بن سکوں۔" یہ سن کر حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: "حمد اس خدا کی جس نے

Presented by www.ziaraat.com

آلِ محمدؐ اور ذرّیتِ محمد مصطفےٰ میں سے ایسے کو پیدا کیا جو یحییٰؑ بن زکریا کی نظیر ہے

"وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا"

(نوٹ) یہ قصہ کتب سیر میں سنہ ۸ھ فتح مکہ کے حالات میں مذکور ہے جب ابوسفیان رسول اللہؐ کے پاس مشرکین سے عہد نامے کی تجدید اور مدت میں توسیع کے لیے درخواست لے کر آیا تھا۔ اس طرح امام حسنؑ اُس وقت پانچ سال کے تھے۔

(سیرت ابن ہشام جلد ۲ص ۳۹۶، مناقب جلد ۲، ج ۱ص ۲۰۶ ارشاد مفید ص ۷۰، اعلام الوریٰ)

میرا گھر نہیں جلا

(6)......ابوحمزہ ثمالی کہتے ہیں حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک مرتبہ امام حسن علیہ السلام کہیں تشریف فرما تھے کہ کسی نے آ کر آپؑ کو یہ اطلاع دی کہ فرزندِ رسولؐ آپؑ کا گھر جل گیا۔ آپؑ نے فرمایا نہیں میرا گھر نہیں جلا۔ اتنے میں ایک دوسرا شخص آیا: اس نے کہا اے فرزندِ رسولؐ! آپؑ کے گھر کے پہلو میں جو گھر ہے اس میں آگ لگی ہے اور ہم لوگوں کو یقین ہو گیا ہے کہ اس کے ساتھ آپؑ کا گھر بھی جل جائے گا، مگر اللہ نے اس آگ کا رُخ دوسری طرف پھیر دیا اور آپؑ کا گھر بچ گیا

زیاد کے لیے بددعا

(7)......ایک مرتبہ کچھ لوگ امام حسنؑ بن علیؑ کے پاس زیاد کے مظالم کی فریاد لے کر آئے، تو آپؑ نے دونوں ہاتھ بلند کیے اور عرض کیا: "پروردگارا تو زیاد بن ابیہ سے، ہم پر اور ہمارے شیعوں پر مظالم کا مواخذہ فرما اور اُسے جلد عذاب میں مبتلا فرما کر ہمیں

Presented by www.ziaraat.com

دکھلا دے، بیشک تو ہر شے پر قادر ہے" راوی کا بیان ہے کہ زیاد کے داہنے ہاتھ کے انگوٹھے میں ایک دانہ نکلا اور ورم بڑھ کر گردن تک پہنچ گیا اور اسی میں وہ مر گیا۔

حلف کا صحیح طریقہ

(8)......ایک مرتبہ ایک شخص نے حضرت امام حسن علیہ السلام پر ایک ہزار دینار کا جھوٹا دعویٰ کیا، حالانکہ آپؑ پر اس کا کوئی قرض نہ تھا چنانچہ یہ دونوں قاضی شریح کے پاس پہنچے اس نے امام حسن علیہ السلام سے کہا: کیا آپؑ حلف اٹھائیں گے؟ آپؑ نے فرمایا: اگر یہ حلف سے کہے گا تو اتنی رقم اس کو دے دوں گا۔ شریح نے اس شخص سے کہا کہو: "بِاللّٰہِ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ" امام حسنؑ نے فرمایا، نہیں، میں ان الفاظ میں حلف نہیں چاہتا، بلکہ یہ اس طرح کہے: "بِاللّٰہِ اِنَّ لَکَ عَلَیَّ ھٰذَا" اور مجھ سے ایک ہزار دینار لے لے۔ اس شخص نے یہی کہا: اور ایک ہزار دینار لے لیے لیکن جونہی اپنے مقام سے اٹھا تو لڑکھڑا کر گر پڑا اور مر گیا لوگوں نے امام حسنؑ سے اس کے متعلق دریافت کیا۔ آپؑ نے فرمایا، میں ڈرا کہ اگر یہ اللہ کی وحدانیت کا اقرار کرتا ہے تو اس توحید کے اقرار کی برکت سے اللہ تعالیٰ اُسے معاف فرما دے گا۔ (اسی بناء پر یہ حلف لیا گیا جس سے اس پر عذاب نازل ہوا)

آپؑ کی بد دعا سے مردِ شامی و عورت کی جنس تبدیل

(9)......محمد فتال نیشاپوری نے اپنی کتاب "مونس الحزین" میں تحریر کیا ہے کہ کسی

Presented by www.ziaraat.com

شامی نے حضرت امام حسن علیہ السّلام سے معاویہ کے مظالم برداشت کرنے کے متعلق بات کی: آپؑ نے فرمایا (جس کا مفہوم یہ ہے) کہ اگر میں دعا کروں تو اللہ عراق کو شام اور شام کو عراق، عورت کی مرد اور مرد کو عورت میں تبدیل فرما دے گا۔ اُس مردِ شامی نے کہا' بھلا اس پر کون قادر ہے؟ آپؑ نے فرمایا: دُور ہو جا اے عورت' تجھے شرم نہیں آتی کہ مردوں کے درمیان بیٹھی ہوئی ہے۔ آپؑ کا یہ فرمانا تھا کہ اس شامی نے محسوس کیا کہ وہ عورت بن گیا۔

O...... پھر آپؑ نے فرمایا: اور تیری زوجہ مرد بن گئی۔ تو اس سے حاملہ ہوگا اور تیرے شکم سے خنثٰ پیدا ہوگا۔ چنانچہ جیسا آپؑ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا۔ پھر وہ مردِ شامی اور اس کی زوجہ دونوں آپؑ کی خدمت میں آئے' توبہ کی اور معافی مانگی۔ آپؑ نے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی اور وہ دونوں اپنی پہلی حالت پر آ گئے۔

مجھے میری زوجہ زہر دے گی

(10)...... حسن بن ابو العلا کہتے ہیں امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ امام حسن علیہ السّلام نے اپنے اہل بیتؑ سے فرمایا کہ میں زہر سے شہید کیا جاؤں گا۔ جس طرح رسول اللہؐ کو زہر سے شہید کیا گیا۔ آپؑ کے اہل بیت نے کہا' آپؑ کو کون زہر دے گا؟ آپؑ نے فرمایا' میری کوئی کنیز یا میری کوئی زوجہ۔ لوگوں نے کہا' پھر اسے نکال باہر کیجیے یا اپنی زوجیت سے خارج کیجیے اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے۔ آپؑ نے فرمایا: افسوس' میں ایسا نہیں کر سکتا' اُسی کے ہاتھوں سے میری موت واقع ہوگی اور اس کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ اگر میں اسے نکال باہر کروں تب بھی

Presented by www.ziaraat.com

اُس کے ہاتھوں میرا قتل ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا قطعی فیصلہ اور لازمی حکم ہے۔ تھوڑے ہی دنوں بعد معاویہ نے امام حسن علیہ السّلام کی زوجہ کے پاس آدمی بھیجا۔

○.....راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد امام حسن علیہ السّلام نے اپنی اُس زوجہ سے پوچھا کیا پینے کے لیے کچھ دودھ ہے؟ اُس نے کہا' جی ہاں' اور پھر اُس میں وہ زہر ملا دیا جو معاویہ نے اُس کے پاس بھیجا تھا۔ جب آپؑ نے وہ دودھ پیا تو فوراً جسم میں زہر کا اثر محسوس کیا اور فرمایا؛ اے دشمن خدا تو نے مجھے قتل کر دیا' اللہ تعالیٰ تجھے قتل کرے۔ مگر سُن؛ کہ مجھ جیسا تجھے کوئی شوہر نہ ملے گا' اور اُس دشمن' فاسق اور لعین سے تجھے تاابد بھلائی نصیب نہ ہوگی۔ (مناقب ابن شہر آشوب)

ارحام کا علم

(11).....ابو جعفر بن رستم طبری نے اپنی کتاب "الدلائل" میں ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السّلام کے سامنے سے ایک گائے گذری۔ آپؑ نے اُس کو دیکھ کر فرمایا اس کے شکم میں بچہ ہے اور وہ مادہ ہے' اُس کی پیشانی سفید اور دُم کا سرا بھی سفید ہوگا۔ یہ سُن کر ہم لوگ اُس قصاب کے ساتھ گئے۔ جب اُس نے اس گائے کو ذبح کیا تو دیکھا کہ اُس کے شکم میں واقعاً مادہ بچہ تھا اور ویسا ہی تھا جیسا آپؑ نے فرمایا تھا۔ یہ دیکھ کر ہم لوگوں نے آپؑ سے کہا' کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا ہے "وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ" (سورہ لقمان آیت ۳۴) (اور وہی جانتا ہے کہ ارحام میں کیا ہے) پھر آپؑ کو اس کا علم کیسے ہوگیا؟ آپؑ نے فرمایا؛ وہ علم مخزون و مکنون' مختوم و مکتوم کہ جس پر کوئی ملک مقرب اور نبی

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

مرسل بھی مطلع نہیں ہے۔ اس کو سوائے محمدؐ اور اُن کی ذرّیت کے کوئی نہیں جانتا۔ (کتاب النجوم)

امیرالمومنینؑ کی زیارت کرانا

(12)...... شیخ مفید علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب "مولد النبیؐ ومولد الاصفیاءؑ" میں جلد ہے اور انھوں نے امام ابو جعفر محمد باقر علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ کچھ لوگ امام حسن علیہ السّلام کے پاس آئے اور عرض کیا کہ آپؑ کے پدر بزرگوار جو معجزات ہمیں دکھایا کرتے تھے ویسے ہی معجزات آپؑ بھی ہمیں دکھایئے۔ آپؑ نے فرمایا: کیا تم لوگ اس پر ایمان لاؤ گے؟ انھوں نے عرض کیا' جی ہاں' خدا کی قسم! ہم اس پر ایمان لائیں گے۔ آپؑ نے فرمایا' کیا تم لوگوں نے میرے پدر بزرگوار کو دیکھا ہے؟ انھوں نے عرض کیا' جی ہاں ہم ان کو اچھی طرح جانتے پہچانتے ہیں۔ یہ سن کر آپؑ نے پردے کا ایک گوشہ اٹھایا تو حضرت امیرالمومنینؑ پسِ پردہ تشریف فرما تھے آپؑ نے پوچھا' کیا تم لوگ اِن کو پہچانتے ہو؟ سب نے بالاتفاق کہا' جی ہاں یہ امیر المومنین علیہ السّلام ہیں اب ہم لوگ گواہی دیتے ہیں کہ آپؑ واقعاً ولی خدا اور امیرا لمومنین علیہ السّلام کے بعد امام ہیں آپؑ نے امیر المومنین علیہ السّلام کو ان کی موت کے بعد ہمیں اس طرح دکھایا ہے جس طرح آپؑ کے پدر بزرگوار نے ابوبکر کو مسجد قبا میں رسول اللہؐ کی رحلت کے بعد آپؐ کی زیارت کرائی تھی۔ آپؑ نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں پر وائے ہو' کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ قول نہیں سنا ہے کہ "وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ

Presented by www.ziaraat.com

يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ (سورۂ بقرہ، آیت:۱۵۴) (اور جو اللہ کی راہ میں قتل ہوئے انھیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم اس کا شعور نہیں رکھتے) جب یہ قولِ خدا عام لوگوں کے لیے ہے جو راہِ خدا میں قتل کر دیے گئے ہیں تو پھر ہمارے بارے میں تم لوگ کیا کہو گے؟ انھوں نے کہا' ہم ایمان لائے اور اے فرزندِ رسولؐ ہم آپؑ کی امامت کی تصدیق کرتے ہیں ۔ (کتاب النجوم)

معجزہ دکھا کر اپنی حجت قائم کرنا

(13)......ابو محمد عبد اللہ بن محمد احمری المعروف بہ ابنِ داہر رازی نے ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ جب امام حسنؑ اور معاویہ کے درمیان صلح ہو چکی تو دونوں ایک کھجور کے باغ میں ایک جگہ بیٹھ گئے تو معاویہ نے کہا' اے ابو محمدؑ! مجھے خبر ملی ہے کہ رسولؐ اللہ درخت پر لگی ہوئی کھجوروں کی مقدار اور وزن میں بتا دیا کرتے تھے' کیا اس طرح کا کچھ علم آپؑ کو بھی ہے؟ کیونکہ آپؑ حضرات کے شیعوں کا گمان ہے کہ زمین و آسمان میں سے کسی شے کا علم آپؑ حضرات سے پوشیدہ نہیں ہے۔ امام حسن علیہ السّلام نے فرمایا کہ رسولؐ اللہ اس کی مقدار وزن میں بتاتے تھے' میں تعداد میں بتاؤں گا۔ معاویہ نے کہا' پھر بتایئے اس درخت پر کتنے عدد کھجوریں ہیں؟ آپؑ نے فرمایا: چار ہزار اور چار کھجوریں ہیں ۔ معاویہ کے حکم سے ساری کھجوریں توڑ کر شمار کی گئیں تو چار ہزار اور تین گنی گئیں۔ آپؑ نے فرمایا' خدا کی قسم! نہ میں نے جھوٹ کہا ہے اور نہ مجھے جھٹلایا جا سکتا ہے۔ اتنے میں آپؑ نے دیکھا کہ عبد

Presented by www.ziaraat.com

بن عامر کریز کے ہاتھ میں ایک کھجور ہے۔ پھر آپؑ نے فرمایا: اے معاویہ! خدا کی قسم اگر مجھے اس کا خیال نہ ہوتا کہ تم کافر ہو جاؤ گے تو میں تمھیں یہ بھی بتا دیتا کہ تم آئندہ کیا کیا کارنامے انجام دو گے یہ اس لیے کہ رسولؐ اللہ کے زمانے میں آپ کو جھٹلانے والا مسلمانوں میں کوئی نہ تھا اور تم لوگ جھٹلاؤ گے اور کہو گے کہ حسنؑ تو اس زمانے میں جب بہت کم سن تھے انھوں نے اپنے جد سے سنا ہی کب ہوگا بس اتنا سن لو کہ "تم زیاد کو اپنے نسب میں شامل کرو گے حجر بن عدی کو قتل کر دو گے اور شہر شہر سے بہت سے سر کاٹ کر تمھارے پاس بھیجے جائیں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا' معاویہ نے زیاد کو اپنے نسب میں شامل کیا' حجر بن عدی کو قتل کیا او عمر بن الحمق خزاعی کا سر کاٹ کر اس کے پاس بھیجا گیا۔

شب و روز میں جو کچھ ہوتا ہے ہم جانتے ہیں

(18)..... عبد الغفار جازی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ: ایک دفعہ امام حسن علیہ السلام کے پاس دو شخص بیٹھے ہوئے تھے۔ آپؑ نے ایک سے فرمایا' تم نے گزشتہ شب کو فلاں شخص سے یہ یہ باتیں کہی تھیں اُس پر اس کو بڑا تعجب ہوا اور کہا ہاں یہ تو سب کچھ جانتے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا' دن و رات میں جو کچھ بھی ہوتا ہے ہم وہ سب جانتے ہیں۔ پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو حلال و حرام اور تنزیل و تاویل کا علم دیا اور رسولؐ اللہ نے وہ تمام علم حضرت علی علیہ السلام کو دے دیا۔ (الخرائج والجرائح)

Presented by www.ziaraat.com

آپؑ نے اپنے پدر بزرگوار سے فرمایا

(15)......امام حسن علیہ السّلام نے (حضرت علی علیہ السّلام کے خلیفہ ہونے سے قبل) اپنے پدر بزرگوار سے فرمایا: بابا جان! عرب کے لوگوں کی یہ فطرت ہے کہ پہلے جذبات میں بہہ جاتے ہیں بعد میں انھیں ہوش آتا ہے آپؑ دیکھیں گے کہ یہ لوگ دوڑے آئیں گے اور اپنی سواریاں آپؑ کے پاس بٹھائیں گے' اور اگر آپؑ بجّو کی طرح کسی سوراخ میں چھپ کر بھی بیٹھ جائیں تب بھی یہ آپؑ کو ڈھونڈ نکالیں گے۔

منبر پر خطبہ دینا

(16)......معاویہ سے عمرو بن عاص نے کہا: امام حسن بن علی علیہما السلام حیا والے انسان ہیں اگر آپ منبر پر تشریف لے جائیں اور لوگ آپ کو دیکھیں تو آپ شرما جائیں گے، اور خطبہ کہنا چھوڑ دیں گے۔ امام حسنؑ سے خطبہ کہنے کو کہیں، معاویہ نے کہا کہ ابو محمدؑ آپؑ منبر پر تشریف لے جائیں اور ہمیں نصیحت فرمائیں۔ امام حسنؑ نے منبر پر جا کر کہا: "اے لوگو! جو شخص مجھے جانتا ہے سو جانتا ہے اسے معلوم ہونا چاہیے کہ میں حسنؑ بن علیؑ بن ابی طالب ہوں۔ میں رسولؐ اللہ کی بیٹی فاطمہؑ سیدۃ النساء کا بیٹا ہوں، میں رسولؐ اللہ کا فرزند ہوں، میں اللہ کے نبی کا بیٹا ہوں، میں سراج منیر کا بیٹا ہوں، میں بشیر و نذیر کا فرزند ہوں میں اس کا فرزند ہوں جو عالمین کے لیئے رحمت تھا میں اس کا بیٹا ہوں جو تمام انسانوں اور جنات کے لیئے بھیجا گیا، میں اس کا فرزند ہوں جو اللہ کے رسولؐ کے بعد تمام مخلوق سے افضل تھے، میں صاحب فضائل، معجزات اور

www.ziaraat.com
Safeer-e-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

دلائل کا نورِ چشم ہوں، میں امیر المومنینؑ کا فرزند ہوں، میں اس کا فرزند ہوں جس کو حق سے محروم رکھا گیا، میں جوانانِ جنت کے سرداروں میں سے ایک ہوں میں رکن و مقام کا بیٹا ہوں میں مکہ اور منیٰ کا فرزند ہوں، میں مشعر اور عرفات کا بیٹا ہوں، میں شفیع اور مشفع کا بیٹا ہوں، میں اس کا بیٹا ہوں جس کے ساتھ مل کر فرشتوں نے جہاد کیا، میں اس کا بیٹا ہوں جس کے آگے قریش جھک گئے، میں امام الخلق کا بیٹا ہوں، میں محمد رسول اللہ کا بیٹا ہوں، معاویہ کو خوف لاحق ہوا کہ کہیں لوگ امام حسنؑ کے گرویدہ نہ ہو جائیں تو اس نے کہا، اے ابو محمدؑ! آپ منبر سے نیچے تشریف لایئے جتنا بیان ہو چکا وہ کافی ہے۔" آپ نیچے تشریف لائے، معاویہ نے کہا، آپ کا خیال ہے کہ آپ عنقریب خلیفہ ہو جائیں گے، آپ اور یہ چیز؟ امام حسنؑ نے فرمایا، خلیفہ وہ ہوتا ہے جو کتاب خدا اور سنت رسول کا عامل ہو، وہ شخص نہیں ہوتا جو ظلم و جور کا بانی ہو، سنت کو معطل کر رہا ہو، دنیا کو ماں باپ بنا رکھا ہو، ملک کا مالک ہو گیا ہو، جس سے تھوڑا فائدہ اٹھائے گا، دنیا کی لذت ختم ہو جائے گی، لیکن اس کے وبال اس کا سر پر قائم رہے گا اس مجلس میں بنو امیہ کا ایک آدمی موجود تھا جو نوجوان تھا، وہ امام حسنؑ سے بکواس کرنے لگا، آپ کو اور آپ کے والد کو بے حد برا بھلا کہا، امام حسنؑ نے فرمایا اے معبود! اس سے نعمت چھین لے اور اسے عورت بنا دے تا کہ اس کے ذریعہ لوگوں کو عبرت ہو، جب اس نے اپنے آپ کو دیکھا تو وہ عورت بن چکا تھا، اللہ تعالیٰ نے اس کی فرج کو عورت کی فرج میں تبدیل کر دیا تھا، اس کی ڈاڑھی گر گئی تھی، امام حسن علیہ السلام نے فرمایا، تم مردوں کی مجلس میں کیوں بیٹھے ہو، تم تو عورت ہو، امام حسنؑ

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

تھوڑی دیر خاموش رہے پھر اس کا کپڑا اٹھایا تاکہ اٹھ کر چلا جائے ابن عاص نے کہا تشریف رکھیے میں آپ سے سوال کرتا ہوں، آپؑ نے فرمایا، جو مرضی ہو پوچھو، اس نے کہا، فرمایئے کرم، وجود اور مروت کیا چیز ہے آپؑ نے فرمایا کرم پرہیزگاری کی طرح مشہور ہے، سوال کرنے سے پہلے دینے کا نام کرم ہے، جود کے معانی حرام چیزوں سے دور رہنا اور ناگوار باتوں پر صبر کرنا ہے، مروت دین کی حفاظت اور غصہ سے نفس سے بچانا اور اسلام پھیلانے کا نام ہے پھر آپؑ اٹھ کر چلے گئے، معاویہ عمرو بن عاص سے ناراض ہو گیا، اور کہا کہ تم نے شام والوں کو خراب کر دیا، عمرو نے کہا، تمہیں اہل شام مبارک ہوں، مگر یاد رکھو کہ ایمان اور دین کی محبت سے تم سے محبت نہیں کرتے وہ اس دنیا کی وجہ سے تمہیں چاہتے ہیں، جو تم انہیں عطا کرتے ہو تلوار اور مال تمہارے قبضہ میں ہے، اموی نوجوان کے عورت بن جانے کا قصہ سارے شہر میں مشہور ہو گیا، وہ نوجوان عورت امام حسن علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئی، گریہ وزاری شروع کر دی، آپؑ کو اس عورت پر رحم آ گیا، آپؑ نے دعا کی وہ شخص پہلے کی طرح مرد ہو گیا۔

اپنی شہادت کی خبر دینا

(17)..... امام حسن علیہ السلام نے اپنے اہل بیت سے فرمایا: میں زہر سے شہید کیا جاؤں گا جس طرح کہ رسول کی رحلت ہوئی تھی، انہوں نے کہا ایسا کون کرے گا؟ آپؑ نے فرمایا: میری بیوی جعدہ بنت اشعث بن قیس یہ کام کرے گی معاویہ اسے اپنے جال میں پھنسا کر یہ کام کرائے گا، آپؑ سے عرض کیا گیا، اسے گھر سے

Presented by www.ziaraat.com

نکال دیجیے، اور اپنے سے دور فرما دیے، آپ علیہ السلام نے فرمایا: میں کس طرح اسے گھر سے نکال سکتا ہوں، اس کے سوا مجھے اور کوئی قتل نہیں کرے گا (نکالنے کی صورت میں اسے لوگوں سے کہنے کا بہانہ بھی مل جائے گا کہ امام حسن علیہ السلام کو میں نے زہر نہیں دیا) تھوڑے عرصہ بعد معاویہ نے جعدہ کے پاس کافی مال بھیجا اور اسے اس بات کا لالچ دیا کہ تجھے ایک لاکھ درہم اور بھی دوں گا، اس کے علاوہ ایک جاگیر بھی عطا ہوگی اور یزید سے تیری شادی بھی کر دی جائے گی اور اس نے زہر آلود شربت بھیجا کہ یہ شربت امام حسن علیہ السلام کو پلا دے، ایک دن امام حسن علیہ السلام گھر میں تشریف لائے اور آپ علیہ السلام روزہ کی حالت میں تھے اور سخت گرم دن تھا، افطار کے وقت جعدہ نے دودھ کا پیالہ دیا، اس میں زہر ملا دیا، آپ علیہ السلام نے اسے پیا اور فرمایا: اے اللہ کی دشمن تو نے مجھے قتل کر دیا، خدا تجھے قتل کرے اور تجھے بھلائی دیکھنا نصیب نہ ہو، تجھے دھوکہ دیا گیا ہے اور تیرے ساتھ مذاق ہوا ہے، وہ تجھے خراب کرے گا، اس کے بعد آپ علیہ السلام دو دن زندہ رہنے کے بعد شہادت فرما گئے، معاویہ نے اپنا وعدہ پورا نہ کیا اور جعدہ سے بے وفائی کی۔

امام حسنؑ کی جنازہ سے متعلق وصیت

(18)......امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ امام حسن علیہ السلام اپنی شہادت کے وقت رو پڑے اور فرمایا کہ مجھے ایک عظیم اور بڑا ہولناک حادثہ درپیش ہے میں ایسے امر سے کبھی دوچار نہیں ہوا پھر وصیت فرمائی کہ مجھے بقیع میں دفن کیا جائے اور فرمایا اے بھائی (حسینؑ) میرا جنازہ نانا رسولؐ اللہ کی قبر پر لے جانا تاکہ میں عہد

Presented by www.ziaraat.com

کی تجدید کرسکوں پھر مجھے وہاں میری دادی فاطمہ بنتِ اسدؑ کی قبر کی طرف لے جانا اور مجھے وہاں دفن کردینا عنقریب تمہیں معلوم ہوگا کہ اس قوم کا یہ خیال ہوگا کہ آپ لوگ مجھے رسول اللہؐ کے پاس دفن کرنا چاہتے ہیں' یہ لوگ آپ کو زبردستی منع کریں گے میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ میرے بارے میں اپنے خون کو نہ بہانا غسل وکفن کے بعد امام حسن علیہ السلام کا جنازہ تابوت میں رکھ کر اٹھایا گیا آپؑ کا جنازہ آپؑ کے نانا رسول اللہؐ کی قبر کی طرف لے جایا گیا تا کہ عہد کی تجدید ہو سکے مروان بن حکم بنی امیہ آدمی لے کر آ گیا اور اس نے کہا کہ عثمان تو مدینہ کے انتہائی کونے میں دفن ہوں اور حسنؑ رسول اللہؐ کے ساتھ دفن ہوں یہ ہرگز نہیں ہوسکتا بی بی عائشہ خچر پر سوار ہو کر آ گئیں اور کہنے لگیں کہ میں اس شخص کو اپنے گھر میں دفن نہیں ہونے دوں گی جس پر ابن عباسؓ نے مروان سے کہا کہ تم لوگ یہاں سے چلے جاؤ ہم امام حسنؑ کو یہاں دفن نہیں کریں گے' آپؑ اپنے نانا رسول اللہؐ کی حرمت سے اور لوگوں سے زیادہ عالم اور عارف تھے آپؑ پر اس طرح ہجوم ہوگیا ہے جس طرح آپؑ کے غیر پر اس کی مرضی کے خلاف اس کے گھر میں ہجوم کو دیا گیا تھا تم چلے جاؤ ہم آپؑ کو بقیع میں آپؑ کے وصیت کے مطابق دفن کریں گے بی بی عائشہ سے فرمایا' افسوس کہ ایک دن جمل والا تھا اور ایک دن خچر والا ہے۔

☆☆☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

باب پنجم

امام حسین علیہ السلام کے معجزات

ایک عورت کا وصیت کے لیے زندہ ہونا

(1)......یحییٰ بن ام طویل کا بیان ہے کہ میں امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا آپ کی خدمت میں ایک جوان روتا ہوا حاضر ہوا' امام حسین علیہ السلام نے اس سے پوچھا' تم کیوں روتے ہو؟ اس نے عرض کیا کہ میری والدہ اس وقت فوت ہو گئی ہے اس کے پاس مال تھا اس بارے میں اس نے کوئی وصیت نہیں کی اور نہ ہی مجھے آگاہ کیا تھا کہ میں اس مال میں اس وقت تک کوئی چیز نہیں بتاؤں گی جب تک میں آپ کی خدمت میں اس کی موت کی اطلاع نہ کر دوں' امام حسین علیہ السلام نے کہا کہ چلو اس حرہ کے پاس چلیں' ہم آپ کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے' گھر کے دروازے کے پاس پہنچے جس میں عورت موجود تھی' آپ نے اس کے حق میں دعا کی تاکہ وہ زندہ ہو کر وصیت کرے اللہ تعالیٰ نے اسے زندہ کر دیا وہ اٹھ کر بیٹھ گئی اور کلمہ شہادت پڑھا امام حسین علیہ السلام کی طرف دیکھ کر عرض کیا' مولا! گھر میں تشریف لائیے مجھے اپنے امر کے بارے میں حکم کیجیے آپ اندر تشریف لے گئے اور فرمایا خدا تم پر رحم کرے وصیت کرو اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ کے فرزند میرے پاس فلاں مال موجود ہے اور فلاں فلاں مال موجود ہے اور فلاں فلاں جگہ رکھا ہے میں نے مال کے تین حصے کیے ہیں ایک حصہ آپ کا ہے جہاں چاہیں صرف کریں باقی دو حصے

Presented by www.ziaraat.com

میرے فرزند کے ہیں مجھے معلوم ہے کہ یہ آپؑ کا غلام اور دوست ہے اگر آپؑ کا مخالف ہوتو اس سے وہ مال بھی لے لو مخالفین کو مومنین کے مال میں کوئی حق حاصل نہیں ہے پھر عرض کیا میری نماز ادا آپؑ پڑھائیں اور میرے امور کی نگرانی فرمائیں پھر وہ پہلے کی طرح مردہ ہوگئی۔

ایک اعرابی کو تنبیہ

(2)......ایک اعرابی امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا، آپؑ نے فرمایا اے اعرابی تمہیں شرم نہیں آتی کہ اپنے امام کے سامنے جنب کی حالت میں داخل ہوئے ہو اعرابی باہر چلا گیا اور غسل کر کے آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؑ سے وہ بات پوچھی جو اس کے دل میں تھی۔

امام حسینؑ کا غلام کے قاتلوں کا بتانا

(3)......امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آباء و طاہرین علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ امام حسین علیہ السلام جب اپنے نوکروں کو کسی کام کی خاطر روانہ کرتے تو فرماتے تھے کہ تم فلاں دن جاؤ فلاں فلاں دن نہ جاؤ اگر تم نے میرے حکم کی مخالفت کی تو راستے میں مارے جاؤ گے ایک دفعہ انہوں نے مخالفت کی انہیں راستے میں چوروں نے قتل کر دیا اور ان کا سارا مال لوٹ لیا امام حسین علیہ السلام کو معلوم ہوا تو فرمایا: میں نے انہیں تنبیہ کی تھی لیکن انہوں نے میری نصیحت نہیں مانی پھر آپ اسی وقت اٹھ کھڑے ہوئے حاکم کے پاس تشریف لے گئے حاکم نے عرض کیا اے

Presented by www.ziaraat.com

ابو عبداللہ: مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ کے غلام مارے گئے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے بارے میں آپ کو اجر عنایت کرے آپ نے فرمایا: میں تجھے آگاہ کروں کہ کن لوگوں نے انہیں قتل کیا ہے اس بارے میں تیرا ہاتھ بٹاؤں؟

O......اس نے عرض کیا: اے فرزندِ رسولؐ! آپ ان کو جانتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں جس طرح تمہیں جانتا ہوں میں ان سے واقف ہوں پھر آپ نے ایک شخص کی طرف اشارہ کیا جو حاکم کے سامنے کھڑا ہوا تھا اس نے کہا آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ میں ان میں سے ہوں امام حسین علیہ السلام نے فرمایا اگر میں ٹھیک ٹھیک بتا دوں تو تم میری تصدیق کرو گے اس نے کہا خدا کی قسم میں ضرور آپ کی تصدیق کروں گا، آپ نے فرمایا: جب تم چلے تو تمہارے ساتھ فلاں فلاں آدمی تھا پھر آپ نے تمام کے نام لیے پھر فرمایا: چار مدینے کے غلام ہیں باقی مدینے کے اور لوگ ہیں حاکم نے غلام سے کہا ٹھیک ٹھیک بتا ورنہ کوڑوں سے تیرے گوشت کے ٹکڑے ٹکڑے کر دوں گا۔ اس نے کہا خدا کی قسم امام حسینؑ نے جھوٹ نہیں کہا بلکہ سچ فرمایا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ ہمارے ساتھ تھے، حاکم نے تمام لوگوں کو طلب کیا اور سب نے جرم کا اقرار کیا تو حکم نے ان سب کی گردنیں اڑا دیں۔

امام حسینؑ کے مشورہ کا نتیجہ

(4)......ایک شخص امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ فلاں عورت کے بارے میں میں آپ سے مشورہ لیتا ہوں، آپ نے فرمایا: میں اس بات کو پسند نہیں کرتا یہ عورت اور مرد دونوں مال دار تھے اور اس نے امام حسینؑ کے مشورے کی

Presented by www.ziaraat.com

مخالفت کر کے ایک عورت سے شادی کرلی، تھوڑے عرصے بعد ان کی جدائی ہوگئی امام حسینؑ نے فرمایا اس کا راستہ تیرے خلاف تھا اللہ تعالیٰ اس کے عوض میں تجھے اس سے بہتر عورت عطا کرے گا تم فلاں عورت سے عقد کرلو اس نے اس عورت سے شادی کرلی پھر ایک سال کے اندر وہ شخص بہت مالدار ہوگیا اور اللہ تعالیٰ نے اسے فرزند عطا کیا اس نے اس عورت کو بہتر پایا۔

ولادت امام حسینؑ اور فطرس

(5)...... امام حسین علیہ السلام کی ولادت کے وقت اللہ تعالیٰ نے جبرائیلؑ کو حکم دیا کہ فرشتوں کی ایک جماعت کے ساتھ حضرت محمدؐ کی خدمت میں حاضر ہوں اور آپ کو مبارک باد دیں جبرائیلؑ ایک جزیرہ میں اترے وہاں ایک فرشتہ موجود تھا جس کا نام فطرس تھا جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے راندہ گیا تھا اور اللہ کے حکم میں کوتاہی کرنے کے باعث اس کے پر توڑ دیئے گئے تھے اور اس جزیرے میں پھینک دیا گیا تھا اس نے سات سو سال اللہ تعالیٰ کی عبادت کی فطرس نے جبرائیلؑ سے کہا کہاں جا رہے ہو؟ جبرائیلؑ نے کہا حضرت محمدؐ کے پاس جا رہا ہوں اس نے کہا مجھے بھی ساتھ لے چلئے تاکہ میرے بارے میں وہ دعا فرمائیں جبرائیلؑ نے اسے ساتھ لیا اور آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر حضرت محمدؐ کو فطرس کے حالات سے آگاہ کیا نبیؐ نے فرمایا فطرس سے کہو اس مولود کے جسم سے اپنے پر مس کرے " فَمَسَحَ فُطْرُسُ بِمَهْدِ الْحُسَيْنِ فَاَعَادَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ جَنَاحَهٗ فِی الْحَالِ " فطرس نے حسینؑ کے

جھولے سے اپنے پروں کو مس کیا تو اسی وقت اللہ تعالیٰ نے اس کے پر لوٹا دیئے، پھر جبرائیلؑ آسمان کی طرف اُڑ کر چلے گئے۔

اُم سلمہؓ اور کربلا کی مٹی

(6)......امام حسین علیہ السلام نے جب عراق جانے کا ارادہ فرمایا تو جناب اُمّ سلمہ نے عرض کیا آپؑ عراق تشریف نہ لے جایئے "فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہِ یُقْتَلُ اِبْنِی الْحُسَیْنُ بِالْعِرَاقِ"......میں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا میرا فرزند حسینؑ عراق میں قتل ہوگا اور میرے پاس وہ مٹی موجود ہے جو ایک شیشی میں رکھی ہوئی ہے، آپؑ نے فرمایا: خدا کی قسم! میں اس طرح قتل کیا جاؤں گا اگر میں عراق کی طرف نہ جاؤں تب بھی مجھے قتل کیا جائے گا اگر آپؑ پسند فرمائیں تو میں اپنی قتل گاہ اور اپنے اصحاب کے بچھڑنے کی جگہ بتاؤں؟ پھر آپؑ نے جناب ام سلمہؓ کے چہرے پر ہاتھ پھیرا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھوں کو اس قدر تیز کیا کہ انہوں نے سب کچھ دیکھ لیا پھر آپؑ نے کچھ مٹی لی اور ام سلمہ کو عطا کی، یہ مٹی بھی اسی مٹی جیسی تھی جو پہلے ام سلمہؓ کے پاس موجود تھی انہوں نے اس مٹی کو ایک اور شیشی میں بند کر دیا پھر فرمایا جب یہ مٹی سرخ ہو جائے تو جان لینا کہ میں قتل کیا گیا ہوں۔ جناب ام سلمہؓ کا بیان ہے کہ عاشور کے دن میں نے ان دونوں شیشوں کو عصر کے بعد دیکھا تو ان سے خون ٹپک رہا تھا، جناب ام سلمہؓ نے چلانا شروع کیا اس دن جو پتھر اور ڈھیلا اٹھایا جاتا تو اس کے نیچے جوش مارتا ہوا خون نکلتا تھا۔

Presented by www.ziaraat.com

نورِ امام حسینؑ سے جنت اور حورعین کی تخلیق

(7)......"المناقب الفاخرہ فی العترۃ الطاہرۃ" میں سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن میں حضرت رسولؐ خدا کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپؐ سے عرض کیا: "یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرِنِی الْحَقَّ حَتّٰی اَتَّبِعَہٗ" "رسولؐ اللہ! آپؐ مجھے حق دکھائیں تاکہ میں اس کی اتباع کروں"۔ رسولؐ خدا نے فرمایا: سامنے والے کمرے میں چلے جاؤ (وہاں حق دکھائی دے گا) میں اس کمرہ میں گیا تو میں نے وہاں امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو رکوع و سجدہ کی حالت میں دیکھا اور جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو انہوں نے اللہ سے اس طرح دعا مانگی: "اَللّٰھُمَّ بِحُرْمَۃِ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ اغْفِرْ لِلْخَاطِئِیْنَ مِنْ شِیْعَتِیْ" "خدایا! تجھے تیرے عبد اور تیرے رسول محمدؐ کی حرمت کی قسم! میرے خطاکار شیعوں کی مغفرت فرما"۔ ابن مسعود کا کہتے ہیں میں یہ منظر دیکھ کر رسولؐ خدا کی طرف چل پڑا تاکہ میں انھیں بتا سکوں کہ میں نے کیا دیکھا ہے اور جب میں آپؐ کے پاس آیا تو میں نے دیکھا کہ آپؐ رکوع و سجود میں مصروف تھے اور جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے اللہ تعالیٰ سے اس طرح دعا مانگی۔ "اَللّٰھُمَّ بِحُرْمَۃِ عَبْدِكَ عَلِیٍّ اغْفِرْ لِلْعَاصِیْنَ مِنْ اُمَّتِیْ" "خدایا! تجھے تیرے بندے علیؑ کی حرمت کا واسطہ! میری امت کے

Presented by www.ziaraat.com

گناہگاروں کی مغفرت فرما"۔ ابن مسعود نے کہا کہ یہ سن کر میں سخت حیران و پریشان ہوا اور پریشانی کی وجہ سے میں بے ہوش ہو گیا اور جب ہوش آیا تو رسولؐ خدا نے مجھ سے فرمایا: یَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ اَكُفْرًا بَعْدَ اِيْمَانٍ؟ ابن مسعود! کیا ایمان کے بعد کفر کرنا چاہتے ہو؟ میں نے کہا: معاذ اللہ! ایسا نہیں ہے لیکن یا رسولؐ اللہ! حیرت کی بات تو یہ ہے کہ میں نے حضرت علیؑ کو دیکھا وہ اپنے شیعوں کی مغفرت کے لیے آپؐ کا واسطہ دے رہے تھے اور میں نے آپ کو دیکھا تو آپؐ اپنی گناہ گار اُمت کی مغفرت کے لیے اللہ کو علیؑ کا واسطہ دے کر سوال کر رہے تھے۔ رسولؐ خدا نے فرمایا: اے ابن مسعود! سنو! اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات کی تخلیق سے دو ہزار سال قبل مجھے اور علیؑ اور حسنؑ و حسینؑ کو اپنے نور عظمت سے پیدا کیا اور جب اللہ نے ہمیں پیدا کیا تو اس وقت تسبیح و تقدیس کا کہیں نام تک نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو شق کیا اس سے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور میں آسمانوں اور زمین سے افضل ہوں پھر اللہ تعالیٰ نے علیؑ کے نور کو شق کیا اس سے عرش و کرسی کو بنایا اور علیؑ عرش و کرسی سے افضل ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے امام حسنؑ کے نور کو شق کیا اس سے لوح و قلم کو بنایا اور امام حسنؑ لوح و قلم سے زیادہ باعظمت ہیں پھر اللہ نے امام حسینؑ کے نور کو شق کیا اور اس سے جنت اور حورعین کو پیدا کیا اور حسینؑ جنت و حورعین سے افضل ہیں پھر مشارق و مغارب پر تاریکی چھا گئی اور ملائکہ نے خدا کے حضور تاریکی کی شکایت کی اور انہوں نے کہا: "اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ هٰؤُلَاءِ الْاَشْبَاحِ الَّذِيْنَ خَلَقْتَ اِلَّا مَا فَرَّجْتَ عَنَّا مِنْ هٰذِهِ الظُّلْمَةِ" "خدایا! تجھے ان اشباح کا واسطہ جنہیں تو نے پیدا

Presented by www.ziaraat.com

کیا ہے ہمیں اس تاریکی سے نجات عطا فرما"۔ پھر اللہ تعالیٰ نے نور کو پیدا کیا اور اسے دوسرے سے ملایا اور ان دونوں کو ملا کر ایک نور پیدا کیا پھر نور کے ساتھ روح کا اضافہ کیا ان کے امتزاج سے فاطمہ زہراء (سلام اللہ علیہا) کو پیدا کیا اور اس کی چمک سے مشرق و مغرب چمک اٹھے اور اسی لیے میری بیٹی کا نام "زہراء" رکھا گیا کیونکہ لفظ "زہراء" کے معنی چمکنے والی کے ہیں اور میری بیٹی کی چمک سے کائنات کی تاریکی ختم ہوئی۔ ابن مسعود! جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ مجھ سے اور علیؑ سے فرمائے گا: تم دونوں جس کو چاہو جنت میں داخل کرو اور جس کو چاہو دوزخ میں داخل کرو اور یہی بات اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی اس آیت میں بیان کی ہے:

أَلْقِيَا فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ (سورۂ ق، آیت: ۲۴) "تم دونوں پر بہت زیادہ انکار کرنے والے عناد رکھنے والے کو دوزخ میں ڈال دو"۔ "کفار" وہ ہے جو میری نبوت کا منکر ہو اور "عنید" وہ ہے جو علیؑ اور اس کے اہل بیتؑ اور اس کے شیعوں سے عناد رکھتا ہو۔

امام حسینؑ کی پیدائش اور نام رکھنا

(8)......ابن عباس سے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کے صدف عظمت امام حسین علیہ السلام تین شعبان کو پیدا ہوئے جیسے ہی آپؑ کی ولادت باسعادت کا زمانہ قریب ہوا تو اللہ تعالیٰ نے "لعیا" کو وحی کی کہ بنت پیغمبر کی دایہ ہونے کی خدمات کے لیے ان کے گھر میں جائے "لعیا" جنت کی سب سے حسین ترین حور ہے اور اللہ نے جنت کے سب سے بلند و بالا محل میں اسے رہائش عطا کی ہے

Presented by www.ziaraat.com

اور وہ اپنے محل کی بلندی سے جھانک کر تمام جنت کو دیکھتی ہے اور جب وہ اپنے محل سے جھانکتی ہے تو اس کے رخسار کی روشنی سے جنت روشن ہو جاتی ہے۔ اللہ نے "لعیا" کے علاوہ خازن جنت رضوان کو وحی کی کہ آج جنت کو اچھی طرح سے مزین کرو کیونکہ دنیا میں صاحب قدر مولود پیدا ہوا ہے پھر اللہ تعالیٰ نے جبرائیلؑ و میکائیلؑ اور اسرافیلؑ کو وحی کی کہ ملائکہ کے گروہ لے کر زمین پر اتریں۔

○..... حکمِ خدا سے تینوں مقرب فرشتے اپنے ساتھ ملائکہ کے کئی گروہوں کو لے کر آسمان سے نازل ہوئے اور ہر گروہ میں ایک ایک لاکھ فرشتہ تھا۔ ملائکہ کا لشکر آسمان سے اتر رہا تھا کہ انہوں نے چوتھے آسمان پر ایک زیر عتاب فرشتے کو دیکھا جس کا نام "صرصائیل" تھا اسی فرشتے کو خداوند عالم نے ستر ہزار پر عطا کیے تھے اور اس کے پروں کا طول مشرق و مغرب تک پھیلا ہوا تھا ایک مرتبہ اس نے اپنے دل میں سوچا کہ کیا خدا کو سمندروں کی تہہ اور تاریک رات میں چلنے والے جانداروں کا بھی علم ہے جیسے ہی اس کے ذہن میں یہ خیال آیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف وحی کی کہ بس اب اس مقام پر ٹھہر جا اور آج کے بعد تجھے پروں سے اس لیے محروم کر رہا ہوں کہ تو نے یہ بات اپنے دل میں کیوں سوچی؟ الغرض جنت کی حسین ترین حور "لعیاء" جناب فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور اس نے جناب فاطمہؑ پر سلام کیا اور ان سے خیریت دریافت کی۔ جناب فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا نے فرمایا: اللہ کی عنایت سے میں خیریت سے ہوں۔ اس حور کو دیکھ کر جناب فاطمہؑ سوچنے لگیں کہ میں اسے کہاں بٹھاؤں کیونکہ ان کے گھر میں کوئی اچھا فرش موجود نہیں تھا اللہ تعالیٰ نے

Presented by www.ziaraat.com

اس وقت جنت سے ایک اور حور کو نازل کیا جو جنت سے ایک قالین لے کر نازل ہوئی اور اس نے جناب فاطمہؑ کے گھر میں قالین بچھائی جس پر "لعیا" بیٹھ گئی۔ فجر کے وقت امام حسین علیہ السلام کی ولادت ہوئی اور دایہ کی خدمات "لعیاء" نے سرانجام دیں اور اس نے آپؑ کی ناف کاٹی اور جنت کے رومال سے آپؑ کو صاف کیا اور آپؑ کی پیشانی کو بوسہ دیا اور کہا: اے مولود ذی جود! خدا تجھ پر اور تیرے والدین پر اپنی برکتیں نازل فرمائے۔ امام حسین علیہ السلام نے جیسے ہی زمین پر قدم رکھا تو ملائکہ نے امام حسینؑ کی ولادت کی جبرائیلؑ کو مبارک دی اور جبرائیل امینؑ نے حضرت محمد مصطفیؐ کو مبارک دی اور جبرائیلؑ مسلسل سات دن تک رسولؐ خدا کو امام حسینؑ کی ولادت کی مبارک دیتے رہے اور جب آپؑ کی ولادت کو سات دن ہو گئے تو جبرائیلؑ نے رسولؐ خدا سے کہا کہ یا رسولؐ اللہ! آپؐ اپنے مولود مسعود کو ہمارے پاس لے آئیں تا کہ ہم ان کی زیارت کا شرف حاصل کریں۔

O......رسولؐ خدا فاطمہ زہراؑ کے گھر میں تشریف لائے اور جناب فاطمہؑ کے ہاتھوں سے امام حسین علیہ السلام کو لیا اس وقت امام حسینؑ زرد رنگ کے کپڑے میں لپٹے ہوئے تھے۔ رسولؐ خدا انہیں اٹھا کر جبرائیلؑ کے پاس لائے جبرائیلؑ نے اس کپڑے کی گرہوں کو کھولا اور مولود کی پیشانی کو چوما اور کہا: اے مقتولِ کربلا خدا تجھ پر اور تیرے والدین پر اپنی برکتوں کو نازل فرمائے۔ پھر جبرائیلؑ امام حسین علیہ السلام کو دیکھ کر رونے لگے۔ جبرائیلؑ کو روتا دیکھ کر رسولؐ خدا بھی رونے لگے اور رسولؐ خدا کو روتا دیکھ کر تمام فرشتے رونے لگے

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

o......جبرائیلؑ نے رسولؐ خدا سے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! میری طرف سے اپنی دختر کو سلام کہیں اور ان سے کہیں کہ وہ اپنے اس بچے کا نام حسینؑ رکھیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کا نام حسینؑ رکھا ہے۔ آپؑ کا نام اس لیے "حسینؑ" رکھا گیا کیونکہ آپؑ کے دور میں آپؑ سے بڑھ کر اور کوئی حسین نہیں تھا۔ رسولؐ خدا نے فرمایا: جبرائیلؑ! عجیب بات ہے تم مجھے مبارک بھی دیتے ہو اور روتے بھی ہو آخر اس کی کیا وجہ ہے؟ جبرائیلؑ نے کہا: اللہ اس شہادت پر آپ کو اجر عطا فرمائے۔ رسولؐ خدا نے فرمایا: جبرائیلؑ! یہ تو بتاؤ میرے اس بیٹے کو کون قتل کرے گا؟ جبرائیلؑ نے کہا: اسے آپ کی امت کا ایک گروہ قتل کرے گا اور وہ اسے قتل کر کے بھی آپ کی شفاعت کی امید بھی رکھے ہوں گے خدا انہیں آپ کی شفاعت نصیب نہ کرے۔ جبرائیلؑ نے پھر کہا: ایسے لوگ اللہ کی رحمت سے دور ہوں گے اور عذاب خدا کے مستحق ہوں گے۔

o......رسولؐ خدا اپنی دختر فاطمہ سلام اللہ علیہا کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ جبرائیلؑ آپؑ کو سلام کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آپؑ اپنے فرزند کا نام "حسینؑ" رکھیں۔ جناب فاطمہؑ نے فرمایا: میری طرف سے بھی جبرائیلؑ پر سلام ہو پھر رسولؐ خدا نے جناب فاطمہؑ کو ان کے فرزند کی مبارک دی اور مبارک دینے کے بعد آپؐ رونے لگے۔ جناب فاطمہؑ نے عرض کیا: بابا جان! عجیب بات ہے آپؐ مجھے مبارک بھی دیتے ہیں اور روتے بھی ہیں! رسولؐ خدا نے فرمایا: دختر فاطمہؑ! آپؑ کے اس فرزند کی شہادت پر اللہ آپؑ کو اجر عطا فرمائے۔ جب جناب فاطمہؑ نے رسولؐ خدا کی زبان مبارک سے یہ جملے سنے تو ایک چیخ ماری اور زار و قطار رونے لگ گئیں لعیاء

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

اوران کے ساتھ دیگر حوروں نے آپ کو تسلی دی۔ پھر جناب فاطمہؑ نے کہا: بابا جان! میرے فرزند اور میرے نورِ نظر اور میرے میوۂ دل کو کون شہید کرے گا؟ رسولؐ خدا نے فرمایا: میری اُمت کا ایک گروہ اسے قتل کرے گا اور وہ اتنے بڑے جرم کے بعد بھی میری شفاعت کی امید رکھے ہوں گے خدا انہیں کبھی میری شفاعت نصیب نہ کرے۔ "لعیاء" نے کہا: ایسے لوگ اللہ کی رحمت سے دور ہوں گے اور عذاب خدا کے مستحق ہوں گے۔ جناب فاطمہؑ سلام اللہ علیہا نے کہا: بابا جان! جبرائیلؑ کو میری طرف سے سلام کہیں اور ان سے پوچھیں کہ میرا بیٹا کس مقام پر قتل کیا جائے گا؟ جبرائیلؑ نے کہا: وہ کربلا کی سرزمین پر ذبح کیے جائیں گے اور شہادت سے قبل وہ نصرت طلب کریں گے لیکن کوئی بھی ان کی مدد نہیں کرے گا اور جو لوگ ان کی آواز استغاثہ سن کر ان کی مدد نہیں کرے گا ان پر اللہ اور ملائکہ اور تمام انسانوں کی لعنت ہوگی۔ ان کی شہادت کے صلہ میں اللہ تعالیٰ ان کی اولاد میں امامت کا سلسلہ قائم کرے گا پھر جبرائیلؑ نے ان کے بعد ہونے والے نو اماموں کے نام لیے اور کہا: اس کی اولاد کا آخری امام وہ ہوگا جس کے پیچھے عیسیٰ بن مریمؑ نماز پڑھیں گے نسلِ حسینؑ کے امام رحمٰن کے چراغ اور اسلام کی مضبوط رسی ہوں گے ان کے محب جنت میں اور ان کے دشمن دوزخ میں جائیں گے۔ اس کے بعد جبرائیلؑ اور ان کے ساتھ اترنے والے فرشتے آسمان کی طرف روانہ ہوگئے اور ان کے جانے کے بعد "لعیاء" بھی جنت میں چلی گئی جب جبرائیلؑ زمین سے پرواز کر کے آسمانوں میں جا رہے تھے تو راستے میں "صرصائیل" سے ملاقات ہوئی اس نے جبرائیلؑ سے کہا: کیا

Presented by www.ziaraat.com

زمین والوں پر قیامت برپا ہو چکی ہے؟ جبرائیلؑ نے کہا: نہیں حسینؑ کی ولادت ہوئی ہے اور ہم اس کی ولادت کے لیے محمد مصطفیٰ کو مبارک دینے گئے تھے۔ یہ سن کر "صرصائیل" نے جبرائیلؑ سے کہا: آپ دوبارہ زمین پر جائیں اور محمد مصطفیٰؐ سے عرض کریں کہ وہ میرے لیے دعا فرمائیں کہ اللہ مجھ سے راضی ہو جائے اور میری خطا معاف کر دے مجھے یقین ہے اگر محمد مصطفیٰؐ نے میرے حق میں دعا کر دی تو اللہ تعالیٰ میری خطا معاف کر دے گا کیونکہ محمدؐ کو اللہ نے صاحب شفاعت بنایا ہے۔ حضرت جبرائیلؑ زمین پر اترے اور رسولؐ خدا سے درخواست کی کہ وہ صرصائیل کے لیے دعا فرمائیں رسولؐ خدا نے امام حسینؑ کو اپنے ہاتھوں پہ اٹھایا اور بارگاہ خدا میں عرض کیا: پروردگارا تجھے میرے اس مولود کا واسطہ! اس فرشتے سے راضی ہو جا جیسے ہی آپ کی دعا مکمل ہوئی تو عرشِ اعظم سے یہ ندا بلند ہوئی: اے محمدؐ! میں اس سے راضی ہو گیا ہوں کیونکہ میرے ہاں تیرا بڑا مقام ہے۔

O......ابن عباس نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے محمد مصطفیٰؐ کو نبی بنا کر بھیجا۔ صرصائیل بزم ملائکہ میں افتخار کر کے کہتا ہے کہ میں حسینؑ کا آزاد کردہ ہوں اور "لعیاء" تمام حوروں پر فخر کر کے کہتی ہے کہ میں حسینؑ کی دایہ ہوں (منتخب طریحی ص ۱۵۱)

امام حسینؑ کی ولادت پر ہزار فرشتوں کا آنا اور "دردائیل" کی مغفرت

(9)......شیخ صدوق رحمتہ اللہ علیہ نے "کتاب النصوص علی الائمتہ الاثنی عشر" میں

Presented by www.ziaraat.com

ابن عباس سے روایت کی ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ایک فرشتے کا نام "دردائیل" ہے خدا نے اسے سولہ ہزار پَر عطا کیے تھے اور ہر پَر کے درمیان زمین و آسمان جتنا فاصلہ تھا۔ ایک دن دردائیل نے اپنے دل میں سوچا کیا ہمارے رب کے عرش کے اوپر بھی کوئی چیز ہوگی؟ اللہ تعالیٰ نے اس کے دل میں آنے والی بات کے بعد اسے مزید سولہ ہزار پَر عطا کیے پھر اسے وحی کی کہ اب پرواز کرو دردائیل نے پچاس ہزار سال تک پرواز کی لیکن وہ عرش کے دوسرے ستون تک نہ پہنچ سکا۔

O...... جب دردائیل مسلسل پرواز سے تھک گیا تو اللہ تو اسے وحی کی: "اپنی جگہ پر چلے جاؤ میں ہر عظیم سے زیادہ صاحب عظمت ہوں اور میرے اوپر کوئی چیز نہیں ہے اور مجھے مکان والا نہیں کہا جا سکتا اس کے بعد اللہ نے اس کے پَروں اور اس کے مقام کو چھین لیا۔ جب 3 شعبان سنہ 4ھ شب جمعہ امام حسین علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے دوزخ کے داروغہ کو وحی کی کہ آج رات محمدؐ کے گھر میں ایک بچہ پیدا ہوا ہے لہٰذا تم آج رات دوزخ کے شعلوں کو بجھا دو پھر اللہ تعالیٰ نے خازنِ جنت رضوان کو وحی کی کہ آج رات محمدؐ کے گھر میں ایک بچہ پیدا ہوا ہے تم اس کی پیدائش کی خوشی میں جنت مزین کرو اور اسے خوب آرائش کرو۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حور عین کو وحی کی کہ آج رات محمدؐ کے گھر میں ایک بچہ پیدا ہوا ہے تم اس کی ولادت کی خوشی میں آج رات بہتر زیب و زینت کرو۔ پھر اللہ نے ملائکہ کو وحی فرمائی کہ آج رات محمدؐ کے گھر میں ایک فرزند پیدا ہوا ہے تم اس کی ولادت کی خوشی میں صفیں بنا کر میری تسبیح، تحمید، تمجید اور تکبیر کہو۔

Presented by www.ziaraat.com

○......اللہ تعالیٰ نے جبرائیلؑ کو وحی کی کہ وہ فرشتوں کے ایک ہزار گروہ کو لے کر جس کے ہر گروہ میں ایک ایک لاکھ فرشتے شامل ہوں، محمد مصطفیٰؐ کے پاس جاؤ اور انھیں ان کے نواسے کی ولادت کی مبارک دو۔ حکم الٰہی سے جبرائیلؑ اپنے ساتھ ملائکہ کی افواج لے کر روانہ ہوئے تمام فرشتے نورانی گھوڑوں پر سوار تھے جن پر در و یاقوت کی چادریں رکھی ہوئی تھیں ان کے علاوہ ایسے فرشتے بھی اس میں شامل تھے جنھیں "روحانیین کہا جاتا ہے اور ان کے ہاتھوں میں نور کے تھال تھے وہ بھی رسولؐ خدا کو مبارک دینے کے لیے آسمان سے روانہ ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے جبرائیلؑ سے فرمایا: اے جبرائیلؑ! میرے حبیب کے پاس جا کر بتاؤ کہ میں نے ان کے فرزند کا نام "حسینؑ" رکھا ہے تم میرے حبیب کو مبارک دو اور ان سے تعزیت بھی کرو اور ان سے کہو کہ آپ کی امت کے بدکار لوگ بدترین سواریوں پر سوار ہو کر حسینؑ سے جنگ کریں گے حسینؑ کے قاتل اور اس لشکر کے سالار کے لیے ہلاکت و بربادی ہے میں حسینؑ کے قاتلوں سے بیزار ہوں اور وہ مجھ سے بیزار ہیں اور قاتلینِ حسینؑ مشرکین کے ساتھ دوزخ میں داخل ہوں گے جس طرح جنت اطاعت گزاروں کی مشتاق ہے اسی طرح دوزخ بھی قاتلینِ حسینؑ کی مشتاق ہے۔

○...... جبرائیلؑ یہ احکامِ الٰہی لے کر آسمان سے زمین کی طرف آرہے تھے کہ راستہ میں ان کی ملاقات زیرِ عتاب فرشتے دردائیل سے ہوئی دردائیل نے پوچھا کہ زمین پر قیامت برپا کرنے کے لیے جارہے ہو؟ جبرائیلؑ نے کہا: نہیں محمد مصطفیٰؐ کو خدا نے نواسہ عطا کیا ہے ہم انھیں مبارک باد دینے کے لیے جارہے ہیں۔ دردائیل نے کہا:

Presented by www.ziaraat.com

جبرائیلؑ! آپ کو اس خدا کا واسطہ دیتا ہوں جو میرا اور تیرا خالق ہے جب تم محمد مصطفیٰؐ کے پاس جاؤ تو انہیں میری طرف سے سلام کہنا اور ان سے عرض کرنا کہ آپ کو اپنے اس فرزند کا واسطہ آپؐ اپنے پروردگار سے دعا کریں کہ وہ مجھ سے راضی ہو جائے اور مجھے دوبارہ قوت پرواز عطا کرے اور صف ملائکہ میں مجھے میرا مقام واپس عطا کرے۔ جبرائیلؑ رسولؐ خدا کے پاس آئے اور حکمِ خدا کے مطابق آپ کو مبارک دی اور پھر آپ کو تعزیت کی۔ رسولؐ خدا نے فرمایا: کیا اُمت میری میرے اس فرزند کو قتل کرے گی؟ جبرائیلؑ نے کہا: جی ہاں ایسا ہی ہوگا۔ رسولؐ خدا نے فرمایا: ایسے لوگ میری امت سے خارج ہیں میں ان سے بیزار ہوں اور میرا خدا بھی ان سے بیزار ہے۔ جبرائیلؑ نے کہا: یارسولؐ اللہ! میں بھی ان سے بیزار ہوں۔

O.....رسولؐ خدا جناب فاطمہؑ کے پاس تشریف لائے اور انہیں مبارک دی اور ان سے تعزیت بھی کی جناب فاطمہؑ اپنے بابا کی زبانی اپنے فرزند کی شہادت کی خبر سن کر رونے لگ گئیں اور رورو کر کہا: کاش میں نے اسے نہ جنا ہوتا امام حسینؑ کے جملہ قاتل دوزخ میں ہوں گے۔ رسولؐ خدا نے فرمایا: میں بھی اس بات کی گواہی دیتا ہوں امام حسینؑ کو خدا ایک فرزند عطا کرے گا جس سے آئمہ ہدیٰ کی نسل جاری ہوگی اور اسی نسل کا آخری ہادی وہ ہوگا جس کی اقتداء میں عیسیٰؑ بن مریمؑ نماز ادا کرے گا۔ یہ سن کر آپؑ کو تسلی ہوئی اس کے بعد جبرائیلؑ نے آپ کو وردائیل کی سرگزشت سنائی رسولؐ خدا نے امام حسینؑ کو ہاتھوں پر اٹھا کر آسمان کی طرف بلند کیا اور فرمایا: خدایا! تجھے اس مولود کے حق کا واسطہ جو تجھ پر ہے اور تجھے اپنے اس حق کا واسطہ جو کہ اس پر

www.ziaraat.com
Sakeena-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

اور اس کے نانا محمدؐ پر اور اس کے دادا ابراہیمؑ اسماعیلؑ اسحاقؑ اور یعقوبؑ پر ہے۔ خدایا! اگر تیری نظر میں امام حسینؑ بن علیؑ کا کوئی مقام ہے تو دردائیل کی خطا معاف فرما اور اس سے راضی ہو جا اور اسے اس کی قوت پرواز واپس عطا فرما اور ملائکہ میں اس کا منصب و مقام دوبارہ بحال فرما۔ اللہ تعالیٰ نے رسول خداؐ کی دعا کو شرف قبولیت عطا کیا اور اسے دوبارہ پر مل گئے اور اس کا مقام و منصب واپس کر دیا گیا اور جنت میں وہ فرشتہ امام حسینؑ بن علیؑ کے غلام کے نام سے مشہور ہے (کمال الدین جلد ۱ ص ۲۹۲)

فطرس فرشتے کا واقعہ

(10)......محمد بن حسن صفار نے کہتے ہیں امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے امیر المومنینؑ کی ولایت کو ملائکہ کے سامنے پیش کیا تو تمام ملائکہ نے اسے قبول کیا لیکن فطرس فرشتے نے اس کا انکار کیا اللہ نے اس کے پر توڑ دیئے۔ جب امام حسین علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو اللہ نے جبرائیلؑ کو حکم دیا کہ وہ ستر ہزار فرشتوں کو اپنے ساتھ لے کر حضرت محمد مصطفیٰؐ کے پاس جائے اور ان کو ان کے فرزند کی مبارک دے۔ جبرائیلؑ فرشتوں کو ساتھ لے کر آرہے تھے کہ ان کا گزر فطرس کے پاس سے ہوا۔ فطرس نے جبرائیلؑ سے پوچھا کہ آپؑ کہاں جا رہے ہیں؟ جبرائیلؑ نے کہا: میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کے فرزند کی مبارک دینے کے لیے جا رہا ہوں۔ فطرس نے کہا: مجھے اٹھا کر اپنے ساتھ لے جائیں اور محمد مصطفیٰؐ سے میرے لیے سفارش کریں کہ وہ میرے حق میں دعا کریں۔ جبرائیلؑ نے اسے اپنے پروں پر سوار کیا اور محمد مصطفیٰؐ کی خدمت میں پہنچے اور آپ کو مبارکباد پیش کی اس کے بعد

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

جبرائیلؑ نے رسولؐ خدا سے کہا: یا رسولؐ اللہ! ایک عرصہ قبل میرے اور فطرس کے درمیان بھائی چارہ تھا اس وقت یہ عتاب خدا میں مبتلا ہے اور اس کی خواہش ہے کہ آپؐ اس کے لیے دعا فرمائیں او وہ اس کے پَر اسے لوٹا دے۔ رسولؐ خدا نے فطرس سے فرمایا: کیا تمہاری یہی خواہش ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا : پھر آپؐ نے اس کے سامنے امیر المؤمنینؑ کی ولایت کو پیش کیا جسے اس نے قبول کیا اس کے بعد رسولؐ خدا نے فرمایا: تم میرے فرزند کے جھولے کے پاس جاؤ اور اپنے جسم کو اس سے مَس کرو۔ فطرس امام حسینؑ کے جھولے کے قریب گیا اور جھولے سے اپنے جسم کو مس کیا رسولؐ خدا نے اس کے لیے دعا مانگی۔ رسولؐ خدا نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ اس کے پر اگنے لگ گئے اور ان میں خون کی گردش شروع ہوگئی اور چند ہی لحات میں اس کے پر اصلی حالت میں آگئے پھر اس نے جبرائیلؑ کے ساتھ مل کر آسمان کی طرف پرواز کی اور اپنے مقام پر چلا گیا (بصائر الدرجات' ص ۶۸' حدیث ۷)

فرشتے کا خاکِ کربلا لانا

(11)......شرجیل بن ابی عون کا کرتا ہے کہ جب امام حسین علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو فردوسِ اعلیٰ سے اتر کر ایک فرشتہ بحر اعظم میں آیا اور اس نے زمین و آسمان کے اطراف جوانب میں یہ ندا دی کہ: اے بندگانِ خدا! غم کا لباس پہنو اور غم واندوہ کا اظہار کرو کیونکہ وہ فرزند رسولؐ پیدا ہوا ہے جو ظلم وستم سے قتل کیا جائے گا۔ پھر وہ فرشتہ رسولؐ خدا کے پاس آیا اور اس نے آپؐ سے کہا: یارسولؐ اللہ! اس زمین پر آپؐ کی اہل بیتؑ کے کچھ افراد قتل کیے جائیں گے اور انہیں آپؐ کی امت کا باغی ظالم اور

Presented by www.ziaraat.com

سرکش گروہ قتل کرے گا وہ ظالم آپؐ کے فرزند حسینؑ کو سرزمینِ کربلا میں قتل کریں گے اور میرے پاس یہ کربلا کی خاک موجود ہے۔ پھر اس فرشتے نے خاک کربلا کی ایک مٹھی بھر خاک آپؐ کے سپرد کی اور کہا: آپؐ اس خاک کو اپنے پاس محفوظ رکھیں اور جس دن یہ خاک خون کی طرح سرخ ہو جائے تو سمجھ لینا کہ آپؐ کا فرزند حسینؑ شہید ہو گیا ہے۔ پھر اس فرشتے نے کربلا کی کچھ خاک اپنے پروں پر ڈالی آسمان کے فرشتوں نے اس خاک کو سونگھا اور اس سے برکت حاصل کی۔

○......راوی کا بیان ہے کہ جب وہ خاک رسولؐ خدا نے ہاتھ پر رکھی اور اسے سونگھا اور پھر رونے لگے اور فرمایا: حسینؑ! اللہ تیرے قاتل کو قتل کرے اور اسے دوزخ کی آگ میں ڈالے۔ خدایا! حسینؑ کے قاتل کو برکت سے محروم رکھ اور اسے آگِ جہنم میں داخل فرما جو بدترین ٹھکانہ ہے اس کے بعد رسولؐ خدا نے وہ خاک اپنی زوجہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے سپرد فرمائی اور انہیں شہادتِ حسینؑ سے مطلع کیا اور فرمایا: اس تربت کو اپنے پاس محفوظ رکھنا اور میری رحلت کے بعد اسے دیکھتی رہنا اور جب یہ خاک خون میں تبدیل ہو جائے تو سمجھ لینا کہ حسینؑ میدانِ کربلا میں قتل ہو چکا ہے۔

امام حسین علیہ السلام کی ولادت کے ایک سال بعد بارہ ہزار فرشتے رسولؐ خدا کے پاس آئے جن کے چہرے سرخ تھے اور ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور انہوں نے پر پھیلا کر آپؐ سے کہا: یا رسولؐ اللہ! آپؐ کے فرزند حسینؑ پر وہی گزرے گا جو فرزندِ آدمؑ ہابیل پر گزرا۔

○......پھر آسمان کا ہر فرشتہ آپؐ کے پاس آیا اور آپؐ سے امام حسینؑ کی تعزیت کی

Presented by www.ziaraat.com

اور آپ کو بتایا کہ شہادت کے بعد اللہ انہیں کتنا قرب، اجر اور ثواب دے گا اور ان کے زائر اور ان پر گریہ کرنے والوں کو اللہ کیا ثواب عطا فرمائے گا۔ رسولؐ خدا ملائکہ کی زبانی یہ خبریں سن کر روتے تھے اور کہتے تھے: خدایا جو حسینؑ کو بے یارومددگار چھوڑے تو بھی اسے بے یارومددگار چھوڑ اور جو اسے قتل کرے اس کی دنیاوی آرزوئیں خاک میں ملادے اور آخرت میں اسے جہنم میں ڈال دے۔ (منتخب طریحی، ص ۶۲-۶۳- مقتل خوارزمی، جلد ا، ص ۱۶۲-۱۶۳)

ایک فرشتے کا رسولؐ خدا کو شہادت حسینؑ کی خبر پہنچانا

(12)......روایات میں ہے کہ صفِ اعلیٰ کے ایک فرشتے کو رسولؐ خدا کے دیدار کا اشتیاق ہوا اس نے اللہ تعالیٰ سے اجازت طلب کی کہ مجھے زمین پر جانے کی اجازت دے تاکہ وہ رسولؐ خدا کا روبرو دیدار کر سکو اس سے قبل وہ فرشتہ کبھی بھی زمین پر نہیں اترا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے اجازت دی جب اس نے زمین پر آنے کا ارادہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف وحی کی کہ تم میرے رسول محمدؐ کو میری طرف سے یہ پیغام دینا کہ ان کی امت کے ایک شخص کا نام یزید ہوگا اور وہ آپ کی بیٹی فاطمہ زہراؑ کے فرزند کو قتل کرے گا۔ فرشتے نے عرض کیا: بار الٰہا! میں تو تیرے رسول کی زیارت کے لیے خوش ہو کر زمین پر جارہا تھا اور اب میں تیرے رسول کو یہ دردناک خبر کیسے سناؤں؟ مجھے تو شرم آتی ہے کہ میں انہیں یہ خبر سنا کر صدمہ میں مبتلا کروں اس سے تو بہتر تھا کہ میں زمین پر ہی نہ جاتا۔ فرشتے کو ندائے قدرت سنائی دی: تمہیں جو حکم دیا گیا ہے تم اس پر عمل کرو۔ چنانچہ وہ فرشتہ رسولؐ خداؐ کے پاس آیا اور اس نے

Presented by www.ziaraat.com

آپؐ کے سامنے پر پھیلا دیئے اور کہا: یارسولؐ اللہ! مجھے آپ کی زیارت کا بہت اشتیاق تھا میں نے آپ کی زیارت سے مشرف ہونے کے لیے اللہ سے اجازت طلب کی لیکن کاش میرے پر جل گئے ہوتے اور میں آپ کو یہ خبر سنانے آیا ہوتا لیکن میں حکم پروردگار سے مجبور ہوں آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ آپ کی امت کے ایک شخص کا نام "یزید" ہوگا خدا و دنیا میں اس پر بہت زیادہ لعنت کرے اور آخرت میں اسے سخت عذاب دے وہ آپ کی بیٹی فاطمہ زہراؑ کے فرزند کو قتل کرے گا اور وہ دنیا میں بہت کم عرصہ دنیاوی فوائد سے لذت لے گا اور اللہ اس کے بدکردار کی وجہ سے اسے بہت جلد پکڑ لے گا اور وہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا۔ یہ خبر سن کر رسولؐ خدا نے بہت گریہ کیا اور فرمایا: اے فرشتے! یہ بتاؤ کیا وہ امت بھی فلاح پا سکے گی جو میرے نواسے اور میری بیٹی فاطمہؑ کے فرزند کو قتل کرے گی؟ فرشتے نے کہا: اے محمدؐ ہرگز نہیں اللہ تعالیٰ ان کی زبانوں اور دلوں میں اختلاف پیدا کردے گا اور آخرت میں ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ (منتخب طریحی ص ۵۵)

اسمائے الٰہی سے مشتق اسماء

(13)......شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی ہے کہ ابن عباسؓ نے کہا کہ رسولؐ خدا نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور ان میں اپنی روح پھونکی اور ملائکہ سے ان کا سجدہ کرایا اور حضرت حواؑ سے ان کا عقد کیا اور انہیں ابھی جنت میں رہائش دی تو آدمؑ نے آنکھ اٹھا کر عرش کی طرف دیکھا تو انہیں عرش پر پانچ سطریں لکھی ہوئی دکھائی دیں۔ آدمؑ نے کہا: پروردگار یہ کیا

Presented by www.ziaraat.com

لکھا ہوا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ وہ نام ہیں جب میری مخلوق مجھے ان ناموں کا واسطہ دے گی تو میں ان کے صدقہ میں ان کی دعاؤں کو قبول کروں گا۔

O......حضرت آدمؑ نے کہا: خدایا! تجھے ان کی قدر و منزلت کا واسطہ مجھے ان کے نام بتا دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (1): میں محمود ہوں وہ محمدؐ ہے (2): میں اعلیٰ ہوں اور یہ علیؑ ہے (3): میں فاطر ہوں اور یہ فاطمہؑ ہے (4): میں محسن ہوں اور یہ حسنؑ ہے (5): میں صاحب احسان ہوں اور یہ حسینؑ ہے۔ (معانی الاخبار، ص ۵٦)

امام حسینؑ دنیا میں پہلے "حسینؑ"

(14)......کامل الزیارات میں ہے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ: حسینؑ بن علیؑ سے قبل کسی شخص کا نام حسینؑ نہیں تھا اور یحییٰ بن زکریاؑ سے قبل کسی کا نام یحییٰ نہیں تھا اور ان میں وجہ مشترک یہ بھی ہے کہ ان دونوں کی شہادت پر آسمان نے چالیس دن تک۔ راوی کا بیان ہے میں نے آپ علیہ السلام سے پوچھا کہ آسمان ان پر کیسے رویا تھا؟ آپؑ نے فرمایا: چالیس دن تک سورج سرخ ہو کر طلوع و غروب کرتا رہا یحییٰ بن زکریاؑ کا قاتل بھی ولد الزنا تھا اور امام حسینؑ کا قاتل بھی ولد الزنا تھا۔ (کامل الزیارات، ص ۹۰۔ البرھان، جلد ۳، ص ۲، حدیث ۲)

امام حسینؑ کا رسولؐ خدا کا انگوٹھا اور زبان چوسنا

(15)......امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ امام حسینؑ نے نہ تو اپنی والدہ کا اور نہ ہی کسی دوسری خاتون کا دودھ پیا تھا امام حسینؑ کو رسولؐ خدا کے پاس لایا جاتا

Presented by www.ziaraat.com

تھا آپ اپنا انگوٹھا ان کے منہ میں رکھتے تھے اور امام حسینؑ اسے چوسا کرتے تھے اس کے بعد امام حسینؑ کو دو تین دن تک دودھ کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی تھی امام حسینؑ کا گوشت رسولؐ خدا کے گوشت اور ان کا خون رسولؐ خدا کے خون سے پیدا ہوا یحییٰؑ بن زکریاؑ اور حسینؑ بن علیؑ کے علاوہ دنیا میں کوئی بھی چھ ماہ کا بچہ زندہ نہیں رہا۔

O......ایک اور روایت میں امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ رسولؐ خدا امام حسینؑ کو اپنی زبان چسایا کرتے تھے جس سے امام حسینؑ سیر ہو جاتے تھے انہوں نے کسی عورت کا دودھ نہیں پیا تھا۔ (الکافی، جلد ۱، ص ۴۶۵، حدیث ۴)

امام حسینؑ اور ملائکہ کا نزول

(16)......زرارہ بن خلج سے روایت ہے کہ امام حسین علیہ السلام کے سفر عراق سے تین راتیں قبل ہم نے ان سے ملاقات کی اور عرض کیا کہ کوفہ والوں کا کوئی بھروسہ نہیں ہے ان کے دل آپؑ کے ساتھ ہیں اور ان کی تلواریں آپؑ کے خلاف ہیں۔ (لہذا آپؑ کوفہ جانے کا ارادہ نہ کریں) امام حسین علیہ السلام نے اپنے ہاتھوں سے آسمان کی طرف اشارہ کیا تو آسمان کے دروازے کھل گئے اور وہاں سے لاتعداد ملائکہ نازل ہوئے آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر مجھے اجر و ثواب کے زائل ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں ملائکہ کے ذریعے ان سے جنگ کرتا لیکن مجھے یہ بات اچھی طرح معلوم ہے کہ مجھے اور میرے ساتھیوں نے وہاں قتل ہونا ہے میرے فرزند علی زین العابدینؑ کے علاوہ اور کوئی باقی نہ بچے گا۔ (دلائل الامامہ ص ۷۴)

اپنے سر اٹھانے والے کے متعلق پیشین گوئی

(17)......ابراہیم بن سعید نے کہا ہے کہ جب زہیر بن قین نے امام حسین علیہ السلام کے ساتھ الحاق کیا تھا تو اس وقت میں زہیر کے ساتھ تھا جب امام حسینؑ کربلا میں وارد ہوئے تو آپؑ نے زہیر سے فرمایا: میں یہاں قتل کیا جاؤں گا اور زحر بن قیس انعام کے لالچ میں میرا سر نوک نیزہ پر سوار کر کے یزید کے پاس لے جائے گا لیکن یزید اسے کبھی انعام نہیں دے گا۔ (دلائل الامامۃ، ص ۷۴)

امام حسینؑ کا ایک شیر سے بات کرنا

(18)......راشد بن مزید نے بیان کیا ہے کہ: جب امام حسین علیہ السلام نے مکہ چھوڑا تو میں آپؑ کے ساتھ تھا راستے میں ایک شیر نظر آیا آپؑ بے خوف ہو کر شیر کے پاس گئے اور اس سے فرمایا: کوفہ کے لوگوں کا کیا حال ہے؟ شیر نے کہا: ان کے دل آپؑ کے ساتھ ہیں لیکن ان کی تلواریں آپؑ کے خلاف ہیں۔ آپؑ نے فرمایا: کوفہ کا عامل کون ہے؟ شیر نے کہا: اس وقت کوفہ کا عامل ابن زیاد ہے اور مسلم بن عقیل شہید ہو چکے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا: اب تو کہاں جا رہا ہے؟ شیر نے کہا: میں عدن جا رہا ہوں۔ پھر آپؑ نے فرمایا تمہیں کوفہ کے پانی کے متعلق کچھ معلوم ہے؟ شیر نے کہا: ہم تو آپؑ کے علم کی خوشہ چینی کرنے والے ہیں پھر اس نے وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ کی آیت پڑھی اور آپؑ کو سلام کر کے چلا گیا۔ (دلائل الامامۃ، ص ۷۴)

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

مسجد کے ستون سے انگوروں کا برآمد ہونا

(19)...... کثیر بن شاذان سے روایت ہے کہ میں امام حسین علیہ السلام کے پاس مسجد نبوی میں بیٹھا ہوا تھا کہ آپؑ کے فرزند علی اکبرؑ نے بے موسمی انگوروں کی خواہش کی امام حسینؑ نے مسجد کے ستون پر ہاتھ مارا اور اس سے انگور اور کیلے برآمد ہوئے۔ آپؑ نے دونوں پھل اپنے بیٹے کو کھانے کے لیے دیئے اور فرمایا: اللہ کے ہاں اپنے اولیاء کے لئے اس سے بھی بہتر چیزیں موجود ہیں۔ (دلائل الامامۃ، ص ۷۵)

عمر بن سعد کے متعلق پیشین گوئی

(20)...... حذیفہ سے روایت ہے کہ رسولؐ خدا کی زندگی میں، میں نے امام حسین علیہ السلام سے سنا آپؑ نے فرمایا: خدا کی قسم! بنی امیہ کے طاغوت میرے قتل پر اجتماع کریں گے اور عمر بن سعد ان کے لشکر کی قیادت کرے گا۔ میں نے کہا: کیا رسولؐ خدا نے آپ کو یہ خبر دی ہے؟ امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔ یہ سن کر میں رسولؐ خدا کے پاس گیا اور آپؐ سے آپؐ کے نواسے کی گفتگو کو نقل کیا۔ رسولؐ خدا نے سن کر فرمایا: کیوں نہ ہو اس کا علم میرا علم ہے اور وہ واقعات کے وقوع پذیر ہونے سے قبل انہیں جانتا ہے۔ (دلائل الامامۃ، ص ۷۵)

آپؑ کی لاش پر ابو الحارث شیر کا پہرہ

(21)...... ادریس بن عبداللہ اودی کہتے ہیں کہ جب امام حسین علیہ السلام شہید ہو گئے تو اشقیاء نے چاہا کہ گھوڑوں سے آپؑ کی لاش کو پامال کر دیں۔ جناب فضہ نے

Presented by www.ziaraat.com

جناب زینب کبریٰ سلام اللہ علیہا سے کہا: میری آقا زادی! رسولؐ خدا کا غلام سفینہ سمندر میں سفر کر رہا تھا کہ اس کی کشتی ٹوٹ گئی وہ کشتی کے ایک تختے کا سہارا لے کر ایک جزیرہ میں پہنچا اس ویران جزیرہ میں اس نے ایک شیر کو دیکھا اس نے شیر سے کہا: اے ابوالحارث! مجھے اذیت نہ دینا' میں رسولؐ خدا کا غلام ہوں شیر نے جیسے اس کی بات سنی تو ہمہمہ کیا اور اسے اپنے ساتھ لے کر راستہ پر لے آیا اس علاقہ میں بھی شیر رہتا ہے آپ مجھے اجازت دیں میں اس کے پاس جا کر اسے بلاتی ہوں اور ظالموں کے ارادہ سے آگاہ کرتی ہوں۔ مختصر جناب فضہ جنگل کی طرف گئیں اور انہوں نے ابوالحارث کہہ کر شیر کو صدا دی شیر نے سر بلند کیا تو جناب فضہ نے کہا: کیا تجھے معلوم ہے کہ یہ ظالم ابوعبداللہ امام حسین علیہ السلام کے جسم سے کیا سلوک کرنا چاہتے ہیں؟ یہ لوگ گھوڑوں کی ٹاپوں سے آپؑ کے جسم کو روندنا چاہتے ہیں۔

O ...... ابوالحارث یہ سن کر اپنی کچھار سے باہر آیا اور مقتل میں آ کر امام حسینؑ کی لاش پر اپنے پنجے پھیلا کر بیٹھ گیا اتنے میں ظالموں کے گھوڑے آ گئے جب انہوں نے یہ منظر دیکھا تو عمر بن سعد لعین نے کہا: یہ ایک آزمائش ہے اسے مت چھیڑو اور واپس چلے جاؤ چنانچہ وہ چلے گئے۔ (الکافی' جلد ا' ص ۴۶۵)

امام حسینؑ کی دعا سے بارش کا آنا

(22)...... عیون المعجزات میں ہے امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ طویل عرصہ تک بارش نہ ہوئی اور قحط کے آثار پیدا ہونے لگے اہل کوفہ حضرت علی علیہ السلام کے پاس آئے اور عرض کیا کہ آپ دعا مانگیں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے ہم پر بارش نازل فرمائے اور

بارانِ رحمت نازل فرمائے۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے فرزند! اٹھو اور بارش کے لیے دعا کرو۔ امام حسینؑ اٹھے اور اللہ کی حمد و ثناء کی اور رسولؐ خدا پر درود پڑھا، پھر کہا: "اَللّٰهُمَّ مُعْطِيَ الْخَيْرَاتِ وَ مُنْزِلَ الْبَرَكَاتِ اَرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْنَا مِدْرَارًا وَاسْقِنَا مِغْزَارًا وَاسِعًا غَدَقًا مُجَلِّلًا سَحًّا سَفُوْحًا ثَجَّاجًا تُنَفِّسُ بِهِ الضَّعْفَ مِنْ عِبَادِكَ وَتُحْيِي بِهِ الْمَيِّتَ مِنْ بِلَادِكَ آمِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ"

○......جیسے ہی آپ کی دعا تمام ہوئی تو بادل آ گئے اور موسلا دھار بارش شروع ہو گئی کچھ دیر بعد ایک اعرابی باہر سے آیا تو اس نے کہا: اس وقت تمام وادیاں پانی سے لبریز ہو کر بہہ رہی ہیں۔ (عیون المعجزات، ص ۶۴)

امام حسینؑ کا ام سلمہ کو اپنی قتل گاہ دکھانا

(23)......کتاب ثاقب المناقب میں ہے امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

جب امام حسین علیہ السلام نے مدینہ چھوڑنے کا ارادہ کیا تو جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے آپؑ کو پیغام بھیجا کہ میرے آنے تک آپؑ یہاں سے باہر نہ جائیں۔ جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے امام حسینؑ کی پرورش کی تھی اور انہیں آپؑ سے بہت پیار تھا ان کے پاس ایک شیشی میں کربلا کی وہ خاک بھی موجود تھی جسے جبرائیلؑ نے رسول اکرمؐ کے سپرد کیا تھا۔ ام المومنین ام سلمہ آئیں اور انہوں نے آپؑ سے کہا کہ آپؑ کہاں جانا چاہتے ہیں؟ آپؑ نے فرمایا کہ نانی جان میں عراق جانا چاہتا ہوں۔

Presented by www.ziaraat.com

ام سلمہؓ نے کہا: تمہیں خدا کا واسطہ دیتی ہوں کہ آپؑ عراق نہ جائیں۔ آپؑ نے فرمایا: نانی جان وہ کیوں؟ ام سلمہؓ نے کہا: میں نے رسولؐ خدا سے سنا ہے کہ میرا فرزند امام حسینؑ عراق میں قتل کیا جائے گا اور میرے پاس کربلا کی مٹی بھی موجود ہے جو رسولؐ خدا نے میرے سپرد کی تھی۔ آپؑ نے فرمایا: نانی جان میں نے شہید ہونا ہے اور میں قدر مقدور قضاء محتوم اور خدا کے واجب حکم سے کیسے بھاگ سکتا ہوں؟

O......ام المومنین ام سلمہؓ نے کہا: تو کیا آپؑ قتل ہونے کے لیے یہاں سے ہجرت کر رہے ہیں؟ آپؑ نے فرمایا: نانی جان! اگر میں آج نہ گیا تو کل چلا جاؤں گا اور اگر کل بھی نہ گیا تو پرسوں چلا جاؤں گا نانی جان! کوئی بھی شخص موت سے بھاگ نہیں سکتا مجھے اپنے قتل ہونے کا دن بھی معلوم ہے اور میں اس جگہ کو بھی جانتا ہوں، جہاں مجھے شہید ہونا ہے اور مجھے اس قبر کا بھی علم ہے جہاں مجھے دفن ہونا ہے اور میں ان تمام چیزوں کو اسی طرح جانتا ہوں جیسا کہ میں آپ کو جانتا ہوں اور مجھے وہ چیزیں ایسے ہی دکھائی دے رہی ہیں جیسا کہ آپ مجھے دکھائی دے رہی ہیں۔ جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا تو کیا آپؑ کربلا دیکھ رہے ہیں؟ امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو بھی اپنی مقتل اور اپنے ساتھیوں کا مقتل دکھا سکتا ہوں۔

O......ام سلمہؓ نے کہا: پھر مجھے وہ جگہ دکھائیں۔ آپؑ نے بِسْمِ اللّٰہِ پڑھی ایک اور روایت کے مطابق آپ نے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھی زمین پست ہوگئی اور آپؑ نے ام سلمہ کو اپنی اور اپنے ساتھیوں کی مقتل گاہ دکھائی اور کربلا کی مٹی اٹھا کر ام سلمہؓ کے حوالے کی اور فرمایا: اس مٹی کو پہلی مٹی کے ساتھ [illegible]

عاشور شہید کیا جاؤں گا۔ جس دن آپؑ شہید ہوئے اس دن شام کے وقت جناب ام سلمہؓ کو رسولؐ خدا کی زیارت ہوئی اور انہوں نے عالم خواب میں دیکھا کہ رسولؐ خدا کی ریش مبارک اور سر پر خاک تھی اور آپؐ رو رہے تھے۔ ام سلمہ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! آپ کیوں رو رہے ہیں اور آپؐ کے سر اور ریش پر خاک کیسی ہے؟ آپؐ نے فرمایا: میں ابھی کربلا سے آ رہا ہوں میرا حسینؑ اور اس کے ساتھی شہید ہو گئے ہیں۔ یہ سن کر ام سلمہؓ چیخنے لگیں اور کہنے لگیں ہائے میرا بیٹا حسینؑ! اس کے بعد اہل مدینہ کی خواتین ان کے اردگرد جمع ہو گئیں اور ان سے رونے کا سبب پوچھا تو ام سلمہؓ نے کہا کہ حسینؑ شہید ہو گیا ہے۔ عورتوں نے پوچھا: آپ کو کس نے یہ بات بتائی ہے؟ ام سلمہؓ نے کہا: میں نے ابھی رسولؐ خدا کی زیارت کی ہے آپؐ کے سر اور داڑھی پر خاک تھی اور آپؐ رو رہے تھے میں نے آپؐ سے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے فرمایا کہ میرا بیٹا حسینؑ اپنے ساتھیوں سمیت کربلا میں شہید ہو گیا ہے۔ عورتوں نے کہا: اے ام سلمہؓ آپ مت گھبرائیں آپ نے پریشان خواب دیکھا ہے۔ ام سلمہؓ نے کہا: رک جاؤ میرے پاس حسینؑ کی مقتل گاہ کی خاک موجود ہے میں اسے جا کر دیکھتی ہوں۔ پھر ام سلمہؓ نے اس شیشی کو اٹھایا جس میں انہوں نے کربلا کی خاک کو رکھا تھا تو وہ خاک تازہ خون میں بدل چکی تھی۔ (الثاقب فی المناقب ۳۳۰)

انگشتری سے قاسم بن حسنؑ کی پیاس بجھانا

(24)......روایات میں ہے کہ قاسم بن حسنؑ لشکر اشقیاء پر حملہ کر کے آپؑ کے پاس آئے اور آپؑ سے عرض کیا: چچا جان! مجھے سخت پیاس لگی ہے اگر ہو سکے تو پانی کا ایک

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

گھونٹ پلا دیں۔ امام حسین علیہ السلام نے انہیں صبر کی تلقین کی اور انہیں اپنی انگشتری دے کر فرمایا کہ بیٹا اسے منہ میں رکھ کر چوسو۔ قاسم کا بیان ہے کہ جب میں نے اس انگشتری کو منہ میں رکھ کر چوسا تو مجھے یوں لگا جیسے میرے منہ میں پانی کا چشمہ پھوٹ پڑا ہو میں سیر ہو گیا اور میدان کی طرف لوٹ آیا۔

مروان کو غضب کی علامت بتانا

(25)...... محمد بن سائب نے بیان کیا کہ ایک دن مروان بن الحکم نے امام حسین علیہ السلام سے کہا: اگر تمہارے پاس تمہاری والدہ فاطمہؑ کی فضیلت کا سہارا نہ ہوتا تو تم کس بنیاد پر فخر کرتے؟ امام حسین علیہ السلام کو اس کی گستاخی پر سخت غصہ آیا آپؑ اٹھے اور اس کی پگڑی کو اس کی گردن میں لپیٹ کر زور دیا جس سے اس کی آنکھیں ابل پڑیں اور وہ بے ہوش ہو کر زمین پر گرا اس کے بعد آپؑ نے گروہ قریش کی طرف دیکھ کر فرمایا: میں تمہیں خدا کا واسطہ دیتا ہوں اگر میری بات سچی ہو تو تم میری تصدیق کرنا مجھے بتاؤ کیا میرے بھائی حسنؑ اور مجھ سے زیادہ رسولؐ خدا کسی سے پیار کرتے تھے؟ تمام گروہ نے کہا: آپؑ دونوں بھائی ہی رسولؐ خدا کی محبت کا مرکز تھے۔ پھر آپؑ نے فرمایا: اچھا یہ بتاؤ مروان اور اس کے باپ سے بھی زیادہ رسولؐ خدا کسی اور سے نفرت کیا کرتے تھے؟ تمام نے کہا: یہ دونوں باپ بیٹا رسولؐ خدا کو سخت ناپسند تھے۔ پھر آپؑ نے فرمایا: میری صداقت کی علامت یہ ہے کہ جب یہ ناراض ہو کر اٹھے گا تو اس کے کندھوں سے اس کی چادر گر جائے گی۔ چند لمحات بعد مروان غصہ میں لبریز ہو کر اپنی جگہ سے اٹھا اور جیسے ہی وہ اٹھا اس کے کندھوں سے چادر گر گئی۔ (مناقب ج ۴ ص ۲۹۹)

امام حسینؑ کا ایک شخص کی عیادت کرنا

(26)......امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ایک شخص کو سخت بخار تھا امام حسینؑ اس کی عیادت کے لیے اس کے گھر تشریف لے گئے آپؑ نے جیسے ہی مریض کے گھر میں قدم رکھا تو اس کا بخار اتر گیا۔ اس شخص نے کہا: خدا نے آپؑ پر بڑے انعام کیے ہیں آپؑ کو دیکھ کر بخار بھاگ جاتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جو چیز پیدا کی ہے اسے ہماری اطاعت کا حکم دیا ہے۔ راوی کہتا ہے کہ ہمیں کہنے والا تو دکھائی نہ دیا البتہ ہم نے اس کی آواز سنی وہ کہہ رہا تھا کہ بے شک آپؑ درست فرما رہے ہیں۔ امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: کیا امیر المومنین نے تجھے یہ حکم نہیں دیا تھا کہ ہمارے دشمن یا ہمارے کسی گناہ گار محب کے گناہوں کی بخشش کا ذریعہ بننے کے علاوہ اور کسی کے قریب نہ جانا اس بے چارے کا کیا قصور ہے تو نے اسے کیوں تنگ کیا ہے، راوی کا بیان ہے کہ مریض عبداللہ بن شداد بن ہادی لیثی تھا۔ (مناقب آل ابی طالب' جلد ۴ ص ۵۱)

ہر شخص فضائل اہل بیتؑ کا متحمل نہیں ہے

(27)......عبدالعزیز بن کثیر کا بیان ہے کہ کچھ لوگ امام حسین علیہ السلام کے پاس آئے اور آپؑ سے کہا کہ آپؑ ہمیں اپنے فضائل سنائیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: تم برداشت نہ کرسکو گے۔ لیکن ان لوگوں کا اصرار جاری رہا۔ آپؑ نے فرمایا: تم ایک شخص کو میرے سپرد کرو میں اس سے اپنے فضائل بیان کروں گا اگر اس نے میرے

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

فضائل برداشت کر لیے تو پھر میں تم سب سے اپنے فضائل بیان کروں گا۔ ایک شخص آپؑ کے قریب آیا آپؑ اسے تھوڑی دور لے گئے اور اس سے اپنی حقیقت نورانیہ کا کچھ اظہار کیا وہ شخص آپؑ کی باتوں کی تاب نہ لایا اور اسی وقت پاگل ہو کر چیخیں مارنے لگ گیا۔ (مناقب آل ابی طالب' جلد ۴ص ۵۱)

حرمت کعبہ کی پامالی کا خیال

(28)......بشیر بن عاصم کہتے ہیں کہ جب امام حسین علیہ السلام نے مکہ سے کوفہ جانے کا ارادہ کیا تو ابن زبیر آپؑ کے پاس آیا اور آپؑ سے کہا کہ آپؑ حرم خدا سے کہیں باہر نہ جائیں اہل کوفہ آپؑ سے وفا نہیں کریں گے جب کہ آپؑ مکہ میں ہر طرح سے محفوظ ہیں۔ امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: میں حرم سے ایک بالشت بھی دور ہو کر مارا جاؤں تو یہ مجھے پسند ہے میں نہیں چاہتا کہ میری وجہ سے کعبہ کی حرمت پامال ہو میں نے اپنے والد سے سنا تھا کہ ایک مینڈھا ایسا بھی ہے جس کی وجہ سے کعبہ کی حرمت پامال ہو گی اور وہ مینڈھا بننا مجھے پسند نہیں ہے۔ (مناقب آل ابی طالب' جلد ۴ص ۵۲)

امام حسینؑ کا ہاتھ اور جبرائیلؑ کا ہاتھ

(29)......ابن عباس نے کہا: جس دوران امام حسین علیہ السلام مکہ میں قیام پذیر تھے انہی دنوں میں ایک مرتبہ میں نے یہ منظر دیکھا کہ امام حسین علیہ السلام کعبہ کے دروازے پر کھڑے تھے اور آپؑ کے ہاتھ میں جبرائیلؑ کا ہاتھ تھا اور جبرائیلؑ ندا کر

Presented by www.ziaraat.com

رہا تھا کہ لوگو! آؤ اللہ کی بیعت کرو۔ (مناقب آل ابی طالب' جلد ۴' ص ۵۲)

شہدائے کربلا کا انتخاب پہلے سے تھا

(30)......روایت ہے کہ کسی نے ابن عباس کو ملامت کی کہ تو نے امام حسین علیہ السلام کی کربلا میں مدد کیوں نہ کی اور تو ان کے ساتھ شہید کیوں نہ ہوا؟ اس کے جواب میں ابن عباس نے کہا: اصحاب امام حسینؑ میں نہ تو کمی ہو سکتی تھی اور نہ ہی ان میں اضافہ ہو سکتا تھا اور واقعہ کربلا سے قبل ہمیں ان کے ناموں کا علم تھا۔ محمد بن حنفیہ کا بیان ہے کہ شہدائے کربلا کے نام بمع ولدیت ہمارے پاس پہلے سے لکھے ہوئے موجود تھے۔ (مناقب آل ابی طالب' جلد ۴' ص ۵۳)

امام حسینؑ کے اصحاب تلواروں اور نیزوں کے درد سے محفوظ تھے

(31)......جابر کہتے ہیں امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ: امام حسین علیہ السلام نے جنگ شروع ہونے سے قبل اپنے اصحاب سے خطاب کیا اور ان سے فرمایا کہ: رسولؐ خدا نے مجھ سے فرمایا تھا: بیٹا! تجھے عراق جانا پڑے گا اور یہ وہ سرزمین ہے جہاں انبیاء و اوصیاء کو تکالیف اٹھانی پڑی تھیں اور یہ وہ سرزمین ہے جسے "عمورا" کہا جاتا ہے وہاں تو تیرے ساتھی شہید ہوں گے اور تیرے ساتھ ایسے اصحاب کی جماعت ہوگی جنہیں لوہے سے لگنے والے زخموں پر اذیت محسوس نہیں ہوگی۔ پھر رسولؐ خدا نے فرمایا قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ (سورۃ الانبیاء، آیت:۶۹) "ہم نے کہا اے آگ ابراہیمؑ کے لیے ٹھنڈک ہو جا اور

Presented by www.ziaraat.com

سلامتی بن جا"۔ کی آیت پڑھی اور اس کے بعد رسولؐ خدا نے فرمایا تھا: اسی طرح سے جنگ تیرے اور تیرے اصحاب کے لیے ٹھنڈک اور سلامتی ہوگی۔ اب اگر یہ لوگ ہمیں بھی قتل کر دیں تو بھی ہمیں کوئی پرواہ نہیں کیونکہ ہم اپنے نبیؐ کے پاس لوٹ کر جانے والے ہیں (الخرائج والجرائح' جلد ۲' ص ۸۴۸)

امام حسینؑ اور ذوالجناح

(31)......جلودی سے روایت ہے اس نے کہا کہ دریائے فرات کے گھاٹ پر اعور السلمی اور عمرو بن الحجاج الزبیدی نے چار ہزار لشکر کے ساتھ قبضہ کیا ہوا تھا عاشور کے دن امام حسینؑ جب تنہا رہ گئے تو آپؑ گھوڑے پر سوار ہوئے اور گھاٹ کے پہرہ داروں کو وہاں سے دھکیل دیا اور اپنے گھوڑے کو دریا میں داخل کیا گھوڑے نے پانی پینے کے لیے سر جھکایا آپ علیہ السلام نے اس سے فرمایا: تو بھی پیاسا ہے اور میں بھی پیاسا ہوں میں اس وقت تک پانی نہیں پیئوں گا جب تک تو پانی نہ پیئے گا۔ جب گھوڑے نے آپؑ علیہ السلام کی یہ بات سنی تو اس نے پانی نہ پیا گویا اس نے آپؑ کی بات کو سمجھ لیا۔ پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: تو پانی پی لے میں بھی پانی پیتا ہوں آپ نے ایک چلّو پانی بھرا ابھی آپؑ نے پانی پیا نہیں تھا کہ ایک ظالم نے کہا: اے حسینؑ! تم تو پانی پی رہے ہو دشمن تمہارے خیموں میں داخل ہو گئے ہیں۔ یہ سن کر آپؑ نے اپنے ہاتھ سے پانی کو گرا دیا اور دشمنوں پر حملہ کر کے انہیں دور ہٹایا اور خیمہ گاہ پہنچے وہاں جب گئے تو خیمے سالم تھے۔ (مناقب آل ابی طالب' ج ۴' ص ۵۸)

(32)......جلودی سے روایت ہے اس نے کہا: جب امام حسین علیہ السلام گھوڑے کی

Presented by www.ziaraat.com

زین سے گرے تو آپؑ کے گھوڑے نے آپؑ کے گرد چکر لگانا شروع کر دیئے جو بھی سوار امام حسینؑ کے قریب ہونے کی کوشش کرتا تو آپؑ کا گھوڑا اس پر حملہ کر دیتا اور سوار کو زین سے گرا دیتا اور پھر اسے اپنے سموں سے پامال کر دیتا تھا یہاں تک کہ امام حسینؑ کے گھوڑے نے چالیس افراد کو قتل کیا پھر اس نے اپنی پیشانی پر آپؑ کا خون ملا اور خیمہ کی طرف رخ کیا اور خیمہ کے قریب زور زور سے ہنہنایا اور دونوں پاؤں زمین پر مارے گویا وہ اہلِ حرم کو آپؑ کی شہادت کی اطلاع دے رہا ہو۔ (مناقب آل ابی طالب' جلد۴' ص ۵۸ بحوالہ مقتل ابی مخنف)

ایک عورت اور ایک مرد کا ہاتھ جدا کرنا

(33)......شیخ طوسی نے تہذیب میں امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک مرتبہ ایک عورت بیت اللہ کا طواف کر رہی تھی اور اس کے پیچھے ایک مرد بھی طواف کر رہا تھا عورت کے بازو سے کپڑا ہٹا تو پیچھے آنے والے مرد نے اپنا ہاتھ اس کے بازو پر رکھا قدرتِ خدا سے اس کا ہاتھ اس کے بازو سے چمٹ گیا اس نے اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کی مگر کسی طرح اس کا ہاتھ جدا نہ ہوا۔ لوگ انہیں پکڑ کر والئ مکہ کے پاس لے گئے اس نے فقہاء سے مسئلہ پوچھا تو انہوں نے کہا کہ اس شخص کا ہاتھ کاٹ دینا چاہیے کیونکہ اس نے حرم کعبہ میں سخت گناہ کیا ہے۔ والئ مکہ نے موجود لوگوں سے پوچھا: کیا اس وقت اولادِ رسولؐ میں سے کوئی فرد یہاں مکہ میں موجود ہے؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں امام حسین علیہ السلام گذشتہ رات یہاں پہنچے ہیں۔ والئ مکہ نے آپؑ کو اپنے ہاں آنے کی دعوت دی آپؑ تشریف لائے اس نے مرد و عورت کی

Presented by www.ziaraat.com

حالت آپؑ کو دکھائی تو آپؑ نے قبلہ کی طرف رخ کیا اور کافی دیر تک دعا میں مصروف رہے پھر آپؑ اٹھ کر مرد و عورت کے پاس آئے اور آپؑ نے مرد کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا تو وہ عورت کے بازو سے علیحدہ ہو گیا۔ والیِ مکہ نے آپؑ سے پوچھا: کیا اس شخص کو سزا ملنی چاہیے؟ آپؑ نے فرمایا نہیں۔ (تہذیب الاحکام' جلد ۵ ص ۴۷۰)

امام حسینؑ کا ایک اندھے کو بینا کرنا

(34)...... امیر المومنین علیہ السلام کے غلام نجاد کا بیان ہے کہ میں نے ایک جنگ میں امیر المومنینؑ کو تیر اندازی کرتے ہوئے دیکھا اور میں نے ایک عجیب منظر یہ دیکھا کہ آپؑ کا تیر جسے بھی لگتا تو فرشتے اس کے جسم سے تیر کو نکال کر امیر المومنینؑ کو واپس کر رہے تھے چنانچہ جیسے ہی میں نے فرشتوں کو دیکھا تو میری نظر ختم ہو گئی اور میں اندھا ہو گیا۔ میں نے امام حسن علیہ السلام سے اپنے اندھے پن کی شکایت کی۔ آپؑ نے فرمایا: معلوم ہوتا ہے کہ تو نے ان آنکھوں سے فرشتوں کو دیکھ لیا ہے؟ میں نے اثبات میں جواب دیا آپؑ نے میری آنکھوں پر ہاتھ پھیرا جس سے میری بینائی واپس لوٹ آئی۔ (الثاقب فی المناقب' ص ۳۴۴' حدیث ۱)

امام حسینؑ ایک لاکھ زبانوں کے عالم تھے

(35)...... بصائر الدرجات اور الاختصاص میں ہے کہ امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے دو شہر بنائے ہیں ایک شہر مشرق میں ہے اور ایک مغرب میں ہے اور ان دونوں کے گرد لوہے کی فصیل ہے اور ہر شہر کے ایک لاکھ دروازے ہیں اور

Presented by www.ziaraat.com

ہر دروازے کے رہنے والے علیحدہ علیحدہ زبان بولتے ہیں اور ان تمام زبانوں کو یا صرف میں جانتا ہوں یا میرا بھائی امام حسینؑ جانتا ہے۔(الاختصاص‘ص ۲۹۱ ۔بصائر الدرجات‘ص ۳۳۹)

امام حسینؑ کے لیے ہرنی کا اپنے بچے کو لانا

(36)......ایک اعرابی نے ہرنی کا ایک بچہ پکڑا اور وہ اسے رسولؐ خدا کی خدمت میں لے آیا اور اس نے کہا: یا رسولؐ اللہ! میں نے ہرنی کا یہ بچہ شکار کیا ہے اور میں اسے آپؐ کے شاہزادوں حسنؑ و حسینؑ کے لیے بطور ہدیہ لایا ہوں۔ رسولؐ خدا نے اس کا تحفہ قبول کیا اور اس کے حق میں دعا فرمائی۔ اس وقت امام حسنؑ اپنے نانا جان کے پاس کھڑے تھے انہوں نے عرض کیا: نانا جان! آپؐ یہ بچہ مجھے عنایت فرمائیں۔ رسولؐ خدا نے وہ بچہ امام حسنؑ کے سپرد کیا کچھ دیر کے بعد امام حسینؑ آئے تو انہوں نے اپنے بھائی کو ہرن کے بچے کے ساتھ کھیلتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے پوچھا کہ یہ بچہ آپؑ کو کس نے دیا ہے؟ امام حسنؑ نے فرمایا: یہ بچہ مجھے نانا جان نے عطا کیا ہے ۔یہ سن کر امام حسینؑ دوڑتے ہوئے اپنے نانا کے پاس آئے اور عرض کیا: نانا جان! آپؐ نے میرے بھائی کو ہرنی کا بچہ دیا ہے لیکن آپؐ نے مجھے نہیں دیا۔

O......رسولؐ خدا اپنے نواسے سے پیار کرنے لگے اور انہیں تسلی دینے لگے مگر اتنے میں دروازہ مسجد پر شور کی آواز بلند ہوئی لوگوں نے دیکھا تو انہیں نظر آیا کہ ایک ہرنی اپنے ایک بچے کو ساتھ لیے دروازے پر کھڑی تھی اور اس کے پیچھے ایک بھیڑیا منہ کھولے کھڑا تھا ہرنی کو اللہ تعالیٰ نے بولنے کی طاقت عطا کی اور اس نے عربی زبان

Presented by www.ziaraat.com

میں کہا: یارسولؐ اللہ! خدا نے مجھے دو بچے عطا کیے تھے ایک بچہ شکاری شکار کر کے لے گیا اور ایک بچہ میرے پاس رہ گیا میں اسے خوش ہو کر دودھ پلانے میں مصروف تھی کہ میں نے ایک آواز سنی کسی نے مجھے خطاب کر کے کہا: اے ہرنی! اپنے اس بچے کو ساتھ لے کر فوراً محمد مصطفیؐ کے پاس پہنچا کیونکہ اس وقت امام حسینؑ اپنے نانا سے ہرنی کے بچے کا مطالبہ کر رہا ہے اور اس نے رونے کا ارادہ کر لیا ہے اور میرے تمام فرشتے سجدہ سے سر اٹھا کر اس منظر کو دیکھ رہے ہیں اگر امام حسینؑ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے تو میرے فرشتے رونے لگ جائیں گے لہٰذا امام حسینؑ کے رونے سے پہلے تو اپنے بچے کو رسولؐ خدا کے پاس پہنچا اور اگر تو نے دیر کی تو میں اس بھیڑیے کو تجھ پر مسلط کر دوں گا۔ جب میں نے یہ آواز سنی اور ادھر ادھر دیکھا تو یہ بھیڑیا میرے سامنے کھڑا تھا۔

O...... چنانچہ میں اپنے بچے کو لے کر دوڑتی ہوئی آپ ﷺ کے پاس آئی اور یہ بھیڑیا بھی ہمارے تعاقب میں دوڑتا ہوا آیا اور میں خدا کا شکر ادا کرتی ہوں کہ میں امام حسینؑ کے رونے سے قبل یہاں پہنچ گئی۔ جب صحابہ نے ہرنی کی زبانی یہ واقعہ سنا تو سب نے زور سے تکبیر کہی اپنے بچے کو چھوڑ کر واپس چلی گئی رسول خدا ﷺ نے وہ بچہ پکڑ کر امام حسینؑ کے سپرد کیا امام حسینؑ اس ہرنی کے بچے کو لے کر اپنی والدہ ماجدہ کی خدمت میں آئے جناب فاطمہؑ نے جب یہ واقعہ سنا تو بے حد خوش ہوئیں (بحار الانوار کتاب الروضہ)

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

سانپ کا حسنینؑ کی حفاظت کرنا

(36)......ایک دن رسولؐ خدا حضرت فاطمہ زہراء سلام علیہا کے گھر تشریف لائے جب آپؐ دروازے پر پہنچے تو آپؐ نے اپنی بیٹی فاطمہؑ کو دیکھا کہ وہ دروازے کے پیچھے کھڑی تھیں۔ رسولؐ خدا نے فرمایا: اے بیٹی! خیریت تو ہے آپؑ دروازے کے ساتھ کیوں لگ کر کھڑی ہوئی ہیں؟ جناب فاطمہؑ۔ نے عرض کیا: بابا جان! میرے حسنینؑ صبح سے باہر گئے ہیں اور ابھی تک واپس نہیں آئے میں ان کا راستہ دیکھ رہی ہوں۔ رسولؐ خدا یہ خبر سن کر پریشان ہوئے اور آپؐ نے اپنے نواسوں کو تلاش کرنا شروع کیا آخر کار آپ انہیں تلاش کرتے ہوئے ایک پہاڑ کے غار میں تشریف لائے وہاں آپؐ نے دیکھا کہ دونوں بچے غار میں سوئے ہوئے ہیں اور ان کے سرہانے ایک سانپ پھن پھیلائے کھڑا ہوا ہے۔ رسولؐ خدا نے ایک پتھر اٹھا کر اس کی طرف پھینکا تو سانپ نے عربی زبان میں کہا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! میں حسنینؑ کی حفاظت کے لیے ان کے سر کی طرف پاس بیٹھا ہوا ہوں۔ رسولؐ خدا نے اسے دعائے خیر دی پھر آپؐ نے امام حسنؑ کو داہنے کندھے اور امام حسینؑ کو بائیں کندھے پر اٹھایا اتنے میں جبرائیلؑ نازل ہوئے انہوں نے امام حسینؑ کو اٹھا کر اپنے پروں پر سوار کیا۔ اس واقعہ کے بعد دونوں بھائی ایک دوسرے پر فخر کیا کرتے تھے امام حسنؑ کہتے تھے کہ مجھے پوری زمین کے سردار نے اٹھایا تھا اور امام حسینؑ اپنے بھائی سے کہتے تھے کہ مجھے اہلِ آسمان کے سردار نے اٹھایا تھا۔ حسان بن ثابت نے اسی واقعہ کو مدنظر رکھ کر یہ شعر کہا تھا:

Presented by www.ziaraat.com

نَجَاءَ وَكَذٰلِكَ كَمَا جَاءَ بِعَيْنِهِ، فَنِعْمَ الْمَطِيَّةُ وَالرَّكِبَانِ

"رسولؐ خدا نے آ کر انہیں کندھوں پر بٹھایا سواری بھی بے مثال تھی اور سوار بھی بے نظیر تھے"۔ (مثیر الاحزان، ص ۲۰ بلاذری)

جنت کے دروازہ پر تحریر

(38)......ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب مجھے آسمانوں کی سیر کرائی گئی تو میں نے جنت کے دروازے پر یہ تحریر لکھی ہوئی دیکھی: "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَلِيٌّ حَبِيْبُ اللّٰهِ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ صَفْوَةُ اللّٰهِ فَاطِمَةُ اَمَةُ اللّٰهِ عَلٰى بَاغِضِيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ" (کشف الغمہ، جلد ۱ ص ۹۴، ۵۲۶)

(39)......ابن شاذان کے "المناقب المائۃ" میں ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اپنے آبائے طاہرین کی سند سے امام حسین علیہ السلام سے روایت کی انہوں نے فرمایا کہ رسولؐ خدا نے فرمایا: جب میں معراج کی رات جنت میں داخل ہوا تو میں نے اس کے دروازے پر یہ تحریر لکھی ہوئی دیکھی: "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ حَبِيْبُ اللّٰهِ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ وَلِيُّ اللّٰهِ فَاطِمَةُ اَمَةُ اللّٰهِ، الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ صَفْوَةُ اللّٰهِ عَلٰى مُحِبِّيْهِمْ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلٰى مُبْغِضِيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ" (مائۃ منقبۃ، ص ۸۷، منقبت ۵۴)

Presented by www.ziaraat.com

جوانانِ جنت کے سردار

(40)......شیخ مفید نے امالی میں لکھا کہ حذیفہ نے کہا: میں رسولؐ خدا کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے مجھ سے فرمایا: اے حذیفہ ابھی ایک شخص یہاں سے اٹھ کر گیا ہے کیا تم نے بھی اسے دیکھا ہے؟ حذیفہ نے کہا: جی ہاں یا رسولؐ اللہ! آپؐ نے فرمایا: یہ انسان نہیں بلکہ صورت انسانی میں آنے والا فرشتہ تھا یہ آج سے قبل کبھی زمین پر نہیں اترا اس نے میری زیارت کے لیے اللہ سے اجازت طلب کی اللہ نے اسے اجازت عطا کی اور وہ اجازت حاصل کرنے کے بعد میرے سلام کے لیے آیا اور اس نے مجھے یہ بتایا کہ حسنؑ وحسینؑ جوانانِ جنت کے سردار ہیں اور ان کی ماں فاطمہ زہراؑ زنانِ جنت کی سردار ہیں۔ (امالی مفید ص ۲۲ حدیث ۴)

مومن کا موت کے وقت دیدار کرنا

(41)......امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: جب مومن کی روح سینے تک پہنچتی ہے تو اس وقت اس کی آنکھوں کو ٹھنڈک نصیب ہوتی ہے اور اس سے کہا جاتا ہے کہ اپنی دائیں طرف دیکھو مومن دائیں طرف دیکھتا ہے تو اسے رسولؐ خدا، حضرت علیؑ، فاطمہ زہراؑ، امام حسنؑ اور امام حسینؑ دکھائی دیتے ہیں اور وہ اس سے کہتے ہیں: ہمارے پاس جنت میں چلے آؤ۔ اور جب ہمارے دشمن کی روح اس کے سینہ تک پہنچتی ہے تو اس سے کہا جاتا ہے کہ بائیں طرف دیکھو چنانچہ جب وہ بائیں طرف دیکھتا ہے تو اسے منکر نکیر نظر آتے ہیں جو اسے عذاب کی دھمکی دیتے ہیں۔ (منتخب طریحی، ص ۱۵۹)

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

میکائیل کا امام حسینؑ کا جھولا جھلانا

(42)..... کتاب ثاقب المناقب میں ہے ام ایمن کہتی ہے کہ: میں ایک دن اپنی سردار اور آقا زادی فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کی زیارت کیلئے اپنے گھر سے روانہ ہوئی اور اس دن بڑی سخت گرمی تھی میں جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کے دروازے پر پہنچی تو میں نے دیکھا کہ دروازہ بند تھا اور میں نے دروازوں سے جھانک کر دیکھا تو مجھے نظر آیا کہ جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا چکی کے پاس سوئی ہوئی تھیں اور چکی خود بخود چل رہی تھی اور گندم پس رہی تھی لیکن مجھے کسی چلانے والے کا ہاتھ دکھائی نہیں دیتا تھا اور چکی کے ساتھ جھولا بھی ہل رہا تھا اور اس جھولے میں امام حسینؑ سوئے ہوئے تھے لیکن جھولا جھلانے والا ہاتھ دکھائی نہ دیتا تھا اور جناب فاطمہؑ کی ہتھیلی کے ساتھ مجھے ایک ہتھیلی دکھائی دی اور وہ ہتھیلی مجھے تسبیح میں مصروف دکھائی دی۔ میں نے یہ منظر دیکھ کر سخت تعجب کیا اور میں اپنے آقا حضرت رسولؐ خدا کے پاس گئی اور انہیں سلام کیا اور ان سے کہا: یارسولؐ اللہ! آج میں نے انتہائی تعجب خیز چیز دیکھی ہے اور اس سے قبل میں نے اتنا تعجب خیز واقعہ کبھی نہیں دیکھا تھا۔ رسولؐ خدا نے فرمایا: تم نے کیا دیکھا ہے؟ میں نے کہا کہ میں جناب فاطمہؑ کی زیارت کے لیے گئی تو وہاں دروازہ بند تھا اور جناب فاطمہؑ چکی کے قریب سوئی ہوئی تھیں اور چکی خود بخود چل رہی تھی اور آپ کا نواسہ حسینؑ جھولے میں آرام کر رہا تھا اور جھولے کی ڈور بھی ہل رہی تھی جب کہ مجھے چکی چلانے والا اور جھولے کی ڈور ہلانے والا ہاتھ دکھائی نہ دیا اور عجب بات یہ ہے کہ جناب فاطمہؑ کی ہتھیلی کے ساتھ مجھے ایک اور ہتھیلی دکھائی دی جو

Presented by www.ziaraat.com

کہ تسبیح میں مصروف تھی۔ آخر یہ سب کچھ کیا ہے؟ رسولؐ خدا نے فرمایا: اے ام ایمن! تجھے معلوم ہونا چاہیے کہ میری بیٹی روزہ سے ہے اور وہ بہت تھکی ہوئی تھی اور پھر موسم بھی شدید گرم ہے اللہ نے اسپر اونگھ مسلط کر دی ہے اور وہ ذات صرف خدا کی ہی ہے نہ تو اسے نیند آتی ہے اور نہ ہی اونگھ آتی ہے اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتے کو بھیجا اور اسے حکم دیا کہ وہ فاطمہؑ کے بچوں کے لیے چکی چلائے اور ایک فرشتے کی ڈیوٹی لگائی کہ وہ جا کر اس کے فرزند حسینؑ کا جھولا جھلائے اور ایک اور فرشتے کو بھیجا کہ وہ جناب فاطمہؑ کے قریب بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرے تا کہ اس کی تسبیح کا ثواب فاطمہ زہراؑ کے نامہ اعمال میں لکھا جائے اس کی وجہ یہ ہے کہ جناب فاطمہؑ ہر وقت ذکرِ الٰہی میں مصروف رہتی ہیں اور جب انھیں نیند آتی ہے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو ان کا نائب بنا کر اس سے اپنی تسبیح کراتا ہے۔ میں (ام ایمن) نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! یہ تو بتائیں کہ چکی پیسنے والا کون تھا اور امام حسینؑ کا جھولا جھلانے والا اور اسے لوریاں سنانے والا کون تھا اور تسبیح کرنے والا کون تھا؟ رسولؐ خدا نے مسکرا کر فرمایا: چکی پیسنے والا جبرائیلؑ تھا اور امام حسینؑ کا جھولا جھلانے والا میکائیلؑ تھا اور تسبیح کرنے والا اسرافیلؑ تھا۔ (منتخب طریحی، مناقب المناقب، ص ۲۴۵۔۲۴۶)

رسولؐ خدا کا فرزند ابراہیمؑ امام حسینؑ پر نثار

(43)......روایات میں ہے کہ رسولؐ خدا نے ایک دن امام حسین علیہ السلام کو اپنی دائیں ران پر اور اپنے فرزند ابراہیمؑ کو بائیں ران پر بٹھایا ہوا تھا اور کبھی آپؐ امام حسینؑ کا بوسہ لیتے تھے اور کبھی ابراہیمؑ کا بوسہ لیتے تھے اتنے میں اللہ تعالیٰ کی طرف

Presented by www.ziaraat.com

سے جبرائیلؑ آپؐ پر نازل ہوئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ میں آپؐ کے لیے دونوں بیٹوں کی خوشی کو جمع نہیں کروں گا آپؐ ان میں سے جسے چاہیں بچالیں اور ان میں سے ایک فرزند کو ہمارے حوالے کریں۔ رسولؐ خدا نے فرمایا: بھائی جبرائیلؑ! اگر امام حسینؑ مر گئے تو اسے علیؑ اور فاطمہؑ اور میں مل کر روئیں گے اور اگر ابراہیمؑ مر گئے تو صرف میں اس پر روؤں گا اپنے پروردگار سے کہو کہ وہ میرے فرزند ابراہیم کی روح قبض کر لے لیکن میرے بیٹے امام حسینؑ کو زندہ رکھے۔

○......اس واقعہ کے تین دن بعد حضرت ابراہیمؑ کی وفات ہو گئی یہی وجہ ہے کہ جب رسولؐ خدا اپنے نواسے امام حسینؑ کو دیکھتے تو کہتے تھے: میرے اس بیٹے کو خوش آمدید ہو جس پر میں نے اپنے بیٹے ابراہیم کو نثار کیا ہے۔ (منتخب طریحی، ص ۵۱)

امام حسینؑ ہدایت کا چراغ

(44)......امام حسین علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک دن میں اپنے نانا جانؐ کے پاس گیا وہاں ابی بن کعب بیٹھا ہوا تھا مجھے دیکھ کر میرے نانا نے فرمایا: آسمانوں اور زمین کی زینت کو خوش آمدید ہو۔ رسولؐ خدا کی زبان مبارک سے یہ الفاظ سن کر ابی بن کعب نے کہا: یا رسولؐ اللہ! کیا آپؐ کے علاوہ بھی کوئی آسمانوں اور زمین کی زینت ہے؟ رسولؐ خدا نے فرمایا: اے ابی بن کعب! اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا زمین کی بہ نسبت آسمانوں میں زیادہ معروف ہے اور عرش کے دائیں جانب یہ جملہ مرقوم ہے: "إِنَّ الْحُسَيْنَ مِصْبَاحُ الْهُدَىٰ وَ سَفِينَةُ

النَّجَاةِ" "بے شک حسینؑ ہدایت کا چراغ اور نجات کی کشتی ہے"۔ اس کے بعد رسولِ خدا نے امام حسینؑ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اے لوگو! یہ حسینؑ بن علیؑ ہے اسے اچھی طرح سے پہچانو اور جس طرح سے خدا نے اُسے فضیلت دی ہے تم بھی اس فضیلت کا اقرار کرو اس کا نانا یوسفؑ بن یعقوبؑ کے نانا سے خدا کے ہاں زیادہ محترم ہے پھر آپؐ نے فرمایا: "هٰذَا الْحُسَيْنُ جَدُّهٗ فِي الْجَنَّةِ وَ جَدَّتُهٗ فِي الْجَنَّةِ وَ اُمُّهٗ فِي الْجَنَّةِ وَاَبُوْهُ فِي الْجَنَّةِ وَاَخُوْهُ فِي الْجَنَّةِ وَعَمُّهٗ فِي الْجَنَّةِ وَعَمَّتُهٗ فِي الْجَنَّةِ وَخَالُهٗ فِي الْجَنَّةِ وَخَالَتُهٗ فِي الْجَنَّةِ وَ مُحِبُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ وَمُحِبُّ مُحِبِّيْهِمْ فِي الْجَنَّةِ" "یہ حسینؑ ہے اس کا نانا جنتی ہے اور اس کی نانی جنتی ہے اور اس کی ماں جنتی ہے اور اس کا باپ جنتی ہے اور اس کا بھائی جنتی ہے اور اس کا چچا جنتی ہے اور اس کی پھوپھی جنتی ہے اور اس کا ماموں جنتی ہے اور اس کی خالہ جنتی ہے اور ان سے محبت رکھنے والے جنتی ہیں اور ان کے محبوں سے بھی جو محبت کریں وہ بھی جنتی ہیں"۔ (منتخب طریحی ص ۲۰۳)

اہلِ زمین سے زیادہ اہلِ آسمان کو حسینؑ سے محبت

(45)...... روایات میں ہے کہ ایک مرتبہ امام حسین علیہ السلام عبداللہ بن عمرو بن عاص کے پاس سے گزرے تو عبداللہ نے وہاں بیٹھے ہوئے افراد سے کہا کہ: جو چاہتا ہو کہ وہ اسے دیکھے جو زمین پر رہ کر آسمانوں والوں کو بہت محبوب ہو تو وہ اس گزرنے والے (امام حسینؑ) کو دیکھے اور میں نے جنگِ صفین کے بعد ان سے کبھی گفتگو نہیں کی

Presented by www.ziaraat.com

ہے۔امام حسین علیہ السلام نے عبداللہ کو مخاطب کر کے فرمایا: جب تو اس بات کو جانتا ہے کہ میں اہلِ زمین میں سے اہلِ آسمان کو زیادہ محبوب ہوں پھر تو نے مجھ سے اور میرے والد سے جنگ کیوں کی تھی اور تو جنگِ صفین میں ہمارے خلاف لڑنے کے لیے کیوں آیا تھا؟ عبداللہ نے معذرت کرتے ہوئے کہا: اے امام حسینؑ! اس کی وجہ یہ ہے کہ آپؐ کے نانا جان نے اولاد کو والدین کی اطاعت کا حکم دیا تھا اور جنگِ صفین میں مَیں اس لیے شامل ہوا کہ میرے والد نے مجھے اس میں شامل ہونے کا حکم دیا تھا میں والد کے فرمان کو کیسے ٹال سکتا تھا؟ امام حسین علیہ السلام نے فرمایا کہ کیا تو نے قرآن مجید کی یہ آیت نہیں پڑھی: "وَاِنْ جَاهَدَاكَ عَلٰى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا" (سورۃ لقمان، آیت: ۱۵) "اور اگر تیرے والدین تجھ سے یہ خواہش کریں کہ تو میرے ساتھ شرک کرے جس کا تجھے علم نہیں ہے تو ان دونوں کی اطاعت نہ کرنا"۔ پھر اس کے باوجود تو نے اللہ کی مخالفت کر کے اپنے والد کی اطاعت کیوں کی اور میرے والد سے جنگ کیوں کی؟ جب کہ رسولِ خدا نے فرمایا کہ والدین کی اطاعت نیک کاموں میں کرنی چاہیے برے کاموں میں نہیں کرنی چاہیے اور جہاں مخلوق کی اطاعت سے خالق کی نافرمانی ہوتی ہو تو مخلوق کی اطاعت حرام ہو جاتی ہے۔ یہ سن کر عبداللہ بن عمرو بن العاص خاموش ہو گیا اور اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ (منتخب طریحی، ص ۲۰۳۔۲۰۴)

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

جبرائیلؑ کا خادم بننے کی خدا سے درخواست

(46)......ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسولؐ خدا سے سنا' آپؐ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ اسرافیلؑ نے حضرت جبرائیلؑ پر فخر کرتے ہوئے کہا کہ میں تجھ سے بہتر ہوں۔ جبرائیلؑ نے کہا: تم مجھ سے کیسے بہتر ہو؟ اسرافیلؑ نے کہا کہ میں عاملین عرش فرشتوں کا سردار ہوں اور صور مجھے ہی پھونکنا ہے۔ اور میں اللہ تعالیٰ کا مقرب ترین فرشتہ ہوں۔ جبرائیلؑ نے کہا: میں تم سے افضل ہوں۔ اسرافیلؑ نے کہا: تمہاری افضلیت کی کیا دلیل ہے؟

O......جبرائیلؑ نے کہا: میں خدا کی وحی انبیاء و مرسلین تک لے جاتا ہوں اور اللہ نے آج تک جس بھی اُمت کو ہلاک کیا تو میرے ہی ذریعہ سے ہلاک ہوئی ہے۔ دونوں نے اللہ تعالیٰ سے فیصلہ کرنے کی درخواست کی۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں وحی کی کہ خاموش ہو جاؤ۔ مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! میں نے ان ذوات طاہرہ کو پیدا کیا ہے جو کہ تم دونوں سے افضل ہیں۔ دونوں نے عرض کیا: پروردگار وہ کون ہیں جو ہم سے بھی افضل ہیں جب کہ تو نے ہمیں اپنے نور سے پیدا کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جی ہاں۔ اللہ تعالیٰ نے حجابات قدرت کو ہٹانے کا اشارہ کیا۔ چنانچہ حجاب ہٹ گئے اور دونوں فرشتوں نے دیکھا کہ عرش اعظم پر یہ عبارت تحریر تھی: "لَا اِلٰـــهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَعَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ خَيْرُ خَلْقَ اللّٰهِ" "اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔ علیؑ، فاطمہؑ اور

Presented by www.ziaraat.com

حسن وحسین علیہم السلام اللہ کی بہترین مخلوق ہیں"۔ جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا: پروردگارا میں تجھے ان کے حق کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ مجھے ان کا خادم بنا۔ اللہ تعالی نے فرمایا: میں نے تیری درخواست قبول کی۔ اس کے بعد آپؐ نے فرمایا: جبرائیلؑ! ہم اہل بیتؑ میں سے ہے اور وہ ہمارا خادم ہے۔ (تاویل آلایات، جلد۲، ص۸۳۴، حدیث۸)

امام حسینؑ روشن ستارہ اور یزید زہریلا سانپ

(47)...... روایات میں ہے کہ معاویہ کی ماں ہند جگر خوار ایک مرتبہ صبح کے وقت رسولؐ خدا کے گھر میں آئی اور ام المومنین عائشہ کے قریب آکر بیٹھ گئی اور اس سے کہا: اے دختر ابوبکر! آج رات میں نے ایک عجیب خواب دیکھا ہے اور میں وہ خواب تجھے اس لیے سناتی ہوں تاکہ تو رسولؐ خدا سے اس کی تعبیر پوچھ سکے۔ یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب کہ معاویہ نے اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ عائشہ نے کہا: اچھا تم اپنا خواب بیان کرو تاکہ میں رسولؐ خدا سے اس کی تعبیر دریافت کروں۔ ہند نے کہا: میں نے خواب میں چمکتا ہوا سورج دیکھا جو کہ پوری دنیا پر روشنی پھیلا رہا تھا۔ میں نے پھر دیکھا کہ اس سورج سے ایک چاند نے جنم لیا۔ چاند کا نور پوری دنیا پر چمکنے لگا۔

○...... پھر میں نے دیکھا کہ اس چاند سے دو ستارے پیدا ہوئے جن کے نور سے مشرق ومغرب منور ہو گئے۔ پھر اچانک منظر بدل گیا۔ میں نے ایک تاریک بادل کو دیکھا جو کہ سیاہ رات کی مانند تھا۔ اس بادل سے ایک زہریلا سانپ نمودار ہوا۔ اس نے دوسرے ستارے کو نگل لیا۔ میں نے دیکھا کہ لوگ یہ منظر دیکھ کر رو رہے ہیں اور

Presented by www.ziaraat.com

ان ستاروں کے ڈوبنے کا غم کر رہے ہیں۔بی بی عائشہ نے ہند کا خواب رسولؐ خدا کے سامنے پیش کیا۔جب آپؐ نے یہ ہولناک خواب سنا تو آپؐ کے چہرہ کا رنگ بدل گیا اور آپؐ بے ساختہ رونے لگ گئے۔آپؐ نے فرمایا:اے عائشہ!اس خواب کی تعبیر یہ ہے کہ روشن سورج میں ہوں اور چاند میری بیٹی فاطمہ زہرا ؑ ہیں اور ستارے حسنؑ و حسینؑ ہیں۔سیاہ بادل معاویہ ہے اور اس کی نسل سے جنم لینے والا زہریلا سانپ یزید ہے۔(منتخب طریحی،ص ۲۲۶)

☆☆☆☆☆

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

باب ششم

امامِ سجادؑ کے معجزات

امامِ سجادؑ کے عطا کردہ دو نان کی برکات

(1)......زہری کہتے ہیں کہ میں امام زین العابدین علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپؑ کے اصحاب میں سے ایک مردِ مومن آیا اور آپؑ نے اس سے حال پوچھا۔ اس نے کہا' اے فرزندِ رسولؐ! کیا حال بیان کروں' چار سو دینار کا مقروض ہو گیا ہوں جن کی ادائیگی کی کوئی سبیل نظر نہیں آتی اور پھر یہ کہ عیال بھی زیادہ ہیں کوئی چیز ایسی نہیں ہے کہ جس سے کام چلا سکوں۔ راوی کا بیان ہے کہ یہ سنتے ہی آپؑ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے میں نے عرض کیا: اے فرزندِ رسولؐ! اس گریہ کا کیا سبب ہے ؟ آپؑ نے فرمایا' کہ مصائب و آلام کے سوا رونے کا اور کیا سبب ہو سکتا ہے، موجود اصحاب کہنے لگے' بیشک حقیقت تو یہی ہے کہ معصیت پر رویا جاتا ہے۔ پھر آپؑ نے فرمایا کہ اس سے زیادہ سخت مصیبت کیا ہو گی کہ ایک شریف مومن بھائی کی مصیبت کو دیکھوں اور اسے دُور نہ کر سکوں' اس کے فاقوں کو سنوں اور اُس کی پریشانی کو دفع نہ کر سکوں۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر کچھ دیر کے بعد وہ لوگ جب وہاں سے اُٹھ کر باہر آئے تو ان میں سے ایک آپؑ کے مخالف نے جو آپؑ پر طنز کر رہا تھا' کہا کہ یہ بھی عجیب لوگ ہیں کہ آسمان و زمین کی ہر شے پر تصرّف و اطاعت کا دعویٰ کرتے ہیں اپنی دعاؤں کی قبولیت کا بھرم ہے پھر بھی اپنے مخصوص مومن بھائی کی مدد اور حاجت

www.ziaraat.com
Sebeel-e-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

روائی سے عاجزی اور بے بسی کا انھیں اعتراف ہے۔ یہ طعنہ اس مردِ مومن و مصیبت زدہ سے سنا نہ گیا اور اپنی مصیبت بھول گیا اور آپؑ کی خدمت میں پہنچ کر اس مخالف کی شکایت کرنے لگا۔ امامِ سجادؑ نے فرمایا' کہ 'مت گھبرا' خدا کی طرف سے تیری روزی کی کشادگی کا حکم ہو گیا ہے (اور اسی سے اس مخالف کے منہ پر اللہ کا طمانچہ لگے گا' تاکہ اس کا منہ کھلا کا کھلا رہ جائے) اور اپنی خادمہ سے فرمایا کہ ہمارے سحری اور افطار کے کھانے کی دو روٹیاں لے آؤ خادمہ نے وہ روٹیاں لا کر آپؑ کی خدمت میں پیش کر دیں آپؑ نے وہ روٹیاں مردِ مومن و مصیبت زدہ کو عنایت فرما کر ارشاد فرمایا کہ بھائی ہمارے پاس ان روٹیوں کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے انھیں لے لو خدا ان سے تمھاری مشکل کو آسان فرمائے گا اور تمھاری روزی میں وسعت دے گا۔ اُس مردِ مومن نے وہ روٹیاں لے کر گھر کی راہ کی لیکن اس کی سمجھ میں نہ آتا تھا کہ ان دو روٹیوں کا کیا کرے وہ اپنے عیال کی بدحالی اور اپنے قرض سے پریشان تو تھا ہی ادھر شیطان نے اپنی کارگزاری شروع کر دی اور وسوسہ ڈالا کہ ان دو روٹیوں سے تیری حاجت کا پورا ہونا کس طرح ممکن ہے اور اس کو یہ خیال آیا کہ ایک روٹی دے کر مچھلی خریدی جائے اور وہ مچھلی فروش کے پاس پہنچ گیا جس کے پاس ایک ناقابلِ فروخت مچھلی تھی جس میں بدبو آ گئی تھی۔ اس مردِ مومن نے مچھلی فروش سے کہا کہ تیری یہ مچھلی بھی باسی ہے اور میری روٹی بھی سوکھ گئی ہے تو کیا تو میری ایک روٹی کے بدلے مجھے یہ مچھلی دے سکتا ہے؟ اس نے کہا کہ ہاں کیوں نہیں اس نے ایک مچھلی دے کر روٹی لے لی پھر یہ مردِ مومن ایک نمک فروش کے پاس پہنچا اس کا نمک بھی صاف ستھرا نہ تھا اس نے کہا

Presented by www.ziaraat.com

کہ کیا تم مجھے یہ نمک اس خشک روٹی کے عوض دے گا؟ اس نے کہا' ہاں ہاں' لے جاؤ۔ چنانچہ معاملہ طے ہو گیا اور مردِ مومن مچھلی اور نمک لے کر سیدھا اپنے گھر واپس آیا اور مچھلی کا پیٹ چاک کیا تو کیا دیکھتا ہے کہ مچھلی کے پیٹ میں دو قیمتی موتی ہیں خاموشی سے اُن کو نکال کر خدا کا شکر بجا لایا ابھی کچھ دیر نہ گزری تھی کہ مچھلی والا نمک فروش گھر پر جا پہنچے اور اس مردِ مومن کا دروازہ کھٹکھٹایا وہ دروازہ پر گیا تو دیکھا کہ مچھلی والا اور نمک فروش موجود ہیں جن میں ہر ایک یہی کہتا تھا کہ اے بندۂ خدا! اپنی یہ روٹیاں واپس لے لو کیونکہ یہ تو اتنی سخت ہیں کہ ہم انہیں چبا نہیں سکتے دوسرے یہ کہ تم کچھ مصیبت زدہ معلوم ہوتے ہو اس لیے یہ روٹیاں بھی اپنے استعمال میں لاؤ اور وہ مچھلی اور نمک بھی۔ چنانچہ اس مردِ مومن نے وہ روٹیاں شکریے کے ساتھ لے لیں اور وہ دونوں آدمی واپس چلے گئے کچھ دیر کے بعد پھر دروازہ کھٹکا یہ شخص دروازہ پر گیا تو دیکھا کہ حضرت امام علی ابن حسین علیہ السلام کا قاصد کھڑا تھا اور کہہ رہا تھا کہ امامِ سجاد نے فرمایا ہے کہ خداوندِ عالم نے اب تیری روزی میں کشائش کا سامان کر دیا لہٰذا ہماری روٹیاں ہمیں واپس کر دو انھیں ہمارے علاوہ کوئی نہیں کھا سکے گا۔

O......اس مردِ مومن نے ان موتیوں کو زرِ کثیر کے بدلے فروخت کر کے اپنا قرض ادا کیا اور اپنے حالات درست کیے کچھ مخالفوں نے پھر طعنہ زنی شروع کر دی کہ کتنی عجیب بات ہے کہ خود علی ابن حسینؑ علیہ السلام تو فاقہ کش ہیں بھلا وہ دوسروں کو مالدار کس طرح کر سکتے ہیں وہ خود تو عاجز ہیں دوسروں کا عجز و مجبوری دور کرنے پر کس طرح قدرت رکھتے ہیں؟ جب امامِ سجاد علیہ السّلام نے یہ سنا تو فرمایا کہ قریش نے بھی

Presented by www.ziaraat.com

رسولؐ خدا کے بارے میں بھی کہا تھا کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ جو شخص مکہ سے مدینہ کا راستہ تو بارہ دن میں طے کرے اور بیت المقدس تک ایک رات میں جا کر واپس آ جائے انبیاء سے ملاقات بھی کر لے اور یہ اس وقت کی بات ہے کہ جب رسولؐ خدا نے مکہ سے ہجرت فرمائی تھی۔ اس کے بعد امام سجاد علیہ السّلام نے فرمایا کہ خدا کی قسم یہ لوگ امرِ خدا اور اس کے مخصوص اولیاء کے امر سے قطعاً ناواقف ہیں یہ بلند درجات و مراتب اس وقت حاصل ہوتے ہیں جب لوگ تسلیم و رضا کی منزلیں طے کر لیتے ہیں اور ذات الٰہی کی ہر تدبیر پر سر تسلیم خم کرتے ہیں کہ جہاں کوئی دوسرا شخص ان کی برابری نہیں کرسکتا۔ چنانچہ خدا بھی اس کے بدلے کی صورت میں اس کا لحاظ رکھتا ہے کہ ان کی خواہشوں اور درخواستوں کو کامیابی کا شرف عطا فرمائے لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ حضرات خدا سے وہی طلب کرتے ہیں جو وہ اُن کے لیے بہتر سمجھتا ہے۔ (کمال الدین وتمام النعمہ ص ۲۷۵) (امالی شیخ صدوق ص ۴۵۳)

حجرِ اسود کا آپؑ کی امامت کی گواہی دینا

(2)......شیخ جعفر بن نما نے کتاب احوال المختار میں ذکر کیا ہے کہ اھواز کے عالم ابو بجیر جو جناب محمد بن حنفیہ کی امامت کے قائل ہو گئے تھے یہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں حج کے لیے گیا میری ملاقات اپنے امام محمد بن حنفیہ سے اسی دوران میں ہوئی ایک دن میں ان کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک جوان اُن کے پاس سے گذرا جناب محمد بن حنفیہ نے انھیں سلام کیا اور تعظیماً کھڑے ہو گئے، ان سے ملے اور ان کی پیشانی کو چوما اور سیدؑ ومولا کہہ کر ان سے مخاطب ہوئے جب وہ جوان چلے گئے اور جناب محمد ابن

www.ziaraat.com
Sakeena-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

حنفیہ اپنی جگہ پر آ کر بیٹھے تو میں نے کہا کہ میں تو خدا کے نزدیک آپ کے بارے میں کچھ اور ہی سمجھتا تھا آپ نے فرمایا کہ وہ کیسے؟ میں نے عرض کیا کہ ہم لوگ یہ اعتقاد رکھتے تھے کہ آپ ہی ہمارے واجب الاطاعت امام ہیں لیکن آپ ان صاحبزادے کی تعظیم وملاقات کے لیے کھڑے ہو گئے اور ان سے میرے آقا وسردار کہہ کر مخاطب ہوئے۔ آپ نے کہا کہ "ہاں" خدا کی قسم! وہ تو میرے امام ہیں۔ میں نے عرض کیا' وہ کون ہیں؟ آپ نے کہا کہ وہ علیؑ ہیں میرے بھائی امام حسین علیہ السّلام کے فرزند ہیں ہم دونوں میں امامت کے بارے میں جب اختلاف ہوا تو انھوں نے فرمایا کہ بہتر ہے کہ ہم اپنے بارے میں حجر اسود کو ثالث مقرر کرلیں یعنی حجرِ اسود جس کی امامت کی گواہی دے دے اس کی امامت مسلم سمجھی جائے گی میں نے کہا کہ جمادات کو کس طرح ثالث مقرر کیا جاسکتا ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ جس امام سے جمادات کلام نہ کریں وہ امام نہیں ہوسکتا امام وہی ہوسکتا ہے کہ جس سے جمادات بھی گفتگو کریں اس جواب سے مجھے شرم محسوس ہوئی اور میں نے کہا کہ اچھا حجرِ اسود ہی میرے اور آپ کے درمیان ثالث ہوگا چنانچہ ہم حجرِ اسود کے قریب آ گئے۔ انھوں نے نماز پڑھی اور میں نے بھی نماز پڑھی پھر آگے بڑھ کر وہ اس سے مخاطب ہوئے کہ میں تجھے اس ذات کی قسم دے کر سوال کرتا ہوں کہ جس نے اپنے بندوں کے عہد و میثاق کو تجھ میں امانت رکھا ہے تاکہ تو ان کے اس عہد پر پورا اترنے کی گواہی دے یہ بتا کہ ہم میں سے کون امام ہے؟ چنانچہ خدا کی قسم حجرِ اسود اٹھا اور کہا، اے محمدؐ! آپ اپنے بھتیجے کے حق میں امامت سے دستبرداری اختیار کریں یہ آپ سے کہیں زیادہ اس کے حق دار

Presented by www.ziaraat.com

(اہل) ہیں اور یہ آپ کے بھی امام ہیں اور حجر اسود اپنی جگہ سے ہٹا' مجھے گمان ہوا کہ یہ گر جائے گا چنانچہ میں ان کی امامت کا قائل ہو گیا اور ان کی اطاعت کو میں نے اپنے اوپر واجب سمجھ لیا۔

O......ابو بجیر کہتے ہیں کہ پھر میں نے ان کی امامت کا عقیدہ چھوڑ دیا اور جناب علیؑ بن حسین علیہ السلام کی امامت کا معتقد ہو گیا۔(ذوب النضار ابن نما ص ۲۹۲ جلد ۱۰ ، بحار الانوار مطبوعہ تہران ص ۳۴۷ جلد ۴۵)

امام سجادؑ اور محمد بن حنفیہ

(3)......ابو خالد کابلی سے مروی ہے کہ امام حسین علیہ السلام کی شہادت اور امام زین العابدین علیہ السلام کی مدینہ کی طرف واپسی کے بعد جناب محمد بن حنفیہ نے مجھے اپنے پاس طلب کیا اور اس وقت ہم مکہ میں تھے انھوں نے مجھ سے کہا کہ علیؑ بن حسین علیہ السلام کے پاس جا کر یہ کہو کہ میں اپنے برادران گرامی امام حسنؑ و امام حسین علیہما السلام کے بعد حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی اولاد میں سب سے بڑا ہوں اور آپ سے امامت کا زیادہ حق دار ہوں۔ لہذا مناسب ہے کہ آپؑ اس منصب کو میرے سپرد کر دیں اور اگر آپؑ چاہیں تو ایک حَکَم اور ثالث منتخب کر لیں کہ جس کے سامنے ہم یہ مسئلہ پیش کریں۔ چنانچہ میں امام زین العابدین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؑ کو ان کا پیغام پہنچایا۔ امام سجاد علیہ السلام نے سنا اور فرمایا کہ تم ان سے جا کر یہ کہو کہ اے چچا جان خدا سے خوف کیجیے اور اس بات کا دعویٰ نہ کیجیے جسے خدا نے آپ کے لیے قرار نہیں دیا اگر وہ انکار کریں تو پھر میرے اور ان کے درمیان

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

حجرِ اسود ثالث بن جائے اب جس کی بات کا جواب حجرِ اسود دے دے گا وہی امام ہوگا۔ ابو خالد کا بیان ہے کہ میں یہ جواب لے کر جناب محمد بن حنفیہ کے پاس آیا تو انھوں نے کہا ٹھیک ہے۔ اس کے بعد دونوں حضرات کعبہ میں داخل ہوئے اور میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ یہ دونوں حجرِ اسود کے قریب آئے تو امام زین العابدین علیہ السّلام نے فرمایا کہ چچا جان آپ آگے بڑھیے آپ عمر میں بڑے ہیں اور اپنے بارے میں اس سے گواہی کے لیے سوال کیجیے۔ چنانچہ جناب محمد حنفیہ آگے ہوئے اور دو رکعت نماز پڑھی اور بارگاہِ الٰہی میں دعائیں کیں اس کے بعد حجرِ اسود سے اپنے لیے امامت کی گواہی کا سوال کیا لیکن اس نے کوئی جواب نہ دیا پھر امام زین العابدین علیہ السّلام کھڑے ہوئے اور آپؑ نے بھی دو رکعت نماز پڑھی پھر فرمایا کہ اے وہ پتھر جسے خدا نے اپنے بندوں میں ہر اُس شخص کا گواہ بنایا ہے جو خانہ خدا میں آتے ہیں، اگر تو سمجھتا ہے کہ میں امرِ امامت کا حامل ہوں اور میں ہی وہ امام ہوں کہ مخلوق پر جس کی اطاعت فرض ہے تو اس کی گواہی دے تاکہ میرے چچا کو بھی معلوم ہو جائے کہ امامت میں ان کا کوئی حق نہیں۔

○......اس کے بعد پتھر واضح اور کھلی عربی زبان میں گویا ہوا کہ اے علیؑ ابن ابی طالبؑ علیہ السّلام کے فرزند محمد! دعویٰ امامت علیؑ بن حسینؑ علیہ السّلام کا حق ہے وہی ہیں جن کی اطاعت آپ پر فرض ہے اور آپ کے علاوہ تمام اللہ کے بندوں بلکہ ساری مخلوق پر لازم و واجب ہے۔ یہ سن کر جناب محمد بن حنفیہ نے امام سجادؑ سے کہا کہ یہ منصب آپؑ ہی کا حق ہے اور امام سجادؑ کے پائے مبارک کو چوم لیا۔ اور کہا گیا ہے کہ

Presented by www.ziaraat.com

جناب محمد ابنِ حنفیہ نے یہ سب کچھ لوگوں کے شکوک دور کرنے کے لیے کیا تھا تاکہ اس کا اظہار ہو جائے کہ امام حسین علیہ السلام کے بعد وہ امام نہیں بلکہ ان کے بھتیجے زین العابدین علی ابن حسین علیہ السلام ہی امام ہیں۔ ایک دوسری روایت میں یہ وارد ہوا ہے کہ حجرِ اسود اس طرح مخاطب ہوا کہ: "اے محمد! امام حسین علیہ السلام کے فرزند علی (علیہ السلام) تمہارے لیے اور آسمان و زمین والوں کے لیے حجت ہیں اور ان کی اطاعت سب پر فرض ہے تم ان کی اطاعت کرو اس کے بعد جناب محمدؒ بن حنفیہ نے امام زین العابدین علیہ السلام سے مخاطب ہو کر کہا کہ اے زمین و آسمان میں خدا کی حجت! میں ہر طرح آپؑ کا مطیع و فرمانبردار ہوں" (المصدر السابق ص ۱۹۴)

عمر بن عبدالعزیز کی حکومت کی پیشگوئی

(4)......عبداللہ بن عطاء تمیمی کہتے ہیں کہ میں امام علیؑ بن حسین علیہ السلام کے پاس مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ عمر بن عبدالعزیز ادھر سے گزرے ان کے جوتوں پر چاندی کا کام تھا وہ خوشرو جوانوں میں شمار ہوتے تھے امام سجاد علیہ السلام نے ان کی طرف دیکھا اور عبداللہ بن عطاء سے فرمایا کہ کیا تم نے اس میں پسند کو دیکھ لیا یہ اپنی موت سے پہلے لوگوں کا حاکم ہوگا' مگر یہ تھوڑے عرصے تک ہی زندہ رہے گا جب یہ مر جائے گا تو اہلِ زمین اس کے لیے خدا سے مغفرت طلب کریں گے۔ (البصائر حصہ ۴ باب ۲، دلائل الامامۃ ص ۸۸)

(5)......ظریف بن ناصح سے روایت ہے کہ جس شب محمد بن عبداللہ بن حسن نے خروج کیا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنا صندوقچہ منگوایا اس میں سے ایک تھیلی

Presented by www.ziaraat.com

نکالی اور فرمایا اس میں دو سو دینار ہیں جن کو حضرت علیؑ ابن حسین علیہ السّلام کوئی چیز فروخت کر کے اسی حادثے کے لیے چھوڑ گئے تھے جو آج کی شب مدینہ میں رونما ہونے والا ہے آپ نے وہ رقم اس صندوقچہ سے نکالی اور فوراً ہی مدینہ سے نکل کر طیبہ چلے گئے اور فرمایا' اس حادثے سے اسی کا دامن بچے گا جو مدینہ سے تین شب کی مسافت پر رہے گا اور محمد بن عبداللہ بن حسن کے قتل تک یہ دو سو دینار طیبہ میں آپؑ کے قیام کے اخراجات کے لیے کافی ہوئے۔ (الخرائج والجرائح۔ بصائر الدرجات ص ۴)

امامؑ کو پرندوں کی بولیوں کا علم

(6)......ابو حمزہ سے منقول ہے کہ میں امام علیؑ بن حسین علیہ السّلام کے ساتھ آپؑ کے گھر میں بیٹھا ہوا تھا وہاں ایک درخت تھا جس پر کچھ چڑیاں چہچہا رہی تھیں امام سجاد علیہ السّلام میری طرف مخاطب ہوئے اور فرمایا' اے ابو حمزہ! تم جانتے ہو کہ یہ کیا کہہ رہی ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ مجھے معلوم نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا' یہ اپنے پروردگار کی تسبیح کر رہی ہیں اور اس سے اپنے لیے آج کی روزی مانگ رہی ہیں پھر فرمایا اے ابو حمزہ! ہمیں جانوروں کی بولیوں کا علم عطا ہوا ہے اور ہم ہر چیز کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عالم ہیں۔ (الاختصاص ص ۲۹۳' بصائر الدرجات باب ۱۴ جز ۷، مناقب شہر آشوب جلد ۲ ص ۳۷۶)

آئمہؑ کے ہاتھوں تقسیم رزق

(7)......ابو حمزہ ثمالی وہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں امام علیؑ بن حسین علیہ السّلام کی

Presented by www.ziaraat.com

خدمت میں حاضر تھا اور دیوار پر کچھ چڑیاں بیٹھی تھیں جو آپؑ کے سامنے شور مچا رہی تھیں تو آپؑ نے دریافت فرمایا کہ ابو حمزہ! کیا تم جانتے ہو کہ یہ چڑیاں کیا کہہ رہی ہیں پھر فرمایا کہ یہ آپس میں کہہ رہی ہیں یہ ان کا وہ وقت ہے جس میں وہ خدا سے روزی کا سوال کرتی ہیں اے ابو حمزہ! طلوع آفتاب سے پہلے نہ سویا کرو میں تمہارے لیے اس بات کو پسند نہیں کرتا یہ وہ وقت ہوتا ہے کہ جب خداوند عالم اپنے بندوں کے لیے رزق کی تقسیم فرماتا ہے جو ہمارے ہاتھوں سے ہوتا ہے۔ (بصائر الدرجات حصہ ۷ باب ۱۴)

چوپایوں کے ساتھ حسن سلوک

(8)...... ابو بصیر ایک شخص سے روایت کرتے ہیں جس کا کہنا ہے کہ ایک بار میں نے امام علی بن حسین علیہ السلام کے ساتھ مکہ معظمہ کا سفر کیا جب ہم مقام ابواء سے چلے تو امام زین العابدین علیہ السلام اپنی سواری پر تھے اور میں پیدل سفر کر رہا تھا ہم نے ایک بکری کو دیکھا جو گلہ سے جدا ہو گئی تھی اور زور زور سے چلا رہی تھی اس کے پیچھے اس کا بچہ تھا جو اپنی ماں کی وجہ سے شور مچا رہا تھا جب وہ بچہ تھک کر کھڑا ہو جاتا تو بکری میں میں کرنے لگتی تھی اور بچہ اس کے پیچھے ہو جاتا تھا۔ امام سجادؑ نے فرمایا کہ اے عبد العزیز! تم جانتے ہو کہ بکری نے کیا کہا؟ اس نے عرض کیا، کہ خدا کی قسم میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آیا۔ امام سجادؑ نے فرمایا کہ وہ یہ کہتی ہے کہ مجھے گلہ سے ملا دیجیے کیونکہ میری بہن بھی اسی مقام پر گزشتہ سال گلہ سے بچھڑ گئی تھی تو اسے بھیڑیے نے کھا لیا تھا۔ (الاختصاص ص ۲۹۴)

Presented by www.ziaraat.com

جانوروں سے ہمدردی

(9)......امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ ایک دفعہ امام علی بن حسین علیہ السّلام اپنے اصحاب کے ساتھ مکہ کے راستے میں تھے کہ ایک لومڑی آپؑ کے قریب سے گزری اور آپؑ کے ساتھی صبح کے ناشتے میں مصروف تھے تو امام سجادؑ نے فرمایا کہ کیا یہ ممکن ہے کہ تم لوگ خدا سے عہد کرو کہ اس لومڑی کو پریشان نہ کرو گے یہاں تک کہ وہ میرے پاس آجائے۔ سب نے وعدہ کیا کہ ہم کچھ نہ کہیں گے۔ امام سجادؑ نے اس لومڑی کو اپنے قریب بلایا تو وہ آکر چلانے لگی آپؑ نے اس کے سامنے گوشت لگی ہڈی ڈالی اور اس کی طرف سے رخ پھیر لیا تا کہ وہ اسے کھالے اور امام سجادؑ نے پھر ان سب سے لومڑی کو پریشان نہ کرنے کا عہد لیا اور سب نے عہد کر لیا' تاہم ایک شخص لومڑی پر جھپٹ پڑا۔ امام سجادؑ نے فرمایا کہ تم میں وہ کون ہے جس نے بدعہدی کی اور اپنے عہد کو توڑ کر اللہ کا گنہگار ہوا وہ شخص خود ہی کہنے لگا کہ فرزند رسولؐ! مجھ سے یہ غلطی سرزد ہوئی تھی کہ میں نے اس کو پریشان کیا اب میں اللہ سے اپنے اس گناہ کی معافی کا طالب ہوں یہ سن کر امام سجادؑ خاموش ہو گئے۔ (الاختصاص ص ۲۹۷ بصائر الدرجات باب ۱۵ حصہ ۷ مناقب جلد ۳ ص ۲۸۳)

جانوروں پر شفقت

(10)......امام محمد باقر علیہ السّلام سے منقول ہے کہ ایک دفعہ میرے پدر بزرگوار اپنے اہل بیتؑ اور اصحاب کے ساتھ اپنے ایک باغ میں تشریف لے گئے اور دستر

Presented by www.ziaraat.com

خوان بچھانے کا حکم دیا جب دستر خوان بچھا دیا گیا اور سب لوگ چاہتے تھے کہ کھانا شروع کریں تو جنگل کا ایک ہرن آ گیا جو اپنی بولی میں کچھ کہنے لگا اور امام سجادؑ کے قریب پہنچ گیا۔ کسی نے کہا کہ فرزندِ رسولؐ! یہ ہرن کیا کہہ رہا ہے؟ آپؑ نے فرمایا کہ یہ اپنی بھوک کی شکایت کر رہا ہے کہہ رہا ہے کہ میں تین دن سے بھوکا ہوں تم لوگ اس کو ہاتھ نہ لگانا' میں چاہتا ہوں کہ یہ ہم سب کے ساتھ کھانا کھائے۔

○......انھوں نے فرمایا کہ بے شک ہم کچھ نہ کہیں گے۔ آپؑ نے اسے بلایا تو وہ آ گیا اور سب کے ساتھ کھانے میں شریک ہو گیا اسی دوران ایک شخص نے اس کی پیٹھ پر ہاتھ رکھ دیا تو وہ ڈر کر بھاگ کھڑا ہوا امام سجادؑ نے ان سے فرمایا کہ کیا تم نے اس بات کی ضمانت نہیں دی تھی کہ تم اسے کچھ نہ کہو گے۔ اس شخص نے قسم کھا کر کہا کہ میرا قطعاً کسی برائی کا ارادہ نہ تھا۔ امام سجاد علیہ السلام نے ہرن سے فرمایا کہ کوئی بات نہیں واپس آ جاؤ وہ فوراً ہی لوٹ آیا اور کھانا کھانے لگا یہاں تک کہ وہ شکم سیر ہو گیا پھر اس نے کچھ کہا اور چلا گیا جس پر وہ لوگ کہنے لگے کہ فرزندِ رسولؐ! اس نے کیا کہا؟ امام سجاد علیہ السلام نے فرمایا کہ تمہارے حق میں دعائے خیر کرتا ہوا گیا ہے۔

جنگلی ہرنی کی فریاد

(11)......امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ امام علی بن حسین علیہ السلام اپنے اصحاب کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ ایک جنگلی ہرنی امام سجادؑ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپؑ کے پاس آ کر اپنی آواز میں کچھ بولنے لگی۔ کسی نے عرض کیا کہ فرزندِ رسولؐ! یہ ہرنی کیا کہتی ہے؟ آپؑ نے فرمایا کہ یہ کہتی ہے کہ قریش کا فلاں

Presented by www.ziaraat.com

آدمی کل میرے بچہ کو پکڑ کر لے گیا ہے اور اس نے کل سے دودھ بھی نہیں پیا ہے یہ کہہ کر آپؑ نے اس شخص کے پاس پیغام بھیجا کہ اس کا بچہ میرے پاس لے آؤ اور اس کی جو قیمت چاہو مجھ سے لے لو۔

○......چنانچہ وہ بچہ لے کر آیا جب ہرنی نے اپنے بچے کو دیکھا تو امام سجادؑ سے کہا اور ہاتھوں سے کچھ اشارہ بھی کیا اور اسے دودھ پلایا۔ امام محمد باقر علیہ السّلام فرمایا کہ میرے پدر بزرگوار نے اس بچے کو ہرنی کے سپرد کیا اور اُسی کی زبان میں بات کی وہ دونوں چلے گئے تو اصحاب نے عرض کیا کہ فرزند رسولؐ یہ ہرنی کیا کہہ رہی تھی۔ امام سجاد علیہ السّلام نے فرمایا کہ وہ تمہارے حق میں خدا سے دعا کر رہی تھی اور جزائے خیر کی طلب گار تھی۔ (الاختصاص ص ۲۹۹ بصائر الدرجات باب ۱۵ حصہ ۷ مناقب ابن شہر آشوب جلد ۳ ص ۲۸۳)

○......حمران بن اعین سے منقول ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ امام علی بن حسینؑ علیہ السّلام اپنے اصحاب کی جماعت میں تشریف فرما تھے کہ ایک ہرنی آئی اور آپؑ کے سامنے خوشامدانہ انداز میں ہاتھوں سے کچھ اشارہ کیا تو امام سجادؑ نے اصحاب سے فرمایا کہ تم سمجھتے ہو یہ ہرنی کیا کہہ رہی ہے۔؟ انھوں نے عرض کیا ہم نہیں سمجھ سکے۔ آپؑ نے فرمایا یہ کہتی ہے کہ قریش کے فلاں آدمی نے آج ہی میرے بچے کو شکار کر لیا ہے اور اب یہ مجھ سے شکایت اور سفارش کرنے کے لیے آئی ہے تا کہ اپنے بچے کو جو بھوکا ہے دودھ پلا دے۔ اس کے بعد امام سجاد علیہ السّلام نے فرمایا کہ اس شخص کے پاس چلیں یہ سن کر سب حاضرین کھڑے ہو گئے اور آپؑ کے ہمراہ اس قریشی کے مکان پر

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

چنانچہ جب اس نے امام سجادؑ کو دیکھا تو عرض کیا کہ فرزند رسولؐ! میرے ماں باپ آپؑ پر قربان ہوں کس لیے زحمت فرمائی؟ آپؑ نے فرمایا کہ میں اپنے حق کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ اس ہرنی کے بچے کو میرے حوالے کر دے جسے تو نے آج ہی شکار کیا ہے۔ یہ سنتے ہی اس نے بچے کو آپؑ کے سپرد کر دیا اور آپؑ نے ہرنی کے حوالے کیا اس نے بچے کو دودھ پلایا پھر آپؑ نے فرمایا: اے شخص میں تجھ سے پوچھتا ہوں کہ تو نے یہ بچہ مجھے کس لیے دیا ہے وہ کہنے لگا کہ آپؑ کے حکم کی وجہ سے۔ پھر آپؑ نے فرمایا: اچھا تو اس بچہ کو ہرنی کے حوالے کر دو چنانچہ ایسا ہی ہوا اور جب ہرنی بچے کو لے کر چلی تو خوشامدانہ انداز میں دم ہلا کر شکریہ ادا کیا

O......امام سجادؑ نے فرمایا کہ تم سمجھتے ہو کہ ہرنی کیا کہہ رہی ہے۔ سب نے کہا کہ ہمیں تو کچھ معلوم نہیں کہ وہ کیا کہہ رہی تھی۔ آپؑ نے فرمایا کہ یہ کہتی ہے کہ خداوند عالم تمھارے ہر غائب شدہ کو واپس لائے اور امام سجادؑ کے مدارج و حسنات میں اضافہ فرمائے کہ انھوں نے مجھ پر احسان فرمایا۔ (بصائر الدرجات باب ۱۵ ص جز ۷، الاختصاص ص ۲۹۷، دلائل الامۃ ص ۸۹، المصدر السابق ص ۱۹۴، کشف الغمہ جلد ۲ ص ۲۰۹)

(12)......محمد بن اسماعیل بن امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے مروی ہے کہ میرے آباؤ اجداد نے فرمایا کہ امام علی بن حسین زین العابدین علیہ السلام نے حبابہ والبیہ کے حق میں دعا فرمائی تو خداوند عالم نے اس مومنہ کی جوانی کو لوٹا دیا جب آپ نے ان کی طرف اپنی انگلی سے اشارہ کیا تو ان میں ایک جوان عورت کے فطری آثار اور

Presented by www.ziaraat.com

تمام مخصوص باتیں ظہور میں آ گئیں حالانکہ اس وقت ان مومنہ کی عمر ایک سو تیرہ سال کی تھی۔ (کمال الدین ص ۲۹۷)۔

تضحیکِ ارشادِ نبوی کی سزا

(13)......امام زین العابدین علیہ السّلام نے فرمایا کہ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ ہم لوگوں کے ساتھ کون سا طرزِ عمل اختیار کریں اگر ہم ان سے رسولؐ خدا کی کوئی حدیث بیان کرتے ہیں تو وہ ہمارا مذاق اُڑاتے ہیں اور اگر ہم خاموشی اختیار کرتے ہیں تو یہ بات ہمارے لیے ممکن نہیں۔ یہ سن کر ضمرہ بن سعید نے کہا کہ آپؑ کچھ ارشاد تو فرمائیں۔ امام سجاد علیہ السّلام نے فرمایا کہ وہ کہتا ہے، "میں اسے اٹھائے ہوئے ہوں" کیا تم نہیں سنتے کہ میں تم سے اس دشمنِ خدا کی شکایت کر رہا ہوں جو مجھے دھوکا دیتا ہے اور میرا حوالہ دیتا ہے، پھر میری بات کو پیش نہیں کرتا اور میں اس سے ان بھائیوں کی شکایت کرتا ہوں کہ جنھیں میں نے بھائی بنایا لیکن انھوں نے میری مدد چھوڑی اور میں تم سے اس گھر کی شکایت کرتا ہوں جس پر میں نے اپنا مال خرچ کیا لیکن اس کے رہنے والے مجھ سے بیگانہ ہو گئے اب تم میرے رفیق بنو اور عجلت سے کام نہ لو۔ یہ سن کر ضمرہ نے کہا' اے ابوالحسنؑ! اگر وہ دشمنِ خدا ایسی بات کرتا ہے تو قریب ہے کہ وہ ان لوگوں کی گردنوں پر چڑھ بیٹھے جو اسے اکساتے ہوں۔ امام سجاد علیہ السّلام نے فرمایا کہ پروردگارا یہ ضمرہ تیرے رسولؐ کی حدیث کا مذاق اُڑا رہا ہے لہٰذا اسے حسرت واندوہ کی گرفت میں لے لے۔

○......راوی کا بیان ہے کہ وہ چالیس دن زندہ رہا اور مر گیا اس کے دفن کے بعد اس کا

Presented by www.ziaraat.com

آقا امام سجاد علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ علیہ السّلام نے فرمایا کہ اے فلاں! کہاں سے آ رہے ہو؟ اس نے کہا، ضمرہ کے جنازے میں شرکت کے بعد آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں جب اس کی تکفین وغیرہ ہو چکی تو میں نے اپنا منہ اس کی لاش پر رکھ دیا اور اس کی ایک آواز سنی جو اس طرح کی تھی جیسے میں اس کی زندگی میں سنتا تھا وہ یہ کہہ رہا تھا کہ اے ضمرہ بن سعید معبدا تو ہلاک ہوا اور آج تیرے ہر دوست نے تیرا ساتھ چھوڑ دیا اور تیرا ٹھکانہ جہنم ٹھہر گیا جو تیرا ابدی مقام بن گیا ہے۔
یہ سن کر امام سجاد علیہ السّلام نے فرمایا کہ میں خدا سے عافیت کا طالب ہوں یہ اس شخص کے جرم کا بدلہ ہے جو حدیثِ رسولؐ کا مذاق اُڑاتا تھا۔ (الکافی جلد ۳ ص ۲۳۴)

(14)...... منقول ہے کہ ایک دن امام زین العابدین علیہ السّلام نے ارشاد فرمایا کہ مومن کے لیے اچانک موت کا آ جانا اس کے لیے نرمی اور سہولت کا باعث ہے اور کافر کے لیے غم و اندوہ کا موجب ہے۔ مومن اپنے غسل دینے والے اور میت کے اٹھانے والوں کو پہچانتا ہے اگر خدا کے یہاں اس کا کوئی خاص نیک عمل ہے تو وہ اپنے اٹھانے والوں کو قسم دے کر کہتا ہے کہ وہ اس کی تجہیز و تکفین میں جلدی کریں اور اگر اس کے علاوہ کوئی اور بات ہے تو وہ ان سے اس کام میں تاخیر کے لیے کہتا ہے۔ یہ سن کر ضمرہ بن سمرہ نے کہا اگر میت چھلانگ لگا دے؟ یہ کہہ کر خود بھی ہنسا اور دوسروں کو بھی ہنسایا۔ امام سجاد علیہ السّلام نے بارگاہِ ایزدی میں عرض کیا کہ بارالہا! ضمرہ بن سمرہ ہنس رہا ہے اور حدیثِ رسولؐ کا مذاق اُڑا رہا ہے لہٰذا اسے حسرت و اندوہ کی گرفت میں لے لے۔ چنانچہ اس کا اچانک دم نکل گیا اس کے بعد ضمرہ کا آقا

Presented by www.ziaraat.com

خدمت امام سجاد علیہ السّلام میں پہنچا اور کہنے لگا کہ خدا آپ کو ضمرہ کے بارے میں اجر عطا فرمائے وہ اچانک مر گیا میں آپ سے خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے اس کی آواز ویسے ہی سنی اور پہچانی جیسے اس کی زندگی میں سنتا تھا کہ وہ یہ کہتا ہے ضمرہ بن سمرہ کا برا ہو سارے کھولتے ہوئے پانی مجھ سے خالی ہو کر آتش دوزخ میں تحلیل ہو گئے ہیں اور میں اسی میں پڑا ہوا ہوں۔ یہ سن کر امام علیہ السّلام نے فرمایا' اللہ اکبر اسے حدیث رسولؐ پر ہنسنے اور اس کی تضحیک کرنے کا بدلہ مل رہا ہے۔(الخرائج و الجرائح ص ۲۳۸)

بھیڑیے کی امداد کرنا

(15)......منقول ہے کہ ایک دفعہ حضرت امام علی بن الحسینؑ زین العابدین علیہ السّلام اپنی ذاتی زمینوں کی طرف تشریف لے جا رہے تھے کہ ایک بھیڑیا سامنے آیا جس کے جسم پر بال نہ تھے اور ڈراؤنی شکل کا تھا جو آنے جانے والوں کے لیے خوف و ہراس کا باعث بنا ہوا تھا' امام سجاد علیہ السّلام کے قریب جا پہنچا اور اس نے اپنی آواز میں آپ سے کچھ کہا۔ امام سجاد علیہ السّلام نے فرمایا' تو واپس چلا جا' انشاء اللہ میں تیرا کام کر دوں گا۔ یہ سن کر وہ چلا گیا اور لوگوں نے آپ سے پوچھا کہ اس بھیڑیے نے آپ سے کیا عرض کیا تھا' اور اس کا کیا کام اٹکا ہوا ہے؟ آپ علیہ السّلام نے فرمایا' کہ وہ یہ کہتا تھا کہ میری مادہ پر زچگی دشوار ہو رہی ہے لہذا میری اور اس کی مشکل حل فرما دیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا فرما دیں تا کہ جلد ہی مشکل آسان ہو جائے اور میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں اور میری نسل سے کوئی بھیڑیا آپ کے کسی محب کو نقصان نہ

Presented by www.ziaraat.com

پہنچائے گا۔ چنانچہ میں نے بارگاہ الٰہی میں دعا کی ہے (الخرائج والجرائح ص ۲۴۸)

امام سجادؑ کے قتل کا مشورہ

(16)......مروی ہے کہ حجاج بن یوسف نے عبدالملک بن مروان کو لکھا کہ اگر تو اپنی حکومت کو باقی اور قائم رکھنا چاہتا ہے تو امام زین العابدین علی ابن حسین کو قتل کر دے۔ عبدالملک نے جواب میں لکھا کہ مجھے بنی ہاشم کے خون بہانے سے دور ہی رکھو اور تم بھی اس کام سے گریز کرو میں نے ابوسفیان کی اولاد کو دیکھ لیا ہے کہ جب وہ اس شوق میں آگے بڑھ گئے تو خدا نے بہت جلد ان کی حکومت کا خاتمہ کر دیا۔ عبدالملک نے اس خط کو جناب امام زین العابدین سے خفیہ طور پر روانہ کیا چنانچہ امام سجاد علیہ السلام نے بھی اسی وقت عبدالملک کو ایک خط تحریر فرمادیا جس وقت اس نے حجاج کو لکھا امام سجاد علیہ السلام کے خط کا یہ مضمون تھا کہ: "مجھے معلوم ہے کہ جو کچھ تو نے حجاج کے خط کے جواب میں بنی ہاشم کے خون نہ بہانے کے بارے میں تحریر کیا ہے خدا تجھے اس نیکی کا بدلہ دے اور تیری سلطنت کو مضبوط کرے اور عمر میں اضافہ فرمائے۔"

O......امام سجاد علیہ السلام نے وہ خط اپنے غلام کے ہاتھ روانہ فرمایا اور وہ ساعت اور وقت بھی درج فرمادیا جس میں عبدالملک نے اپنا خط حجاج کے پاس بھیجا تھا جب غلام وہاں پہنچا اور اسے وہ خط دیا تو عبدالملک نے خط کی تاریخ کو دیکھا اور اسے اپنے خط کی تاریخ کے مطابق پایا جس پر اسے امام سجاد علیہ السلام کی صداقت کا یقین ہو گیا اور ان سے خوش ہوا اور دیناروں سے بھری ہوئی ایک وزنی تھیلی آپؑ کی خدمت میں روانہ کی اور درخواست کی کہ آپؑ اپنی اور اپنے اہل خانہ اور دوستوں کی ضرورت سے

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

مطلع فرماتے رہیں۔ امام سجاد علیہ السّلام کے خط میں یہ بھی تحریر تھا کہ میں نے خواب میں اپنے جدِ امجد جناب رسولِ خداؐ کو دیکھا ہے اور آپؐ نے ہی مجھے یہ سب بتا دیا ہے جو کچھ میں نے تجھے خط میں تحریر کیا ہے اور اس بات کا شکریہ بھی ادا کیا ہے۔ (الخرائج و الجرائح ص ۱۹۴)

جنات اور اطاعتِ حکمِ امام

(17)......ابو الصباح کنانی سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السّلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ابو خالد کابلی ایک عرصے تک امام علیؑ بن حسینؑ علیہ السّلام کی خدمت گزاری میں رہے۔ ایک بار انھیں ان کی ماں کی یاد نے بے چین کیا تو انھوں نے امام سجاد علیہ السّلام سے رخصت کی اجازت چاہی امام سجاد علیہ السّلام نے فرمایا کہ کل ملکِ شام کا ایک بڑا دولت مند یہاں آئے گا جس کی لڑکی آسیب زدہ ہے اُس کو معالج کی ضرورت ہے جب وہ یہاں آئے تو تم اس کو اطمینان دلانا اور کہنا کہ تیری بیٹی کا علاج دس ہزار درہم پر ہو سکتا ہے وہ اس شرط پر رضامند ہو جائے گا۔

o......جب دوسرا دن ہوا تو وہ شامی اپنی بیٹی کو لے کر مدینہ پہنچا دیا ابو خالد نے حکم امام سجاد علیہ السّلام کے مطابق اس نے اسے علاج کے بارے میں مطمئن کر کے بتایا کہ تیری بیٹی کا مکمل علاج دس ہزار درہم میں ہو سکتا ہے اور میں تجھے اطمینان دلاتا ہوں کہ پھر کبھی اس کو یہ مرض نہ ہوگا۔ یہ سن کر وہ شامی اس بات پر راضی ہو گیا لیکن درہم علاج کے بعد دینے کو کہا۔ ابو خالد نے ساری بات سے امام سجاد علیہ السّلام کو مطلع کیا۔ امام سجاد علیہ السّلام نے فرمایا کہ وہ تجھے دھوکا دے گا اور وعدہ وفائی نہ کرے

Presented by www.ziaraat.com

گا اگر تو مقررہ رقم قبل از علاج لے سکے تو بہتر ہے۔ ابو خالد نے عرض کیا کہ میں نے اس سے پختہ عہد لے لیا ہے۔ امام سجاد علیہ السلام نے فرمایا کہ اچھا اب تم جاؤ اور اس لڑکی کا بایاں کان پکڑ کر کہنا اے خبیث! امام علی ابن حسین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس لڑکی کو پریشان نہ کر اگر تو اپنی خیریت چاہتا ہے تو اس سے فوراً جدا ہو کر کہیں اور کا رُخ کر اور پھر کبھی اس کے پاس آنے کا ارادہ بھی نہ کرنا۔ چنانچہ ابو خالد ہدایات امام سجاد علیہ السلام کے مطابق گئے اور لڑکی کا کان پکڑ کر وہی الفاظ دہرائے لڑکی صحت مند ہو گئی ابو خالد نے اس شامی سے رقم طلب کی تو اس نے لیت و لعل کر کے رقم نہ دی تو خالد خدمت امام سجاد علیہ السلام میں حاضر ہوئے اور رقم نہ ملنے پر افسوس ظاہر کیا اور امام سجاد علیہ السلام سے شکایت بھی کی۔ آپؑ نے فرمایا کہ اے ابو خالد! میں نہ کہتا تھا کہ وہ شخص تمہیں دھوکا دے گا۔ لہٰذا تم اب مزید تاسف نہ کرو۔ وہ جن اس لڑکی کی طرف لوٹے گا۔ جب اُس کا باپ تمہارے پاس آئے تو اُس سے کہنا کہ تو نے وعدہ خلافی کی ہے اس لیے میں نے جن کو دوبارہ تیری لڑکی کی طرف پلٹا دیا۔ اب اگر تو علاج کرانا چاہتا ہے تو دس ہزار درہم امام علی بن حسین علیہ السلام کے پاس لا کر رکھ دے تو میں تیرا علاج بھی مکمل کر دوں گا اور وہ جن پھر کبھی لوٹ کر نہ آئے گا۔ شامی سے ابو خالد نے اس کے دوبارہ اصرار پر بھی وعدہ لیا کہ وہ کل رقم قبل از علاج امام علی بن حسین علیہ السلام کے پاس جمع کرا دے تب ہی مکمل علاج بھی ہو سکتا ہے۔ شامی نے حسب وعدہ وہ رقم امام سجاد علیہ السلام کے پاس جمع کرا دی اور ابو خالد نے لڑکی کا بایاں کان پکڑ کر کہا کہ اے خبیث! حضرت علی بن حسین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ تو

Presented by www.ziaraat.com

اس لڑکی کے پاس سے چلا جا اور سوائے نیک ارادے کے پھر کبھی اس کے پاس آنے کا ارادہ بھی نہ کرنا ورنہ تجھے خدا کی اس بھڑکتی ہوئی آگ میں جلا دوں گا جو دلوں تک چڑھ جاتی ہے۔ چنانچہ جن چلا گیا لڑکی تندرست ہو گئی اور وہ جن پھر نہ لوٹا۔ آپ علیہ السلام نے وہ رقم ابو خالد کو دیکر رخصت کیا کہ جا اب اپنی ماں کے پاس وطن واپس ہو جا۔ (الخرائج والجرائح ۱۹۵؛ رجال کشی)

حجرِ اسود کا نصب کرنا

(18)...... مروی ہے کہ جب حجاج بن یوسف نے عبداللہ بن زبیر سے جنگ و جدال میں کعبہ کو منہدم کر دیا تو لوگوں نے اس کی دوبارہ تعمیر کی اور حجر اسود کو اس کی جگہ نصب کرنا چاہا اور علماء یا قاضی وغیرہ کو بلا کر نصب کرایا تو وہ برابر حرکت میں رہا اور اپنی جگہ پر قائم نہ ہوا۔ اسی اثناء میں امام زین العابدین علیہ السلام تشریف لائے اور آپؑ نے اپنا دست مبارک حجر اسود پر لگایا اور پتھر کو بِسْمِ اللّٰہِ کہہ کر اس کی جگہ پر نصب کر دیا تو وہ اپنی جگہ ٹھہر گیا' لوگوں نے نعرہ تکبیر بلند کیا اور فرزدق شاعر نے امام سجاد علیہ السلام کی مدح میں قصیدہ کہہ دیا جس کا ایک شعر یہ ہے

یَكَادُ یُمْسِكُهُ عِرْفَانَ رَاحَتِهٖ ٭ رُكْنَ الْحَطِیْمِ اِذَا مَا جَاءَ یَسْتَلِمُ

(ترجمہ) قریب ہے کہ کعبہ کی دیوار کا رکن یعنی حجر اسود اس کے ہاتھ پہچان کر تمام لے جبکہ وہ اسے چومنے کے لیے آئے۔ (الخرائج والجرائح ص ۱۹۵)

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

آئمہؑ اور اُن کے شیعہ ملت ابراہیمیؑ پر ہیں

(19)......ابوالمفضل شیبانی سے امالی شیخ صدوقؒ میں اور ابو اسحٰق العدل طبری سے مناقب میں روایت ہے کہ حبابہ والبیہ بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ میں امام زین العابدین علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہوئی جبکہ میرا چہرہ برص سے داغدار تھا تو آپ علیہ السّلام نے دست شفا میرے چہرے پر لگایا تو نشانات یکسر جاتے رہے۔ وہ مزید کہتی ہیں کہ پھر آپ نے ارشاد فرمایا' اے والبیہ حبابہ! ہمارے اور ہمارے شیعوں کے علاوہ ملت ابراہیمیؑ پر کوئی قائم نہیں اور جتنے لوگ ہیں سب ہی اس سے بے تعلق ہیں۔ (مناقب ابن شہر آشوب جلد۳ ص۲۷۶)

خدمت امامؑ میں فرشتوں کا آنا

(20)......ابوحمزہ ثمالی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں امام زین العابدین علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور کچھ دیر تک گھر میں انتظار کے بعد آپ علیہ السّلام کی زیارت نصیب ہوئی۔ میں نے دیکھا کہ آپ علیہ السلام کچھ اُٹھا رہے ہیں اور پردے کے پیچھے ہاتھ بڑھا کر کسی کو دے رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا' میں آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں' یہ تو بتائیں کہ جو کچھ میں نے آپ علیہ السلام کو اُٹھاتے ہوئے دیکھا ہے وہ کیا چیز ہے؟ آپ علیہ السّلام نے فرمایا' اے ابوحمزہ! وہ فرشتوں کے بال و پر کا رواں ہے۔ میں نے عرض کیا' کیا فرشتے آپ علیہ السلام حضرات کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں؟ آپ علیہ السّلام نے فرمایا' اُن کا تو ہمارے گاؤ تکیے کے پاس

Presented by www.ziaraat.com

اجتماع رہتا ہے (مناقب ابن شہر آشوب جلد ۳ ص ۲۷۷، الکافی جلد ص ۳۹۳)

کنکریوں کا یاقوت بن جانا

(21)......ام سلیم سے مروی ہے وہ کہتی ہیں کہ میں ایک بار امام زین العابدین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ نے فرمایا اے ام سلیم! مجھے کنکریاں لا کر دو۔ میں نے آپ علیہ السلام کے حکم کی تعمیل کی۔ آپ نے ان کنکریوں کو مسل کر مثل آٹے کے بنا دیا، پھر اس آٹے کو گوندھ کر سرخ یاقوت بنا دیئے۔ پھر آپ اپنے بیت الشرف کے صحن میں تشریف لے گئے اور مجھے بلایا، جب میں حاضر ہوئی تو میں نے دیکھا کہ آپ نے اپنا دست راست اٹھایا ہی تھا کہ تمام درودیوار، شہر کی سڑکیں اور عمارتیں وغیرہ لرز کر شگافتہ ہو گئیں اور مجھے آپ علیہ السلام کا دست مبارک نظر نہ آتا تھا۔ اس کے بعد آپ نے مجھے بٹوہ عنایت فرمایا، جس میں بہت دینار اور سونے کے بندے تھے۔ میں نے بغور دیکھا تو پہچان لیا کہ یہ تو میرے ہی بٹوہ ڈبیہ اور دینار و بندے ہیں جو میرے مکان میں رکھے تھے (مناقب ابن شہر آشوب جلد ۳ ص ۲۷۷)

امام سجادؑ کی عبادت امام محمد باقرؑ کا کنویں میں گرنا

(22)......منقول ہے کہ ایک امام زین العابدین علیہ السلام نماز میں مصروف تھے اور آپ کے فرزند امام محمد باقر علیہ السلام کمسنی میں گھر کے کنویں میں گر گئے۔ جب آپ کی والدہ ماجدہ نے یہ دیکھا تو گریہ وزاری میں مصروف ہو گئیں اور فریاد شروع کر دی کہ اے فرزند رسولؐ! آپ کے فرزند کنویں میں گر گئے۔ جناب امام زین

العابدین علیہ السلام نماز ہی میں مصروف رہے حالانکہ آہ و بکا کی آواز آپؑ تک پہنچ رہی تھی اور بیٹے کا معاملہ ہونے کے باوجود امام علیہ السلام مصلے سے نہیں اُٹھے۔ کافی دیر گذرنے پر جب اُن مخدرہ نے آپ علیہ السلام کو آتے ہوئے نہ دیکھا تو خود آپؑ کے پاس پہنچ گئیں اور کہنے لگیں کہ اے اہل بیت رسولؐ! آپؑ کے دل اولاد کی طرف سے کس قدر سخت ہو گئے ہیں کہ فرزند کنویں میں گر گیا اور آپؑ اس کی خبر نہیں لیتے اور نماز ہی میں مشغول ہیں۔ آپ علیہ السلام اسی طرح نماز میں مصروف رہے۔ جب آپؑ نماز تمام کر چکے تو مصلے سے اُٹھے اور کنویں پر بیٹھ کر اپنا ہاتھ کنویں میں ڈال دیا جبکہ کنواں کافی گہرا تھا اس کے باوجود آپؑ نے اپنے فرزند کا ہاتھ پکڑ کر نکال لیا (جو مسکراتے ہوئے کنویں سے برآمد ہوئے اور اس حالت میں تھے کہ آپؑ کے کپڑے تک نہ بھیگے) اور اپنی زوجہ سے مخاطب ہو کر فرمایا: یہ لو اپنے فرزند کو، یہ سن کر آپؑ کی زوجہ رونے لگیں۔ آپ علیہ السلام نے ان کو سمجھانا شروع کیا اور فرمایا کہ اگر تم یہ سمجھ لیتیں کہ میں اُس جبار و بے نیاز قادر مطلق کی بارگاہ میں حاضر تھا بھلا فرزند کی وجہ سے کس طرح اُس مالک حقیقی سے اپنا منہ پھیر کر فرزند کی طرف متوجہ ہو جاتا تو وہ بھی مجھ سے بے رُخی اختیار کر لیتا' اس کے بعد کیا تمہیں کوئی اور اُس سے زیادہ رحیم و کریم مل سکتا ہے۔ (مناقب ابن شہر آشوب جلد ۳ ص ۲۷۸)

تبرکات انبیاء کا وارث

(23)۔.....روضۃ الواعظین میں سعید بن جبیر سے منقول ہے کہ ابو خالد کا بلی کہتے ہیں کہ میں امام زین العابدین علیہ السلام کی خدمت میں اِس غرض سے حاضر ہوا کہ

Presented by www.ziaraat.com

آپ علیہ السّلام سے پوچھوں کہ کیا آپؑ کے پاس رسولؐ خدا کے اسلحہ جات وغیرہ موجود ہیں؟ لیکن میرے پوچھنے سے پہلے ہی آپؑ نے فرمایا: اے ابوخالد! تم چاہتے ہو کہ میں تمہیں رسولؐ خدا کے اسلحہ جات دکھاؤں۔ میں نے عرض کیا کہ فرزندِ رسولؐ! میں تو اسی غرض سے حاضر ہوا تھا۔ آپؑ نے تو میرے دل کی بات کہہ دی ہے اس کے بعد آپ علیہ السّلام نے جامہ دان منگوایا اور رسولؐ خدا کی انگوٹھی دکھائی پھر زرہ نکال کر دکھائی اور تلوار میرے سامنے رکھ دی اور فرمایا: خدا کی قسم! یہ ذوالفقار ہے۔ پھر رسولؐ خدا کا عمامہ نکالا اور فرمایا یہ سحاب ہے اسکے بعد رسولؐ خدا کا علم دکھایا اور فرمایا اس یہ عقاب ہے۔ پھر عصا نکال کر فرمایا یہ سکب ہے اور نعلین مبارک دکھائیں، ردا نکال کر فرمایا اس ردا کو پہن کر آپؐ جمعہ کے دن خطبہ دیتے، اس کے بعد آپ علیہ السّلام مجھے دوسرے تبرکات بھی دکھانے لگے۔ میں نے عرض کیا، میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں! یہی بہت کافی ہے۔

امام سجادؑ اور مُہر شدہ تھیلی

(24)...... ابوعلی طبرسی نے اعلام الوریٰ میں عبداللہ بن سلیمان حضرمی سے روایت کیا ہے کہ غانم ابن غانم اپنی ماں کے ساتھ مدینہ میں آئے اور انہوں نے لوگوں سے پوچھا کہ اس شہر میں علی نام کا کون شخص ہے؟ کسی نے علی بن عبداللہ بن عباس کی طرف اشارہ کیا کہ یہ ہیں۔ میں ان کی طرف متوجہ ہوا اور عرض کرنے لگا کہ میرے پاس جناب امیر المؤمنینؑ امام حسنؑ و امام حسین علیہم السّلام کی مہر شدہ کچھ کنکریاں ہیں اور مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ اب ان پر علی نام کا جو شخص ہے وہی اپنی مُہر لگائے گا۔

Presented by www.ziaraat.com

یہ سن کر علی بن عبداللہ بن عباس نے کہا کہ اے دشمن خدا! تو نے حضرت علی ابن ابی طالبؑ امام حسنؑ اور امام حسین علیہم السلام پر جھوٹ باندھا اور بنی ہاشم نے مجھے مارنا شروع کیا تاکہ میں اپنی اس بات سے پھر جاؤں انہوں نے مجھ سے وہ کنکریاں چھین لیں۔ تو میں نے رات کو خواب میں امام حسین علیہ السلام کو کہتے ہوئے سنا کہ اے غانم! یہ کنکریاں لے کر میرے فرزند علیؑ کے پاس جاؤ وہی تمہارے مولا و آقا اور اصل مقصود ہیں کہ جن سے تیرا مقصد حل ہوگا۔ چنانچہ جب میں خواب سے بیدار ہوا تو وہ سب کنکریاں میری مٹی میں تھیں مجھے یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی اور جو تکلیف پہنچی تھی وہ بھول گیا۔ پھر میں امام علی بن حسین علیہم السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور تمام واقعہ جو مجھ پر گذرا تھا من وعن بیان کیا اور وہ مہر شدہ کنکریاں آپؑ کے سامنے رکھ دیں۔ آپ علیہ السلام نے ان کنکریوں پر اپنی مہر ثبت فرما کر مجھے تنبیہ کی کہ اس بات کی کسی کو خبر نہ ہونے پائے۔ اسی واقعہ کے بارے میں غانم نے کچھ اشعار کہے جن کا ترجمہ ہے: "میں علیؑ کے پاس آیا ہوں ان کے پاس مجھے حق حاصل کرنے کی خواہش تھی۔ حقیقت یہی ہے کہ ان کے پاس وعظ و نصیحت ہے جس سے میں کنارہ کش نہیں ہو سکتا۔ تو مجھے ایک شخص نے باندھ دیا اور کہا کہ تو صبر سے کام لے گویا میں مخبوط الحواس تھا کہ جس کی عقل خبط ہو گئی ہو۔ میں نے اس شخص سے کہا کہ تجھ پر خدا کی لعنت ہو میں تو جس بات کا قائل ہوں اس میں کبھی جھوٹ نہ بولوں گا پھر اس نے بمشکل میرا پیچھا چھوڑ دیا تو میں نے خدا کا شکر ادا کیا' اور اے بہترین مخلوق! اب میں آپؑ کے پاس آپؑ ہی کو اپنا مقصود سمجھتے ہوئے آیا ہوں' جن کے بارے میں تمام

Presented by www.ziaraat.com

لوگوں سے پوچھتا پھرتا تھا اور میں تو یہی کہوں گا کہ بہترین قول وہی ہے جو حق و سچ ہو اور بھلا حق و باطل (دینی نقطہ نظر سے) کب برابر ہو سکتے ہیں حق کا عالم جاہل کے برابر نہیں ہو سکتا۔ آپؑ وہ امام برحق ہیں کہ جن کی فضیلت مشہور و معروف ہے اگرچہ عقلِ انسانی اس فضیلت کے ادراک سے قاصر ہے آپؑ اوصیاء کے وصی ہیں آپؑ کے جد بزرگ حضرت محمد مصطفیٰؐ کے وصی ہیں اور آپؑ ہی وہ ہستی ہیں جنہیں وسیلہ نجات بنایا جا سکتا ہے۔ (مناقب ابن شہر آشوب جلد ۳ ص ۲۷۸)

تسبیح اعظم کے اوصاف

(25)......زہری نے سعید بن مسیّب سے روایت کی ہے کہ حج کے بعد اس وقت تک لوگ مکہ سے باہر نہ جاتے تھے جب تک امام زین العابدینؑ وہاں سے روانہ نہ ہو جاتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ علیہ السلام مکہ سے روانہ ہوئے تو میں بھی آپؑ کے ہمراہ ہو گیا آپؑ نے ایک جگہ قیام فرمایا اور دو رکعت نماز پڑھی اور جب سجدہ میں تسبیح الٰہی کا ورد فرمایا تو کوئی درخت اور مٹی کا ڈھیلا یا پتھر کا ٹکڑا ایسا نہ تھا جو آپؑ کے ساتھ اس تسبیح میں شریک نہ ہو چنانچہ یہ دیکھ کر میں خوفزدہ سا ہو گیا۔ کچھ دیر کے بعد جب امام سجاد علیہ السلام نے سجدے سے سر اٹھایا تو مجھ سے دریافت فرمایا کہ اے سعیدؓ کیا تم ڈر گئے؟ میں نے عرض کیا کہ فرزندِ رسولؐ واقعی مجھ پر خوف طاری ہو گیا تھا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ تسبیح اعظم ہے۔

(26)......سعید بن مسیّب راوی ہیں کہ جب امام زین العابدین علیہ السلام حج کے لیے تشریف لے جاتے تھے تو قاریانِ مدینہ آپؑ کے ہمراہ ہوتے تھے اور اُس وقت

Presented by www.ziaraat.com

تک حج نہ کرتے تھے جب تک آپ علیہ السّلام حج نہ بجالاتے تھے اور آپ اُن کے لیے میٹھے اور نمکین ستو اپنے ساتھ لے جاتے تھے جو خود استعمال نہ فرماتے تھے بلکہ سب دوسروں کو کھلا دیتے تھے۔ سعید کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ ایک دن سواری کی زین پر بیٹھنے کے لیے امام سجادؑ بڑھے تو آپؑ نے سجدہ کیا' قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں سعید کی جان ہے' میں نے یہ دیکھا کہ جو کچھ آپ علیہ السّلام پڑھتے تھے' وہی درخت مٹی کے ڈھیلے سواری اور زین سے دُہرانے کی آواز آرہی تھی۔ (مناقب ابن شہر آشوب جلد ۳ ص ۲۷۹)

صحیفہ سجادیہ کا اعجاز

(27)......بصرے کے ایک فصیح مقرر کے سامنے صحیفہ کاملہ (صحیفہ سجادیہ) کا ذکر آگیا تو وہ کہنے لگا کہ یہ کیا بڑی بات ہے لاؤ مجھ سے سیکھ لو میں تمہیں ایسا ہی کلام لکھائے دیتا ہوں' یہ کہہ کر اُس نے ہاتھ میں قلم لیا اور خاموشی سے سر کو جھکائے رہا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ سر ہی نہ اٹھا سکا اور اسی حالت میں مر گیا۔ (مناقب ابن شہر آشوب جلد ۳۔ص ۲۷۹)

امام سجادؑ اور حضرت خضرؑ کی ملاقات

(28)......ابوحمزہ ثمالی اور منذر ثوری کہتے ہیں کہ امام علی بن حسین علیہ السّلام نے فرمایا کہ ایک دن میں مدینہ سے باہر نکلا تو ایک دیوار کا سہارا لے کر کھڑا ہو گیا' اتنے میں دیکھا کہ ایک شخص دو سفید کپڑے پہنے ہوئے ہے اور میری طرف بہت غور سے

www.ziaraat.com Safeer-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

دیکھ رہا ہے۔ وہ کہنے لگا اے علی بن حسین علیہ السلام کیا بات ہے کہ میں آپؑ کو افسردہ اور رنجیدہ دیکھ رہا ہوں کیا آپؑ کو دنیا کی کوئی فکر لاحق ہے اگر ایسا ہے تو خدا ہر نیک و بد کو رزق دیتا ہے؟ امام سجاد علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے رنج و افسوس کی وجہ یہ نہیں ہے اور یہ بات بالکل درست ہے کہ خدا ہر ایک کا رازق ہے۔ اُس شخص نے کہا کیا آپؑ کو آخرت کے بارے میں فکر دامنگیر ہے اگر ایسا ہی ہے تو یہ بھی پریشانی کی بات نہیں اس لیے کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور وہی اُس دن فیصلہ کرنے والا ہے جو سب پر غالب ہے میں نے کہا: پھر کس بات کا غم ہے؟ میں نے کہا کہ مجھے ابن زبیر کے فتنہ کا خوف ہے۔ یہ سن کر وہ شخص مسکرایا اور کہنے لگا کہ اے علی بن حسین علیہ السلام کیا آپؑ نے کسی کو دیکھا ہے کہ اس نے خدا کی ذات پر بھروسہ کیا ہو اور خدا نے اس کی مدد نہ کی ہو؟ میں نے کہا کہ ضرور مدد کی ہے۔ اُس شخص نے کہا کیا آپؑ نے کسی کو دیکھا ہے کہ اس نے خوف خدا کو دل میں جگہ دی ہو اور پھر خدا نے اسے نجات نہ دی ہو؟ میں نے کہا ضرور نجات دی ہے۔ اس شخص نے کہا کیا کوئی ایسا ہے جس نے خدا سے کسی چیز کا سوال کیا ہو اور خدا نے اسے ناامید کیا ہو؟ میں نے کہا نہیں ایسا بھی نہیں ہے۔ امام علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ وہ شخص نظروں میں ہی غائب ہو گیا اور وہ حضرت خضر تھے (مناقب ابن شہر آشوب جلد ۳ ص ۲۷۵ الخرائج والجرائح ص ۱۹۶)

(84)

امام سجادؑ کا پیادہ حج کرنا

(29)......ابراہیم بن ادہم اور فتح الموصلی دونوں نے بیان کیا ہے جن میں ہر ایک نے یہ کہا ہے کہ میں ایک جنگل میں قافلہ کے ہمراہ سفر کر رہا تھا کسی ضرورت کے تحت

Presented by www.ziaraat.com

مجھے قافلے سے الگ ہونا پڑا! میں نے دیکھا کہ ایک کمسن لڑکا اس لق و دق صحرا میں تن تنہا رواں دواں ہے جو دنیا اور اس میں ہونے والے ہر خوف و خطر سے بے پرواہ ہے لہٰذا میں اُس لڑکے کے قریب پہنچا اور اسے سلام کیا اس نے جواب سلام دیا۔ میں نے دریافت کیا کہ اے صاحبزادے! کہاں کا ارادہ ہے اس نے کہا' کہ اپنے ربّ کے گھر جا رہا ہوں۔ میں نے (ربّ کا نام سنا تو دل میں احترام پیدا ہوا) میں نے عرض کیا کہ آپؑ تو ابھی بچے ہیں ابھی آپؑ پر کوئی چیز نہ فرض ہے نہ سنت۔

اُنھوں نے فرمایا' اے شیخ! کیا تم نے مجھ سے بھی کمسن بچوں کو مرتے ہوئے نہیں دیکھا؟ میں نے اثبات میں سر ہلا کر کہا جی ہاں دیکھا ہے اچھا تو یہ فرمایئے آپؑ کا زادِ راہ اور سواری کہاں ہے؟ اُنھوں نے جواب دیا' میرا زادِ راہ تقویٰ و پرہیز گاری ہے اور میری سواری میرے دونوں پاؤں ہیں' اور میرا قصد و ارادہ اپنے مولا و آقا کی طرف ہے۔ میں نے بہت زیادہ متاثر ہو کر عرض کیا' آپؑ کے پاس کھانے پینے کی بھی کوئی چیز نہیں ہے؟ اُنھوں نے جواب دیا' اے شیخ یہ بھی کوئی اچھی بات ہے کہ کوئی آپ کی دعوت کرے اپنے گھر بلائے اور آپ اپنے ہمراہ کھانا بھی لے جائیں۔ میں نے عرض کیا' جی نہیں' یہ بات تو واقعاً اچھی نہ ہو گی۔ (یہ سن کر تو میں بہت ہی تعجب خیز انداز سے اُن کی نظروں سے دیکھنے لگا) اُنھوں نے فرمایا کہ جس نے مجھے طلب فرمایا ہے وہی مجھے کھانے کو دے گا۔ میں نے عرض کیا' اچھا' اب قدم ذرا تیزی سے بڑھایئے تاکہ حج کی سعادت نصیب ہو سکے۔ اُنھوں نے جواب دیا' میرا کام کوشش کرنا ہے اور منزل پر پہنچانا صاحب خانہ و صاحب منزل اور میزبان کا کام ہے کیا تم

Presented by www.ziaraat.com

نے مالک مخلوق کا یہ ارشاد نہیں سنا یا پڑھا ہے "وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ" (سورۂ عنکبوت، آیت:۶۹)

"اور وہ لوگ جنھوں نے ہمارے بارے میں کوشش کی ہے ہم انھیں ضرور اپنا راستہ دکھادیں گے اور خدا نیکی کرنے والوں کے ساتھ ہے۔"

O......ابھی یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ ایک نہایت خوبصورت جوان سفید لباس میں ملبوس آیا اور اُن صاحبزادے کو گلے سے لگایا اور سلام کیا۔ میں اُس نوجوان کے پاس گیا اور عرض کیا کہ میں آپ کو اُس ذات کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں جس نے آپ کو بہتر خلعت وجود عطا فرمایا ہے کہ یہ صاحبزادے کون ہیں؟ اُس جوان نے کہا' کیا تم انھیں پہچانتے ہو؟ یہ تو علی بن حسینؑ بن علی بن ابی طالبؑ علیہ السّلام ہیں۔ اس تعارف کے بعد میں آپؑ کے پاس گیا اور عرض کیا کہ اے مولا! آپؑ کو آپؑ کے آبائے طاہرین کا واسطہ یہ فرمایئے کہ یہ جوان کون ہیں؟ آپؑ نے فرمایا" کیا تم انھیں نہیں پہچانتے؟ یہ میرے بھائی حضرت خضرؑ ہیں یہ ہمارے پاس روزانہ آکر سلام کرتے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ آپؑ کو آپؑ کے آباء واجداد طاہرین کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ آپؑ نے مجھ سے یہ نہیں فرمایا کہ اس بیابان جنگل میں زادِراہ کیا ہے؟ آپؑ نے ارشاد فرمایا کہ میرے ساتھ زادِراہ میں چار چیزیں ہیں۔

"(۱) یہ کہ میں تمام دنیا کو خدائے تعالیٰ کی مملکت سمجھتا ہوں (۲) ساری مخلوق خدا کے غلام وکنیزیں اور اس کے عیال ہیں (۳) تمام اسباب اور رزق خدا کے قبضہ قدرت میں ہیں۔ (۴) اسی کے حکم کو تمام روئے زمین پر نافذ جانتا ہوں۔" میں نے

Presented by www.ziaraat.com

عرض کیا کہ آپؑ کا زاد و راہ کتنا بہترین ہے کہ اس زاد و راہ سے تو آپؑ میدان آخرت بھی با آسانی طے فرمالیں گے بھلا اس کے سامنے اس بیابان کی حقیقت ہی کیا ہے (یہ تو آپ یونہی طے فرمالیں گے) (مناقب ابن شہر آشوب جلد ۳ ص ۲۸۰)

امام محمد باقرؑ کے نشرِ علوم کی پیش گوئی

(30)...... قاسم بن عوف کا بیان ہے کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السّلام نے ارشاد فرمایا کہ یہ کیا ہے کہ سواری کو کجاوہ سے باندھ دیا جائے، بلکہ علم کی طرف توجہ کرو ہمارا تو مقصود ہی علم ہے میری شہادت کے بعد سات سال گزریں گے کہ خدا جناب فاطمہ زہراؑ کی اولاد سے ایک لڑکے کو بھیجے گا کہ جس کے سینہ میں علوم و حکمت بھری ہوگی اور دنیا والے اس سے کشت زار کی طرح مستفیض ہوں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ جب آپ علیہ السّلام کی شہادت ہوگئی تو ہم نے سال مہینے اور دنوں کو شمار کیا تو ایک دن بھی کم نہ ہوا اور نہ ہی زیادہ ہوا کہ امام محمد باقر علیہ السّلام نے علوم و حکمت کے دریا بہادیئے۔ (معرفۃ اخبار الرجال ص ۸۳)

بندگی و عبدیت کا نمونہ

(31)...... حماد بن حبیب کوفی سے مروی ہے کہ میں ایک مرتبہ مقام زبالہ کے نزدیک قافلے سے علیحدہ ہوگیا جب رات کا اندھیرا زیادہ ہوگیا تو میں نے ایک اونچے درخت کی پناہ لی کچھ دیر کے بعد میں نے ایک جوان کو دیکھا جس کے سفید اور دبو سیدہ لباس سے مشک کی خوشبو آرہی تھی میں نے حتی الامکان خود کو چھپانے کی

کوشش کی چنانچہ اس جوان نے ایک طرف کھڑے ہو کر اپنے آپ کو بارگاہِ معبود میں نماز کے لیے پیش کر دیا اور پھر زبانِ معجز بیان سے یہ الفاظ جاری ہوئے: "اے وہ ذات جس کی ہر شے پر حکومت ہے اور یہ ہر چیز اُس کے سامنے مغلوب ہے میرے دل میں اپنی تلاش، جستجو اور سعی کی خوشی ڈال دے اور مجھے اپنے مطیع اور اطاعت گزار بندوں کے زُمرہ میں شامل فرمالے۔" یہ کہہ کر وہ نماز میں مشغول ہو گئے میں نے دیکھا کہ ان کے جسم کے اعضاء و جوارح کانپ رہے تھے اور وہ بے حس و حرکت سے ہو گئے میں ان کو دیکھ کر یہی سوچ رہا تھا کہ یہ عبدیت کے صحیح نمونے ہیں جو اپنی مثال آپ ہی ہیں میں نے دیکھا کہ جب اُنھوں نے اس آیت کی تلاوت شروع کی جس میں وعدہ و وعید کا ذکر ہے تو اس آیت کی بار بار تلاوت کرتے تھے اور اُن کی آنکھوں سے آنسو مثل ابرِ نو بہار جاری تھے۔ جب اندھیرا قدرے کم ہونے لگا تو وہ جوان کھڑے ہو کر بارگاہِ الٰہی میں مناجات کرنے لگے "کہ اے وہ ذات جس کی طرف گمراہ رجوع کرتے ہیں تو اُسے راہنما پاتے ہیں اور خوفزدہ ہو کر اس کا رخ کرتے ہیں تو اسے پناہ گاہ پاتے ہیں اور جب عبادت گزار اس کی پناہ لیتے ہیں تو اسی کو معبود سمجھتے ہیں اس شخص کو خوشی، راحت اور سکون کہاں نصیب ہو سکتا ہے جو تیرے سوا کسی کی طرف جو تیرا غیر ہو رجوع کرے تاریکیٔ شب آہستہ آہستہ رخصت ہو رہی ہے اور میری وہ خدمت جو میرا مقصود نظر تھی بجا نہ لا سکا اور جو مناجات تجھ سے کرنا چاہتا تھا وہ بھی نہ کر سکا۔" "محمدؐ و آلِ محمدؐ پر اپنی رحمت نازل فرما اور اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے! میرے ساتھ وہ عمل کر جو تیرے نزدیک بہتر ہو۔"

www.ziaraat.com
Sateer-e-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

یہ مناجات سن کر اس خوف سے کہ کہیں وہ میرے ہاتھوں سے نہ نکل جائیں میں نے جلدی سے بڑھ کر ان کا دامن تھام لیا اور عرض کیا کہ خدا کے لیے آپؑ یہ فرمایئے کہ آپؑ کون ہیں جو اتنی بلند شخصیت کے حامل ہیں نیز یہ بھی کہ میں راہِ راست سے بھٹکا ہوا ہوں میری راہنمائی فرمائیں مجھے آپؑ کے دیکھنے سے بڑی راحت و فرحت اور دل کو نہایت مسرت ہوئی ہے۔ اُنھوں نے فرمایا کہ خدا پر توکل اور پختہ اعتماد ہونا چاہیے گمراہی خود بخود دور ہو جاتی ہے تم میری پیروی و اتباع کرو یہ کہہ کر اُنھوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور پھر مجھے احساس ہونے لگا گویا زمین بڑی تیزی سے میرے پاؤں نیچے سے کھنچ رہی ہے جیسے ہی سپیدیٔ صبح نمودار ہوئی اُنھوں نے فرمایا' مبارک ہو تمھیں کہ مکہ آ گیا۔ جب میں نے گرد و نواح کا جائزہ لیا تو دیکھا کہ حاجیوں کی جماعتیں حج کی تیاری میں مصروف ہیں شور و غل کی آوازیں ہر چہار طرف سے آ رہی ہیں میں مطمئن ہو گیا اور ایک بار پھر اُن سے اصرار کیا کہ اس خدا کے واسطے سے جس سے آپ قیامت کے دن احتیاج رکھتے ہیں اور اسی سے امید لگاتے ہیں یہ فرمایئے کہ آپ کون ہیں؟ اُنھوں نے فرمایا کہ میں علیؑ بن حسینؑ بن ابی طالب علیہ السّلام ہوں۔ (نفس المصدر ص ۲۸۲)

(32)......حماد بن حبیب کوفی کہتے ہیں کہ ایک سال ہم حج کے لیے روانہ ہوئے' جب مقام زبالہ سے چلے تو سیاہ آندھی آ گئی اور قافلے کے لوگ ایک دوسرے سے بچھڑ گئے میں بھی جنگل میں بھٹکتا پھرتا اور ایک وادی میں جا پہنچا رات کا اندھیرا چھا گیا تو میں نے ایک درخت کی پناہ لی جب اندھیرا بڑھا تو میں نے ایک جوان کو دیکھا

Presented by www.ziaraat.com

جو بوسیدہ لباس میں ملبوس تھے میں نے دل میں کہا کہ یہ تو ولی اللہ معلوم ہوتے ہیں جب انہیں میری آہٹ محسوس ہوئی اور انھوں نے میری طرف سرسری نظر سے دیکھا تو مجھ پر ان کا خوف طاری ہوا چنانچہ میں نے اپنے آپ کو ان سے چھپانے کی کوشش کی لیکن انھوں نے میری طرف زیادہ توجہ نہیں دی اور ایک طرف کھڑے ہوکر نماز کا ارادہ کیا (جہاں کچھ پانی بھی بہہ رہا تھا)۔ (الخرائج والجرائح ص ۱۹۵)

چور کو عبرتناک سزا

(33)...... جناب ابو جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ امام علیؑ ابن حسین علیہ السلام حج کے ارادے سے مکے کے لیے روانہ ہوئے اور مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک وادی میں پہنچے تھے کہ ایک ڈاکو نے آپ کا راستہ روک لیا اور آپ علیہ السلام سے کہنے لگا کہ سواری سے نیچے اتر آیئے۔ آپ نے دریافت فرمایا' کیوں؟ اُس نے کہا' میں آپ کو قتل کرنا چاہتا ہوں اور پھر آپ کا سب مال میں لے لوں گا آپ نے جواب دیا' میں تمھیں اپنے مال میں شریک کیے لیتا ہوں تاکہ یہ مال تمھارے لیے جائز ہو جائے۔ اس نے کہا' جی نہیں مجھے آپ کا تمام کا تمام مال چاہیے ہے تاکہ میں اس سے مطمئن ہو کر تصرف میں لے آؤں۔ آپ نے اس بات سے انکار کیا اور دریافت فرمایا' تیرا پروردگار کہاں ہے۔؟ اُس نے کہا' وہ سو رہا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ فوراً دو شیر نمودار ہوئے ایک نے اُس چور (ڈاکو) کا سر دبوچ لیا' اور دوسرے نے اس کی ٹانگیں پکڑ لیں تو آپ نے فرمایا' تیرا تو یہ خیال تھا کہ تیرا پروردگار سو رہا ہے (امالی ابن شیخ طوسی ص ۲۰۵ مطبوعہ ایران، تنبیہ الخواطر ص ۳۲۶ مطبوعہ نجف اشرف)

Presented by www.ziaraat.com

علمِ امام علیہ السّلام کی وسعت

(34)......محمد بن علی صاحب کتاب الانبیاء و اولیاء من آدم اِلیٰ المہدیؑ نے امام علیؑ بن حسین علیہ السّلام کے بارے میں تحریر کیا ہے کہ ایک شخص آپ علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس وقت آپؑ کے پاس اصحاب کا اجتماع تھا۔ امام علیہ السّلام نے اُس سے دریافت فرمایا کہ تم کون ہو؟ اُس نے عرض کیا' میں ایک ماہرِ علم نجوم ہوں۔ آپؑ نے اُس پر ایک نظر ڈالی اور فرمایا' کیا میں تجھے ایسے شخص کے بارے میں بتاؤں کہ جب سے تو یہاں آیا ہے اس نے چودہ ہزار عالموں کی سیر کر لی۔

اُس نے کہا' ... وہ کون شخص ہے؟ آپؑ نے فرمایا' اُس کے بارے میں تجھے کچھ بتانا مناسب نہیں سمجھتا' البتہ اگر تو چاہے تو میں تجھے بتادوں کہ تو نے آج کیا کھایا ہے اور اپنے گھر میں کیا کیا اشیاء ذخیرہ کر رکھی ہیں۔ اُس نجومی نے کہا' اچھا بتائیے۔ امام سجاد علیہ السّلام نے فرمایا' آج تو نے پنیر کھایا ہے اور تیرے گھر میں بیس دینار رکھے ہیں جن میں تین دینار وزن کے لحاظ سے پورے ہیں۔ یہ سُن کر وہ کہنے لگا' میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ خدا کی طرف سے عظیم ترین حجت' اس کا اعلیٰ نمونہ اور کلمۂ تقویٰ ہیں۔ امام سجاد علیہ السّلام نے فرمایا کہ میں بھی تیری صداقتِ شہادت کی گواہی دیتا ہوں خدا نے تیرے دل کا امتحان ایمان سے لیا اور اس کی تصدیق کر دی۔ (فرح الہموم فی معرفتہ الحلال والحرام من علم النجوم ص ۱۱۱ مطبوعہ نجفِ اشرف بصائر الدرجات باب ۱۲ ج ۷)

(35)......محمد بن جریر طبری نے کتاب الامتہ میں تحریر کیا ہے کہ جب امام علیؑ بن حسین علیہ السّلام کی دنیا سے شہادت کا وقت قریب آیا تو آپؑ نے اپنے فرزند امام

Presented by www.ziaraat.com

محمد باقر علیہ السّلام سے مخاطب ہو کر دریافت فرمایا: بیٹا' آج کون سی رات ہے؟ امام محمد باقرؑ نے عرض کیا' بابا جان آج فلاں شب ہے۔ آپؑ نے پھر دریافت فرمایا کہ مہینے کے کتنے دن گزر چکے ہیں؟ امام باقرؑ نے فرمایا: اتنے دن گزر چکے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا کہ یہی وہ شب ہے جس کا مجھ سے وعدہ تھا۔ یہ ارشاد فرما کر وضوؑ کے لیے پانی طلب کیا' جب آ گیا تو فرمایا کہ اس میں چوہا پڑا ہوا ہے چنانچہ بعض لوگ کہنے لگے کہ شاید مرض کی شدت کی وجہ سے ایسا فرما رہے ہیں لیکن جب چراغ کی روشنی میں دیکھا گیا تو واقعی اس میں چوہا پڑا ہوا تھا کنیز نے اس پانی کو پھینک کر دوسرا پانی لا کر دیا' آپؑ نے وضو فرما کر نماز پڑھی جب رات تمام ہونے لگی تو آپ علیہ السّلام کی شہادت ہو گئی۔ (فرج الہموم)

(36)...... ابوحمزہ ثمالی سے مروی ہے کہ عبداللہ بن عمر امام زین العابدین علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ اے حسینؑ کے فرزند! کیا یہ آپؑ ہی کا قول ہے کہ یونس بن متی کی جب مچھلی سے ملاقات ہوئی تو ان پر میرے جد (امیر المومنینؑ) کی ولایت پیش کی گئی تا کہ وہ ایمان لائیں (اقرار ولایت کریں) کیا حضرت یونسؑ نے اس کے اقرار کرنے میں کچھ توقف فرمایا تھا؟ آپ علیہ السّلام نے فرمایا' ہاں میرا قول ہی ہے۔ عبداللہ بن عمر نے کہا' اگر آپ صادق القول ہیں تو مجھے وہ منظر دکھایئے۔ آپ علیہ السّلام نے فرمایا کہ تم دونوں اپنی آنکھوں پر پٹی باندھ لو۔ جب ہم نے حکم کی تعمیل کی تو آپؑ نے چند ساعت کے بعد ہمیں آنکھیں کھولنے کا حکم دیا اور ہم نے آنکھیں کھولیں تو اپنے آپ کو ساحلِ سمندر پر پایا۔ عبداللہ بن عمر نے کہا'

Presented by www.ziaraat.com

اے میرے آقا! میری جان و نفس آپ کے ہاتھوں میں ہے آپ علیہ السّلام نے فرمایا کہ اب میں ایک حقیقت کے ساتھ اپنی صداقت اور سچائی کا بھرپور ثبوت تمھارے سامنے پیش کردوں گا۔ یہ کہہ کر آپؑ نے مچھلی کو آواز دی مچھلی نے سمندر سے اپنا سر جو ایک پہاڑ کی مانند تھا باہر نکالا' اور بولی لبیک اے اللہ کے ولی لبیک۔ آپ علیہ السّلام نے سوال کیا' بتا تُو کون ہے؟ مچھلی نے جواب دیا' اے میرے آقا! میں جناب یونسؑ کی مچھلی ہوں۔ آپ علیہ السّلام نے ارشاد فرمایا کہ تو اپنے تمام احوال سے مطلع کر۔ وہ بولی' اے میرے سردار! خدا نے حضرت آدمؑ سے رسولؐ خدا تک کسی نبی کو اس وقت تک مبعوث برسالت نہیں فرمایا جب تک کہ ان پر اہل بیتؑ کی ولایت کا اقرار نہ لیا ہو اور جس نے ذرا سا بھی توقف کیا یا اس سے اعراض کیا تو وہ چھوٹی سی معصیت میں مبتلا ہو گیا حضرت آدمؑ سے چھوٹی سی معصیت ہو گئی' حضرت نوحؑ ڈوبتے ڈوبتے بچ گئے' حضرت ابراہیمؑ آگ سے بچے' حضرت یوسفؑ کو کنویں سے نجات ملی' حضرت ایوبؑ بلا و مصیبت سے چھوٹے حضرت داؤدؑ کی خطا و لغزش معاف ہوئی یہاں تک کہ خدا نے حضرت یونسؑ پر وحی فرمائی کہ اے یونس! امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ علیہ السّلام اور ان کے صلب سے پیدا ہونے والے آئمہ راشدین سے تولی رکھو یعنی ان کی ولایت کا اقرار کرو اور ان سے محبت کا اقرار کرو" حضرت یونسؑ نے کہا۔'' پروردگار! میں اس شخص سے کیسے تولی رکھوں جس کو میں نے دیکھا ہی نہیں اور نہ میں انھیں جانتا ہوں"۔ یہ کہہ کر وہ غصے میں اُٹھ کر چلے گئے اللہ تعالیٰ نے مجھے وحی فرمائی کہ میں حضرت یونسؑ کو نگل لوں' اس طرح کہ ان کی ہڈیوں کو کوئی ضرر نہ پہنچے حضرت

Presented by www.ziaraat.com

یونسؑ چالیس دن تک میرے شکم میں رہے جب میں رات کی تاریکیوں میں دریاؤں میں گھومتی پھرتی تھی تو مجھے ان کی اس تسبیح کی آواز آتی رہتی تھی "لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ" "نہیں ہے کوئی خدا سوائے تیرے تو پاک وپاکیزہ ہے بیشک میں ظالموں میں سے ہوں" میں نے حضرت علی علیہ السّلام ابن ابی طالبؑ اوران کی اولاد میں پیدا ہونے والے تمام آئمہ راشدین کی ولایت و محبت کو قبول کیا۔ جب وہ آپؑ کی ولایت پر ایمان لے آئے تو میرے پروردگار نے مجھے حکم دیا کہ میں انھیں کنارے پر اُگل دوں، چنانچہ میں نے حکم کی تعمیل کی اور کنارے پر اُگل دیا۔ اِس کے بعد حضرت امام زین العابدین علیہ السّلام نے مچھلی کو حکم دیا کہ اپنی قیام گاہ کی طرف واپس جائے پھر میں نے دیکھا کہ پانی کی سطح ہموار ہوگئی۔ (بحار الانوار ص ۵۴)

قوم جن کی امام سجادؑ سے عقیدت

(37)..... محمد بن جریر طبری کی کتاب "الدلائل" سے نقل کیا گیا ہے کہ جابر جعفی نے امام محمد باقر علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ امام زین العابدین علیہ السّلام نے اپنے احباب وغیرہ کی جماعت کے ساتھ مکّہ کا سفر کیا جب مقام عسفان پر پہنچے تو آپؑ کے دوستوں نے ایک جگہ آپؑ کا خیمہ نصب کر دیا، جب اس جگہ آپ امام علیہ السّلام تشریف لائے تو آپؑ نے فرمایا کہ یہاں سے میرا خیمہ ہٹا کر دوسری جگہ نصب کیا جائے کیونکہ یہاں تو قوم جن کا ایک گروہ جو ہمارے دوست اور شیعہ

ہیں آباد ہے ہماری وجہ سے وہ پریشان ہو جائیں گے جب ہم نے اس بات سے لاعلمی کا اظہار کیا اور خیمہ اُکھاڑنا چاہا تو یکا یک ایک غیبی آواز آئی جسے ہم نے سنا لیکن متکلم و منادی نظر نہ آتا تھا' کہ فرزندِ رسولؐ! آپؑ اپنا خیمہ یہاں سے نہ ہٹایئے' ہم اسے آپؑ کے لیے برداشت کرنے کے لیے تیار ہیں اور ہماری طرف سے یہ ہدیہ بھی قبول فرمایئے۔ چنانچہ ہم نے دیکھا کہ خیمہ کے ایک طرف ایک بڑی پلیٹ میں کچھ تشتریاں رکھی ہوئی ہیں جن میں انگور' انار' کیلے اور بہت سے دوسرے میوے رکھے ہوئے ہیں چنانچہ آپؑ نے اپنے ساتھیوں کو بُلا کر سب کے ساتھ میووں میں سے کچھ تناول فرمایا۔ (الامان من اخطار الاسفار والازمان ص ۱۲۴ مطبوعہ نجف اشرف)

ابوخالدِ کابلی اور معرفتِ امامؑ

(38)......ابوبصیر کہتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السّلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ابو خالد کابلی ایک عرصے تک جناب محمد حنفیہ کی خدمت میں رہے جنھیں ان کی امامت میں ذرا شک نہ تھا ایک دن وہ کہنے لگے کہ میں آپ پر قربان' میرے دل میں آپ کی محبت و احترام ہے' میں آپ کو رسول اللہ اور جناب امیر المومنین علیہ السّلام کی حرمت کا واسطہ دے کر سوال کر رہا ہوں کہ آپ مجھے بتایئے کہ کیا آپ ہی وہ امام ہیں جن کی اطاعت خدا نے اپنی مخلوق پر واجب کی ہے؟ ابوبصیر بیان کرتے ہیں کہ جناب محمد بن حنفیہ نے جواب دیا کہ اے ابو خالد! تم نے مجھے ایک بڑی قسم دے کر سوال کیا ہے تو سنو! امام علی بن حسین علیہ السّلام ہی میرے' تمھارے اور ہر مسلمان کے امام ہیں۔ جناب محمد حنفیہ کا یہ جواب سن کر ابو خالد امام علی ابن حسین

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

علیہ السّلام کی طرف روانہ ہوئے اور وہاں پر پہنچ کر ملاقات و زیارت کی اجازت چاہی امام سجاد علیہ السّلام کو بتایا گیا کہ ابو خالد دروازے پر ہیں اور ملاقات چاہتے ہیں۔ پھر اسے اجازت ملی اور آپ علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور قریب بیٹھ گئے۔ آپؑ علیہ السّلام نے ابو خالد سے فرمایا' اے کنکر مرحبا' تم ہمارے پاس ملاقات کے لیے بھی نہ آئے آج کیا بات رونما ہوئی کہ تم نے ادھر کا رخ کیا؟ یہ سن کر ابو خالد سجدے میں چلے گئے اور شکرِ خدا بجالائے اور عرض کیا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہ اس نے میرے امام کو پہچاننے سے قبل مجھے موت نہیں دی۔ امام سجاد علیہ السّلام نے دریافت فرمایا کہ اے ابو خالد! تم نے اپنے امام کو کیسے پہچانا ابو خالد نے عرض کیا کہ آپؑ نے مجھے اس نام سے مخاطب فرمایا جو میری ماں نے رکھا تھا' اور اس وقت یہ بات میرے ذہن میں بھی نہ تھی میں ایک عرصہ سے جناب محمد ابن حنفیہ کی امامت کا قائل تھا' آج میں نے ان کو حرمتِ جناب رسولِ خدا اور جناب امیر المومنینؑ کا واسطہ دے کر ان سے دریافت کیا تب انھوں نے میری راہنمائی فرمائی اور میں آپؑ کی خدمت میں حاضر ہو گیا یہاں پہنچا تو آپؑ نے مجھے میرے اس نام سے پکارا' جو میری ماں نے رکھا تھا کسی اور کو اس نام کے بارے میں علم ہی نہ تھا اس کے علاوہ جناب محمد حنفیہ نے بھی آپؑ کو اپنا اور تمام مسلمانوں کا امام بتا کر مجھ پر احسان فرمایا کہ ان باتوں سے مجھے آپؑ کے امام واجب الاطاعت ہونے کا یقین ہو گیا (معرفۃ اخبار الرجال ص ۷۹)

ابو خالد نے آپ علیہ السّلام سے کہا کہ جب میں پیدا ہوا تو میری ماں نے میرا نام وردان رکھا تھا جب میرے والد ان کے پاس آئے تو انھوں نے کہا کہ کنکر نام رکھا

Presented by www.ziaraat.com

جائے خدا کی قسم آج تک آپ کے علاوہ کسی نے میرا یہ نام نہیں لیا اس لیے میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ہی اہل آسمان وزمین کے امام ہیں۔(ذوب النضار فی شرح الثار)۔

پانی کا جواہرات بننا اور مومنہ کا زندہ ہونا

(38)......ایک عجیب وغریب واقعہ ہے جسے میں نے اپنے اصحاب کی مولفہ کتابوں میں دیکھا ہے۔ قصہ اس طرح سے ہے کہ بلخ کے نمایاں بزرگوں میں سے ایک مرد مومن جب حج بیت اللہ کے لیے آتے تو روضہ رسولؐ اللہ پر بھی حاضری دیا کرتے تھے اور امام زین العابدین علیہ السلام کی زیارت کا شرف بھی حاصل کرتے تھے خدمتِ امامؑ میں آپ اپنے شہر کے مخصوص تحفے پیش کرتے نیز مسائلِ دین میں امام سجاد علیہ السلام سے استفادہ کرتے تھے اور اپنے وطن لوٹ جایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ان کی زوجہ نے کہا کہ میں برابر دیکھتی ہوں کہ آپ اپنے امام سجادؑ کی خدمت میں تحفے وہدیے لے جایا کرتے ہیں لیکن کبھی ایسا نہیں ہوا کہ آپ کے امام سجادؑ نے بھی کوئی انعام آپ کو دیا ہو؟ یہ سن کر اس مومن بلخی نے اپنی زوجہ سے کہا کہ جن کے لیے میں وہ تحفے لے کر جاتا ہوں وہ تو دنیا وآخرت کے مالک ہیں جو کچھ دنیا والوں کے پاس ہے وہ سب کچھ اور اس کے علاوہ بھی ان کے قبضے وتصرف میں ہے اس لیے کہ وہ زمین پر خدا کے نائب اور اس کے بندوں پر اس کی حجت اور دلیل ہیں وہ جناب رسولؐ اللہ کے فرزند اور ہمارے امام ہیں۔ اس کی زوجہ یہ سن کر نادم ہوئی اور اپنے شوہر کو ملامت کرنے سے باز آگئی۔ جب زمانہ حج قریب آیا تو اس مردِ مومن بلخی نے حج کا ارادہ کیا مکہ پہنچا جب حج سے فارغ ہوا تو حسب معمول مدینۃ الرسولؐ

www.ziaraat.com
Sibtain-Fe-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

پہنچا اور روضۂ رسولؐ پر حاضری دی اور بالآخر خدمتِ امام زین العابدین علیہ السّلام میں حاضر ہو کر دست بوسی کی زیارت سے مشرف ہوا اس وقت امام سجاد علیہ السّلام کے سامنے کھانا رکھا ہوا تھا' آپؑ نے اپنے زائر مردِ بلخی کو اپنے ساتھ کھانے میں شریکِ دسترخوان فرمالیا۔

کھانے سے فارغ ہونے کے بعد امام سجاد علیہ السّلام نے ہاتھ دھونے کے لیے ایک برتن اور طشت طلب فرمایا مرد مومن بلخی نے پانی سے بھرا ہوا برتن اپنے ہاتھ میں اُٹھایا تاکہ آپ علیہ السّلام کے ہاتھ دھلائے لیکن آپؑ نے فرمایا کہ اے بھائی! تم ہمارے مہمان ہو' بھلا یہ کیسے ہوسکتا ہے میرے ہاتھ دھلاؤ' مرد مومن بلخی نے عرض کیا کہ مولا! میری خواہش یہی ہے کہ اپنے امامؑ کے ہاتھ دھلانے کا شرف حاصل کروں۔ آپ علیہ السّلام نے فرمایا' اچھا اگر تمہاری یہی خواہش ہے تو خدا کی قسم میں بھی تمہیں وہ سب کچھ دکھاؤں گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے اور تمہاری آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں گی۔

چنانچہ اُنھوں نے آپ علیہ السّلام کے دستہائے مبارک پر پانی ڈالنا شروع کیا یہاں تک کہ وہ طشت پانی سے ایک تہائی بھر گیا آپ علیہ السّلام نے فرمایا کہ طشت میں کیا ہے؟ مرد مومن بلخی نے کہا' اس میں پانی ہے۔ آپ علیہ السّلام نے فرمایا' نہیں نہیں' بلکہ یہ تو یاقوتِ سُرخ ہیں۔ جب اس نے طشت میں دیکھا تو اسے پانی کے بجائے یاقوتِ سُرخ نظر آئے اور وہ حیران ہوا۔ پھر امام سجاد علیہ السّلام نے فرمایا' اور پانی ڈالو۔ مرد مومن بلخی نے پانی ڈالنا شروع کیا' یہاں تک کہ طشت دو تہائی بھر گیا۔ آپ علیہ السّلام نے دریافت فرمایا' بتاؤ طشت میں کیا ہے؟ مرد مومن بلخی نے عرض کیا کہ

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

اس میں پانی ہے۔ آپؑ علیہ السّلام نے فرمایا' نہیں پانی نہیں بلکہ یہ تو زمرد سبز ہیں۔ مردِ مومن بلخی نے طشت میں دیکھا تو واقعی وہ زمرد سبز تھے۔ تیسری مرتبہ آپؑ علیہ السّلام نے فرمایا' پانی ڈالو اور جب اس مرتبہ پانی سے پورا طشت بھر گیا تو آپؑ علیہ السّلام نے پھر وہی سوال کیا کہ اس میں کیا ہے؟ مردِ مومن بلخی نے عرض کیا کہ اس میں پانی ہے۔ آپؑ علیہ السّلام نے فرمایا' نہیں پانی نہیں بلکہ یہ تو سفید موتی ہیں۔ جب اس مردِ مومن بلخی نے طشت میں دیکھا تو عرض کرنے لگا کہ فرزندِ رسول آپؑ نے بالکل سچ ارشاد فرمایا' اس میں تو واقعی سفید موتی ہیں۔ اب اس طشت میں تین قسم کے جواہرات موجود تھے' موتی' یاقوت اور زمرد یہ دیکھ کر وہ بہت حیران و ششدر ہو رہا تھا امام سجاد علیہ السّلام کے دستہائے مبارک کو دیکھا اور فرطِ مسرت سے بوسے دینے لگا۔ آپؑ علیہ السّلام نے فرمایا' اے شیخ ہمارے پاس کچھ بھی نہیں کہ تمہارے تحائف کے بدلے کچھ دے سکتے' ان جواہرات کو اپنے تحائف و ہدایہ کا عوض سمجھ کر لے جاؤ اور ہماری طرف سے اپنی زوجہ سے معذرت کرنا اس لیے کہ اس نے ہم پر خفگی کا اظہار کیا تھا۔ اس مردِ مومن بلخی نے اپنا سر شرم سے جھکا لیا اور عرض کیا مولا! آپؑ کو میری زوجہ کی اس گستاخی کی کس نے خبر دی (یقیناً علمِ امامت سے آپؑ کو علم ہو گیا) بیشک آپؑ ہی اہلِ بیتؑ نبوت ہیں پھر وہ مردِ مومن بلخ یعنی اپنے وطن کے لیے امام سجاد علیہ السّلام سے رخصت ہوا جب وہ اپنے گھر پہنچا تو سارا قصہ اپنی زوجہ سے بیان کیا اور وہ تمام جواہرات اس کے سامنے رکھ دیئے اُس کی زوجہ بہت نادم ہو تائب ہوئی اور اپنے شوہر سے فرمائش ظاہر کی کہ مجھے بھی زیارت امام سجاد علیہ السّلام سے شرفیاب

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

کرے۔ پھر اگلے سال مردِ مومن بلخی جب حج کے لیے روانہ ہوا تو اپنی زوجہ کو ہمراہ لے کر چلا راستہ میں وہ بیمار ہو گئی اور مدینہ کے قریب پہنچ کر فوت ہو گئی وہ مردِ مومن اس حادثۂ جانکاہ سے گھبرا کر سیدھا اپنے امام علیہ السّلام کی خدمت میں جا پہنچا اور تمام حال سے آگاہ کیا۔ آپ علیہ السّلام یہ سن کر کھڑے ہو گئے اور دو رکعت نماز بارگاہِ الٰہی میں پیش کی اور کچھ دعائیں کیں پھر فرمایا' اے شیخ بلخی تم اپنی زوجہ کے پاس جاؤ خدا نے اسے اپنی قدرتِ کاملہ سے دوبارہ زندہ کر دیا' کیونکہ وہ اللہ تو وہی ہے جو بوسیدہ ہڈیوں کو جوڑنے اور مردے میں جان ڈالنے والا ہے۔

وہ مومن فوراً ہی کھڑا ہو گیا اور جب واپس اپنی زوجہ کے پاس پہنچا تو دیکھا وہ صحیح و سالم بیٹھی ہوئی ہے اس نے دریافت کیا کہ موت کے بعد تم کس طرح زندہ ہو گئیں؟ زوجہ نے کہا کہ فرشتۂ موت جب میری روح قبض کر کے عالمِ بالا کی طرف پرواز کرنا چاہتا تھا کہ اثناءِ راہ میں ایک جوان رعنا' جو شکل و شمائل میں ایسے تھے (یعنی اس نے جناب امام سجاد علیہ السّلام کا حلیۂ مبارک بتایا' جس کی تصدیق اس کے شوہر نے کی' کہ یہ تو نے سچ کہا کیونکہ میرے امام علیؑ ابن حسین علیہ السلام بالکل ایسے ہی ہیں) جب ملک الموت نے انھیں آتے ہوئے دیکھا تو سلام بجا لایا اور قدم بوسی کی اور مسلسل کہے جا رہا تھا کہ اے اللہ کی حجت' اے زین العابدین علیہ السّلام آپ پر سلام ہو۔ آپ علیہ السّلام نے جواب سلام دیا اور فرمایا' اے ملک الموت! اس عورت کی روح اس کے جسم میں لوٹا دے یہ ہمارے پاس آ رہی تھی اور میں نے خدا سے دُعا کی ہے کہ اس کی زندگی میں تیس سال کا مزید اضافہ کر دے اور بہتر زندگی عطا فرما دے۔ فرشتہ موت

Presented by www.ziaraat.com

نے عرض کیا' اے اللہ کے ولی! آپؑ کا حکم بسر و چشم سمعاً و طاعتہً چشم زدن میں اس کی روح اس کے جسم میں واپس کرتا ہوں۔ اس کے بعد ملک الموت نے اُن کے ہاتھوں کے بوسے لیے اور وہاں سے رُخصت ہوا' تو میں نے اپنے آپ کو صحیح و سالم پایا۔ اپنی زوجہ کی زبانی یہ سب واقعہ سننے کے بعد زوجہ کے ہمراہ امام سجاد علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہوا آپؑ اُس وقت اصحاب کے ساتھ تشریف فرما تھے اُس کی زوجہ نے آپؑ کو دیکھ کر فوراً پہچان لیا اور کہا کہ خدا کی قسم! یہی وہ بزرگ شخصیت جوان تھے جن کے حکم سے مجھے دوبارہ زندگی کے تیس سال عطا ہوئے اور جن کی قدم بوسی ملک الموت نے کی، یہ کہہ کر اس نے اپنے آپ کو امام علیہ السّلام کے قدموں پر گرا دیا' قدم بوسی کی اور کہا' یہی میرے مولا و آقا ہیں۔ بیان کیا گیا ہے کہ اس کے بعد وہ عورت جب تک زندہ رہی اپنے شوہر کے ساتھ جوارِ امام سجاد علیہ السّلام میں ہی رہتی رہی یہاں تک کہ دونوں دنیا سے رخصت ہوئے۔ (بحار الانوار ص ۵۹)

معرفتِ امام علیہ السّلام

(40)......امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جب عبدالملک بن مروان تختِ خلافت پر متمکن ہوا تو اس نے حجاج بن یوسف کو خط میں تحریر کیا۔ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ : امیر المومنین عبدالملک بن مروان کی طرف سے حجاج بن یوسف کے نام:۔ اَمَّا بَعْدُ: بنی عبدالمطلب کی جانوں کی طرف نگاہ کیے رہو اور اُن کا خون بہانے سے پرہیز کرو۔ میں نے اولادِ ابوسفیان کو دیکھا ہے کہ جب ان کی حق

تلفی کرنے لگے اور حد سے گذر گئے تو وہ تھوڑے سے ہی دن زندہ رہ سکے۔ والسّلام

امام علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ اُس نے اِس خط کو بڑے خفیہ اور رازدار طریقے پر ارسال کیا تھا، مگر علی بن حسین علیہ السّلام کو خط کی اطلاع خدا نے بذریعہ رسولؐ پہنچا دی اور عبدالملک کا شکر گزار رہا۔ یہی وجہ تھی کہ اُس کی حکومت قائم رہی اور وہ دیر تک اپنے ملک میں امن وسکون سے رہا۔ امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ امام علی بن حسینؑ نے اسی وقت عبدالملک کے نام ایک خط تحریر فرمایا جس میں درج تھا: "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ علی بن حسینؑ کی طرف سے عبدالملک بن مروان کے نام؛ امابعد۔ تم نے آج دن فلاں وقت اور فلاں مہینے میں ایک خط حجاج بن یوسف کے نام اِس مضمون کا لکھا ہے۔ مجھے اِس کی اطلاع اللہ تعالیٰ نے رسولؐ اللہ کے ذریعے دی ہے اور تمہارا شکریہ بھی ادا کیا ہے اور تمہاری سلطنت کو استحکام بخشا ہے۔ فقط۔ والسّلام

آپؑ نے خط کو بند کر کے اپنی مہر ثبت فرمادی اور اپنے ایک غلام کے ذریعے سے اس خط کو عبدالملک کی طرف روانہ کیا۔ عبدالملک نے اس خط کو کھولا، پڑھا اور پھر اپنے ارسال کردہ خط کے جملہ کوائف کو اس خط کے مطابق پایا تو امام زین العابدین علیہ السّلام کی صداقت وسچائی کا دل سے معترف ہوگیا بہت خوش ہوا اور امام سجاد علیہ السّلام کی خدمت میں حصول ثواب کی خاطر کچھ درہم اور سواری پہنچائے۔

آلِ محمدؐ کے دوستوں اور دشمنوں میں فرق

(41)......ایک شخص نے امام زین العابدین علیہ السّلام سے دریافت کیا کہ ہمیں

اپنے مخالفین پر کیوں فضیلت ہے جبکہ اُن لوگوں میں بھی کچھ لوگ خوبیوں کے مالک ہیں؟ آپؑ علیہ السّلام نے اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ دیکھو اب تمہیں دونوں کا فرق نظر آجائے گا۔ جب اس نے مسجد میں ان لوگوں پر نظر کی تو کہنے لگا کہ میں آپؑ پر قربان مجھے پہلی ہی حالت پر پلٹا دیجیے مجھے تو مسجد میں ریچھ، بندر اور کتوں کے علاوہ کچھ نظر نہیں آتا۔ آپؑ نے اُسکو پھر اس کی پہلی حالت پر پلٹا کر فرمایا؛ یہ ہیں ہمارے دشمنوں کی اصل یہ ہی ہے۔ (الخرائج والجرائح ص ۲۶۸)

☆☆☆☆☆

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

باب ہفتم

امام محمد باقرؑ کے معجزات

مومن کا حق

(1)......عباد بن کثیر کا بیان ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ مومن کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے؟ آپؑ نے منہ پھیر لیا میں نے آپؑ سے تین دفعہ یہی سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا مومن کا اللہ تعالیٰ پر حق یہ ہے اگر اس کھجور سے کہے کہ آجاؤ تو آجائے عباد نے کہا میں نے دیکھا کہ وہ کھجور جو وہاں موجود تھی اس نے آنے کے لیے حرکت شروع کر دی آپؑ نے اشارہ کر کے فرمایا: ٹھہر جا تکلیف نہ کر۔ (الخرائج والجرائح ص ۸۱)

منصور دوانیقی کی حکومت کی پیش گوئی

(2)......ابوبصیر سے مروی ہے کہ میں رسولؐ اللہ کی مسجد میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں موجود تھا اس زمانے میں امام زین العابدین علیہ السلام کا انتقال نہیں ہوا تھا دوانیقی داؤد بن سلیمان مسجد میں آئے، ملک ابھی اولاد عباس کی طرف منتقل نہیں ہوا تھا اور داؤد امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں بیٹھ گیا آپؑ نے داؤد سے فرمایا دوانیقی کو آنے میں کیا چیز مانع ہے؟ عرض کیا کہ اس میں گنوار پن موجود ہے، آپؑ نے فرمایا: دن نہیں گزریں گے یہاں تک کہ دوانیقی لوگوں پر حکومت کرے گا لوگوں

Presented by www.ziaraat.com

کی گردنیں کچلے گا دنیا کے مشرق اور مغرب کا مالک ہوگا، اس کی عمر طویل ہوگی، مال، کے اتنے خزانے جمع کرے گا کہ اس سے پہلے کسی کے لیے جمع نہیں ہوئے ہوں گے داؤد اٹھ کھڑا ہوا اور اس نے دوانقی کو آگاہ کیا دوانقی آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں آپؑ کے رعب کی وجہ سے آپؑ کی خدمت میں نہیں بیٹھا اور مجھے ایک چیز کے بارے میں داؤد نے آگاہ کیا ہے، آپؑ نے فرمایا: وہ ضرور ہو کر رہے گی اس نے کہا ہماری حکومت آپؑ حضرات کی حکومت سے پہلے ہوگی؟ آپؑ نے فرمایا ہاں ، پھر عرض کیا میرے اور میری اولاد میں سے کوئی بادشاہ ہوگا، آپؑ نے فرمایا: ہاں اس نے کہا: ہماری مدت حکومت زیادہ ہوگی یا بنو امیہ کی؟ آپؑ نے فرمایا: تمہاری حکومت کی مدت طویل ہوگی اور اس حکومت کو تمہارے لڑکے ٹھوکر مارتے پھریں گے اور اس حکومت سے اس طرح کھیلیں گے جس طرح بچے گیند سے کھیلا کرتے ہیں، یہ وہ بات ہے جو میرے والدؑ نے مجھے بتائی تھی پھر جب وہ دوانقی بادشاہ ہوا تو اس نے امام محمد باقر علیہ السلام کے اس فرمان پر تعجب کا اظہار کیا۔

ابو بصیر کے سوالات کے جوابات

(3)......ابو بصیر نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا، رسول اللہؐ تمام انبیاء کے علوم کے وارث تھے؟ آپؑ نے فرمایا: ہاں تمام انبیاء کے علوم کے وارث تھے۔

ابو بصیر نے عرض کیا: "وَاَنْتُمْ تَقْدِرُوْنَ تُحْيِي الْمَوْتٰى وَتُبْرِءُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَتُخْبِرَ النَّاسَ بِمَا فِيْهِ وَمَا يَدَّخِرُوْنَ فِيْ بُيُوْتِهِمْ"

Presented by www.ziaraat.com

"آپ حضرات کو اس بات کی قدرت حاصل ہے کہ آپ مردوں کو زندہ، کوڑھیوں کو، مبروصوں کو ٹھیک کر دیں، لوگوں کو ان کے حالات اور گھر میں ذخیرہ کی ہوئی چیزوں سے آگاہ کریں"۔ آپؑ نے فرمایا: ہاں اللہ تعالٰی کی اجازت سے ایسا کر سکتے ہیں، ذرا میرے قریب آجاؤ۔ ابو بصیر کا بیان ہے کہ: میں قریب ہو گیا، آپؑ نے اپنا ہاتھ میرے چہرے پر پھیرا تو میں نے تمام میدانوں پہاڑوں، زمینوں اور آسمانوں کو دیکھ لیا "فَاَبْصَرْتُ السَّهْلَ وَالْجِبَالَ وَالسَّمَاءِ وَالْاَرْضَ" پھر آپؑ نے میرے چہرے پر ہاتھ پھیرا تو میں پہلے کی طرح ہو گیا اور مجھے کوئی چیز دکھائی نہیں دیتی تھی پھر امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: اگر جس طرح تو نے دیکھا ہے۔ اس قسم کی بینائی کا ارادہ ہے تو تیرا حساب اللہ تعالٰی کے ذمہ ہے، اگر یہ بات پسند ہے کہ پہلے کی طرح رہو "وَثَوَابُكَ الْجَنَّةُ مَعَنَا" تو تیرا ثواب جنت ہے اور ہمارے ساتھ رہے گا میں نے عرض کیا میں پہلے کی طرح رہنا پسند کرتا ہوں مجھے جنت زیادہ محبوب ہے۔

سامان برآمد کرنا

(4)......عاصم بن ابی حمزہ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ امام محمد باقر علیہ السلام سواری پر سوار ہوئے اور میں اور سلیمان بن خالد آپؑ کے ساتھ تھے ہم تھوڑی دیر چلے تھے کہ ہمیں دو آدمی ملے، امام باقر علیہ السلام نے فرمایا یہ چور ہیں ان کو پکڑ لو ہم نے انھیں پکڑ لیا تو سلیمان سے امام باقرؑ نے فرمایا: اس غلام کے ساتھ اس پہاڑ کی چوٹی پر چلے جاؤ اس کے اوپر ایک غار پاؤ گے اس کے وسط میں چلے جانا اس میں جو کچھ ملے اسے

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

نکال لینا اور اس غلام کے حوالے کر دینا اور اپنی نگرانی میں اٹھوا کر لانا اور وہاں دو آدمیوں کا سامان چوری کیا ہوا موجود ہے سلیمان چلا گیا اور وہاں سے سامان کے دو تھیلے نکالے اور غلام کی معیت میں انہیں اٹھایا غلام اور خود امام باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے آپؑ نے فرمایا: یہ دونوں تھیلے اس حاضر آدمی کے ہیں اور وہاں ایک اور تھیلا موجود ہے جو غیر حاضر آدمی کا ہے اور وہ شخص عنقریب ظاہر ہوگا اور غار کی دوسری جگہ سے وہ دوسرا تھیلا بھی نکال لو، جب امام محمد باقر علیہ السلام واپس تشریف لائے تو دو تھیلیوں کے مالک نے لوگوں پر اپنے تھیلیوں کی چوری کا حاکم کے سامنے دعویٰ کر رکھا تھا اور حاکم نے سزا دینے کا ارادہ کیا آپؑ نے فرمایا: ان کو سزا مت دو، یہ مال کے تھیلے مالک کے حوالے ہوئے ہیں اور چوروں کے ہاتھ کاٹے گئے ایک چور نے عرض کیا حق کے ساتھ میرا ہاتھ کاٹا گیا ہے خدا کا شکر ہے کہ فرزند رسولؐ کے ہاتھ پر میرا ہاتھ کٹا اور میری توبہ قبول ہوئی امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا تیرے ہاتھ نے بیس سال پہلے تجھ سے سبقت کی وہ شخص بیس سال زندہ رہا پھر مر گیا تین دن کے بعد دوسرے تھیلے کا مالک آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوا آپؑ نے فرمایا: میں تجھے آگاہ کرتا ہوں کہ تیرے تھیلے میں کیا چیز ہے؟ حالانکہ اس پر تیری مہر لگی ہوئی اس میں تیرے ہاں ایک ہزار دینار ہے اور ایک ہزار دینار دوسرے شخص کے ہاں ہے اور اس میں فلاں فلاں کپڑے موجود ہیں اس نے عرض کیا: اگر آپ مجھے ہزار دینار کے مالک کے متعلق آگاہ فرمائیں کہ وہ کون ہیں اور اس کا نام کیا ہے اور اب وہ کہاں ہے تو میں جان لوں گا کہ آپؑ وہ امامؑ ہیں جن کی اطاعت واجب ہے، آپؑ نے فرمایا:

Presented by www.ziaraat.com

یہ ہزار دینار محمد بن عبدالرحمن کے ہیں جو مردِ صالح، کثیر صدقہ اور کثیر الصلوٰۃ ہیں دروازے پر موجود ہیں اور تیرا انتظار کررہے ہیں اس شخص نے جو نصرانی اور بربری تھا کہا "اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَاَنَّ مُحَمَّدً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّكَ اِمَامُ الْمُفْتَرِضَ الطَّاعَةَ" میں اللہ پر ایمان لایا جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں اور آپؑ واجب الطاعۃ امام ہیں وہ شخص مسلمان ہوگیا"۔

عبرانی زبان میں تلاوت

(5)......ایک جماعت نے امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کی، اس جماعت کا بیان ہے کہ جب ہم آپؑ کے گھر کے دروازے پر پہنچے تو ہم نے خوبصورت آواز سے عبرانی پڑھنے کی آواز سنی اور پڑھنے والا پڑھتا تھا اور روتا بھی تھا حتیٰ کہ اس کو سن کر ہم میں سے بعض آدمی بھی رو پڑے لیکن ہم یہ نہیں سمجھتے تھے کہ کہنے والا کیا کہہ رہا ہے ہم نے یہی خیال کیا کہ آپؑ کے پاس کوئی شخص اہل کتاب موجود ہیں جب آواز ختم ہوئی تو ہم آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے آپؑ کے پاس کسی شخص کو نہ دیکھا "قُلْنَا يَا بْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ سَمِعْنَا قِرَاۃً عِبْرَانِيَّةً بِصَوْتٍ حَزِيْنٍ" اے فرزندِ رسولؐ؛ ہم نے تو دردناک لہجے میں عبرانی زبان کو پڑھتے ہوئے سنا ہے، آپؑ نے فرمایا؛ میں نے الیاس نبی کی مناجات کو پڑھا جس نے مجھے رلا دیا۔

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

(6)...... عیسیٰ بن عبد الرحمٰن اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عکاشہ بن محض اسدی امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا ابو عبد اللہ علیہ السلام بھی آپؑ کے پاس کھڑے تھے میں نے آپؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ کن وجوہ کی بنا پر آپ ابو عبد اللہ علیہ السلام کی شادی نہیں کرتے حالانکہ آپؑ بالغ ہو چکے ہیں اور آپؑ کے سامنے مہر شدہ تھیلی موجود تھی، آپؑ نے فرمایا: عنقریب ایک بربر کا تاجر آئے گا اور دار میمون میں اترے گا جس طرح آپؑ نے فرمایا: ویسا ہی ہوا، پھر آپؑ نے فرمایا: تمہیں اس تاجر کے بارے میں مطلع کروں جس کا ذکر ہوا اور وہ بھی آ گیا ہے، آپؑ نے فرمایا جاؤ اس تھیلی کے بدلے اس سے لونڈی خرید لاؤ میں تاجر کے پاس آ گیا اور اس سے لونڈی کا مطالبہ کی تو اس نے کہا کہ میں نے تمام لونڈیاں فروخت کر دی ہیں صرف دو باقی رہ گئی ہیں جو ایک دوسری سے زیادہ خوبصورت ہے میں نے کہا لاؤ ذرا دیکھوں تو سہی دونوں لائی گئیں میں نے کہا اس لونڈی کی کیا قیمت ہے؟ اس نے کہا: ستر دینار میں نے کہا، بہتر تاجر نے کہا میں اس میں ایک پائی بھی کم نہیں کروں گا، میں نے کہا، میں تو اس تھیلی کے عوض میں خریدوں گا، جو کچھ بھی اس میں موجود ہو اور میں یہ بھی نہیں جانتا کہ اس میں کتنے دینار ہیں اس وقت سوداگر کے پاس ایک شخص سفید ریش اور سفید سر موجود تھا اس نے کہا کہ تھیلی کی مہر توڑو اور رقم تو گنو سوداگر نے کہا کہ تھیلی کی مہر مت توڑو اگر ستر دینار سے ایک پائی بھی کم نکلی تو میں اس لونڈی کو ہرگز نہیں دوں گا اس بزرگ نے کہا میں گن کر پورے دوں گا میں نے تھیلی کی مہر کو توڑ دیا اس میں ستر دینار موجود تھے میں نے ستر دینار دے کر لونڈی کو لے لیا اسے امام محمد باقر

Presented by www.ziaraat.com

علیہ السلام کی خدمت میں لایا امام جعفر صادق علیہ السلام آپؑ کے پاس کھڑے تھے آپؑ نے لونڈی سے دریافت فرمایا تمہارا کیا نام ہے؟ اس نے عرض کیا حمیدہ، فرمایا "حَمِيدَةٌ فِي الدُّنْيَا مَحْمُودَةٌ فِي الْآخِرَةِ" (دنیا میں حمیدہ اور آخرت میں محمودہ ہو) پھر فرمایا کہ مجھے آگاہ کرو کہ تم باکرہ ہو یا ثیبہ؟ اس نے عرض کیا: باکرہ ہوں، آپؑ نے فرمایا: سوداگروں کے ہاتھ جو چیز آتی ہے وہ خراب ہو جاتی ہے، اس نے عرض کیا: سوداگر آتا تھا اور میرے قریب بیٹھتا تھا مگر اللہ تعالیٰ نے اس پر ایک سفید سر اور سفید ریش شخص کو مسلط کر رکھا تھا جو لگاتار اس کو تھپڑ مارتا تھا، حتیٰ کہ میرے پاس سے چلا جاتا تھا اور مجھ سے کوئی چیز نہیں پاتا تھا۔

سوداگر نے کئی مرتبہ ایسا کرنا چاہا، مگر اس بزرگ نے ہر مرتبہ اس کے ساتھ یہی سلوک کیا، آپؑ نے فرمایا: اے جعفرؑ! اس کو اپنے لئے لے لو: اس نیک خاتون کے بطن سے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام پیدا ہوئے۔

ایک واقعہ کی پیش گوئی

(7)......ابو بصیر کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے والد ایک مجلس میں تشریف فرما تھے اور زمین کی طرف نیچے سر جھکا دیا اور اسی حالت میں رہے جتنا کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا، پھر سر اٹھا کر فرمایا اے قوم! اس وقت تمہاری کیا حالت ہو گی، جب ایک شخص چار ہزار آدمی لے کر تمہارے شہر میں داخل ہو کر تین دن تمہیں تلوار سے قتل کرتا رہے گا تم یہ مصیبت اٹھاؤ گے اور اس مصیبت کو دور کرنے کی قدرت نہیں رکھو گے تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں وہ ضرور ہو کر رہے گا اہل

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

مدینہ نے آپؑ کی بات پر کوئی توجہ نہ دی کہنے لگے یہ کبھی نہیں ہوگا، بہت تھوڑے آدمیوں نے مدینہ سے کوچ کیا۔ وہ بھی بنو ہاشم تھے، کیونکہ یہ لوگ آپؑ کی بات کو حق جانتے تھے جب امام محمد باقر علیہ السلام اپنے عیال اور بنو ہاشم کے ساتھ مدینے سے باہر چلے گئے تو نافع بن ارزق نے آکر مدینہ میں تباہی مچادی اور اس کے مقابلے میں آنے والے قتل کیے گئے اور عورتوں کو رسوا کیا گیا، یہ مصیبت اٹھا کر مدینہ کے لوگ کہنے لگے کہ اب ہم نے امام محمد باقر علیہ السلام کی کسی بات کو سنا تو اسے ہرگز رد نہیں کریں گے ہم نے آپؑ کی بات کو سنا اور اس کو آنکھوں سے دیکھ کر تجربہ کیا ہے، کیونکہ یہ اہل بیتؑ نبوت ہیں اور ہمیشہ حق بولتے ہیں۔

امام باقرؑ اور ایک راہب

(8)......امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ عبد الملک بن مروان نے میرے والد محمدؑ بن علیؑ کے پاس کسی شخص کو بھیجا تو میرے باپ تشریف لے گئے اور اپنے ساتھ مجھے لے لیا ہم چل کر مدائن شعیب میں آئے، وہاں ایک عظیم الشان گرجا تھا، گرجے کے دروازے پر لوگ جمع تھے، جنہوں نے خوبصورت اون کے لباس پہن رکھے تھے ہم ان لوگوں کے ساتھ گرجے میں آئے وہاں ایک شخص کو دیکھا جس کے بھوٹے بڑھاپے کی وجہ سے آنکھوں پر گر چکے تھے اس نے ہماری طرف دیکھ کر کہا تم ہم میں سے ہو یا اس امتِ مرحومہ میں سے ہو؟ آپؑ نے فرمایا: میں امتِ مرحومہ میں سے ہوں، اس نے کہا: ان کے علماء سے ہو یا جہال سے؟ آپؑ نے فرمایا: علماء میں سے ہوں۔ شیخ نے کہا: میں آپؑ سے ایک مسئلہ دریافت کرتا ہوں۔ آپؑ نے

Presented by www.ziaraat.com

فرمایا: جو مرضی آئے پوچھو۔ شیخ نے کہا: اہل جنت کے بارے میں بتاؤ کہ جب وہ جنت کی نعمتیں کھائیں گے، تو کیا جنت کی نعمتیں کم ہوں گی؟ آپؑ نے فرمایا: ایسا نہیں ہوگا۔ شیخ نے کہا: اس کی کوئی مثال؟ آپؑ نے فرمایا: تورات، انجیل، زبور اور فرقان سے (حقائق و معارف کو) لیا جاتا ہے لیکن ان میں پھر بھی کمی نہیں ہوتی۔ شیخ نے کہا: آپؑ اس امت کے علماء میں سے ہیں پھر شیخ نے کہا کہ کیا اہل جنت بول و براز کے محتاج ہوں گے۔ آپؑ نے فرمایا: نہیں: شیخ نے کہا: اس کی کوئی مثال؟ آپؑ نے فرمایا: بچہ ماں کے شکم میں کھاتا پیتا رہتا ہے لیکن بول و براز نہیں کرتا۔ شیخ نے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔ پھر اس نے آپؑ سے کئی سوال دریافت کئے اور میرے باپ نے ان کا جواب دیا شیخ نے کہا: فرمائیے وہ دو کون شخص ہیں جو ایک وقت میں پیدا ہوئے اور ایک ہی وقت میں مر گئے، ایک ایک سو پچاس سال زندہ رہا اور ایک صرف پچاس سال یہ لوگ کون تھے ان کا کیا قصہ ہے؟ آپؑ نے فرمایا: یہ عزیز اور عزیر ہیں، اللہ تعالیٰ نے عزیز کو بیس سال نبوت سے مکرم کیا، پھر اسے سو سال موت دے دی پھر اس کو زندہ کیا اس کے بعد وہ تیس سال زندہ رہے اور ایک ہی وقت میں مر گئے۔ یہ سن کر شیخ بے ہوش ہو کر گر پڑا اور میرے والد کھڑے ہوئے اور گرجے سے باہر نکل آئے، پھر ایک جماعت گرجے سے باہر نکل کر ہمارے پاس آئی اور کہا کہ ہمارے شیخ آپ کو بلاتے ہیں میرے باپ نے فرمایا: مجھے تمہارے شیخ کی ضرورت نہیں ہے: اگر اسے ضرورت ہے تو وہ ہمارے پاس آجائے وہ اسے جا کر لے آئے پھر شیخ میرے والد کے سامنے بیٹھ گیا۔ شیخ نے کہا: آپؑ کا کیا نام ہے؟

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

آپؑ نے فرمایا: محمدؐ۔ شیخ نے کہا: آپ وہ محمدؐ ہیں جو نبی ہیں؟ آپؑ نے فرمایا: نہیں، آپ کی بیٹی کا فرزند ہوں۔ شیخ نے کہا: آپؑ کی والدہ کا کیا نام ہے؟

آپؑ نے فرمایا: فاطمہؑ۔ شیخ نے کہا: آپؑ کے باپ کا کیا نام ہے؟

آپؑ نے فرمایا: علیؑ۔ شیخ نے کہا: ایلیا (عبرانی میں علیؑ کو کہتے ہیں)

آپؑ نے فرمایا: ہاں۔ شیخ نے کہا: آپؑ کے والد شبرؑ کے فرزند تھے یا شبیرؑ کے؟

آپؑ نے فرمایا: میرے والد شبیرؑ کے فرزند تھے۔

شیخ نے کہا: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ جَدَّكَ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ

ہم سفر طے کر تے ہوئے عبد الملک کے پاس آ گئے (ایک روایت کی رو سے ہشام) جب ہم پہنچے تو وہ تخت سے اتر کر میرے والد کے استقبال کو آیا اور کہا مجھے ایک مسئلہ درپیش ہے جسے اس امت کے عالم نہیں جانتے۔ مجھے اس بارے میں آگاہ فرمایئے جس دن اس امت نے اپنے اس امام کو جس کی اطاعت واجب تھی قتل کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو کون سی عبرت دکھائی؟ آپؑ نے فرمایا: عبرت یہ تھی کہ جو پتھر بھی اٹھاتے تھے اس کے نیچے سے تازہ خون جوش مارتا ہوا ملتا تھا عبد الملک نے میرے باپ کے سر کو بوسہ دیا اور کہا آپؑ نے سچ فرمایا اس دن یہی ہوا تھا جس دن آپؑ کے باپ امام حسینؑ بن علیؑ بن ابی طالب قتل ہوئے تھے میرے باپ نے فرمایا: اس وقت مروان کے دروازے پر ایک عظیم پتھر رکھا ہوا تھا اس نے اس کے اٹھانے کا حکم دیا تو ہم نے اس کے نیچے جوش مارتا ہوا خون دیکھا تھا، نیز باغ میں ایک حوض ہے جس کے کنارے سیاہ پتھروں سے بنے ہوئے ہیں میں نے ان پتھروں کو الگ کرنے کا حکم دیا اور ان

Presented by www.ziaraat.com

کے بجائے سفید پتھر لگانے کا حکم دیا، یہ اس دن کی بات ہے جس دن امام حسین علیہ السلام قتل ہوئے تو ہم نے ان پتھروں کے نیچے کھولتا ہوا خون دیکھا تھا عبدالملک نے کہا، کیا آپ ہمارے ہاں قیام فرمائیں گے یا واپس تشریف لے جائیں گے؟ آپ نے فرمایا: میں اپنے نانا کی قبر پر واپس جاؤں گا اس نے جانے کی اجازت دے دی، ہمارے جانے سے پہلے ہر منزل پر اطلاع کرا دی کہ نہ ہمیں کھانا دیا جائے اور نہ ہی ہمیں اترنے دیا جائے حتیٰ کہ ہم لوگ اسی حالت میں بھوک سے مر جائیں، جس منزل پر ہم وارد ہوتے ہمیں بھگا دیا جاتا جب سارا راستہ ختم ہو گیا ہم مدین شعیب پہنچے اور اس شہر کے تمام دروازے بند کیے جا چکے تھے، میرے والد پہاڑ پر تشریف لے گئے وہاں سے شہر دکھائی دیتا تھا آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی "وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ إِنِّي أَرَاكُمْ بِخَيْرٍ إِنِّي أَخَافُ عَذَابَ يَوْمٍ مُحِيطٍ يَا قَوْمِ أَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ بَقِيَّتُ اللَّهِ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ"

"ہم نے اہل مدین کے پاس ان کے بھائی شعیب کو بھیجا جس نے کہا ایک خدا کی عبادت کرو، ناپ تول کم نہ کرو، میں تمہیں اچھائی کی دعوت دیتا ہوں کہیں تم کو عذاب نہ گھیرے پوری طرح ناپا تولا کرو، لوگوں کی چیز کم نہ کیا کرو زمین پر فساد برپا نہ کیا کرو،

اللہ تعالیٰ کی باقی چیز تمہارے لیے ہے اگر تم مومن بن جاؤ"۔

پھر آپؑ نے آواز بلند سے فرمایا: خدا کی قسم! ہم بقیۃ اللہ ہیں ہمارے آپ نے اور حالات کی شیخ کو خبر دی گئی، اسے ہمارے باپ کے پاس اٹھا کر لائے ساتھ ہی بہت سا کھانا بھی لائے ہماری خوب مہمانی کی پھر حاکم نے شیخ کو قید کرنے کا حکم دیا اور اسے عبد الملک کے پاس لانے کی خاطر قید کیا گیا کیونکہ اس نے عبدالملک کے حکم کی مخالفت کی تھی امام جعفر صادقؑ نے فرمایا مجھے اس بات سے غم لاحق ہوا اور میں رو پڑا میرے والد نے فرمایا: شیخ کو عبدالملک سے کوئی خوف نہیں ہے وہ عبدالملک کے پاس نہیں پہنچے گا یہ پہلی ہی منزل پر بچ جائے گا، ہم لوگ بڑی تکلیف سے واپس مدینہ پہنچے۔

☆☆☆☆☆

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

باب ہشتم

امام جعفر صادقؑ کے معجزات

استجابت واعجاز دعا

(1)...... محمد بن عیسیٰ کہتے ہیں بکر بن محمد ازدی نے بیان کیا ہے کہ ہم مکہ کے سفر پر تھے جب مقام ربذہ میں پہنچے تو میرے ایک قرابتدار کو جنون لاحق ہوگیا۔ جب ہم امام جعفر صادقؑ کے پاس پہنچے تو ہم نے آپؑ سے اس کا تذکرہ کیا اور اس کے لئے دعا کی التجاء کی آپؑ نے دعا فرمائی بکر بن محمد کہتے ہیں جس وقت اسے جنون لاحق ہوا ہم نے اسے دیکھا تھا اور اب جب کہ اسے آفاقہ ہوگیا تب بھی اسے دیکھا (وہ بالکل صحت مند تھا) (قرب الاسناد ص ۱۱) ○...... نوٹ: ربذہ مدینہ سے تین میل کے فاصلہ پر ایک قریہ ہے جو حجاز جاتے ہوئے ذات عرق کے قریب پڑتا ہے یہیں پر صحابی رسولؐ ابوذرؓ کی قبر ہے جن کو حضرت عثمان نے مدینہ بدر کر کے وہاں بھیج دیا تھا اور آپ نے وہیں انتقال فرمایا یہ ایک بالکل بنجر اور ناقابل کاشت علاقہ تھا یہاں کوئی آبادی نہ تھی بعد میں کچھ لوگ حضرت ابوذرؓ کی قبر کے آس پاس آباد ہوگئے۔ اور پھر ۳۱۹ھ تک یہ علاقہ آباد رہا مگر جب قرامطہ نے خروج کیا تو جس طرح انہوں نے دوسرے آثار کو مٹایا اسی طرح اسے بھی اجاڑ دیا ○...... سدیر صیرفی کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں ایک عورت نے حاضر ہو کر کہا مولا میں آپؑ پر قربان میرے ماں باپ بلکہ میرا پورا خاندان آپؑ اہل بیتؑ سے تولا اور دوستی کا دم بھرتا ہے

Presented by www.ziaraat.com

آپؑ نے فرمایا تو سچ کہتی ہے مگر یہ بتا تو چاہتی کیا ہے؟ اس عورت نے عرض کیا، میرے بازو میں ایک زخم ہو گیا ہے دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ اسے اچھا کر دے۔ آپ نے دعا فرمائی کہ پروردگار! تو گونگے اور بہرے تک کو ٹھیک کر دیتا ہے تو بوسیدہ ہڈیوں میں بھی دوبارہ جان ڈال دیتا ہے تو اس کے مرض کو دفع فرما کر صحت و عافیت کا لباس اس طرح پہنا دے کہ وہ میری دعا کے اثر کو دیکھ لے یہ عورت کہتی ہے کہ جب میں وہاں سے اٹھتی تو میرا زخم بالکل ہی ٹھیک ہو گیا تھا (امالی شیخ طوسی ص

(۲۵۹ ...... سلیمان بن خالد کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ کہیں تشریف لے جا رہے تھے آپؑ کے ہمراہ ابو عبداللہ بلخی بھی تھا جب آپؑ ایک ایسے کھجور کے درخت کے پاس پہنچے جس پر پھل وغیرہ کچھ نہ تھے تو آپؑ نے اس کو مخاطب کر کے فرمایا اے اپنے رب کی بات سننے اور اس کی اطاعت کرنے والے کھجور کے درخت! اللہ نے تجھے جو کچھ عطا فرمایا ہے اس میں سے کچھ ہمیں بھی کھلا دے۔ راوی بیان کرتا ہے کہ آپؑ کے یہ فرماتے ہی اس درخت سے مختلف رنگ کے رطب گرنے لگے اور ہم لوگوں نے خوب شکم سیر ہو کر کھائے بلخی نے یہ دیکھ کر کہا مولا! میں آپؑ پر قربان حضرت مریمؑ کی طرح یہ بات اللہ نے آپؑ کے لئے بھی پسند فرمائی۔ (بصائر الدرجات ج ۵ باب ۱۲ ص ۷۹، مناقب ج ۳ ص ۳۶۶)

علم الاخبار

(2) ..... داؤد ابن کثیر رقی کہتے ہیں کہ ہمارے اصحاب میں سے ایک شخص حج پر گیا واپسی پر امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا مولا میرے ماں باپ

Presented by www.ziaraat.com

آپؑ پر قربان ہوں میری زوجہ کا انتقال ہو گیا ہے اور اب میں تنہا رہ گیا ہوں، آپؑ نے فرمایا، کیا تم اس سے محبت کرتے تھے؟ اس نے کہا، جی ہاں، میں آپؑ پر قربان آپؑ نے فرمایا، اچھا اپنے گھر واپس جاؤ وہ بھی عنقریب پلٹ آئے گی اور جب تم پہنچو گے تو وہ کھانا کھا رہی ہوگی۔ راوی بیان کرتا ہے کہ جب میں اپنے گھر پہنچا اور داخل خانہ ہوا تو دیکھا کہ وہ واقعاً بیٹھی ہوئی کھانا کھا رہی ہے۔ (بصائر الدرجات ج ۶ باب ۲ص ۲۷) دوسری حدیث کے آخر میں ہے کہ اس کی زوجہ کے سامنے طبق رکھا ہوا تھا جس میں کھجور اور منقی تھا (مناقب ج ۳ ص ۲۱۵) محمد بن احمد کہتے ہیں کہ کچھ اہل خراسان کے لوگ امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپؑ نے بغیر کسی کے سوال کیے ہوئے ارشاد فرمایا جو شخص غصب اور چوری سے مال جمع کرے گا تو اللہ اس مال کو ہلاکت کے ذریعے سے برباد کر دے گا۔ لوگوں نے کہا ہم آپؑ کی بات نہیں سمجھے۔ آپؑ نے فرمایا، ایک ہوا آئے گی اور سب کو اڑا کر لے جائے گی۔ (کتاب نوادر الحکمۃ)

رطب کا واقعہ

(3)...... راوی کہتا ہے کہ میں نے ابی سدیر سے سنا اس نے کہا میں نے ایک مرتبہ خواب میں جناب رسولؐ خدا کو دیکھا کہ آپؐ کے سامنے ایک طبق رکھا ہوا ہے اور ایک رومال سے ڈھکا ہوا ہے میں نے قریب جا کر رسولؐ خدا کو سلام کیا آپؐ نے جواب سلام دیا پھر آپؐ نے طبق کے اوپر سے رومال اٹھایا دیکھا کہ اس میں رطب ہیں آپؐ نے تناول فرمانا شروع کیا میں نے آپؐ کے قریب پہنچ کر عرض کیا یا رسولؐ

Presented by www.ziaraat.com

اللہ ایک رطب مجھے بھی عنایت کردیں آپؐ نے اس میں سے ایک رطب عنایت فرمایا میں نے اسے کھایا اور اس کے بعد پھر عرض کیا یارسولؐ اللہ ایک رطب اور عنایت فرمادیں آپؐ نے ایک رطب اور عنایت فرمادیا میں نے اسے بھی کھالیا اور اسی طرح ایک ایک کر کے آپؐ نے مجھے آٹھ رطب دیئے اور میں نے کھا لیے میں نے مزید مانگا تو آپؐ نے فرمایا بس اتنا ہی تیرے لئے کافی ہے۔ یہ دیکھ کر میری آنکھ کھل گئی دوسرے دن میں امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپؑ کے سامنے ایک طبق ہے رومال سے ڈھکا ہوا رکھا ہے اور بالکل ویسا ہی ہے جیسا کہ جناب رسولؐ خدا کے سامنے میں نے دیکھا رکھا ہوا دیکھا تھا میں نے بڑھ کر آپؑ کو سلام کیا آپؑ نے جواب سلام دیا اور طبق سے رومال ہٹایا تو اس میں رطب تھے آپؑ تناول فرمانے لگے یہ دیکھ کر مجھے بڑا تعجب ہوا اور عرض کیا میں آپؑ پر قربان ایک رطب مجھے عنایت فرمادیجیے آپؑ نے ایک رطب عطا فرمایا میں نے اسے کھالیا پھر عرض کیا ایک رطب اور عطا فرمادیجیے آپؑ نے ایک رطب اور عطا فرمادیا اسی طرح ایک ایک کر کے میں نے آٹھ رطب آپؑ سے لے لیے اس کے بعد عرض کیا کہ ایک رطب اور عنایت فرمادیجیے آپؑ نے فرمایا "اگر میرے جد نے اس سے زیادہ دیا ہوتا تو میں بھی دے دیتا" اب میں نے اپنا خواب آپؑ سے بیان کیا تو آپؑ اسی طرح مسکراتے رہے جیسے کہ یہ سب کچھ آپؑ کو پہلے ہی سے معلوم تھا۔ (امالی شیخ طوسی ص ۷۰)

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

ہر جمعرات اعمال نامے امامؑ کے سامنے

(4)..... ابن کثیر رقی کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر تھا آپؑ نے بغیر کچھ پوچھے خود فرمایا! اے داؤد جمعرات کے دن تمہارے اعمال میرے سامنے پیش ہوئے اس میں میں نے تمہارے اس عمل کو بھی دیکھا جو حسن سلوک تم نے اپنے ابن عم سے کیا جسے دیکھ کر مجھے خوشی ہوئی اگرچہ میں جانتا ہوں کہ اس کی مدت حیات ختم اور عمر کی رسی جلد قطع ہونے والی ہے داؤد کہتے ہیں کہ میرا ایک چچازاد بھائی میرا سخت دشمن اور بڑا ہی متعصب انسان تھا مجھے خبر ملی کہ وہ اور اس کے عیال پریشان حال ہیں تو میں نے مکہ جانے سے پہلے ان کے اخراجات کے لئے کچھ رقم بھیج دی تھی جب میں مدینے پہنچا تو امام جعفر صادقؑ نے اس کے مرنے کی خبر مجھے دی۔

(امالی شیخ طوسی ص ۲۹۳)

جن مطیع امامؑ

(5)..... مفضل بن عمر کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں کچھ رقم خراسان سے آپؑ کے دو اصحاب کے ذریعہ سے بھیجی گئی اور وہ دونوں مسلسل اس رقم کی نگرانی کرتے ہوئے مقام رے سے گذرے تو ان دونوں کے ساتھیوں میں سے کسی نے دو ہزار درہموں کی ایک تھیلی اور ان کے حوالے کر دی کہ اسے بھی امام تک پہنچا دیں وہ دونوں اس تھیلی کو روزانہ سامان کھول کر دیکھ لیا کرتے تھے کہ کہیں گم نہ ہو جائے اسی طرح وہ مدینہ کے قریب پہنچے تو ان دونوں میں سے ایک نے کہا آؤ ذرا پھر ایک مرتبہ

Presented by www.ziaraat.com

اس تھیلی کو دیکھ لیں اب جو دیکھا تو وہی تھیلی غائب ہے باقی تمام رقوم موجود ہیں ایک شخص کہنے لگا کہ اب ہم امام جعفر صادقؑ کو کیا جواب دیں گے وہ تو ایک امانت تھی دوسرے نے جواب دیا کہ مولا بڑے کریم ہیں مجھے امید ہے کہ جو کچھ ہمیں کہیں گے اس کا ان کو خود بھی علم ہوگا الغرض یہ دونوں جب مدینہ پہنچے اور کل رقوم آپؑ کی خدمت میں پیش کی تو آپؑ نے خود ہی دریافت فرمایا کہ وہ رے والے شخص کی تھیلی کہاں ہے انہوں نے سارا قصہ بیان کیا آپؑ نے فرمایا! اگر تم اس تھیلی کو دیکھو گے تو پہچان لو گے؟ انہوں نے کہا جی ہاں آپؑ نے آواز دی اے کنیز ذرا فلاں فلاں رنگ کی تھیلی تو لے آ۔ کنیز وہ تھیلی نکال لائی، اور آپؑ نے ان کو وہ تھیلی دکھائی اور فرمایا پہچان لو یہ ہے وہ تھیلی۔ انہوں نے فوراً پہچان کر کہا جی ہاں یہی وہ گم شدہ تھیلی ہے۔

آپؑ نے فرمایا کہ اس میں تمہارا قصور نہیں ہے بلکہ مجھے ایک رقم کی ضرورت ہوئی تو میں نے گذشتہ شب ایک جن سے رقم مہیا کرنے کے لئے کہا تو وہ تمہارے سامان میں سے یہ تھیلی نکال کر لے آیا۔ (بصائر الدرجات جلد۲ باب ۱۸ ص ۲۷)

زنادقہ کے ظہور کی پیشین گوئی

(6)...... حماد بن عثمان کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے سنا آپؑ نے فرمایا، ۱۲۸ھ میں زندیقوں کا ظہور ہوگا اسے میں نے مصحف فاطمہ میں لکھا ہوا دیکھا ہے۔

(بصائر الدرجات ج ۳ باب ۱۴ ص ۴۲) نوٹ! غالباً زنادقہ سے مراد ابن ابی العوجا اور اس کے ساتھی ہیں جو آپؑ کے زمانہ کے وسط میں ظاہر ہوئے تھے۔

Presented by www.ziaraat.com

صحیفے میں شیعوں کے نام

(7)......ابن ابی حمزہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ رات کے وقت ابو بصیر (جو نابینا ہو چکے تھے) کا ہاتھ پکڑ کر امام جعفر صادقؑ کی ڈیوڑھی کی طرف لے کر چلا راستہ چلنے کے دوران انہوں نے مجھ سے کہا کہ تم کچھ نہ بولنا جب ڈیوڑھی پر پہنچے تو ابو بصیر نے کھنکھارا اور اندر سے امام جعفر صادقؑ نے اپنی کنیز کو آزاد دے کر فرمایا کہ دروازے پر ابو محمد آئے ہوئے ہیں ان کو بلا لے راوی بیان کرتا ہے کہ جب ہم اندر داخل ہوئے تو دیکھا کہ آپؑ کے سامنے ایک چراغ روشن ہے اور ایک ٹوکری کھلی ہوئی ہے یہ دیکھ کر قدرتی طور پر مجھ پر رعب طاری ہو گیا اور میں کانپنے لگا آپؑ نے سر اقدس اٹھا کر فرمایا، کیا تم بزاز ہو؟ میں نے عرض کیا، جی ہاں، میں آپؑ پر قربان یہ سن کر آپؑ نے ایک کوہستانی چادر جو تکیہ پر پڑی ہوئی تھی میری طرف بڑھائی اور فرمایا اسے لپیٹ لو میں نے لپیٹ لیا آپؑ نے ایک کتاب دیکھتے ہوئے پھر مجھ سے پوچھا، کیا تم بزاز ہو؟ آپؑ کے اس سوال پر میں مزید کانپنے لگا اور جب ہم آپ علیہ السلام سے رخصت ہو کر باہر آئے تو میں نے ابو بصیر سے کہا، اے ابو محمد! آج کی رات جو کچھ میں نے دیکھا وہ اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا میں نے دیکھا امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے ایک ٹوکری رکھی ہوئی ہے جس میں سے ایک کتاب نکالی اور اسے کھول کر دیکھنے لگے جب آپ علیہ السلام اس کو دیکھ رہے تھے تو مجھ پر خوف طاری ہو رہا ہے۔ یہ سن کر ابو بصیر نے اپنا سر پیٹ لیا اور کہا وائے ہو تجھ پر تو نے مجھے اسی وقت کیوں نہیں بتایا؟ یہ تو وہی کتاب تھی جس میں شیعوں کے نام لکھے ہوئے تھے اگر تم نے

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

بتایا ہوتا تو میں تمہارے متعلق ان سے پوچھ لیتا کہ ان کا نام بھی اس کتاب میں ہے یا نہیں۔ (بصائرالدرجات جلد۴ باب ۳ ص۴۶)

باطن کا علم

(8)...... ہمارے بعض اصحاب سے ایک کہتے ہیں کہ میں کچھ مال امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں پیش کرنے کے لیے لے گیا اور دل میں کہا کہ بہت سا مال دے رہا ہوں جب میں آپؑ کی خدمت میں پہنچا تو آپؑ نے اپنے غلام کو آواز دی اور فرمایا کہ مکان کے ایک کونے میں ایک طشت رکھا ہوا ہے اسے لے آؤ جب طشت آیا تو آپؑ نے کچھ کلمات پڑھے تو طشت سے اس قدر دینار گرے کہ میرے اور غلام کے درمیان ایک ڈھیر لگ گیا۔ آپؑ نے فرمایا کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ تمہارے مال کثیر کے ہم محتاج ہیں؟ ہم تمہارا مال اس لئے قبول کر لیتے ہیں تاکہ تمہیں (تمہارے مال کو) طاہر کر دیں۔ (الخرائج والجرائح ص۲۳۳)

پہاڑ چلنے لگا

(9)...... عبدالرحمٰن بن حجاج کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ امام جعفر صادقؑ کے ساتھ مکہ سے مدینہ کے درمیان سفر کر رہا تھا آپؑ خچر پر سوار تھے اور میں اپنے گدھے پر تھا (تیسرا اور کوئی نہ تھا) میں نے عرض کیا مولا یہ بتائیں کہ امام کی کیا پہچان ہے؟ فرمایا اے عبدالرحمٰن امام اگر اس پہاڑ سے اشارۃً کہہ دے کہ تو اپنی جگہ سے حرکت کر تو وہ اپنی جگہ چھوڑ دے گا۔ جب میں نے اس پہاڑ کی طرف دیکھا تو وہ واقعاً اپنی جگہ چھوڑ

Presented by www.ziaraat.com

کر چل پڑا آپؑ نے پہاڑ کی طرف مخاطب کر کے فرمایا کہ میں نے تجھے حکم نہیں دیا تھا کہ تو اپنی جگہ سے حرکت کر۔ (الخرائج والجرائح ص ۲۳۴)

رقعہ پر تحریر

(10)...... محمد بن مسلم کہتے ہیں کہ میں امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر تھا کہ معلّی بن خنیس آپؑ کی خدمت میں روتے ہوئے آئے۔ آپؑ نے ان سے سبب گریہ دریافت فرمایا۔ معلّی نے جواب میں عرض کیا کہ مولا کچھ لوگ باہر کھڑے ہوئے کہہ رہے ہیں کہ فضیلت میں ہم سے افضل کوئی نہیں ہے بلکہ ہم سب برابر ہیں۔ یہ سن کر آپؑ نے قدرے سکوت فرمایا، پھر آپؑ نے کھجوروں کا ایک طبق منگوایا اس میں سے ایک کھجور اٹھا کر اس کے دو ٹکڑے کیے کھجور تناول فرمائی اور اس کی گٹھلی کو زمین پر ڈال دیا وہ فوراً درخت بن گئی دیکھتے ہی دیکھتے اس پر پھل بھی آ گئے آپؑ نے اس میں سے ایک پھل توڑا اس کو درمیان سے دو ٹکڑوں میں تقسیم کیا تو اس کے اندر سے ایک رقعہ برآمد ہوا وہ رقعہ آپؑ نے معلّی کو دیا اور فرمایا اس کو پڑھو معلّی نے پڑھا تو اس پر لکھا تھا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ الْمُرْتَضٰی، اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ اور اسی طرح ترتیب سے امام آخر الزمانؑ تک اسماء مذکور تھے (الخرائج والجرائح ص ۲۳۴)

(11)...... ابو مریم مدنی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حج کے ارادے سے چلا اور مقامِ شجرہ کے قریب پہنچا میں اپنے گدھے پر سوار تھا دل میں کہا کہ جلدی پہنچ کر سب کے

Presented by www.ziaraat.com

ساتھ باجماعت نماز ادا کروں مگر جب پہنچا تو دیکھا کہ لوگ نماز پڑھ رہے ہیں اور امام جعفر صادق دوش پر ردا ڈالے ہوئے تسبیحات میں مشغول ہیں مجھے دیکھ کر آپ نے فرمایا اے ابومریم اتم نے نماز پڑھ لی میں نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا، نماز پڑھ لو میں نے نماز ادا کی پھر وہاں سے ہم لوگ چلے میں آپ کے محمل کے ساتھ ساتھ تھا میں نے سوچا کہ آج مولا سے تخلیہ کا موقع ملا ہے لہٰذا جی بھر کے جو مسائل چاہوں گا آپ سے دریافت کروں گا۔ آپ نے فرمایا اے ابومریم؟ کیا تم میرے محمل کے ساتھ ہی چل رہے ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں (اس وقت آپ کی سواری پر محمل کے پیچھے آپ کا غلام سالم بیٹھا ہوا تھا) آپ نے مجھے دیکھا کہ میں کچھ بے چین سا ہوں۔ آپ نے دریافت کیا کہ اے سالم کیا تمہارے پیٹ میں کچھ تکلیف ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں، آپ نے فرمایا گذشتہ شب تم نے مچھلی کھائی تھی؟ میں نے عرض کیا جی ہاں، آپ نے فرمایا اس کے بعد کھجوریں بھی کھائی تھیں یا نہیں؟ میں نے عرض کیا جی نہیں؟ آپ نے فرمایا اگر اس کے بعد تم نے کھجوریں کھائی ہوتی تو یہ مچھلی ضرررساں نہ ہوتی۔ الغرض ہم لوگ چلتے رہے اور زوال کے وقت آپ سواری سے اترے اور غلام سے فرمایا کہ وضو کے لئے پانی لاؤ، وہ پانی لایا آپ نے وضو فرمایا قریب ہی ایک درخت کا تنا تھا آپ علیہ السلام اس تنے کے نزدیک گئے اور فرمایا اے تنے اللہ نے تیرے اندر جو کچھ پیدا کیا ہے اس میں سے کچھ ہمیں بھی کھلا دے۔ ابومریم کہتا ہے کہ آپ علیہ السلام کے یہ فرماتے ہی اس درخت کے تنے میں ایک جنبش پیدا ہوئی اور سرسبز ہو گیا شاخیں ان میں شگوفے اور پھر پھل پختہ ہو گئے آپ

Presented by www.ziaraat.com

علیہ السلام نے اس میں سے خود بھی تناول فرمائے اور مجھے کھلائے (اور یہ سب کچھ چشم زدن میں ہو گیا) (الخرائج والجرائح ص ۲۳۴)

لوگوں کے افعال واعمال کا علم

(12) ..... عمر بن اذینہ نے عبداللہ نجاشی سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ پیشاب کے بعد استنجاء کرتے وقت مجھے شک ہوا کہ میرا جبہ نجس ہو گیا میں نے سردی کی رات میں اس کو پانی میں ڈبو دیا جب امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؑ نے فرمایا، سنو! پوستین کا جبہ تم نے پانی میں ڈبو دیا تو وہ خراب ہو جائے گا۔ (بصائر الدرجات ج ۵ باب ۱۰ ص ۶۵) ٭..... ابراہیم بن مہزم کہتے ہیں کہ میں ایک دن رات کو امام جعفر صادقؑ کی خدمت سے نکل کر اپنے گھر مدینہ میں واپس آیا تو میرے اور میری والدہ کے درمیان کسی بات پر تیز زبانی ہو گئی۔ دوسرے دن جب میں نے ظہر کی نماز پڑھی اور امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں آیا تو آپؑ نے فرمایا اے مہزم! تجھے کیا ہو گیا تھا کہ تو نے گذشتہ رات اپنی والدہ کو سخت سست کہا کیا تجھے معلوم نہیں کہ اس کا بطن تمہارا جائے سکونت اس کی آغوش تمہارا گہوارہ اور اس کے پستان تمہارے دودھ پینے کے برتن رہ چکے ہیں۔ میں نے عرض کیا، جی ہاں یہ تو درست ہے آپؑ نے فرمایا آئندہ اس پر کبھی ناراض نہ ہونا۔ (بصائر الدرجات ج ۵ باب ۱۱ ص ۱۱) ٭..... حارث بن حصیرہ ازدی کہتے ہیں کہ ایک شخص کوفہ سے خراسان آیا اس نے لوگوں کو امام جعفر صادقؑ کی ولایت کی طرف دعوت دی ایک گروہ نے اس کی

Presented by www.ziaraat.com

دعوت قبول کی اور اطاعت کی دوسرے گروہ نے بالکل انکار کردیا تیسرے گروہ نے توقف کیا اور پرہیز سے کام لیا اس کے بعد ہر گروہ میں سے ایک ایک آدمی مل کر امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں آئے اور ان میں سے ایک شخص نے گفتگو شروع کی جو توقف اور پرہیز کا قائل تھا اور یہی وہ شخص تھا جس نے ایک شخص کی کنیز سے منہ کالا کرلیا تھا۔ راوی بیان کرتا ہے کہ جب یہ اور ہم لوگ امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں پہنچے تو اس نے اس طرح گفتگو کا آغاز کیا جناب اللہ آپؑ کا بھلا کرے کوفہ سے ایک شخص آیا اس نے آپؑ کی اطاعت کی طرف ہمیں دعوت دی ہم میں سے ایک گروہ نے اس کی دعوت قبول کرلی دوسرے گروہ نے انکار کردیا تیسرے گروہ نے توقف اور پرہیز سے کام لیا۔ آپؑ نے دریافت فرمایا تمہارا ان میں کس گروہ سے تعلق ہے؟ اس نے جواب دیا کہ میرا تعلق توقف اور پرہیز کرنے والوں سے ہے۔ آپؑ نے فرمایا، مگر تمہارا توقف اور ورع تو فلاں رات میں جاتا رہا تھا۔ یہ سن کر وہ شخص اپنے اعتقاد میں مشکوک ہوگیا۔ (بصائر الدرجات ج ۵ باب ۱۱ص ۶۶) عمار سجستانی کہتے ہیں کہ عبداللہ نجاشی عبداللہ بن الحسن کا تبع اور زیدیہ فرقہ سے تعلق تھا اتفاقاً تم اور وہ دونوں مکہ گئے وہ عبداللہ بن حسن سے ملنے گیا اور میں امام جعفر صادقؑ کے پاس آیا۔ اس کے بعد اس نے مجھ سے کہا کہ تم اپنے امامؑ سے مجھے ملنے کی اجازت دلا دو۔ میں نے اس کی یہ گذارش امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں جا کر پیش کی۔ آپؑ نے فرمایا اس کو بلا لو۔ جب وہ آیا تو آپؑ نے اس سے دریافت فرمایا تاؤ تم نے ایسا کیوں کیا یاد کرو کہ فلاں دن تم ایک شخص کے مکان کے قریب سے گذر رہے تھے کہ مکان کے پرنالہ

Presented by www.ziaraat.com

سے پانی گرا تو تم نے صاحب خانہ سے پوچھا یہ پانی کیسا تھا؟ تو اس نے کہا نجس تھا تم اس دن اونی کپڑا پہنے ہوئے تھے یہ سن کر تم جلدی سے اپنے لباس کے منبر میں کود پڑے تمہیں اس حال میں دیکھ کر ہر طرف سے بچے جمع ہو گئے اور تم پر ہنسنے اور تمہارا مذاق اڑانے لگے۔ عمار بیان کرتا ہے کہ یہ سن کر وہ شخص میری طرف متوجہ ہوا اور بولا تم نے میرا یہ واقعہ امام جعفر صادقؑ کو کیوں بتایا؟ میں نے کہا خدا کی قسم میں نے ان سے ایک لفظ بھی نہیں کہا۔ جب ہم لوگ آپؑ کے پاس سے نکلے تو اس نے کہا اے عمار ابھی اب میرے بھی امام ہیں ان کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے۔ (بصائر الدرجات ج ۵ باب ۱۱ ص ۶۶، مناقب ج ۳ ص ۳۴۸، الخرائج والجرائح ص ۲۴۲) ○..... شعیب عرقوقی نے کہا ایک شخص نے امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں ایک ہزار درہم بھیجے تو میں نے کہا میں یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ امام جعفر صادقؑ کو ان کے دیگر اہل خاندان پر کیا فوقیت اور فضیلت حاصل ہے۔ اس نے کہا، اگر یہ چاہتے ہو تو اس میں سے پانچ درہم نکال کر اپنی اندرونی جیب میں رکھ لینا اور اپنے پانچ درہم اس میں ملا دینا تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ ان میں کیا فضیلت اور فوقیت ہے۔ الغرض میں نے پانچ درہم اس میں سے نکال کر اپنے پانچ درہم ملا دیے اور لے کر امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں آیا آپؑ نے ساری رقم پھیلا دی اور اس میں سے وہ پانچ درہم نکال کر کہا یہ پانچ درہم تیرے ہیں انہیں واپس لے لو اور ہمارے پانچ درہم جیب سے نکال دو (بصائر الدرجات ج ۵ باب ۱۱ ص ۶۶ مناقب ج ۳ ص ۳۵۴، کشف الغمہ ج ۲ ص ۱۸۵)

Presented by www.ziaraat.com

آلِ محمد علیہم السلام کو دھوکا نہ دو

(13)...... صفوان کہتے ہیں جعفر بن محمد بن اشعث نے بیان کیا ہے تم جانتے ہو کہ میں امام جعفر صادقؑ کی امامت کا قائل کیوں ہوا اور مجھے ان کی معرفت کیسے حاصل ہوئی جب کہ ان کے بارے میں مجھے کوئی علم نہ تھا جیسا کہ ہمارے علاوہ دوسرے لوگ جانتے ہیں۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے پوچھا وہ کیسے؟ اس نے کہا ابو جعفر یعنی ابو دوانیق نے میرے والد محمد بن اشعث سے کہا اے محمد! میں ایک ایسا آدمی چاہتا ہوں جو ذرا عقل رکھتا ہو تا کہ وہ میرا ایک کام کر دے۔ میرے والد نے جواب دیا، ہاں ہاں ایسا آدمی موجود ہے میرے ماموں ابن مہاجر ہی ہیں جو بہت ہوشیار آدمی ہیں۔ اس نے کہا اچھا ان کو بلاؤ۔ میرے والد نے ان کو بلایا تو ابو جعفر نے کہا اے ابن مہاجر! یہ رقم لو اور یہ لے کر مدینہ جاؤ اور یہ ساری رقم عبداللہ بن حسن اور ان کے خاندان والے جن میں جعفر بن محمد بھی ہوں کو دو اور کہو کہ میں ایک مرد مسافر ہوں خراسان سے آیا ہوں وہاں آپ کے شیعوں میں سے کچھ لوگوں نے یہ رقم آپ سب کے لئے بھیجی ہے اور کہا ہے کہ ان لوگوں میں سے ہر شخص کو ان شرائط پر رقم دینا جب وہ رقم لے لیں تو کہنا کہ میں ایک مسافر ہوں اس لئے اس رقم کی وصول یابی کی رسید بھی چاہتا ہوں تا کہ سند رہے۔ راوی بیان کرتا ہے کہ ان کی ہدایت کے ساتھ ابن مہاجر رقم لے کر مدینہ پہنچا اور یہاں سے جب واپس ابو جعفر کے پاس پہنچا تو وہاں ابن اشعث بھی بیٹھا ہوا تھا ابو جعفر نے پوچھا بتاؤ کیا کر آئے ہو۔ اس نے

کہا میں ان لوگوں کے پاس گیا اور آپ کی ہدایات پر پوری طرح عمل کیا اور یہ رسیدیں ہیں اس رقم کی جو انہوں نے مجھ سے وصول کی ہے لیکن جب جعفرؑ بن محمدؑ کے پاس پہنچا تو وہ مسجد رسولؐ میں مشغول نماز تھے میں نماز ختم ہونے کے انتظار میں وہیں ایک طرف جا بیٹھا اور دل میں کہا جب یہ نماز سے فارغ ہو کر واپس ہوں گے تو ان سے بالکل وہی کہوں گا جو کچھ دوسروں سے کہا تھا۔ الغرض جعفرؑ بن محمدؑ نے جلدی نماز تمام کی پھر پلٹ کر مجھے دیکھا اور فرمایا "اے شخص اللہ سے خوف کر اور ہم آل محمدؑ کو دھوکہ نہ دے اور اپنے حاکم سے جا کر کہہ دے کہ اللہ سے ڈرتا رہے اور اہل بیتؑ کو دھوکہ نہ دے" میں نے عرض کیا خدا آپ کو بھلا کرے، اس میں دھوکہ ہی کیا؟ آپ نے فرمایا اچھا میرے قریب آ جاؤ میں تمہیں بتاتا ہوں میں آپ کے قریب جا کر بیٹھ گیا تو آپ نے وہ سب کچھ بتا دیا جو گفتگو میرے اور تمہارے درمیان ہوئی تھی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے وہ ہماری اور تمہاری گفتگو میں موجود تھے۔ ابو جعفر نے کہا اے ابن مہاجر تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ اہل بیت محمدؐ کے اندر ہر دور میں کوئی نہ کوئی محدث ضرور ہوتا ہے اور آج کل جعفرؑ بن محمدؑ محدث ہیں اس واقعے کے بعد میں جعفرؑ بن محمدؑ کی امامت کا قائل ہو گیا۔ (بصائر الدرجات، ج ۵ باب ۱۱ ص ۲۶، الخرائج والجرائح ص ۲۴۹، کافی ج ۱ ص ۴۷۵، کتاب مناقب ج ۳ ص ۲۲۸)

ابو بصیر کا ایک شامی سے وعدہ جنت

(14)...... ابو بصیر کہتے ہیں کہ ایک مرد شامی ہمارے پاس آیا میں نے اس کو امام جعفرؑ بن محمدؑ کی امامت کی طرف دعوت دی اس نے دعوت قبول کر لی پھر میں اس مرد شامی

Presented by www.ziaraat.com

کے پاس اس وقت گیا جب وہ سکرات کے عالم میں تھے۔ اس نے مجھ سے کہا اے ابو بصیر! تم نے جو کہا میں نے قبول کیا مگر اب میرے لئے جنت کا کیا ہوگا؟ میں نے کہا گھبراتا کیوں ہے؟ میں امام جعفر صادقؑ کی طرف سے تیرے لئے جنت کا ضامن ہوتا ہوں اس کے بعد اس کا انتقال ہو گیا پھر میں امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؑ نے بغیر میرے کچھ کہے ہوئے خود ہی فرمایا، تم نے جس آدمی سے جنت کا وعدہ کیا تھا وہ ہم نے پورا کر دیا۔ (بصائر الدرجات، ج ۵ باب ۱۲ ص ۶۸)

زید کی موت کی خبر

(15)...... ابو اسامہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھ سے امام جعفر صادقؑ نے دریافت فرمایا اے زید تمہارا سن کیا ہوگا۔ میں نے عرض کیا میں آپؑ پر قربان اس وقت میرا سن یہ ہے آپؑ نے فرمایا اے ابو اسامہ آج کچھ عبادت کرنی ہے کر لو دو سے برس سے تو پہنچ کر لو۔ یہ سن کر میں رونے لگا۔ آپؑ نے فرمایا روتے کیوں ہو؟ میں نے عرض کیا آپؑ نے تو مجھے میرے مرنے کی خبر دے دی آپؑ نے فرمایا اے زید خوش ہو جاؤ کہ تمہارا شمار ہمارے شیعوں میں ہے اور تمہارا مقام جنت میں ہے (بصائر الدرجات ج ۱۰ باب ۱ ص ۷۴)

مفضل کی موت کی خبر

(16)...... خالد بن نجیح کہتے ہیں کہ ہمارے اصحاب میں سے کچھ لوگ کوفہ سے آئے۔ انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے بیان کیا کہ مفضل بہت بیمار ہیں آپ علیہ السلام ان کے لئے دعا فرمائیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا انہیں راحت مل

گئی۔ یہ بات آپ علیہ السلام نے مفضل کے مرنے کے تین دن بعد فرمائی تھی۔

(بصائر الدرجات جلد ۲ باب ۱۱ص ۲۶۳)

ابوحمزہ کی موت کی خبر

(17)...... ابوبصیر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے پوچھا اے ابومحمد! ابوحمزہ کا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا، میں آپ علیہ السلام پر قربان، انہیں صحیح وتندرست چھوڑ آیا ہوں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا، جب تم جاؤ کے تو میرا اسلام کہنا اور یہ بتا دینا کہ فلاں فلاں تاریخ تک اپنے سفرِ آخرت (موت) کی تیاری کر لے۔ میں نے عرض کیا وہ انس ومحبت والے آدمی ہیں اور آپ علیہ السلام کے شیعوں میں سے ہیں آپ علیہ السلام نے فرمایا، اے ابومحمد ٹھیک کہتے ہو، مگر ہمارے پاس اس کے لئے کوئی خیر نہیں ہے۔ میں نے عرض کیا میں آپ علیہ السلام پر قربان، مگر وہ آپ علیہ السلام کا شیعہ ہے، آپ علیہ السلام نے فرمایا ہاں بشرطیکہ وہ اللہ سے ڈرتا ہو اس پر ہر وقت نگاہ رکھتا ہو، گناہوں سے بچتا ہو اگر ایسا ہے تو پھر وہ ہمارے ساتھ ہمارے درجہ میں ہوگا ابوبصیر کہتے ہیں کہ جب میں واپس ہوا تو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس مہینے اور تاریخ کی نشاندہی فرمائی تھی اسی مہینے اور تاریخ پر ابوحمزہ کا انتقال ہو گیا۔ (بصائر الدرجات ج ۶ باب ۱ص ۲۶۳، مناقب، ج ۳ ص ۳۴۹، کشف الغمہ ج ۲ ص ۶۲۰)

نیتوں کا علم

(18)......زید شحام کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؑ نے فرمایا اے زید! عبادت میں کوشش کرو اور نئے سرے سے توبہ کرلو۔ میں نے عرض کیا، میں آپؑ پر قربان، اس کے معنی یہ ہیں کہ آپؑ نے مجھے میری موت کی خبر دے دی۔ آپؑ نے فرمایا، اے زید! اگرچہ تم میرے شیعوں میں سے ہو اس کے باوجود تمہارے لئے ہمارے پاس کوئی خیر نہیں میں نے عرض کیا یہ کیسے ہوسکتا ہے جب کہ میں آپؑ کے شیعوں میں سے ہوں؟ آپؑ نے فرمایا، تم میرے شیعوں میں سے ہو، ہمارے پاس صراط، میزان اور ہمارے شیعوں کا حساب کتاب ہے اور یہ بھی ہے کہ ہم تم سے زیادہ تمہارے نفسوں پر مہربان ہیں پھر بھی میں دیکھ رہا ہوں کہ تم اپنے رفیق کے ساتھ جنت کے اندر اپنے درجہ میں ہو گے۔ (بصائر الدرجات، ج ۲ باب ۱ ص ۳۷)

اکثر بندر اور سور ہیں

(19)......ابوبصیر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے امام جعفر صادقؑ کے ساتھ مناسک حج ادا کیے دوران طواف میں نے عرض کیا اے فرزند رسولؐ میں آپؑ پر قربان، اللہ تعالیٰ ان تمام بندوں کو بخش دے گا۔ آپؑ نے فرمایا، اے ابوبصیر تم جس مجمع کو دیکھتے ہو ان میں سے اکثر بندر اور سور ہیں میں نے عرض کیا مجھے بھی دکھائیں آپؑ نے اپنے دہن مبارک سے چند کلمات کہے، پھر میری آنکھوں پر اپنا دست مبارک پھیرا اور میں نے دیکھا تو واقعاً اکثر و بیشتر ان میں سے بندر اور سور تھے۔ یہ دیکھ کر میں خوفزدہ

ہوا، آپؑ نے دوبارہ میری آنکھوں پر اپنا دست مبارک پھیرا تو میں پہلے ہی کی طرح دیکھنے لگا۔ آپؑ نے فرمایا، اے ابومحمد! تم لوگ جنت میں خوش وخرم رہو گے جہنم میں ڈھونڈے سے بھی نہ ملو گے خدا کی قسم جہنم میں تو تم میں سے تین بھی نہیں ملیں گے بلکہ دو بھی نہ ملیں گے بلکہ ایک بھی نہیں ملے گا۔ (بصائر الدرجات، ج ۶ باب ۳ ص ۷۶)

بینائی پلٹ آئی

(20)......ابوبصیر کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ امام جعفر صادقؑ کے جسد مبارک اور کاندھے کو ٹٹول رہا تھا تو۔ آپؑ نے فرمایا اے ابوبصیر! کیا تم مجھے دیکھنا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا! جی ہاں میں آپؑ پر قربان، آپؑ نے اپنا دستِ مبارک میری آنکھوں پر پھیرا اور میں آپؑ کو دیکھنے لگا۔ پھر فرمایا اے ابومحمد! اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ لوگوں میں یہ بات مشہور ہو جائے گی تو میں تمہیں اسی حال پر چھوڑ دیتا لیکن یہ بات درست نہیں پھر آپؑ نے میری آنکھوں پر ہاتھ پھیرا اور میں جیسا پہلے تھا ویسا ہی ہو گیا (بصائر الدرجات ج ۶ باب ۳ ص ۷۴، مناقب ج ۳ ص ۳۲۲) O......جمیل بن دراج کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک عورت آئی اور اس نے عرض کیا کہ مولا! میں اپنے مردہ بچے کو لحاف سے ڈھانپ کر چھوڑ آئی ہوں آپؑ نے فرمایا شاید وہ مردہ نہیں ہے اپنے گھر واپس جا کر غسل کر کے دو رکعت نماز ادا کر پھر دعا میں یہ کہہ کہ اے ذات جس نے مجھے اس بچے کو اس وقت عطا کیا تھا جب وہ کچھ نہ تھا اب دوبارہ یہ بچہ مجھے عطا فرما دے۔ پھر اس بچے کو حرکت دے اور دیکھ کسی کو یہ بات نہ بتانا وہ کہتی ہے میں نے ایسا ہی کیا نماز دعا کے

بعد اس بچے کو حرکت دی تو وہ رونے لگا۔ (بصائر الدرجات، ج ۶ باب ۳ ص ۷۶، مناقب ج ۳ ص ۳۶۵، کافی ج ۱ ص ۴۷۲)

احکامِ ذبح وذبیحہ

(21) ...... عامر بن علی جامعی کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں عرض کیا میں آپؑ پر قربان ہم لوگ اہل کتاب کا ذبیحہ کھاتے ہیں لیکن معلوم نہیں کہ وہ ذبح کے وقت اللہ کا نام لیتے ہیں یا نہیں؟ آپؑ نے فرمایا جب تم خود اپنے کان سے سن لو کہ انہوں نے اس پر اللہ کا نام لیا ہے تو کھایا کرو، کیا تمہیں معلوم ہے کہ وہ اپنے ذبیحہ پر کیا کہتے ہیں؟ میں نے عرض کیا، نہیں مجھے معلوم نہیں، آپؑ نے یہودیوں ہی کی طرح تیزی کے ساتھ ایک فقرہ زبان پر جاری فرمایا اور کہا اسی کا ان لوگوں کو حکم دیا گیا ہے۔ (بصائر الدرجات ج ۷ باب ۱۱ ص ۹۵) ○...... اسماعیل بن مہران کہتے ہیں اہل بیرما کا ایک شخص کہتا ہے میں امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں تھا اور آپؑ سے رخصت ہو کر چلا اور مقامِ اعوص پر پہنچا تو مجھے یک یاد آیا، میں پھر واپس آیا دیکھا کہ آپؑ کی بارگاہ میں بہت مجمع ہے میں یہ مسئلہ پوچھنا چاہتا تھا کہ کیا مرغابیوں کے انڈے کھائے جائیں۔ آپؑ نے فرمایا "یابت" یعنی انڈے "دعا ناوجا" مرغابیوں کے "مناحل" نہ کھاؤ (بصائر الدرجات ج ۷ باب ۱۱ ص ۹۶، مناقب ج ۳ ص ۳۴۷)

نبطی وعبرانی زبان

(22) ...... احمد بن محمد ابی نصر کہتے ہیں اہل جسر بابل کا ایک شخص بیان کرتا ہے کہ

Presented by www.ziaraat.com

ہمارے نزدیک ایک شخص مجھے بہت ستاتا تھا اور کہتا تھا کہ "اے رافضی" پھر برا بھلا بھی کہتا تھا اس کو لوگ گاؤں کا بندر کہتے تھے۔ وہ بیان کرتا ہے کہ ایک سال میں نے حج کیا اور امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؑ نے بغیر میرے کچھ عرض کیے ہوئے فرمایا "قوفہ ماتامت" میں نے پوچھا کب؟ آپؑ نے فرمایا ابھی ابھی، میں نے وہ دن اور وقت لکھ لیا جب کوفہ آیا تو اپنے بھائی سے ملاقات ہوئی تو اس سے پوچھا قریہ میں کون مر گیا ہے کون زندہ ہے۔ اس نے کہا، قوفہ ماتامت" یہ نبطی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب یہ ہے گاؤں کا بندر مر گیا۔ میں نے پوچھا کب مرا؟ اس نے بتایا کہ فلاں دن فلاں وقت مر گیا، اور وہ وہی تاریخ تھی جس کی خبر مجھے امام جعفر صادقؑ نے دی تھی (بصائر الدرجات ج ۷ باب ۱۱ ص ۹۶) ○...... ابو ہارون عبدی کہتے ہیں ایک مرتبہ امام جعفر صادقؑ نے اپنے ایک غلام سے کسی کام کے متعلق جو جاری تھا ختم کرنے کی ہدایت کی اور فرمایا کہ اگر جلد نہ کیا تو گدھے کی مار ماروں گا میں نے عرض کیا، میں آپؑ پر قربان، گدھے کی مار کا کیا مطلب ہے؟ آپؑ نے فرمایا کہ حضرت نوحؑ ہر جانور کا ایک جوڑا کشتی میں بٹھاتے رہے لیکن جب گدھے کو اس کشتی پر سوار کرنا چاہا تو وہ اپنی عادت کے مطابق ضد کرنے لگا آپؑ نے کھجور کی ایک شاخ سے اس کو ضرب لگائی اور کہا عیسا شاطانا" یعنی اے شیطان کشتی میں داخل ہو جا ابراہیم کرخی کہتے ہیں میں امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر تھا آپؑ نے مجھ سے دریافت فرمایا اے ابراہیم کہاں [illegible] آ رہے ہو؟ میں نے عرض کیا وہاں ایک جگہ ہے جس کو شاذروان کہتے ہیں آپؑ نے فرمایا تم قطقطانا کو جانتے ہو؟ وہ جگہ

Presented by www.ziaraat.com

جناب امیر المومنینؑ اہل نہروان سے جہاد کیلئے تشریف لے گئے تو قطقطنا میں ٹھہرے وہاں آپؑ کے پاس اہل بادوریا آئے اور آپؑ سے بھاری مال گزاری کی شکایت نبطی زبان میں کی اور یہ بھی کہا کہ ہمارے قریب ہی ایک شخص ہے جس کے پاس زمین زیادہ اور مال گزاری کم ہے آپؑ نے ان سے نبطی زبان میں گفتگو کی رعرر دکاس عوریا، جس کا مطلب یہ ہے کہ کبھی کبھی مختصر سا رجز ایک طویل رجز سے کہیں بہتر ہوتا ہے۔

(23)...... فیض بن مختار اپنی ایک طویل حدیث میں بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت ابوالحسن موسیٰؑ کاظم کے متعلق امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ یہ تمہارے امامؑ ہیں جن کے متعلق تم دریافت کر رہے تھے اٹھو اور ان کے امامؑ برحق ہونے کا اقرار کرو۔ میں نے اٹھ کر امام موسیٰ کاظم کی پیشانی اور دست مبارک کے بوسے لیے اور دعائیں دیں امام جعفر صادقؑ نے فرمایا لیکن ابھی ان کو اس کا اذن نہیں ملا ہے میں نے عرض کیا میں آپؑ پر قربان کیا میں اس کا تذکرہ کسی اور سے بھی کر سکتا ہوں؟ آپؑ نے فرمایا ہاں اپنی زوجہ اپنے بچوں اپنے رفقاء سے کر سکتے ہو۔ اس وقت میرے ساتھ میری زوجہ میرے بچے اور رفقاء میں سے یونس بن ظبیان تھے میں نے ان لوگوں سے تذکرہ کیا تو وہ اس پر شکر خدا بجالائے مگر یونس نے کہا لَاوَاللّٰہِ نہیں خدا کی قسم میں نہ مانوں گا جب تک اپنے کانوں سے امام جعفر صادقؑ کو فرماتے ہوئے نہ سن لوں اس کے پاس گاڑی تھی وہ اس پر سوار ہو کر نکلا اور میں اس کے پیچھے پیچھے چل پڑا وہ مجھ سے پہلے پہنچ گیا اور میں بعد میں پہنچا اس وقت امام جعفر صادقؑ اس سے

Presented by www.ziaraat.com

فرما رہے تھے اے یونس وہی بات ہے جو فیض نے تمہیں پہنچائی ہے "رزقہ رزقہ" یونس نے کہا بہتر ہے میں نے ان کی امامت کو تسلیم کیا" اور رزقہ نبطی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے دامن سے وابستہ رہو" ○...... یونس بن ظبیان کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے سنا آپؑ نے فرمایا کہ سب سے پہلا خروج حضرت عمران کے خلاف مرج دانق میں ہوا جو ملکِ شام میں ہے اس کے بعد حضرت عیسیٰؑ کے خلاف حران میں ہوا پھر امیر المومنینؑ کے خلاف نہروان میں ہوا اور اب یہ خروج مقام دسکرہ میں امام قائمؑ کے خلاف ہوگا پھر فرمایا" کَهَفَ مَلْكَهَ دَيَرَ بَعَرَ مَاكَنَ مَالكه" یونس قریہ دیربیرہ کا باشندہ تھا آپؑ نے نبطی زبان میں اس سے کہا کہ دسکرہ تیرے قریہ دیربیرہ کے قریب ہے

علم زبان طائر و حیوان

(24)...... فضیل بن یسار کہتے ہیں کہ میں امام جعفر صادقؑ کے پاس تھا وہاں کبوتروں کا ایک جوڑا تھا نر اپنی مادہ سے غرغوں کر رہا تھا۔ آپؑ نے فرمایا، تمہیں معلوم ہے یہ کیا کہتا ہے؟ میں نے عرض کیا، نہیں، آپؑ نے فرمایا یہ اپنی مادہ سے کہہ رہا ہے کہ اے میری محبوبہ میں اپنے مولا و آقا امام جعفر صادق بن محمد باقرؑ کے بعد دنیا میں سب سے زیادہ تجھ سے محبت کرتا ہوں۔ (بصائر الدرجات ج ۷ باب ۱۴ ص ۹۸)

(25)...... عبداللہ بن فرقد کہتے ہیں کہ ہم امام جعفر صادقؑ کے ہمراہ مکہ مکرمہ جا رہے

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

تھے جب مقام صرف پر پہنچے تو ایک کوا آپؑ کے سامنے آ کر بولنے لگا۔ آپؑ نے فرمایا بھوکا مر جا جس چیز کا تجھے علم ہے اس کا مجھے بھی علم ہے بلکہ اللہ کی طرف سے مجھے تجھ سے زیادہ علم ملا ہے۔ ہم لوگوں نے دریافت کیا، مولا یہ آپؑ کو کیا بتا رہا تھا؟ آپؑ نے فرمایا ہاں یہ بتا رہا تھا کہ ایک ناقہ عرفات میں گر پڑا ہے۔ (بصائر الدرجات ج ۷ باب ۱۴ ص ۹۹، مناقب ج ۴ ص ۲۲۲)

(26)...... ابان بیاع زطی کے غلام سالم کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ امام جعفر صادقؑ کے باغ میں تھے اور چڑیاں چہچہا رہی تھیں۔ آپؑ نے فرمایا جانتے ہو یہ چڑیاں کیا کہہ رہی ہیں؟ ہم نے عرض کیا ہم آپؑ پر قربان ہمیں تو معلوم نہیں کیا کہتی ہیں آپؑ نے فرمایا یہ کہتی ہیں کہ پروردگارا ہم تیری مخلوق ہیں ہمیں بھی تیرے رزق کی ضرورت ہے آج ہمیں ابھی تک تیرا رزق نہیں پہنچا لہٰذا ہمیں جلد ہی اپنی نعمت عطا فرما۔ (بصائر الدرجات ج ۷ باب ۱۴ ص ۹۹)

(27)...... سلیمان بن خالد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہمارے اور امام جعفر صادقؑ کے ہمراہ ایک بلخی جس کا نام ابو عبداللہ تھا جا رہا تھا کہ اچانک ایک ہرن آپؑ کے سامنے آیا اور کچھ کہنے لگا اور خوشامدانہ انداز میں اپنی دم ہلانے لگا۔ امام جعفر صادقؑ نے اس سے فرمایا انشاء اللہ میں یہ تیرا کام ضرور کروں گا تو مطمئن ہو جا اور پھر آپؑ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تمہیں کچھ معلوم ہے اس ہرن نے مجھ سے کیا کہا؟ ہم نے عرض کیا اللہ، اس کے رسولؐ اور آپؑ ہی بہتر جانتے ہیں کہ اس نے کیا کہا آپؑ نے فرمایا کہ اس نے یہ شکایت کی ہے کہ اہل مدینہ میں سے کسی نے جال لگا کر میری مادہ کو قید کر لیا ہے اس

Presented by www.ziaraat.com

کہ دو چھوٹے چھوٹے شیر خوار بچے ہیں جو نہ ابھی چل سکتے ہیں نہ چارہ چر سکتے ہیں آپؑ ان سے میری طرف سے یہ درخواست کر دیں کہ وہ میری مادہ کو آپؑ کی ضمانت پر رہا کر دیں جب دونوں بچے چارہ چرنے کے قابل ہو جائیں گے تو میں اپنی مادہ کو واپس ان کے حوالہ کر دوں گا لہٰذا میں نے اس سے حلف لیا ہے اس نے کہا کہ میں آپؑ کی اہل بیتؑ کی ولایت سے بری ہو جاؤں اگر اپنے وعدے سے انحراف کروں۔ آپؑ نے فرمایا اور انشاءاللہ میں اس کا یہ کام کروں گا۔ یہ سن کر ابو عبداللہ بلخی نے کہا آپؑ حضرات میں بھی وہی صفت موجود ہے جو حضرت سلیمانؑ میں تھی (بصائر الدرجات ج ۷ باب ۱۵ ص ۱۰۰ مناقب ج ۳ ص ۳۳۲)

(28)...... صفوان بن یحییٰ کہتے ہیں کہ جابر نے کہا ایک مرتبہ امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ہم نے دیکھا کہ ایک شخص نے بکری کا بچہ ذبح کرنے کے لئے لٹایا وہ بچہ چلانے لگا۔ امام جعفر صادقؑ نے اس شخص سے پوچھا اس بکری کے بچے کی کیا قیمت ہے؟ اس نے کہا چار درہم ہے آپؑ نے چار درہم جیب سے نکالے اور اسے دیدیئے اور فرمایا اب اس کو چھوڑ دے یہ دیکھ کر ہم خوش ہو گئے۔ پھر دیکھا کہ شکرا ایک تیتر پر جھپٹا آپؑ نے آستین سے شکرے کو اشارہ کیا وہ تیتر کو چھوڑ کر واپس ہو گیا۔ جابر کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا میں آپؑ سے عجیب عجیب باتیں دیکھ رہا ہوں آپؑ نے فرمایا ہاں جب اس شخص نے ذبح کے لیے بکری کے بچے کو لٹایا تو وہ بچہ میری طرف دیکھنے لگا اور کہنے لگا میں اللہ سے اور اہل بیتؑ سے پناہ کا خواستگار ہوں اس بات سے جس کا یہ شخص ارادہ رکھتا ہے اور اسی طرح تیتر نے بھی پناہ چاہی اور اگر

Presented by www.ziaraat.com

ہمارے شیعہ ٹھیک رہتے اور ان میں استقامت ہوتی تو میں انہیں طائروں کی زبان سناتا اور سمجھا دیتا۔ (الخرائج والجرائح ص ۲۳۲)

زمین اپنے خزانے اگلنے لگی

(29)...... یونس بن ظبیان مفضل بن عمر ابو سلمہ سراج اور حسین بن ثویر بن ابی فاختہ یہ سب کہتے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں تھے آپؑ نے فرمایا سنو زمین کے خزانے اور ان کی کنجیاں ہمارے پاس ہیں اگر ہم چاہیں تو اپنے پاؤں سے ٹھوکر لگائیں اور زمین سے خزانے اگلنے کے لئے کہیں تو وہ اپنے خزانے ہمارے حکم سے اگل دے گی پھر آپؑ نے اپنے پاؤں سے زمین پر ٹھوکر ماری زمین شق ہوگئی آپؑ نے اپنے ہاتھ سے اس کے اندر سے سونے کی ایک اینٹ تقریباً ایک بالشت کی نکالی اور فرمایا تم لوگ خوب اچھی طرح اس کو دیکھ لو تا کہ تمہیں شک نہ رہے ہم نے اس شگاف میں جھانک کر دیکھا تو اس میں سونے کی اور بہت سی اینٹیں ایک کے اوپر ایک چنی ہوئی تھیں۔ یہ دیکھ کر ہم میں سے کسی نے کہا میں آپؑ پر قربان آپؑ کے شیعہ مفلس و محتاج ہیں یہ آپؑ انہیں عنایت فرمادیں آپؑ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہمارے شیعوں کو دنیا و آخرت میں ایک ساتھ رکھے گا انہیں جنت نعیم میں داخل کرے گا اور ان کے دشمنوں کو جہنم میں یہ اینٹیں جہنم کا ایندھن ہیں (بصائر الدرجات ج ۷ باب ۴ ص ۱۰۹ مناقب ج ۳ ص ۳۶۹)

(30)...... حفص ابیض تمار کہتے ہیں کہ جس زمانے میں معلّی بن خنیس سولی پر لٹکایا گیا تھا میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ علیہ السلام

Presented by www.ziaraat.com

نے فرمایا اے ابو حفص میں نے معلیٰ بن خنیس کو ایک کام کا حکم دیا مگر اس نے اس کے خلاف کیا بالآخر وہ قتل ہوا صورت امر یہ ہوئی کہ ایک دن میں نے اس کو دیکھا کہ وہ بہت پژمردہ اور محزون ہے میں نے دریافت کیا کہ اے معلیٰ کیا بات ہے کیوں غمزدہ نظر آ رہے ہو کیا تمہیں اپنے بال بچے وغیرہ یاد آ رہے ہیں؟ اس نے کہا جی ہاں' میں نے کہا اچھا میرے قریب آ ؤ جب وہ قریب آیا تو میں نے اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور پوچھا کہ اب تم خود کو کہاں دیکھ رہے ہو؟ اس نے کہا میں خود کو اپنے گھر میں دیکھ رہا ہوں یہ میری زوجہ ہے اور یہ میرا بچہ ہے میں نے اس کو اسی حالت میں چھوڑ دیا اور خود وہاں سے ہٹ گیا اس نے اپنی زوجہ سے تخلیہ میں مل لیا اس کے بعد میں نے کہا کہ قریب آ ؤ وہ قریب آیا تو میں نے پھر اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور پوچھا کہ اب تم خود کو کہاں دیکھ رہے ہو؟ اس نے کہا اب میں آپؑ کے ساتھ مدینہ میں ہوں یہ آپ علیہ السلام کا مکان ہے۔ میں نے کہا اے معلیٰ! ہماری چند احادیث ایسی ہیں جو انہیں محفوظ رکھے گا اللہ اس کے دین و دنیا دونوں کی حفاظت کرے گا اے معلیٰ دیکھو ہماری یہ حدیثیں جن کے اظہار پر عوام الناس سے تکلیف پہنچنے کا خطرہ ہو وہ بیان نہ کرو ہو سکتا ہے کہ وہ اس کی وجہ سے تمہیں قتل کر دیں اے معلیٰ جو ہماری مشکل احادیث کو اپنے سینہ تک ہی محفوظ اور پوشیدہ رکھے گا اس کا راستہ روشن کرنے کے لئے اس کے سامنے اللہ ایک نور پیدا کر دے گا اور لوگوں کے درمیان اسے عزت و وقار عطا کرے گا مگر جو ہماری مشکل احادیث کو ہر طرف پھیلائے گا اور ہر کس و ناکس سے کہتا پھرے گا وہ کام کے انجام سے یا تو قید ہو کر مرے گا یا قتل کر دیا جائے اے معلیٰ سنو! تم

Presented by www.ziaraat.com

قتل کیے جاؤ گے اس کے لئے تیار ہو جاؤ۔ (بصائر الدرجات ج ۸ باب ۱۲ ص ۱۱۸، رجال کشی ص ۲۴۰)

جنت کی سیر

(31)...... عبداللہ بن سنان کہتے ہیں کہ مجھ سے امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ میرا ایک حوض ہے جس کا طول وعرض بصرہ سے صنعا تک کی مسافت کے برابر ہے کیا تم اس کو دیکھنا چاہتے ہو میں نے عرض کیا جی ہاں میں آپؑ پر قربان ہوں یہ سن کر آپؑ نے میرا ہاتھ پکڑا اور بیرون مدینہ لے گئے اور ایک مقام پر کھڑے ہو کر ٹھوکر ماری تو میں نے دیکھا کہ ایک نہر اتنی وسیع وعریض ہے کہ جس کا دوسرا کنارہ حد نظر سے تجاوز کر گیا اور مجھے نظر ہی نہ آتا تھا جیسے وہ ایک جزیرہ نما بن گیا تھا اور ہم دونوں کھڑے ہوئے تھے میں نے غور سے دیکھا تو اس نہر میں ایک جانب پانی برف سے زیادہ سفید اور دوسری طرف دودھ وہ بھی برف سے زیادہ سفید اور درمیان میں شراب یاقوت سے زیادہ خوش رنگ بہہ رہی تھی اور یہ بھی حقیقت ہے کہ ایسی خوش رنگ نہر جس میں اس قسم کی آمیزش ہو میں نے کبھی نہ دیکھی تھی میں نے عرض کیا میں آپؑ پر قربان یہ نہر کہاں سے نکلتی ہے؟ آپؑ نے فرمایا یہ جنت کی نہروں سے نکلتی ہے جس کا تذکرہ قرآن مجید میں موجود ہے ایک پانی کا چشمہ ہے اور ایک شراب (طہور) کا چشمہ ہے جو بہہ کر اس نہر میں آتا ہے پھر میں نے دیکھا کہ اس نہر کے کنارے بہت سے اشجار ہیں جن میں حوریں جھولا جھول رہی ہیں جن کے لمبے لمبے گیسو ہیں میں نے ان سے زیادہ حسین وجمیل کبھی بھی کسی عورت کو نہیں دیکھا تھا ان کے ہاتھوں

Presented by www.ziaraat.com

میں پیالے تھے اتنے خوش نما کہ دیسے کہیں نہ دیکھنے میں آئے تھے پھر ہم آگے بڑھے اور آپؑ نے ایک حور کی طرف پانی وغیرہ پلانے کا اشارہ کیا اشارہ پاتے ہی میں نے دیکھا کہ وہ حور نہر سے پیالہ بھرنے کے لئے جھکی تو درخت کی شاخ بھی اس کے ساتھ جھک گئی اس نے ایک پیالہ بھر کر آپؑ کی خدمت میں پیش کیا اور دوسرا پیالہ مجھے دیا میں نے جب اسے پیا تو محسوس کیا اس جیسے ذائقہ والا کوئی شربت نہیں تھا اس سے مشک وعنبر کی خوشبو آرہی تھی میں نے اپنے پیالہ میں تین رنگ کی شراب (طہور) دیکھی میں نے عرض کیا میں آپؑ پر قربان میں نے تو کبھی بھی ایسی چیز ہی نہیں دیکھی میرے تو تصور میں بھی نہ تھا کہ یہ بات بھی ممکن ہے جو میں دیکھ رہا ہوں

○...... آپؑ نے فرمایا یہ بہت ہی معمولی سی چیز ہے جسے اللہ نے ہمارے شیعوں کے لئے پیدا کیا ہے سنو جب کوئی مومن مرتا ہے تو اس کی روح اس نہر پر آتی ہے اور یہاں کے باغات میں سیر کرتی ہے اس نہر سے پانی و دیگر مشروبات پیتی ہے اور جب ہمارے دشمن مرتے ہیں تو ان کی بدروحیں وادی برہوت میں جاتی ہیں وہ دائمی عذاب میں مبتلا رہتی ہیں وہاں زَقُّوم کھاتی اور حَمِیم پیتی ہیں اس وادی سے تم اللہ سے پناہ مانگا ہو۔ (بصائر الدرجات ج ۸ باب ۱۳ ص ۱۱۸)

○...... عثمان بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے قرآن کی اس آیت کے متعلق سوال کیا

﴿وَكَذَٰلِكَ نُرِيٓ إِبْرَٰهِيمَ مَلَكُوتَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ﴾

سورہ انعام آیت نمبر ۷۵) "اور اس طرح ہم نے ابراہیمؑ کو آسمانوں اور زمین کی سلطنت دکھلا دی" اور میں زمین کی طرف سر جھکائے ہوئے تھا آپؑ نے اپنا دست

مبارک اٹھایا اور مجھ سے فرمایا سر اوپر کرو میں نے سر اوپر کیا تو دیکھا کہ چھت میں شگاف ہوا اور اس میں سے ایسا نور ساطع پیدا ہوا کہ جس کی وجہ سے میری چشم بصارت خیرہ ہو گئی آپؑ نے فرمایا ﴿وَاِبْرَاهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ﴾ کو اس طرح ملاحظہ فرمایا تھا پھر فرمایا نگاہیں نیچے کرو میں نے نگاہیں نیچے کر لیں پھر فرمایا اب پھر اوپر دیکھو میں نے نگاہ اٹھائی تو دیکھا کہ چھت جیسے پہلے تھی ویسی ہی ہو گئی اس کے بعد آپؑ نے میرا ہاتھ پکڑا اور وہاں سے اُٹھے اور جس حجرے میں ہم لوگ تھے اس سے نکال کر دوسرے حجرے میں لے آئے اور اپنا لباس اتارا پھر دوسرا لباس پہنا پھر فرمایا آنکھیں بند کرو میں نے آنکھیں بند کیں پھر فرمایا آنکھیں نہ کھولنا تھوڑی دیر ہم یونہی آنکھیں بند کئے رہے پھر فرمایا تمہیں معلوم ہے اب تم کہاں ہو میں نے عرض کیا جی نہیں میں آپ پر قربان آپؑ نے فرمایا تم اس ظلمت میں ہو جس میں حضرت ذوالقرنین گئے تھے۔ میں نے عرض کیا اجازت ہے کہ آنکھیں کھولوں؟ آپؑ نے فرمایا، کھول لو مگر تمہیں کچھ نظر نہ آئے گا۔ میں نے آنکھیں کھولیں تو واقعاً کچھ بھی نظر نہ آیا پھر آپؑ تھوڑی دور چلے اور ٹھہر کر مجھ سے فرمایا "اب تمہیں معلوم ہے کہ تم کہاں ہو؟" میں نے عرض کیا، جی نہیں آپؑ نے فرمایا تم چشمہ آب حیات پر کھڑے ہو جس سے حضرت خضرؑ نے پانی پیا تھا، اس کے بعد ہم چلے اور اس عالم سے نکل کر دوسرے عالم میں جا پہنچے پھر اس میں چلنے لگے اور دیکھا کہ وہ عالم بھی ہمارے عالم کے مانند ہے اور اس میں بھی مکانات وغیرہ تعمیر ہیں اس میں بھی لوگ آباد ہیں پھر وہاں سے نکلے اور تیسرے عالم میں پہنچے وہ بھی پہلے اور دوسرے عالموں ہی کے

Presented by www.ziaraat.com

مانند تھا یہاں تک کہ پانچ عالموں میں ہم لوگ وارد ہوئے آپؑ نے فرمایا سنو! یہ وہ ملکوت ارض ہے جس کو حضرت ابراہیمؑ نے نہیں دیکھا تھا انہوں نے مَلَكُوتَ السَّمٰوٰتِ کو دیکھا تھا جن کی تعداد بارہ ہے اور ہر عالم ویسا ہی ہے جیسا تم دیکھ آئے ہو جب ہم میں سے کوئی امامؑ دنیا سے چلا جاتا ہے تو ان ہی بارہ عالموں میں سے ایک عالم میں سکونت اختیار کرتا ہے اور ان میں سے اس آخری عالم میں امام آخر الزمان قائم آل محمدؑ رہیں گے جس میں اس وقت ساکن ہیں۔ پھر فرمایا اب پھر آنکھیں بند کرو۔ میں نے آنکھیں بند کر لیں آپؑ نے میرا ہاتھ پکڑا اور ہم پھر اس مکان اور حجرے میں پہنچ گئے جہاں سے نکلے تھے وہاں پہنچ کر آپؑ نے وہ لباس اتارا اور اپنا لباس معمول کے مطابق زیب تن فرمایا جب ہم اپنی زمین پر آ گئے تو میں نے عرض کیا میں آپؑ پر قربان، دن کتنا گذر گیا ہوگا، آپؑ نے فرمایا تین ساعت دن گذر چکا ہے۔ (بصائر الدرجات ج ۸ ص باب ۱۲، ۱۱۹)

عالم بالا میں آلِ محمدؑ کے خیمے

(32)...... ابوبصیر کہتے ہیں کہ میں امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر تھا میں نے دیکھا کہ آپؑ نے زمین پر ایک ٹھوکر لگائی تو سامنے ایک دریا بہتا ہوا نظر آیا جس میں چاندی کی کشتیاں تھیں ایک کشتی میں آپؑ اور میں سوار ہو گئے اور اس مقام پر پہنچے جہاں چاندی کے خیمے نصب تھے آپؑ ایک خیمے میں داخل ہوئے اور نکل آئے اور مجھ سے فرمایا، تم یہ خیمے دیکھتے ہو؟ ان میں سے ایک خیمہ تو رسولؐ خدا کا ہے دوسرا خیمہ

Presented by www.ziaraat.com

امیرالمومنینؑ کا ہے تیسرا حضرت فاطمہؑ کا ہے چوتھا حضرت خدیجۃ الکبریٰ صدیقہؑ کا ہے پانچواں امام حسنؑ کا ہے چھٹا خیمہ امام حسینؑ کا ہے ساتواں خیمہ امام علیؑ ابن الحسینؑ کا ہے آٹھواں خیمہ میرے پدر بزرگوار کا ہے نواں خیمہ میرا ہے ہم آئمہ اہل بیتؑ میں سے جو بھی دنیا سے چلا جاتا ہے اس کے لئے یہاں ایک خیمہ نصب ہو جاتا ہے جس میں وہ آ کر سکونت اختیار کرتا ہے۔ (الاختصاص مفید ص ۳۲۳)

○...... معلی بن خنیس کہتے ہیں کہ میں اپنی بعض ضروریات کے لئے امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں گیا آپؑ نے فرمایا کیا بات ہے میں تمہیں کچھ مغموم و محزون دیکھ رہا ہوں؟ میں نے عرض کیا کہ جب سے عراق سے مجھے وباء پھیلنے کی اطلاع ملی ہے اسی وقت سے مجھے اپنے اہل و عیال کی طرف سے پریشانی لاحق ہو گئی ہے آپؑ نے فرمایا ذرا اپنا رخ دوسری طرف کرو میں نے اپنا رخ موڑا تو سامنے اپنا مکان نظر آیا آپؑ نے فرمایا جاؤ اپنے اہل و عیال سے مل لو۔ میں مکان کے اندر گیا تو وہاں سارے گھر والے موجود تھے میں نے سب ہی سے ملاقات کی اور کچھ دیر کے بعد باہر آ گیا۔ آپؑ نے فرمایا اب اپنا چہرہ پھر موڑ لو۔ میں نے اپنا چہرہ موڑ لیا اور پھر اسی طرح دیکھا کہ وہاں کچھ نہ تھا۔ (بصائر الدرجات ج ۸ باب ۱۲ ص ۱۱۹)

○...... سلیمان بن خالد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ امام جعفر صادقؑ کے ساتھ سفر میں ابو عبداللہ بلخی بھی تھا۔ آپؑ نے اس سے فرمایا ذرا دیکھو یہاں کہیں کنواں ہے؟ بلخی نے ادھر ادھر نظر دوڑائی اور تلاش بسیار کے بعد جب پلٹ کر دیکھا تو کہنے لگا کہ ہمیں تو یہاں کوئی کنواں وغیرہ نظر نہیں آیا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا ہاں ہاں پھر سے دیکھو۔ اس نے جا کر دیکھا

Presented by www.ziaraat.com

اور واپس آیا اور کہا اب بھی کوئی کنواں نظر نہیں آیا۔ پھر آپ علیہ السلام نے بلند آواز سے ندا دی، اے جوش مارنے والے اور حکم خدا سن کر اس کی اطاعت کرنے والے کنویں اللہ نے جو پانی تجھ میں ودیعت فرمایا ہے اس میں سے مجھے بھی سیراب کر۔ بلخی کہتا ہے کہ ایک جگہ سے چشمہ ابلنے لگا جس میں نہایت شریں پانی تھا بلخی نے یہ دیکھ کر کہا میں آپؑ پر قربان کیا آپ علیہ السلام حضرات کو بھی وہ معجزہ عطا ہوا جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس تھا۔ (بصائر الدرجات ج ۱۰ باب ۱۸ ص ۱۴۹)

چند پیشین گوئیاں

(33)...... محمد بن معروف ہلالی کہتے ہیں میں ایک مرتبہ مقام حیرہ پر امام جعفر صادقؑ کی قدم بوسی کے لئے گیا مگر لوگوں کا اس قدر ہجوم تھا کہ آپؑ تک پہنچنے کی کوئی بھی صورت نہ تھی چوتھے دن آپؑ نے مجھے دیکھا تو اپنے پاس بلایا اور قبر امیر المومنینؑ کی زیارت کے لئے تشریف لے چلے میں بھی آپؑ کے پیچھے پیچھے چل پڑا اور آپؑ کی گفتگو مسلسل سنتا رہا ابھی راستے میں ہی تھا کہ آپؑ کو رفع حاجت محسوس ہوا آپؑ راستے میں سے ایک طرف ہو گئے ایک جگہ کی ریت کھودی رفع حاجت کیا پھر دوسری جگہ کی ریت کھودی وہاں سے پانی نکلا آپؑ نے اس پانی سے طہارت کی پھر وضو فرمایا دو رکعت نماز پڑھی اور اللہ سے دعا کی "پروردگار! تو مجھے ان لوگوں میں قرار نہ دینا جو حد سے آگے بڑھ جاتے ہیں اور گمراہ ہو گئے اور ان لوگوں میں بھی قرار نہ دے جو پیچھے رہ گئے اور ہلاک ہو گئے تو مجھے درمیانی راستہ پر چلنے کی توفیق عنایت فرمایا" پھر مجھ سے کہا اے غلام! تو نے جو دیکھا ہے وہ کسی کو نہ بتانا (فرحۃ الغری ص ۴۲، مناقب

Presented by www.ziaraat.com

ج ۳ ص ۲۲۳) محمد بن معروف ہلالی کا سن تقریباً ایک سو اٹھائیس سال کا تھا۔ نماز سے فارغ ہو کر آپؑ پھر چل پڑے میں آپؑ کے ساتھ تھا" آپؑ نے فرمایا اے غلام سنو سمندر کا کوئی پڑوسی نہیں بادشاہ کا کوئی دوست نہیں اور عافیت کی کوئی قیمت نہیں ایسے نعمت پانے والے ہیں جنہیں ان نعمتوں کا پتہ بھی نہیں پانچ باتوں پر عمل کرتے رہو (۱) اللہ سے ہمیشہ خیر طلب کرتے رہو (۲) سہولت سے فائدہ اٹھاؤ (۳) حلم اور بردباری سے کام لیتے رہو (۴) جھوٹ سے پرہیز کرتے رہو (۵) پیمانہ اور ترازو سے ٹھیک ناپو اور تولو۔ اس کے بعد فرمایا بھاگو اور دور بھاگو اس وقت جب عرب سے عنان حکومت چھن لی جائے نیکیاں ایک طرف روک دی جائیں اور حج بجالانے کا سلسلہ منقطع ہو جائے پھر فرمایا حج کر لو اس سے قبل کی تمہیں حج سے روکا جائے اور پھر آپؑ نے قبلہ کی طرف اپنے انگوٹھے سے اشارہ کر کے فرمایا اس طرف ستر ہزار یا اس سے زیادہ لوگ قتل ہوں گے امامؑ کے ارشاد کے بموجب حیرہ وغیرہ میں تقریباً اتنے ہی آدمی قتل ہوئے امام جعفر صادقؑ نے مزید فرمایا کہ آل محمدؐ سے ایک مرد ضرور خروج کرے گا اور سفید علم ضرور آراستہ ہوں گے ○ ...... علی بن حسن کہتے ہیں کہ آپؑ کے ارشاد کے مطابق ۲۵۰ھ میں یحییٰ بن عمر کے خروج کے وقت اہل بنی رداس جمع ہوئے اور جامع مسجد میں نماز کے ارادے سے چلے اور ایک سفید عمامے کو نیزے پر لہرائے ہوئے تھے جس کو محمد بن معروف اٹھائے ہوئے تھے۔ اور آپؑ نے یہ بھی فرمایا کہ یہ تمہارے لئے دریائے فرات خشک ہو جائے گا" چنانچہ دریائے فرات خشک ہو گیا یہ بھی فرمایا کہ ایک چھوٹی چھوٹی آنکھوں والی قوم تم پر حملہ آور ہو گی اور تمہیں

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

تمہارے گھروں سے باہر نکال دے گی۔ علی بن حسن کہتے ہیں کہ آپ کے ارشاد کے مطابق کھجور آیا اس کے ساتھ ترکی لوگ تھے اور انہوں نے لوگوں کو گھروں سے نکال دیا آپؑ نے یہ بھی فرمایا" درندے تمہارے گھروں کا رخ کریں گے"○...... علی بن حسن کہتے ہیں کہ آپ علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق درندے ہمارے گھروں کی طرف آئے اور آپؑ نے یہ بھی فرمایا کہ ایک شخص خروج کرے گا جس کا رنگ زرد اور سرخی مائل اور لمبی مونچھ والا ہوگا اس کے لئے ایک کرسی عمرو بن حریث کے دروازے پر رکھی جائے گی اور لوگوں کو حضرت علی علیہ السلام ابن ابی طالبؑ پر تبرا کرنے کا حکم دے گا بہت سے آدمیوں کو قتل کرے گا مگر اسی دن وہ خود بھی قتل ہو جائے گا یہ سب کچھ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ (نوادر علی ابن اسباط)

(34)...... سعد اسکاف کہتے ہیں کہ میں ایک دن امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ اہل جبل میں سے ایک شخص بہت سے ہدیے اور تحفے لے کر آیا جن میں ایک تھیلے میں جنگلی جانور کا خشک کیا ہوا گوشت بھی تھا۔ آپؑ نے اسے کھولا اور فرمایا یہ واپس لے جاؤں اس کو کتے نے کھایا ہے۔ اس نے عرض کیا کہ میں نے یہ گوشت ایک مسلمان سے خریدا ہے اور یہ حلال ہے۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا اچھا ٹھہرو ابھی تمہیں اس بارے میں علم ہو جائے گا یہ فرما کر گوشت کو تھیلے میں رکھ دیا اور کچھ کلمات جاری کئے جن کا مطلب میں نہ سمجھ سکا پھر اس مرد جبلی سے فرمایا یہ اٹھا کر اس حجرے میں چلے جاؤ۔ اس نے ایسا ہی کیا اور جب حجرے میں پہنچا تو اس نے سنا کہ سوکھے ہوئے گوشت سے آواز آ رہی تھی اے بندہ خدا ہمارے جیسا گوشت نہ

Presented by www.ziaraat.com

امام علیہ السلام کے لئے حلال ہے نہ انبیاءؑ کی اولاد کے لئے حلال ہے اس لئے کہ میں حلال اور پاک نہیں ہوں۔ یہ سن کر وہ شخص اس تھیلے کو اٹھا کر باہر نکلا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس سے پوچھا بتاؤ گوشت نے تم سے کیا کہا؟ اس شخص نے عرض کی اس گوشت نے بھی وہ کہا جو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا یعنی یہ کہ وہ حلال اور پاک نہیں ہے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اے ابو ہارون تم کیا سمجھتے ہو؟ سنو! ہم وہ سب کچھ جانتے ہیں جس کا دوسروں کو علم نہیں ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر وہ شخص تھیلا لے کر باہر نکلا اور تمام گوشت کتے کے سامنے ڈال دیا (الخرائج والجرائح ص ۲۴۳)

درندوں سے حفاظت

(35)...... عبداللہ بن یحییٰ کاہلی کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے دریافت فرمایا اگر تمہارا کسی درندے سے سامنا ہو جائے تو کیا کرو گے؟ میں نے عرض کیا مجھے معلوم نہیں۔ آپؑ نے فرمایا سنو! اگر تمہارا سامنا کسی درندے سے ہو جائے تو اس کے سامنے پہلے آیۃ الکرسی پڑھو، پھر یہ کہو کہ میں اللہ کی قسم دیتا ہوں میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قسم دیتا ہوں میں سلیمانؑ بن داؤدؑ کی قسم دیتا ہوں حضرت علی امیر المؤمنین علیہ السلام اور ان کے بعد گیارہ آئمہؑ کی قسم دیتا ہوں تو وہ تمہارے سامنے سے ہٹ جائے گا۔ ○...... عبداللہ کاہلی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں کوفہ گیا اور اپنے چچازاد بھائی کے ساتھ کسی گاؤں جانے لگا کہ اچانک درندہ راستے پر آ کھڑا ہو گیا میں نے اس کے سامنے آیۃ الکرسی پڑھی پھر کہا میں تجھے اللہ کی قسم دیتا ہوں میں

Presented by www.ziaraat.com

تجھے محمد رسول اللہ کی قسم دیتا ہوں میں تجھے سلیمانؑ بن داؤدؑ کی قسم دیتا ہوں میں تجھے امیر المومنینؑ علی بن ابی طالبؑ اور ان کے بعد آئمہ طاہرینؑ کی قسم دیتا ہوں کہ تو ہمارے راستہ سے ہٹ جا۔ یہ سن کر وہ جس طرف سے آیا تھا اسی طرف واپس چلا گیا میرے چچازاد بھائی نے جو میرے ساتھ تھا کہا کہ ابھی ابھی جو کچھ میں نے تمہیں کہتے ہوئے سنا ہے اس سے بہتر تو میں نے آج تک حفاظت کی کوئی چیز اور دعا نہیں سنی۔ میں نے کہا تم نے سنا ہی کیا ہے؟ یہ دعا تو مجھے امام جعفر صادقؑ ابن امام محمد باقرؑ نے بتائی ہے۔ اس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ واقعی امامؑ برحق ہیں جن کی اطاعت اللہ نے ہم سب پر فرض کی ہے۔ اس واقعہ کے بعد جب میں امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو سارا واقعہ بیان کیا۔ آپؑ نے فرمایا کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ اس وقت میں نے تم لوگوں کو دیکھا نہیں تھا؟ ہم تو اپنے دوستوں پر ہر وقت نگاہِ حفاظت رکھتے ہیں اس کے لئے زبان کھولتے ہیں اے عبداللہ! خدا کی قسم اس وقت ہم نے ہی اس درندے کو تمہارے راستے سے ہٹایا تھا اور اس کی تصدیق اس طرح ہے کہ تم لوگ صحراء میں فلاں دریا کے کنارے تھے تمہارے چچازاد بھائی کا نام بھی میرے پاس لکھا ہوا ہے اور جب تک کہ وہ ہماری امامت کا قائل نہ ہوگا اس وقت تک وہ مر نہیں سکتا الغرض جب میں کوفہ میں آیا تو اپنے چچازاد بھائی سے سب کچھ بیان کر دیا وہ یہ سن کر بہت خوش ہوا اور آپؑ کی امامت کا معتقد ہو گیا تب اسے موت آئی۔ (الخرائج والجرائح ص ۲۳۱) ○...... ولید بن صبیح کہتے ہیں کہ ایک رات ہم امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر تھے کہ کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ آپؑ نے کنیز سے

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

فرمایا، دیکھو! دروازے پر کون ہے؟ کنیز گئی اور واپس آ کر کہا کہ آپؑ کے چچا عبداللہ بن علی ہیں فرمایا انہیں اندر بلا لو، پھر ہم سے فرمایا کہ تم لوگ دوسرے حجرے (کمرے) میں چلے جاؤ۔ جب عبداللہ بن علی آپؑ کے پاس آئے تو آپؑ کو کچھ نازیبا کلمات کہے اور چلے گئے اس کے بعد ہم سب باہر نکل آئے اور آپؑ نے اپنی گفتگو وہیں سے شروع کر دی جہاں ختم کی تھی، ہم میں سے ایک نے عرض کیا آپؑ کے چچا نے تو آپؑ سے ایسی سخت کلامی کی کہ جو نا سزا تھی ان کی بدکلامی کی وجہ سے جی چاہتا تھا کہ ابھی یہاں سے نکل کر ان کی خبر لے لی جائے۔ آپؑ نے فرمایا، یہ ہمارا خاندانی مسئلہ ہے اس میں تمہیں مداخلت کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ الغرض جب رات کا کچھ حصہ گذرا تو کسی نے پھر دروازے پر دستک دی آپؑ نے کنیز سے فرمایا، دیکھو! کون ہے۔ کنیز گئی اور واپس آ کر بولی آپ کے چچا عبداللہ بن علی ہیں۔ آپؑ نے ہمیں دوبارہ اندر جانے کا حکم دیا اور کنیز سے فرمایا کہ انہیں بلا لو۔ جب وہ آئے تو چیختے چلاتے اور روتے ہوئے آئے اور کہنے لگے کہ بھتیجے! مجھے معاف کر دو اللہ تمہیں معاف کرے گا مجھے بخش دو اللہ تمہیں بخش دے گا۔ آپؑ نے فرمایا، چچا جان، آپ کو اللہ معاف کرے گا، اب آپ کے معافی طلب کرنے کا سبب کیا ہوا؟ انہوں نے کہا جب میں آرام کرنے کے لئے اپنے بستر پر گیا تو میرے پاس دو حبشی پہنچے انہوں نے میری مشکیں باندھ دیں ایک نے دوسرے سے کہا اسے لے چلو اور جہنم میں ڈال دو جب وہ مجھے لے کر چلے تو درمیان میں رسولؐ خدا ملے تو میں نے آنحضرتؐ سے فریاد کی اور عرض کیا یا رسولؐ اللہ اب میں دوبارہ ایسی حرکت نہ کروں گا۔ آنحضرتؐ نے

Presented by www.ziaraat.com

ان حبشیوں سے میری سفارش فرمائی انہوں نے مجھے چھوڑ دیا مگر اس تھوڑے ہی عرصے میں ان سے جس قدر اذیت و تکلیف پہنچی ہے وہ نا قابل بیان ہے جس کو میں اب بھی محسوس کر رہا ہوں امام جعفر صادقؑ نے فرمایا خیر گذشت آنچہ گذشت آپ کو جو وصیت وغیرہ کرنا ہو کرلیں (آپ کی موت قریب ہے) انہوں نے کہا میں کس بات کی وصیت کروں میرے پاس کوئی مال نہیں کثیر العیال ہوں اور مقروض بھی ہوں آپؑ نے فرمایا آپ کا قرض میں ادا کروں گا اور آپ کے عیال میرے عیال کے ساتھ رہیں گے۔ ولید کہتا ہے کہ ابھی ہم لوگ مدینہ میں تھے کہ ان کا انتقال ہو گیا امام جعفر صادقؑ نے ان کے اہل وعیال کو اپنے اہل وعیال میں ضم کر دیا ان کے قرض کو ادا کر دیا اور ان کی دختر سے اپنے ایک لڑکے کی شادی کر دی۔ (الخرائج والجرائح ص

۲۳۳) ○...... حسین بن ابو علا کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص آیا اور اس نے اپنی زوجہ کی شکایت کی کہ بڑی بداخلاقی سے میرے ساتھ پیش آتی ہے۔ آپؑ نے فرمایا اسے میرے پاس لے آؤ۔ جب وہ آئی تو آپؑ نے اس سے دریافت کیا کہ تو اپنے شوہر کو کیوں ستاتی ہے؟ وہ اس قدر بداخلاق عورت تھی کہ اس نے اپنے شوہر کو آپؑ کے سامنے کوسنا شروع کر دیا آپؑ نے فرمایا، دیکھ اگر تو اسی طرح اپنی ضد پر قائم رہی تو تین دن سے زیادہ زندہ نہ رہے گی۔ اس نے کہا کہ میں تو خود بھی یہی چاہتی ہوں کہ تا ابد اس کی صورت نہ دیکھوں۔ آپؑ نے اس کے شوہر سے فرمایا اپنی زوجہ کو لے جاؤ اب تم دونوں کا تنازعہ تین دن سے زیادہ نہ رہے گا۔ چنانچہ تیسرے دن اس کا شوہر آیا، امامؑ نے اس کی

Presented by www.ziaraat.com

زوجہ کے بارے میں دریافت کیا تو اس نے کہا کہ خدا کی قسم میں ابھی ابھی اس کو دفن کر کے آ رہا ہوں حسین کہتا ہے کہ میں نے پوچھا کہ اس کی زوجہ کا کیا حال ہے؟ آپؑ نے فرمایا وہ اپنے شوہر کی نافرمان تھی اور اس کے ساتھ زیادتی اور تعدی کرتی تھی۔ اللہ نے اس کی عمر کے سلسلے کو کاٹ کر اسے نجات دیدی (مناقب ج ۳ص ۳۵۱)

بددعا کا اثر

(36)...... میثمی کہتے ہیں کہ ایک شخص امام جعفر صادقؑ کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا کہ آپؑ نے اپنے غلام سے فرمایا جاؤ اور زمزم کے کنویں سے پانی لے آؤ۔ غلام گیا اور تھوڑی دیر میں ہی بغیر پانی لیے واپس آیا اور کہنے لگا کہ چاہ زمزم پر مقررہ غلاموں میں سے ایک غلام نے پانی دینے سے انکار کر دیا اور کہا کہ تم عراق کے خدا کے لئے پانی لے جا رہے ہو اس لئے تمہیں پانی نہیں دیا جائے گا۔ یہ سن کر آپؑ کے چہرے کا رنگ متغیر ہو گیا آپؑ نے کھانے سے ہاتھ روک لیا اور اپنے لبوں کو حرکت دی پھر غلام سے فرمایا اب جاؤ اور پانی لے آؤ کوئی منع نہ کرے گا یہ کہہ کر پھر آپؑ نے کھانا تناول فرمانے لگے کچھ دیر کے بعد غلام نے آ کر اطلاع دی کہ مولا! جس غلام نے پانی دینے سے منع کیا تھا وہ چاہ زمزم میں گر کر مر گیا ہے اور لوگ اس کو نکالنے میں مصروف ہیں یہ سن کر آپؑ نے خدا کا شکر ادا کیا۔ (الخرائج والجرائح ص ۳۳۲)

(37)......ابان بن تغلب کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اپنے گھر سے مدینہ امام جعفر صادقؑ کی قدم بوسی کے لئے گیا جب دروازے پر پہنچا تو دیکھا کہ کچھ لوگ آپؑ سے ملاقات کر کے باہر نکل رہے ہیں جن سے میں واقف نہ تھا جو شکل وصورت میں

Presented by www.ziaraat.com

بہت ہی خوبصورت اور خوش رو تھے کہ میری نظر سے نہ گذرے تھے بالکل خاموش طبع جیسے بولنا ہی نہ جانتے ہوں جب میں اندر یعنی بیت الشرف میں داخل ہوا تو دیکھا کہ آپؑ کے سامنے بیت الشرف سے باہر آئے جن میں سے کچھ لوگ مختلف زبانوں اور مختلف ملکوں اور علاقوں سے نظر آئے سب نے وہ حدیث سنی اور سمجھی جب ان میں سے کسی سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا تو اس نے کہا کہ امام جعفر صادقؑ نے تو میری فارسی زبان میں ہی وہ حدیث بیان کی عرب یہ کہتا تھا کہ نہیں بلکہ آپؑ نے عربی زبان میں حدیث بیان کی حبشی کہتا کہ نہیں آپ علیہ السلام نے تو میری زبان میں حدیث بیان فرمائی نبطی اور سقلبی کہتے کہ آپ علیہ السلام نے وہ حدیث ہماری زبانوں میں بیان فرمائی تھی۔ الغرض یہ لوگ پھر پلٹ کر آپ علیہ السلام کی خدمت میں پہنچے اور سب نے اختلاف زبان اور حدیث کے بارے میں دریافت کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ اس حدیث کو تم میں سے ہر شخص نے سنا اور سمجھا ہے اللہ نے یہ اعجاز ہمیں عطا فرمایا ہے کہ (ہم کسی زبان میں گفتگو کریں سامع اس کو اپنی زبان میں سمجھ لیتا ہے علاوہ ازیں ہم ہر زبان سے واقف ہیں) (الخرائج والجرائح ص ۳۴۴)

آئمہؑ کے لئے اللہ کی نعمتیں

(38)......داؤد بن کثیر رقی کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس وقت وہاں آپؑ کے پاس آپؑ کے فرزند امام موسیٰ کاظمؑ بھی تشریف لے گئے مگر وہ کچھ بے چینی محسوس کر رہے تھے آپؑ نے اپنے فرزند کی مزاج پرسی فرمائی۔ عرض کیا ابا جان! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہ میں اللہ کی حفظ و امان میں ہوں اور مختلف

Presented by www.ziaraat.com

قسم کی نعمتوں سے منعم ہوں مگر اس وقت انگور حرشی اور انار مل جاتے تو بہتر ہوتا۔ میں نے کہا! سبحان اللہ! عالیجاہ یہ تو موسم سرما ہے اس وقت یہ نہیں میسر ہو سکتے۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ اے داؤد! اللہ ہر چیز پر قادر ہے باغ میں جاؤ ایک درخت پر تمہیں انار اور انگور کی بیل پر انگور حرشی مل جائیں گے۔ میں نے عرض کیا میں آپؑ کی ظاہری و مخفی دونوں اماموں کی حکمرانی پر ایمان لاتا ہوں پھر جا کر انگور اور انار باغ سے توڑے اور لا کر امام موسیٰ کاظمؑ کی خدمت میں پیش کیے اور آپ علیہ السلام نے تناول فرمائے۔ پھر امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اے داؤد! یہ اسی رزق قدیم میں سے ہے جسے اللہ نے افق اعلیٰ سے حضرت مریمؑ بنت عمران کے لئے مخصوص فرمایا تھا (الخرائج والجرائح ص ۲۳۵)

سیر عالم

(39)...... داؤد رقی کہتے ہیں کہ میں امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر تھا آپؑ نے مجھ سے دریافت فرمایا، تمہارا چہرہ اداس کیوں ہے؟ میں نے عرض کیا، قرض اور رسوائی نے چہرے کو متغیر کر دیا ہے میرا ارادہ ہے کہ اپنے بھائی کو لانے کے لئے سندھ کا سمندری سفر کروں۔ آپؑ نے فرمایا جب چاہو چلے جاؤ، میں نے عرض کیا، مگر سمندر کی ہولناکیوں اور تکلیفوں سے ڈرتا ہوں آپؑ نے فرمایا وہ ذات جو خشکی میں تمہاری حفاظت کرتی ہے وہی سمندر میں بھی تمہارا محافظ و نگہبان ہے اے داؤد سنو! اگر میرا اسم اور میری روح نہ ہوتی تو نہ دریا بہتے نہ پھل پکتے نہ درخت سر سبز ہوتے۔ داؤد کہتے ہیں کہ پھر میں سمندری جہاز پر سوار ہوا اور ایک سو بیس دن کا سفر طے کر کے

Presented by www.ziaraat.com

ساحل سمندر کے قریب اللہ نے جہاں چاہا مجھے پہنچا دیا اور جمعہ کے دن زوال سے پہلے باہر نکلا تو دیکھا کہ آسمان پر ہر طرف بادل چھائے ہوئے ہیں اور ایک نور ہے جو وسط آسمان سے ساطع ہے اور اس کی روشنی زمین کو منور کر رہی ہے اچانک میں نے سنا کہ آواز آ رہی ہے اے داؤد یہ وقت تمہارے قرض کی ادائیگی کا ہے سر اٹھاؤ اور تم سلامت ہو میں نے سر اٹھایا تو پھر آواز آئی ان سرخ سرخ شگوفوں کے پیچھے جو کچھ ہے اسے لے لو میں وہاں پہنچا تو دیکھا بہت سا طلاء احمر (سرخ سونے) کی اینٹیں ہیں جن کا ایک طرف صاف اور سادہ تھا اور دوسری طرف تحریر ہے هٰذَا عَطَآؤُنَا فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔ (سورہ مائدہ آیت ۳۹) (یہ ہماری عطا ہے پس احسان کر دیا اپنے ہی پاس رکھو جو بے حساب ہے) میں نے انہیں اٹھالیا اور سوچا کہ مدینہ تک ان میں کوئی تصرف نہ کروں گا مدینہ واپس آیا اور امامؑ کی خدمت میں پہنچا تو آپؑ نے فرمایا اے داؤد ہماری عطا وہ نور تھا جو تمہیں نظر آیا یہ سونا تو تمہارے رب کریم کی عطا ہے تمہیں مبارک ہو۔ اب تم اللہ کا شکر ادا کرو۔ داؤد کہتے ہیں کہ پھر میں نے آپؑ کے خادم سے دریافت کیا اس نے بتایا کہ اس وقت آپؑ اپنے اصحاب سے باتیں کر رہے تھے جن میں حمران اور عبدالاعلیٰ تھے آپؑ ان ہی کی طرف متوجہ تھے اور یہی باتیں کر رہے تھے کہ جو تم نے سنائی ہیں پھر نماز کا وقت آ گیا تو آپؑ نے ان کے ساتھ نماز پڑھی اس کے بعد میں نے ان تینوں اصحاب سے دریافت کیا تو انہوں نے بھی یہی واقعہ بیان کیا (المصدر السابق ص ۲۳۴)

(40)...... امام جعفر صادقؑ کا ایک غلام جس کا نام مسلم تھا وہ اچھی طرح قرآن نہیں پڑھ

سکتا تھا آپؑ نے ایک رات اس کو قرآن مجید کی تعلیم دی تو صبح کو وہ اچھی طرح خود ہی قرآن کی تلاوت کرنے لگا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا پہلے ہی سے قرآن مجید پڑھا ہوا ہو۔

(41)......ابو خالد کہتے ہیں کہ ایک مرد کندی سے جو بنی عباس کا تیغ بردار تھا اس نے بیان کیا ہے کہ جب ابودوانیق امام جعفر صادقؑ اور اسماعیل کے پاس قید خانے میں داخل ہوا اور آپؑ دونوں کے قتل کا حکم دے کر چلا گیا۔ اس قاتل پر (اللہ کی لعنت ہو) امام جعفر صادقؑ کے پاس رات کے وقت آیا آپؑ کو قید خانہ کے حجرے سے باہر نکالا تلوار کا وار کر کے قتل کر دیا اور پھر اسماعیل کی طرف بھی قتل کی نیت سے بڑھا لیکن ان دونوں سے کچھ رد و کد ہوئی بالآخر انہیں بھی قتل کر کے ابودوانیق کے پاس پہنچا۔ ابودوانیق نے اس قاتل کو دیکھ کر پوچھا کیا کر کے کو آئے ہو؟ اس نے کہا میں نے دونوں کو قتل کر کے آپ کو ان کی فکر سے چھٹکارا دلا دیا ہے، جب صبح ہوئی تو امام جعفر صادقؑ اور اسماعیل اپنی جگہ پر بیٹھے ہوئے تھے ان دونوں نے ابودوانیق سے ملاقات کی اجازت چاہی۔ یہ سن کر ابودوانیق نے قاتل کو بلایا اور دریافت کیا کہ کیا تو نے ان کو قتل نہیں کیا؟ اس نے کہا، جی ہاں میں نے دونوں کو پہچان کر قتل کیا تھا ابودوانیق نے کہا اس جگہ جا کر دیکھ جہاں تو نے ان کو قتل کیا تھا۔ قاتل وہاں پہنچا تو دیکھا کہ وہاں دو اونٹ نحر کیے ہوئے پڑے تھے یہ دیکھ کر وہ مبہوت ہو گیا واپس آیا اور حیرت و استعجاب کے عالم میں گردن جھکا کر کھڑا ہو گیا اور اس کو سب کچھ بتایا کہ وہاں تو دو اونٹ نحر کیے ہوئے پڑے ہیں جب کہ میں نے ان دونوں کو قتل کیا تھا۔ ابودوانیق نے کہا دیکھو یہ بات تیرے منہ سے کوئی نہ سنے یہ واقعہ تو بالکل اسی طرح کا ہوا ہے جس

طرح کہ حضرت عیسیٰؑ کے ساتھ رونما ہوا تھا اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ "وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَٰكِن شُبِّهَ لَهُمْ" (سورہ نساء آیت ۱۵۷) (حالانکہ انہوں نے اس کو نہ قتل کیا، اور نہ صلیب دی بلکہ ان کے لئے (ایک دوسرے شخص کو) اس کی (عیسیٰؑ کی) شبیہ بنا دیا گیا۔

مردے کو زندگی بخشنا

(42)...... عیسیٰ بن مہران کہتے ہیں کہ اہل خراساں میں وراء النہر کا رہنے والا ایک شخص جو خوشحال اور محب اہل بیتؑ تھا جو ہر سال حج کے لئے جاتا تھا اس کا معمول تھا کہ حج سے فارغ ہونے کے بعد امام جعفر صادقؑ کی زیارت کے لئے مدینہ جاتا اور اپنے مال سے ایک ہزار دینار امامؑ کی خدمت میں بطور ہدیہ پیش کیا کرتا تھا اس کی زوجہ اس کی چچازاد بہن تھی دونوں ہی خوشحال تھے ایک سال اس نے اپنے شوہر سے کہا کہ اس سال میں آپ کے ساتھ حج وزیارت کے لئے جانے کی خواہش مند ہوں اس کے شوہر نے بھی رضامندی ظاہر کردی چنانچہ اس نے حج وزیارت کا سامان تیار کیا اور امام جعفر صادقؑ کے عیال اور آپؑ کی صاحبزادیوں وغیرہ کے لئے خراسان سے لباسہائے فاخرہ قطن دکتان کے کپڑے اور جواہرات وغیرہ فراہم کیے اور اس کے شوہر نے حسب معمول ایک ہزار دینار تھیلے میں رکھے پھر اس تھیلے کو صندوقچہ میں رکھا جس میں زیورات اور عطریات رکھے تھے اور یہ سب لیکر مدینہ کے ارادے سے گھر سے نکلے وہاں پہنچ کر امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہو اسلام عرض کیا اور

Presented by www.ziaraat.com

کہا امسال اپنی زوجہ کو حج وزیارت کی غرض سے ہمراہ لایا ہوں اجازت دیجئے کہ وہ آپؑ کے بیت الشرف میں حاضر ہو کر زیارت سے مشرف ہو سکے۔ آپؑ نے اجازت دی وہ مومنہ آئی اور جو کچھ ساتھ لائی تھی وہ تحائف پیشِ خدمت کیے اور اپنی قیام گاہ پر واپس چلی گئی۔ دوسرے دن شوہر نے زوجہ سے کہا وہ صندوقچہ نکالو جس میں ایک ہزار دینار رکھے ہوئے تھے زوجہ نے صندوقچہ شوہر کو دے دیا اس نے صندوقچہ کھولا تو اس میں ایک ہزار دینار کی تھیلی کے علاوہ زیورات وغیرہ سب کچھ موجود تھا۔ یہ بہت حیران ہوا کہ صرف دینار ہی غائب ہو گئے باقی تمام چیزیں موجود ہیں بہرحال مجبوراً اس نے زیورات رہن رکھ کر ایک ہزار دینار قرض لئے اور امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؑ نے فرمایا تمہارے ایک ہزار دینار تو ہم تک پہنچ چکے ہیں۔ اس نے عرض کیا مولا آپؑ کے پاس کیسے پہنچ گئے؟ آپؑ نے فرمایا مجھے کچھ رقم کی ضرورت تھی اس لئے جو رقم تم میرے لئے لے کر آ رہے تھے میں نے ایک جن کے ذریعے وہ رقم منگوالی جب کبھی اچانک کوئی ضرورت درپیش ہوتی ہے تو میں اپنے شیعہ جنوں میں سے کسی کے ذریعے کام کرا لیتا ہوں۔ الغرض وہ شخص اپنی زوجہ کے پاس قیام گاہ پر جانے کی غرض سے واپس ہوا تو اس نے ایک ہزار دینار اپنے امین کو واپس کئے زیورات لیکر جب گھر (قیام گاہ پر) پہنچا تو دیکھا کہ اس کی زوجہ کا انتقال ہو گیا ہے کنیز سے حال دریافت کیا تو اس نے بتایا کہ اچانک دل کا دورہ ہوا اور انتقال ہو گیا مجبوراً صبر کے علاوہ چارۂ کار بھی کچھ نہ تھا لہٰذا تجہیز و تکفین کے انتظام کے لئے چلا اور امامؑ کی خدمت میں پہنچا اور عرض کیا کہ مولا آپ کی کنیز (میری زوجہ) کا انتقال ہو گیا آپؑ

Presented by www.ziaraat.com

اس کی نماز جنازہ پڑھا دیں۔ اچانک یہ خبر اندوہناک سن کر آپؑ نے اس کو دلاسہ دیا اور دو رکعت نماز پڑھ کر بارگاہ خدا میں التجا کی پھر اس سے کہا کہ تم اپنی قیام گاہ پر جا کر دیکھو تمہاری زوجہ فوت نہیں ہوئی بلکہ تم جا کر دیکھو گے وہ کنیز حد ایات دے رہی ہو گی وہ بالکل صحیح وسلامت ہے۔ یہ سن کر وہ شخص اپنی قیام گاہ پر پہنچا اور جس طرح امامؑ نے فرمایا تھا اپنی زوجہ کو اسی حالت میں دیکھ کر بہت مسرور ہوا اس کے بعد حج کے ارادے سے مکہ روانہ ہوا اور امام جعفر صادقؑ بھی حج کے لئے تشریف لے گئے دوران طواف اس کی زوجہ نے امام جعفر صادقؑ کو دیکھا اور اپنے شوہر سے کہا کہ یہی وہ شخص ہے جنہوں نے میری روح میرے جسم میں واپس کرنے کی سفارش فرمائی تھی۔ اس کے شوہر نے کہا اے نیک بخت! یہی تو میرے مولا امام جعفر صادقؑ ہیں (الخرائج والجرائح ص ۲۴۷)

○......داؤد رقی کہتے ہیں کہ میں امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک نوجوان روتا ہوا آیا اور عرض کرنے لگا کہ میں نے نذر کی تھی کہ اپنی زوجہ کے ساتھ حج کروں گا لیکن وہ یہاں (مدینہ) پہنچ کر مر گئی۔ آپؑ نے فرمایا، جاؤ وہ مری نہیں ہے اس نے عرض کیا مولا! میں تو اس کی میت تیار کر کے آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں آپؑ نے فرمایا، تم جا کر دیکھو تو سہی (وہ زندہ ہے) وہ نوجوان واپس آ گیا اور کچھ دیر کے بعد خوش وخرم ہنستا ہوا آیا اور عرض کرنے لگا کہ مولا! آپؑ نے صحیح فرمایا تھا وہ واقعاً زندہ بیٹھی ہوئی ہے آپؑ نے مجھ سے دریافت فرمایا اے داؤد ابھی بھی تم ایمان نہیں لائے، میں نے عرض کیا، میرا ایمان تو ہے مگر صرف اطمینان قلب چاہتا تھا۔ پھر یوم ترویہ آپؑ نے مجھ سے فرمایا کہ مجھے اپنے رب کے بیت (خانہ کعبہ

Presented by www.ziaraat.com

) کا اشتیاق ہے میں نے عرض کیا، مولا یہ عرفات ہے۔ آپؑ نے فرمایا جب عشاء کی نماز سے فارغ ہو جاؤں تو میرے ناقے کی مہار تھام لینا اور اسے لے آنا۔ میں نے ایسا ہی کیا عشاء کے بعد آ گیا آپؑ برآمد ہوئے پہلے سورہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور سورہ یاسین کی تلاوت فرمائی پھر ناقہ پر سوار ہوئے اور مجھے بھی ناقے پر اپنے ساتھ بٹھا لیا ہم رات کے وقت آہستہ آہستہ چلے اور جہاں کے جو اعمال تھے بجالاتے پھر فرمایا یہ بیت اللہ ہے اور وہاں کے بھی اعمال بجالاتے جب صبح طلوع ہوئی کھڑے ہو کر اذان و اقامت کہی اور مجھے اپنے دائیں جانب کھڑا کر لیا پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ والضحیٰ کی تلاوت کی اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص کی تلاوت فرمائی پھر قنوت پڑھا سلام پڑھا اور بیٹھ گئے جب آفتاب طلوع ہو گیا تو وہی جوان اپنی زوجہ کو لئے ہوئے ادھر سے گزرا تو اس کی زوجہ نے اپنے شوہر سے کہا یہی تو وہ شخص ہیں جنہوں نے اللہ سے سفارش کر کے مجھے دوبارہ حیات عطا فرمائی۔ (الخرائج والجرائح ص ۲۳۸) ○...... عبدالحمید جرجانی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک غلام کسی جھاڑی سے کچھ انڈے اٹھا لایا میں نے دیکھا کہ ان میں اور مرغی کے انڈوں میں کچھ فرق نہیں۔ میں نے پوچھا یہ کیا ہے اس نے کہا یہ مرغابی کے انڈے ہیں میں نے ان کے کھانے سے احتیاط کی جب تک امام جعفر صادقؑ سے دریافت نہ کر لوں پھر مدینہ آیا اور آپؑ سے بہت سے مسائل دریافت کیے اور یہ مسئلہ بھول گیا جب وہاں سے کوچ کرنے لگا تو وہ مسئلہ یاد آ گیا ناقوں کی قطار کی مہار میرے ہاتھ میں تھی میں نے وہ مہار فوراً اپنے ساتھی کو دیدی اور امام جعفر صادقؑ کی

Presented by www.ziaraat.com

خدمت میں آیا دیکھا وہاں بڑا ہجوم ہے میں آپؑ کے روبرو کھڑا ہو گیا۔ آپؑ نے سر اٹھایا اور فرمایا اے عبدالحمید، ہمارے لئے بھی مرغابیاں آتی ہیں میں نے کہا کہ بس مجھے جو پوچھنا ہے آپؑ نے بتا دیا پھر وہاں سے پلٹ کر اپنے ساتھیوں سے جا ملا۔ (الخرائج والجرائح ص ۲۳۹) ○...... شعیب عرقوقی کہتے ہیں کہ میں اور علی بن ابی حمزہ اور ابو بصیر ایک مرتبہ امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے میرے پاس تین سو دینار تھے جو میں نے آپؑ کے سامنے پیش کیے آپؑ نے ان میں سے ایک حصہ لے لیا اور بقیہ مجھے واپس کر کے کہا اسے اسی مقام پر رکھو دو جہاں سے تم نے لیا ہے۔ ابو بصیر کہتا ہے کہ میں نے پوچھا اے شعیب ان دیناروں کا کیا معاملہ ہے جو تمہیں واپس کیے گئے ہیں؟ شعیب نے کہا میں نے اپنے بھائی عروہ کی رقم سے نکال لئے تھے لیکن اس کے متعلق بھائی کو کوئی علم نہیں ہے۔ ابو بصیر نے کہا پھر تو امام جعفر صادقؑ نے تمہیں اپنی امامت کی شناخت کرا دی ہے؟ جب وہ دینار شمار کیے گئے تو پورے سو عدد تھے (الخرائج والجرائح ص ۲۳۹، کشف الغمہ ج ۲ ص ۱۹۹)

(43)...... شعیب کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؑ نے دریافت فرمایا تمہارے ساتھ سواری پر کون ہے۔ میں نے عرض کیا تخیر فاضل ابو موسیٰ بجال۔ آپؑ نے فرمایا دیکھو، اس کا بہت خیال رکھنا اس سے غافل نہ رہنا اس لئے کہ تم پر اس کے بہت سے حقوق ہیں سب سے پہلا حق تو یہی ہے کہ اس کا اور تمہارا دینی رشتہ ہے پھر یہ کہ وہ تمہارا ہم صحبت بھی ہے

(44)...... عثمان بن عیسیٰ کہتے ہیں کہ ہیں کہ ایک شخص نے امام جعفر صادقؑ سے

Presented by www.ziaraat.com

آکر فریاد کی کہ میرے بھائیوں اور میرے چچا کے بیٹوں نے مجھے گھر رہنا دشوار کررکھا ہے آپ ان کو سمجھا دیں آپؑ نے فرمایا، ابھی صبر کرو، اسی میں بہتری ہے اس بات کو ایک سال گزر گیا وہ شخص کہتا ہے کہ دوسرے سال میں پھر حاضر خدمت ہوا اور ان لوگوں کی شکایت کی آپؑ نے فرمایا صبر کرو، پھر تیسرے سال سفر میں آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کی شکایت کی آپؑ نے پھر صبر کی تلقین فرماتے ہوئے کہا اب عنقریب تمہارے مصائب دور ہونے والے ہیں تم مطمئن رہو۔ ابھی چند دن ہی گذرے ہوں گے کہ کسی وباء کی وجہ سے وہ سب مر گئے۔ اب پھر میں حاضر خدمت ہوا۔ آپؑ نے دریافت فرمایا، کیا حال ہے اب تمہارے گھر والوں کا میں نے عرض کیا وہ تو سب ہی مر گئے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا یہ اس لئے ہوا کہ ان لوگوں نے تمہارے ساتھ بدسلوکی کی تھی اور ان کا یہ عمل جاری رہا، نیز حق اخوت کو ادا نہیں کیا قطع رحم کیا۔ (الخرائج والجرائح ص ۲۴۰)

دشمن کے لئے بددعاء

(45)...... ابن سنان کہتے ہیں کہ جس وقت داؤد بن علی نے آدمی بھیج کر معلی بن خنیس کو قتل کرا دیا، اس وقت ہم لوگ مدینہ میں تھے اس واقعہ کے بعد امام جعفر صادقؑ اپنے بیت الشرف سے باہر ایک مہینے تک نہ نکلے داؤد بن علی نے آدمی بھیجا کہ آپؑ اس سے ملیں لیکن آپؑ نے ملنے سے انکار کر دیا اس نے اپنے کچھ سپاہی بھیجے کہ انہیں جبراً لے آؤ ورنہ ان کا سر لے آؤ سپاہی آپؑ کے پاس اس وقت پہنچے جب آپؑ ہمارے ساتھ ظہر کی نماز میں مشغول تھے انہوں نے آپؑ سے کہا کہ چلیئے آپؑ کو داؤد

Presented by www.ziaraat.com

بن علی نے بلایا ہے۔ آپؑ نے فرمایا، اگر میں نہ جاؤں تو تم کیا کرو گے؟ تو انہوں نے کہا کہ، اگر آپؑ نہ جائیں گے تو ہمیں حکم ملا ہے کہ آپؑ کا سر کاٹ کر لیجائیں آپ نے فرمایا تم لوگوں سے یہ امید تو نہیں ہے کہ اپنے رسولؐ کے فرزند کو قتل کر دو گے۔ انہوں نے جواب دیا ہمیں نہیں معلوم آپؑ کیا کہتے ہیں بس ہم تو صرف اتنا جانتے ہیں کہ ہمیں حکم ملا ہے ہم اس کی تعمیل کریں آپؑ نے فرمایا کہ بہتر تو یہی ہے کہ تم میری بات مان لو اور واپس چلے جاؤ اسی میں تمہاری بھلائی ہے۔ انہوں نے جواب دیا خدا کی قسم ہم تو آپؑ کو لیے بغیر واپس نہ جائیں گے یا آپؑ کا سر لے کر جائیں گے جب آپؑ نے دیکھا کہ یہ نہیں مانتے اور مجھے قتل کرنے پر آمادہ ہیں تو آپؑ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کر کے اپنے کاندھوں پر رکھے پھر انہیں پھیلا کر انگشت شہادت سے اس طرح اشارہ کیا جیسے کسی کو بلا کر فرمایا ہو الساعۃ الساعۃ (ابھی ابھی) یہ کہنا تھا کہ ایک شور بلند ہوا ان سپاہیوں نے کہا اٹھیے اور ہمارے ساتھ چلیئے آپؑ نے فرمایا تمہارا حاکم مر چکا ہے (اب کس کے پاس لیجاؤ گے) راوی کا کہنا ہے کہ ان سپاہیوں نے تصدیق کے لئے ایک شخص کو بھیجا تو معلوم ہوا کہ ان کا حاکم واقعی مر چکا ہے اور یہ شور وغل اسی کی موت پر ہوا تھا یہ سن کر وہ سپاہی واپس ہو گئے۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا میں آپؑ پر قربان اس کی موت اچانک کیسے واقع ہو گئی۔ آپؑ نے فرمایا معلی بن خنیس کے ایک غلام نے اسے قتل کر دیا بات یہ ہے کہ ایک ماہ سے میں نے اس کے پاس جانا ترک کر دیا تھا اس کے آدمی بھیجنے کے باوجود میں نہیں گیا اور جب ان لوگوں نے مجھے اپنے ساتھ لے جانے کا تہیہ کر لیا اور میرے قتل پر آمادگی کا اظہار کیا تو

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

میں نے اس وقت اسم اعظم پڑھ کر دعا کی۔ اللہ نے فوراً ہی دعا قبول فرمائی اور ایک فرشتے کے ذریعے سے ان کے حاکم کو قتل کرا دیا میں نے دریافت کیا، آپ نے دونوں ہاتھ کس لئے اٹھائے تھے۔؟ آپؑ نے فرمایا نصرت طلب کرنے کے لیے میں نے پوچھا آپؑ نے جو کاندھے پر ہاتھ رکھے تھے اس کا کیا مطلب تھا؟ آپؑ نے فرمایا یہ تضرع تھا میں نے پھر دریافت کیا آپؑ نے انگشت شہادت کیوں اٹھائی تھی؟ آپؑ نے فرمایا یہ بصبصہ (خوشامد کے طور پر) تھی (بصائر الدرجات جلد ۵ باب ۲ ص ۵۸)

گم شدہ اونٹ کی بازیابی

(46)...... طیالسی کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ مکہ سے مدینہ جا رہا تھا کہ راستہ میں میری سواری کا اونٹ گم ہو گیا جس پر میرا زادِ سفر، دیگر سامان اور لوگوں کی امانتیں بھی تھیں۔ میں نے امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں آ کر اس پریشانی کی شکایت کی، آپؑ نے فرمایا مسجدِ رسولؐ جاؤ اور یہ دعا کرو، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتَیْتُكَ زَائِرًا لِبَیْتِكَ الْحَرَامِ وَاِنَّ رَاحِلَتِیْ قَدْ ذَهَبَتْ فَرُدَّهَا عَلَیَّ "(پروردگارا! میں تیرے بیت الحرام کی زیارت کے لئے آ رہا تھا کہ میری سواری کا اونٹ کہیں چلا گیا تو اسے میرے پاس پلٹا دے) میں گیا اور دعا کی ابھی میں یہ دعا کر ہی رہا تھا کہ دروازہ مسجد پر ایک شخص نے پکار کر کہا اے شخص باہر نکل اور اپنی سواری کا اونٹ لے جا، تو نے ہمیں تمام رات پریشان کیا ہے۔ میں نے مسجد سے نکل کر وہ اونٹ لے لیا اور سامان وغیرہ دیکھا تو بالکل صحیح تھا۔ ایک دھاگا بھی گم نہیں ہوا تھا۔ (الخرائج والجرائح ص ۲۳۴)

Presented by www.ziaraat.com

(47)...... سلیمان بن خالد کہتے ہیں کہ میں امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں رخصت ہونے کے لئے حاضر ہوا آپؑ بغداد کے کچھ لوگوں کے نام خطوط لکھ رہے تھے تو مجھ سے دریافت فرمایا تم بغداد جاؤ گے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں، آپؑ نے فرمایا ذرا ان خطوط کے پہنچانے میں میرے غلام کی مدد کرنا، سلیمان کہتے ہیں کہ ابھی میں آپؑ کے صحن خانہ تک ہی گیا تھا کہ دل میں خیال پیدا ہوا کہ یہ اللہ کی جانب سے اللہ کی مخلوق پر اس کی حجت ہیں اور ایوب جزوی اور فلاں وفلاں کو اپنی حاجات کے لئے خطوط لکھ رہے ہیں یہ سوچتے ہوئے دروازے تک پہنچا تو آپؑ نے اندر سے پکار کر مجھے واپس بلا لیا اور فرمایا اے سلیمان! میں نے ان لوگوں کو صرف اس لئے خطوط لکھے ہیں تا کہ انہیں بتا دوں کہ میں بھی اللہ کا بندہ ہوں اور ہمیں بھی تمہاری ضرورت پڑتی ہے۔ (الخرائج والجرائح ص ۲۳۵)

(48)...... عمر بن یزید کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؑ نے اپنے دونوں پائے مبارک میری طرف بڑھا دیئے اور فرمایا اے عمر، ذرا انہیں دباؤ تو میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ میں دریافت کروں گا کہ آپؑ کے بعد امام کون ہوگا؟ (مگر ابھی یہ بات میرے دل میں ہی تھی) کہ آپؑ نے فرمایا! اے عمر! میں تمہیں یہ بتاؤں گا کہ میرے بعد امام کون ہوگا؟ (بصائر الدرجات ج ۵ باب ۱۰ ص ۲۳, (کشف الغمہ ج ۲ ص ۴۲۲)

(49)......ہشام بن احمد کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپؑ اپنی زراعت پر تھے شدید گرمی کا دن تھا آپؑ کے چہرے

Presented by www.ziaraat.com

سے پسینہ بہہ کر آپؑ کے سینہ پر ٹپک رہا تھا میرا ارادہ تھا کہ میں آپؑ سے مفضل بن عمر کے متعلق دریافت کروں؟ مگر آپؑ نے خود بھی فرمایا ہاں ہاں خدا کی قسم مفضل ایک مرد انسان ہے بے شک اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی اللہ نہیں ہے مفضل بن عمر جعفی مرد انسان ہے میں نے شمار کیا آپ علیہ السلام نے تیس مرتبہ سے زائد بھی ارشاد فرمایا (بصائر الدرجات ج ۵ باب ۱۰ ص ۴۶)

ہم مخلوق الٰہی ہیں

(50)...... اسماعیل بن عزیز کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے ایک مرتبہ مجھ سے فرمایا اے اسماعیل! میرے لئے وضو خانہ میں پانی رکھ دو۔ میں نے پانی رکھ دیا آپؑ اٹھے اور وضو خانے میں تشریف لے گئے اور میں نے اپنے دل میں کہا چاہے وضو کریں یا نماز پڑھیں میں تو انہیں رب ہی کہوں گا پھر فوراً ہی آپؑ وضو خانے سے برآمد ہوئے اور فرمایا اے اسماعیل! دیوار کو حد سے زیادہ بلند نہ کرو ورنہ وہ گر پڑے گی سنو! ہمیں اللہ کی مخلوق سمجھو پھر اس کے بعد ہمارے متعلق جو چاہو کہو۔ مگر میں یہی کہتا رہا کہ میں تو یہی کہتا رہوں گا یہی کہتا رہوں گا (بصائر الدرجات ج ۵ ب ۱۰ ص ۶۳، دلائل حمیری)

پانی سے متعلق

(51)...... شہاب بن عبدربہ کہتے ہیں کہ میں چند مسائل دریافت کرنے کے لئے امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوا مگر دریافت کرنے سے پہلے ہی آپؑ نے فرمایا شہاب اگر چاہو تو تم بتاؤ اور چاہو تو میں بتاؤں کہ تم کیا پوچھنے آئے ہو۔ میں نے

Presented by www.ziaraat.com

عرض کیا، میں آپؑ پر قربان، آپؑ ہی ارشاد فرمائیے میں کیا پوچھنے آیا ہوں ؟(۱) آپؑ نے فرمایا کہ تم یہ پوچھنے آئے ہو کہ کیا ایک شخص حالت جنابت میں مٹکے کے اندر کوزہ ڈال کر پانی نکال سکتا ہے جب کہ اس کا ہاتھ بھی پانی سے مس نہ ہو رہا ہو ۔میں نے عرض کیا،جی ہاں یہی پوچھنا تھا آپؑ نے فرمایا کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں ۔پھر آپؑ نے فرمایا،تم پوچھو گے یا میں بتادوں ؟ میں نے عرض کیا آپؑ ہی ارشاد فرمادیں۔(۲) آپؑ نے فرمایا،تم یہ پوچھنا چاہتے ہو کہ ایک شخص حالت جنابت میں ہے وہ غسل سے پہلے سہواً اپنا ہاتھ پانی میں ڈال دیتا ہے۔میں نے عرض کیا، جی ہاں یہی پوچھنا چاہتا ہوں ۔آپؑ نے فرمایا، اگر اس کے ہاتھوں پر کوئی عین نجاست نہیں لگی ہوئی ہے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔پھر فرمایا کہ مزید بتاؤں یا تم خود ہی بیان کرو گے؟ میں نے عرض کیا، یہ بھی آپؑ ہی بتادیجئے۔(۳) آپؑ نے فرمایا،تم یہ پوچھنے آئے ہو کہ ایک شخص غسل جنابت کر رہا ہے اس کے جسم سے پانی کے قطرات ٹپک کر پانی کے برتن میں گر رہے ہیں۔میں نے عرض کیا جی ہاں یہی پوچھنا ہے۔آپؑ نے فرمایا، اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ پھر فرمایا، تم دریافت کرنا چاہتے ہو یا میں بتاؤں؟ میں نے عرض کیا، جی ہاں آپؑ ہی ارشاد فرمائیں۔(۴) آپؑ نے فرمایا،تم یہ دریافت کرنے آئے ہو کہ ایک تالاب ہے جس کے ایک کنارے پر نجاست پڑی ہوئی ہے، کیا اس میں وضو کر سکتے ہیں۔؟ میں نے عرض کیا جی ہاں یہی دریافت کرنے آیا ہوں آپؑ نے فرمایا، اگر اس کے پانی میں بد بو غالب نہ ہوگی ہو تو دوسرے کنارے پر جا کر وضو کر سکتے ہو، اور تم کنویں کا پانی جو ٹھہرا ہوا ہے اس کے

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

متعلق بھی پوچھنا چاہتے ہو تو اگر اس میں کوئی تغیر و تبدل نہ ہو گیا ہو یا اس میں بد بو نہ آ گئی ہو تو اس کے پانی سے وضو کیا جا سکتا ہے۔ میں نے پوچھا تغیر کا کیا مطلب ہے؟

○...... آپؑ نے فرمایا، رنگ میں تغیر (یعنی زردی مائل وغیرہ) اور جب پانی اس میں غالب اور کثیر ہے تو وہ طاہر ہے (بصائر الدرجات ج ۵ باب ۱۰ ص ۶۴ مناقب ابن شہر آشوب)

(53)...... زیاد بن ابی حلال نے کہا کہ لوگوں کے درمیان جابر بن یزید اور اس کی عجیب عجیب روایات واحادیث کے متعلق اختلافات ہوا تو میں اس کے متعلق دریافت کرنے کے لئے امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوا مگر آپؑ نے میرے دریافت کرنے سے پہلے ہی فرمایا اللہ تعالیٰ جابر بن یزید جعفی پر رحم فرمائے وہ ہماری بیان کردہ روایات بیان کرتا ہے اور خدا مغیرہ بن سعید پر لعنت کرے وہ غلط روایات کو ہم سے منسوب کرتا ہے (بصائر الدرجات ج ۵ باب ۱۰ ص ۶۴)

(54)...... عمر بن یزید کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ ایک مرتبہ درد میں مبتلا تھے میں آپؑ کی خدمت میں حاضر تھا آپؑ نے کروٹ لی اور اپنا رخ دیوار کی طرف کر لیا میں نے اپنے دل میں کہا معلوم نہیں اس مرض میں آپؑ کا کیا انجام ہو میں نے یہ بھی نہ پوچھا کہ آپؑ کے بعد امام کون ہوگا؟ ابھی یہ سوچ ہی رہا تھا کہ آپ نے پھر کروٹ بدل کر رخ انور کو میری طرف کر دیا اور فرمایا تم سوچ رہے ہو، ایسا نہیں ہوگا اس درد سے مجھے کوئی خطرہ نہیں ہے (بصائر الدرجات ج ۵ باب ۱۰ ص ۶۴)

(55)...... حسین بن موسیٰ حناط کہتے ہیں کہ میں اور جمیل بن دراج اور عائذ احمسی حج

Presented by www.ziaraat.com

کے ارادے سے نکلے عائذ کہتا ہے کہ مجھے امام جعفر صادقؑ سے ملاقات کر کے ایک مسئلہ دریافت کرنا ہے۔ چنانچہ ہم لوگ آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیٹھ گئے تو آپؑ نے بغیر کچھ پوچھے ہوئے خود ہی فرمایا سنو، انسان پر جو فریضہ اللہ نے عائد کردیا ہے اگر اس نے اس کو ادا کرلیا ہے تو اس سے کسی اور چیز کی باز پرس نہ ہوگی۔

○...... جمیل بیان کرتا ہے کہ پھر ہم نے عائذ کو آنکھ سے اشارہ کیا اور سب لوگ اٹھے تو عائذ سے پوچھا کہ تمہیں کون سا مسئلہ پوچھنا تھا؟ اس نے کہا ابھی جس کا جواب تم نے سن لیا، میں شب میں قیام کرنے کی طاقت نہیں رکھتا مگر ایسا نہ ہو کہ میں عدم قیام کی وجہ سے گناہ گار اور ماخوذ نہ ٹھہرا دیا جاؤں اور ہلاکت میں پڑ جاؤں (بصائر الدرجات ج ۵ باب ۱۰ص ۶۴، کشف الغمہ ج ۲ ص ۴۲۴، مناقب ابن شہر آشوب تہذیب ج ۲ ص ۱۰)

(56)...... جعفر بن ہارون زیات کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ طواف کعبہ میں مشغول تھا کہ اچانک میری نظر امام جعفر صادقؑ پر پڑی میں نے دل میں کہا "یہ وہ ہیں جن کی لوگ اتباع کرتے ہیں حالانکہ یہ بھی ایسے ہی ہیں (ہم جیسے بشر) ابھی میں اسی خیال میں تھا کہ کسی نے میرے کاندھے پر ہاتھ رکھا اور سامنے آ کر فرمایا۔ "أَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهُ إِنَّا إِذًا لَّفِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ" (سورہ قمر آیت ۲۴) (کیا ہم ایسے کی اتباع کریں جو ہم ہی میں سے ایک بشر ہے؟ اگر ہم نے ایسا کیا تو گمراہ ہو کر جہنم میں جائیں گے) (بصائر الدرجات ج ۵ باب ۱۰ص ۶۵)

(57)...... خالد بن نجیح جوان کہتے ہیں کہ میں امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

تھا مگر اپنے دل میں سوچ رہا تھا کہ ان لوگوں کو معلوم نہیں کہ کس کے سامنے حاضر ہیں ۔راوی بیان کرتا ہے کہ امام جعفر صادقؑ نے مجھے اپنے قریب بلایا تو فرمایا اے شخص (غلط نہ سوچ) میرا بھی ایک رب ہے جس کی میں عبادت کرتا ہوں یہ آپ نے تین بار فرمایا (بصائر الدرجات ج ۵ باب ۱۰ ص ۶۵)

(58)......اسحاق بن عمار کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے عرض کیا کہ ہمارے پاس کچھ اموال ہیں جن سے ہم تجارت کرتے ہیں اور ضائع ہو جانے کے خوف سے ان کو متفرق مقامات پر رکھے ہوئے ہیں ۔آپ نے فرمایا اچھا ماہ ربیع تک تم اپنے اموال کو یکجا جمع کر لو اسحاق بن عمار ماہ ربیع میں انتقال کر گیا ۔(الخرائج والجرائح)

(59)......بکر خیاط کہتے ہیں کہ میں فطر بن خلیفہ کے پاس بیٹھا تھا کہ وہاں ابن ملاح بھی آ کر بیٹھ گیا اور میری طرف دیکھنے لگے فطر نے مجھ سے کہا اگر کچھ بیان کرنا چاہتے ہو تو بیان کرو کوئی حرج نہیں ہے یہ سن کر ابن ملاح نے کہا میں اللہ اکبر یہ یعنی امام جعفر صادقؑ کا ایک حیرت انگیز واقعہ بیان کرتا ہوں اس نے پوچھا کیا واقعہ ہے؟ ابن ملاح نے کہا ایک مرتبہ میں آپ کے پاس تنہا بیٹھا ہوا تھا کہ جس میں ہم دونوں محو گفتگو تھے کہ اچانک آپ نے کچھ سوچتے ہوئے مسجد کی طرف ہاتھ بڑھایا اور اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اپنی زبان پر جاری کیا ۔میں نے عرض کیا مولا کیا بات ہو گئی؟ آپ نے فرمایا، میرے چچا زید ابھی شہید کر دیئے گئے ۔پھر آپ اٹھے اور وہاں سے چلے گئے میں نے وہ دن مہینہ اور وقت لکھ کر اپنے پاس حفاظت سے رکھ

Presented by www.ziaraat.com

لیا تا کہ صحیح بات کا پتہ چلے پھر جب میں فرات کی طرف گیا اور کوفہ سے آتا ہوا ایک سوار دستہ ملا راستے میں میں نے اس سے زید کا حال پوچھا تو اس نے بتایا کہ زید فلاں دن فلاں ساعت فلاں مہینہ میں قتل کر دیئے گئے اور وہ بالکل وہی وقت دن اور مہینہ تھا جو امام جعفر صادقؑ نے فرمایا تھا۔ یہ سن کر فطر بن خلیفہ نے کہا ان کے پاس علم کا خزانہ ہے حقیقۃً وہ تو علوم کا سمندر ہیں۔ (الخرائج والجرائح)

(60)...... علا بن سیابہ کہتے ہیں کہ ایک شخص امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں آیا اس وقت آپؑ نماز میں مشغول تھے کہ اتنے میں ہدہد آیا اور آپؑ کے سر اقدس کے قریب بیٹھ گیا آپؑ نے سلام پڑھ کر نماز تمام کی پھر اس کی طرف متوجہ ہوئے اور کچھ کلام کیا اس شخص کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا کہ میں تو اس لئے آیا تھا کہ آپ سے کچھ پوچھوں گا مگر یہاں جو آ کر دیکھا وہ تو انتہائی تعجب خیز بات ہے۔ آپؑ نے فرمایا وہ کیا ہے جس کی وجہ سے تو متعجب ہے ؟ میں نے عرض کیا کہ یہ ہدہد کا کیا معاملہ ہے ؟ آپؑ نے فرمایا اس نے میرے پاس آ کر شکایت کی کہ ایک سانپ میرے بچوں کو کھا جاتا ہے میرے بچوں کی حفاظت کی کوئی بات فرمایئے میں نے کہا کہ تو جا اور میں اس سانپ کے لئے بددعا کرتا ہوں میں نے بددعا کی وہ سانپ مر گیا۔ پھر میں نے عرض کیا، مولا! میرا کوئی بچہ زندہ نہیں رہتا جب بھی بچہ کی ولادت ہوتی ہے تو وہ مر جاتا ہے۔ آپؑ نے فرمایا، یہ اس قسم کی کوئی چیز نہیں ہے بلکہ کوئی بلا آتی ہے جس کی وجہ سے تمہارے بچے مر جاتے ہیں۔ اب جب تمہارے ہاں ولادت ہوگی تو تم دیکھو گے کہ ایک کتیا تمہارے گھر میں آئے گی اور تمہاری زوجہ چاہے گی کہ اس کو کچھ کھانے کو دے

Presented by www.ziaraat.com

مگر تم اپنی زوجہ کو منع کر دینا کہ وہ اسے کچھ بھی کھانے کے لئے نہ دے اور تم کتیا سے کہنا کہ امام جعفر صادقؑ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تجھ کو دور ہو جانے کا حکم دوں اور تجھ پر خدا کی لعنت بھی کرتا ہوں، میرے گھر سے نکل جا اس کے بعد ان شاء اللہ بچے زندہ رہیں گے۔ اس شخص کا بیان ہے کہ بالکل یہی واقعہ پیش آیا اور میں نے حکم امامؑ پر عمل کیا اس کے بعد میرے بچے اللہ کے حکم سے زندہ رہے اور فی الحال میرے تین لڑکے زندہ ہیں (الخرائج والجرائح)

(61)......ابراہیم بن عبدالحمید کہتے ہیں کہ میں نے مکہ میں ایک چادر خریدی اور قسم کھائی کہ میں اسے اپنی ملکیت سے نہ نکالوں گا یہ میرے کفن میں کام آئے گی پھر میں عرفات گیا وہاں وقوف کیا پھر مزدلفہ آیا وہاں نماز کے وقت تک قیام کیا نماز کے وقت چادر لپیٹ کر رکھ دی کہ خراب نہ ہو جائے اور وضو کرنے کے لئے اٹھا واپس آیا تو دیکھا کہ وہ چادر غائب ہے مجھے بڑا افسوس ہوا صبح ہوئی تو لوگوں کے ساتھ منیٰ پہنچا وہاں امام جعفر صادقؑ کا فرستادہ میرے پاس پہنچا کہ تمہیں امام جعفر صادقؑ یاد فرما رہے ہیں میں فوراً حاضر خدمت ہوا آپؑ کو سلام کیا آپؑ نے فرمایا تم چاہتے ہو کہ میں تمہیں ایک چادر دے دوں جو تمہارے کفن میں کام آئے یہ فرمایا اور آپؑ نے غلام کو حکم دیا کہ وہ چادر لے آؤ وہ چادر لے آیا تو آپؑ نے وہ چادر مجھے عطا فرمادی کہ لے جاؤ یہ ہے تمہاری چادر (میں محو حیرت رہ گیا) (الخرائج والجرائح)

سرداری کی پیش گوئی

(62)......بشیر نبال نے کہتے ہیں کہ میں امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر تھا کہ

Presented by www.ziaraat.com

اسنے میں ایک شخص نے آ کر ملاقات کی اجازت چاہی اس کے بعد مسجد میں گیا امام جعفر صادقؑ نے اس سے فرمایا تمہارا یہ لباس صاف ستھرا ہے اس نے کہا جی ہاں یہ میرے مالک کا لباس ہے پھر عرض کیا میں آپ کے لئے ہدیہ لایا ہوں اسی دوران ایک غلام تھیلے میں کچھ ملبوسات لایا اور وہ تھیلا سامنے رکھ دیا اس نے آپؑ سے تھوڑی دیر بات کی اس کے بعد اٹھ کر چلا گیا۔ آپؑ نے فرمایا اگر وقت آ گیا ہے اور تمام علامات صحیح ہیں تو یہی شخص خراسان سے سیاہ جھنڈے والے لشکر کا سردار ہوگا پھر ایک غلام سے جو آپؑ کے پیچھے کھڑا ہوا تھا کہا کہ جا کر اس شخص کا نام معلوم کرو غلام نے جا کر اس کا نام معلوم کیا تو اس نے اپنا نام عبدالرحمٰن بتایا۔ امام جعفر صادقؑ نے تین بار فرمایا واللہ عبدالرحمٰن رب کعبہ کی قسم یہی وہ ہے۔ بشیر کا بیان ہے کہ جب ابو مسلم خراسانی نے لشکر کشی کی تو میں اس کے پاس گیا اور دیکھا تو یہ وہی شخص تھا جو اس وقت ہمارے پاس آیا تھا۔ (الخرائج والجرائح)

(63)......ابو بصیر کہتے ہیں امام جعفر صادقؑ نے مجھ سے فرمایا کہ جو کچھ معلّی بن خنیس کے متعلق بتاؤں اس کو پوشیدہ رکھنا میں نے عرض کیا بہت اچھا آپؑ نے فرمایا سنو! معلّی بن خنیس اپنا بلند مقام اس وقت تک نہ پائے گا جب تک وہ داؤد بن علی کے مظالم کو برداشت نہ کرے۔ میں نے عرض کیا داؤد بن علی اس پر کیا ظلم کرے گا؟ آپؑ نے فرمایا وہ معلّی کو بلا کر پھانسی دے کر قتل کرا دے گا۔ میں نے عرض کیا یہ واقعہ کب رونما ہوگا آپؑ نے فرمایا یہ آئندہ سال ہوگا۔ ابو بصیر کہتے ہیں کہ جب آئندہ سال آیا تو داؤد بن علی والی مدینہ بن کر آیا اور اس نے معلّی بن خنیس کے قتل کا ارادہ کیا انہیں بلا کر

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

اصحاب امام جعفر صادقؑ کے متعلق دریافت کیا اور کہا کہ ان کے اصحاب کی ایک فہرست لکھ کر مجھے دو۔ معلی بن خنیس نے کہا میں ان کے اصحاب میں سے کسی کو نہیں جانتا میں تو ان کا کارندہ ہوں صرف ان کے کاموں کے سلسلے میں آتا جاتا رہتا ہوں اس نے کہا کہ تم مجھ سے چھپا رہے ہو یاد رکھو! اگر مجھ سے چھپایا تو میں تمہاری گردن اڑا دوں گا معلی بن خنیس نے کہا تم مجھے قتل سے ڈراتے ہو سنو! اگر یہ لوگ میرے پاؤں کے نیچے ہوں تو میں پاؤں نہ اٹھاؤں گا۔ اس جواب پر داؤد بن علی نے معلی کو سولی پر چڑھا دیا اور قتل کر دیا اور وہی ہوا جس کی پیش گوئی امام جعفر صادقؑ نے ایک سال قبل دی تھی۔ (الخرائج والجرائح، فرج المہموم ص ۲۲۹، رجال کشی ص ۲۴۲)

اعرابی کتے کی شکل میں مسخ

(64)...... علی بن حمزہ کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ امام جعفر صادقؑ کے ساتھ حج کے لئے گیا درمیان راہ ہم ایک خشک کھجور کے درخت کے نیچے بیٹھ گئے آپؑ نے لبہائے مبارک کو جنبش دی اور کوئی دعا پڑھی جس کو میں نہیں سمجھ سکا پھر فرمایا اے درخت! اللہ نے تیرے اندر اپنے بندوں کے لئے جو رزق فراہم کیا ہے اس میں سے ہمیں بھی کچھ کھلا دے۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے دیکھا کہ آپؑ کی دعا فوراً قبول ہوئی اور وہ درخت حسب الارشاد امام جعفر صادقؑ کی طرف جھک گیا جس پر پتے تھے اور رطب سب کچھ موجود تھے پھر مجھ سے فرمایا! قریب آجاؤ اور بسم اللہ پڑھ کر کھاؤ۔ ہم نے اس سے بہترین اور شیریں رطب کھائے اسی دوران ایک اعرابی (بدو) سامنے آیا تھا اس نے کہا کہ میں نے آج سے زیادہ بڑھ کر کوئی جادو گر نہیں دیکھا۔ امام

Presented by www.ziaraat.com

جعفر صادقؑ نے فرمایا ہم گروہ آئمہ انبیاء ما سبق کے وارث ہیں ہم میں کوئی ساحر وکاہن نہیں ہوتا ہم لوگ اللہ سے دعا کرتے ہیں اللہ ہماری دعا قبول فرماتا ہے اگر تو چاہے تو میں تیرے لئے بھی دعا کر دوں تو اللہ تجھے کتے کی شکل میں مسخ کر دے گا اور تو اسی شکل میں گھر جائے گا یوں اپنے اہل خانہ پر بھونکے گا اس اعرابی نے اپنی جہالت کی بنا پر کہہ دیا ہاں دعا کر کے دکھاؤ اس کا یہ کہنا تھا کہ وہ فوراً ہی کتا بن گیا اور الٹے منہ واپس ہوا امام جعفر صادقؑ نے مجھ سے فرمایا اس کے پیچھے جا کر دیکھو کہ یہ کہاں جاتا ہے میں نے اس کا تعاقب کیا اور دیکھا کہ وہ سیدھا اپنے گھر گیا اور اپنے اہل خانہ کے سامنے جا کر بھوں بھوں کرنے لگا انہوں نے ڈنڈا اٹھایا اور اس کو مار پیٹ کر گھر سے نکال دیا اب وہ وہاں سے سیدھا امام جعفر صادقؑ کے طرف واپس چلا آیا میں نے آ کر آپؑ کو سارا واقعہ سنایا ابھی ہم مصروف گفتگو تھے کہ وہ بھی منہ لٹکائے ہوئے آ پہنچا یہ دیکھ کر آپؑ کو اس پر رحم آ گیا کہ وہ آپؑ کے سامنے پہنچ کر زمین پر لوٹنے لگا اور عوعو کرنے لگا آنکھوں میں آنسو تھے۔ آپؑ نے پھر دعا فرمائی اور وہ اپنی اصلی حالت پر پلٹ آیا آپؑ نے فرمایا کیوں اے اعرابی اب تو ایمان لائے گا۔ اس نے کہا جی ہاں مجھ سے غلطی ہوئی مجھے معاف فرما دیجئے میں آپؑ پر ایمان لاتا ہوں کہ آپؑ واقعاً وارث انبیاء ہیں ساحر نہیں ہیں۔ (الخرائج والجرائح ص ۱۹۸)

معجزہ حضرت ابراہیمؑ کا اعادہ

(66)...... یونس بن ظبیان کہتے ہیں میں ایک اجتماع میں امام جعفر صادقؑ کے پاس تھا میں نے عرض کیا کہ خدا نے حضرت ابراہیمؑ سے فرمایا تھا خُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ

Presented by www.ziaraat.com

فَصُرۡهُنَّ تو کیا وہ چاروں پرندے ایک ہی قسم کے تھے یا مختلف قسموں کے تھے؟ آپؑ نے فرمایا کیا تم لوگ چاہتے ہو کہ وہی معجزہ میں بھی دکھاؤں؟ ہم نے عرض کیا جی ہاں، آپؑ نے آواز دی اے طاؤس، ہم نے دیکھا کہ ایک مور اڑتا ہوا آپؑ کی خدمت میں آ گیا، پھر آپؑ نے آواز دی اے غراب، فوراً ایک کوا آپؑ کے سامنے حاضر ہو گیا، پھر آپؑ نے آواز دی اے بازی، ایک باز اڑتا ہوا آپؑ کے پاس آ بیٹھا، پھر آپؑ نے آواز دی اے حمامہ، فوراً ایک کبوتر بھی آ موجود ہوا اس کے بعد آپؑ نے ان سب پرندوں کو ذبح کر کے ان کے گوشت کا قیمہ بنا کر آپس میں یکجا کر دینے کا حکم دیا جب قیمہ وغیرہ بن گیا تو آپؑ سے عرض کیا تو آپؑ کے حکم پر سب کو تیار کر دیا گیا تو آپؑ نے طاؤس مور کے سر کو اپنے ہاتھ میں لیا پھر فرمایا اے طاؤس ادھر آ۔ ہم نے دیکھا کہ اس کا گوشت ہڈیاں اور پر و بال اس قیمہ سے نکل نکل کر اپنے حصے کے ساتھ ملنے لگے یہاں تک کہ وہ مکمل مور بن کر زندہ ہو گیا اور آپؑ کے سامنے کھڑا ہو گیا پھر آپؑ نے اسی طرح فرداً فرداً پرندوں کے ساتھ کیا اور وہ باری باری زندہ ہو کر آپؑ کے سامنے کھڑے ہوتے رہے۔ (الخرائج والجرائح ص ۱۹۶)

شاہِ ہند کا ایمان لانا

(67)...... ابو صلت هروی کہتے ہیں کہ امام رضاؑ نے فرمایا کہ میرے پدر بزرگوار امام موسیٰ بن جعفرؑ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں اپنے والد امام جعفر صادقؑ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ہمارے دوستوں میں سے ایک شخص آیا اس نے بتایا کہ دروازے پر بہت سے سوار کھڑے ہیں وہ آپؑ سے ملنا چاہتے ہیں آپؑ نے مجھ سے فرمایا جا کر دیکھو

Presented by www.ziaraat.com

کون بزرگ ہیں؟ میں نے جا کر دیکھا کہ بہت سے اونٹوں پر صندوق بار کیے ہوئے ہیں اور ان کے ساتھ ایک گھوڑے سوار ہے میں نے اس سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ اس نے کہا میں سندھ (ہند) کا رہنے والا ہوں اور امام جعفر صادقؑ سے ملاقات کرنا چاہتا ہوں، میں نے اس کا پیغام اپنے والد بزرگوار کو پہنچایا آپؑ نے فرمایا اس نجس اور خائن شخص کو میرے پاس آنے کی اجازت نہ دو وہ شخص دروازے پر بہت دیر تک کھڑا رہا لیکن آپؑ نے اس کو اجازت نہ دی تو یزید بن سلیمان اور محمد بن سلیمان نے اس کی سفارش کی تو آپؑ نے اجازت دے دی وہ ہندی اندر آیا تو آپؑ کے سامنے کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا اللہ تعالیٰ امام کو سلامت رکھے میں سندھ (ہند) کا رہنے والا ہوں اور میرے بادشاہ نے مجھے آپؑ کے نام ایک خط دیا ہے جو سر بمہر ہے میں دروازے پر کافی دیر کھڑا رہا آخر میرا قصور کیا ہے کیا اولاد انبیاء کا یہی طریقہ ہوتا ہے؟ آپؑ نے ارشاد فرمایا ٹھہرو، تمہیں ابھی سب معلوم ہو جائے گا۔ امام موسیٰ کاظمؑ کا بیان ہے کہ پھر آپؑ نے مجھ سے فرمایا وہ خط اس سے لے کر کھولو اور پڑھو۔ میں نے خط لیا اور پڑھا اس میں تحریر تھا۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ یہ خط ہر نجاست سے پاک وطاہر امام جعفر صادقؑ کی طرف شاہ ہند کا بھیجا ہوا ہے۔ ...... اما بعد! اللہ نے آپؑ کے ذریعے سے ہمیں راہ ہدایت دکھائی ہے میں ایسی کنیز آپؑ کی خدمت میں بطور ہدیہ بھیج رہا ہوں کہ آج تک میں نے ایسی خوبصورت حسین وجمیل کوئی کنیز نہیں دیکھی اور میں سمجھتا ہوں کہ آپؑ کے سوا کوئی ایسا نہیں جس کی یہ زوجہ بنے اس کے ساتھ ہی میں نے بہت سے زیورات، جواہرات وعطریات بھی روانہ کیے ہیں اس کے ارسال

Presented by www.ziaraat.com

کرنے کے لیے میں نے یہ احتیاط برتی ہے کہ پہلے تمام وزراء کو بلایا ان سے میں نے
ایک ہزار دیانت دار امین چنے پھر ایک ہزار میں سے سو کو منتخب کیا پھر سو میں سے بھی
دس اور ان میں سے صرف ایک کا انتخاب کیا جس کا نام میزاب بن حباب ہے اس
سے زیادہ موثق آج تک میں نے کسی ایک کو پایا ہی نہیں اس کے ساتھ میں اس کنیز کو
روانہ کر رہا ہوں۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا اے خائن! اسے واپس لے جا اب یہ کنیز
قبول کرنے کے لائق نہیں رہی اس لیے کہ تو نے امانت میں خیانت کی ہے۔ اس نے
حلف اٹھایا کہ میں نے کوئی خیانت نہیں کی ہے آپؑ نے فرمایا اگر تیرا کپڑا خود گواہی
دے دے کہ تو نے خیانت کی ہے تو کیا تو ایمان لائے گا اور تسلیم کرے گا اور گواہی
دے گا کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اس نے کہا کیا آپ اس بات
سے مجھے معاف فرمائیں گے۔ آپؑ نے فرمایا پھر تو اپنے کرتوت اپنے بادشاہ کو لکھ۔
اس نے کہا کہ اگر آپؑ کو اس کا علم ہے تو آپؑ خود لکھ دیں وہ ہندی ایک پوستین کا
لباس پہنے ہوئے تھا۔ آپؑ نے فرمایا اس لباس کو اتار دے اس نے لباس اتار دیا اور
امام کھڑے ہوئے اور دو رکعت نماز پڑھی جب سجدہ میں گئے تو امام موسیٰ کاظمؑ نے
فرمایا کہ میں نے سنا کہ آپؑ سجدہ میں یہ فرما رہے تھے کہ پروردگارا! تجھے ان پوشیدہ
قوتوں کا واسطہ جو عرش پر ہیں اور ملتجائے رحمت کا واسطہ جس کا ذکر اپنی کتاب میں کیا
ہے تو اپنے بندوں اپنے رسول اپنے اَمِیْنٌ فِی الْخَلْقِ حضرت محمدؐ اور ان کی آلؑ پر
رحمت نازل فرما اور اس ہندی کی پوستین کو حکم دے کہ وہ اپنے فصیح عربی زبان میں
راستے میں ہونے والے واقعہ کی تفصیل بتائے تاکہ یہ ہمارے دوست احباب سنیں

Presented by www.ziaraat.com

اوران کے ایمان میں اضافہ کا سبب بھی بنے نیز ان کے پاس اہل بیتؑ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی رہے۔اس کے بعد آپؑ نے سجدے سے سر بلند کیا اور فرمایا اے پوستین! اس ہندی کے متعلق وہ سب کچھ بتادے جو دوران سفر گذرا ہے۔امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا کہ وہ پوستین فوراً حرکت میں آ گئی اور وہ مینڈھے کی مانند ہو گئی اور اس طرح گویا ہوئی "اے فرزند رسولؐ! اس ہندی کو بادشاہ ہند نے اس کنیز پر امین بنایا تھا اور حکم دیا تھا کہ اس کی پوری پوری حفاظت کرنا لیکن ہند سے روانہ ہو کر ہم جب ایک صحراء میں پہنچے تو سخت بارش ہوئی اور ہمارا تمام سامان بھیگ گیا کچھ دیر کے بعد جب بارش رکی اور مطلع صاف ہوا سورج نکل آیا تو اس ہندی نے اس خادم کو بلایا جو اس کنیز کی خدمت پر مقرر تھا جس کا نام بشیر ہے اور اسے کہا کہ قریب کے شہر جا کر کچھ کھانے پینے کے لئے لائے۔وہ غلام تو شہر چلا گیا ادھر اس نے کنیز کو محمل میں اتر کر خیمے میں آ جانے کے لئے کہا وہ کنیز محمل سے اتر کر خیمہ میں چلی تو کیچڑ کی وجہ سے اس نے اپنا پائنچہ اٹھالیا جس سے اس بددیانت نے اس کنیز کے جسم (پیر) کا حصہ دیکھ لیا تو اس کو اپنی طرف رجوع کر لیا کنیز بھی راضی ہو گئی اس نے کنیز کے ساتھ بدفعلی کی اور امانت میں خیانت کا مرتکب ہو گیا۔پوستین کے ذریعے سے یہ تمام تفصیل سن کر وہ مرد ہندی پاؤں پر گر پڑا اور کہا مجھ پر رحم فرمایئے واقعتا مجھ سے گناہ سرزد ہو گیا ہے اس کے بعد وہ پوستین جس نے مینڈھے کی شکل اختیار کر لی تھی پھر اپنی اصلی صورت میں آ گئی۔آپؑ نے اس ہندی سے فرمایا کہ اس پوستین کو پہن لو جب اس نے پہنا تو وہ اس کے گلے میں چپک گئی جس سے اس کا گلا تنگ ہو گیا دم گھٹنے لگا اور اس کا چہرہ سیاہ

Presented by www.ziaraat.com

پڑ گیا۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا اے پوستین! اسے چھوڑ دے تا کہ یہ اپنے بادشاہ کے پاس واپس جائے اور ہم سے زیادہ سزا دینے کا حق اس کو ہے کہ وہ اپنے آدمی کے ساتھ جو چاہے سو کرے۔ پوستین نے اس کا گلا چھوڑ دیا۔ اس ہندی نے کہا۔ آپؑ کو اللہ کا واسطہ، اگر آپؑ نے یہ ہدیہ واپس کر دیا تو مجھے خوف ہے کہ بادشاہ مجھے سخت سزا دے گا جو نا قابل برداشت ہوگی۔ آپؑ نے فرمایا اگر تو اسلام لے آئے اور کلمہ پڑھ لے تو میں یہ کنیز بھی تجھے دے دوں گا اور تیرے بادشاہ سے تیری سفارش بھی کروں گا۔ اس نے اسلام لانے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ آپؑ نے کنیز کے علاوہ دیگر تمام ہدیے قبول کر لیے جب وہ ہندی کنیز لے کر اپنے بادشاہ کے پاس واپس پہنچا تو کئی ماہ بعد اس نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو یہ خط لکھا۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ یہ خط ہے امام جعفر صادق علیہ السلام کے نام بادشاہ ہند کی طرف سے ہے۔ امّا بعد! میں نے ایک کنیز آپؑ کو ہدیہ بھیجی تھی مگر آپؑ نے وہ سب چیزیں جو کنیز کے علاوہ میں نے آپ علیہ السلام کی خدمت میں بھیجی تھیں قبول فرمالیں لیکن کنیز واپس کر دی اس پر میرے دل میں شبہ پیدا ہو گیا اور میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ انبیاء و اولادِ انبیاء اور ان کے وارثوں میں بڑی ذکاوت و علم ہوتا ہے یقیناً میرے فرستادہ نے امانت میں خیانت کر لی ہے لہٰذا میں نے ایک مصنوعی خط تیار کر کے اسے بتایا کہ امامؑ نے تیری خیانت کی شکایت تحریر کی ہے پھر میں نے اسے قسم کھلا کر اس کے تمام کرتوت معلوم کر لیے اور اس نے یہ بھی بتایا کہ پوستین نے تمام واقعہ بعینہ سب کے سامنے بیان کر دیا یہ واقعہ سن کر مجھے بڑی حیرت ہوئی اور خوشی بھی ہوئی کہ آپ علیہ السلام امام برحق ہیں میں نے ان

www.ziaraat.com
Sakina
Presented by www.ziaraat.com

دونوں کی گنہگونئیں اڑاوکی ہیں اورتاب میں بختہ دل سے ایمان لاتا ہوں۔ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاَنْتَ حُجَّةُ اللّٰهِ نیز واضح ہو کہ میں خود آپؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر شرف زیارت حاصل کروں گا۔ چنانچہ چند ہی دنوں بعد وہ ترک وطن کر کے خدمت امامؑ میں حاضر ہو گیا اور مدت حیات مؤمن بن کر تکمیل کی (الخرائج والجرائح ص ۱۹۹)

عمر میں بیس سال کا اضافہ

(68):۔۔۔ صفوان بن یحیٰی کہتے ہیں ایک مرتبہ میری زوجہ نے مجھ سے کہا کہ ایک عرصہ ہو گیا امام جعفر صادقؑ کی زیارت سے محروم ہوں اگر ہم حج کے لئے جائیں تو آپؑ کی خدمت میں حاضری کا شرف اور تجدید بیعت نیز اظہار عقیدت کا شرف حاصل ہو جائے گا۔ میں نے کہا کہ اس وقت تو میرے پاس کچھ نہیں کہ حج کرنے کو جائیں۔ اس نے کہا کہ میرے پاس کچھ ملبوسات اور زیورات ہیں انہیں فروخت کر کے حج کا سامان کر لیں۔ میں نے ایسا ہی کیا اور روانہ ہو گئے جب ہم لوگ مدینہ کے قریب پہنچے تو میری زوجہ شدید بیمار ہو گئی اور مرنے کے قریب پہنچ گئی میں اس کی زندگی سے ناامید ہو کر امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں پہنچا اس وقت آپؑ گیرو لباس زیب تن کئے ہوئے تھے میں نے سلام کیا آپؑ نے جواب سلام دیا اور میری زوجہ کی خیریت دریافت فرمائی میں نے اس کی ساری کیفیت بیان کی اور عرض کیا کہ میں اس کی زندگی سے ناامید ہو کر وہاں سے آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ یہ سن کر

آپؑ نے کچھ تامل فرمایا اور کہا کہ اے عبدی! تم اپنی زوجہ کی طرف سے بہت زیادہ پریشان ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں مجھے اس کی طرف سے کافی تردد ہے آپؑ نے فرمایا اے عبدی! تم اس کی طرف سے متفکر و متردد اور پریشان مت ہو کیونکہ میں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کے لیے دعا کی ہے جب تم جاؤ گے تو اسے صحت مند دیکھو گے اور خادمہ اس کی طبرزد کھلاتی ہو گی۔ میں فوراً ہی وہاں سے مطمئن حالت میں واپس ہوا آ کر دیکھا تو واقعاً خادمہ اس کو طبرزد کھلا رہی تھی۔ اور وہ مکمل صحت مند اور توانا نظر آ رہی تھی۔ میں نے دریافت کیا کہ تمہاری طبیعت اب کیسی ہے اس نے کہا بالکل ٹھیک ہوں اس وقت ذرا شیرینی کو دل چاہتا تھا میں نے کہا کہ میں تو تمہاری زندگی سے ناامید ہو کر یہاں سے نکلا تھا امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں پہنچا اور تمہارا سارا حال بیان کیا آپؑ نے ارشاد فرمایا کہ متفکر نہ ہو اور واپس پلٹ جا اور تو دیکھے گا کہ خادمہ اس کو طبرزد کھلا رہی ہو گی۔ زوجہ نے تصدیق کی اور کہا کہ جب آپؑ مجھے چھوڑ کر گئے تو میرا دم ٹوٹ چکا تھا اور ملک الموت قبض روح کے لئے تیار تھا کہ اسی دوران ایک بزرگ گیرو لباس پہنے ہوئے آئے اور پوچھا تیرا کیا حال ہے کیسی طبیعت ہے؟ میں نے ناامیدی کے عالم میں آنکھوں سے آنسو بھر کر سفارش طلبی کے انداز میں عرض کیا کہ بس اب تو آخری سانسیں ہیں جو پوری کر کے دنیا سے رخصت ہونے والی ہوں دل میں ان کی ہمدردی اور ایک امید کی کرن بھی تھی کہ ممکن ہے یہ صاحب میری مدد فرمائیں اور پھر ایسا ہی ہوا کہ انہوں نے ملک الموت کی طرف دیکھا اور فرمایا اے ملک الموت! کیا تجھے ہماری بات ماننے اور اطاعت کرنے کا حکم نہیں دیا گیا ہے؟ اس

Presented by www.ziaraat.com

نے عرض کیا، جی ہاں ہم فرشتے آپؑ کے مطیع ہیں، پھر انہوں نے فرمایا کہ میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ اس کی موت کو بیس سال مؤخر کر دو ملک الموت نے کہا اَیُّھَا الْاِمَامُ آپؑ کا حکم بسر وچشم، پھر وہ بزرگ اور ملک الموت دونوں یہاں سے چلے گئے اور مجھے جب ہوش آیا تو اپنے آپ کو صحت مند اور تندرست پایا (الخرائج والجرائح ص ۱۹۸)

کنجی شیر کی شکل میں بدل گئی

(69)......ابوصامت جلواتی کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے عرض کیا مولا! مجھے کوئی ایسا معجزہ دکھایئے کہ جس سے میرے دل سے شک دور ہو جائے۔ آپؑ نے فرمایا تمہاری جیب میں کنجی ہے مجھے نکال دو، میں نے وہ کنجی نکال کر دی تو وہ آپؑ کے پاس پہنچتے ہی شیر کی شکل میں مجسم ہو گئی میں خوفزدہ ہو گیا، آپؑ نے فرمایا، ڈرو نہیں اسے لے لو، میں نے ڈرتے ہوئے اسے ہاتھ لگایا تو وہ پھر کنجی ہی ہو گی (الخرائج والجرائح ص ۱۹۹)

(70)......ایک شخص نے امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں آ کر اپنے فقر و فاقہ کی شکایت کی، آپؑ نے فرمایا بد دل نہ ہو اللہ تمہاری پریشانی دور فرمائے گا۔ وہ شخص وہاں سے نکلا راستے میں اسے ایک تھیلی ملی جس میں سات سو دینار تھے اس نے اس میں سے بیس دینار نکالے اور آپؑ کی خدمت میں آیا اور جو کچھ پایا اس کا ذکر کیا، آپؑ نے فرمایا (یہ مناسب نہیں) بلکہ جا کر اس کا اعلان ایک سال تک کرو ممکن ہے اس تھیلی کا مالک مل جائے، وہ شخص گیا اور سوچا کہ بازاروں اور لوگوں کے مجمع میں اعلان نہ کروں چنانچہ شہر کے باہر ایک راستہ پر جا کر اعلان کیا، ایک شخص نے جب یہ اعلان سنا تو سامنے آیا اور کہا کہ میرے سات سو دینار جو اس طرح کی تھیلی میں تھے گم ہو گئے

Presented by www.ziaraat.com

ہیں۔ اس پر اس نے کہا ہاں وہ میرے پاس ہیں لہٰذا اس نے وہ تھیلی دیکھی اور لے کر اپنے ترازو میں تولا تو رقم پوری تھی اس تھیلی کے مالک نے اس سے ستر دینار نکال کر اس کو دیئے یہ شخص ستر دینار لے کر امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوا آپؑ نے اسے دیکھا تو مسکرا کر فرمایا دیکھو وہ تمیں دینار تھے (جن کے استعمال کرنے کا تمہیں حق نہ تھا) اور یہ ستر دینار ہیں جو تیرے لئے حلال ہیں یہ ستر دینار تو سات سو دیناروں سے بھی کہیں بہتر ہیں۔ (الخرائج والجرائح ص ۱۹۹)

جواب قرآن لکھنے کی جسارت

(71)......ابن ابی العوجا اور دہریوں میں سے تین آدمیوں نے مل کر یہ طے کیا کہ ہم سب مل کر قرآن کا جواب لکھیں اور ہم میں سے ہر ایک ایک چوتھائی قرآن کا جواب علیحدہ علیحدہ لکھے اور آئندہ سال مکہ میں حج کے موقع پر اس کو پیش کیا جائے۔ جب آئندہ سال حج کا موقع آیا تو یہ سب لوگ بھی آئے اور مقام ابراہیمؑ پر جمع ہوئے ان میں سے ایک نے کہا جب میں نے قرآن کی یہ آیت دیکھی کہ وَقِيلَ يَا أَرْضُ ابْلَعِي مَاءَكِ وَيَا سَمَاءُ أَقْلِعِي وَغِيضَ الْمَاءُ (سورہ ہود آیت ۴۴) تو (میں نے سمجھ لیا کہ جواب لکھنا ممکن نہیں) ہاتھ جواب لکھنے سے روک لیا، دوسرے نے کہا میں نے جب قرآن کی یہ آیت دیکھی۔ فَلَمَّا اسْتَيْأَسُوا مِنْهُ خَلَصُوا نَجِيًّا (سورہ یوسف آیت نمبر ۸۰) تو میں مایوس ہو گیا کہ اس کا جواب ممکن نہیں اور یہ لوگ اسی سلسلے میں آہستہ آہستہ باتیں کر رہے تھے کہ اتنے میں

Presented by www.ziaraat.com

اِدھر سے امام جعفر صادق علیہ السلام کا گذر ہوا آپؑ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور قرآن مجید کی اس آیت کی تلاوت فرمائی۔ قُلْ لَئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰی اَنْ یَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِیْرًا کہدو (اے رسول ﷺ) اگرچہ تمام انسان اور جن اس بات پر جمع ہو جائیں کہ اس قرآن کی مثل لے آئیں تو اس کی مثل نہ لا سکیں گے اگرچہ وہ ایک دوسرے کے مددگار بھی بن جائیں (سورہ بنی اسرائیل آیت ۸۸) امام علیہ السلام نے جب اس آیت کی تلاوت فرمائی تو وہ لوگ مبہوت ہو گئے۔

(الخرائج والجرائح ص ۱۹۹)

مردم شناسی

(72)...... زرارہ کہتے ہیں کہ عبدالواحد بن مختار اور سعید بن لقمان و عمر بن شجرہ کناری امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر تھے کہ ہم سے عمر بن شجرہ چلا گیا، ہم میں سے کسی نے کہا، یہ بڑا اچھا اور متقی و پرہیزگار ہے، نہایت سخی ہے آپؑ نے فرمایا، میرا خیال ہے کہ تم آدمی کو پہچانتے نہیں اور میں ایک نظر میں آدمی کو پہچان لیتا ہوں یہ شخص خبیث ترین انسان ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ یہ واقعہ ہے کہ عمرو بن شجرہ حرام کاری کے ارتکاب کا سب سے زیادہ حریص تھا۔

مردے کا زندہ ہونا

(73)...... محمد بن راشد نے اپنے جد سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا میں امام

Presented by www.ziaraat.com

جعفر صادقؑ سے ایک مسئلہ دریافت کرنے کے لئے گیا مگر وہاں معلوم ہوا کہ سید حمیری شاعر کا انتقال ہو گیا ہے آپؑ اس کے جنازے میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے ہیں تو میں قبرستان جا پہنچا وہاں مسئلہ دریافت کیا۔ آپؑ نے جواب دیا میں اٹھ کر جانے لگا تو آپؑ نے میرا دامن پکڑ کر روکا اور فرمایا تم بدعتی گروہ نے علم کو چھوڑ رکھا ہے، میں نے کہا کہ کیا آپؑ امام زمانہ ہیں؟ آپؑ نے فرمایا ہاں ایسا ہی ہے، میں نے کہا کوئی دلیل، کوئی علامت، آپؑ نے فرمایا جو پوچھنا چاہتے ہو میں انشاء اللہ سب بتاؤں گا اس نے کہا اچھا سنئے میرا ایک بھائی مر گیا تھا جس کو اسی قبرستان میں دفن کیا گیا تھا آپؑ اسے بحکم خدا زندہ کر دیں۔ آپؑ نے فرمایا، تم اس کے اہل تو نہیں ہو البتہ تمہارا بھائی مرد مومن تھا اس کا نام احمد تھا، اس کے بعد آپؑ اس کی قبر کے پاس پہنچے تو اشارہ کیا قبر شق ہو گئی اور وہ اس میں سے نکلا اور کہا اے بھائی ان کی پیروی کرو اور ان کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑنا، یہ کہہ کے وہ اپنی قبر میں واپس چلا گیا۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا دیکھو اس واقعہ کو کسی دوسرے سے بیان نہ کرنا (الخرائج والجرائح ص ۱۹۹)

تمام زبانوں کے عالم

(74)...... احمد بن فارس کہتے ہیں کہ میرے والد نے بیان کیا ہے کہ اہل خراسان کے کچھ لوگ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ علیہ السلام نے ان کے بغیر کچھ پوچھے ہوئے فرمایا "جو شخص مال جمع کرے اور اسے دبا کر رکھے گا تو جس قدر مال ہوگا اسی قدر اللہ اس کو معذب کرے گا" انہوں نے کہا ہم عربی نہیں سمجھتے اس لئے آپ فارسی میں گفتگو فرمائیں، آپؑ نے فرمایا "ہر کہ درم اندوز جز اکش

Presented by www.ziaraat.com

دوزخ باشد" اس کے بعد فرمایا اللہ تعالی نے دو شہر خلق فرمائے ایک مشرق میں اور ایک مغرب میں ہر شہر کے چاروں طرف فولاد کی چاردیواری ہے اس کے ہزار ہزار دروازے ہیں اور وہ سب سونے سے بنے ہیں ہر دروازے کے دو پلے ہیں ہر شہر میں ستر ہزار انسان آباد ہیں جن کی مختلف زبانیں ہیں اور میں ان تمام زبانوں کو جانتا ہوں اور یہ بھی جانتا ہوں کہ اس شہر میں کیا ہے اور ان دونوں شہروں کے درمیان کیا ہے اپنے سوا اپنے آباء کرام اور اپنے بعد آنے والی معصوم اولاد کے سوا سب پر حجت قائم کرنے کے لئے۔ (الخرائج والجرائح ص ۲۰۰) ○...... ابن فرقد کہتے ہیں کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک عجمی غلام کسی کا پیغام لے کر آیا مگر وہ مسلسل غیر ضروری باتیں مہمل الفاظ استعمال کر رہا تھا جس کی وجہ سے وہ اپنا مطلب و مقصد صحیح ادا نہ کر سکا۔ میں نے خیال کیا کہ آپؑ پر اس کا مطلب واضح نہیں ہوا۔ آپؑ نے فرمایا (پریشان کیوں ہوتا ہے اگر عربی زبان سے ناواقف ہے تو کوئی حرج نہیں) جس زبان میں چاہے گفتگو کر میں تجھے ہر زبان میں مسائل سمجھا سکتا ہوں اگر تو ترکی زبان میں بات چیت کرتا ہے اور سمجھتا ہے تو میں ترکی زبان میں ہی اس کا جواب دوں گا لہذا اس غلام نے ترکی میں گفتگو کی اور آپ علیہ السلام نے اس کا جواب اسی زبان میں دیا اور وہ غلام تعجب کرتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔ (الخرائج والجرائح ص ۲۰۰) ○...... علی بن ابی حمزہ کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ ابو بصیر کے ساتھ امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوا ہم بیٹھے ہوئے تھے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا میں نے اپنے دل میں کہا خدا کی قسم یہ حدیث شیعوں سے بیان کرنے کے لائق ہے

Presented by www.ziaraat.com

ایسی حدیث تو میں نے خود بھی کبھی نہیں سنی تھی۔ راوی کہتے ہیں کہ ادھر میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا ادھر آپؑ نے میرے چہرے پر نظر ڈالی اور فرمایا سنو! جب میں ایک لفظ بھی بولتا ہوں تو اس کے ستر معانی پیدا ہوتے ہیں۔ (الخرائج والجرائح ص ۲۰۰)

○...... منصور صیقل کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حج پر گیا اور مدینہ سے گذرا تو روضہ رسولؐ مقبول پر پہنچ کر سلام بجالایا زیارت سے فارغ نہیں ہوا تھا کہ میری نظر امام جعفر صادقؑ پر جا پڑی آپؑ سجدے میں تھے میں بیٹھ گیا اور آپؑ کا منتظر رہا کافی دیر کے بعد سوچا کہ میں بھی سجدۂ خالق میں کیوں نہ اپنا وقت گذاروں یہ سوچ کر سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّیْ وَبِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ تین سو ساٹھ سے کچھ زائد مرتبہ کہا اتنے میں آپؑ نے سجدے سے سر اقدس اٹھایا اور روانہ ہو گئے میں بھی آپؑ کے پیچھے پیچھے چل دیا اور دل میں کہا اگر آپؑ نے اجازت دی تو حاضر خدمت ہوں گا اور کہوں گا کہ میں آپؑ پر قربان، آپ حضرات تو ایسی عبادت بجالاتے ہیں کہ ہم لوگوں سے اس طرح کی عبادت بھلا کیسے ممکن ہے؟ یہ سوچتے ہوئے میں دروازے تک جا پہنچا آپؑ فوراً ہی بیت الشرف سے برآمد ہوئے مجھے اندر بلا لیا اور ابھی میں کچھ کہنے ہی نہ پایا تھا کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا اے منصور تم ہماری حرص نہ کرو جیسی عبادت تم کرتے ہو خلوص دل سے ویسی ہی عبادت کرتے رہو وہی اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا (الخرائج والجرائح ص ۲۴۳)

بنی عباس کے لئے پیش گوئی

(79)...... بنی ہاشم کی ایک جماعت مقام ابواء میں جمع ہوئی جس میں ابراہیم بن محمد

Presented by www.ziaraat.com

بن علی بن عبداللہ بن عباس وابوجعفر منصور اور عبداللہ بن حسن اور محمد وابراہیم کی اولاد تھی ان لوگوں کا ارادہ تھا کہ انہوں ہی میں سے کسی کو خلیفہ مقرر کیا جائے عبداللہ نے کہا یہ میرا فرزند محمد جو مہدی ہے اس کام کے لئے مناسب ہے اور یہی اس کا حقدار بھی ہے۔ کسی نے امام جعفر صادقؑ کو بلایا آپؑ تشریف لائے اور پوچھا کہ آپ حضرات یہاں کس لئے جمع ہوئے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہم محمد بن عبداللہ کی بیعت کررہے ہیں تاکہ خروج کریں، آپ نے فرمایا ایسا نہ کرو تم لوگ محمد کو قتل کرانا چاہتے ہو؟ پھر ابوالعباس کی پشت پر ہاتھ رکھ کر فرمایا بلکہ یہ چیز تو اس کے بھائی اور اس کی اولاد کے لئے ہے تمہارے لئے نہیں ہے پھر عبداللہ سے کہا سنو! یہ خلافت نہ تمہارے لئے ہے نہ تمہارے دونوں لڑکوں کے لئے ہے بلکہ بنی عباس کے لئے ہے تمہارے دونوں لڑکے قتل ہوں گے پھر آپؑ وہاں سے چلنے لگے تو فرمایا یہ زرد چادر اوڑھنے والا اس کو قتل کرے گا یعنی ابوجعفر، "عبدالعزیز بن علی کا بیان ہے کہ خدا کی قسم میری زندگی ہی میں ابوجعفر نے اس کو قتل کردیا، الغرض مجمع تو اٹھ گیا اور ابوجعفر نے کہا اس کا مطلب ہے کہ خلافت ہمارے لئے پکی ہوگئی پھر آپ نے فرمایا کہ جو کچھ میں کہتا ہوں سچ ہی کہتا ہوں۔ (الخرائج والجرائح ص ۲۴۴)

حبابہ والبیہ

(80)...... داؤد رقی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر تھا کہ حبابہ والبیہ آگئی وہ ایک نیک خاتون تھی اس نے آپؑ سے مسائل حرام وحلال دریافت کئے اس کے ان مسائل کو سن کر مجھے بڑی عزت ہوئی۔ آپؑ نے فرمایا

Presented by www.ziaraat.com

کیا تم نے حبابہ والبیہ کے مسائل سے بھی بہتر مسائل کہیں سنے ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ مولا! ہماری جانیں آپؑ پر قربان، ہم تو ان مسائل سے بہت زیادہ متاثر ہیں اور ہمارے دلوں میں اس کا وقار بڑھ گیا ہے داؤد کہتا ہے کہ حبابہ والبیہ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ امام جعفر صادقؑ نے پوچھا کیوں حبابہ والبیہ تمہاری آنکھوں سے آنسو بہنے کی کیا وجہ ہے؟ اس نے کہا فرزند رسولؐ! میں ایک ایسے مرض میں مبتلا ہوں کہ میرے خاندان والے کہتے ہیں کہ یہ بہت ہی خوفناک بیماری ہے اگر کوئی اہل اللہ اور وہ ہستی جس کی اطاعت واجب ہے تمہارے لئے دعا کردے تو یہ مرض دور ہو سکتا ہے اور میں خدا کی قسم اس مرض سے خوش ہوں اور جانتی ہوں کہ یہ میرے لئے گناہوں کا کفارہ ہے اور یہ مرض تو اللہ کے صالح بندوں کو بھی لاحق ہو چکا ہے۔ آپؑ نے فرمایا کیا لوگ یہ کہتے ہیں کہ تجھے برا مرض ہے؟ اس نے کہا جی ہاں فرزند رسولؐ یہ سن کر آپؑ نے اپنے لبہائے مبارک کو حرکت دی اور کوئی دعا پڑھی جس کو میں نہیں سمجھ سکا اس کے بعد فرمایا زنان خانہ میں جاکر اپنے جسم کو دیکھو! داؤد کہتا ہے کہ حبابہ زنان خانہ میں گئی اپنے کپڑے اتار کر دیکھا تو اس کے جسم پر کوئی داغ نہ تھا اور نہ کوئی نشان تھا۔ پھر آپؑ نے فرمایا، اچھا اب ان لوگوں کے پاس جاکر بتادو کہ یہ ان کی امامت کے صدقے میں اللہ نے مجھے شفا دی ہے۔ (طب الائمہ ص ۰ الطبع تہران)

(81)...... ایک مرتبہ امام جعفر صادقؑ چند آدمیوں کے ساتھ تھے بمراہب کعبہ تشریف فرما تھے کہ ایک بوڑھا مرد آیا اس نے سلام کیا اور کہا فرزند رسولؐ! میں آپؑ اہل بیت سے محبت اور آپؑ کے دشمنوں سے برائت کا اظہار کرتا ہوں، آج کل ایک

Presented by www.ziaraat.com

شدید مصیبت میں مبتلا ہوں اور اس سے پناہ مانگنے کے لئے بیت اللہ آیا ہوں یہ کہہ کر وہ رونے لگا اور گر پڑا آپؑ کے قدم چومے اور پیشانی کو بوسہ دیا، آپؑ نے اسے تسلی دی پھر آپؑ خود بھی متاثر ہوئے اور گریہ فرمانے لگے اور لوگوں سے فرمایا دیکھو یہ تمہارا بھائی ہے تمہارے پاس پناہ چاہنے کے لئے آیا ہے دعا کے لئے ہاتھ بلند کرو، سب نے دعا کے لئے ہاتھ بلند کیے تو آپؑ نے بھی اس کے لئے دعا فرمائی کہ پروردگارا تو نے اس شخص کو اس طینتِ خالص سے خلق فرمایا ہے جس سے تو نے اپنے دوستوں اور ان کے دوستوں کو خلق فرمایا اگر تو چاہے تو اس سے ساری آفات دور ہو سکتی ہیں پروردگارا! ہم تیرے اس بیت و حرم کے واسطے سے پناہ چاہتے ہیں جس کے واسطے سے ہر شے پناہ چاہتی ہے اور وہ ذات جو اپنے نور کے ذریعے سے تمام مخلوقات سے پوشیدہ ہے میں تجھ سے دعا کرتا ہوں اور حضرت محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ کے واسطے سے دعا کرتا ہوں، اے ہر محزون و مکروب و مضطر اور مصیبت زدہ کے فریاد رس! ہم تجھ سے اس کے لئے امان چاہتے ہیں اسے اس مصیبت سے امان دے اور جو مصیبت و بلا اس کے مقدر میں لکھی ہوئی ہے محو فرمادے اور اس کے کرب اور مصیبت کو دور فرمادے اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے، جب آپؑ دعا سے فارغ ہوئے تو وہ شخص چلا گیا اور مسجد کے دروازے تک جا کر پھر واپس ہوا اور رونے لگا اور کہنے لگا واقعاً اللہ تعالیٰ جہاں چاہے اپنی رسالت کو رکھے۔ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ خدا کی قسم! ابھی میں مسجد کے دروازے تک بھی نہیں پہنچا کہ میری تکلیف دور ہو گئی۔

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

(82)...... سدیر صیرفی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر تھا وہاں بہت سے اہل کوفہ بھی موجود تھے آپؑ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تم لوگ حج کرلو اس سے قبل کہ اس کے بعد تمہیں حج نہ کرنے دیا جائے اور خشکی کا راستہ اور صحراء پر خطرہ ہوجائے حج کا فریضہ ادا کرلو قبل اس کے کہ مقام زوراء میں درخت سدرہ کاٹ کر اس کھجور کے درخت کی جڑوں پر ڈال دیا جائے جس سے حضرت مریمؑ نے تازہ رطب توڑے تھے اس وقت تمہیں حج سے روک دیا جائے پھلوں میں کمی واقع ہوگی آبادیاں ویران ہوجائیں گی، تم لوگ اناج کی گرانی اور حکومت کے ظلم وجور کی مصیبت میں پھنسو گے تمہارے درمیان بلا اور وباء اور قحط کے ساتھ ظلم وسرکشی نمودار ہوگی تمام اطراف سے تم پر فتنے ٹوٹ پڑیں گے، اے اہل عراق جس وقت خراساں سے جھنڈے تمہارے طرف آئیں گے اس وقت تمہاری تباہی ہے اہل رے کی تباہی ترک سے اور اہل عراق کی تباہی اہل رے کریں گے پھر ان کی تباہی چھدرے بالوں والوں کے ہاتھوں سے ہوگی، سدیر کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا مولا! چھدرے بالوں والے کون ہیں، آپؑ نے فرمایا وہ ایک قوم ہے جس کے کان چوہے کی طرح چھوٹے چھوٹے ہوں گے ان کے لباس آہنی ہوں گے ان کا کلام شیاطین کے کلام جیسا ہوگا ان کی آنکھیں چھوٹی چھوٹی اور چہرے پر بال نہ ہوں گے اور وہ مرد ہوں گے ان کے شر سے تم لوگ اللہ کی پناہ چاہو، ان ہی کے ہاتھوں دین اللہ فتح ہوگا اور یہی لوگ ہماری حکومت کا سبب قرار پائیں گے۔ (امالی شیخ مفید ص ۳۶)

Presented by www.ziaraat.com

آلِ محمدؐ سے معیارِ محبت

(83)......مامون رقی کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ اپنے سید و آقا امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر تھا کہ سہل بن حسن خراسانی آیا اس نے آپؑ کو سلام کیا اور بیٹھ گیا تھوڑی دیر دم لینے کے بعد کہا فرزند رسولؐ! نرمی اور مہربانی آپؑ حضرات کا حصہ ہے آپؑ حضرات ہی اہل بیت رسولؐ ہیں، امامت آپؑ کی میراث ہے پھر کیا وجہ ہے کہ آپؑ حضرات اپنے حق سے دست کش رہتے ہیں آج کل تو آپؑ کے شیعوں کی کثرت ہے تقریباً ایک لاکھ شیعہ تو خراسان ہی میں موجود ہیں جو آپؑ کی مدد و نصرت کے لئے بے چین ہیں۔ آپؑ نے فرمایا اے سہل خراسانی ٹھہرو، (ابھی معلوم ہو جائے گا کہ خراسان میں ہمارے چاہنے والے کتنے ہیں جو وقت آنے پر ہمیں دھوکا نہ دیں گے) یہ کہہ کر آپؑ نے حنفیہ کو بلا کر فرمایا کہ ذرا تنور میں آگ روشن کرو، حنفیہ نے آگ روشن کر دی جب آگ اچھی طرح روشن ہو گئی تو اس نے امامؑ سے عرض کیا، آقا! تنور روشن ہے۔ آپؑ نے فرمایا اے سہل! میں کون ہوں، سہل نے عرض کیا آپ امامؑ وقت ہیں اور آپؑ کی اطاعت فرض ہے، آپؑ نے فرمایا سامنے تنور روشن ہے میرا حکم ہے کہ اس تنور میں کود جاؤ (تا کہ پتہ چلے کہ تم مجھے امام تسلیم کرتے ہو یا سب کچھ زبانی ہی گفتگو ہے عمل سے میدان خالی ہے اور تمہیں اپنے امامؑ سے کتنی محبت ہے؟) سہل نے سہم کر عرض کیا مولا مجھے اس آگ میں نہ جلایئے اور مجھے معاف کر دیجیے اللہ آپؑ کے ساتھ مہربانی فرمائے گا۔ آپؑ نے فرمایا اچھا معاف کیا، ابھی تھوڑی ہی دیر گذری کہ ہارون مکی، اپنے ہاتھ میں جوتے لٹکائے ہوئے جو سر سے پیر تک گرد

Presented by www.ziaraat.com

دغبار میں اٹے ہوئے تھے آئے اور سلام کیا کہ اے فرزند رسول اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ،
آپؑ نے جواب سلام کے بعد فرمایا، اے ہارون! اپنی جوتیاں ایک طرف رکھ دو اور
دیکھو سامنے تنور روشن ہے اس میں جا کر بیٹھ جاؤ، راوی کہتا ہے کہ ہارون وہاں سے
فوراً جوتیاں ایک طرف رکھ کر بلا جھجک تنور میں جا بیٹھے ادھر آپؑ اس مرد خراسانی (
سہل) سے خراسانی کے متعلق گفتگو میں مصروف تھے تھوڑی دیر کے بعد (جب آپؑ
نے سہل کی بے چینی محسوس کی تو) فرمایا اے خراسانی اٹھ اور دیکھ تنور میں کیا ہے۔
خراسانی کہتا ہے کہ میں نے اٹھ کر دیکھا تو ہارون کی تنور میں نہایت اطمینان سے پالتی
مارے بیٹھے ہیں اس کے بعد حکم امام سے تنور سے برآمد ہوئے سلام کیا اور وہیں بیٹھ
گئے امام جعفر صادقؑ نے اس مرد خراسانی سے دریافت فرمایا اے سہل تیرے خراسان
میں ہارون کی جیسے کتنے شیعہ ہوں گے۔ سہل نے شرمندہ ہو کر عرض کیا آقا شاید ایسے تو
وہاں شائد ہی مل سکیں، آپؑ نے فرمایا خدا کی قسم ایک بھی آدمی ایسا نہ ملے گا اور ہم
ایسے وقت میں ہرگز خروج نہ کریں گے جس میں ہمارے پانچ شیعہ بھی ایسے مددگار نہ
ہوں جن پر ہمیں اعتماد حاصل ہو ہم موقع اور وقت کو سب سے بہتر جاننے والے ہیں
(مناقب ابن شہر آشوب جلد ۳ ص ۳۲۶)

خون ناحق کس کی گردن پر

(84)...... محمد ابن ابی کثیر کوفی کہتے ہیں کہ جب بھی میں نماز پڑھتا تو پہلے مستحقین
لعنت پر لعنت ضرور کرتا تھا ایک دن میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک طائر کے پاس
جواہرات کا ایک چھوٹا سا برتن ہے جس میں سرخ رنگ کے خضاب کی طرح کوئی چیز

Presented by www.ziaraat.com

ہے وہ طائر روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں داخل ہوا اور ضریح رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دو شخصوں کو نکالا اور ان کے رخساروں پر خضاب لگا کر انہیں پھر ضریح میں واپس داخل کر دیا اور خود وہاں سے پرواز کر گیا جو وہاں موجود تھے میں نے ان سے پوچھا، یہ طاہر کون ہے اور یہ خضاب کیسا ہے، ان لوگوں نے بتایا یہ ایک فرشتہ ہے جو ہر شب جمعہ کو آتا ہے اور ان دونوں کو خضاب لگا کر چلا جاتا ہے، یہ خواب دیکھ کر مجھے بہت دکھ ہوا اور صبح کو ان دونوں پر لعنت کرنے کو جی نہ چاہا، میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آیا آپ علیہ السلام نے مجھے دیکھا اور مسکرا کر فرمایا تم نے خواب میں طائر دیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا، جی ہاں، آپ نے فرمایا، جب کبھی کوئی بری شے خواب میں دیکھو تو یہ آیت پڑھ لیا کرو اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ لِيَحْزُنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيْسَ بِضَآرِّهِمْ شَيْئًا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ۔ (سورہ مجادلہ آیت ۱۰) سرگوشیاں تو بس شیطان کی طرف سے ہی ہوتی ہیں تاکہ وہ ایمان والوں کو رنجیدہ کرنے اور وہ انہیں اللہ کے حکم کے بغیر ذرا بھی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ خدا کی قسم وہ فرشتہ جو اس کام پر مقرر ہے ان دونوں کی تکریم کے لئے ایسا نہیں کرتا بلکہ یہ وہ فرشتہ ہے جو مشرق سے لے کر مغرب تک ساری دنیا پر مقرر ہے جہاں بھی کوئی شخص مظلوم قتل ہو اس کا خون جمع کرے اور لا کر ان دونوں کی گردن پر لگا دے۔ (اور چہروں پر خضاب کرے) کیوں کہ یہ سارے مظلوم ان ہی دونوں کے سبب قتل ہوتے ہیں۔

(مناقب ابن شہر آشوب جلد ۳ ص ۳۶۳)

Presented by www.ziaraat.com

ہم اللہ کے بندے ہیں

(85)...... مفضل بن عمر کہتے ہیں کہ ایک روز میں خالد جوان نجم الحطیم اور سلیمان بن خالد امام جعفر صادق علیہ السلام کی ڈیوڑھی پر اہل غلو کی طرح باتیں کر رہے تھے کہ آپ پابرہنہ بغیر ردا اوڑھے باہر نکل آئے پر آپ پر لرزہ طاری تھا اور فرما رہے تھے اے خالد اے مفضل اے سلیمان اور اے نجم ہرگز ایسا نہیں ہے بلکہ عِبَادٌ مُكْرَمُوْنَ، لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ۔(سورۃ الانبیاء آیت ۲۶، ۲۷) وہ تو ان کے مقرب بندے ہیں وہ قول میں اس سے سبق نہیں کرتے اور وہ اس کے حکم کے مطابق ہی عمل کرتے ہیں۔ ○..... صالح بن سہل کا کہنا ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے لئے وہ بات کہہ رہا ہے جو غالی لوگ کہتے ہیں کہ آپ نے ایک سخت نظر مجھ پر ڈالی اور فرمایا اے صالح وائے ہو تجھ پر (یہ کہتا ہے) ہم لوگ خدا کی قسم اللہ کے بندے ہیں اس کی مخلوق ہیں، اللہ ہمارا رب ہے جس کی ہم عبادت کرتے ہیں اگر اس کی عبادت نہ کریں تو ہمیں ڈر ہے کہ وہ ہمیں سزا دے گا (المناقب جلد ۳ ص ۲۴۵)

زرہ اور عمامہ رسول آسمانی ہے

(86)...... عبدالرحمٰن بن کثیر ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ امامؑ کی تحقیق و تلاش میں ایک شخص مدینہ پہنچا لوگوں نے اس کو عبداللہ بن حسن تک پہنچا دیا اس نے ان سے چند سوالات کیے اور تسلی بخش جواب نہ پا کر وہاں سے نکلا تو کسی نے امام

Presented by www.ziaraat.com

جعفر صادقؑ کا پتہ بتا دیا وہ آپؑ کی خدمت میں جا پہنچا آپؑ نے اس کو ایک نظر دیکھا اور فرمایا اے شخص تم مدینہ میں امامؑ کی تحقیق کے لئے آئے ہوئے تھے اور اسی کے متلاشی تھے کہ اولادِ حسنؑ میں سے ایک نوجوان نے تمہیں عبداللہ بن حسن کے پاس بھیج دیا تم نے ان سے چند سوالات کیے اور غیر تسلی بخش جواب سن کر تم وہاں سے میرے پاس آئے ہو اگر تم چاہو تو بتا دوں کہ تم نے عبداللہ بن حسن سے کیا سوالات کیے تھے اور انہوں نے کیا جوابات دیئے تھے۔ اس نے کہا سچ فرمایا ہے آپؑ نے میرے ساتھ بالکل ایسا ہی ہوا ہے آپؑ نے فرمایا اچھا اب ذرا عبداللہ بن حسن کے پاس پھر جاؤ اور ان سے کہو کہ مجھے رسولؐ خدا کی زرہ اور آپ کا عمامہ دکھایئے۔ وہ شخص گیا اور ان سے کہا اگر آپ واقعا وارث رسولؐ ہیں تو) آنحضرتؐ کی زرہ اور عمامہ دیکھایئے انہوں نے اپنی جالی دار زرہ نکالی اور اسے پہنا تو وہ بھی بڑی تھی کہنے لگے رسولؐ خدا بھی اس طرح پہنتے تھے۔ اس کے بعد وہ شخص امام جعفر صادقؑ کے پاس آیا اور پورا واقعہ بیان کیا، آپؑ نے فرمایا انہوں نے غلط کہا ہے یہ کہہ کر آپؑ نے ایک انگوٹھی نکالی اس کو زمین پر پھینکا تو اس میں سے زرہ اور عمامہ نکل آیا، آپؑ نے زرہ پہنی تو وہ نصف ساق تک آئی پھر عمامہ باندھا وہ بھی ٹھیک اور مناسب تھا پھر آپؑ نے ان دونوں کو انگوٹھی کے نگینہ میں ہی واپس رکھ دیا اور فرمایا یہ زرہ رسولؐ خدا زیب تن فرمایا کرتے تھے، یہ زمین پر نہیں بنائی گئی بلکہ اللہ کے خزانہ کن میں سے ہے اور امام کا خزانہ اس کی انگوٹھی میں ہے اللہ کے نزدیک دنیا ایک مختصر سے پیالے کے مانند ہے اور امام کے سامنے وہ ایک صحیفہ کے مانند ہے اور اگر ایسا نہ ہوتا تو پھر ہم اہل بیتؑ

Presented by www.ziaraat.com

رسولؐ امامؑ ہی کیسے ہو سکتے ہیں؟ جیسے سب لوگ ہیں ویسے ہی ہم بھی ہوتے ہیں۔

(مناقب ابن شہر آشوب جلد ۳ ص ۳۴۹)۔

(87)...... شعیب بن میثم کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا اے شعیب نیکی کرلو اپنے قرابتداروں کے حقوق کو ادا کرلو بھائیوں کی دیکھ بھال اور ان کے حقوق کی حفاظت کرو کسی چیز میں ناانصافی نہ کرو یہ نہ کہو کہ یہ میری اور میرے عیال کی ہے اس لئے کہ جس نے ان کو پیدا کیا ہے وہی ان کو رزق بھی دے گا، شعیب کہتے ہیں میں نے دل میں کہا خدا کی قسم انہوں نے میری موت کی خبر دی ہے، اس کے بعد شعیب صرف چند ماہ زندہ رہا اور مر گیا۔

(88)...... صندل نے سورہ بن کلیب سے روایت کی ہے امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے پوچھا سورہ! تم نے اس سال حج کیسے کیا؟ اس نے کہا، میں نے قرض لے کر حج کیا اور مجھے معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد ہی اسے ادا کرے گا، اور میں نے حج کا ارادہ اس لئے بھی کیا تھا کہ آپ علیہ السلام کی زیارت کا شوق بھی تھا، اور یہ کہ آپ علیہ السلام سے گفتگو کا موقع بھی ملے گا، آپ علیہ السلام نے فرمایا چلو، اللہ نے تمہارا قرض ادا کر دیا، یہ کہہ کر آپؑ نے اپنے مصلے کا گوشہ اٹھایا اور بیس دینار شمار کر کے دیئے اور فرمایا یہ تمہارے حج کا خرچ ہے پھر بیس دینار مزید دیئے اور فرمایا، یہ تمہاری پوری باقی ماندہ زندگی کے لئے ہے میں نے عرض کیا کہ مولا اس کا مطلب تو صاف صاف یہی ہے کہ آپؑ نے مجھے میری موت کی خبر دی ہے، آپؑ نے فرمایا اے سورہ! کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ ہمارے ساتھ رہو گے، صندل کا بیان ہے کہ اس کے بعد

Presented by www.ziaraat.com

سورہ سات ماہ تک زندہ رہا پھر انتقال کر گیا۔(مناقب ج ۴ص ۳۵۰)

جنگ جمل کے متعلق اہل بصرہ کا سوال

(89)...... سلیمان بن خالد سے ایک طویل روایت ہے اس طرح کہ سلیمان بن خالد ایک مرتبہ امام جعفر صادقؑ کی زیارت کے لئے آیا آپؑ نے اس کو بلایا تو اس نے عرض کیا کہ اہلِ بصرہ سے چند لوگ ملاقات کی اجازت چاہتے ہیں، آپؑ نے دریافت فرمایا کتنے آدمی ہیں اس نے کہا معلوم نہیں کتنے ہیں کیوں کہ میں نے شمار نہیں کیا آپؑ نے فرمایا بارہ ہیں جب وہ لوگ آئے تو انہوں نے امام علیؑ اور طلحہ وزبیر وعائشہ کے درمیان جنگ اور اختلافات کے بارے میں سوال کیا آپؑ نے فرمایا اس سوال سے تمہارا کیا مطلب ہے، ان سب نے کہا مقصد صرف معلوم کرنا ہے، آپؑ نے فرمایا مگر تم اس معاملہ میں مجھ سے اختلافات کرو گے لیکن بہر حال میں تم پر اپنی حجت تمام کروں گا سنو امام علیؑ بعثت رسولؐ سے آپؐ کی رحلت تک مومن رہے پھر یہ کہ آپؐ نے حضرت علیؑ پر کبھی کسی کو امیر نہیں بنایا حضرت علیؑ جس سریہ یا جنگ پر بھیجے گئے اس میں سردار بنا کر بھیجے گئے طلحہ وزبیر نے آپؑ کی بیعت کی اس کے بعد بیعت توڑ دی (نقض بیعت کیا) اور رسولؐ خدا نے حضرت علیؑ کو ناکثین وقاسطین ومارقین سے قتال کرنے کا حکم دیا تھا۔ انہوں نے کہا اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا حکم دیا تھا تو پھر اس کا مطلب یہ ہوا کہ ساری قوم ہی گمراہ ہو گئی تھی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ اگر میں بتاؤں گا تو تم لوگ اسے نہ مانو گے اور میری مخالفت کرو گے اور اب تم بصرہ جا کر اپنے اصحاب سے میری یہ بات بیان کرو گے اور پھر

Presented by www.ziaraat.com

جب وہ بصرہ پہنچے تو انہوں نے یہ بات جابجا بیان کی ۔ (مناقب جلد ۳ ص ۳۵۱)

علم امام علیہ السلام

(90)...... ابو بصیر کہتے ہیں کہ میں امامت امام جعفر صادقؑ کی دلیل چاہتا تھا اس لئے حالت جنابت میں آپؑ کی خدمت میں پہنچا آپؑ نے فرمایا اے ابو عبداللہ تمہارے لئے یہ مناسب نہیں تھا کہ تم حالت جنابت میں امامؑ کے پاس آؤ۔ میں نے عرض کیا میں آپ پر قربان میں نے عمداً ایسا کیا ہے (کہ دیکھیں آپؑ کو معلوم ہوتا ہے یا نہیں) آپؑ نے فرمایا کیا تم ابھی تک ایمان نہیں لائے، میں نے عرض کیا کہ ایمان لا چکا ہوں مگر صرف اطمینان قلب کے لئے ایسا کیا تھا آپؑ نے فرمایا اچھا اب تو تم نے اطمینان حاصل کر لیا جاؤ اور غسل کرو (مناقب جلد ۳ ص ۳۵۳) ○...... ابو العباس بقباق کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ابن ابی یعفور اور معلی بن خنیس کے درمیان بحث ہو گئی۔ ابن ابی یعفور یہ کہتے تھے کہ اوصیاء درحقیقت علماء و اتقیاء و ابرار ہوا کرتے ہیں اور معلی بن خنیس کہتا تھا کہ اوصیاء درحقیقت انبیاء ہوتے ہیں فیصلے کے لئے دونوں امام جعفر صادقؑ کے پاس پہنچے جب دونوں اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے تو آپؑ نے فرمایا "تم میں سے جو یہ کہتا ہے کہ ہم (اوصیاء انبیاء ہیں) میں اس سے بری ہوں (مناقب جلد ۳ ص ۳۵۴) ○...... سدیر صیرفی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوا میرے پاس آپؑ کا بہت سا مال جمع ہو گیا تھا میں نے چاہا کہ آپؑ تک پہنچا دوں میں نے آپؑ کے مال میں سے قصداً ایک دینار چھپا لیا تا کہ آپؑ کے متعلق جو بات مشہور ہے اس کی تصدیق ہو جائے میں نے ساری رقم آپؑ

کے سامنے رکھ دی، آپؑ نے فرمایا اے سدیر تم نے میری خیانت کی ہے میں نے عرض کیا میں آپؑ پر قربان ہوں میں نے کیا خیانت کی ہے؟ آپؑ نے فرمایا، ہمارے مال میں سے تم نے کچھ چھپا لیا ہے تا کہ یہ دیکھو کہ ہمارا مذہب کیسا ہے؟ میں نے عرض کیا، میں آپؑ پر قربان آپؑ نے سچ فرمایا واقعاً میں یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ میرے اصحاب جو آپؑ کے متعلق کہتے ہیں وہ کہاں تک صحیح کہتے ہیں؟ آپؑ نے فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ہر ضرورت کی چیز کا علم ہمارے پاس ہے کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ قول نہیں سنا، وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُبِينٍ اور ہم نے ہر شے کا احاطہ امام مبین میں کر رکھا ہے (سورہ یاسین آیت ۱۲) تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ انبیاء کے تمام علوم ہمارے علم میں محفوظ ہیں سب علم ہمارے سینہ میں جمع ہیں اور ہمارا علم انبیاء کے علم سے ہی متعلق ہے پھر بتاؤ اب تم خود کو کہاں لے جاؤ گے میں نے عرض کیا آپؑ نے سچ فرمایا میں آپؑ پر قربان (مناقب جلد ۳ ص ۳۵۴)

ابوحنیفہ سے گفتگو

(91)...... عبداللہ بن سالم نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ جب امام جعفر صادق علیہ السلام ابوجعفر منصور کے پاس گئے تو ابوحنیفہ نے اپنے چند اصحاب سے کہا کہ آؤ رافضیوں کے امام کے پاس چلیں اور ان سے چند ایسی باتیں پوچھیں کہ وہ حیران رہ جائیں گے (اور جواب نہ دے سکیں گے) الغرض یہ لوگ گئے اور جب امامؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؑ نے ابوحنیفہ کی طرف دیکھا اور فرمایا اے نعمان میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر ایک بات پوچھتا ہوں سچ سچ کہنا کیا تم نے اپنے اصحاب

Presented by www.ziaraat.com

سے چلتے وقت یہ کہا تھا کہ آؤ چلو رافضیوں کے امام کے پاس چلیں اور ان سے چند ایسی باتیں پوچھیں کہ وہ حیران رہ جائیں۔ ابوحنیفہ نے کہا ہاں ایسا ہی ہوا تھا، آپ علیہ السلام نے فرمایا پھر اب جو چاہو پوچھو ابوحنیفہ ہکا بکا رہ گئے اور کچھ بھی نہ پوچھ سکے ناکام ہی واپس آئے۔ (مناقب جلد ۴ ص ۳۵۳)

پیشین گوئی

(92)...... ابن جمہور عمی نے اپنی کتاب الواحدہ میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ محمد بن عبداللہ بن حسن نے امام جعفر صادقؑ سے کہا خدا کی قسم میں آپؑ سے زیادہ صاحب علم آپؑ سے زیادہ سخی اور آپ سے زیادہ شجاع ہوں۔ آپؑ نے فرمایا تمہارا یہ کہنا کہ تم مجھ سے زیادہ صاحب علم ہو تو سنو! میرے اور تمہارے جد نے اپنے دست و بازو کی کمائی سے ایک ہزار غلام خرید کر آزاد کئے تھے ان سارے غلاموں کے نام بتاؤ ورنہ مجھ سے پوچھو میں بتاؤں گا بلکہ حضرت آدمؑ تک ان کا سلسلہ (شجرہ) بھی بتا دوں گا، پھر تم نے یہ کہا کہ "میں تم سے زیادہ سخی ہوں" خدا کی قسم کوئی رات بھی ایسی نہیں گزاری ہے جس میں اللہ کا حق مجھ پر رہ گیا ہو اور وہ مجھ سے اس کا مطالبہ کرے اور تم نے یہ بھی دعوای کیا ہے کہ "میں تم سے زیادہ شجاع ہوں" تو سنو! میں دیکھ رہا ہوں کہ فلاں مقام پر تمہارا سر لا کر حجر زنابیر پر رکھا جائے گا، محمد بن عبداللہ بن حسن نے کہا یہ بات میں نے اپنے والد سے کہی تو انہوں نے کہا اے فرزند! اللہ تعالیٰ تمہارے قتل پر صبر کرنے کا مجھے اجر دے اس لئے کہ امام جعفر صادقؑ نے ایک مرتبہ مجھ سے بھی کہا تھا کہ تم صاحب حجر زنابیر ہو، ابوالفرج اصفہانی نے مقاتل الطالبین میں تحریر کیا ہے کہ

Presented by www.ziaraat.com

جب محمد بن عبداللہ بن حسن کی اس امر پر بیعت لی گئی کہ یہی اس امت کے مہدی ہیں تو ان کے والد عبداللہ، امام جعفر صادقؑ کے پاس آئے اس سے پہلے امام جعفر صادقؑ ان کو اس سے منع کر چکے تھے اور انہوں نے یہ سمجھا کہ امام جعفر صادقؑ حسد کی وجہ سے منع کر رہے ہیں الغرض جب وہ آئے تو آپؑ نے ان کے کاندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا "نہ یہ تمہارے لئے ہے اور نہ تمہارے فرزند کے لئے ہے بلکہ یہ ان کے لئے ہے یعنی سفاح کے لئے ہے پھر ان کے لئے ہے یعنی منصور کے لئے اور یہی احجار زیت پر اس کو اور اس کے بھائی کو طفوف میں قتل کرے گا جب کہ اس کے گھوڑے کے پاؤں پانی میں ہوں گے۔ یہ سن کر منصور آپؑ کے پیچھے پڑ گیا اور پوچھنے لگا یا ابا عبداللہ تم نے کیا کہا تھا؟ آپؑ نے فرمایا جو کچھ میں نے کہا تھا وہ تم نے سن لیا اور ہو کر رہے گا، پھر منصور سے جس نے سنا وہ کہتا ہے کہ منصور کا بیان ہے کہ امام جعفر صادقؑ سے پیشگوئی سن کر میں فوراً واپس ہوا اور اپنی حکومت کی تیاری میں مصروف ہو گیا اور جو کچھ آپ علیہ السلام نے فرمایا تھا وہی ہوا۔

(93)...... روایت ہے کہ جب منصور نے عبداللہ بن حسن کے فرزندوں کے معاملے کو بڑا اہم سمجھا اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے معلوم کیا تو آپ علیہ السلام نے ایسی بات فرمائی جس سے ان دونوں کے حالات واضح تھے آپ علیہ السلام نے فرمایا میں تمہارے سامنے قرآن کی ایک آیت تلاوت کرتا ہوں جس میں ہمارے علم کی انتہاء موجود ہے وہ آیت یہ ہے لَئِنْ اُخْرِجُوْا لَا یَخْرُجُوْنَ مَعَهُمْ وَلَئِنْ قُوْتِلُوْا لَا یَنْصُرُوْنَهُمْ وَلَئِنْ نَّصَرُوْهُمْ لَیُوَلُّنَّ

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ (سورہ حشر آیت نمبر ۱۲) ''اگر وہ نکالے گئے تو وہ ان کے ساتھ نہ نکلیں گے اور اگر ان سے لڑائی کی گئی تو وہ ان کی مدد نہ کریں گے اور اگر ان کی مدد کریں گے تو پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے اور پھر کوئی کمک نہ پائیں گے'' یہ آیت سن کر منصور سجدے میں گر گیا اور کہنے لگا یا اباعبد اللہ بس یہ کافی ہے

دعا برائے شفا

(94)......اسحٰق و اسماعیل و یونس بن عمار کہتے ہیں کہ یونس کے چہرے پر سفید دھبے نمودار ہو گئے اس نے امام جعفر صادقؑ سے شکایت کی کہ مولا! اس مرض میں مبتلا ہوں آپ میرے لئے دعا فرمائیے، آپؑ نے دو رکعت نماز پڑھی اس کے بعد حمد و ثناء الٰہی بجا لائے اور محمدؐ و آل محمدؐ پر درود پڑھا اس کے بعد یہ دعا پڑھی۔ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ يَا رَحِيْمُ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا سَمِيْعَ الدَّعَوَاتِ يَا مُعْطِيَ الْخَيْرَاتِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَهْلِ بَيْتِهِ الطَّاهِرِيْنَ الطَّيِّبِيْنَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ شَرَّ الدُّنْيَا وَشَرَّ الْآخِرَةِ وَاَذْهِبْ عَنِّيْ مَا بِيْ فَقَدْ غَاظَنِيْ ذَالِكَ وَاَحْزَنَنِيْ راوی کا بیان ہے کہ ابھی ہم مدینہ سے باہر نہ پہنچے تھے کہ چہرے کی سفیدی تقریباً ختم ہو گئی چند دن کے بعد بالکل صحت ہو گئی۔ حکم ابن مسکین کہتے ہیں کہ میں نے یونس کو اس وقت بھی دیکھا تھا جب اس کے چہرے پر سفید داغ تھے اور جب

www.ziaraat.com
Sakina

وہ مدینہ سے واپس آیا تو اس وقت بھی دیکھا کہ اس کے چہرے پر کوئی داغ نہیں تھا (مناقب جلد ۳ ص ۳۵۸) ○..... معاویہ بن وہب کہتے ہیں کہ ایک شخص کے لڑکے کے حرمین ورد تھا اس نے آپ علیہ السلام سے اس تکلیف کی شکایت کی آپ علیہ السلام نے فرمایا اس لڑکے کو میرے پاس لاؤ جب وہ لڑکا آیا تو آپ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور یہ دعا پڑھی اِنَّ اللّٰہَ یُمْسِکُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَا اِنْ اَمْسَکَھُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِہٖ ،، اور حکم خدا سے اچھا ہو گیا، (نفس المصدر مناقب ج ۳ ص ۳۵۹)

جنت کے مکان کی خریداری

(95) ..... ہشام بن حکم کہتے ہیں کہ اہل جبل سے ایک بادشاہ ہر سال حج کے موقع پر امام جعفر صادقؑ کی زیارت کا شرف حاصل کرنے کے لئے مدینہ آیا کرتا تھا اور آپؑ اسے اپنے کسی مکان میں ٹھہرایا کرتے تھے ایک مرتبہ اس کا قیام زیادہ دنوں تک رہا تو اس نے آپؑ کو دس ہزار دینار دیئے کہ ان کا آپؑ میرے لیے مکان خرید لیں اور یہ رقم دے کر حج پر چلا گیا جب واپس آیا تو عرض کیا میں آپؑ پر قربان کیا آپؑ نے میرے لئے مکان خرید لیا؟ آپؑ نے فرمایا ہاں تیرے لئے جنت الفردوس میں ایک مکان خریدا ہے جس کی دستاویز بھی تیار کر لی ہے اور پھر آپ نے ایک دستاویز نکال کر پڑھی جس میں تحریر تھا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یہ وہ مکان ہے جس کو امام جعفر صادقؑ بن محمدؑ نے فلاں بن فلاں جبلی کے لئے خریدا ہے کہ یہ مکان جنت

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

الفردوس میں خرید اگیا ہے جس کی پہلی حد رسول خداؐ ہیں اور دوسری حد امیر المومنینؑ تیسری حد امام حسنؑ اور چوتھی حد امام حسینؑ ہیں غرض جب اس شخص نے دستاویز کو پڑھا تو کہا میں آپؑ پر قربان یہ بالکل ٹھیک ہے میں اس خریداری پر راضی ہوں، راوی کا بیان ہے امام جعفر صادقؑ نے فرمایا سنو میں نے وہ رقم تم سے لے کر اولاد امام حسنؑ اور اولاد امام حسینؑ پر تقسیم کردی ہے اور مجھے امید ہے کہ اللہ اس کو قبول فرمائے گا اور تمہیں جنت میں جگہ دے گا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر وہ شخص اپنے وطن چلا گیا اور وہ دستاویز بھی اپنے ساتھ ہی لے گیا اس کے بعد وہ بیمار ہوا اور اسی بیماری میں انتقال کر گیا اپنی بیماری کے دوران اس نے اپنے تمام اہل و عیال کو بلایا اور انہیں قسم دے کر یہ وصیت کی یہ دستاویز میرے ساتھ میرے کفن میں رکھ دینا چنانچہ انہوں نے اس وصیت پر عمل کیا اور جب دوسری صبح اس کی قبر پر اس کے اہل و عیال میں سے کوئی گیا تو اس نے وہ دستاویز قبر کے اوپر رکھی ہوئی دیکھی جس پر یہ عبارت تحریر تھی خدا کی قسم امام جعفر صادقؑ بن محمدؑ نے جو کچھ تحریر کیا تھا وہ پورا فرما دیا (مناقب جلد ۳ ص ۳۵۹)

(96)...... ابی عبداللہ دامغانی نے بیان کیا کہ میں نے سنا ہے کہ شب معراج کوئی عرش کے درمیان یہ اشعار پڑھ رہا ہے،

مَنْ یَشْتَرِیْ قُبَّةً فِی الْخُلْدِ ثَابِتَةً فِیْ ظِلِّ طُوْبٰی رَفِیْعَاتٍ مَبَانِیْهَا

دَلَّالُهَا الْمُصْطَفٰی وَاللّٰهُ بَائِعُهَا مِمَّنْ اَرَادَهَا جِبْرَائِیْلُ مُنَادِیْهَا

کوئی ہے جو خلد میں ایک ایسا قبہ مکان خریدے جو طوبٰی کے سائے میں ہے اور وہ بہت ہی عالی شان ہے اس کے مختار دینے والے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں بیچنے والا خدا

Presented by www.ziaraat.com

ہے اور اعلان کرنے والے جبرائیل علیہ السلام ہیں (مناقب جلد ۳ ص ۳۵۹)

ابومسلم کا خط نذرِ آتش

(97)...... ابن کاوش عکبری نے اپنی کتاب مقاتل الطالبیہ العلویہ میں تحریر کیا ہے کہ جب ابومسلم کو ابراہیم کی موت کی اطلاع ملی تو اس نے اپنے چند خطوط حجاز بھیجے ان میں سے ایک امام جعفر صادقؑ بن محمدؑ کو دوسرا عبداللہ بن حسن کے نام اور تیسرا محمد بن علی بن الحسینؑ کو روانہ کیے جس میں ہر ایک کو خلافت کی دعوت دی پہلا خط امام جعفر صادقؑ کے نام تھا جب آپؑ نے اس خط کو پڑھا تو اسے نذر آتش کر دیا اور فرمایا کہ یہی اس خط کا جواب ہے

(98)...... دکاز بن رکاز واسطی کہتے ہیں کہ ایک شخص نے امام جعفر صادقؑ کی پیشانی کا بوسہ لیا آپؑ نے اس کے لباس کو ہاتھ میں لے کر دیکھا اور فرمایا اتنا سفید اور اچھا کپڑا تو میں نے آج تک نہیں دیکھا اس نے کہا میں آپؑ پر قربان یہ ہمارے ملک کا کپڑا ہے میں اس سے بھی اچھا آپؑ کے لئے لایا ہوں آپؑ نے معتب سے کہا وہ کپڑا اس شخص سے لے لو اس کے بعد وہ شخص باہر نکلا تو اس شخص سے آپؑ نے فرمایا اگر یہ تمام علامات سچی ہیں تو یقیناً یہی اس خروج کا حقدار ہے جس کے جھنڈے سیاہ ہوں گے اور وہ خراسان سے آئے گا پھر فرمایا اے معتب جاؤ اس سے مل کر اس کا نام معلوم کرو اگر اس کا نام عبدالرحمان ہے تو پھر خدا کی قسم یہ وہی شخص ہے معتب گیا اور نام پوچھ کر واپس آیا اور کہنے لگا مولا اس نے اپنا نام عبدالرحمن ہی بتایا ہے راوی کا بیان ہے کہ جب اولاد عباس کی حکومت ہوئی تو میں نے دیکھا یہ وہی عبدالرحمن بن

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

ابو مسلم ہے اور کتاب رامش افزائی میں ہے کہ ابو مسلم خلال وزیر آل محمدؐ نے امام جعفر صادق کو خلافت کی پیشکش کی فوج کے پہنچنے سے پہلے کی تھی مگر آپؑ نے انکار کر دیا اور اسے بتایا کہ ابراہیم شام سے عراق نہیں پہنچ سکتا یہ حکومت اس کے دونوں بھائیوں کے لئے ہے پہلے چھوٹا ہوگا پھر بڑا بھائی اور بڑے بھائی کی اولاد میں یہ حکومت رہے گی اور ابو مسلم کو کچھ حاصل نہ ہوگا پھر جب فوج آ گئی تو اس نے آپؑ کو خط لکھا اور مطلع کیا کہ ستر ہزار سپاہی پہنچ گئے ہیں ہم چاہتے ہیں کہ آپؑ عنان حکومت سنبھالیں، آپؑ نے فرمایا میرا جواب جو پہلے تھا وہی اب بھی ہے چنانچہ وہی ہوا جو آپؑ نے فرمایا تھا کہ ابراہیم مروان کی قید میں ڈال دیا گیا اور سفاح کے نام کا خطبہ پڑھا گیا، میں نے بعض تاریخوں میں یہ بھی پڑھا ہے کہ جب ابو مسلم خلال کا خط آیا امام جعفر صادقؑ کو رات کے وقت ملا تو آپؑ نے اسے پڑھ کر چراغ کی لو پر رکھ کر جلا دیا خط لانے والے نے سمجھا شائد اس لئے جلا دیا کہ راز افشاء نہ ہو پوچھا آپؑ اس خط کا کوئی جواب دیں گے؟ آپؑ نے فرمایا جواب وہی ہے جو تم نے دیکھ لیا ہے (مناقب جلد ۳ ص ۲۵۶) راوی کا بیان ہے کہ جن لوگوں نے ابو جعفر منصور کو کہتے ہوئے سنا ہے ان کا بیان ہے کہ اس نے کہا کہ آپؑ کی پیشنگوئی سن کر میں نے اسی وقت سے اپنے عمال کی فہرست مرتب کرنا شروع کر دی اور اپنی حکومت کے دور بست سوچنے لگا، راوی کا بیان ہے کہ جب ابو جعفر منصور خلیفہ ہوا تو اس نے آپ علیہ السلام کا نام امام جعفر صادق علیہ السلام چھوڑ کر زیادہ جب بھی آپ علیہ السلام کا ذکر کرتا تو یہی خبر دہراتا. کہ مجھ سے امام صادق جعفر بن محمدؑ نے اسی طرح بیان کیا اور آپ علیہ السلام ایسی تمام

Presented by www.ziaraat.com

سے مشہور ہوئے آج بھی امام جعفر صادق علیہ السلام کے نام سے لوگ زیادہ جانتے اور پہچانتے ہیں (مقاتل الطالبین)

رہائی کے لئے دعا

(99)...... یحیٰی بن ابراہیم بن مہاجر کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق سے عرض کیا فلاں شخص آپ کو سلام عرض کرتا ہے اور فلاں بھی آپ نے فرمایا ان لوگوں نے دعا کی درخواست کی ہے آپ نے دریافت فرمایا ان کو کیا ہو گیا ہے، میں نے عرض کیا ابو جعفر منصور نے ان کو قید کر رکھا ہے آپ نے فرمایا کس بات پر اس نے انہیں قید کیا ہے میں نے عرض کیا بات بظاہر تو کچھ نہیں البتہ اس نے انہیں اپنا عامل بنایا اس کے بعد انہیں قید کر دیا۔ آپ نے فرمایا کہ ان کو کیا ہو گیا تھا کیا میں نے ان کو نہیں کہا تھا کہ جہنم میں نہ جاؤ لیکن انہوں نے میری بات نہ مانی اس کے بعد آپ نے دعا فرمائی پروردگارا! تو اس کے قابو سے انہیں نکال دے راوی کا بیان ہے کہ جب ہم واپس آئے تو دیکھا کہ انہیں رہائی مل گئی ہے امام جعفر صادقؑ نے سنا کہ حکیم بن عباس کلبی نے ہم اہل بیت کی جنگ میں کچھ اشعار کہے ہیں تو آپ نے کانپتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند فرمایا اور عرض کیا پروردگارا اگر یہ تیرا بندہ جھوٹا ہے تو (جس نے ہماری جنگ بیان کی ہے) تو اس پر اپنے کتے یا شیر کو مسلط کر دے۔ کچھ ہی عرصہ کے بعد بنی امیہ نے اس کو کوفہ بھیجا تو جب وہ وہاں سے چل کر کوفہ کے قرب وجوار میں پہنچا تو ایک شیر سے اس کا سامنا ہوا اس نے نظر بچا کر بھاگنا چاہا لیکن شیر تو اسی دن سے اس کا منتظر تھا جس روز امامؑ نے بارگاہ خدا میں ہاتھ بلند فرمائے تھے شیر

Presented by www.ziaraat.com

نے ذرا بھی مہلت نہ دی اور اس کو پھاڑ چیر کر برابر کر دیا یہ خبر جب امام جعفر صادق علیہ السلام کو ملی تو فوراً سجدے میں گر پڑے اور عرض کیا اس خدا کا شکر ہے جس نے ہم سے کیے ہوئے وعدوں کو پورا فرمایا (مناقب ابن شہر آشوب ج ۳ ص ۳۶۰)

خواب میں قرآن کی تعلیم

(100)...... عباس بن ہلال نے ابوالحسن علیہ السلام سے روایت کی ہے آپؑ نے فرمایا کہ مسلم جعفر بن محمد سندی کا غلام تھا جعفر نے اس سے کہا چاہتا ہوں کہ میں اپنے نام کے مطابق ہو جاؤں وہ عالم خواب میں قرآن پڑھایا کرتے تھے اور صبح تک پڑھایا کرتے تھے محمد بن مسعود نے عبداللہ بن محمد بن خالد سے اور انھوں نے وشاء سے اور وشاء نے امام رضا سے یہی روایت کی ہے (رجال کشی ص ۶۱۷)

اخبار ما یکون

(101)..... شہاب بن عبدربہ کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا اے شہاب! قریش کے ایک خاندان کے بہت سے لوگ قتل کیے جائیں گے یہاں تک کہ ان میں سے ایک شخص کو خلافت کی دعوت دی جائے گی مگر وہ اس سے انکار کر دے گا پھر فرمایا اے شہاب یہ نہ سمجھنا کہ میں نے اس خاندان سے اپنے بنی عم کے گھرانے کو مراد لیا ہے، شہاب کا بیان ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ نے ہی ان لوگوں کو مراد لیا ہے (رجال کشی ص ۲۶۱)

(102)...... احمد بن حسین کہتے ہیں کہ میں نے کتابوں میں دیکھا ہے کہ امام

Presented by www.ziaraat.com

جعفر صادقؑ نے سماعہ بن مہران سے فرمایا کہ اگر تم واپس بھی آئے تو ہم تک نہ آؤ گے یہ سن کر وہ آپ علیہ السلام کے پاس ہی رہ گیا اور اسی سن میں آپ علیہ السلام نے انتقال فرمایا۔ (رجال کشی ص ۱۲۸)

امانت میں خیانت کی ممانعت

(103)......اسماعیل بن عبداللہ قرشی کہتے ہیں کہ ایک شخص امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا فرزند رسولؐ! میں نے خواب میں دیکھا کہ مدینہ سے باہر ایک مقام ہے جس کو میں پہچانتا ہوں وہاں لکڑی کا ایک مجسمہ ہے یا ایک آدمی کہ شبیہ ہے جو لکڑی سے تراشا گیا ہے اور وہ لکڑی گھوڑے پر سوار اپنی تلوار سونتے ہوئے ہے میں اسے دیکھ رہا ہوں اور میں اس سے بے حد خوفزدہ ہوں اس کا رعب مجھ پر غالب ہے آپؑ نے فرمایا تم کسی آدمی کو اس کی معیشت میں دھوکا دینا چاہتے ہو لہذا اللہ سے ڈرو جس نے تمہیں پیدا کیا ہے اور وہی تمہیں موت دے گا۔ اس نے عرض کیا میں گواہی دیتا ہوں آپؑ نے مجھے آگاہی فرمائی اور اس آگاہی کو اس کے اصل معدن نے پایا فرزند رسولؐ اب میں آپؑ کو تمام بات بتا دوں جو تعبیر آپؑ نے دی وہ ٹھیک ہے میرے پڑوس کے ایک شخص نے اپنی ایک جائیداد فروخت کرنے کے لئے میرے سامنے گفتگو کی میں نے چاہا کہ معمولی قیمت دے کر خرید لوں کیونکہ میں جانتا ہوں کہ اس جائیداد کا میرے علاوہ کوئی خریدار نہیں ہے آپؑ نے فرمایا تمہارا ساتھی ہم سے دوستی رکھتا ہے اور تمہارے دشمنوں سے بیزاری اور برأت کا اظہار کرتا ہے اس نے عرض کیا اے فرزند رسولؐ اگر وہ ناصبی ہوتا تو اسے دھوکا دینا میرے لئے جائز ہو سکتا

تھا، آپ علیہ السلام نے فرمایا مگر امانت تو اسی کی ہے جس نے تم کو امین بنایا ہے اور وہ تم سے امانت داری کی توقع رکھتا ہے خواہ وہ قاتلِ امام حسین علیہ السلام کی کیوں نہ ہو (کافی جلد ۷ ص ۲۹۳)

سنگریزے جواہرات بن گئے

(104)...... مروی ہے کہ ایک دن منصور نے آپؑ کو بلایا اور آپؑ کے ساتھ سوار ہو کر بیرون شہر گیا وہاں ایک ٹیلے پر بیٹھ گیا اور امام جعفر صادق علیہ السلام کو اپنے پہلو میں بٹھایا اتنے میں وہاں ایک شخص آیا پہلے تو اس نے یہ چاہا کہ منصور سے سوال کرے مگر فوراً اس نے اپنا رخ اس کی طرف سے موڑ کر امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا آپ علیہ السلام نے وہاں پڑے ہوئے سنگریزوں میں سے تین مٹھی سنگریزے اٹھا کر اسے دیئے اور فرمایا ان کو تالے میں بند کر کے رکھو، منصور کے مصاحبین میں سے کسی نے کہا تو نے بادشاہ کو چھوڑ کر ایک فقیر سے سوال کیا جس کے پاس کچھ بھی نہیں ہے آپؑ نے ان سنگریزے اٹھا کر دیئے تو وہ شرمندہ سا ہونے لگا اور اس کے چہرے پر ندامت کا پسینہ آ گیا مگر اس کے باوجود اس نے جواب دیا کہ میں نے اس سے سوال کیا ہے جس کی عطا پر مجھے پورا وثوق ہے یہ سنگریزے مجھے مجرم و بخشش سے ملے ہیں اس لئے قابلِ قدر ہیں وہ ان سنگریزوں کو لئے ہوئے اپنے گھر آیا اور اپنی زوجہ کے سامنے رکھ دیئے زوجہ نے کہا یہ سنگریزے تجھے بھیک میں کس نے دیئے ہیں اس نے کہا امام جعفر صادق علیہ السلام نے عطا فرمائے ہیں آلِ محمدؐ سے اگر بھیک میں سنگریزوں کی بجائے خس و خاشاک مل جاتا تو وہ بھی باعثِ تونگری بن

Presented by www.ziaraat.com

جا سکتا ہے زوجہ نے کہا اور کچھ بھی آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا ہے اس نے کہا ہاں
یہ کہا ہے کہ ان کو لیجا کر تالے میں بند کر کے رکھ دینا اس کی زوجہ نے کہا امام جعفر
صادق علیہ السلام نے جو فرمایا ہے صحیح فرمایا ہے ان میں سے کچھ لے جا کر کسی جوہری
کو دکھا دینا چاہیے تا کہ پتہ چل جائے کہ ان سنگریزوں کی کیا قدر و قیمت ہے اس نے
ایسا ہی کیا اور تھوڑے سے سنگریزوں کو ایک یہودی کے پاس لے گیا اور کہا کہ بتاؤ ان
کی قیمت کیا ادا کر سکتے ہو؟ یہودی نے دیکھ کر کہا یہ دس ہزار درہم کی قیمت کے
جواہرات ہیں اگر تمہارے پاس اور بھی ہوں تو وہ بھی لے آؤ میں سب کی قیمت
یکمشت ادا کر دوں گا یہ سن کر وہ شخص دل میں سوچنے لگا بھلا بادشاہ اس قدر کثیر رقم
مجھے کیسے دے سکتا تھا واقعی اہل بیت علیہ السلام سے جو کچھ ملتا ہے وہ کم نہیں ہوتا ہے
(مشارق الانوار ص ۱۱۲)

کھانے میں برکت

(105)...... مسمع کروین بصری کہتے ہیں کہ میں بھی دن رات میں ایک مرتبہ کے
علاوہ مزید کچھ نہیں کھاتا تھا جب کبھی میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں
جاتا تو دیکھتا کہ دستر خواں اٹھ چکا ہے شاید یہ خیال اس لئے ہوا کہ آپ کے سامنے
دستر خوان نہ ہوتا مگر مجھے دیکھ کر آپ دستر خواں منگوا لیتے اور ہم سب ہی آپ کے
سامنے کھانا کھاتے تھے اور اس کھانے کے بعد مجھے کوئی تکلیف نہ ہوتی مگر جب کسی
دوسرے کے پاس کھانا ہوتا تو پہلے تو یہ کہ میرا پیٹ ہی نہ بھرتا تھا دوسرے یہ کہ پیٹ
میں ایسا نفخ ہوتا کہ رات کی نیند حرام ہو جاتی تھی میں نے اس بات کی شکایت آپ

www.ziaraat.com
Sakeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

علیہ السلام سے کی اور عرض کیا کہ جب آپ علیہ السلام کے ساتھ کھانا کھاتا ہوں تو مجھے کوئی تکلیف نہیں ہوتی آپ علیہ السلام نے فرمایا ابو سیار تم یہاں ایسے صالحین کے ساتھ کھانا کھاتے ہو جن کے ساتھ ملائکہ مصافحہ کرتے ہیں میں نے عرض کیا وہ صالحین کون ہیں یہ سن کر آپ علیہ السلام نے اپنے ایک بچے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا ملائکہ میرے ان بچوں کے ساتھ مجھ سے بھی زیادہ لطف و مہربانی سے پیش آتے ہیں۔ (کافی جلد ۱ ص ۲۹۳)

سفینہ اور عجائبات

(106)......داؤد رقی کہتے ہیں کہ ہم لوگ امام جعفر صادقؑ کے بیت الشرف میں بیٹھے تھے اور انبیاء علیہم السلام کے فضائل بیان کر رہے تھے تو آپؑ نے اس کے جواب میں فرمایا خدا کی قسم خدا نے جس قدر بھی انبیاء پیدا کئے ہیں ان میں سب سے افضل حضرت محمد مصطفیؐ کی ذات گرامی ہے پھر آپؑ نے اپنی انگشت مبارک سے انگوٹھی اتار کر زمین پر رکھ دی اور زبان سے چند کلمات جاری فرمائے زمین شق ہوگئی اور قدرت خداوند متعال سے ایک بحر ذخار و مواج نظر آیا جس میں زبرجد کا بنا ہوا سبز رنگ کا ایک سفینہ تھا اور اس کے وسط میں سفید موتی کا ایک قبہ جس کے ہر چہار جانب ہرے رنگ کے مکانات تھے اس قبے پر یہ عبارت تحریر تھی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ عَلِيٌّ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ بَشَّرَ الْقَائِمُ فَاِنَّهٗ يُقَاتِلُ الْاَعْدَآءَ وَيُغِيْثُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَيَنْصُرُهٗ عَزَّ وَجَلَّ بِالْمَلَآئِكَةِ فِيْ

Presented by www.ziaraat.com

عَدَدَ نُجُوْمِ السَّمَآءِ ترجمہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے محمدؐ اللہ کے رسول ہیں علیؑ مؤمنین کے امیر ہیں قائمؑ کی بشارت دیدو اس لئے کہ وہی دشمنوں سے جنگ کرنے والے ہیں اور مؤمنین کی فریاد رسی کریں گے اللہ تعالیٰ ستاروں کی تعداد کے برابر ملائکہ سے ان کی مدد فرمائے گا۔ اس کے بعد آپؑ نے کچھ مزید کلمات زبان پر جاری فرمائے تو وہ قبہ اوپر آ گیا آپؑ نے فرمایا تم لوگ اس میں داخل ہو جاؤ ہم اس قبے کے اندر چلے گئے اور دیکھا کہ اس میں چار کرسیاں ہیں جو مختلف جواہرات سے مرصع ہیں آپؑ ایک کرسی پر بیٹھ گئے مجھے دوسری کرسی پر بیٹھا اور حضرت موسیٰ بن جعفرؑ اور اسماعیل دونوں کو دونوں کرسیاں پر بٹھا دیا پھر سفینہ کو خدا کے حکم سے چلنے کو کہا وہ اس متلاطم و مواج دریا میں موتی اور یاقوتی پہاڑوں کے درمیان چلنے لگا، آپؑ نے سفینہ میں بیٹھے ہی بیٹھے اپنا ہاتھ دریا میں ڈال کر موتی اور یاقوت نکالے اور مجھ سے فرمایا اے داؤد اگر تمھیں دنیا کے مال کی ضرورت ہو تو اس میں سے اپنی ضرورت کے مطابق لے لو۔ میں نے عرض کیا مولا مجھے مالِ دنیا کی ضرورت نہیں آپؑ نے وہ موتی اور یاقوت دریا میں پھینک دیئے پھر اپنا ہاتھ دریا میں داخل کیا اور اس سے مشک و عنبر نکالے آپؑ نے خود بھی اسے سونگھا اور مجھے بھی سونگھنے کے لئے دیا امام موسیٰ کاظمؑ اور اسماعیل نے بھی سونگھا پھر آپؑ نے اسے بھی دریا میں پھینک دیا اور وہ سفینہ چلتا رہا، یہاں تک کہ ہم ایک بڑے جزیرے میں جا پہنچے جو اس دریا کے درمیان میں تھا ہم نے دیکھا کہ اس جزیرے میں بہت سے قبے سفید موتی کے بنے ہوئے ہیں جن میں سندس اور استبرق کے فرش بچھے ہوئے ہیں ان کے دروازوں پر ارغوانی پردے لٹک

رہے ہیں اور اسے چاروں جانب سے فرشتے گھیرے ہوئے ہیں جب ان فرشتوں نے ہمیں دیکھا تو نہایت اطاعت اور فرمانبرداری کے انداز سے آپؑ کی ولایت کا اقرار کرتے ہوئے آگے بڑھے میں نے عرض کیا مولا یہ سب قبے کس کے ہیں؟ آپؑ نے فرمایا یہ قبے آئمہ اہل بیت محمدؐ ہیں جب کوئی امام دنیا سے رحلت کرتا ہے تو وہ یہاں اپنے قبے میں آ کر وقت معلوم تک مقیم ہو جاتا ہے ایک وقت معلوم تک کے لئے جس کا ذکر اللہ نے خود فرمایا ہے۔ پھر ہم نے عرض کیا کہ چل کر جناب امیر المومنینؑ کو سلام کر لیں ہم اٹھے اور آپؑ بھی ہمارے ساتھ اٹھ کر چل دیئے اور ایک انتہائی آراستہ و پیراستہ قبے کے دروازے پر پہنچے یہ قبہ سب سے بڑا تھا ہم سب اس کے اندر چلے گئے دیکھا کہ امیر المومنینؑ بیٹھے ہوئے تھے ہم نے بڑے ادب و احترام سے سلام کیا پھر دوسرے قبے میں پہنچ گئے وہاں امام حسنؑ کو سلام عرض کیا وہاں سے تیسرے قبے میں گئے اور امام حسینؑ کو سلام کیا پھر امام علی زین العابدینؑ ابن امام حسینؑ کے قبے میں پہنچے سلام بجالائے اور یہاں سے نکل کر پھر امام محمدؑ باقر بن علیؑ کے قبے میں جا کر سلام کیا یہ تمام قبے بہت ہی خوبصورت اور آراستہ ہیں۔ الغرض یہاں سے جب واپس ہوئے تو اس جزیرے میں آئے اور وہاں ایک اور بہت ہی بڑا قبہ نظر آیا جو سفید موتیوں کا بنا ہوا تھا اور مختلف اقسام کے فروش و پردوں سے مزین تھا اس میں ایک سونے کا تخت تھا جو مختلف قسم کے جواہرات سے مرصع تھا میں نے عرض کیا مولا یہ قبہ کس کا ہے؟ آپؑ نے فرمایا یہ قبہ قائم آل محمدؐ صاحب آخرالزمانؑ کا ہے۔ اس کے بعد آپؑ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور زبان مبارک سے کچھ کلمات کہے اور ہم

Presented by www.ziaraat.com

لوگ پھر مدینہ میں امام جعفر صادقؑ کے بیت الشرف میں موجود تھے آپؑ نے اپنی انگوٹھی اتاری اپنے سامنے زمین سے مس کی تو میں نے دیکھا کہ وہاں پر نہ کوئی شگاف تھا نہ کوئی شگاف کا معمولی سا نشان تھا (عیون المعجزات ص ۸۲)

پیش گوئی امام کی نشانی

(107) ..... ابوبصیر کہتے ہیں کہ میں ایک دن امام جعفر صادقؑ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، آپؑ نے فرمایا اے ابومحمدؒ کیا تم اپنے امام کو پہچانتے ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی اللہ اور معبود نہیں آپؑ ہی تو وہ امام ہیں اور یہ کہہ کر میں نے آپؑ کے گھٹنے پر ہاتھ رکھ دیا، آپؑ نے فرمایا تم نے سچ کہا لیکن جب تم نے پہچان لیا تو اپنے امامؑ سے متمسک رہنا، میں نے عرض کیا مگر میں چاہتا ہوں کہ آپؑ امام ہونے کی کوئی علامت دکھا دیں آپؑ نے فرمایا اے ابومحمد اب پہچاننے کے بعد علامت کی کیا ضرورت ہے؟ میں نے عرض کیا اس لئے تا کہ میرے ایمان ویقین میں اضافہ ہو جائے۔ آپؑ نے فرمایا اچھا اے ابومحمدؒ جب کوفہ پلٹ کر جاؤ تو تمہارے یہاں دو لڑکے تولد ہوں گے ایک عیسٰی اور اس کے بعد محمد ان دونوں کے بعد دو لڑکیاں تولد ہوں گی اور یہ بھی سن لو کہ تمہارے ان دونوں فرزندوں کے نام ہمارے اس صحیفہ جامعہ میں تحریر ہیں جس میں ہمارے تمام شیعوں کے نام مع ان کے باپ اور اجداد وانساب کے اور جو ان کی اولاد تا قیامت پیدا ہو گی ان سب کے نام تحریر ہیں پھر آپؑ نے وہ صحیفہ نکال کر مجھے دکھایا وہ زرد مائل بہ سرخ تھا (کشف الغمہ جلد ۲ ص ۴۲۰، کتاب الخرائج والجرائح)

Presented by www.ziaraat.com

صراط و میزان اور حساب ہمارے پاس

(108)...... زید شحام کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے پوچھا اے زید تمہارا کیا سن ہے میں نے عرض کیا میرا سن یہ ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا اے ابو اسامہ خوشخبری سن لو کہ تم ہمارے شیعوں میں سے ہو اور ہمارے ساتھ ہو کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تم ہمارے ساتھ ہو، میں نے عرض کیا جی ہاں میرے مولا! میں تو اس بات پر بہت خوش ہوں مگر مولا یہ تو فرمایئے کہ آپ حضرات کے ساتھ میں کیسے رہوں گا؟ (چہ نسبت خاک را بعالم پاک) آپ علیہ السلام نے فرمایا اے زید (غم اور تردد نہ کرو) صراط مستقیم ہمارے پاس میزان ہمارے پاس اور ہمارے شیعوں کا حساب بھی ہمارے پاس ہی ہوگا (پھر تمہیں تردد کیوں) اور یاد رکھو ہم تم سے زیادہ تم پر مہربان ہوں گے میں دیکھ رہا ہوں کہ تم اور حارث بن مغیرہ نصری جنت کے اندر ایک ہی درجہ میں ہو۔

قبولیت دعا

(109)...... عبدالحمید بن العلاء سے متعلق روایت ہے کہ محمد بن عبداللہ بن حسین کا دوست مخصوصین میں سے تھا اسے ابو جعفر منصور نے گرفتار کر کے سخت قید میں ڈال دیا وہ کافی عرصہ تک قید میں رہا حج کے موقع پر عرفہ کے دن امام جعفر صادقؑ سے محمد بن عبداللہ کی ملاقات ہوئی، آپ نے پوچھا اے ابو محمد تمہارے دوست عبدالحمید کا کیا حال ہے، راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا اسے ابو جعفر منصور نے گرفتار کر کے

Presented by www.ziaraat.com

ایک عرصے سے تنگ وتاریک قید خانے میں ڈال دیا ہے، یہ سن کر امام جعفر صادقؑ نے اپنے دستِ مبارک بلند کیے پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے ابو محمد خدا کی قسم تمہارے دوست نے رہائی پائی، محمد بن عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے عبدالحمید سے پوچھا تمہیں رہائی کس وقت ملی؟ اس نے کہا مجھے یوم عرفہ عصر کے بعد رہائی نصیب ہوئی، یہی وہ وقت تھا جب امام جعفر صادقؑ نے اس کیلئے دعا کیلئے دستِ مبارک بلند کیے تھے (کشف الغمہ جلد۲ص۱۶۱، مناقب ابن شہر آشوب جلد۳ص۳۶۰)

(110)...... بکر بن ابی بکر حضرمی کا بیان ہے کہ ابو جعفر منصور نے میرے والد کو قید کر دیا میں نے اس کی خبر امام جعفر صادقؑ کو دی، آپؑ نے فرمایا میں اپنے بیٹے اسماعیل کی بیماری سے آج کل دعا میں مشغول ہوں لیکن پھر بھی تمہارے والد کے لئے دعا کروں گا، میں مدینہ میں کچھ دنوں ٹھہرا رہا، ایک دن آپؑ نے میرے پاس آدمی بھیجا کہ واپس جاؤ اللہ تمہارے والد کو رہائی دلا دے گا مگر اسماعیل کی قبض روح کے بارے میں اللہ نے حتمی فیصلہ کر لیا ہے راوی کا بیان ہے میں نے مدینہ سے کوچ کیا اور شہر ابن ہبیرہ تک پہنچا تھا کہ ابو جعفر گھوڑے پر سوار نظر آیا میں نے بلند آواز سے پکار کر کہا، ابوبکر حضرمی بہت بوڑھا ہے، ابو جعفر منصور نے کہا مگر اس بیٹا اپنی زبان بند نہیں رکھے گا اچھا اس کے باپ کو چھوڑ دو (کشف الغمہ جلد۲ص۱۶۵)

(111)...... بشر بن طرخان کہتے ہیں کہ جب امام جعفر صادقؑ تشریف لائے تو میں آپؑ کی زیارت کے لئے گیا آپؑ نے مجھ سے پوچھا کہ تمہارا ذریعہ معاش کیا ہے؟ میں نے عرض کیا تجارت ہے، آپؑ نے پوچھا کیا جانوروں کی تجارت کرتے ہو؟ میں

Presented by www.ziaraat.com

نے عرض کیا جی ہاں اور میں اس وقت بالکل بوسیدہ حالت میں تھا آپؑ نے فرمایا میرے لئے ایک بغلہ (خچر) بھورے رنگ کا جس کا پیٹ سفید ہو تلاش کر دو، میں نے عرض کیا اس رنگ کا بغلہ تو میں نے کبھی دیکھا ہی نہیں میں وہاں سے اس کی تلاش میں نکل پڑا اور باہر جا کر میں نے دیکھا کہ ایک غلام اسی رنگ کے بغلہ پر سوار ہے میں نے اس سے پوچھا کہ یہ کس کی ملکیت ہے؟ اس نے اس کے مالک کی نشاندہی کی میں خچر کے مالک کے پاس گیا اور پھر میں نے اس سے خرید لیا اور امام جعفر صادقؑ کے پاس لے کر پہنچا، آپؑ نے فرمایا ہاں میں ایسا ہی بغلہ چاہتا تھا، آپؑ نے خوش ہو کر مجھے دعا دی اور فرمایا اللہ کرے تیری اولاد پھلے پھولے اور پروان چڑھے اور تیرے رزق میں اضافہ و برکت ہو آپؑ کی دعا ان کی برکت سے میرے رزق اور اولاد میں غیر متوقع طور پر ترقی ہو گئی (رجال کشی ص ۲۰۰)

فضیلتِ مومن

(112)...... مالک بن جہنی کہتے ہیں کہ ایک دن میں امام جعفر صادقؑ کے پاس بیٹھا ہوا اپنے دل میں آئمہ اہل بیتؑ کے متعلق سوچ رہا تھا کہ اتنے میں آپؑ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے مالک خدا کی قسم تم لوگ ہی ہمارے حقیقی شیعہ ہو تم ہمارے فضائل کے متعلق بہت باتیں کرتے ہو اے مالک جس طرح کسی میں یہ قدرت نہیں کہ وہ اللہ کے اوصاف اس کی کنہ و حقیقت اس کی قدرت اور اس کی عظمت کو بیان کر سکے اس لئے کہ اللہ کا مثل و نظیر ممکن نہیں ہے اسی طرح کسی میں بھی طاقت نہیں ہے کہ اللہ نے ایک مومن بھائی کا حق دوسرے مومن بھائی پر جو واجب کیا ہے اس کو

Presented by www.ziaraat.com

ادا کر سکے اور بیان کر سکے اے مالک جب مومنین آپس میں ملتے اور مصافحہ کرتے ہیں تو اللہ انہیں محبت و مغفرت کی نظر سے دیکھتا ہے اور جب تک وہ جدا نہیں ہوتے ان کے گناہوں میں مسلسل تخفیف و تخفیف ہوتی رہتی ہے پھر جو لوگ اللہ کے نزدیک خاص ہوں ان کے شرف کو کوئی کس طرح بیان کر سکتا ہے (جب کسی کا تعلق اللہ سے ہو جاتا ہے تو پھر اپنا نہیں ہوتا بلکہ اس کی ہر چیز اللہ کی ہو جاتی ہے)

(113)...... رفاعہ بن موسیٰ کہتے ہیں کہ ایک دن میں امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں بیٹھا تھا کہ امام ابوالحسن موسیٰ بن جعفرؑ تشریف لائے اور میری طرف متوجہ ہوئے میں نے انہیں اپنی آغوش میں بٹھا لیا پیشانی کو بوسہ دیا اور سینہ سے لگا لیا۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا اے رفاعہ مگر یہ بچہ آل عباس کے ہاتھوں قید ہوگا پھر رہا ہوگا دوبارہ گرفتار کیا جائے گا اور ان کے ہاتھوں شہید ہوگا (کشف الغمہ جلد ۲ ص ۲۲۳)

صبر و تحمل کی ہدایت

(114)...... مرازم کہتے ہیں کہ جب میں مکہ میں تھا تو امام جعفر صادقؑ نے مجھ سے فرمایا، مرازم اگر تم کسی شخص کو مجھ پر سب و شتم کرتے ہوئے سنو تو اس وقت تم کیا کرو گے؟ میں نے عرض کیا اسے قتل کر دوں گا، آپ نے فرمایا نہیں بلکہ صبر و تحمل سے کام لینا اور کچھ نہ کرنا، اس کے بعد میں مکہ سے موسم گرما میں زوال کے وقت نکلا اور سخت گرمی محسوس ہو رہی تھی کہ ایک خیمہ کی طرف سے میرا گزر ہوا میں اس میں داخل ہوا اس وقت وہاں کچھ لوگ موجود تھے میں بھی ان کے ساتھ بیٹھ گیا اور ان میں سے ایک شخص کو امام جعفر صادقؑ پر سب و شتم کرتے ہوئے سنا تو مجھے امام جعفر صادقؑ کا حکم یاد آ گیا

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

جس میں آپ نے مجھے ایسے موقع پر صبر وتحمل کی نصیحت فرمائی تھی لہٰذا میں نے صبر وتحمل سے ہی کام لیا ورنہ اگر آپ نے یہ نہ فرمایا ہوتا تو میں اسے ضرور قتل کر دیتا۔

خثعم جن کا قاصد

(115)......ابی حمزہ ثمالی کہتے ہیں کہ میں مکہ اور مدینہ کے درمیان امام جعفر صادقؑ علیہ السلام کے ہمراہ سفر میں تھا کہ ایک مقام پر آپ علیہ السلام اپنے بائیں جانب متوجہ ہوئے تو ایک سیاہ رنگ کے کتے کو دیکھ کر فرمایا خدا تیرا برا کرے اس قدر تیزی سے کیوں جا رہا ہے یہ سنتے ہی اس نے طائر کی شکل اختیار کر لی اور پرواز کر گیا، آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ خثعم جن کا قاصد ہے ہشام ابھی مرا ہے یہ اڑ کر شہر بہ شہر اس کی خبر مرگ سنا رہا ہے (کشف الغمہ جلد ۲ ص ۴۲۲)

امام قوم جن پر اللہ کی حجت

(116)...... عمار سجستانی کا بیان ہے کہ میں امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں برابر آتا اور ان سے ملاقات کی اجازت چاہتا تھا ایک رات میں آیا تو منیٰ میں آپ کے خیمہ میں بیٹھ گیا میں نے دیکھا کہ چند جوان جو شکل و صورت میں پہاڑی معلوم ہوتے تھے آئے اور انہوں نے ملاقات کی اجازت لی اتنے میں مصلی غلام اندر سے آیا اور اس نے جا کر میرا ذکر کیا آپ نے مجھے اجازت دی میں اندر گیا آپ نے فرمایا اے عمار تم کب سے آئے ہوئے ہو؟ میں نے عرض کیا میں ان جوانوں سے پہلے ہی آیا تھا جو آپ سے ملاقات کے لئے آئے تھے مگر ان کو میں نے نکلتے ہوئے نہیں دیکھا آپ نے فرمایا

Presented by www.ziaraat.com

یہ سب قوم جن سے تھے چند مسائل دریافت کیے اور چلے گئے۔ ○......شہاب بن عبدربہ کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب محمد بن سلیمان تمہیں میری رحلت کی خبر سنائے گا۔ شہاب کہتے ہیں کہ میں محمد بن سلیمان کو نہ پہچانتا تھا اور نہ جانتا تھا کہ وہ کون ہے؟ میرے لیے ایک ایسا وقت بھی آیا کہ کوفہ وبصرہ میں میری تجارت کا دائرہ کافی وسیع ہوگیا دولت میں فراوانی ہوگئی تو ایک دن میں بصرہ میں محمد بن سلیمان کے پاس بیٹھا تھا جو اسوقت والئ بصرہ تھا اس نے مجھے ایک خط دکھا کر کہا کہ اے شہاب تمہارے امام جعفر صادقؑ بن محمدؑ کے انتقال پر صبر کا ثواب اللہ ہم دونوں کو عطا فرمائے۔ اس وقت مجھے آپؑ کی وہ گفتگو یاد آئی اور میں گریہ ضبط نہ کرسکا پھر میں وہاں سے اپنے مکان پر پہنچا اور آپؑ کی شہادت پر مزید گریہ کیا (مناقب ابن شہر آشوب جلد ۳ ص ۲۲۹ اعلام الوری ص ۲۶۹ رجال کشی ص ۲۶۰)

(117)...... محمد اصفہانی کہتے ہیں کہ میں مکہ میں معروف بن خربوذ کے پاس بیٹھا تھا وہاں اور بھی بہت سے لوگ تھے میں نے دیکھا کہ اہل مدینہ سے کچھ لوگ عمرہ کے ارادہ سے اپنے گدھوں پر سوار چلے آرہے تھے معروف نے کہا ان سے پوچھو وہاں کی کی نئی خبر تو نہیں ہے؟ میں نے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ عبداللہ بن حسن کا انتقال ہوگیا میں نے معروف کو بتایا جب یہ لوگ چلے گئے تو کچھ اور لوگ آتے دکھائی دیے، معروف نے کہا جاؤ ان سے پوچھو کہ کوئی نئی خبر تو نہیں ہے؟ میں نے جا کر پوچھا تو انہوں نے کہا کہ عبداللہ بن حسن کو غش آگیا تھا اب افاقہ ہے میں نے معروف کو بتایا اس نے کہا سمجھ میں نہیں آتا وہ لوگ سچ کہتے ہیں ابن مکرمہ (امام جعفر صادقؑ) نے تو

Presented by www.ziaraat.com

مجھے بتایا تھا کہ عبداللہ بن حسن کی قبر اور ان کے فرزندوں کی قبریں فرات کے کنارے ہیں راوی کا بیان ہے کہ ابو دوانیق ان لوگوں کی میتیں یہاں سے لے گیا اور فرات کے کنارے ان کی قبریں بنائیں (رجال کشی ص ۱۳۹)

پہاڑ کا گریہ

(118)...... محمد بن فیض کہتے ہیں ایک مرتبہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے ابو جعفر دوانقی نے عرض کیا آپ علیہ السلام جانتے ہیں کہ یہ کیا ہے؟ آپؑ نے فرمایا کیا ہے؟ اس نے عرض کیا یہاں ایک پہاڑ ہے جس سے سال بھر میں چند قطرات ٹپکتے ہیں اور منجمد ہو جاتے ہیں جو بیاض چشم کے لئے بہت مفید ہیں لوگ اس کا سرمہ لگاتے ہیں اور آنکھ پر چھائی ہوئی سفیدی دور ہو جاتی ہے، آپؑ نے فرمایا ہاں میں اسے جانتا ہوں اگر کہو تو اس پہاڑ کا نام اور اس کا تفصیلی حال بھی بیان کر دوں اور وہ یہ کہ اس پہاڑ پر انبیاء بنی اسرائیل میں سے ایک نبی اپنی قوم کے مظالم سے بچ کر یہاں رہنے لگے تھے اور مصروف عبادت رہتے تھے جب ان کی قوم کو معلوم ہوا تو وہ لوگ وہاں بھی پہنچ گئے اور انہیں قتل کر دیا یہ پہاڑ اس نبی کے غم میں روتا ہے اور یہ قطرات اس کے آنسو ہیں اور اس پہاڑ کی دوسری جانب ایک چشمہ ہے جس سے شب و روز پانی نکلتا ہے مگر اس چشمہ تک کسی کی رسائی نہیں۔

آپؑ کا بیت الشرف نذر آتش کیا گیا

(119)...... فضل بن عمر کہتے ہیں کہ منصور نے اپنے حرمین کے والی حسن بن زید کو

حکم دیا کہ وہ جا کر امام جعفر صادقؑ بن محمدؑ کے مکان کو جلا دو اس نے ایسا ہی کیا اور آپ کا بیت الشرف نذر آتش کر دیا آگ بیت الشرف کو جلاتی ہوئی دروازے اور دہلیز تک پہنچ گئی لیکن امام جعفر صادقؑ اس آگ کے شعلوں میں گذر کر باہر تشریف لائے آگ نے آپؑ کو کچھ نقصان نہیں پہنچایا جب آپؑ آگ کے شعلوں سے گذر رہے تھے تو یہ بھی فرما رہے تھے میں اعراق الثری (زمین کو شہ مراد حضرت اسماعیلؑ) کا فرزند ہوں میں ابراہیم خلیلؑ کا فرزند ہوں۔ (مناقب ابن شہر آشوب جلد ۴ ص ۳۴۲)

دشمن علیؑ پر کالے ناگ کا تسلط

(120)...... ابو صباح کنانی کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا ہمدان میں میرا ایک پڑوسی ہے جس کا نام جعد بن عبداللہ ہے وہ امیر المومنین علیہ السلام پر سب و شتم کرتا ہے آپؑ کی اجازت ہے کہ میں اس خبیث کو قتل کر دوں آپ علیہ السلام نے فرمایا اسلام نے اس طرح کے قتل کو روک دیا ہے لہٰذا تم اسے یونہی چھوڑ دو وہ خود ہی اپنے کیفر کردار کی سزا بھگت لے گا۔ راوی کہتے ہیں کہ جب میں کوفہ میں واپس پہنچا اور نماز صبح کی ادائیگی کے لئے مسجد میں پہنچا تو کسی نے کہا کہ جعد اپنے بستر پر پھولی ہوئی مشک کی طرح مردہ پڑا ہوا پایا گیا لوگ اس کو اٹھانے کے لئے گئے تو اس کے جسم کا گوشت گل سڑ گیا تھا اور ہڈیوں سے جدا ہو کر گرنے لگا لوگوں نے اس کے جسم کے ٹکڑوں کو چمڑے کی ایک چادر پر جمع کیا اور جب اس کو اٹھا کر چلنے لگے تو دیکھا کہ چارپائی کے ایک طرف ایک کالا ناگ موجود تھا اور اس کو اسی حالت میں دفن کر دیا گیا (مناقب ابن شہر آشوب جلد ۴ ص ۳۶۴)

Presented by www.ziaraat.com

وعدہ وفائی

(121)...... علی بن ابی حمزہ کہتے ہیں کہ میرا ایک دوست بنی امیہ کے کاتبوں میں سے تھا ایک دن اس نے کہا کہ مجھے امام جعفر صادقؑ سے ملاقات کی اجازت دلا دو، میں نے اس کے لئے ملاقات کی اجازت لے لی اور اس کو امامؑ کی خدمت میں لے آیا اور اس نے آپ کو سلام کیا اور بیٹھ گیا پھر عرض کیا میں آپ پر قربان میں اس قوم بنی امیہ کے دیوان میں ملازم تھا وہاں سے میں نے زر کثیر کمایا اور اس مال میں حق و ناحق (حلال و حرام) کی قطعاً کوئی تمیز نہ تھی۔ آپ نے فرمایا سچ ہے اگر بنی امیہ کو ایسے لوگ نہ ملتے جو ان کے کاتب بنیں اور ان کے لئے مال غنیمت لائیں اور ان کی طرف سے جنگ کریں تو وہ ہمارے حقوق کو کبھی ہم سے چھین ہی نہیں سکتے تھے، واقعاً اگر لوگ بنی امیہ کو اپنے اموال سے خراج دینا چھوڑ دیتے تو ان کے پاس اتنا ہی مال ہوتا جتنا ان کے پاس تھا۔ اس نے کہا کہ میں آپ پر قربان کیا اس سے نکلنے اور عہدہ برآ ہونے کی بھی کوئی صورت ہو سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا اگر میں بتا دوں تو کیا اس پر عمل کرو گے؟ اس نے عرض کیا ضرور عمل کروں گا، آپ نے فرمایا پھر اب تک جو مال وہاں سے کمایا ہے سب نکالو اور اس میں سے جس کا مالک معلوم ہو وہ اسی تک پہنچا دو اور جس کا مالک معلوم نہ ہو سکے وہ اس کے مالک کی طرف سے تصدق کر دو پھر میں تمہارے لئے جنت کا ضامن ہوتا ہوں، راوی کہتے ہیں کہ وہ جوان دیر تک گردن جھکائے ہوئے سوچتا رہا پھر اس نے کہا آپ پر قربان میں آپ کے حکم پر عمل کروں گا ابی حمزہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد وہ نوجوان ہمارے ساتھ کوفہ آیا اور تمام مال و اسباب حتیٰ کہ اپنے

Presented by www.ziaraat.com

جسم کا لباس بھی تصدق کر دیا پھر ہم لوگوں نے چندہ جمع کر کے اس کے لئے لباس خریدا اور اس کے اخراجات کے لئے کچھ رقم اسے دی، راوی کا بیان ہے کہ چند ہی گھنٹوں کے بعد وہ بیمار ہوا ہم اس کی عیادت کے لئے جاتے رہے پھر ایک دن جب ہم اس کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ وہ غشی کے عالم میں تھا، جب اس کی آنکھ کھولی اور اس نے مجھے دیکھا تو کہا اے علی! خدا کی قسم تمہارے امامؑ نے اپنا وعدہ پورا کر دیا، اس کے بعد اس کا انتقال ہو گیا ہم نے اس کی تجہیز و تکفین کی پھر یہاں سے فارغ ہو کر میں امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں پہنچا آپؑ نے مجھے نظر اٹھا کر دیکھا اور فرمایا اے علی! میں نے تمہارے دوست سے جو وعدہ کیا تھا وہ پورا کر دیا۔ میں نے کہا آپؑ نے سچ فرمایا میں آپؑ پر قربان اس نے بھی اپنی موت سے قبل اس کی تصدیق کر دی تھی۔

(مناقب ابن شہر آشوب جلد ۳ ص ۳۶۵)

شجرۂ طوبیٰ کی لکڑی

(122)......داؤد رقی کہتے ہیں کہ میرے دو بھائی زیارت کے لئے روانہ ہوئے دوران سفر ان میں سے ایک کو اتنی شدید پیاس لگی کہ اپنے گدھے سے گر پڑا اور دوسرا بھی اس کے سامنے ہی گر گیا اور نماز پڑھ کر اللہ کو جناب محمد مصطفیٰ رسولؐ خدا اور جناب امیر المؤمنینؑ اور دیگر آئمہؑ کو یکے بعد دیگر پکارتا رہا یہاں تک کہ اس نے امام جعفر صادقؑ کو بھی اپنی امداد کے لئے پکارا تو دیکھا کہ ایک شخص سامنے کھڑا ہوا کہہ رہا ہے کہ یہ لکڑی لے کر اپنے بے ہوش اور پیاسے جان بلب بھائی کے لبوں پر لگا دو اس کی تمام تکلیف دور ہو جائے گی۔ چنانچہ اس نے وہ لکڑی اس شخص سے لے کر

Presented by www.ziaraat.com

اپنے بھائی کے لبوں سے لگادی جیسے ہی لکڑی اس کے ہونٹوں پر لگی تو اس نے آنکھیں کھول دیں اور اٹھ کر بیٹھ گیا پھر اس لکڑی کو منہ میں رکھ دیا تو اس کی پیاس دور ہوگئی اس کے بعد وہ وہاں سے زیارت کے لئے روانہ ہوگئے زیارت سے فارغ ہونے کے بعد دعا کرنے والا مدینہ پہنچا تا کہ امام جعفر صادقؑ کی زیارت سے مشرف ہو آپؑ نے اسے دیکھتے ہی فرمایا بیٹھ جاؤ تمہارے ساتھی کا کیا حال ہے اور وہ لکڑی کہاں ہے ؟اس نے کہا مولا! جب میں نے اپنے بھائی کو مصیبت میں مبتلا دیکھا تو میں بے حد پریشان تھا لیکن جب اسے مصیبت سے نجات مل گئی (گویا اس کو دوبارہ زندگی مل گئی) تو میں اتنا خوش ہوا کہ مجھے اس لکڑی کے اٹھانے اور حفاظت کرنے کا خیال ہی نہ رہا وہ وہیں چھوٹ گئی اور رہ گئی ہے امام جعفر صادقؑ نے فرمایا سنو، جس وقت تم اپنے بھائی کے غم میں مبتلا تھے تو میرے بھائی حضرت خضر میرے پاس آئے ان کی معرفت سے میں نے شجرۂ طوبیٰ کی لکڑی کا ایک ٹکڑا تمہارے پاس بھیجا تھا۔ پھر آپؑ نے خادم کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا وہ ٹوکری اٹھا لاؤ وہ ٹوکری اٹھا کر لے آیا آپؑ نے اس کو کھولا اور اس میں بعینہٖ وہی لکڑی کا ٹکڑا نکالا اور مجھے دکھایا تو میں نے اسے پہچان لیا پھر آپؑ نے وہ ٹوکری میں واپس رکھ دیا۔

شیر کا کان پکڑ کر دور ہٹانا

(123)......ابو حازم عبدالغفار بن حسن کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ابراہیم بن ادہم کوفہ آئے تو میں بھی ان کے ساتھ تھا (یہ منصور کی خلافت کا دور تھا) امام جعفر صادقؑ بھی آئے ہوئے تھے، جب آپؑ مدینہ واپس جانے کے ارادہ سے کوفہ سے چلے تو علمائے

Presented by www.ziaraat.com

کوفہ اور صاحبان فضل آپؑ کو رخصت کرنے کے لئے آپؑ کے ساتھ آئے جن میں سفیان ثوری اور ابراہیم بن ادھم بھی تھے مگر یہ آپؑ سے آگے چلے گئے لیکن راستہ میں انہیں ایک شیر راستہ پر بیٹھا ہوا ملا ابراہیم بن ادھم تو وہیں ٹھہر گئے اور کہنے لگے امام جعفر صادقؑ کو آ جانے دو دیکھیں وہ کیا کرتے ہیں اتنے میں امام جعفر صادقؑ بھی پہنچ گئے کسی نے آپؑ کو بتایا کہ راستے میں شیر بیٹھا ہوا ہے یہ سن کر آپؑ آگے بڑھے اور شیر کے قریب پہنچے اور اس کا کان پکڑ کر راستے سے دور ہٹا دیا پھر آپؑ نے فرمایا سنو! اگر لوگ اللہ کی اطاعت کا صحیح معنوں میں حق ادا کریں تو اس شیر کی پشت پر اپنا سامان بھی لاد سکتے ہیں۔ (مناقب ابن شہر آشوب جلد ۴ ص ۲۴۶)

زید کا حال کیسا ہے

(124)......داؤد بن کثیر کہتے ہیں کہ میں مدینہ میں امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؑ نے پوچھا اے داؤد ہمارے پاس آنے میں اتنی تاخیر کیوں کی ہے؟ میں نے عرض کیا کوفہ میں ایک کام تھا آپؑ نے فرمایا وہاں کس کو چھوڑ آئے ہو (اور میرے چچا زیدؓ کو کس حال میں چھوڑ آئے ہو؟) میں نے عرض کیا میں آپؑ پر قربان وہاں آپؑ کے چچا زیدؓ کو اس حال میں چھوڑا ہے کہ وہ ایک گھوڑے پر سوار کمر میں تلوار حمائل کیئے ہوئے اور بلند آواز سے امر بالمعروف کی طرف لوگوں کو دعوت دے رہے تھے اور نہی عن المنکر سے گریز کرنے کا راستہ بتا رہے تھے۔ (لوگو! جس کو علم کی ضرورت ہو وہ میرے بھتیجے امام جعفر صادقؑ کے پاس جائے کیونکہ وہ حجت خدا ہیں اور جس کو امر بالمعروف کا حق ادا کرنا ہو وہ میرے ساتھ آئے) یہ سن کر آپؑ نے فرمایا

Presented by www.ziaraat.com

اے داؤد! آج تمھیں ایک عجیب چیز دکھاتا ہوں پھر آپ نے سماعہ بن مہران کو بلا کر فرمایا کہ ایک ٹوکری میں رطب لے آؤ، جب وہ ٹوکری لے آیا تو آپ نے اس میں سے ایک رطب لیا اسے کھایا اور گٹھلی کو زمین میں ڈال دیا اور وہ فوراً ایک درخت خرما بن کر کھڑا ہو گیا پھلوں کے خوشے نکل آئے آپ علیہ السلام نے ایک خوشہ کی طرف ہاتھ بڑھایا اس میں سے ایک پھل توڑ کر چاک کیا اس میں سے ایک سفید پارچہ نکالا اسے کھول کر مجھے دیا اور فرمایا اسے پڑھو، میں نے دیکھا کہ اس میں دو سطریں تحریر تھیں پہلی سطر میں لکھا تھا

لَا اِلٰــــہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ دوسری سطر پر لکھا تھا اِنَّ عِدَّۃَ الشُّھُوْرِ عِنْدَ اللّٰہِ اِثْنَا عَشَرَ شَھْرًا فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْھَا اَرْبَعَۃٌ حُرُمٌ ذٰلِکَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ (سورہ توبہ آیت ۳۶) اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیُّ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَلْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ، اَلْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ، عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ، مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیٍّ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، مُوْسٰی بْنُ جَعْفَرٍ، عَلِیُّ بْنُ مُوْسٰی، مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیٍّ، عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، اَلْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ، اَلْخَلَفُ الْحُجَّۃُ بْنُ الْحَسَنِ پھر فرمایا اے داؤد! تمھیں معلوم ہے یہ تحریر کس زمانے کی ہے؟ میں نے عرض کیا یہ تو اللہ جانتا یا اس کا رسول ﷺ جانتا

Presented by www.ziaraat.com

ہے یا آپ علیہ السلام حضرات جانتے ہیں آپ علیہ السلام نے فرمایا یہ تحریر حضرت آدم علیہ السلام کی خلقت سے دو ہزار سال قبل کی تحریر ہے (غیبت نعمانی ص ۴۲)

کوہ ابو قبیس پر دعا

(125)......لیث بن سعد کہتے ہیں کہ میں نے 113ھ میں حج کیا اور عصر کی نماز پڑھ کر کوہ ابو قبیس پر چڑھا وہاں دیکھا کہ ایک شخص بیٹھا ہوا یہ دعا مانگ رہا ہے، یَا اللّٰہُ یَا اللّٰہُ سانس منقطع ہونے تک ایک سانس میں پڑھا پھر یَا حَیُّ یَا حَیُّ ایک ہی سانس میں پڑھا پھر یَا رَحِیْمُ یَا رَحِیْمُ ایک ہی سانس میں پڑھا پھر یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ سات بار پڑھا پھر کہا پروردگار میں اس وقت ایک انگور کھانا چاہتا ہوں مجھے کھلا دے پروردگارا میری یہ چادر بوسیدہ ہو چکی ہے ایک چادر بھی عطا فرما دے۔ لیث کہتا ہے کہ ابھی اس کی دعا ختم بھی نہ ہوئی تھی کہ ایک انگور سے بھری ہوئی ٹوکری وہاں موجود تھی جس میں انگور تھے

○......حالانکہ اس وقت انگوروں کی فصل کا موسم نہیں تھا اور دو نئی چادریں بھی موجود تھیں اس نے انگور کھانے کے لئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ میں بول پڑا مجھے بھی ساتھ شریک کر لیجئے کیونکہ آپ کی دعا کے بعد میں آمین کہہ رہا تھا۔ انہوں نے کہا اچھا آجاؤ اور تم بھی اس نعمت خدا سے لطف اندوز ہو جاؤ میں نے بھی آگے بڑھ کر کھانا شروع کیا تو محسوس کیا کہ ایسے لذیذ انگور میں نے کبھی کھائے ہی نہیں تھے ان انگوروں میں بیج بھی نہیں تھے میں نے خوب شکم سیر ہو کر کھائے مگر ٹوکری میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی، پھر انہوں نے کہا ایک چادر بھی لے لو میں نے کہا نہیں مجھے اس کی ضرورت نہیں

Presented by www.ziaraat.com

ہے انہوں نے کہا اچھا ایک طرف ہو جاؤ تاکہ میں چادر تبدیل کر کے پہن لوں اور دوسری چادر اوڑھ لی اور وہ دونوں پرانی چادریں لپیٹ کر ہاتھ میں لے لیں اور پھر کوہ صفا و مروہ کی طرف رُخ کیا اور میں بھی ان کے پیچھے چل پڑا

O...... جب وہ صفا و مروہ کے درمیان سعی کے مقام پر پہنچے تو انہیں وہاں ایک شخص ملا اس نے کہا مجھے کپڑے پہنا دو اللہ آپؑ کو کپڑے پہنائے گا، انہوں نے وہ کپڑے سائل کو دے دیئے، میں نے بڑھ کر اس سائل سے دریافت کیا کہ یہ صاحب کون ہیں اس نے کہا کہ یہ امام جعفر صادق علیہ السلام ہیں لیث کہتے ہیں کہ پھر میں نے ان کو بہت تلاش کیا مگر وہ نہ ملے میں چاہتا تھا کہ ان سے کوئی حدیث سنوں پس آپ علیہ السلام کی اس کرامت وفضیلت کی جو اللہ کے نزدیک تھی کیا تعریف بیان کی جاسکتی ہے جس کو میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا (صفۃ الصفوۃ ابن جوزی، جلد ۲ ص ۹۷، کشف الغمہ جلد ۲ ص ۳۷۶)

جنت کے انگور اور رطب

(126)...... مزار کبیر میں محمد بن مشہدی۔ نے سفیان ثوری سے نقل کیا ہے کہ مقام عرفات میں میں نے امام جعفر صادقؑ کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا ''پروردگارا! میں نے جو قدم تیری اطاعت میں بڑھائے ہیں انہیں کفارہ قرار دے اور ان قدموں کا جو میں نے تیری معصیت میں بڑھائے تھے'' اسی طرح دعا کرتے کرتے آخر میں آپؑ نے عرض کیا پروردگارا! میں تیرا مہمان ہوں تو مجھے جنت کے کھانے سے شکم سیر کر اور جنت

Presented by www.ziaraat.com

کے انگور اور رطب مجھے کھلا دے۔ سفیان ثوری کہتے ہیں کہ خدا کی قسم یہ دعا سن کر میں نے چاہا کہ اتر پڑوں اور کچھ کھجوریں اور کیلے خرید کر ان سے عرض کروں کہ یہ لیجیے یہ جنت کے انگور اور رطب کا بدل ہے مگر جب مڑ کر دیکھا تو آپ کے سامنے دو بھری ہوئی ٹوکریاں تھیں ایک میں رطب اور دوسری میں انگور موجود ہیں۔ (بحار ج ۸ ص ۶۶۱)

☆☆☆☆☆

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

باب نہم

امام موسیٰ کاظمؑ کے معجزات

بیٹے کا نام محمد رکھنا

(1)...... حسن ابن علی وشاء کا بیان ہے کہ میں اور میرے ماموں اسماعیل بن الیاس حج کیلئے گئے تو میں نے اور میرے ماموں نے ابوالحسن اوّل موسیٰ بن جعفرؑ کو خط لکھا کہ ہماری لڑکیاں بہت ہیں کوئی لڑکا نہیں ہے ہمارے تمام مرد قتل کر دیئے گئے۔ میں اپنی زوجہ کو حاملہ چھوڑ آیا ہوں آپؑ دعا فرمائیں کہ اس کے ہاں لڑکا پیدا ہو اور آپؑ اس کا نام بھی تجویز فرما دیں۔ آپؑ نے خط کا جواب دیا اللہ نے تمہاری حاجت پوری کی اس کا نام محمد رکھو۔ پھر جب ہم حج سے واپس ہوئے اور کوفہ پہنچے تو ہمارے پہنچنے سے چھ دن پہلے ہی اس کے ہاں لڑکا پیدا ہو چکا تھا اور ہم ساتویں دن پہنچے ابومحمد کا بیان ہے کہ وہ اب پورا مرد ہے اور اس کی اولادیں ہیں۔ (کشف الغمہ جلد ۱۸۳)

ذکریا بن آدم کا بیان ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ میرے پدر بزرگوار گہوارے میں باتیں کرتے تھے۔

ارسال رقم کے بارے میں بتانا

(2)...... اصبغ بن موسیٰ کا بیان ہے کہ ہمارے اصحاب میں سے ایک شخص نے امام موسیٰ کاظمؑ کے پاس میری معرفت ایک سو دینار بھیجے اور میری کچھ ذاتی رقم بھی تھی۔ جب میں مدینہ پہنچا تو غسل کیا اور اس شخص کی رقم کو دھویا اور اپنی رقم کو بھی دھویا اور اس

Presented by www.ziaraat.com

پر مشک چھڑکا پھر اس شخص کی رقم کو شمار کیا تو ننانوے دینار تھے۔ میں نے پھر شمار کیا تو وہی ننانوے تھے۔ تو میں نے ایک دینار الگ سے لیا اسے دھویا اس پر مشک چھڑکا اور اُس شخص کی رقم کی تھیلی میں رکھ دیا اور رات کو ابو ابراھیم موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا، کہ میرے پاس قُرْبَۃً اِلَی اللّٰہ کچھ رقم ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ لاؤ: میں نے اپنے دینا پیش کیے اور عرض کیا کہ میں آپؑ پر قربان، آپؑ کے محبّ فلاں شخص نے بھی کچھ رقم آپؑ کی خدمت میں بھیجی ہے: آپؑ نے فرمایا لاؤ: میں نے اُس شخص کے دیناروں کی تھیلی پیش کی آپؑ نے فرمایا، اُس کو دھوڈالو: میں نے اسے دھویا، تو آپؑ نے اس کو اپنے ہاتھ سے پھیلا دیا اور اس میں سے میرا ملایا ہوا دینار نکال دیا اور فرمایا، اس نے یہ رقم شمار کر کے نہیں بھیجی ہے بلکہ وزن کر کے بھیجی ہے۔ (تم اپنا ایک دینار واپس لو) (کشف الغمہ جلد ۳ ص ۴۹)

راز کی بات کا علم

(3)......علی بن ابی حمزہ کا بیان ہے کہ میں حضرت ابوالحسن موسیٰ بن جعفر صادقؑ کی خدمت میں اس سن میں حاضر ہوا جس میں امام جعفر صادقؑ نے شہادت پائی تھی تو میں نے عرض کیا آپؑ کا سن کیا ہے؟ آپؑ نے ارشاد فرمایا انیس سال اس کے بعد میں نے عرض کیا آپؑ کے پدر بزرگوار نے مجھ سے ایک راز کی بات کہی تھی اور ایک حدیث بیان فرمائی تھی آپؑ بتائیں کہ انہوں نے مجھ سے کیا کہا تھا؟ تو امام ابوالحسن موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا تم سے میرے والد نے یہ یہ باتیں فرمائیں تھیں اور پھر آپؑ نے سب کچھ بیان فرما دیا (کشف الغمہ جلد ۳ ص ۴۲)

Presented by www.ziaraat.com

کنیز کی خریداری

(4)......ہشام ابن احمر کی روایت ہے کہ اہل مغرب کا ایک تاجر آیا اس کے پاس فروخت کیلئے کچھ کنیزیں تھیں اس نے ابوالحسن موسیٰ کاظمؑ کے سامنے فروخت کے لئے پیش کیا لیکن آپؑ نے ان میں سے ایک کو بھی پسند نہیں کیا اور فرمایا کوئی اور دکھاؤ اس نے کہا میرے پاس ایک اور ہے مگر وہ بیمار ہے آپؑ نے فرمایا تمہیں اس کے دکھانے میں کیا عذر ہے؟ اس نے دکھانے سے انکار کیا آپؑ واپس آگئے اور دوسرے دن مجھے بھیجا اور فرمایا کہ اس بیمار کنیز کی قیمت کیا ہے؟ میں نے جا کر دریافت کیا اس نے جو رقم اس کنیز کی بتائی میں نے اسی رقم سے کنیز کو خرید لیا اس نے پوچھا کہ کس کیلئے خرید رہے ہو؟ میں نے کہا کہ ایک مرد ہاشمی کیلئے اس نے پوچھا کہ بنی ہاشم میں سے وہ کس سلسلہ نسب کا ہے؟ میں نے اسے تمام واقعہ بتایا اس پر اس نے کہا کہ سنو! اب میں اس کنیز کی تفصیل سناتا ہوں۔ جب میں نے اس کو مغرب کے ایک دور دراز مقام سے خریدا تو اہل کتاب کی عورت مجھ سے ملی اور پوچھا یہ کنیز تیرے ساتھ کیسے ہے میں نے کہا یہ میں نے اپنی ہی ذات کے لئے خرید ہے اس نے کہا کہ تو اس قابل نہین کہ اس جیسی کنیز کو اپنے تصرف میں لائے یہ کنیز تو ایسی ہے کہ روئے زمین پر سب سے بہتر شخص کے پاس رہے اس کے بطن سے ایک ایسا بچہ پیدا ہوگا کہ جس کا مثل و نظیر مشرق و مغرب میں کوئی نہ ہوگا تمام اہل مشرق و مغرب اس کے فرمانبردار ہوں گے بہر حال اس کے بطن سے امام علی رضاؑ تولد ہوئے (کشف الغمہ جلد ۳ ص ۴۹)

Presented by www.ziaraat.com

بھوکے اونٹ کیلئے ہدایت

(5)......ہشام بن حکم کا بیان ہے کہ میں سفر مکہ میں تھا اور ایک اونٹ خریدنا چاہتا تھا کہ ادھر سے ابوالحسن موسیٰ کاظمؑ گزرے جب میں نے آپؑ کو دیکھا تو فوراً ایک پرچہ کاغذ کا لیا اور اس پر تحریر کیا کہ میں آپؑ پر قربان میں یہ اونٹ خریدنا چاہتا ہوں آپؑ کا کیا مشورہ ہے؟ آپؑ نے ارشاد فرمایا کہ اس کے خریدنے میں کوئی مضائقہ نہیں مگر ہاں! جب تم اس کو دیکھو کہ بیچارہ بے جان ہو رہا ہے تو اس کو چند لقمے چارہ کھلا دینا۔ الغرض میں نے اس کو خریدا اور اس پر سامان لاد دیا اور اس میں کوئی عیب نہیں پایا مگر جب کوفہ کے قریب ایک منزل پر پہنچا تو کیونکہ اس کے اوپر بھاری بوجھ لدا ہوا تھا وہ سارا بوجھ لے کر بیٹھ گیا اور اس طرح تڑپنے لگا جیسے اب مرا ملازمین فوراً دوڑے اور اس سے بوجھ وغیرہ اتارنے لگے تو مجھے ابوالحسن موسیٰ کاظمؑ کی بات یاد آ گئی میں نے فوراً چند لقمے اس کا چارہ منگوایا اور اس کو دیا ابھی سات لقمے ہی دیئے تھے کہ وہ مع اپنے بوجھ کے اٹھ کھڑا ہوا۔ (رجال کشی ص ۱۷۵)

آبِ شفا

(6)......ابن بطائنی نے اپنے باپ سے روایت کی ہے اس کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ جب میں مدینہ منورہ پہنچا تو سخت بیمار تھا حد یہ تھی کہ میرے دوست احباب میرے پاس میری عیادت کے لئے آتے تھے تو میں ان کو پہچانتا بھی نہ تھا اس کی وجہ یہ تھی کہ مجھے سخت بخار ہوا جس سے میری عقل زائل ہو گئی تھی اور اسحاق بن عمار کا تو یہ بیان

Presented by www.ziaraat.com

ہے کہ انہوں نے میری ہی وجہ سے تین دن مدینہ میں قیام بھی کیا اور ان کو یقین تھا کہ اس دوران وہ ہمیں دفن کر کے اور میری نماز جنازہ پڑھ کر جائیں گے مگر تین دن کے بعد ادھر اسحاق بن عمار مدینہ سے نکلے ادھر مجھے کچھ افاقہ ہوا تو میں نے اپنے حساب سے کہا میرا کیسہ کھولو اور اس میں سے ایک سو دینار نکالو اور اس کو میرے احباب میں تقسیم کر دو اور ابوالحسن موسیٰ بن جعفر صادقؑ کے پاس ایک پیالہ پانی بھیجو (تا کہ وہ اس پر کچھ دم کر دیں) لے جانے والے نے آ کر کہا کہ ابوالحسن موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا کہ یہ پانی پی لو انشاء اللہ اسی سے تمہیں شفا ہو جائیگی میں نے وہ پانی پی لیا تو ایک اسحال (دست) ہوا اور میرے پیٹ میں جو فاسد مادے تھے وہ سب نکل گئے اور میں روبصحت ہو گیا اس کے بعد میں ابوالحسن موسیٰ کاظمؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؑ نے فرمایا اے علی! تمہاری اجل ایک مرتبہ آنے کے بعد پھر آئی تھی۔ الغرض میں مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوا اور اسحاق بن عمار سے ملاقات ہوئی انہوں نے کہا خدا کی قسم میں مدینہ میں اسی لئے تین دن تک مقیم رہا کہ مجھے یقین تھا کہ اس تین کے عرصہ میں تمہاری موت یقینی ہے (حیرت ہے کہ تم اچھے ہو گئے) اچھا اب اپنا قصہ تو بیان کرو میں نے سارا قصہ بیان کیا اور یہ بھی کہا کہ ابوالحسن موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا کہ تم دو مرتبہ مر کر زندہ ہوئے ہو پھر میں نے کہا اے اسحاق یہ امام ابن امام ہیں اور امام کی پہچان ان ہی قسم کی باتوں سے ہوتی ہے (رجال کشی ص ۲۷۹)

خط پڑھنے سے پہلے خط کا جواب

(7)......اسماعیل بن سلام اور بن حمید کا بیان ہے کہ علی بن یقطین نے ہم دونوں کے

Presented by www.ziaraat.com

پاس اپنا آدمی بھیجا اور یہ کہلایا کہ تم لوگ دو سواریاں خرید لو اور مشہور راستہ سے ہٹ کر سفر کرو پھر ہمیں کچھ رقم اور کچھ خطوط دیئے اور کہا کہ اسے ابوالحسن موسیٰ بن جعفر صادقؑ تک اس طرح پہنچاؤ کہ کسی کو خبر نہ ہو ان راویوں کا بیان ہے کہ ہم کوفہ آئے اور دو سواریاں خریدیں اور سامان سفر لے لیا اور مشہور راستوں کو چھوڑ کر غیر معروف راستے سے چلے یہاں تک کہ بطن رمہ پہنچے وہاں اپنی سواریوں کو باندھا اور ان کے سامنے چارہ وغیرہ ڈال دیا پھر خود کھانے کیلئے بیٹھ گئے مگر ابھی ہم بیٹھے ہی تھے کہ دیکھا ایک سوار مع اپنے ملازم کے آرہا ہے جب قریب آیا تو معلوم ہوا کہ یہ ابوالحسن موسیٰ بن جعفر صادقؑ ہیں یہ دیکھ کر ہم سب تعظیماً اٹھ کھڑے ہوئے اور سلام کیا اور تمام خطوط اور رقم ان کی خدمت میں پیش کئے ادھر آپؑ نے اپنی آستین سے بھی کچھ خطوط نکالے اور فرمایا لو یہ تمہارے ان خطوط کے جواب ہیں پھر ہم نے عرض کیا کہ ہمارا سامان سفر ختم ہو چکا ہے اگر آپؑ اجازت دیں تو مدینہ میں داخل ہوں وہاں روضۂ رسول کی زیارت بھی کر لیں گے اور سامانِ سفر بھی لے لیں گے آپؑ نے فرمایا کہ مجھے بھی دکھاؤ کہ تمہارے پاس کتنا سامان سفر موجود ہے؟ ہم نے آپؑ کے سامنے پیش کیا تو آپؑ نے الٹ پلٹ کر اسے دیکھا اور فرمایا یہ اتنا سامان ہے کہ تم لوگ اس سے کوفہ تک بخوبی پہنچ جاؤ گے اب رہ گئی بات قبر رسول کی زیارت کی تو زیارت ہو چکی میں نے صبح کی نماز بھی انہیں لوگوں کے ساتھ پڑھی ہے اور اب ظہر کی نماز بھی انہیں لوگوں کے ساتھ پڑھوں گا لہٰذا تم لوگ یہیں سے واپس جاؤ (رجال کشی ص ۲۷۳)

Presented by www.ziaraat.com

حسن سلوک کا بدلہ

(8)......شعیب عقرقوفی کا بیان ہے کہ ابوالحسن موسیٰ کاظمؑ نے بغیر کچھ پوچھے ہوئے آپؑ نے خود فرمایا کہ اے شعیب کل اہل مغرب کا ایک شخص تم سے ملے گا اور میرے متعلق دریافت کرے گا تو اس سے کہنا کہ خدا کی قسم یہ وہی امام ہیں جن کے متعلق امام جعفر صادقؑ نے ہم سے فرمایا تھا پھر اگر وہ تم سے حرام وحلال کے مسائل پوچھے تو میری طرف سے جواب دینا میں نے عرض کیا میں آپؑ پر قربان اس شخص کی پہچان کیا ہے؟ آپؑ نے فرمایا وہ ایک طویل القامت اور صحتمند شخص ہوگا اور اس کا نام یعقوب ہوگا جب وہ تمہارے پاس آئے گا تو اس کے ہر سوال کا جواب تم پر ضروری نہیں ہے وہ اپنی قوم کا اہم فرد ہے اگر وہ ہمارے پاس آنا چاہے تو اسے ہمارے پاس لے آنا۔

روای کا بیان ہے کہ خدا کی قسم ابھی میں طواف میں مشغول تھا کہ ایک طویل قامت اور صحت مند شخص میرے پاس آیا اور مجھ سے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ تمہارے سردار کے متعلق کچھ پوچھوں؟ میں نے کہا کون سردار؟ اس نے کہا فلاں ابن فلاں کے متعلق میں نے کہا تمہارا نام کیا ہے اسنے کہا یعقوب میں نے کہا تم کہاں کے رہنے والے ہو۔اس نے کہا میں اہل مغرب کا ایک فرد ہوں میں نے کہا تم نے مجھے کیسے پہچانا اس نے کہا ایک شخص نے خواب میں آکر مجھ سے کہا تھا کہ جو کچھ پوچھنا ہو وہ شعیب سے پوچھ لینا اس لیئے میں نے ان کے متعلق دریافت کیا اور تمہاری طرف ہماری راہنمائی کی گئی میں نے کہا اچھا ذرا یہاں بیٹھو میں اپنے طواف سے فارغ ہو کر تمہارے پاس آتا ہوں انشاالله یہ کہ کر میں نے اپنا طواف پورا کیا تو اس کے پاس آکر محو گفتگو ہوا اور

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

محسوس کیا کہ وہ ایک مرد عاقل ہے اس نے مجھ سے ابوالحسن موسیٰ کاظمؑ سے ملاقات کرانے کی درخواست کی میں نے اس کا ہاتھ پکڑا اور ابوالحسن امام موسیٰ کاظمؑ سے ملاقات کی اجازت لے کر اس کی ملاقات کرائی جب ابوالحسن موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اسے دیکھا تو فرمایا اے یعقوب تم کل آئے فلاں مقام پر تمہارے اور تمہارے بھائی کے درمیان جھگڑا ہوا ایک نے دوسرے کو گالی دی مگر یہ میرا اور میرے آباء کا دین اور طریقہ نہیں ہے اور نہ ہم اس کی کسی کو اجازت دیتے ہیں خدائے وحدہ لاشریک سے ڈرو اس لیئے کہ عنقریب موت تم دونوں کو جدا کرنے والی ہے تمہارا بھائی گھر پہنچنے سے پہلے ہی انتقال کر جائے گا اور تمہیں اپنے اس جھگڑے پر پچھتانا پڑے گا اور کیونکہ تم دونوں نے ایک دوسرے کا مقاطعہ کیا اور ترکِ تعلقات کئے اس لئے اللہ نے تم دونوں کی مدتِ حیات بھی کم کر دی ہے۔ اس شخص نے عرض کیا میں آپؑ پر قربان: میری موت کب ہے؟ آپؑ نے فرمایا تمہاری موت بھی آ ہی چکی تھی مگر فلاں مقام پر تم نے اپنی پھوپھی کے سات جو حسن سلوک کیا اس کی وجہ سے اللہ نے تمہاری عمر میں بیس برس زیادہ کر دیئے۔

O......راوی کا بیان ہے کہ پھر اس مرد مغربی سے میری ملاقات حج کے موقعے پر ہوئی تو اس نے بیان کیا کہ واقعاً اس کا بھائی اپنے گھر پہنچنے اور اپنے اہل وعیال سے ملاقات سے پہلے ہی راستے میں مر گیا اور دفن کر دیا گیا (رجال کشی ص ۲۷۶، الخرائج والجرائح ص ۲۰۰، مناقب جلد ۳ ص ۴۱۲، اختصاص ص ۸۹)

Presented by www.ziaraat.com

موت کی پیشن گوئی

(9)......عبداللہ بن یحییٰ کاہلی سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حج کیا تو امام ابوالحسن موسیٰ کاظمؑ کی خدمت میں حاضر ہوا آپؑ نے مجھ سے فرمایا اس سال جو عمل خیر کرنا ہو کر لو اس لئے کہ تمہاری موت قریب ہے راوی کا بیان ہے کہ یہ سن کر میں رونے لگا آپؑ نے فرمایا کیا بات ہے کیوں رو رہے ہو؟ میں نے عرض کیا اس لئے کہ مجھے موت کی خبر دے دی گئی آپؑ نے فرمایا اچھا تو یہ خوشخبری بھی سن لو کہ تم ہمارے شیعوں میں سے ہو اور خیر پر ہو اخطل کاہلی کا بیان ہے کہ پھر عبداللہ بن یحییٰ کاہلی تھوڑے ہی دن کے بعد رحلت کر گیا (رجال کشی ص ۲۸۰)

شیشے پر سجدہ جائز نہیں

(10)......محمد بن حسین کا بیان ہے کہ ہمارے بعض اصحاب نے ابوالحسن موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں عریضہ لکھ کر یہ دریافت کیا کہ کیا شیشے پر نماز ہو سکتی ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ جب میں آپ علیہ السلام کو خط لکھ چکا تو اس مسئلے پر غور کیا اور دل میں کہا کہ آخر یہ بھی تو زمین کی پیداوار ہے مجھے اس مسئلے کو آپ علیہ السلام سے پوچھنے کی ضرورت نہیں راوی کا بیان ہے کہ آپ علیہ السلام نے میرے خط کے جواب میں تحریر فرمایا کہ سنو! شیشے پر نماز نہ پڑھنا اگرچہ تمہارا یہ خیال ہے کہ یہ بھی زمین ہی کی پیداوار ہے مگر یہ نمک اور ریت سے تیار ہوتا ہے اور یہ دونوں مسخ شدہ چیزیں ہیں۔

(الکافی جلد ۳ ص ۳۳۲، مناقب جلد ۳ ص ۴۲۱)

Presented by www.ziaraat.com

وضو کا درست طریقہ

(11)......محمد بن فضل سے روایت ہے کہ ہمارے اصحاب کے درمیان وضو میں پاؤں کے مسح کے متعلق مختلف روایات گشت کر رہی تھیں کہ کیا یہ انگلیوں سے پاؤں کے مدھے (ٹخنے) کی طرف کیا جائے یا پاؤں کے مدھے (ٹخنے) سے انگلیوں کی طرف کیا جائے؟ تو علی بن یقطین نے ابوالحسن موسیٰ بن جعفر صادقؑ کو عریضہ تحریر کیا کہ ہمارے اصحاب میں یہاں پاؤں کے مسح کے بارے میں اختلاف ہے لہٰذا اگر آپؑ مناسب سمجھیں تو خود اپنے قلم مبارک سے تحریر فرمائیں کہ میرا عمل کیا ہو؟ میں انشاء اللہ اس پر عمل کروں گا۔ اس کے جواب میں ابوالحسن موسیٰ کاظمؑ نے تحریر فرمایا کہ تم نے وضو کے متعلق جو لوگوں کے درمیان اختلاف بیان کیا ہے وہ میں سمجھا لہٰذا میرا حکم یہ ہے کہ وضو کے لئے پہلے تین مرتبہ کلی کرو پھر تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالو پھر تین مرتبہ منہ دھوؤ اور داڑھی کے بالوں میں خلال کر کے پانی پہنچاؤ پھر پورے سر کا مسح کرو پھر اندرونی و بیرونی کانوں کا مسح کرو پھر اپنے دونوں پاؤں کو ٹخنے تک دھوؤ اور جو کچھ میں حکم دے رہا ہوں اس کے خلاف نہ کرنا۔ جب یہ خط علی بن یقطین کو ملا تو اسے پڑھ کر انہیں بڑی حیرت ہوئی کہ ہمارے تمام اصحاب کا اجماع اس کے خلاف ہے پھر اس نے کہا کہ میرے امام نے جو کچھ فرمایا ہے وہ اس کی مصلحت کو خود بہتر سمجھتے ہیں مجھے تو ان کے حکم کی تعمیل کرنی ہے اس لئے وہ اس دن سے اسی پر عمل کرنے لگے جو شیعوں کا طریقہ وضو کے بالکل خلاف تھا مگر ابوالحسن موسیٰ کاظمؑ کے حکم کی تعمیل ضروری تھی اور ادھر ہارون الرشید سے کسی نے یہ چغلی کر دی کہ علی بن یقطین رافضی ہے اور

Presented by www.ziaraat.com

آپ کے مخالف مذہب رکھتا ہے۔ چنانچہ ایک دن ہارون الرشید نے اپنے کسی مخصوص حاشیہ نشین سے کہا کہ علی بن یقطین کے خلاف میرے پاس شکایات پہنچی ہیں کہ وہ ہمارے مخالفوں میں سے ہے اور روافض کی طرف مائل ہے حالانکہ میں اس کی خدمات میں کوئی کوتاہی نہیں پاتا اور بارہا اس کی آزمائش بھی کر چکا ہوں مگر کوئی الزام بھی اس پر درست ثابت نہیں ہوا مگر اب میں یہ چاہتا ہوں کہ اس کے بارے میں خفیہ تحقیق کروں تاکہ حقیقت کا علم مجھے ہو جائے کہ اصلاً وہ کس عقیدے سے متعلق ہے۔

اس نے کہا کہ یا امیر المؤمنین! رافضیوں کے وضو کا طریقہ اہل سنت والجماعت کے طریقے سے بالکل مختلف ہے خصوصاً یہ لوگ اپنے پاؤں نہیں دھوتے اے امیر المؤمنین اس کو آزمانا ہو تو وضو کے موقع پر اس طرح آزما کر دیکھیں کہ اس کو اس کا علم نہ ہو کہ آپ اسے دیکھ رہے ہیں ہارون الرشید نے کہا بالکل ٹھیک ہے پھر اس نے ایک مدت تک اسے یوں ہی چھوڑ دیا اور ایک دن اس نے علی بن یقطین کی آزمائش کے لئے اپنے مکان میں کسی کام پر مامور کر دیا یہاں تک کہ نماز کا وقت داخل ہو گیا علی بن یقطین ہمیشہ تخلیے میں ایک حجرہ کے اندر وضو کرتا اور نماز پڑھتا تھا چنانچہ اس دن ہارون الرشید بذات خود اس کا مشاہدہ کرنا چاہتا تھا اس لئے وہ پوشیدہ طور پر علی بن یقطین کو وضو کرتے ہوئے دیکھے۔ الغرض نماز کا وقت آیا تو علی بن یقطین نے پانی منگوا کر وضو اس طرح شروع کیا تین مرتبہ کلی کی تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا تین مرتبہ منہ دھویا داڑھی کے بالوں کو انگلی سے خلال کیا اپنے دونوں ہاتھ الٹے کہنی کی طرف دھوئے اپنے پورے سر اور دونوں کانوں کا مسح کیا پھر اپنے دونوں پاؤں دھوئے اور

Presented by www.ziaraat.com

ہارون الرشید یہ سب کچھ دیکھ چکا تھا اب ہارون الرشید سے ضبط نہ ہوسکا اور بے ساختہ سامنے آ گیا اور کہنے لگا اے علی بن یقطین وہ لوگ جھوٹے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ تم رافضی ہو اور اب ہارون الرشید کو پورا پورا اطمینان ہو گیا کہ اس کا معاملہ بالکل درست ہے اس واقعہ کے بعد ابوالحسن موسیٰ بن جعفر صادقؑ کا خط پہنچا کہ ایک مرتبہ چہرہ بقصد واجب اور دوسری مرتبہ بقصد استحباب دھوؤ اور دونوں ہاتھ کہنی کی طرف سے انگلیوں کی طرف دھوؤ پھر سر کے سامنے کے حصہ پر مسح کرو پھر پاؤں کے اوپر کے حصہ پر مسح کرو اپنے اس وضو کی تری سے میرا پہلا حکم منسوخ سمجھو کیونکہ وہ خطرہ جو تم پر تھا وہ ٹل گیا ہے والسلام۔ (الارشاد ص ۳۱۴)

ایک عورت کا واقعہ

(12)......سلیمان بن عبداللہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں ابوالحسن موسیٰ کاظمؑ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ کچھ لوگ ایک عورت کو لائے کہ جس کا منہ پیچھے کی طرف پھر گیا تھا آپؑ نے اپنا دایاں ہاتھ اس کی پیشانی پر رکھا اور بایاں ہاتھ اس کے سر کے پیچھے رکھا پھر دائیں طرف سے اس کے سر کو دبایا اور یہ آیت تلاوت فرمائی۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ (سورۃ رعد آیت ۱۱)

تو اس عورت کا چہرہ پیچھے کی طرف سے آگے کی طرف پھر گیا آپؑ نے اس عورت سے فرمایا دیکھ جیسا تو نے کیا تھا اب پھر ویسا کام نہ کرنا لوگوں نے پوچھا اے فرزندِ رسولؐ! اس نے کیا کیا تھا آپؑ نے فرمایا اس کی بات پردہ میں ہی رہے گی جب تک کہ یہ خود نہ بتانا چاہے چنانچہ لوگوں نے اس سے پوچھا اے عورت تو نے کیا کیا تھا جو تیرا منہ پھر

گیا اس نے کہا بات یہ تھی کہ میری ایک سوت ہے ایک دن جب میں نماز کیلئے کھڑی ہوئی تو اسی اثناء میں مجھے خیال آیا کہ شاید میرا شوہر میری سوت کے ساتھ بیٹھا ہوا ہے میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو سوت تنہا بیٹھی تھی، میرا شوہر اس کے ساتھ نہ تھا اس دن میرا منہ ویسے ہی مڑا کا مڑا رہ گیا (تفسیر عیاشی جلد ۲ ص ۲۰۵، اثبات الهداة جلد ۵ ص ۵۵۰، تفسیر البرهان سید بحرانی، تفسیر سورۂ رعد آیت ۱۱)

بادل کا مطیع ہونا

(13)...... خالد سمان کا بیان ہے کہ ہارون الرشید نے علی بن صالح طالقانی نامی ایک شخص کو بلایا اور اس سے کہا کہ تم ہی وہ شخص ہو جو یہ کہتے ہو کہ بادل نے مجھے ملک چین سے اٹھا کر طالقان پہنچایا اس نے کہا! ہاں: ہارون الرشید نے کہا اچھا پورا واقعہ بیان کرو۔ علی بن صالح نے کہا سنو! میں بحری سفر پر تھا کہ اچانک میرا جہاز سمندر کے ایک طوفان میں آ کر ٹوٹ گیا اور میں تین دن تک ایک جہاز کے ایک تختہ پر بیٹھا رہا سمندر کی لہریں مجھے ادھر سے ادھر لے جاتی رہیں اتفاقاً ایک لہر نے مجھے خشکی پر پہنچا دیا وہاں پہنچ کر میں نے دیکھا کہ طرح طرح کے اشجار ہیں اور میٹھے پانی کی نہریں جاری ہیں کئی دن کا تھکا ماندہ ایک درخت کے سائے میں بیٹھا ہی تھا کہ سو گیا اور تھوڑی ہی دیر کے بعد ایک خوفناک آواز سنی اور جاگ اٹھا میں خوفزدہ ہو کر کانپنے لگا اتنے میں دیکھا کہ گھوڑے کی شکل کے دو جانور آپس میں لڑ رہے ہیں اور ایسے خوبصورت ہیں کہ میں ان کی تعریف نہیں کر سکتا لیکن جب ان دونوں نے مجھے دیکھا تو پھر سمندر میں اتر گئے ابھی میں اسی حال میں تھا کہ دیکھا ایک بہت بڑا طائر میرے

Presented by www.ziaraat.com

قریب ہی ایک پہاڑ کے دہانے پر آ کر بیٹھا میں درختوں کی جھاڑیوں میں چھپتا ہوا چلا اور اس کے قریب پہنچا تا کہ خوب اچھی طرح اس کو دیکھوں مگر جب اس نے مجھے دیکھا تو پھر پرواز کر گیا اور میں اسے دیکھتا ہی رہ گیا۔ الغرض جب میں غار کے قریب پہنچا تو تسبیح وتہلیل وتکبیر وتلاوت قرآن کی آواز سنائی دی اور جب غار کے بالکل قریب پہنچا تو غار میں کسی نے مجھے آواز دی کہ اے علی بن صالح طالقانی اللہ تم پر رحم کرے اندر آ جاؤ میں اندر گیا اور سلام کیا تو دیکھا کہ ایک صحت مند، میانہ قد، بھاری جسم، کشادہ پیشانی اور بڑی بڑی آنکھوں والے بزرگ وہاں تشریف فرما ہیں انہوں نے جواب سلام دیا اور کہا اے علی بن صالح طالقانی تم ان معدنوں میں سے ہو جن میں بہت سے خزانے ہیں آج اگر اللہ نے تم پر رحم نہ کیا ہوتا تو تم بھوک و پیاس اور خوف کے شکار ہو جاتے خیر! اللہ نے تمہیں ان سب سے نجات دی اور تمہیں طیب وطاہر پانی سے سیراب کیا مجھے اس وقت کا بھی علم ہے جب تم کشتی پر سوار ہوئے تھے اور یہ بھی معلوم ہے کہ تم کتنے دن تک سمندر میں رہے اور اس کی بھی خبر ہے کہ کب تمہاری کشتی شکستہ ہوئی اور تم کب تک موجوں کے تھپیڑوں میں رہے اور ان مصائب سے عاجز آ کر بالآخر تم نے یہ ارادہ کر لیا کہ اب خود کو موجوں کے حوالے کر کے اپنی جان ہلاک کر دوں پھر اس وقت کا بھی علم ہے جب تمہیں ان مصائب سے نجات ملی اور جب تم ان دو خوبصورت جانوروں کو دیکھ رہے تھے تو میں تمہیں دیکھ رہا تھا پھر تم اس طاہر کے پیچھے دوڑے جو اس غار کے دہانے پر آ کر بیٹھا تھا اور تمہیں دیکھ کر پرواز کر گیا خیر! اب ادھر آؤ بیٹھ جاؤ اللہ تم پر رحم کرے۔

Presented by www.ziaraat.com

راوی بیان کرتا ہے کہ جب میں نے ان کی گفتگو سنی تو عرض کیا آپ کو اللہ کا واسطہ یہ بتایئے کہ میرے ان حالات کی تفصیلی اطلاع آپ کو کس نے دی؟ انہوں نے فرمایا اس خدا نے جس کو غیب وشہود کا علم ہے اس نے مطلع کیا جس نے تمہیں اس وقت دیکھا جب تم کھڑے تھے اور تمہیں سجدہ کرنے والوں میں پلٹایا۔ پھر فرمایا تم بھوکے ہو گے اور یہ کہہ کر آپ نے آہستہ آہستہ اپنے لبہائے مبارک کو جنبش دی اور ایک خوان رومال سے ڈھکا ہوا سامنے آ گیا آپ نے رومال ہٹایا اور فرمایا میرے قریب آ جاؤ اللہ نے تمہاری روزی بھیج دی اسے نوش کرو غرض میں نے کھانا کھایا اور وہ ایسا لذیذ تھا کہ اس سے پہلے میں نے کبھی اتنا لذیذ کھانا نہیں کھایا تھا اور پانی پیا وہ بھی اس قدر شیریں تھا کہ اس سے پہلے کبھی ایسا شیریں پانی نہیں پیا تھا پھر آپ نے دو رکعت نماز پڑھی اور مجھ سے پوچھا اے علی! کیا تم اپنے وطن واپس جانا چاہتے ہو میں نے عرض کیا بھلا یہاں سے مجھے کون واپس پہنچائے گا؟ آپ نے فرمایا ہمیں اپنے دوستدار بہت محبوب ومکرم ہیں ہم ان کیلئے ایسا کریں گے پھر آپ نے کچھ دعائیں پڑھیں اور اپنے ہاتھ آسمان کی طرف بلند کیے اور فرمایا الساعۃ الساعۃ (ابھی ابھی) یہ فرماتے ہی بادلوں کے ٹکڑے آ آ کر غار کے دروازے پر سایہ کرنے لگے اور جب کوئی ابر کا ٹکڑا آتا تو کہتا اے ولی اللہ اور حجت خدا! آپ پر میرا سلام ہو اور آپ فرماتے وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ اے بات سننے والے اور فرمانبرداری کرنے والے بادل پھر اسے پوچھتے تمہارا کہاں کا ارادہ ہے وہ کہتا فلاں سرزمین کا آپ پوچھتے رحمت بن کر جا رہے ہو یا عذاب بن کر اور وہ رحمت یا عذاب جیسا بھی ہوتا بتا

Presented by www.ziaraat.com

کر چلا جاتا یہاں تک کہ ایک بادل بہت خوش منظر اور چمکدار آیا اس نے کہا اے اللہ کے ولی اور اس کی حجت آپؑ پر میرا اسلام ہو آپؑ نے فرمایا اے بات سننے والے فرمانبردار بادل تجھ پر بھی میرا اسلام ہو کہاں کا ارادہ ہے اس نے کہا طالقان کا آپؑ نے فرمایا رحمت بن کر جا رہے ہو یا عذاب بن کر؟ اس نے کہا رحمت بن کر آپؑ نے فرمایا میں ایک امانت اللہ کی خوشنودی کیلئے تمہارے سپرد کرتا ہوں اسے ابھی اٹھا کر لیتے جاؤ اس نے کہا بسر وچشم میں حاضر ہوں آپؑ نے فرمایا پھر حکم خدا سے زمین پر اتر آؤ وہ زمین پر اتر آیا تو آپؑ نے میرا بازو تھاما اور اس بادل پر بٹھا دیا۔

اب روانہ ہوتے وقت میں نے ان بزرگ سے عرض کیا آپ کو اللہ کا واسطہ حضرت محمدؐ خاتم النبیین کا واسطہ حضرت علیؑ سید الوصیین کا واسطہ آئمہ طاہرین کا واسطہ یہ بتائیں کہ آپ کون ہیں؟ خدا کی قسم آپؑ کو تو اللہ نے بڑے اختیارات دے رکھے ہیں آپؑ نے فرمایا وائے ہو تم پر اے علی بن صالح اللہ تعالیٰ اپنی زمین کو چشم زدن کے لئے بھی اپنی حجت سے خالی نہیں چھوڑتا خواہ وہ حجت سب کے سامنے ظاہر ہو یا پوشیدہ اور میں اس کی حجت ظاہر بھی اور پوشیدہ بھی ایک معینہ وقت تک کیلئے ہوں اور میں رسولؐ کی طرف سے آپؐ کے فرائض کا ادا کرنے والا ہوں ناطق ہوں میں اپنے اس وقت میں موسیٰ بن جعفرؑ ہوں پھر آپؑ نے بادل کو پرواز کا حکم دیا بادل نے پرواز کیا اور خدا کی قسم مجھے اس پر نہ کوئی زحمت ہوئی اور نہ کوئی ڈر و خوف لاحق ہوا اور چشم زدن میں اس نے مجھے طالقان میں سلامتی سے اس گلی میں اتار دیا جس میں ہمارے اہل و عیال رہتے تھے علی بن صالح سے پورا واقعہ سن کر ہارون الرشید نے ان کو قتل کرا دیا اور کہا

Presented by www.ziaraat.com

اب ان سے یہ واقعہ کوئی نہ سن پائے گا (مناقب ابن شہر آشوب جلد ۲ ص ۴۱۸)

شیر کی تصویر کا مجسم ہونا اور شعبدہ باز کو نگلنا

(15)......علی بن یقطین سے روایت ہے کہ ہارون الرشید کو ایک ایسے شخص کی ضرورت تھی کہ جو امام موسیٰ بن جعفرؑ کی دلیل کا توڑ کرے اور ان کی امامت کو باطل ثابت کر دے اور بھر مجلس میں ان کو شرمندہ کرے لہٰذا اس کام کیلئے ایک عامل کو بلایا گیا اور امام موسیٰ بن جعفرؑ کو بھی اپنے دستر خوان پر مدعو کیا۔

چنانچہ جب دستر خوان بچھایا گیا اور کھانے لگا دیئے گئے تو اس عامل نے تمام روٹیوں پر جو امام موسیٰ کاظمؑ کے سامنے رکھی تھیں اپنا موکل مقرر کر دیا جس کے نتیجے میں خادم امامؑ جو آپؑ کے قریب بیٹھا تو جب بھی روٹی کی طرف ہاتھ بڑھاتا روٹی اس کے سامنے سے اڑ جاتی یہ دیکھ کر ہارون رشید بہت خوش ہوتا اور ہنستے ہنستے آپے سے باہر ہو جاتا یہ دیکھ کر ابوالحسن موسیٰ بن جعفرؑ نے سر اٹھایا اور پردے پر بنی ہوئی ایک شیر کی تصویر کو آواز دے کر فرمایا اے خدا کے شیر اس دشمن خدا کو چیر پھاڑ کر اپنی خوراک بنا لے راوی کا بیان ہے کہ آپؑ کے حکم سے وہ تصویر مجسم شیر کی شکل میں تبدیل ہوئی اور اس عامل وشعبدہ باز پر جھپٹی اور چیر پھاڑ کر چٹ کر گئی یہ دیکھتے ہی ہارون اور اس کے مصاحبین منہ کے بل غش کھا کر گر پڑے وہ سب کے سب حواس باختہ ہو گئے کچھ دیر کے بعد جب ہارون کو غش سے افاقہ ہوا اور اس کے حواس ٹھکانے ہوئے تو اس نے ابوالحسن موسیٰ کاظم بن جعفرؑ سے عرض کیا آپؑ کو میرے حق کی قسم آپؑ اس تصویر کو حکم دیں کہ وہ اس شخص کو واپس کر دے آپؑ نے فرمایا اگر موسیٰؑ کے عصا نے

Presented by www.ziaraat.com

ساحروں کی ان رسیوں کو جو سانپ کی شکل میں تھیں نگل کر پھر اگل دیا ہوتا تو یہ تصویر بھی تیرے اس نگلے ہوئے آدمی کو واپس اگل دیتی۔ غرض یہ واقعہ آپ کی حفاظت کے لئے زیادہ موثر رہا (امالی شیخ صدوق ص ۱۴۸، مناقب جلد ۳ ص ۴۱۷)

(16)......علی بن جعفر سے روایت ہے کہ ابوالحسن موسیٰ کاظم بن جعفرؑ کی ایک کنیز نے جو آپؑ کو وضو کرایا کرتی تھی اور آپؑ کی اچھی خدمت گار تھی اس کا بیان ہے کہ میں مقام قدیر میں وضو کرا رہی تھی آپؑ منبر پر تھے اور میں پانی ڈال رہی تھی اور پانی پر نالے سے بہہ رہا تھا کہ ناگاہ سونے کے دو گوشوارے جن میں سچے موتی پڑے ہوئے تھے اور ایسے خوبصورت موتی میری نظر سے کبھی نہیں گذرے تھے ظاہر ہوئے آپؑ نے سر اٹھایا اور فرمایا تو نے کچھ دیکھا؟ میں نے کہا جی ہاں آپؑ نے فرمایا اس کو مٹی میں دبا دے اور کسی کو اس کی اطلاع نہ دینا وہ کنیز کہتی ہے کہ میں نے ایسا ہی کیا اور کسی کو اس کی خبر نہ دی یہاں تک کہ آپؑ کی شہادت ہوگئی (قرب الاسناد ص ۱۵۱)

دعا کی قبولیت

(17)......عثمان بن عیسیٰ کا بیان ہے کہ میں نے ابوالحسن اول موسیٰ کاظم بن جعفرؑ سے عرض کیا کہ حسن بن محمد کا ایک سوتیلا بھائی ہے اس کے یہاں جب کوئی بچہ پیدا ہوتا وہ مر جاتا ہے آپؑ اس کیلئے دعا فرمائیں آپؑ نے فرمایا جا تیری حاجت اللہ نے پوری کی اس کے بعد اس کے یہاں دو لڑکے پیدا ہوئے (قرب الاسناد ص ۱۷۰)

Presented by www.ziaraat.com

نیلے رنگ کی چادر

(18)......علی بن جعفر بن ناجیہ کا بیان ہے کہ میں نے ایک نیلے رنگ کی طرازی چادر سو درہم میں خریدی اور اسے اپنے ساتھ ابوالحسن امام موسیٰ کاظمؑ کے لئے لے گیا مگر کسی کو اس کی خبر نہ تھی اور میں عبدالرحمٰن بن حجاج کے ساتھ گیا تھا جو کہ اس وقت ابوالحسن امام موسیٰ کاظمؑ کا کارندہ تھا اس نے سارا سامان جو اپنے ساتھ لایا تھا آپؑ کی خدمت میں بھیج دیا آپؑ نے اسے رقعہ لکھا کہ میرے لئے ایک نیلے رنگ کی طرازی چادر تلاش کرو لوگوں نے بہت تلاش کیا مگر مدینہ میں کسی کے پاس نہیں ملی تو میں نے عبدالرحمٰن بن حجاج سے کہا کہ میرے پاس موجود ہے اور امام موسیٰ کاظمؑ کے لئے لایا تھا۔ غرض لوگوں نے وہ چادر آپؑ کی خدمت میں بھیج دی اور کہا کہ یہ ہمیں علی بن جعفر کے ذریعہ ہاتھ آئی ہے آئندہ سال میں نے پھر ایک ویسی ہی چادر خریدی اور اپنے ساتھ لے گیا مگر کسی کو اس کی خبر نہ تھی جب ہم مدینہ پہنچے تو آپؑ نے آدمی بھیجا کہ میرے لئے ویسی ہی چادر اسی شخص کے ذریعہ سے تلاش کرو لوگوں نے مجھ سے پوچھا تو میں نے کہا ہاں میرے پاس ہے لوگوں نے وہ چادر مجھ سے لے کر آپؑ کی خدمت میں پیش کی (قرب الاسناد ص ۱۹۱)

(19)......عبدالرحمٰن بن حجاج سے روایت ہے کہ میں نے ربیع کے غلام غالب سے چھ ہزار درہم قرض لئے جس سے ہم نے سامان تجارت مکمل کیا اور اس نے اس کے علاوہ کچھ اور بھی دیا کہ اسے لیجا کر ابوالحسن موسیٰ کاظمؑ کی خدمت میں میری طرف سے نذر کر دینا اور یہ بھی کہا کہ جب اس چھ ہزار درہم سے اپنی ضرورت پوری کر لو تو یہ بھی

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

آپؑ ہی کو میری طرف سے نذر کر دینا غرض جب میں مدینہ پہنچا تو جو کچھ میں آپؑ کیلئے تحفہ لے گیا تھا وہ اور جو کچھ غالب نے دیا تھا وہ سب آپؑ کی خدمت میں بھیج دیا تو آپؑ نے آدمی بھیجا کہ وہ چھ ہزار درہم کہاں ہیں میں نے عرض کیا یہ میں نے غالب سے قرض لیا تھا اور اس نے کہا تھا کہ جب تم اس سے اپنی ضرورت پوری کر لو تو آپؑ کی خدمت میں نذر کروں لہٰذا اب جب میں اپنا سامان تجارت فروخت کر لوں گا تو حاضر کروں گا آپؑ نے پھر آدمی بھیجا کر جلدی کرو مجھے اس کی ضرورت ہے تو میں نے وہ چھ ہزار درہم آپؑ کی خدمت میں بھیج دیے۔ (قرب الاسناد ص ۱۹۲)

گدھا زندہ ہو گیا

(20)......علی بن حمزہ کا بیان ہے کہ ایک دن حضرت امام موسیٰ بن جعفرؑ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مدینہ سے نکل کر ایک صحرا کی طرف لے گئے راستے میں ایک مغربی ملک کا باشندہ ملا وہ بیٹھا ہوا رو رہا تھا اور اس کے سامنے ایک مرا ہوا گدھا پڑا ہوا تھا نیز اس کا سامان بھی وہیں پڑا ہوا تھا آپؑ نے اس سے پوچھا کیا بات ہے اس نے جواب دیا میں اپنے رفقاء کے ساتھ حج کے لئے جا رہا تھا میرا گدھا مر گیا میں یہیں رہ گیا اور میرے رفقاء چلے گئے میں پریشان ہوں کہ میرے پاس اب اور کوئی سواری بھی نہیں جس پر یہ سامان لاد کر لے جاؤں امام موسیٰ بن جعفرؑ نے فرمایا مگر شاید یہ مرا نہیں ہے اس نے کہا آپؑ کم از کم اتنا تو رحم کریں کہ میرا مذاق نہ اڑائیں آپؑ نے فرمایا میرے پاس ایک بہت اچھا تعویذ ہے اس نے کہا کیا میرے لئے یہ پریشانی کافی نہیں کہ آپؑ مجھ سے مذاق بھی کریں یہ سن کر امام موسیٰ بن جعفرؑ اس مردہ گدھے کی طرف بڑھے

Presented by www.ziaraat.com

اور آہستہ آہستہ کچھ کہا جس کو میں نے نہیں سنا اور سامنے ایک لکڑی پڑی ہوئی تھی آپؑ نے اسے اٹھا کر ایک مرتبہ گدھے کو ماری اور زور سے ڈانٹا تو وہ گدھا صحیح وسلامت اٹھ کھڑا ہوا آپؑ نے اس مرد مغربی سے کہا دیکھا تو نے کیا میں تجھ سے مذاق کر رہا تھا اچھا اب جاؤ اور اپنے ساتھیوں سے جا کر مل جاؤ یہ کہہ کر اسے وہیں چھوڑ کر آپؑ آگے بڑھ گئے علی بن ابی کا بیان ہے کہ ایک دن میں چاہ زمزم کے پاس کھڑا تھا کہ وہ مرد مغربی وہاں آپہنچا جب اس نے مجھے دیکھا تو میرے پاس آیا میرے ہاتھ چومے وہ بہت خوش و مسرور تھا میں نے پوچھا تمہارے گدھے کا کیا حال ہے اس نے کہا وہ بالکل ٹھیک اور تندرست ہے اور میری سمجھ میں نہیں آتا کہ جس شخص کو اللہ نے اس وقت وہاں بھیجا تھا اس نے میرے مرے ہوئے گدھے کو زندہ کیسے کر دیا میں نے کہا چلو تمہارا کام تو ہو گیا اب جس کو تم سمجھ نہ سکو اس کو پوچھنے کی کیا ضرورت ہے؟

راحت مل گئی

(21)...... خالد بن نجیح کا بیان ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظمؑ سے عرض کیا کہ کوفہ سے میرے کچھ دوست آئے ہیں ان کا بیان ہے کہ مفضل سخت بیمار ہیں آپؑ ان کے لئے دعا فرمائیں آپؑ نے ارشاد فرمایا ان کے راحت مل گئی ان کو راحت مل گئی اب دعا کی ضرورت نہیں یہ واقعہ مفضل کی موت کے تین دن بعد کا ہے (الخرائج والجرائح)

تمہارا باپ مر گیا

(22)...... بیان بن نافع تفلیسی سے روایت ہے کہ میں نے حج کے موقع پر اپنے

www.ziaraat.com
Safeel-e-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

باپ کو حرم میں چھوڑا اور امام موسیٰ کاظمؑ کی ملاقات کے لئے گیا جب آپؑ کے قریب پہنچا اور چاہا کہ آپؑ کو سلام کروں آپؑ خود ہی میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے ابن نافع تیرا حج ٹھیک ہو گیا اب اللہ تجھے تیرے باپ کی موت پر صبر کا اجر عطا فرمائے وہ ابھی ابھی فوت ہو گیا تم واپس جاؤ اور اس کی تجہیز و تکفین کا انتظام کرو یہ سن کر مجھے بڑی حیرت ہوئی کہ ابھی ابھی تو میں ان کو صحیح وسلامت چھوڑ کر آیا ہوں وہ بیمار بھی نہ تھے مر کیسے گئے آپؑ نے فرمایا تجھے میری بات کا یقین نہیں یہ سن کر میں واپس ہوا تو دیکھا کہ کنیزیں اپنا منہ پیٹ رہی ہیں میں نے پوچھا کیا بات ہے؟ انہوں نے کہا آپ کے والد کا انتقال ہو گیا ابن نافع کا بیان ہے کہ اس کے بعد میں پھر آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ دریافت کروں کہ یہ پوشیدہ بات آپؑ نے کیسے بتا دی چنانچہ جب میں نے آپؑ سے دریافت کیا تو آپؑ نے فرمایا میں ہمیشہ پوشیدہ تمام باتیں تمہیں بتا سکتا ہوں پھر فرمایا اے ابن نافع اگر تمہارا دل چاہتا ہے کہ فلاں فلاں باتوں کے متعلق مجھ سے سوال کرو تو ضرور پوچھو اس لئے کہ میں کلمۃ اللہ باقیہ ہوں میں جنب اللہ ہوں میں اللہ کی حجت بالغہ ہوں (مناقب ابن شہر آشوب)

قید سے باعجاز رہائی

(23)......ابو خالد زبالی اور ابو یعقوب زبالی کا بیان ہے کہ جب ابو الحسن امام موسیٰ کاظمؑ کو خلیفہ مہدی کا لشکر قید کر کے لیجانے لگا تو ہم دونوں نے مقام احفر پر آپؑ کا استقبال کیا جب آپؑ وہاں سے آگے بڑھنے لگے تو ہم نے آپؑ کو رخصت کیا اور رونے لگے آپؑ نے فرمایا کیوں روتے ہو میں نے عرض کیا آپؑ کو یہ لوگ لئے جا

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

رہے ہیں معلوم نہیں آپؑ کے ساتھ کیا سلوک کریں گے آپؑ نے فرمایا نہیں میرے اس سفر میں اس کی طرف سے مجھے کوئی خطرہ نہیں میں حجاز واپس آجاؤں گا اور واپسی پر میں فلاں تاریخ کو اس مقام سے گذروں گا اس دن فلاں وقت تم میرا انتظار کرنا تمہاری مجھ سے ملاقات ہوجائیگی میں نے عرض کیا اس سے بڑھ کر اور کیا خوش بختی ہو سکتی ہے مجھے تو آپؑ کے متعلق خوف معلوم ہورہا تھا آپؑ نے فرمایا خوف کی ضرورت نہیں الغرض میں اس وقت مقام پر آپؑ کی آمد کا منتظر رہا کہ ناگاہ دھندلی سی کوئی شے آتی ہوئی دیکھائی دی اور پیچھے سے مجھے کسی نے آواز دی میں آگے بڑھا تو دیکھا کہ ابوالحسن امام موسیٰ کاظمؑ اپنی سواری پر سوار تھے آپؑ نے مجھ سے فرمایا اے ابوخالد میں نے کہا لبیک فرزند رسولؐ اور اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے آپؑ کو ان ظالموں کے پنجے سے رہائی دلادی آپؑ نے فرمایا نہیں مجھے پلٹ کر پھر ان ہی لوگوں کے پاس جانا ہوگا میں ان لوگوں کے پنجے سے خود کو نہیں چھڑاؤں گا (مناقب ابن شہر آشوب جلد۲ ص۴۰۶ اعلام الوریٰ ص۲۹۵ الخرائج والجرائح)

گہوارے میں گفتگو

(24)......یعقوب سراج کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپؑ امام ابوالحسن موسیٰ کاظمؑ کے گہوارے کے سرھانے کھڑے ہوئے ہیں آپؑ نے آہستہ آہستہ دیر تک ان سے گفتگو کی پھر مجھ سے فرمایا اپنے اس امام کے قریب آؤ میں قریب گیا اور سلام کیا انہوں نے فصیح زبان سے جواب سلام دیا پھر فرمایا جاؤ کل تم نے جو اپنی لڑکی کا نام رکھا ہے اسے بدل دو یہ نام

Presented by www.ziaraat.com

اللہ کو ناپسند ہے اور واقعاً میرے یہاں ایک لڑکی کی ولادت ہوئی تھی جس کا نام میں نے فلاں رکھا تھا امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ان کے حکم پر عمل کرو ہدایت پاؤ گے تو میں نے اس لڑکی کا نام تبدیل کر دیا (مناقب ابن شہر جلد ۴ ص ۴۰۷)

مہر شدہ مسائل کے جوابات

(25)......ابو علی بن راشد وغیرہ نے ایک طویل روایت میں بیان کیا ہے کہ شیعوں کا ایک گروہ نیشاپوری میں جمع ہوا اور اس نے محمد بن علی نیشاپوری کو اپنا فرستادہ منتخب کیا اور اسے تیس ہزار دینار اور پچاس ہزار درہم اور کپڑے کا ایک تھان دیا اور شطیطہ (ایک عورت کا نام ہے) نے ایک درہم اور اپنے ہاتھ کے بنے ہوئے سوت کا موٹا سا ازار جو زیادہ سے زیادہ چار درہم کا ہوگا دیا اور کہا اللہ کو حق سے کوئی شرم نہیں آتی راوی کا بیان ہے کہ میں نے اس کے درہم کو احتیاط سے رکھ لیا اس کے بعد وہ کاغذوں کی ایک گٹھی لائے جس میں ستر ورق تھے ہر ورق پر ایک مسئلہ تحریر تھا اور اس کے نیچے جواب کے لئے خالی جگہ چھوڑ دی گئی تھی ہر ورق کو لپیٹ کر فیتوں سے باندھ دیا گیا تھا ان پر تین مہریں لگا دی گئیں اور ان لوگوں نے اپنے فرستادہ (پیغام رساں سے کہا کہ یہ مسائل رات کے وقت آپؑ کو دینا اور صبح کو واپس لے لینا اور دیکھنا کہ اگر پوری گٹھی کی مہریں درست ہیں ٹوٹی نہیں ہیں تو ان میں پانچ اوراق کی مہریں توڑ کر دیکھنا کہ واقعاً جواب بھی دیا ہے یا یوں ہی جواب کے بغیر واپس کر دیے ہیں اگر بغیر مہر توڑے ہوئے ان تمام مسائل کے جوابات دیدیے ہیں تو وہ ہمارے حقیقی امامؑ ہیں اور ہمارے مال کے جائز اور صحیح حقدار ہیں اس لئے مال ان کی خدمت میں پیش کر

Presented by www.ziaraat.com

دینا ورنہ ہمارے اموال واپس لے آنا الغرض وہ فرستادہ سب سے پہلے افطح عبداللہ ابن جعفرؑ کے پاس گیا ان کی آزمائش کی اور پھر جب ان کے پاس سے واپس ہوا تو یہ کہتا ہوا کہ پروردگارا ہمیں سیدھے راستے کی ہدایت فرما اس فرستادے کا بیان ہے کہ ابھی میں کھڑا ہوا تھا کہ میرے پاس ایک غلام آیا اور اس نے کہا جس کے پاس تمہارے جانے کا ارادہ ہے وہ تمہیں بلا رہے ہیں اور یہ کہہ کر وہ مجھے امام موسیٰ کاظمؑ کی خدمت میں لایا آپؑ نے مجھے دیکھتے ہی فرمایا اے ابوجعفر! کیوں مایوس ہوا اور دین یہود و نصاریٰ کا رخ کیوں کرتے ہو میرے پاس آؤ میں اللہ کی حجت اللہ کا ولی ہوں کیا ابوحمزہ نے میرے جد کی مسجد کے دروازے پر میرا تعارف نہیں کرا دیا تھا دیکھو ان کاغذوں کی گٹھی میں جتنے بھی مسائل درج ہیں میں نے ان کے جوابات کل شام ہی تحریر کر دیئے تھے (ابھی وہ گٹھی تو تمہارے ہی پاس ہے) میں نے تو ہاتھ بھی نہیں لگایا تاہم جوابات مکمل ہیں اور شطیطہ کا وہ ایک درہم بھی لاؤ جو دو بلخی بھائیوں کے سامان میں ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ آپؑ کی یہ بات سن کر تو میرے ہوش و حواس ہی اڑ گئے اور آپؑ کے حکم کے مطابق میں نے وہ سب کچھ آپ کے سامنے لا کر رکھ دیا آپؑ نے شطیطہ کا بھیجا ہوا ایک درہم اور ازار لے لیا پھر میری طرف مخاطب ہوئے اور فرمایا اللہ کو حق سے کوئی شرم نہیں پھر فرمایا اے ابوجعفر شطیطہ سے میرا اسلام کہنا اور رقوم کی یہ تھیلی اس کو دے دینا جس میں چالیس درہم ہیں پھر فرمایا کہ میں اپنے کفن میں سے ایک کپڑا اس کو دیتا ہوں جو قریہ صیدا کی روئی کا بنا ہوا ہے اور یہ قریہ جناب فاطمہؑ زہرا کا ہے اور اس کا سوت میری بہن اور امام جعفر صادقؑ کی دختر حلیمہ کے ہاتھوں کا کاتا

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

ہوا ہے پھر فرمایا کہ اس سے کہہ دینا کہ ابو جعفر کے ذریعے پہنچے اور ان دراہم اور کفن کے لئے میرا بھیجا ہوا یہ کپڑا پہنچنے کے بعد تم انیس دن زندہ رہو گی اس میں سے سولہ درہم تو اپنے اوپر خرچ کرنا اور چوبیس درہم اپنی طرف سے صدقہ وغیرہ دینا اور یہ بھی کہہ دینا کہ میں خود تیری نماز جنازہ پڑھانے آؤں گا اور سنو اے ابو جعفر جب تم اس وقت مجھے دیکھو تو کسی سے نہ کہنا پوشیدہ رکھنا یہی تمہارے لئے بہتر ہے پھر فرمایا اور یہ سب رقم جو اور لوگوں نے بھیجی ہے وہ ان کے مالکوں کو واپس دے دینا اور اب تم ان مہروں کو توڑ کر دیکھو کہ میں نے ان مسائل کے جوابات تمہارے یہاں آنے سے پہلے ہی اس پر لکھ دیئے ہیں یا نہیں؟ میں نے دیکھا تو مہریں ویسی ہی تھیں ایک بھی ٹوٹی ہوئی نہ تھی۔ پھر میں نے اس مسائل کی گٹھی کے درمیان سے ایک ورق نکالا اور اسے دیکھا تو اس میں یہ تحریر تھا "اس مسئلہ میں عالم امام موسیٰ کاظمؑ کیا فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نذر کی کہ (اگر میرا فلاں کام ہو گیا تو) میں اپنے تمام قدیم غلاموں کو آزاد کر دوں گا اور اس کے پاس غلاموں کی ایک جماعت کثیر ہے (یہ بتائیں کہ ان میں سے کون سے غلام ہوں گے)؟ اس کے نیچے امام موسیٰ کاظم بن جعفرؑ کے دستِ مبارک سے تحریر شدہ یہ جواب تھا۔ "وہ غلام آزاد ہوں گے جو اس کی ملکیت میں چھ ماہ سے زیادہ کے ہیں اور اس کی دلیل قرآن مجید کی یہ آیت ہے" وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ (سورہ یٰس آیت ۳۹) اور نیز اس پر حدیث سے بھی دلیل ہے کہ مَنْ لَّيْسَ لَهٗ سِتَّةَ اَشْهُرٍ اب میں نے دوسرے ورق کی مہر توڑی تو اس میں یہ مسئلہ درج تھا۔ اس مسئلے میں عالم امام موسیٰ کاظمؑ کیا فرماتے

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

ہیں کہ ایک شخص نے قسم کھائی کہ خدا کی قسم میں کثیر مال تصدق کروں گا اب وہ کتنا مال تصدق کرے؟ اس کا جواب بھی موسیٰ کاظمؑ کے قلم سے اس مسئلے کے نیچے یہ درج تھا اگر وہ شخص بکریوں کا مالک ہے تو چوراسی (۸۴) بکریاں تصدق کرے اگر اونٹوں کا مالک ہے تو چوراسی (۸۴) اونٹ تصدق کرے اور اگر درہموں کا مالک ہے تو چوراسی (۸۴) درہم تصدق کرے اور اس کی دلیل، اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے: لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِي مَوَاطِنَ كَثِيرَةٍ (سورہ توبہ آیت ۲۵) اور اس آیت کے نزول سے پہلے رسولؐ اللہ کے غزوات گنے گئے تو وہ چوراسی (۸۴) ہیں اب میں نے تیسرے مسئلے کی مہر توڑی تو اس میں یہ مسئلہ تحریر تھا "اس مسئلے میں عالم امام موسیٰ کاظمؑ کیا فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے ایک میت کی قبر کھودی میت کا سر کاٹا اور اس کا کفن لے گیا؟ اس مسئلے کا جواب امام موسیٰ کاظمؑ کے قلم سے اسی کے نیچے تحریر تھا کہ "کفن کی چوری پر اس کے ہاتھ کاٹے جائیں اور میت کا سر کاٹنے پر وہ سو دینار ادا کرے گا اس لئے کہ میت کو قبر میں قبل نفخ روح ہم ویسا ہی جانتے ہیں جیسے ماں کے شکم میں بچہ اور ہم نے صرف کسی کا نطفہ ضائع کرنے کا تاوان بیس دینار رکھا ہے۔

پھر اسی طرح دیگر مسائل کے جوابات بھی تحریر تھے بہرحال جب وہ فرستادہ خراسان واپس آیا تو دیکھا کہ جن لوگوں کی رقمیں آپؑ نے واپس کردی ہیں وہ فطحیہ مذہب اختیار کر چکے ہیں مگر شطیطہ مذہب حق پر قائم ہے اس نے شطیطہ کو آپؑ کا سلام پہنچایا اور وہ رقم کی تھیلی اور کپڑا جو امام نے بھیجا تھا اس کو دے دیا اور آپؑ نے جتنے دن بتائے تھے وہ زندہ رہی جب شطیطہ نے انتقال کیا تو آپؑ اپنی سواری پر تشریف لائے

Presented by www.ziaraat.com

جب تجہیز تکفین سے فارغ ہوئے تو اپنے اونٹ پر سوار ہو کر صحرا کی طرف نکل گئے اور یہ کہہ گئے کہ اپنے اصحاب کو بتا دینا اور میرا اسلام کہہ دینا اور ان سے یہ بھی کہہ دینا کہ میں یا جو بھی میرا قائم امام ہوگا وہ تمہارے جنازوں میں ضرور شریک ہوگا خواہ تم کسی بھی ملک میں رہو گے لہٰذا اپنے متعلق اللہ سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کیے رہو

(مناقب ابن شہر آشوب جلد ۳ ص ۴۰۹)

صائقہ سے اور ڈوب کر مرنے والے کا وقت انتظار

(26)......علی بن حمزہ کا بیان ہے کہ ہم ایک سال مکہ میں تھے اور یہ وہ سال تھا جس میں ایک بہت بڑی بجلی گری جس سے کثیر تعداد میں لوگ ہلاک ہوئے میں ابوالحسن امام موسیٰ کاظمؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میرے بغیر دریافت کیے آپؑ نے خود ہی ارشاد فرمایا اے علی! پانی میں ڈوب کر مرنے والوں اور صاعقہ (بجلی) سے مرنے والوں کے لئے چاہیے کہ تین دن تک انتظار کیا جائے یہاں تک اس میں سے بو آنے لگے جو اس کی موت کی دلیل ہے تو دفن کیا جائے میں نے عرض کیا میں آپؑ پر قربان گویا آپؑ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ بہت سے لوگ اس طرح زندہ ہی دفن کر دیے جاتے ہیں؟ آپؑ نے فرمایا ہاں اے علی! بہت سے لوگ زندہ ہی دفن ہو گئے اور اپنی قبروں ہی میں جا کر مرے۔

موت کی خبر

(27)......علی ابن ابی حمزہ کا بیان ہے کہ مجھے ابوالحسن امام موسیٰ کاظمؑ نے ایک شخص

Presented by www.ziaraat.com

کے پاس بھیجا جس کے سامنے طبق تھا جو فلس فلس سے فروخت کر رہا تھا اور آپؑ نے فرمایا کہ اسے اٹھارہ درہم دے دو اور اس سے یہ کہہ دو کہ ابوالحسن امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا ہے کہ تم ان درہموں کو اپنے خرچ میں لاؤ یہ تمہاری موت تک کیلئے کافی ہے جب میں نے وہ درہم اس کو دیئے تو وہ رونے لگا میں نے رونے کا سبب پوچھا اس نے کہا کیسے نہ روؤں مجھے میری موت کی خبر سنا دی گئی ہے میں نے کہا مگر جس حال میں تم اس وقت ہو اس سے وہ بہتر ہے جو اللہ کے پاس تمہارے لئے فراہم ہے یہ سن کر وہ خاموش ہو گیا اے بندہ خدا تم کون ہو میں نے کہا میں علی ابن ابی حمزہ ہوں اس نے کہا خدا کی قسم میرے مولا و آقا نے یہی فرمایا تھا کہ میں علی ابن ابی حمزہ کی معرفت پیغام بھیجوں گا۔ علی بن ابی حمزہ کا بیان ہے کہ میں تقریباً بیس دن ٹھہرا رہا پھر اس کے پاس گیا تو معلوم ہوا کہ وہ بیمار ہے میں نے اس سے کہا جو وصیت کرنا چاہتے ہو کر لو میں اس کو اپنے مال سے پورا کروں گا اس نے کہا اچھا جب میں مر جاؤں تو کسی مرد دیندار سے میری لڑکی کا نکاح کر دینا پھر میرے گھر کو فروخت کر کے اس کی قیمت میرے مولا و آقا کی خدمت میں نذر کر دینا اور میرے غسل و کفن اور نماز جنازہ میں شریک رہنا۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کی موت کے بعد جب ہم اس کے دفن سے فارغ ہوئے تو اس کی لڑکی کا عقد ایک مرد مومن سے کر دیا اور اس کا گھر فروخت کر کے اس کی قیمت ابوالحسن امام موسیٰ کاظمؑ کی خدمت میں لایا آپؑ نے اس رقم سے زکوٰۃ نکالی اور اس کے لئے دعائے مغفرت کی پھر وہ تمام رقم مجھے واپس کی اور کہا لے جاؤ یہ رقم اس کی لڑکی کو دیدو (مناقب ابن شہر آشوب جلد ۳ ص ۴۱۱)

Presented by www.ziaraat.com

(28)......علی بن ابی حمزہ کا بیان ہے کہ ابوالحسن امام موسیٰ کاظم نے ایک مرتبہ مجھے بنی حنیفہ کے ایک شخص کے پاس بھیجا اور فرمایا وہ تمہیں مسجد کے دائیں طرف ملے گا بہر حال میں نے آپؑ کا خط اس شخص کو پہنچایا اس نے خط پڑھا اور کہا فلاں تاریخ کو آنا تو میں تمہیں اس خط کا جواب دوں گا حسب وعدہ میں اس تاریخ کو پہنچا تو اس نے خط کا جواب دیا ایک ماہ بعد میں پھر اس شخص کے پاس گیا تو معلوم ہوا کہ وہ مر چکا ہے جب میں مکہ مکرمہ واپس ہونے لگا تو اس کا جواب میں نے ابوالحسن امام موسیٰ کاظم کی خدمت میں پیش کیا آپؑ نے اس کے لئے دعائے مغفرت فرمائی اور فرمایا اے علی! تم اس کے جنازے میں کیوں نہیں شریک ہوئے؟ میں نے عرض کیا یہ واقعہ مجھ سے فرو گذاشت ہوئی (مناقب ابن شہر آشوب جلد ۳ ص ۴۱۲)

رقم مالک کو دے دو

(29)......شعیب عقرقوفی کا بیان ہے کہ میں نے اپنے غلام مبارک کو ابوالحسن امام موسیٰ کاظم کے پاس روانہ کیا اور اس کے ہمراہ دو سو دینار اور ایک خط بھی بھیجا تو میرے غلام مبارک کا بیان ہے کہ جب میں نے ابوالحسن امام موسیٰ کاظم کے متعلق جا کر دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ مکہ مکرمہ تشریف لے گئے ہیں تو میں نے دل میں کہا کہ میں مدینہ سے مکہ کا سفر رات ہی کو طے کروں گا کہ ناگاہ ایک آواز آئی اے مبارک اے شعیب عقرقوفی کے غلام! میں نے پوچھا اے بندہ خدا تم کون ہو؟ اس نے کہا میں معتب ہوں ابوالحسن امام موسیٰ کاظم کا حکم ہے کہ خط مجھے دے دو اور جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ لے کر مقام منیٰ میں مجھ سے ملو یہ سن کر میں اپنے محمل سے اترا

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

اور اس کو خط دے دیا اور سید حاملی روانہ ہوا وہاں پہنچ کر تمام دینار آپؑ کے سامنے رکھ دیئے آپؑ نے اس میں سے کچھ دینار تو اپنی طرف کھینچ لئے اور کچھ دینار ہٹا دیئے اور فرمایا اے مبارک ان دیناروں کو لے جاؤ اور شعیب کو واپس کر دو اس سے کہنا کہ ابوالحسن امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا ہے کہ یہ رقم تم نے جہاں سے اٹھائی ہے وہیں واپس رکھ دو اس لئے کہ اس کے مالک کو اس کی ضرورت ہے۔ بہرحال میں آپؑ کی خدمت سے رخصت ہو کر اپنے مالک شعیب عقرقوفی کے پاس آیا اور کہا کہ ان دیناروں کا کیا قصہ ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں نے فاطمہ سے پچاس دینار مانگے تھے تاکہ دو سو پورے کر دوں مگر اس نے انکار کر دیا اور کہا میرا ارادہ ہے کہ میں فلاں شخص کی وہ بنجر زمین خریدوں گی میں نے اس کے انکار کی کوئی پرواہ نہیں کی اور اس کی آنکھ بچا کر وہ رقم اٹھالی اس کے بعد شعیب نے ترازو منگوائی اور ان دیناروں کو تولا تو وہ واقعی پچاس دینار ہی تھے (مناقب ابن شہر آشوب جلد ۳ ص ۴۱۲)

موزوں اور جوتوں کو درست کرا دینا

(30)......ابوخالد زبالی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ قحط سالی کے سال ابوالحسن امام موسیٰ کاظمؑ ہماری آبادی میں اترے سخت سردی پڑ رہی تھی آپؑ نے فرمایا اے ابوخالد آگ جلانے کیلئے کہیں سے لکڑیاں مہیا کرو میں نے عرض کیا خدا کی قسم میرے علم میں تو اس طرف کہیں بھی لکڑیاں دستیاب نہیں ہو سکتیں آپؑ نے فرمایا ہرگز ایسا نہ کہو اے ابوخالد ان دو پہاڑوں کے درمیانی راستہ کو دیکھو وہاں جاؤ تم دیکھو گے کہ ایک اعرابی کے پاس لکڑیوں کے دو گٹھے ہیں انہیں خرید لاؤ میں اپنے گدھے پر سوار ہو کر اس گھاٹی میں

Presented by www.ziaraat.com

پہنچا تو دیکھا کہ واقعی ایک اعرابی کے پاس دو گٹھے لکڑیوں کے موجود ہیں میں نے وہ خریدے اور لے کر واپس آیا لکڑیاں جلائیں اور جب تک آپؑ کا قیام رہا برابر لکڑیاں جلاتا رہا اور جو کچھ میرے پاس کھانے پینے کی اشیاء تھیں میں نے آپؑ کے سامنے پیش کیں اس کے بعد آپؑ نے فرمایا اے ابو خالد تم ان غلاموں کے موزوں اور جوتوں کو دیکھ کر مرمت کرا دینا ہم فلاں فلاں مہینہ میں یہاں آئیں گے۔

ابو خالد کا بیان ہے کہ میں نے آپ کی آمد کی تاریخ لکھ لی اور اس دن اپنے گدھے پر سوار ہو کر راستے کی ڈھلان پر کھڑا ہو گیا ناگاہ دیکھا کہ ایک سوار چلا آرہا ہے میں اس کی طرف بڑھا تو اس سوار نے آواز دی اے ابو خالد! میں نے کہا لبیک میں آپؑ پر قربان آپؑ نے فرمایا میں نے جو وعدہ کیا تھا وہ پورا کر دیا۔ اس کے بعد فرمایا اے ابو خالد تم نے دونوں قبوں کا کیا کیا جن میں ہم اترے تھے؟ میں نے عرض کیا میں آپؑ پر قربان، میں نے ان دونوں قبوں کو تیار کر رکھا ہے پھر میں آپؑ کے ساتھ چلا اور آپؑ ان ہی دونوں قبوں میں اترے جن میں پہلے اتر چکے تھے پھر پوچھا کہ غلاموں کے موزوں اور جوتوں کا کیا کیا میں نے عرض کیا میں نے ان سب کی مرمت کر دی ہے اور انہیں لیکر وہاں آیا آپؑ نے فرمایا اے ابو خالد! کیا مجھ سے تمہاری کوئی ضرورت وابستہ ہے میں نے کہا میں آپؑ پر قربان میں بتانا چاہتا ہوں کہ پہلے میں کیا تھا پہلے میں زیدی عقیدہ (زیدیہ) تھا مگر جب آپؑ تشریف لائے اور لکڑیاں طلب فرمائیں پھر آپؑ نے اپنے آنے کی تاریخ مقرر فرمائی تو مجھے علم ہو گیا کہ بیشک آپؑ ہی امام ہیں اور آپ علیہ السلام کی اطاعت اللہ نے ہم سب پر فرض کی ہے آپ علیہ السلام نے

Presented by www.ziaraat.com

فرمایا اے ابو خالد! جو شخص اپنے امام کی معرفت کے بغیر مرجائے تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہے اور اسلام میں رہ کر جو اس نے کیا ہے اس کا حساب کیا جائے گا (مناقب ابن شہر آشوب جلد ۳ ص ۴۱۴)

ریت کا ستو شربت ہونا

(31)......شفیق بلخی سے روایت ہے کہ مقام فید میں میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس نے اپنے برتن میں ریت بھر لی اور پینے لگا مجھے بڑا تعجب ہوا اور کہا کہ مجھے بھی پلائیں اس نے مجھے بھی پلایا تو معلوم ہوا کہ وہ ستو اور شکر کا شربت ہے اور یہ بزرگ ابوالحسن امام موسیٰ کاظمؑ ہیں اس معجزے کو لوگوں نے نظم بھی کیا ہے (مناقب ابن شہر آشوب جلد ۳ ص ۴۱۹، حلیۃ الاولیاء جلد ۸ ص ۱۷۔ ۵۹، لسان المیزان جلد ۳ ص ۱۵۱)

تحریر کی قدر

(32)......علی ابن ابی حمزہ کا بیان ہے کہ میں مسجد کوفہ میں معتکف تھا کہ میرے پاس ابو جعفر ابوالحسن امام موسیٰ کاظمؑ کا ایک مہر شدہ خط لیکر پہنچا میں نے اسے پڑھا تو یہ لکھا تھا اس مہر شدہ خط کے اندر ایک چھوٹا سا پرچہ رکھا ہوا تھا تم اس کو پڑھ کر اپنے پاس محفوظ رکھنا اور جب میں مانگوں تو دینا علی بن ابی حمزہ نے وہ پرچہ لے لیا اور اسے اپنے کپڑے کے تھیلے میں رکھ لیا پھر اس تھیلے کو ایک صندوق میں رکھ کر مقفل کر دیا اور وہ صندوق کتابوں کی دراز میں رکھ کر دراز کو بھی تالا لگا دیا اور پھر گھر کو بھی تالا لگا دیا اور ان تمام تالوں کی کنجیاں اپنے پاس جیب میں رکھ لیں پس رات کو سوتا تو اس وقت یہ

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

کنجیاں اپنے سرہانے رکھتا اور اس گھر میں سوائے ان کے اور کوئی نہ جاتا جب حج کا موسم آیا تو وہ تمام ضروریات کی چیزیں جو خط میں تحریر تھیں لیکر مکہ گیا اور ابوالحسن امام موسیٰ کاظمؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؑ نے ارشاد فرمایا اے علی! وہ پرچہ کیا ہوا جو میں نے بھیجا تھا کہ اس کو محفوظ رکھنا میں نے پورا واقعہ بیان کیا آپؑ نے فرمایا اچھا اگر تم اس کو دیکھو تو پہچان لو گے میں نے کہا جی ہاں کیوں نہیں آپؑ نے اپنا مصلیٰ جس پر آپؑ تشریف فرما تھے اٹھایا اور وہ خط نکال کر میرے سامنے رکھ دیا اور فرمایا اس کو حفاظت سے رکھو اگر تم یہ جان لو کہ اس میں کیا لکھا ہے تو کلیجہ پھٹنے لگے میں وہ پرچہ لے کر کوفہ آیا اور اس کو اپنے بغلی جیب میں رکھ لیا اور وہ تا حیات انکی جیب ہی میں رہا جب علی بن ابی حمزہ کا انتقال ہو گیا جس کے گم ہونے کا ہمیں بہت غم ہے مگر ہم سمجھ گئے کہ وہ پرچہ ابوالحسن امام موسیٰ کاظمؑ کے پاس پہنچ گیا (مناقب ابن شہر آشوب جلد ۳ ص ۴۲۱)

شقیق بلخی کا ایک واقعہ

(33)......شقیق بلخی سے روایت ہے کہ میں ۱۴۹ھ میں حج کے لئے روانہ ہوا اور قادسیہ میں قیام کیا اور ابھی ہم لوگوں کی کثرت اور ان کی زیب و زینت کو دیکھ رہے تھے کہ اتفاقیہ میری نظر ایک نوجوان پر پڑی انتہائی خوبصورت رنگ اور کمزور جسم لباس کے اوپر ایک صوف کی ردا، شملہ دار عمامہ پاؤں میں نعلین سب سے الگ تھا بیٹھا ہوا ہے میں نے اپنے دل میں کہا معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی صوفی نوجوان ہے جو اپنی طریقت کا رعب ڈالنا چاہتا ہے میں نے سوچا کہ خدا کی قسم میں اس کے پاس پہنچ کر اس کی سرزنش کروں گا پھر میں اس کے قریب گیا جب اس نے مجھے اپنی طرف آتے

Presented by www.ziaraat.com

ہوئے دیکھا تو اس نے کہا اے شفیق! اِجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ (سورہ حجرات آیت ۱۲) اکثر و بیشتر گمان سے پرہیز کرنا چاہیے اس لئے بعض گمان گناہ ہے یہ کہہ کر وہ اپنے مقام سے اٹھا اور چلا گیا میں نے اپنے دل میں کہا یہ تو ایک غیر معمولی اور عظیم بات ہے کہ جو کچھ میرے دل میں تھا اس نے ظاہر کر دیا پھر یہ کہ اس نے میرا نام کیسے جانا؟ یہ تو کوئی مرد صالح ہے میں اس کے پاس جا کر معذرت کروں گا چنانچہ میں نے تیزی سے اس کا تعاقب کیا تاہم میں اس تک نہ پہنچ سکا اور وہ میری نظروں سے دیکھتے ہی دیکھتے غائب ہو گیا جب ہم یہاں سے چل کر مقام واقصہ پر اترے تو دیکھا کہ وہی نوجوان نماز پڑھ رہا ہے اور اس کا جسم کانپ رہا ہے اور آنکھوں سے آنسو جاری ہیں میں نے پہچان لیا کہ یہ وہی ہیں اور پھر جلدی سے معذرت کیلئے ان کی طرف بڑھا جب میں ان کے پاس پہنچا تو وہ نماز سے فارغ ہو کر بیٹھ گئے اور مجھے اپنی طرف آتا ہوا دیکھ کر کہا اے شفیق! وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا (سورہ طٰہٰ آیت ۸۲) جو شخص توبہ کرے گا اور ایمان لائے گا اور اعمال صالح بجالائے گا پھر وہ ثابت قدم (بھی) رہے گا تو ہم اس کو ضرور بخشنے والے ہیں۔

یہ کہہ کر وہ مجھے چھوڑ کر روانہ ہو گئے اور میں دیکھتا ہی رہ گیا اور سوچنے لگا کہ یہ شخص تو کوئی ابدال ہی ہو سکتا ہے کیونکہ وہ میرے دل کی باتوں سے بالکل باخبر ہے جناب جب ہم منزل زبالہ پر پہنچے تو دیکھا کہ وہ نوجوان ایک کنویں پر کھڑا ہے اور اس کا ڈول

کنویں میں گر گیا میں دیکھ رہا تھا کہ اس نے آسمان کی طرف نظر اٹھائی اور کہا تو میرا پالنے والا ہے جب میں پیاسا ہوتا ہوں تو تو ہی پانی دیتا ہے اور جب بھوکا ہوتا ہوں تو تو ہی کھانا دیتا ہے۔ اے اللہ اے میرے مالک میرے پاس اس ڈول کے علاوہ کچھ اور نہیں ہے میرا ڈول مجھے واپس کر دے۔ شفیق کا بیان ہے کہ خدا کی قسم میں نے دیکھا کہ آن واحد میں کنویں کا پانی اچھل کر اوپر آیا اور اس نوجوان نے ہاتھ بڑھا کر اپنا وہ ڈول لے لیا اور اس میں پانی بھر کر وضو کیا اور چار رکعت نماز پڑھی

پھر ریت کے ایک ٹیلے کی طرف رخ کیا اور وہاں سے مٹھی مٹھی ریت اٹھا کر اپنے ڈول میں کئی بار ڈالی اور اسے ہلا کر پینا شروع کر دیا یہ دیکھ کر میں آگے بڑھا سلام کیا اس نے جواب سلام دیا میں نے عرض کیا اللہ نے جو نعمت آپؑ کو عطا فرمائی ہے اس میں سے کچھ مجھے بھی عنایت فرمائیں اس نوجوان نے کہا اے شفیق! ہم پر تو اللہ کی نعمتوں کی بارش ظاہرا و باطنا ہمیشہ ہوتی رہتی ہے بس تم اپنے پروردگار سے حسن ظن رکھا کرو یہ کہہ کر وہ ڈول میری طرف بڑھا دیا۔ میں نے اس سے پیا تو وہ ستو اور شکر کا شربت تھا اتنا لذیذ اور خوشبودار ستو کا شربت میں نے کبھی پیا ہی نہ تھا میں نے خوب سیر ہو کر پیا اتنا پیا کہ کئی دن تک نہ مجھے کھانے کی خواہش ہوئی نہ پینے کی جب ہم مکہ میں وارد ہوئے تو ایک رات دیکھا کہ وہ نوجوان نصف شب کے وقت پانی کے قبے کے پہلو میں کھڑا ہوا بہت خضوع و خشوع سے نماز پڑھ رہا ہے اور زار و قطار رو رہا ہے اور رات بھر اسی میں مشغول رہا جب صبح ہوئی تو اپنے مصلے پر بیٹھ کر تسبیح پڑھی صبح کی نماز پڑھی پھر خانہ کعبہ کا سات بار طواف کیا اور حرم سے باہر نکلا میں بھی اس کے پیچھے

Presented by www.ziaraat.com

ہو گیا تو دیکھا کہ اس کے پاس سواری بھی ہے اور نوکر چاکر بھی ہیں جبکہ میں تمام راستے میں سوچتا رہا تھا کہ اس کے پاس تو کچھ بھی نہ ہوگا ویسا نہ تھا لوگ اس کے گرد چکر لگا رہے ہیں اسے سلام کر رہے ہیں تو میں نے اس کے بعض مقربین سے پوچھا کہ یہ نوجوان کون ہے؟ اس نے بتایا کہ یہ امام موسیٰ کاظمؑ بن جعفرؑ بن محمد باقرؑ بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں میں نے کہا واقعی ایسے ایسے عجائبات ان ہی جیسے سید و سردار سے ظہور میں آسکتے ہیں۔ (کشف الغمہ جلد ۳ ص ۴، مطالب السئول ص ۸۳، فصول المہمہ ص ۲۱۹، مناقب ابن شہر آشوب اعارۃ العلوم ابن جوزی صفۃ الصفوہ ابن جوزی جلد ۲ ص ۱۰۴، معالم العترۃ النبویہ حافظ عبد العزیز، جامع کرامات الاولیاء جلد ۲ ص ۲۲۹، جوہرۃ الکلام فرغولی، الاخبار الاول اسحاقی، مفتاح النجا، بدخشی، نور الابصار شبلنجی)

روضہ اقدس کا ایک معجزہ

(34)......روایت ہے کہ بعض صدور عراق سے یہ واقعہ سنا گیا ہے جو امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے شرف ومنقبت و بلند مرتبت اور عند اللہ تقرب ومنزلت کی واضح دلیل ہے اور یہ واقعہ آپؑ کی شہادت کے بعد رونما ہوا اور اس میں کوئی شک بھی نہیں کہ زندگی میں جو کرامت ظاہر ہوتی ہے اس سے زیادہ اہم وہ کرامت ہے جو بعد رحلت ظاہر ہوا اس کا واقعہ یہ ہے کہ خلفائے بغداد میں سے ایک خلیفہ کا ایک وزیر اعظم تھا جو بڑی شان وشوکت اور رعب وداب رکھتا تھا جب اس کا انتقال ہوا تو اس کی عظمت کے پیش نظر خلیفہ نے یہ چاہا کہ اسے امام موسیٰ کاظمؑ بن جعفرؑ کی ضریح کے پہلو میں

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

دفن کیا جائے روضہ اقدس امام موسیٰ کاظمؑ کا ایک مہتمم تھا جو بڑا امیر و صالح تھا جو روضہ کی دیکھ بھال اور خدمت بہت اچھی طرح کرتا تھا اس مہتمم کا بیان ہے کہ اس وزیر اعظم کے دفن کے بعد وہ مہتمم روضہ پر ہی رات کو سو گیا تو اس نے خواب میں دیکھا کہ اس وزیر اعظم کی قبر شگافتہ ہوئی اور اس میں سے آگ کے شعلے بلند ہوئے جس کا دھواں اور بدبو ہر طرف پھیل گئی اس نے یہ بھی دیکھا کہ امام موسیٰ کاظمؑ ایک طرف کھڑے ہوئے اس خدام و مہتمم کا نام باآواز بلند لے کر پکار رہے ہیں اے فلاں تو اس خلیفہ سے (اس خلیفہ کا نام لیکر) کہہ دے کہ تو نے اس ظالم کو میرے پہلو میں دفن کر کے مجھے سخت اذیت دی ہے اور اس کے ساتھ ہی اس کو بہت سخت سست کہا یہ خواب دیکھ کر وہ مہتمم و خدام بیدار ہوا اور خوف کے مارے کانپنے لگا اس نے خلیفہ کو ایک خط لکھا جس میں اپنا تمام خواب بھی تحریر کیا رات کے وقت خلیفہ اس روضہ اقدس پر آیا خدام کو بلایا اور اس کے ساتھ روضہ اقدس میں داخل ہوا اور اس وزیر کی قبر کو کھودنے کا حکم دیا قبر کھود دی گئی تو دیکھا کہ اس کی قبر میں لاش کی بجائے جلی ہوئی سیاہ رنگ کی ہڈیوں کے علاوہ کچھ نہ تھا چنانچہ وہ ہڈیاں وہاں سے نکال کر دوسری جگہ منتقل کر دی گئیں۔

(کشف الغمہ ج ۳ ص ۷)

☆☆☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

باب دہم

امام علی رضاؑ کے معجزات

ریان کے دل کی بات کا اظہار

(1)......ریان صلت کا بیان ہے کہ میں خراسان میں امام علی رضاؑ کی بیت الشرف پر حاضر ہوا اور معمر سے کہا اگر تم مناسب سمجھو تو میرے آقا تک میری یہ درخواست پہنچا دو کہ آپؑ مجھے اپنے ملبوسات میں سے کوئی لباس اور آپؑ کے درہم میں سے (جو آپؑ کے نام نامی سے جاری ہوئے ہیں) چند درہم عطا فرمائیں چنانچہ معمر نے مجھے بتایا کہ میں جب آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ابھی کچھ کہنے بھی نہ پایا تھا کہ خود امام علی رضاؑ نے ارشاد فرمایا اے معمر کیا ریان نے اس خواہش کا اظہار نہیں کیا ہے کہ میں اسے اپنے ملبوسات میں سے کوئی ملبوس اور اپنے نام والے درہموں میں سے چند درہم اس کو دے دوں معمر کہتا ہے کہ یہ سن کر میں نے عرض کیا سبحان اللہ ابھی ابھی در دولت پر وہ یہی تو کہہ رہا تھا راوی کا بیان ہے کہ یہ سن کر آپؑ نے جواب دیا پھر اپنے ملبوسات میں سے دو لباس منگوا کر مجھے عطا فرمائے اور جب میں چلنے کے لئے اٹھا تو آپؑ نے تیس درہم میرے ہاتھ پر رکھ دیئے (قرب الاسناد ص ۱۹۸، کشف الغمہ جلد ۳ ص ۱۳۲، رجال کشی ص ۴۵۷)

واقعہ ہونے کا علم

(2)......عبداللہ بن محمد ہاشمی کا بیان ہے کہ میں ایک دن مامون رشید کے پاس گیا اس

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

نے مجھے بٹھایا اور جو لوگ اس وقت اس کے پاس تھے سب کو رخصت کر دیا پھر کھانا منگوایا اور مجھے کھانا کھلایا اور مجھ سے دلجوئی کی باتیں کی پھر سامنے پردہ کھینچنے کا حکم دیا جب پردہ کھینچ دیا گیا تو آگے بڑھا اور پس پردہ جو مستورات تھیں ان میں سے ایک سے کہا خدا کے لئے وہ طوس والا شعر سنانا تو اس نے وہ شعر پڑھنا شروع کر دیا جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ طوس کو سدا شاد و آباد رکھے اور عترت رسولؐ میں سے اس ذات کو بھی جس نے ہمیں غمگین چھوڑا اور یہاں آ کر مقیم ہو گیا۔

راوی کا بیان ہے کہ یہ سن کر مامون رویا اور مجھ سے کہا اے عبداللہ کیا ہمارے اور تمہارے خاندان والے ہمیں اس پر برا بھلا کہتے ہیں کہ ہم نے ابوالحسن علی رضاؑ کو اپنا ولی عہد مقرر کر دیا اچھا سنو خدا کی قسم میں تمہیں اپنا ایک واقعہ سناتا ہوں جس سے تمہیں حیرت ہو گی اور یہ واقعہ وہ ہے کہ میں ایک دن ان کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ اے فرزند رسولؐ میں آپؑ پر قربان آپؑ کے آباؤ اجداد موسیٰؑ و جعفرؑ و محمدؑ و علیؑ ابن حسینؑ کے پاس قیامت تک جو کچھ ہوا یا جو کچھ ہونے والا ہے ان سب کا علم تھا آپ بھی انہیں کے وصی اور وارث ہیں اور آپؑ کے پاس ان کا علم ہے آج مجھے آپؑ سے ایک ضرورت درپیش ہے آپؑ نے فرمایا بتاؤ وہ کیا ضرورت ہے میں نے کہا یہ ایک میری بہت پسندیدہ کنیز ہے اور میں اپنی تمام کنیزوں میں سے کسی کو اس پر ترجیح نہیں دیتا صورت یہ کہ وہ کئی مرتبہ حاملہ ہوئی مگر اس کا حمل ہر بار ساقط ہو گیا اب بھی وہ حاملہ ہے آپؑ اس کے لئے کوئی ایسا علاج بتائیں جس سے اس کا حمل سلامت رہے آپؑ نے فرمایا کہ تم اسقاط سے نہ ڈرو حمل سلامت رہے گا اور اس کے بطن سے ایک

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

ایسا لڑکا پیدا ہوگا جو اپنی ماں سے مشابہ ہوگا اس کے داہنے ہاتھ میں ایک زائد انگلی ہوگی جو خود سے اٹھ نہ سکے گی (جھولتی لٹکی ہوئی ہوگی) اور اس کے بائیں ہاتھ میں ایک چھٹی زائد انگلی ہوگی اور وہ بھی اسی طرح لٹکتی ہوئی ہوگی تو میں نے اپنے دل میں کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ہر شے پر قادر ہے چنانچہ وقت حمل پورا ہونے پر اس کنیز کے بطن سے ایک لڑکا پیدا ہوا جو واقعی اپنی ماں سے مشابہ تھا امام علی رضاؑ کے ارشاد کے مطابق اس کے زائد چھٹی انگلیاں موجود تھیں اب تمہیں بتاؤ کہ اس ولی عہد کی تقرری پر مجھے کون ملامت کرے گا (عیون الاخبار رضا جلد ۲ ص ۲۲۴)

(3)......عمیر بن یزید کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ ابوالحسن علی رضاؑ کی خدمت میں تھا وہاں محمد بن جعفر کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے تو اپنے لئے یہ طے کرلیا ہے کہ میں اور وہ کبھی ایک گھر کی چھت کے سائے میں جمع نہ ہوں گے میں نے اپنے دل میں کہا یہ ہمیں تو اپنے اعزہ کے ساتھ نیکی اور حسن سلوک کا حکم دیتے ہیں مگر خود اپنے چچا کیلئے یہ کہہ رہے ہیں ابھی میرے دل میں یہ بات آئی ہی تھی کہ آپ نے میری طرف نظر اٹھا کر دیکھا اور فرمایا ہاں ہاں یہی نیکی اور حسن سلوک ہے جب وہ میرے پاس آتے اور ملاقات کرتے ہیں تو یہاں سے جاکر جو کچھ میرے متعلق کہتے ہیں لوگ اس کو سچ سمجھنے لگتے ہیں اور اب جبکہ نہ وہ میرے پاس آئیں گے اور نہ میں ان کے پاس جاؤں گا تو جو کچھ بھی وہ کہیں گے لوگ اس کو نہیں مانیں گے۔ (عیون الاخبار رضا جلد ثانی ص ۲۰۹)

(4)......یقطینی کا بیان ہے کہ محمد بن عبداللہ طاہری نے امام علی رضاؑ کی خدمت میں

ایک عریضہ بھیجا جس میں اس نے اپنے چچا کی شکایت تحریر کی کہ وہ حکومت کا ملازم ہے اور بد عنوانی و تلبیس سے کام لے رہا ہے اور اس کی وصیت کا معاملہ اس کے ہاتھ میں ہے امام علی رضاؑ نے جواب میں تحریر فرمایا اب رہ گیا وصیت کا معاملہ تو تمہیں اس کی فکر کی ضرورت نہیں محمد بن عبداللہ بہت مغموم اور متفکر ہوا اور اس نے خیال کیا کہ (اگر اس نے وصیت کر دی تو) اس سے وصول کر لیا جائے گا مگر وہ بیس ہی دن کے بعد مر گیا (عیون الاخبار رضا جلد ۲ ص ۲۰۴)

پانی پلا دیا

(5)......محمد بن عبید اللہ قمی کا بیان ہے کہ میں امام علی رضاؑ کی خدمت میں حاضر تھا اور سخت پیاسا تھا لیکن میں نے مناسب نہیں سمجھا کہ پانی مانگوں تاہم آپؑ نے خود ہی پانی منگوا کر پہلے خود چکھ لیا اس کے بعد مجھے دیا اور فرمایا اے محمد! لو یہ پانی ٹھنڈا ہے میں نے بخوشی پی لیا (عیون الاخبار رضا ج ۲ ص ۲۰۴)

اسحاق پہلے مرے گا

(6)......محمد بن داؤد کا بیان ہے میں اور میرے بھائی دونوں امام علی رضاؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے کہ اسی اثناء ایک شخص یہ خبر لایا کہ محمد بن جعفرؑ کے جبڑے بیٹھ گئے ہیں امام علی رضاؑ اور ان کے ہمراہ ہم بھی ان کے پاس گئے تو دیکھا کہ واقعی خبر صحیح تھی اسحاق بن جعفرؑ اور ان کی اولاد اور آلِ ابوطالبؑ کے کچھ لوگ رو رہے ہیں امام علی رضاؑ ان کے بالین سر بیٹھ گئے اور ان کے چہرے کو دیکھ کر تبسم فرمایا یہ بات حاضرین کو بہت

Presented by www.ziaraat.com

ناگوار ہوئی بلکہ بعض نے تو کہہ بھی دیا کہ یہ اپنے چچا پر طنزیہ مسکرا رہے ہیں مگر آپؑ نماز پڑھنے کیلئے مسجد تشریف لے گئے دوران راہ میں نے عرض کیا کہ ہماری جانیں آپؑ پر نثار جس وقت آپؑ متبسم ہوئے تھے حاضرین میں سے کچھ لوگ آپؑ کے متعلق نازیبا گفتگو کرنے لگے جو ہمیں بری لگی آپؑ نے فرمایا میرا تبسم تو اسحاق کے گریہ کرنے پر تھا اس لئے کہ وہ محمد بن جعفر سے پہلے مرجائے گا اور خود محمد بن جعفرؒ اس کی موت پر گریہ کریں گے محمد تو روبصحت ہو گئے اور اسحاق کا انتقال ہو گیا (عیون الاخبار جلد ۲ ص ۲۰۶)

(7)......یحییٰ بن محمد بن جعفرؒ نے بیان کیا ہے کہ میرے والد شدید بیمار ہوئے تو امام علی رضاؑ ان کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے وہاں میرے چچا اسحاق بیٹھے ہوئے گریہ کر رہے تھے آپؑ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تمہارے چچا کیوں گریہ کر رہے ہیں میں نے عرض کیا ان کو محمد بن جعفرؒ کی موت کا ڈر ہے اور ان کا جو حال ہے وہ آپؑ کے سامنے ہے امام علی رضاؑ نے فرمایا غم نہ کرو محمد بچ جائیں گے اور اسحاق ان سے قبل عنقریب ہی انتقال کر جائیں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا میرے والد تو روبصحت ہو گئے اور اسحاق انتقال کر گئے (عیون الاخبار الرضا جلد ۲ ص ۲۰۶، مناقب جلد ۳، ص ۳۳۰)

(8)......اسحاق بن موسیٰ کا بیان ہے کہ جب میرے چچا محمد بن جعفرؒ نے مکہ میں خروج کیا اور اپنی طرف لوگوں کو دعوت دی اور امیر المومنین ہونے کا دعویٰ کیا اور ان کی خلافت پر بیعت کر لی گئی تو امام علی رضاؑ ان کے پاس گئے میں بھی ہمراہ تھا آپؑ نے ان سے فرمایا چچا جان آپ اپنے پدر بزرگوار اور اپنے بھائی کی تکذیب نہ کریں

Presented by www.ziaraat.com

آپؑ کی یہ بشارت بے جان ہے اس کے بعد امام علی رضاؑ کے ہمراہ مدینہ پہنچا ابھی چند دن ہی گذرے تھے کہ جلودی آ پہنچا دونوں کا مقابلہ ہوا ان کو شکست ہوئی اور جلودی سے امان کی درخواست کی سیاہ لباس پہنا منبر پر گئے اور خود ہی دعوای امارت سے دستبردار ہونے کا اعلان کیا اور کہا کہ یہ حکومت مامون رشید کی ہے اس میں ہمارا کوئی حق نہیں پھر وہاں سے نکل کر خراساں چلے گئے اور حرجان میں انتقال کیا (عیون الاخبار رضا جلد ۲ ص ۲۰۷، کشف الغمہ جلد ۳ ص ۱۳۴)

آپؑ نے لباس اور سکے دے دیئے

(9)...... معمر بن خلاد کا بیان ہے کہ ریان بن صلت کو فضل بن سہل نے خراسان کے کسی شہر میں بھیجا تھا انہوں نے مجھ سے مرو میں کہا کہ میری درخواست ہے کہ آپؑ علی ابن موسیٰ رضاؑ سے میرے لئے حاضری کی اجازت مانگیں میری خواہش ہے کہ آپؑ اپنے ملبوسات میں سے کوئی لباس عنایت فرمادیں اور آپؑ کے نام کا جو سکہ جاری کیا گیا ہے اس میں سے چند عطا فرمادیں معمر کا بیان ہے کہ میں آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ابھی میں نے کچھ بھی نہیں کہا تھا کہ آپؑ نے خود ہی یہ ارشاد فرمایا کہ ریان بن صلت ہمارے پاس آنا چاہتا ہے اور اس کی خواہش ہے کہ میں اپنے ملبوسات میں سے دو لباس اور اپنے نام کے سکوں میں سے کچھ اسے عطا کروں میں نے اس کو اجازت دی الغرض جب ریان بن صلت حاضر ہوا اور سلام کیا تو آپؑ نے اس کو اپنے ملبوسات میں سے دو لباس اور اپنے نام کے سکوں میں سے چند سکے اس کو عطا کئے (عیون الاخبار رضا جلد ۲ ص ۲۹۷، رجال کشی ص ۴۸۵)

جعفر کے مال دار ہونے کی خبر

(10)...... حسین بن موسیٰ بن جعفر بن محمد کا بیان ہے کہ ہم بنی ہاشم کے چند نوجوان حضرت علی ابن موسیٰ رضاؑ کی خدمت میں حاضر تھے کہ اتنے میں اس طرف سے جعفر بن عمر علوی کا گذر ہوا اور وہ بے چارے بہت بوسیدہ لباس میں بری حالت میں تھے ان کی اس حالت کو دیکھ کر ہم میں سے ایک نے دوسرے کی طرف دیکھا اور ہنسنے لگے امام علی رضاؑ نے ارشاد فرمایا آج تم ان کی حالت کو دیکھ کر ہنس رہے ہو مگر عنقریب دیکھو گے کہ یہ بہت مالدار عزت وحشم والے ہو جائیں گے چنانچہ آپؑ کو یہ فرمائے ہوئے ابھی ایک مہینہ بھی نہیں گذرا تھا کہ وہ والی مدینہ بن گئے اور ان کی حالت بہت ہی اچھی ہو گئی جب وہ ہماری طرف سے گذرتے تو ان کے ہمراہ دو خواجہ سرا اور بہت سے نوکر چاکر ہوتے اور یہ جعفر بن عمر بن حسین بن علی بن عمر بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالبؑ تھے (مناقب جلد ۴ ص ۳۳۵، عیون الاخبار رضا ج ۲ ص ۸۸)

(11)...... حسین بن بشار کا بیان ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا عبداللہ محمد کو قتل کر دے گا تو میں نے عرض کیا مولا کیا واقعی عبداللہ بن ہارون محمد بن ہارون کو قتل کرے گا آپؑ نے فرمایا ہاں وہ عبداللہ جو خراساں میں ہے وہ اس محمد بن زبیدہ کو قتل کرے گا جو بغداد میں ہے اور ایسا ہی ہوا عبداللہ نے محمد کو قتل کیا۔ (عیون الاخبار رضا جلد ۲ ص ۲۰۸، مناقب ج ۴ ص ۳۳۵)

www.ziaraat.com
Sibtain-e-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

امام لاولد نہیں ہوتا

(12)......ابن ابی نجران اور صفوان دونوں کا بیانؒ ہے کہ حسین بن قیاما جو واقفیہ کے سرداروں میں سے تھا اس نے ہم لوگوں سے کہا کہ امام علی رضاؑ سے میرے لئے اذن باریابی حاصل کر دیں آپؑ سے اس کے لئے اجازت حاصل کی گئی وہ آپؑ کے سامنے گیا تو دریافت کیا کہ آپؑ امام نہیں ہیں راوی کا بیان ہے کہ یہ سن کر آپؑ گردن جھکائے ہوئے دیر تک خاموش رہے پھر اس کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا تجھے کس نے بتایا کہ میں امام نہیں ہوں؟ اس نے جواب دیا کہ میں اس لئے کہتا ہوں کہ ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ امام کبھی لاولد نہیں ہوسکتا اور آپؑ کا سن اتنا ہو چکا ہے لیکن اب تک کوئی اولاد نہیں ہے یہ سن کر آپؑ دیر تک خاموش رہے اور پھر ارشاد فرمایا میں اللہ کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ چند شب و روز ہی میں مجھے اللہ ایک اولاد صالح سے سرفراز فرمائے گا عبدالرحمن بن ابی نجران کا بیان ہے کہ میں اسی وقت سے مہینے شمار کرتا رہا اور اللہ تعالیٰ نے ان کو سال کے اندر ہی ابو جعفر محمد تقیؑ جیسا فرزند عطا فرما دیا حسین بن قیاما ایک مرتبہ طواف میں کھڑا ہوا تھا تو ابوالحسن اول امام موسیٰ بن جعفرؑ نے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا تجھے کیا ہو گیا ہے اللہ تجھے ورطۂ حیرت میں ڈالے اس کے بعد اس نے انہیں پر توقف کیا (دیگر آئمہؑ کی امامت کا قائل نہیں رہا) (عیون الاخبار رضا جلد ۲ ص ۲۱۰_۲۰۹)

(13)......موسیٰ بن ہارون کا بیان ہے کہ میں نے امام علی رضاؑ کو دیکھا آپؑ نے مدینہ میں ایک مرتبہ ہرثمہ پر نظر ڈالی اور فرمایا گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ شخص ہارون

Presented by www.ziaraat.com

رشید کے پاس اٹھا کر لے جایا جارہا ہے اور اس کی گردن ماری جارہی ہے اور پھر ایسا ہی ہوا جیسا آپؑ نے فرمایا تھا (عیون الاخبار رضا جلد۲ص۲۱۰، مناقب ابن شہر آشوب جلد۴ص۳۳۵، کشف الغمہ جلد۳ص۱۳۹)

رسولؐ خدا نے کھجوریں دیں

(14)......ابو حبیب نباجی کا بیان ہے کہ میں نے ایک دن رسولؐ اللہ کو خواب میں دیکھا کہ وہ (ہمارے گاؤں) نباج میں تشریف لائے اور اس مسجد میں قیام فرمایا کہ جس میں ہر سال حجاج آکر ٹھہرتے ہیں پھر میں نے دیکھا اور میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا سلام کیا۔ در سامنے کھڑا ہو گیا آپؐ کے سامنے مدینہ کی کھجوروں کے پتوں کی بنی ہوئی ایک ٹوکری رکھی ہوئی تھی یہ صیحانی کھجوریں تھیں میں یہ دیکھا کہ آپؐ نے ان کھجوروں میں سے ایک مٹھی کھجور اٹھا کر مجھے عنایت فرمائیں میں نے شمار کیا تو وہ اٹھارہ کھجوریں تھیں اس خواب کی تعبیر میں نے یہ حاصل کی کہ میں ہر کھجور کے مطابق ایک سال (یعنی اٹھارہ سال) زندہ رہوں گا۔ اس خواب کو دیکھے ہوئے بیس دن ہو چکے تھے اور میں ایک قطعہ ارضی زراعت کے لئے تیار کرنے میں مصروف تھا کہ ایک شخص نے مجھے خبر دی کہ ابوالحسن علی رضاؑ مدینہ سے تشریف لائے ہیں اور اسی مسجد میں قیام فرمایا ہے پھر میں نے دیکھا کہ لوگ جوق در جوق آپؑ کی زیارت کے شوق میں چلے جارہے ہیں چنانچہ میں بھی زیارت کے اشتیاق میں آپؑ کی خدمت میں جا پہنچا تو دیکھا کہ آپؑ اس مقام پر تشریف فرما ہیں جہاں میں نے حضرت رسولؐ خدا کو عالم خواب میں دیکھا تھا اور ویسی ہی چٹائی پر تشریف فرما ہیں جیسی چٹائی پر آپ کو

Presented by www.ziaraat.com

دیکھا تھا اور آپؑ کے سامنے بھی کھجور کے پتوں کی ایک ٹوکری رکھی تھی جس میں صیحانی کھجوریں ہیں میں نے آگے بڑھ کر سلام کیا آپؑ نے جواب سلام دیا اور مجھے اپنے قریب بلا کر ان کھجوروں میں سے ایک مٹھی کھجور مجھے دی جب میں نے شمار کیا تو پوری اٹھارہ تھیں میں نے عرض کیا فرزند رسولؐ! کچھ اور عنایت فرمائیں ارشاد فرمایا اگر میرے جد بزرگوار نے اس سے زیادہ عنایت فرمائی ہوتیں تو میں بھی اضافہ کر دیتا

(عیون الاخبار رضا جلد ۲ ص ۲۱۰)

قمیص اور درہم کا ملنا

(15) ریان بن صلت کا بیان ہے کہ جب میں نے عراق جانے کا قصد کیا تو سوچا کہ حضرت امام علی رضاؑ سے رخصت ہولوں نیز اپنے دل میں یہ بھی سوچا کہ جب زیارت سے مشرف ہوں گا تو آپؑ کے ملبوسات میں سے ایک لباس مانگ لوں گا تا کہ میں اس کو اپنے کفن کے ساتھ پہنوں اور آپؑ کے مال میں سے چند درہم تا کہ ان سے اپنی لڑکیوں کے لئے انگوٹھیاں بنوا دوں مگر جب رخصت ہونے لگا تو آپؑ کی جدائی برداشت نہ کر سکا اور گریہ میں مشغول ہو گیا اور اپنا سوال بھول گیا جب میں رخصت ہو کر بیت الشرف سے باہر آنے والا تھا تو آپؑ نے مجھے آواز دے کر بلایا اور ارشاد فرمایا کہ تم یہ نہیں چاہتے کہ میں اپنے ملبوسات میں سے کوئی لباس تمہارے کفن کیلئے دے دوں اور اپنے درھموں میں سے کچھ درہم تمہاری بیٹیوں کی انگوٹھیوں کیلئے دے دوں میں نے عرض کیا مولا میرے دل میں تو یہ ارادہ تھا کہ میں آپؑ سے خود ہی مانگ لوں مگر آپؑ کی جدائی کے غم میں یہ سب بھول گیا پھر آپؑ نے تکیہ اٹھایا اور ایک قمیص

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

نکال کر مجھے عطا فرمائی اور مصلے کا ایک گوشہ اٹھایا اور کچھ درہم نکال کر مجھے عنایت فرمائے میں نے انہیں شمار کیا تو وہ تیس تھے۔

عریضہ کا جواب

(16)...... بزنطی کا بیان ہے کہ مجھے امام علی رضاؑ کی امامت میں شک تھا میں نے آپؑ کو عریضہ لکھا اور حاضری کی اجازت چاہی اور یہ بات دل میں رکھے ہوئے تھا کہ جب آپؑ کی خدمت میں حاضری دوں گا تو آپ سے تین ایسی آیات کے متعلق دریافت کروں گا جو میری سمجھ میں نہیں آتیں بزنطی کا بیان ہے کہ مجھے اپنے عریضہ کا جواب ان الفاظ میں موصول ہوا تمہارے لئے یہ ممکن نہیں کیونکہ ہم تک کسی کا پہنچنا مشکل ہے ان لوگوں نے اس پر سخت پابندیاں عائد کر دی ہیں مگر انشاء اللہ عنقریب ملاقات ہو سکے گی پھر آپؑ نے اپنے خط میں ان تینوں آیتوں کا مطلب بھی تحریر فرمایا جن کے متعلق میرا خیال تھا کہ دریافت کروں گا مگر خدا کی قسم میں نے اپنے خط میں تذکرہ نہیں کیا تھا لیکن آپؑ نے جو کچھ اپنے خط میں تحریر فرمایا اس پر مجھے سخت حیرت ہوئی اور فوری طور پر یہ سمجھ میں نہیں آیا کہ یہ میرا جواب ہے اگر بعد میں مجھے یاد آ گیا اور سمجھ آ گیا کہ جو کچھ آپؑ نے تحریر فرمایا وہ میرے دل میں ارادے کا جواب ہے

(عیون الاخبار رضا جلد۲ ص۲۱۲، مناقب ج۴ ص۳۳۶)

بزنطی کیلئے سواری بھیجنا

(17)...... بزنطی کا بیان ہے کہ امام علی رضاؑ نے میرے پاس ایک سواری بھیجی میں

Presented by www.ziaraat.com

اس پر سوار ہو کر آپ کے پاس آیا اور وہاں اتنی دیر تک قیام کیا کہ رات ہو گئی بلکہ رات کا ایک حصہ بھی گذر گیا جب چلنے کا ارادہ کیا تو آپؑ نے فرمایا کہ میری نظر میں تم اس وقت مدینہ واپس نہ جا سکو گے میں نے عرض کیا کہ آپؑ نے درست فرمایا میں آپؑ پر قربان آپؑ نے ارشاد فرمایا پھر آج کی رات ہمارے پاس ہی بسر کر لو اور کل دن میں اللہ کی حفظ وامان میں چلے جانا میں نے عرض کیا بہت بہتر میں آپؑ پر قربان آپؑ نے کنیز کو بلا کر ارشاد فرمایا کہ میرا بستر ان کیلئے بچھا دو اور میرا لحاف اس پر رکھ دو اور میرا ہی تکیہ بھی بستر پر رکھ دینا بزنطی کا بیان ہے کہ میں نے اپنے دل میں کہا کہ آج کی رات جو فخر و منزلت اللہ نے مجھے عطا فرمائی ہے وہ میرے دوستوں میں سے کسی کو نصیب نہیں ہوا یعنی میرے لئے اپنی سواری بھیجی اس پر میں سوار ہوا اپنا بستر میرے لئے لگوایا اپنا لحاف اور تکیہ دیا یہ بات میرے احباب میں تو کسی کو نصیب نہیں ہوئی بزنطی کا بیان ہے آپؑ میرے ساتھ تشریف فرما تھے اور میں اپنے دل ہی دل میں یہ باتیں سوچ رہا تھا کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا اے احمد سنو! حضرت امیر المومنینؑ ایک مرتبہ زید بن صوحان کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے تو وہ لوگوں میں اس امر پر فخر کا اظہار کرنے لگا لہٰذا تم اپنے نفس کو فخر و مباحات کی راہ پر مت ڈالنا بلکہ اللہ کی بارگاہ میں عجز و نیاز سے کام لینا یہ فرما کر آپؑ اپنے ہاتھوں کا سہارا لیتے ہوئے اٹھ گئے۔ (عیون الاخبار رضا جلد ۲ ص ۲۱۳،۲۱۲)

(18) یحییٰ بن بشار کا بیان ہے کہ ایک دن میں امام رضاؑ کی خدمت میں اس وقت گیا جب آپ کے پدر بزرگوار وفات پا چکے تھے جو باتیں آپ نے ارشاد فرمائی تھیں ان

Presented by www.ziaraat.com

ہی سے سمجھنے کی کوشش کرنے لگا آپ نے اثنائے گفتگو ارشاد فرمایا اے سماع میں نے عرض کیا مولا میری جان آپ پر قربان یہ لقب تو خدا کی قسم مجھے بچپن میں اس وقت ملا تھا جبکہ میں مکتب میں تھا یہ سن کر آپؑ نے میرے چہرے کی طرف دیکھا اور تبسم فرمایا

(عیون الاخبار رضا جلد ۲ ص ۲۱۴)

پانی کے چشمے کی نشاندہی

(19)......محمد بن حفص کا بیان ہے کہ مجھ سے عبد صالح ابوالحسن موسیٰ بن جعفرؑ کے ایک غلام نے بتایا کہ ایک دفعہ ہم چند آدمی ایک صحرا میں امام علی رضاؑ کے ساتھ تھے کہ ہمیں اور ہماری سواریوں کو سخت پیاس کا سامنا ہوا نوبت یہاں تک پہنچی کہ ہمیں اپنی جانوں کا خطرہ لاحق ہوا تب ہم سے امام علی رضاؑ نے فرمایا آؤ ہم تمہیں ایک جگہ بتائیں جہاں سے تمہیں پانی دستیاب ہو جائے گا ہم لوگ اس مقام پر گئے وہاں سے ہمیں وافر مقدار میں پانی دستیاب ہوا یہاں تک ہم سب مع سواریوں کے سیراب ہو گئے لیکن وہاں سے روانہ ہونے سے قبل جب دوبارہ اسی مقام پر اس چشمہ کو تلاش کرنا چاہا تو دیکھا کہ اس مقام پر اونٹوں کی مینگنوں کے سوا کچھ بھی نہ تھا تو اس کا ذکر میں نے قعمر کی اولاد میں سے ایک سے کیا جس کا خیال تھا کہ اس کا سن ایک سو بیس سال کا ہے تو اس قعمری نے بھی اس واقعہ کی تصدیق کی اور کہا کہ میں بھی اس قافلہ میں موجود تھا نیز اس قعمری نے یہ بھی کہا کہ یہ واقعہ خراساں جاتے ہوئے پیش آیا تھا

(عیون الاخبار رضا جلد ۲ ص ۲۱۷)

(20)......ابن ابی کثیر کا بیان ہے کہ جب امام موسیٰ بن جعفر صادقؑ نے شہادت

پائی تو لوگوں نے امام علی رضاؑ کو امام تسلیم کرنے میں توقف کیا اور اسی سال میں حج کے لئے گیا تو وہاں امام علی رضاؑ کی زیارت نصیب ہوئی میں نے دل ہی دل میں یہ آیت پڑھی اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗ (یہ ہم میں سے تو ایک ہیں پھر بھلا ہم ان کی پیروی کریں) ابھی میں دل میں یہ کہہ ہی رہا تھا کہ فوراً امام علی رضاؑ برق رفتاری کے ساتھ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا خدا کی قسم ایسا بشر ہوں کہ جس کی پیروی تم پر واجب ہے میں نے عرض کیا کہ میں اللہ اور آپؑ سے معذرت خواہ ہوں آپؑ نے فرمایا جاؤ ہم نے معاف کیا (عیون الاخبار رضا جلد ۲ ص ۲۱۷)

قرض کیلئے رقم دینا

(21)......ابو محمد غفاری کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ مجھ پر قرض کا بھاری بوجھ تھا میں نے سوچا کہ اس قرض کو ادا کرنے والا سوائے میرے مولا و آقا امام علی رضاؑ کے اور کوئی نہیں ہے جب صبح ہوئی تو میں اپنے مولا کے بیت الشرف پر زیارت کیلئے حاضر ہوا اجازت کے بعد داخل بیت الشرف ہوا آپؑ نے میرے کچھ عرض کرنے سے پہلے خود ہی ارشاد فرمایا اے ابو محمد تمہاری حاجت کا علم مجھے ہو گیا ہے فکر نہ کرو میں تمہارا قرض ادا کروں گا پھر جب شام ہو گئی تو افطار کیلئے کھانا آیا اور ہم نے کھانا کھایا اس کے بعد آپؑ نے فرمایا اے ابو محمد رات کو یہیں قیام کرو گے یا واپس جاؤ گے میں نے عرض کیا مولا اگر میری حاجت پوری ہو جائے تو میں واپس ہی جانا چاہوں گا راوی بیان کرتا ہے کہ آپؑ نے فرش کے نیچے سے ایک مٹھی رقم نکالی اور مجھے عنایت فرمائی میں وہ لے کر باہر نکلا اور چراغ کے سامنے جا کر دیکھا تو وہ دینار سرخ تھے اور پہلا

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

دینار جس پر میرا ہاتھ پڑا تھا میں نے اس کے نقش کو دیکھا تو اس پر یہ کندہ تھا کہ اے ابو محمد یہ پچاس دینار ہیں چھبیس دینار سے اپنا قرض ادا کرو اور چوبیس دینار اپنے اور اپنے اہل وعیال کے خرچ کیلئے رکھنا اب جب صبح ہوئی تو میں نے وہ دینار جس پر میرے لئے ہدایت کندہ تھی دوبارہ تلاش کیا مگر نہیں ملا جبکہ دیناروں کی تعداد میں کمی بھی نہیں تھی (یعنی پچاس دینار پورے تھے) (عیون الاخبار رضا جلد۲ ص ۲۱۸، الخرائج والجرائح)

لڑکے کی بشارت دینا

(22)...... حسن ابن موسیٰ ابن عمر بن بزیع کا بیان ہے کہ میرے پاس دو کنیزیں تھیں اور دونوں ہی حاملہ تھیں میں نے بذریعہ خط امام علی رضاؑ کو اس کی اطلاع دی اور درخواست کی کہ آپؑ دعا فرمائیں ان دونوں کے بطن سے اولاد نرینہ پیدا ہو اور اللہ ہمیں لڑکوں سے نوازے آپؑ نے جواب میں تحریر فرمایا کہ میں انشاء اللہ دعا کروں گا پھر اس کے بعد خود ہی خط تحریر فرمایا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری دنیا وآخرت بخیر فرمائے اور اپنی مہربانی کے زیر سایہ رکھے یہ تمام امور اللہ کے دستِ قدرت میں ہیں وہ جس کی قسمت میں جو چاہتا ہے مقدر کر دیتا ہے تیرے یہاں ایک لڑکا پیدا ہوگا اور ایک لڑکی (انشاء اللہ) لڑکے کا نام محمد رکھنا اور لڑکی کا نام فاطمہ اس لئے کہ یہ اللہ کی عطا کردہ برکت ہے راوی کہتا ہے کہ جیسا آپؑ نے ارشاد فرمایا تھا ویسا ہی ہوا یعنی ایک لڑکا اور ایک لڑکی (عیون الاخبار رضا جلد۲ ص ۲۱۹، ۲۱۸، دلائل حمیری)

Presented by www.ziaraat.com

دین کی طرف ہدایت

(23)...... حسن بن علی بن فضال سے روایت ہے کہ مجھے عبداللہ بن مغیرہ نے خبر دی کہ میں پہلے واقفیہ تھا (یعنی امام موسیٰ بن جعفرؑ کی امامت پر توقف کرتا تھا اور امام علی رضاؑ کو نہیں مانتا تھا) اور اس پر بہت بحث کرتا تھا جب میں مکہ گیا تو دل میں ایک خلش سی پیدا ہوئی اور جا کر ملتزم کو تھاما، پھر دعا کی "پروردگار! تو میری حاجت اور نیت سے آگاہ ہے تو مجھے اس دین کی طرف ہدایت فرما جو سب سے بہتر ہو پھر یک بیک میرے دل میں آیا کہ ذرا امام علی رضاؑ کی خدمت میں چلوں چنانچہ مدینہ پہنچا اور آپؑ کے در دولت پر جا کھڑا ہوا خود امام علی رضاؑ کو فرماتے ہوئے سنا اے عبداللہ بن مغیرہ اندر آجاؤ جب میں اندر گیا تو آپؑ نے میری طرف دیکھا اور فرمایا اللہ نے تیری دعا قبول فرمالی اور اپنے دین کی طرف تیری ہدایت فرمادی میں نے یہ سنتے ہی کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ اللہ کی حجت اور اسکی مخلوقات پر اللہ کے امین ہیں (عیون الاخبار رضا جلد ۲ ص ۲۱۹، الخرائج والجرائح ص ۲۰۷، کشف الغمۃ جلد ۳ ص ۱۳۵، الاختصاص، ص ۸۳)

(24)...... وشاء کا بیان ہے کہ عباس بن جعفر بن محمد بن اشعث نے مجھ سے کہا تم امام علی رضا علیہ السلام سے درخواست کرو کہ وہ میرے خطوط کو ملاحظہ فرمانے کے بعد چاک کر دیا کریں تا کہ وہ کسی غیر کے ہاتھ نہ لگ جائیں۔ وشاء کا بیان ہے کہ میرے درخواست کرنے سے پہلے ہی خود آپ علیہ السلام نے مجھے تحریر فرمایا کہ اپنے ساتھی سے کہہ دینا کہ میں اس کا بھیجا ہوا خط پڑھنے کے بعد پھاڑ دیا کرتا ہوں (وہ مطمئن

Presented by www.ziaraat.com

رہے)(عیون الاخبار رضا جلد۲ص ۲۱۹، کشف الغمہ جلد۳ص ۱۳۶)

سن کا بتانا

(25)...... بزنطی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میرے دل میں خیال آیا کہ جب میں امام علی رضاؑ کی خدمت میں حاضری دوں گا تو دریافت کروں گا کہ آپؑ کا سن کیا ہے چنانچہ جب میں حاضر خدمت ہو کر آپؑ کے سامنے بیٹھا تو آپؑ نے میری طرف نظر اٹھائی اور فرمایا تمہارا سن کیا ہوگا میں نے عرض کیا مولا میں آپؑ پر قربان میرا سن یہ ہے آپؑ نے فرمایا پھر میں تم سے بڑا ہوں کیونکہ میرا سن بیالیس سال ہے میں نے عرض کیا مولا میں آپؑ پر قربان میرا تو خود ارادہ تھا کہ میں دریافت کروں کہ آپؑ کا سن کیا ہے فرمایا پھر میں نے تم کو بتا بھی تو دیا (عیون الاخبار رضا جلد۲ص ۲۲۰)

(26)...... زروان مدائنی کا بیان ہے کہ میں امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا میرا عبداللہ ابن جعفرؑ کے متعلق دریافت کرنے کا ارادہ تھا راوی بیان کرتا ہے آپ علیہ السلام نے میرا ہاتھ پکڑا اور اپنے سینے پر رکھا اور فرمایا اے محمد بن آدم! عبداللہ ہرگز امام نہ تھا اس طرح آپؑ نے میرے سوال سے پہلے جواب دے دیا (عیون الاخبار رضا جلد۲ص ۲۲۰)

دردسر کیلئے دعا کرنا

(27)...... یقطینی کا بیان ہے کہ میں نے ہشام عباسی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ایک مرتبہ میں امام علی رضاؑ کی خدمت میں حاضر ہوا ارادہ تھا کہ میں آپ سے اپنے دردسر

Presented by www.ziaraat.com

تے کے لئے کوئی دعا دم کراؤں گا اور یہ بھی عرض کروں گا کہ آپؑ اپنے لباسوں میں سے دو لباس عنایت فرمائیں جن کو میں جامہ احرام کے طور پر استعمال کروں گا جب میں آپؑ کی خدمت میں پہنچا تو بہت سے مسائل دریافت کیے آپؑ سے رخصت ہونے کا ارادہ کیا تو آپؑ نے فرمایا بیٹھ جاؤ میں بیٹھ گیا تو آپؑ نے اپنا دست مبارک میرے سر پر رکھا اور دعا دم کی پھر اپنے لباسوں میں سے دو لباس منگوائے اور مجھے عنایت فرمائے اور ارشاد فرمایا کہ یہ لو ان کو جامہ احرام کے طور پر استعمال کرنا نیز عباس کا بیان ہے کہ میں نے مکہ مکرمہ میں دو سعیدی لباس اپنے لڑکے کو تحفۃً دینے کے لئے بہت تلاش کیے مگر سارے مکہ میں جیسا میں چاہتا تھا ویسا نہ مل سکا پھر واپسی پر میں مدینہ سے گذرا اور امام علی رضاؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور جب آپ علیہ السلام سے رخصت ہو کر چلنے لگا آپ علیہ السلام نے دو سعیدی لباس پھولدار جیسا میں چاہتا تھا عنایت فرمائے

(عیون الاخبار رضا جلد ۲ ص ۱۳۸)

بارش آنے کی اطلاع

(28)...... حسین بن موسیٰ کا بیان ہے کہ ہم لوگ امام علی رضاؑ کے ساتھ آپؑ کی زمینوں پر جانے کیلئے نکلے مطلع بالکل صاف تھا بادل کا نام ونشان تک نہ تھا جب ہم آگے بڑھے تو آپؑ نے دریافت فرمایا تمہارے پاس برساتی وغیرہ ہے میں نے عرض کیا حضور! برساتی وغیرہ کی کیا ضرورت ہے بادل کا کہیں نام ونشان بھی نہیں ہے اور نہ بارش کا خطرہ ہے آپؑ نے فرمایا کہ لیکن میں نے تو برساتی لے لی ہے اور تم لوگ عنقریب بھیگ جاؤ گے راوی کا بیان ہے کہ ابھی ہم تھوڑی ہی دور چلے تھے کہ ایک

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

طرف سے بادل اٹھے اور اچانک بارش ہونے لگی باوجود بہت کوشش کے ہم سب بھیگ گئے (عیون الاخبار رضا جلد ۲ ص ۲۲۱)

(29)......موسیٰ بن مہران کا بیان ہے کہ میں نے امام علی رضاؑ کی خدمت میں ایک عریضہ تحریر کیا کہ آپؑ میرے بیٹے کیلئے دعا فرمائیں (وہ بیمار ہے) آپؑ نے اس کے جواب میں تحریر فرمایا کہ اللہ نے تجھے ایک صالح بیٹا دیا تو وہ لڑکا جو بیمار تھا مر گیا لیکن اس کے یہاں ایک دوسرا لڑکا پیدا ہوا (عیون الاخبار رضا جلد ۲ ص ۲۲۱)

رشتہ درد کی بیماری

(30)......محمد بن فضیل کا بیان ہے کہ جب میں بطن مرؓ میں اترا تو میرے پہلو اور پاؤں میں رشتہ کا مرض لاحق ہو گیا اور اسی حالت میں مدینہ میں امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ علیہ السلام نے مجھے دیکھ کر فرمایا کیا بات ہے میں تمہیں کسی درد میں مبتلا پا رہا ہوں میں نے عرض کیا کہ جب میں بطن مرؓ میں پہنچا تو وہاں میرے پہلو اور پاؤں میں رشتہ کی بیماری لاحق ہو گئی آپ علیہ السلام نے میرے پہلو کی طرف جہاں درد تھا اشارہ کیا اور کچھ پڑھ کر دم کیا پھر اپنا لعاب دہن اس پہ لگایا اور فرمایا اب اس جگہ کی تکلیف سے مطمئن رہو اس کے بعد میرے پاؤں کی طرف دیکھا اور ارشاد فرمایا کہ ابو جعفرؑ کا ارشاد ہے کہ میرے دوستوں میں سے اگر کوئی دوست کسی تکلیف میں مبتلا ہو اور صبر کرے تو اللہ اس کے نامہ اعمال میں ایک ہزار شہیدوں کا ثواب لکھ دیتا ہے یہ سن کر میں نے اپنے دل میں کہا کہ خدا کی قسم اب تو

زندگی بھر میرا یہ پاؤں اچھا نہ ہوگا ڈیشم کا بیان ہے کہ وہ عمر بھر اس کی وجہ سے لنگڑا چلتا رہا یہاں تک کہ مر گیا۔

بہی کھاتہ منگوایا

(31)...... حسن بن راشد کا بیان ہے کہ جب میں درختوں کے پھلوں پر (جو یکجا اکٹھے کیئے گئے تھے) گیا تو قبل اس کے کہ میں کاغذات کو دیکھوں یا اس کی طرف توجہ دوں میرے پاس امام علی رضاؑ کا آدمی پہنچا کہ بہی کھاتہ فوراً بھیجو مگر میری قیام گاہ پر کوئی بہی کھاتہ اصلاً نہیں تھا میں نے کہا مجھے تو معلوم نہیں کہ کوئی بہی کھاتہ بھی ہے تاہم تلاش کرتا ہوں میں نے ادھر ادھر تلاش کیا مگر نہ ملا جب آپؑ کا آدمی واپس جانے لگا تو میں نے کہا ذرا ٹھہرو! جب میں نے کچھ پھلوں کو ہٹا کر دیکھا تو بہی کھاتہ مل گیا جس کا مجھے بالکل علم نہ تھا لیکن اتنا علم اور یقین ضرور ہو گیا کہ جب آپؑ طلب فرما رہے ہیں تو یقیناً موجود ہوگا اسی وجہ سے میں نے تلاش پر توجہ دی (عیون الاخبار رضا جلد ۲ ص ۲۲۱، ۲۲۲)

تجارت کیلئے اجازت دینا

(32)...... ابو محمد مصری کا بیان ہے کہ جب امام علی رضاؑ (بغداد) تشریف لائے تو میں نے ایک عریضہ کے ذریعے آپ سے بغرض تجارت مصر جانے کی اجازت چاہی تو آپؑ نے اس کے جواب میں تحریر فرمایا کہ ابھی کچھ دنوں جب تک اللہ کی مشیت ہو ٹھہرو میں دو سال تک ٹھہرا رہا جب تیسرا سال آیا تو میں نے پھر عریضہ تحریر کیا اور اجازت چاہی آپؑ نے اس کے جواب میں تحریر فرمایا جاؤ اللہ تمہیں مبارک کرے اللہ

Presented by www.ziaraat.com

نے تمہارا کام بنا دیا اس لئے کہ حالات بدل گئے راوی بیان کرتا ہے کہ میں مصر گیا اور وہاں خوب دولت کمائی اور ادھر بغداد میں فتنہ و فساد برپا ہوا جس سے محفوظ رہا۔

دو بیٹوں کی بشارت دینا

(33)......احمد بن عبداللہ بن حارثہ کرخی کا بیان ہے کہ میرے بچے زندہ نہیں رہتے تھے تقریباً دس بچے مر چکے تھے میں حج کے لئے گیا اور حج سے فارغ ہونے کے بعد امام علی رضاؑ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا آپؑ سرخ زعفرانی رنگ کا تہبند پہنے ہوئے نکلے میں نے سلام عرض کیا اور دست بوسی کے بعد چند مسائل دریافت کیے پھر میں نے آپؑ سے اپنے بچوں کے زندہ نہ رہنے کی شکایت کی تو آپؑ دیر تک نیچی نگاہ کئے رہے اور دعا فرماتے رہے پھر فرمایا مجھے امید ہے کہ جب تم واپس جاؤ گے تو تمہاری زوجہ حاملہ ہوگی اور تمہارے ہاں یکے بعد دیگر دولڑکے پیدا ہوں گے اور زندگی بھر تم ان سے فیض اٹھاتے رہو گے اس لئے کہ جب اللہ دعا قبول کرنا چاہتا ہے تو قبول ہو جاتی ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔ راوی بیان کرتا ہے کہ جب میں حج سے اپنے گھر واپس ہوا تو میں نے اپنی زوجہ کو جو میرے ماموں کی لڑکی ہے حاملہ پایا اس کے بطن سے ایک لڑکا پیدا ہوا میں نے اس کا نام ابراہیم رکھا اس کے بعد پھر حمل رہا اور دوسرا لڑکا پیدا ہوا میں نے اس کا نام محمد رکھا اور کنیت ابوالحسن رکھی ابراہیم تیس سال سے کچھ زیادہ کا ہو گیا تھا اور ابوالحسن چوبیس سال کا تھا میں پھر حج کیلئے گیا اور جب حج سے واپس آیا تو دونوں بیمار تھے میری واپسی کے بعد دو مہینے تک دونوں زندہ رہے شروع مہینہ میں ابراہیم کا انتقال ہوا اور آخر مہینہ میں محمد کا انتقال ہوا پھر وہ شخص خود ان

دونوں کے بعد صرف ڈیڑھ سال تک زندہ رہا اور اس سے پہلے اس کا کوئی لڑکا ایک ماہ سے زیادہ زندہ نہیں رہتا تھا (عیون الاخبار رضا جلد ۲ ص ۲۲۲)

موت کے لئے تیاری کرلو

(34)..... سعد بن سعد کا بیان ہے کہ امام علی رضاؑ نے ایک شخص کو دیکھا تو فرمایا اے اللہ کے بندے تو جو کچھ وصیت کرنا چاہتا ہے کرلے اور اس وقت کے لئے تیار ہوجا جو وقت ہر انسان پر لازماً آتا ہے آپؑ نے جو فرمایا تھا وہی ہوا وہ شخص اس کے تین دن بعد مر گیا (عیون الاخبار رضا جلد ۲ ص ۲۲۳)

(35)..... وشاء نے مسافر سے روایت کی ہے کہ میں مقام منیٰ میں حضرت امام علی رضاؑ کے ساتھ تھا کہ اسی اثناء یحییٰ بن خالد آل برمک کے گروہ کے ساتھ گذرا آپؑ نے فرمایا یہ بیچارے نہیں جانتے کہ امسال ان پر کیا گذرنے والی ہے اور اس سے بھی زیادہ حیرت کی بات یہ ہے کہ ہم اور ہارون اس طرح ملے ہوئے ہوں گے یہ کہہ کر آپؑ نے اپنی دو انگلیوں کو ملایا مسافر کا بیان ہے کہ خدا کی قسم میں آپؑ کی گفتگو کا مطلب اس وقت سمجھا جب ہم لوگوں نے ان دونوں کو برابر دفن کیا (عیون الاخبار رضا جلد ۲ ص ۲۲۵، بصائر الدرجات جز: باب ۹ ج ۱۴۲، ارشاد شیخ مفید ص ۲۸۹، ۲۹۰)

بغیر دریافت کے ہر مسئلہ کا جواب

(36)..... حسن بن علی وشاء کا بیان ہے کہ ابوالحسن امام علی رضاؑ کی امامت پر یقین کرنے سے قبل میں نے بہت سے مسائل جو آپؑ کے آباؤ اجداد سے مروی تھے انہیں

Presented by www.ziaraat.com

لکھ کر ایک کتاب کی شکل میں جمع کر لئے تھے اور چاہتا تھا کہ ان مسائل کے ذریعہ سے آپؑ کی امامت کو آزما لوں تا کہ یکسوئی حاصل ہو سکے چنانچہ میں نے اپنی کتاب کو آستین میں چھپایا اور در دولت پر حاضر ہوا میں چاہتا تھا کہ آپؑ سے تخلیہ کا کوئی وقت مقرر کروں اور یہ کتاب آپؑ کو دے دوں یہ سوچ کر ایک طرف جا بیٹھا مگر فکر دامنگیر تھی کہ کس طرح باریابی ہو کیونکہ آپؑ کے در دولت پر بہت افراد موجود تھے اسی اثناء میں ایک غلام بیت الشرف سے باہر آیا جس کے ہاتھ میں ایک تحریر تھی اس نے باواز بلند پکار کر کہا کہ تم میں سے الیاس بغدادی کا نواسہ حسن بن علی وشاء کون ہے میں اٹھ کر اس کے قریب پہنچا اور کہا میں حسن بن علی وشاء ہوں تمہیں مجھ سے کیا کام ہے اس نے جواب دیا کہ یہ ایک تحریر ہے اور مجھے حکم ملا ہے کہ یہ میں تمہیں دے دوں لہٰذا یہ لے لو میں نے اس تحریر کو لیا اور ایک طرف جا کر اسے پڑھا خدا کی قسم میں نے دیکھا کہ اس میں ایک ایک مسئلہ کا جواب تحریر تھا بس فوراً ہی میں نے آپؑ کی امامت کا یقین کر لیا اور اپنے واقفیہ عقیدے کو ترک کر دیا (عیون الاخبار رضا جلد ۲ ص ۲۵۰)

فلاں کپڑا دے دو

(37)......وشاء کا بیان ہے امام علی رضا علیہ السلام نے اپنے غلام کے ہاتھ ایک رقعہ میرے پاس بھیجا اس میں تحریر تھا کہ فلاں مقام کے فلاں قسم کے کپڑوں میں سے ایک کپڑا بھیج دو میں نے جواباً تحریر کیا اور زبانی بھی آپ علیہ السلام کے غلام سے کہا کہ میرے پاس اس طرح کا کپڑا نہیں ہے اور نہ میں اس قسم کے کپڑے سے واقف ہوں فرستادہ پھر میرے پاس واپس آیا اور کہا کہ حکم ہوا ہے کہ تلاش کرو میں نے پھر تلاش کیا

Presented by www.ziaraat.com

کپڑا نہ مل سکا اور میں نے پھر وہی جواب کہلا بھیجا کہ اس قسم کا کوئی کپڑا میرے پاس نہیں ہے آپ کا فرستادہ غلام پھر آیا اور کہنے لگا کہ حکم ہوا ہے کہ مزید تلاش کرو یہ کپڑا تمہارے پاس موجود ہے حسن بن علی وشاء کا بیان ہے کہ میرے ساتھ ایک شخص نے ایک کپڑا اسی قسم کا میرے کپڑوں میں رکھ دیا تھا کہ اس کو فروخت کر دینا مگر میں اسے بھول گیا اب جو میں نے اپنی تمام چیزوں کو الٹ پلٹ کر دیکھا تو کپڑوں کے نیچے ایک ٹوکری میں وہ کپڑا موجود تھا اور میں نے اسے آپ کی خدمت میں حاضر کر دیا (عیون الاخبار رضا جلد ۲ ص ۲۵۰)

حکم امام سے اعراض کی سزا

(38)...... صفوان بن یحییٰ کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت بابرکت میں موجود تھا کہ حسین بن خالد صیرفی بھی آ گیا اور عرض کرنے لگا مولا! میں آپ علیہ السلام پر قربان میرا ارادہ اعوض (مدینہ کے پاس ایک مقام کا نام ہے) جانے کا ہے آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جس جگہ تمہیں ہر طرح کی سہولت وعافیت ہو اسے کیوں ترک کرتے ہو؟ یہ سن کر حسین بن خالد خاموش ہو گیا لیکن اپنا ارادہ ترک نہ کیا اور اعوض کے ارادے سے چل دیا راستے میں چند ڈاکوؤں نے اس کا تمام مال واسباب لوٹ لیا تب اسے خیال ہوا کہ اگر آپ کا حکم مان لیتا تو مجھے یہ دن نہ دیکھنا پڑتا۔ (عیون الاخبار رضا جلد ۲ ص ۲۳۰)

(39)...... ابن جہم کا بیان ہے کہ جب میں ماہ صفر میں مکہ سے واپس ہوا تو مجھے امام علی رضا نے خط تحریر فرمایا کہ آئندہ چار مہینوں میں کوئی حادثہ رونما ہونے والا ہے تو وہ

حادثہ یہ ہوا کہ محمد ابن ابراہیم (سردار لشکر) اور اہل بغداد کی جنگ اور اصحاب زبیر (سردار لشکر مامون) کا قتل اور اس کی شکست۔ راوی کا بیان ہے کہ مجھ سے ابراہیم بن ابو اسرائیل نے بیان کیا کہ مجھ سے امام علی رضاؑ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ مجھ سے کہا جا رہا ہے کہ چالیس سال کا سن ہونے سے قبل تمہارے ہاں کوئی لڑکا پیدا نہیں ہوگا اس سن کے بعد تمہارے ہاں بدلے ہوئے رنگ کی کم قیمت والی ایک عورت سے لڑکا پیدا ہوگا (قرب الاسناد ص ۲۳۱، ۲۳۲)

(40)...... ابن ابی نصر کا بیان ہے کہ میں نے قادسیہ پہنچ کر امام علی رضاؑ کا استقبال کیا اور آپؑ کی خدمت میں سلام بجالایا آپؑ نے ارشاد فرمایا کہ میرے لئے ایک حجرہ کرائے پر حاصل کرو جس کا ایک دروازہ سرائے میں ہو اور دوسرا باہر کی طرف ہو یہ زیادہ ساتر اور نہایت مناسب ہوگا راوی کا بیان ہے کہ آپؑ نے میرے پاس ایک تھیلہ ارسال فرمایا جس میں کچھ دینار اور ایک صحیفہ تھا آپؑ کا ارسال کردہ شخص میرے پاس آیا کرتا اور میں اس کو اشیاء ضرورت خرید کر دیا کرتا تھا ایک دن میں تنہا تھا لہٰذا صحیفہ کھول کر پڑھنا چاہا لیکن اس کی عبارت نہ سمجھ سکا میں نے اس عبارت کو نقل کرنا چاہا کہ اسی دوران آپؑ کا فرستادہ مسافر آیا اور اس نے کہا کہ آقا نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس صحیفہ کو رومال میں رکھ کر اس دھاگے سے باندھ اور اسی پر میری مہر لگا کر مع مہر میرے پاس روانہ کردو میں نے فوراً ایسا ہی کیا (بصائر الدرجات جز ۵ باب ۱۱ ج ۸)

گناہ کرتا مرا

(41)...... سلیمان بن جعفر جعفری کا بیان ہے کہ میں مقام حمرا میں ایک مکان کی

Presented by www.ziaraat.com

بالائی منزل پر جس کی کھڑکی صحرا کی طرف کھلتی تھی امام علی رضاؑ کے ساتھ بیٹھا تھا کھانے کا دستر خواں ہمارے سامنے تھا اچانک آپؑ نے سر اقدس اٹھایا اور دیکھا کہ ایک شخص دوڑا ہوا آ رہا ہے آپؑ نے کھانے سے ہاتھ روک لیا وہ شخص اوپر چڑھ کر آپؑ کے پاس آیا اور عرض کیا مولا میری جان آپؑ پر فدا ہو ایک خوشخبری لے کر آیا ہوں کہ زبیری مر گیا یہ سن کر آپؑ نے اپنی نگاہیں جھکا لیں آپؑ کا رنگ متغیر ہو گیا اور چہرہ زرد پڑ گیا پھر آپؑ نے سر اقدس اٹھایا اور ارشاد فرمایا تجھے معلوم ہے کہ اس رات بھی وہ گناہ میں مبتلا تھا اور اس کی نگاہوں میں یہ کوئی بڑا گناہ نہ تھا پھر فرمایا خدا کی قسم یہ لوگ گناہوں میں غرق ہو کر جہنم میں جگہ بناتے ہیں یہ کہہ کر آپؑ نے کھانے کے لئے ہاتھ بڑھایا اور کھانا نوش فرمایا تھوڑی ہی دیر میں ایک دوسرا شخص جو زبیری کا غلام تھا آیا اور عرض کیا میں آپؑ پر قربان زبیری مر گیا آپؑ نے دریافت فرمایا کہ اس کی موت کا سبب کیا تھا؟ اس نے عرض کیا کہ گذشتہ رات مقدار سے زیادہ شراب پی گیا تھا اور اسی حالت میں مر گیا (بصائر الدرجات ج ۵ باب ۱۱ ح۔ الخرائج والجرائح ص ۳۴۳)

میں وارث و جانشین ہوں

(42)......محمد بن فضل صیرفی کا بیان ہے کہ میں امام علی رضاؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بہت سی چیزوں کے متعلق دریافت کیا ارادہ تھا کہ اسلحوں کے متعلق بھی دریافت کروں مگر میں بھول گیا پھر جب میں آپؑ کی خدمت بابرکت سے اٹھ کر ابو الحسین بن بشیر کے پاس گیا تو ناگاہ آپؑ کا غلام آیا جس کے ہاتھ میں رقعہ بھی تھا اور اسکو جب میں نے کھول کر پڑھا تو یہ تحریر تھا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ میں اپنے پدر

Presented by www.ziaraat.com

بزرگوار کا جانشین اور وارث ہوں میرے پاس وہ سب کچھ ہے جو رسولؐ خدا کے پاس تھا (بصائرالدرجات جز ۵ ب ۱۴ جلد ۵)

(43)......احمد بن عمر حلال کا بیان ہے کہ میں نے اخرس کے بارے میں سنا کہ وہ مکہ میں امام علی رضاؑ کا ذکر کرتا اور آپؑ کی شان میں گستاخی کرتا ہے یہ سن کر میں مکہ پہنچا وہاں سے ایک چھرا خریدا اور اسے دیکھ کر کہا خدا کی قسم جب وہ مسجد سے نکلے گا تو میں اسے قتل کر دوں گا اور اسی ارادہ سے بالکل تیار ہوا کھڑا تھا کہ امام علی رضاؑ کا ایک رقعہ پہنچا جس میں تحریر تھا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ تجھے میرے حق کی قسم اخرس کے قتل سے ہاتھ روک لے مجھے اللہ پر بھروسہ ہے اور وہی میرے لئے کافی ہے (بصائرالدرجات جز ۵ باب ۱۲ ج ۵)

زمین نے سونا اگل دیا

(44)......ابراہیم بن موسیٰ بیان کرتا ہے کہ میں نے امام علی رضاؑ سے کچھ رقم مانگی آپؑ نے وعدہ فرما لیا میں نے پھر درخواست کی آپؑ اس وقت والی مدینہ سے ملاقات کیلئے تشریف لے جا رہے تھے میں بھی آپؑ کے ساتھ ہو گیا اس وقت ہم دونوں کے علاوہ کوئی نہ تھا آپؑ ایک شخص کے مکان کے قریب سے گذر کر درختوں کے سائے میں ٹھہر گئے اس وقت میں نے بیقراری میں پھر عرض کیا مولا میں آپؑ پر قربان عید سر پر ہے اور خدا کی قسم میرے پاس ایک درہم بھی نہیں ہے آپؑ نے یہ سن کر اپنا کوڑا زمین پر بہت زور سے رگڑا پھر وہاں ہاتھ بڑھایا تو ایک سونے کا ڈلا اٹھا کر مجھے مرحمت فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ فی الحال اس سے اپنا کام چلاؤ مگر خبردار! جو کچھ

Presented by www.ziaraat.com

تم نے دیکھا ہے اس کو کسی پر ظاہر نہ کرنا۔ راوی کا بیان ہے کہ اس میں بڑی برکت ہوئی یہاں تک کہ میں نے خراسان میں ستر ہزار دینار کا مال خریدا اور اپنے ہم عصروں میں سب سے زیادہ دولت مند ہو گیا۔ (اختصاص ص ۲۷۰، بصائر الدرجات جز ۸، ب ۲، ج ۲، الخرائج والجرائح ص ۲۰۳)

(46)...... اسماعیل بن ابی الحسن نے کہا ہے کہ میں امام علی رضاؑ کے ساتھ تھا کہ آپؑ نے اپنا ہاتھ زمین کی طرف بڑھایا وہاں بہت سے سونے کے ڈلے ظاہر ہوئے آپؑ نے زمین پر پھر اپنا ہاتھ پھیر دیا وہ غائب ہو گئے میں نے اپنے دل میں کہا کاش اس میں سے مجھے ایک ہی دے دیا ہوتا آپؑ نے فرمایا نہیں ابھی اس کا وقت نہیں آیا ہے (الخرائج والجرائح ص ۲۰۴)

☆☆☆☆☆

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

باب یازدہم

امام محمد تقیؑ کے معجزات

علم قیافہ سے ثبوت امامت

(1)......علی بن اسباط سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ابو جعفر محمد تقی علیہ السلام میری طرف سے ہو کر گزرے تو میں نے ان کے سر اقدس سے لے کر ان کے پائے مبارک تک بغور دیکھا تاکہ مصر میں پہنچ کر اپنے اصحاب سے آپؑ کا پورا حلیہ بیان کروں گا مگر انہیں دیکھتے ہی میں گر پڑا اور دل میں کہا واقعاً اللہ تعالیٰ نے جس طرح نبوت کی علامات مقرر کی ہیں اسی طرح امامت کے لئے بھی کچھ علامات ہیں اللہ تعالیٰ حضرت یحییٰؑ کے لیے ارشاد فرماتا ہے وَآتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا (سورہ مریم آیت ۱۲) اور عام انبیاء کے لئے ارشاد فرماتا ہے وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً اور جب (یوسفؑ) اپنی جوانی کو پہنچے (سورہ یوسف ۲۲) ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ بچپن میں بھی نبوت و امامت عطا ہوتی ہے اور چالیس برس کے بعد بھی نبوت و امامت ملا کرتی ہے۔ (بصائر الدرجات، مناقب جلد ۴ ص ۳۸۹، ارشاد ص ۳۲۰، الکافی جلد ۱ ص ۳۹۴)

رگ فصد کی نشاندہی

(2)......حسین بن احمد تیمی سے روایت ہے کہ ابو جعفر ثانی امام محمد تقی علیہ السلام نے مامون کے زمانہ میں ایک فصد کھولنے والے کو بلایا اور اس سے کہا کہ رگ زاہر میں

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

فصد کھول دے اس نے کہا مولا یہ رگ تو مجھے معلوم نہیں کہ وہ کہاں کون سی ہے اور اس رگ کا کبھی میں نے نام نہیں سنا آپ علیہ السلام نے اس رگ کی نشاندہی فرمائی اور اس نے فصد کھولی۔ تو اس میں سے زرد رنگ کا پانی نکلا اور اتنا نکلا کہ پورا طشت بھر گیا پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا اب اس کو بند کر دو اور اس طشت کو خالی کر دو پھر دوسری رگ سے خون نکلوایا پھر فرمایا اس کو بھی باندھ دو جب اس نے رگ کو بھی باندھ دیا تو آپ علیہ السلام نے اس کو ایک دینار دینے کا حکم دیا اس فصاد نے ایک دینار لے لیا اور یوحنا بختشوع کے پاس آیا اور سارا قصہ بیان کیا اس نے کہا خدا کی قسم جب سے میں نے علم طب حاصل کیا اس رگ کا تو کبھی نام ہی نہیں سنا تھا لیکن یہاں فلاں نام کا اسقف ہے وہ بہت بوڑھا اور سن رسیدہ ہے چلو اس کے پاس چلتے ہیں شاید اس کو معلوم ہو یہ دونوں اسقف کے پاس گئے اور سارا قصہ بیان کیا وہ تھوڑی دیر گردن جھکا کر پوچھتا رہا اور اس کے بعد اس نے کہا ہو سکتا ہے کہ وہ شخص جس کی فصد تو نے کھولی ہے وہ نبی یا ذریت نبیؐ سے ہو۔

(3)...... قاسم بن عبد الرحمٰن جو زیدی مذہب تھا اس کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ بغداد گیا اور ابھی وہیں قیام تھا کہ ایک دن دیکھا کہ لوگ کسی کے استقبال کے لئے راستوں پر کھڑے ہوئے ہیں میں نے پوچھا کون آ رہا ہے؟ لوگوں نے کہا ابن رضاؑ تشریف لا رہے ہیں میں نے کہا اگر وہ آ رہے ہیں تو خدا کی قسم میں بھی انہیں دیکھوں گا (تھوڑی دیر میں) وہ ایک گھوڑے پر سوار نمودار ہوئے میں نے اپنے دل میں کہا کہ گروہ امامیہ پر اللہ کی لعنت جو یہ کہتا ہے کہ اللہ کی طرف سے ان کی اطاعت فرض

Presented by www.ziaraat.com

ہے ابھی میرے دل میں یہ بات آئی ہی تھی کہ ابو جعفر محمد تقی علیہ السّلام میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے قاسم بن عبدالرحمٰن اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗۤ اِنَّاۤ اِذًا لَّفِیْ ضَلٰلٍ وَّ سُعُرٍ کیا ہم اپنوں میں سے ایک بشر کی پیروی کریں تب تو ہم گمراہی اور دیوانگی میں ہوں گے۔ (سورہ قمر آیت ۲۴) میں نے کہا، خدا کی قسم یہ جادو گر معلوم ہوتے ہیں جونہی میرے دل میں یہ خیال آیا آپؑ پھر متوجہ ہوئے اور فرمایا ءَاُلْقِیَ الذِّكْرُ عَلَیْهِ مِنْۢ بَیْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ کیا ہمارے درمیان یہ ایک ہی رہ گیا تھا جس پر یہ ذکر نازل کیا گیا (نہیں) بلکہ یہ بڑا جھوٹا خود پسند ہے (سورہ قمر آیت ۲۵) راوی کا بیان ہے پھر میں بغداد سے نکلا تو اس حالت میں کہ ان کی امامت کا قائل ہو گیا تھا اور گواہی دیتا تھا کہ واقعاً یہ اللہ کی مخلوق پر اللہ کی طرف سے حجت ہیں اور میں ان کا معتقد ہو گیا۔

(4)......یحییٰ بن عمران سے روایت ہے کہ اہل رے کی ایک جماعت جو ہمارے اصحاب میں سے تھی امام محمد تقی علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس میں ایک شخص زیدیہ شامل ہو گیا تھا ان لوگوں نے اپنے اپنے مسائل دریافت فرمائے اسی اثناء میں آپؑ نے اپنے غلام سے فرمایا اس شخص کا ہاتھ پکڑ لو اور باہر نکال دو اس زیدی نے کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاَنَّكَ حُجَّةُ اللّٰهِ میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود اللہ کے سوا نہیں ہے اور محمدؐ اللہ کے رسولؐ ہیں اور آپؑ حجت خدا ہیں۔ (الخرائج والجرائح)

Presented by www.ziaraat.com

(5)......حیان بن نافع کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے علی ابن موسیٰ رضا علیہ السلام سے عرض کیا میں آپؑ پر قربان آپؑ کے بعد امام اور صاحب امر کون ہوگا؟ آپ نے فرمایا اے ابن نافع وہ ابھی اس دروازے سے تمہارے پاس آئے گا اور جس طرح میں اپنے بزرگوار کا وارث ہوا تھا اسی طرح وہ بھی ان سب چیزوں کا وارث ہوگا وہی میرے بعد حجت خدا ہوگا ابھی یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ محمدؑ بن علی تقی علیہ السلام آئے جب آپؑ نے مجھے دیکھا تو فرمایا اے ابن نافع میں تم سے ایک حدیث کیوں نہ بیان کر دوں سنو ہم گروہ ائمہ جب بطن مادر میں رہتے ہیں تو چالیس دن تک بطن مادر سے ہماری آواز سنائی دیتی ہے اور جب بطن مادر میں چار مہینے ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ہمارے سامنے سے روئے زمین کے تمام پردے اٹھا دیتا ہے اور پھر بارش کا ایک قطرہ خواہ مفید ہو خواہ مضر اس کی نگاہوں سے اوجھل نہیں ہوتا اب تمہارا یہ کہنا کہ اے ابوالحسنؑ آپ کے بعد حجت زمان و حجت عصر کون ہوگا؟ تو سنو جس کے متعلق ابوالحسنؑ نے بتایا وہی تم پر امام اور حجت ہوگا میں نے کہا پھر میں سب سے اسے تسلیم کراؤں گا۔ اس کے بعد ابوالحسن علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا اے ابن نافع اُن کو سلام کر و ان کا واجب اطاعت ہونے کا یقین کرو ان کی روح میری روح ہے اور میری روح رسول اللہ کی روح ہے۔

عصا کی گواہی

(6)......محمد بن ابی العلا سے روایت ہے کہ جب میں یحییٰ بن اکثم قاضی سامرہ سے علوم آل محمدؐ کے متعلق خوب بحث و مناظرہ اور گفتگو کر چکا تو اس کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ

ایک دن میں قبر نبیؐ کی زیارت کے لیے پہنچا تو دیکھا کہ محمدؑ بن علی الرضا بھی قبر نبیؐ کی زیارت کر رہے ہیں میرے ذہن میں چند مسائل تھے میں نے آپ علیہ السلام سے اس کے متعلق بحث کی اس کے بعد کہا میں آپؑ سے صرف ایک بات اور پوچھنا چاہتا ہوں اور اس کے پوچھنے میں مجھے کوئی شرم نہیں ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا میں تمہارے پوچھنے سے پہلے ہی بتا دوں کہ تم کیا پوچھنا چاہتے ہو تم یہ پوچھنا چاہتے ہو کہ امام زمانہ کون ہے میں نے کہا خدا کی قسم میں یہی پوچھنا چاہتا ہوں آپ علیہ السلام نے فرمایا وہ امام زمانہ میں ہوں میں نے کہا اس کی علامت کیا ہے؟ آپ علیہ السلام کے ہاتھ اس وقت میں ایک عصا تھا وہ عصا بول اٹھا کہ میرا یہ آقا ہی امام زمانہ ہے اور یہی حجتہ اللہ ہے۔ (الکافی جلد ص ۲۵۳ مناقب جلد ۴ ص ۳۹۳)

شک سے بچاؤ

(7)......ابو جعفر امام محمد تقی علیہ السلام کے غلام عسکر کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے اپنے دل میں کہا سبحان اللہ میرے مولا کا رنگ کس قدر زیادہ گندمی ہے ان کے جسم سے نور کی شعاعیں پھوٹ رہی ہیں عسکر کا بیان ہے کہ ابھی یہ خیال میرے دل میں آ ہی رہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ جسم طول و عرض میں بڑھنے لگا یہاں تک کہ پورا ایوان چھت تک بھر گیا اور چاروں طرف کی دیواروں تک پہنچ گیا پھر دیکھا کہ آپؑ کے جسم کا رنگ کالی رات کی مانند سیاہ ہو گیا پھر برف کی طرح سفید ہو گیا پھر سرخ ہو گیا پھر درخت کے پتوں کی طرح سرسبز ہو گیا اس کے بعد آپؑ کا جسم گھٹنے لگا اور گھٹتے گھٹتے اپنی اصلی حالت پر آ گیا اور آپؑ کے جسم کا رنگ بھی

Presented by www.ziaraat.com

جیسا پہلے تھا ویسا ہی ہو گیا پھر آپؑ نے مجھے پکار کر کہا اے عسکر تم لوگ شک کرتے ہو میں تمہیں آگاہ کرتا ہوں تم لوگوں کے اعتقاد میں ضعف آرہا ہے میں اسے قوی کر رہا ہوں خدا کی قسم ہم لوگوں کی حقیقی معرفت اسی کی ہو گی جس پر اللہ نے کرم فرمایا ہے اور اس کو ہماری ولایت کے اقرار کے لیے منتخب کر لیا ہے۔

الزام لگانے کی سزا

(8)......ابن اورویہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ معتصم نے اپنے وزراء کی ایک جماعت بلائی اور ان سے کہا کہ تم لوگ محمدؑ بن علیؑ کے خلاف جھوٹی گواہی دو اور لکھ دو کہ وہ خروج کا ارادہ رکھتے ہیں اس کے بعد اس نے آپؑ کو طلب کیا اور کہا تمہارا ارادہ ہم پر خروج کا ہے آپؑ نے فرمایا خدا کی قسم ایسا نہیں ہے معتصم نے کہا مگر فلاں فلاں گواہ ہیں ان لوگوں نے گواہی دی ہے اور کہا ہے کہ یہ تحریریں میں نے آپؑ کے بعض غلاموں سے حاصل کی ہیں وہ سب لوگ ایک بڑے کمرے میں جمع تھے آپ نے یہ جھوٹی گواہیاں سن کر دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور عرض کیا پروردگار یہ سب مجھ پر جھوٹ اور افترا پردازی کر رہے ہیں تو ان سے مواخذہ فرما راوی کا بیان ہے کہ ہم نے دیکھا کہ وہ کمرہ زلزلہ میں جھٹکے کھا رہا ہے اور وہاں سے جو اٹھنا چاہتا ہے وہ گر پڑتا ہے معتصم یہ دیکھ کر بہت گھبرایا اور کہنے لگا اے فرزند رسولؐ میں نے جو کچھ کہا ہے اس سے توبہ کرتا ہوں دعا کیجیے کہ زلزلہ ٹھہر جائے آپؑ نے فرمایا پروردگار اس کمرہ کو ساکن کر دے تو خوب جانتا ہے کہ یہ سب میرے اور تیرے دشمن ہیں اور زلزلہ موقوف ہو گیا

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

بکری کی برآمدگی

(9)......علی بن جریر سے روایت ہے کہ میں ایک مرتبہ ابو جعفر محمد تقی بن امام رضا علیہ السّلام کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ آپؑ کی کسی کنیز کی بکری گم ہو گئی لوگ اس کے پڑوسی کو پکڑ لائے اور کہنے لگے تم لوگوں نے بکری چرائی ہے ابو جعفر محمد تقی علیہ السّلام نے فرمایا تم پر وائے ہو میرے اس پڑوسی بیچارے کو چھوڑ دو اس نے بکری نہیں چرائی ہے بلکہ بکری فلاں کے گھر میں ہے لوگ اس کے گھر پہنچے اس کے گھر میں بکری مل گئی اب لوگوں نے اس غریب کو پکڑ لیا اور اسے مارا پیٹا اور کپڑے پھاڑ دیئے وہ بیچارہ قسمیں کھا رہا تھا کہ میں نے بکری نہیں چرائی ہے مگر وہ لوگ اس کو پکڑ کر حضرت ابو جعفر محمد تقیؑ کے پاس لائے آپؑ نے فرمایا تم پر وائے ہو تم نے اس بیچارے پر ظلم کیا یہ بکری خود اس کے گھر میں گھس گئی تھی اس کو معلوم نہ تھا اس کے بعد آپؑ نے اس کو اپنے پاس بلایا لوگوں نے اس کو پیٹا تھا اور اس کے کپڑے پھاڑ دیئے تھے اس کے بدلے میں آپؑ نے اسے کچھ رقم دے کر راضی کیا۔ (الخرائج والجرائح)

صدقے کا صلہ

(10)......قاسم بن محسن کا بیان ہے کہ میں مکہ اور مدینہ کے درمیان سفر میں تھا کہ ایک اعرابی ضعیف الحال میری طرف سے ہو کر گزرا اور مجھ سے سوال کیا مجھے اس پر ترس آیا میں نے ایک روٹی نکال کر اس کو دے دی وہ چلا گیا تو ایک بگولہ آیا اور میرے سر سے میرا عمامہ اڑا لے گیا مجھے معلوم نہ ہوا کہ وہ کیسے اڑا اور کہاں گیا اب جب میں

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

مدینہ پہنچا تو ابو جعفر محمد تقی بن امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا آپؑ نے فرمایا اے ابو القاسم راستہ میں تمہارا عمامہ اڑ گیا؟ میں نے عرض کیا جی ہاں آپؑ نے غلام کو آواز دی اے غلام وہ عمامہ نکال لاؤ وہ غلام گیا اور میرا وہ عمامہ نکال لایا میں نے عرض کیا اے فرزند رسولؐ یہ عمامہ آپؑ تک کیسے پہنچ گیا؟ آپؑ نے فرمایا تم نے اس اعرابی پر تصدق کیا تھا اس کے شکریہ میں اللہ نے تمہارا عمامہ واپس کر دیا اور اللہ کبھی کسی نیکی کرنے والے کے اجر کو ضائع نہیں کرتا۔ (الخرائج والجرائح)

علم الافکار

(11)...... محمد بن اورمہ نے حسین مکاری سے روایت کی ہے کہ ایک دفعہ بغداد میں ابو جعفر محمد تقی علیہ السلام کی حالت کو دیکھ کر میں نے دل میں کہا اب یہ اپنے وطن کبھی واپس نہ جائیں گے آپؑ نے تھوڑی دیر اپنی گردن جھکائی پھر آپؑ کا رنگ زرد ہو گیا اور فرمایا اے حسین سنو حرم رسولؐ میں جو کی روٹی اور تھوڑا سا نمک بدرجہ بہتر اس حال سے جو تم دیکھ رہے ہو۔ (مختار الخرائج والجرائح ص ۲۰۸)

(12)...... محمد بن علی ہاشمی سے روایت ہے کہ جس شب ابو جعفر محمد تقی علیہ السلام کا عقد بنت مامون سے ہوا اسی کی صبح میں آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے اس شب کے ابتدائی حصہ میں ایک دوا کھائی تھی اور صبح کے وقت سب سے پہلے میں آپؑ کی خدمت میں پہنچا مجھے پیاس لگی ہوئی تھی اور پانی مانگنا مجھے اچھا نہ معلوم ہوا، آپؑ نے ایک نظر میری طرف دیکھا اور فرمایا میرا خیال ہے کہ تم پیاسے ہو؟ میں نے عرض کیا، جی ہاں فرمایا اے غلام پانی لاؤ۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ

Presented by www.ziaraat.com

لوگ اس وقت پانی میں زہر ڈال کر آپؑ کو پلائیں۔اس سے مجھ کو بڑی تشویش لاحق ہوئی اُدھر غلام پانی لے کر آیا آپؑ مسکرائے آپؑ نے پانی پیا پھر مجھے دیا اور میں نے بھی پیا میں کافی دیر تک آپؑ کے پاس رہا پھر پیاس محسوس ہوئی آپؑ نے پھر پانی طلب کیا غلام پھر پانی لایا آپؑ نے پانی نوش فرمایا پھر مجھے پلایا اور مسکرائے۔محمد بن حمزہ کا بیان ہے کہ مجھ سے محمد بن علی ہاشمی نے کہا کہ خدا کی قسم اس وقت مجھے خیال ہوا کہ رافضیوں کے قول کے مطابق یقیناً ابوجعفر محمد تقی علیہ السلام لوگوں کے دل کی بات جانتے تھے۔(ارشاد مفید ص ۳۰۶،۳۰۵)

(13)......اہل مدینہ میں سے ایک شخص نے مطرفی سے روایت کی ہے کہ علی بن موسیٰ رضا علیہ السلام کی شہادت ہوگئی اور میرے ان پر چار ہزار درہم قرض تھے اور یہ بات میرے اور ان کے علاوہ کسی اور کو معلوم نہ تھی ابوجعفر محمد تقی علیہ السلام نے میرے پاس آدمی بھیجا کہ کل تم مجھ سے آکر ملو میں حاضر خدمت ہوا آپؑ نے فرمایا کہ علی ابن موسیٰ رضا علیہ السلام نے رحلت پائی اور تمہارے ان پر چار ہزار درہم قرض ہیں میں نے کہا جی ہاں آپؑ نے اپنے مصلّے کا گوشہ اٹھایا تو اس کے نیچے بہت سے دینار رکھے ہوئے تھے آپؑ نے وہ سب مجھے دے دیئے ان سب دیناروں کی قیمت اس وقت چار ہزار درہم تھی۔(ارشاد مفید ص ۳۱۶،الخرائج والجرائح)

ہاتھ کی حد

(14)......زرقان جو ابن ابی داؤد کا مصاحب اور اس کا بڑا گہرا دوست تھا اس کا بیان ہے کہ ایک دن ابن ابی داؤد معتصم کے پاس آیا وہ بہت مغموم و محزون تھا میں نے

Presented by www.ziaraat.com

پوچھا کیا بات ہے؟ اس نے جواب دیا آج تو میرے دل میں یہ بات آئی کہ کاش میں آج سے ۲۰ سال پہلے ہی مر گیا ہوتا میں نے پوچھا کیوں؟ اس نے کہا آج امیر المومنین کے سامنے اس کالے ابو جعفر محمد تقی بن علی بن موسیٰ نے مجھے بہت ذلیل کیا میں نے کہا بات کیا ہوئی؟ اس نے کہا ایک چور نے اپنی چوری کا اقرار کر لیا اور امیر المومنین سے درخواست کی کہ اس پر حد جاری کر کے اس کی تطہیر کر دی جائے تو اس کے لئے دربار میں تمام فقہا جمع کیے گئے جس میں ابو جعفر محمد تقی بن علی رضاؑ بھی آئے امیر المومنین نے ہم لوگوں سے پوچھا کہ اس چور کا ہاتھ کہاں سے کاٹا جائے؟ میں نے کہا کلائی سے' امیر المومنین نے پوچھا اس کی دلیل کیا ہے؟ میں نے کہا اس لئے کہ ید (ہاتھ) کا اطلاق انگلیوں اور ہتھیلی پر کلائی تک ہوتا ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ تیمم کے متعلق فرماتا ہے کہ فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ اور ساری امت کا اس پر اتفاق ہے کہ یہاں اس سے مراد کلائی ہے۔ دوسرے فقہا نے کہا نہیں بلکہ اس کا ہاتھ کہنی سے کاٹنا واجب ہے امیر المومنین نے پوچھا اس کی تمہارے پاس کیا دلیل ہے؟ لوگوں نے کہا دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ وضو کے متعلق ارشاد فرماتا ہے کہ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ یعنی وضو میں ہاتھ کہنی تک دھوؤ یہ اس امر کی دلیل ہے کہ ید (ہاتھ) کی حد کہنی تک ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد معتصم محمد تقی بن علی رضا علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا اے ابو جعفر تم اس مسئلہ کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ آپؑ نے فرمایا اے امیر المومنین فقہاء امت اپنی اپنی رائے تو پیش کر ہی چکے مجھے چھوڑیں ان لوگوں کی گفتگو کے بعد میری کیا ضرورت ہے؟ معتصم نے کہا

Presented by www.ziaraat.com

تمہیں یہ بتاؤ تمہاری کیا رائے ہے؟ آپؑ نے فرمایا امیر المومنین مجھے معاف رکھیں تو بہتر ہے معتصم نے کہا نہیں تمہیں خدا کی قسم یہ بتاؤ کہ تمہاری کیا رائے ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا خیر جب آپ علیہ السلام نے اللہ کی قسم دے دی ہے تو اب سنیں کہ ان سب نے غلطی کی ہے اور سنت کے خلاف فتویٰ دیا ہے اس لئے کہ صرف انگلیوں کو جڑ سے قطع کرنا واجب ہے۔

ہتھیلی چھوڑ دی جائے گی معتصم نے کہا اس پر دلیل کیا ہے؟ آپؑ نے فرمایا اس پر رسولؐ اللہ کا یہ قول دلیل ہے آپؐ نے فرمایا سجدہ سات اعضا سے ہوتا ہے' پیشانی دونوں ہاتھ' دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کے انگوٹھے اب اگر ہاتھ کو کلائی سے کاٹ دیا گیا یا کہنی سے قطع کر دیا گیا تو وہ ہاتھ ہی باقی نہ رہے گا جس سے سجدہ ہو سکے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰہِ سجدے کی جگہیں اللہ کے لیے ہیں اور اس سے مراد بھی سات اعضاء ہیں جس سے سجدہ کیا جاتا ہے فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰہِ اَحَدًا ان ساتوں اعضاء کے ساتھ اللہ کے سجدے میں کسی اور کو شریک نہ کرو لہٰذا جو چیز اللہ کے لیے ہے وہ قطع نہیں کی جائے گی۔ راوی کا بیان ہے کہ یہ سن کر معتصم ششدر و حیران ہو گیا اور اس کو کلائی سے نہیں بلکہ انگلیوں کی جڑ سے کاٹنے کا حکم دیا ہے۔ ابن ابی داؤد کا بیان ہے کہ یہ دیکھ کر تو مجھ پر قیامت ٹوٹ پڑی اور دل میں کہا کاش میں اس سے پہلے ہی مر چکا ہوتا (اور یہ ذلالت نہ دیکھنی پڑتی) زرقان کا بیان ہے کہ پھر مجھے ابن ابی داؤد نے بتایا کہ اس کے بعد میں تیسرے دن معتصم کے پاس گیا اور عرض کیا یا امیر المومنین آپ کو ایک نصیحت کرنی مجھ پر واجب ہے اور میں جانتا ہوں جو کچھ

Presented by www.ziaraat.com

میں کہوں گا اس کے نتیجہ میں میں جہنم میں جاؤں گا۔ معتصم نے پوچھا وہ کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا جب امیر المومنین کسی دینی مسئلہ کے متعلق اپنے دربار میں علماء و فقہائے امت کو جمع فرماتے اور فتوی دریافت کرتے ہیں اور وہ لوگ اپنا فتوی دے دیتے ہیں اور دربار میں امیر المومنین کا خاندان، امیر المومنین کے سرداران فوج امیر المومنین کے وزراء امیر المومنین کے کاتبین سب موجود رہتے ہیں اور پس درسے وہ لوگ یہ تمام باتیں سن لیتے ہیں پھر امیر المومنین ان تمام علماء وفقہا کے قول کو ترک کر کے ایک ایسے شخص کے قول کو اختیار کرتے ہیں کہ اس امت کے بہت سے لوگ اس کی امامت کے قائل ہیں اور اس امر کے دعویدار ہیں کہ امیر المومنین سے زیادہ اس خلافت کا مستحق یہ شخص ہے پھر اس کے باوجود امیر المومنین تمام فقہاء کے فتوؤں کو چھوڑ کر اس شخص کے فتوی پر عمل کرتے ہیں۔

راوی کا بیان ہے کہ یہ سن کر معتصم کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور جس چیز کی طرف میں نے متنبہ کیا تھا وہ متنبہ ہو گیا اور کہنے لگا تم نے بڑی اچھی نصیحت کی اللہ تمہیں جزائے خیر دے۔ اس کے بعد معتصم نے چوتھے دن اپنے کاتبوں اور وزیروں میں سے فلاں کو حکم دیا کہ تم ابو جعفر محمد تقیؑ کو اپنے گھر دعوت دے دو اس نے دعوت دی تو آپؑ نے اس کے قبول کرنے سے انکار کیا اور فرمایا تمہیں معلوم ہے کہ میں تم لوگوں کی مجلسوں میں شریک نہیں ہوتا اس نے کہا ہمارے یہاں کوئی نشست یا مجلس وغیرہ نہیں ہے ہم نے تو آپؑ کو کھانے کی دعوت دی ہے اگر آپؑ تشریف لا کر ہمارے گھر قدم رکھیں تو آپؑ کا آنا ہمارے لیے باعثِ برکت ہو گا خلیفہ کے فلاں فلاں وزیر بھی

www.ziaraat.com Sakeena-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

آپؑ سے ملنا چاہتے ہیں الغرض آپؑ تشریف لے گئے جب آپؑ نے کھانا نوش فرمایا تو فوراً محسوس کر لیا کہ اس میں زہر ملا ہوا ہے آپؑ نے حکم دیا کہ میری سواری لائی جائے صاحب خانہ نے کہا جلدی کیا ہے، تھوڑی دیر اور قیام کریں آپؑ نے فرمایا کہ تمہارے گھر سے میرا چلا جانا ہی تمہارے لئے بہتر ہے اس کے بعد ایک دن اور ایک رات، آپؑ کو اس کی شدید تکلیف رہی اور اسی تکلیف میں آپؑ نے شہادت پائی۔

امامؑ کی رسوائی کیلئے متوکل کا منصوبہ

(15)......یعقوب بن یاسر سے روایت ہے کہ متوکل اکثر کہا کرتا تھا ستم گر لوگوں پر وائے ہو میں ابن رضاؑ (ابو جعفر محمد تقی علیہ السلام) کے معاملہ سے بے حد پریشان ہوں میں نے بہت کوشش کی وہ ہمارے ندیم و مصاحب بن جائیں اور ہمارے ساتھ ناؤ نوش میں شریک رہیں مگر انہوں نے انکار کر دیا میں نے کوشش کی کہ کم از کم ایک ہی مرتبہ ہمیں اس کا موقع ملے مگر ایک مرتبہ بھی اس کا موقع نہیں ملا یہ سن کر حاضرین مجلس میں سے ایک شخص نے کہا اگر ابن رضاؑ (امام محمد تقی علیہ السلام) ایک مرتبہ بھی اس کا موقع نہیں دیتے تو فکر کی کیا بات ہے ان کے بھائی موسیٰ کو بلا لو۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد متوکل نے حکم دیا کہ لکھ بھیجو کہ موسیٰ کو بہت عزت و احترام کے ساتھ یہاں بھیجا جائے غرض جب وہ آئے تو متوکل نے حکم دیا کہ تمام بنی ہاشم اور سرداران لشکر اور تمام مسلمان اس کا استقبال کریں گے اور اگر انہوں نے ایسا کر دکھایا تو انہیں ایک جاگیر دے دی جائے گی اور اس جاگیر میں ان کے لئے ایک مکان تعمیر کر دیا جائے گا اور ان کے گرد شرابی وغیرہ جمع کر دیئے جائیں گے انہیں بہت زیادہ انعام و اکرام

www.ziaraat.com
Sibtain-e-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

دیئے جائیں گے نیز ان کے لئے ایک ایسا گھر بھی بنا دیا جائے گا جو اس لائق ہو کہ اس میں جا کر ان سے ملاقات کی جا سکے۔ غرض جب موسیٰ مدینہ سے بغداد پہنچے تو ابوالحسن (امام محمد تقی علیہ السلام) نے قنطرہ وصیف کے مقام پر پہنچ کر ان سے ملاقات کی انہیں سلام کیا اور کہا دیکھئے اس شخص نے آپؑ کو اس لئے بلایا ہے تا کہ آپ کو رسوا اور بدنام کرے۔ موسیٰ نے جواب دیا اب میں کیا کر سکتا ہوں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا دیکھو اپنے رب کی نافرمانی کر کے اپنی قدر و منزلت کو نہ گھٹاؤ اور ایسا کام نہ کرو جو تمہیں رسوا اور بدنام کر دے اس لئے کہ اس نے تمہیں بلایا ہی اس وجہ سے ہے کہ تمہاری عزت خاک میں ملا دے مگر موسیٰ آپؑ کی بات ماننے سے انکار ہی کرتے رہے آپؑ نے ہر چند نصیحت کی ہر طرح سمجھایا مگر وہ اپنی بات پر اڑے رہے جب آپ علیہ السلام نے دیکھا کہ موسیٰ کوئی بات ماننے کے لیے تیار نہیں تو فرمایا اچھا تو پھر سن لو جس مجلس میں وہ تم سے ملنا چاہتا ہے وہ مجلس تمہیں اور اسے تا ابد نصیب نہ ہوگی۔ راوی کا بیان ہے کہ موسیٰ بغداد میں تین سال مقیم رہے اور ہر روز صبح سویرے وہ متوکل کے دروازے پر پہنچتے تو کبھی کہا جاتا امیر المومنین آج بہت مشغول ہیں کبھی کہا جاتا ہے کہ اس وقت نشہ میں ہیں کبھی کہہ دیا جاتا کہ دوا پی ہے آرام کر رہے ہیں غرض کہ اس طرح تین سال گزر گئے یہاں تک کہ متوکل کو قتل کر دیا گیا اس طرح موسیٰ اور مجلسِ شراب ایک جگہ جمع نہ ہو سکے۔

بدکردار باپ کی خدمت

(16)...... بکر بن صالح سے روایت ہے کہ میرے ایک داماد نے ابوجعفر ثانی امام محمد

Presented by www.ziaraat.com

تقی علیہ السلام کو خط لکھا کہ میرا باپ بہت خبیث اور ناصبی ہے میں اس کی طرف سے بہت سختیاں برداشت کر رہا ہوں میں آپ پر قربان اگر مناسب ہو تو میرے لئے دعا فرمائیں اس کے علاوہ آپ کی کیا رائے ہے میں اس کے سامنے کھل جاؤں یا اس کی دلجوئی میں لگا رہا ہوں؟ آپ نے اس کے جواب میں تحریر فرمایا کہ جو کچھ تم نے اپنے خط میں اپنے باپ کے متعلق لکھا اس سے مطلع ہوا میں انشاءاللہ تمہارے حق میں دعا کرنا نہ چھوڑوں گا اور اس کے سامنے کھل جانے سے بہتر یہ ہے کہ تم اس کی دلجوئی سے کام لو اس لئے کہ سختی کے بعد آسانی ہوتی ہے صبر کرو پرہیزگاروں کا انجام اچھا ہوتا ہے جس سے تم تولی رکھتے ہو اللہ تمہیں اس بات پر ثابت قدم رکھے ہم لوگ اور تم لوگ سب کے سب اللہ کی امانت ہیں وہ اس کو ضائع نہیں ہونے دے گا بکر کا کہنا ہے کہ پھر اللہ نے اس کے باپ کو دل کو نرم کر دیا اب وہ کسی معاملہ میں مخالفت نہیں کرتا۔

طی الارض کا واقعہ

(17)......علی بن خالد سے روایت ہے جو زیدیہ فرقہ سے تعلق رکھتا تھا اس کا بیان ہے کہ میں مقام عسکر (سامرہ) میں تھا مجھے اطلاع ملی کہ یہاں ایک قیدی ہے جس کو ملک شام سے گرفتار کر کے یہاں لایا گیا ہے لوگ کہتے ہیں کہ اسے دعویٰ نبوت تھا علی بن خالد کا بیان ہے کہ میں وہاں کے پہرہ داروں اور سرداروں کے ذریعہ اس شخص تک پہنچا تو دیکھا کہ وہ شخص کوئی دیوانہ نہیں بلکہ صاحب فہم و عقل ہے میں نے اس سے پوچھا تمہارا قصہ اور معاملہ کیا ہے؟ اس نے بتایا کہ میں شام کا رہنے والا ہوں اور مقام راس الحسینؑ پر عبادت کرتا تھا ایک دن میں مشغول عبادت تھا کہ ایک شخص آیا اس نے

www.ziaraat.com
Sadeer-e-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

کہا اٹھو اور میرے ساتھ چلو ہم چند ہی قدم چلنے کے بعد ہم مسجد کوفہ میں پہنچ گئے اس شخص نے مجھ سے پوچھا کیا تم اس جگہ کو پہچانتے ہو میں نے کہا ہاں یہ مسجد کوفہ ہے اس کے بعد ہم دونوں نے وہاں نماز ادا کی اور آگے روانہ ہوئے ابھی چند ہی قدم چلے تھے کہ مدینہ میں مسجد نبوی کے اندر پہنچ گئے اس مقام پر بھی ہم دونوں نے نماز پڑھی اور چند قدم آگے بڑھے تو مکہ پہنچ گئے۔ یہاں پر ہم نے مناسک حج ادا کیے اس کے بعد دوبارہ روانہ ہوئے تو واپس اپنے مقام پر شام میں راس الحسین علیہ السلام پر تھے مجھے وہاں پہنچا کر وہ شخص غائب ہو گیا۔ دوسرے سال جب حج کا موسم آیا تو وہ شخص پھر آیا اور مجھے حسب سابق اپنے ہمراہ لے گیا اور تمام زیارت و مناسک و حج وغیرہ کرا کے مجھے واپس شام پہنچایا گیا جب واپس جانے لگا تو میں نے کہا آپ کو اس ذات کا واسطہ کہ جس نے آپ کو یہ قدرت و کرامت عطا کی ہے یہ بتایئے کہ آپ کون ہیں؟ یہ سن کر آپ دیر تک گردن جھکائے کھڑے رہے پھر میری طرف دیکھا اور کہا کہ میں محمد بن علی بن موسیٰ بن جعفر ہوں

بصارت پلٹ آئی

(18)......محمد بن میمون کا بیان ہے کہ میں امام رضا علیہ السلام کے ساتھ مکہ میں آپ کے خراسان تشریف لے جانے سے پہلے موجود تھا میں نے آپ سے عرض کیا کہ میرا ارادہ مدینہ جانے کا ہے اگر آپ نے کوئی خط اپنے فرزند ابو جعفر محمد تقی کو دینا ہو تو مجھے دے دیں میں پہنچا دوں گا یہ سن کر آپ نے تبسم فرمایا اور خط لکھا میں اسے لے کر مدینہ پہنچا اور دروازے پر پہنچ کر دستک دی ابو جعفر محمد تقی علیہ السلام کا خادم باہر

Presented by www.ziaraat.com

نکلا اور آپؑ کے گھوارے کے پاس لے گیا میں نے وہ خط آپؑ کو پیش کیا آپؑ نے موفق خادم سے کہا لفافہ چاک کرو اور خط نکالو اس نے لفافہ چاک کر کے خط نکالا آپ علیہ السلام نے ایک نظر اس پر ڈالی پھر مجھ سے فرمایا اے محمد تمہاری آنکھ کا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا فرزندِ رسول میری آنکھ جاتی رہی ہے جیسا کہ آپؑ بھی دیکھ رہے ہیں راوی کا بیان ہے آپ علیہ السلام نے ہاتھ بڑھایا اور میری آنکھوں پر مسح کر دیا اور میری بصارت پلٹ آئی میں نے آپ علیہ السلام کے ہاتھوں اور پاؤں کو بوسہ دیا اور واپس ہوا۔ (مختار الخرائج والجرائح ص ۲۰۷)

آپؑ کے ہاتھ سے گھٹنوں کا درد ختم

(19)......ابوبکر بن اسماعیل کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ ابوجعفر محمد تقی بن امام رضا علیہ السلام سے عرض کیا کہ میری ایک کنیز ہے جو ریاحی مرض میں مبتلا ہے آپؑ نے فرمایا اس کو میرے پاس لاؤ میں اس کو لے کر آپؑ کی خدمت میں پہنچا تو آپؑ نے فرمایا اے کنیز تجھے کیا شکایت ہے اس نے عرض کیا میرے گھٹنوں میں ریاحی درد ہے آپؑ نے اپنے ہاتھوں سے اس کے گھٹنوں کو کپڑے کے اوپر سے مس کیا وہ کنیز فوراً اچھی ہوگئی پھر اس کے بعد اس کے گھٹنوں میں کبھی درد نہ ہوا۔

سانس کی بیماری ختم

(20)......محمد بن عمیر بن واقد رازی سے روایت ہے کہ میں ابوجعفر محمد تقی علیہ السلام کی خدمت میں اپنے بھائی کو لے کر گیا اسے سانس کی شکایت تھی اس نے آپؑ سے

Presented by www.ziaraat.com

اپنی شکایت بیان کی آپؑ نے فرمایا جاؤ اللہ تمہاری شکایت دور کردے گا اب جب ہم لوگ آپؑ کے پاس سے واپس ہوئے تو وہ صحت یاب ہو چکا تھا پھر اس کے بعد اس نے کو یہ شکایت مرتے دم تک نہیں ہوئی۔ محمد بن عمر کا بیان ہے کہ میری کمر میں ہر ہفتہ درد ہو جایا کرتا تھا اور یہ درد کچھ دنوں سے شدت اختیار کر چکا تھا میں نے ابو جعفر محمد تقی علیہ السلام سے عرض کیا کہ آپؑ دعا کریں یہ تکلیف دور ہو جائے آپؑ نے فرمایا جاؤ اللہ نے تمہاری یہ تکلیف دور کردی اس کے بعد پھر وہ تکلیف مجھے اب تک نہیں ہوئی

سونے کی ڈلی

(21)......اسماعیل بن عباس ہاشمی سے روایت ہے کہ میں ایک مرتبہ عید کے دن ابو جعفر محمد تقی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ علیہ السلام سے تنگی معاش کی شکایت کی تو آپ علیہ السلام نے اپنے مصلیٰ کا ایک گوشہ اٹھایا اور مٹی کے اندر سے سونے کی ایک ڈلی نکالی اور مجھے دی میں اسے بازار لے کر گیا تو وہ وزن میں سولہ مثقال تھی۔ (مختار الخرائج والجرائح ص ۲۰۹)

تبرکات رسولؐ خدا

(22)......بکر بن صالح نے محمد بن فضیل صیرفی سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے امام ابو جعفر محمد تقی علیہ السلام کی خدمت میں ایک خط لکھا اور اس کے آخر میں یہ بھی تحریر کیا کہ: بتائیے کیا آپؑ کے پاس سلاح رسولؐ ہیں؟ خط تو لکھ لیا مگر اس کو بھیجنا بھول گیا (وہ میرے پاس ہی پڑا رہ گیا) تو آپؑ نے مجھے خط تحریر فرمایا۔ اس

Presented by www.ziaraat.com

میں ضروری امور تحریر فرمائے پھر آخر میں آپؑ نے تحریر کیا کہ ہاں میرے پاس رسولؐ کے اسلحے ہیں اور وہ تبرکات ہم لوگوں میں ایسے ہی ہیں جیسے بنی اسرائیل میں تابوت سکینہ تھا ہم لوگ جدھر جاتے ہیں وہ بھی ہمارے ساتھ جاتا ہے اور یہ تبرکات ہر امام کے پاس رہتے ہیں۔ نیز میں مکہ میں تھا مگر اپنے دل میں ایسی بات چھپائے ہوئے تھا جسے اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا تھا۔ جب میں مدینہ پہنچا اور آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوا آپؑ نے ایک نظر میری طرف دیکھا اور فرمایا۔ جو کچھ تمہارے دل میں ہے اس سے خدا کی پناہ چاہتا ہوں۔ بکر بن صالح نے محمد بن فضیل سے پوچھا وہ کیا بات ہے، اس نے کہا میں وہ بات کسی کو نہ بتاؤں گا۔ نیز راوی کا بیان ہے کہ میرے ایک پاؤں میں (عرق مدنی) ایک مرض پیدا ہو گیا اس سے پہلے آپؑ نے مجھ سے کہا تھا کہ تمہیں یہ مرض ہو گا اسے برداشت کرنا اگر میرے شیعوں میں سے جس کو یہ مرض پیدا ہوا اور وہ برداشت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے نام ایک ہزار شہیدوں کا ثواب لکھ دے گا۔ جب میں بطن مرو (ایک مقام) میں پہنچا تو میرے پاؤں میں یہ مرض پیدا ہو گیا اور کئی ماہ اس کی تکلیف رہی دوسرے سال میں نے حج کیا اور آپؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا مولا میں آپؑ پر قربان میرے پاؤں پر کچھ پڑھ کر دم کر دیجئے اس میں بہت درد ہے آپؑ نے فرمایا کوئی حرج نہیں مجھے وہ پاؤں دکھاؤ جو صحیح ہے میں نے وہ پاؤں دکھایا آپؑ نے اس پر کچھ پڑھ کر دم کر دیا جب آپؑ کے پاس سے اٹھا تو اس پاؤں میں بھی درد شروع ہو گیا میں نے دل میں کہا آپؑ نے تو اس سے پہلے ران پر دعا دم فرمائی تھی مگر بعد میں وہ بھی صحیح ہو گیا۔

Presented by www.ziaraat.com

بہرہ پن ختم ہو گیا

(23)......ابو مسلمہ کا بیان ہے کہ میں ابو جعفر محمد تقی علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہوا میں بہت گراں گوش اور بہرہ تھا، میں نے آپؑ سے اپنا حال بیان کیا آپؑ نے مجھے قریب بلایا اور اپنا دست مبارک میرے کانوں پر مس کر کے فرمایا اب سنو اور اچھی طرح سنو، راوی کا بیان ہے کہ جب سے آپؑ نے دُعا فرمائی میں لوگوں کی خفیف سے خفیف تر آواز بھی سننے لگا۔

پھل لگ گیے

(24)......روایت ہے کہ ایک دفعہ جب ابو جعفر محمد تقی علیہ السّلام کوفہ کی گلیوں سے گزرے تو دار مسیب کے قریب اترے اس کے صحن میں جنگلی بیر کا ایک درخت تھا جس میں کبھی پھل نہ آتے تھے آپؑ نے ایک برتن میں وضو کے لیے پانی منگوایا اور اس بیر کی جڑ کے پاس بیٹھ کر وضو فرمایا اور لوگوں کے ساتھ نمازِ مغرب وعشاء پڑھی اور دو دفعہ شکر کا سجدہ بجالائے، پھر وہاں سے اٹھے اور اس بیر کے درخت کے پاس آئے تو لوگوں نے دیکھا کہ اس میں بہترین پھل آ گئے۔ یہ دیکھ کر لوگوں کو بڑا تعجب ہوا اور اسے چکھا تو وہ بہت شیریں تھے اور اس میں بیج نہ تھے۔ بہر حال لوگوں نے آپؑ کو رخصت کیا اور آپؑ مدینہ تشریف لائے۔ شیخ مفید علیہ الرحمتہ کا بیان ہے کہ میں نے بھی اس درخت کے پھل کھائے واقعا اس میں گٹھلی (بیج) نہ تھی۔

(25)......عمارہ بن زید سے روایت ہے کہ میں نے ایک مرتبہ دیکھا کہ امام محمد تقی

Presented by www.ziaraat.com

بن علی رضاؑ کے سامنے ایک چینی کا پیالہ رکھا ہوا تھا ہ آپؑ نے فرمایا: اے عمارہ میں تمہیں اس سے ایک چیز دکھاؤں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں، آپؑ نے اس پیالہ پر اپنا ہاتھ رکھا وہ پگھل کر پانی ہو گیا۔ آپؑ نے اس کو پھر ایک پیالے میں جمع کیا اور پھر اسے اپنے ہاتھ سے مس کیا پھر وہ پیالہ جیسا پہلے تھا ویسا ہی ہو گیا۔ آپؑ نے فرمایا دیکھو قدرت امام ایسی ہونی چاہیے۔

O......ذکریا بن آدم سے روایت ہے کہ میں ایک مرتبہ امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تھا کہ ابو جعفر امام محمد تقی علیہ السلام تشریف لائے۔ اس وقت آپؑ کا سن مبارک چار سال سے بھی کم تھا۔ آپؑ نے آ کر اپنا ہاتھ زمین پر مارا اور چہرہ آسمان کی طرف بلند فرمایا اور دیر تک کچھ سوچتے رہے۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: اے فرزند کیا سوچ رہے ہو؟ آپؑ نے فرمایا میں یہ سوچ رہا ہوں کہ میری جدہ ماجدہ پر کیسے کیسے مظالم ہوئے خدا کی قسم جی چاہتا ہے کہ میں ان ظالم لوگوں کو نکالوں، انہیں جلاؤں اور ان کی راکھ سمندر میں بہا دوں۔ امام رضا علیہ السلام نے ان کو اپنے قریب بلایا ان کی پیشانی کو بوسہ دیا اور فرمایا میرے ماں باپ تم پر قربان واقعا تم ہی امامت کے اہل ہو۔

روزانہ کا معمول

(26)......ہمارے اصحاب میں سے ایک بزرگ جن کا نام عبداللہ بن زرین تھا ان کا بیان ہے کہ میں قبر رسولؐ اللہ پر مجاور تھا۔ ابو جعفر محمد تقی علیہ السلام کا دستور تھا کہ وہ روزانہ زوال کے وقت مسجد رسولؐ میں تشریف لاتے اور مسجد کے باہر چٹان کے پاس

Presented by www.ziaraat.com

سواری سے اُترتے وہاں سے سیدھے قبر رسولؐ تک آتے اور وہاں سے پھر بیت فاطمہؑ تک جاتے۔ وہاں نعلین مبارک اتارتے اور کھڑے ہو کر نماز پڑھتے۔ ایک دن میرے جی میں آیا کہ جب آپؑ اپنی سواری سے اتریں گے میں بڑھ کر آپؑ کے پاؤں کی خاک اٹھالوں گا۔ اسی ارادہ سے میں وہاں جا کر بیٹھ گیا اور آپ کی آمد کا انتظار کرنے لگا۔ جب زوال کا وقت آیا تو آپؑ اپنی سواری پر تشریف لائے اور وہاں نہیں اترے جہاں ہر روز اترا کرتے تھے اور آگے بڑھ گئے اس چٹائی پر اترے جو دروازہ مسجد پر بچھی۔ پھر وہاں سے سیدھے مسجد میں داخل ہوگئے۔ اور پھر قبر رسولؐ خدا کو سلام کیا اور وہاں سے آگے بڑھ کر آہستہ آہستہ چلتے ہوئے جب اس مقام پر پہنچے جہاں روزانہ نماز پڑھتے تھے آپ نے اپنا یہ روزانہ کا معمول بدل لیا میں نے دل میں سوچا اچھا جب آپؑ اپنا نعلین مبارک اتار کر چلیں گے تو وہاں آپ کے پاؤں کے نیچے کے سنگریزے اٹھالوں گا مگر دوسرے دن جب زوال کے وقت تشریف لائے تو چٹائی پر سواری سے اترے قبر رسولؐ پر پہنچے وہاں سلام کیا پھر اس مقام پر پہنچے جہاں نماز پڑھا کرتے تھے آپؑ نے نعلین مبارک نہیں اُتاری اور اس کے بعد چند دنوں تک آپؑ کا یہی معمول رہا۔ میں نے اپنے دل میں کہا یہاں مجھے اس کا موقع نہیں ملے گا۔ اب حمام جاؤں گا جب آپؑ حمام میں تشریف لے جائیں گے تو آپؑ کے پاؤں کی خاک اٹھالوں گا۔ مگر جب آپؑ حمام تشریف لائے تو مع سواری کے سیدھے کپڑے اتارنے کی جگہ پہنچے اور چٹائی پر سواری سے اُترے۔ میں نے حمام والے سے پوچھا تو اس نے کہا۔ خدا کی قسم وہ ایسا تو کبھی نہیں کرتے تھے آج یہ نئی بات

Presented by www.ziaraat.com

ہے۔ میں انتظار میں بیٹھا رہا کہ حمام سے نکلیں گے تو سواری تک جائیں گے میں پاؤں کی خاک اٹھاؤں گا۔ مگر آپ نے سواری اندر منگوا لی لباس تبدیل کرنے کی جگہ چٹائی پر کھڑے ہوئے اور وہاں سے سوار ہو کر تشریف لے گئے۔ میں نے دل میں کہا خدا کی قسم میں نے مولا کو بہت اذیت پہنچائی۔ اب میں کبھی بھی آپ کے پاؤں کی خاک اٹھانے کا ارادہ نہ کروں گا۔ اس کے بعد آپ جب وقت زوال تشریف لائے تو پھر اسی مقام پر سواری سے اترے جس مقام پر ہمیشہ اترا کرتے تھے۔

آنکھ کی تکلیف ختم

(27)...... محمد بن سنان سے روایت ہے کہ میں نے ایک مرتبہ امام رضا علیہ السّلام سے آنکھوں کی تکلیف کی شکایت کی آپ نے ایک کاغذ لیا اور امام محمد تقی علیہ السّلام کے نام ایک چھوٹا سا پرچہ لکھا۔ خادم کو دیا اور مجھ سے کہا کہ اس کے ساتھ چلے جاؤ مگر یہ بات کسی سے نہ کہنا۔ میں خادم کے ساتھ امام محمد تقی علیہ السّلام کے پاس آیا خادم نے وہ خط آپ کے سامنے کھول کر پیش کیا۔ آپ نے ایک نظر اس خط پر ڈالی اور آسمان کی طرف نظر اٹھائی اور کئی مرتبہ فرمایا: تم اچھے ہو گئے تم اچھے ہو گئے اور آپ کے فرماتے ہی ساری تکلیف جاتی رہی اور اب مجھے اتنا نظر آنے لگا جتنا کسی کو نظر نہ آتا تھا۔ محمد بن سنان کا بیان ہے کہ میں نے ابو جعفر محمد تقی علیہ السّلام سے عرض کیا اے صاحب نظر س کے شبیہ آپ علیہ السلام کو واقعا اللہ تعالیٰ نے اس امت میں ایسا ہی بزرگ بنایا ہے جیسا بزرگ اللہ نے حضرت عیسیٰ کو بنی اسرائیل میں بنایا تھا۔ میں وہاں سے واپس ہو اور میری نگاہ ایک عرصہ تک بالکل درست رہی مگر جب میں نے لوگوں سے اس

Presented by www.ziaraat.com

راز کو ظاہر کر دیا کہ ابو جعفر محمد تقی علیہ السّلام نے میری آنکھ کے لیے دُعا کر دی تھی تو میری آنکھ میں وہی تکلیف پھر شروع ہو گئی۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے محمد بن سنان سے پوچھا تم نے جو شبیہ صاحب فطرس کہا اس کا کیا مطلب تھا؟ اس نے کہا ایک مرتبہ اللہ تعالیٰ فرشتوں میں سے ایک فرشتے پر جس کا نام فطرس تھا ناراض ہوا اور اسکے پر و بال توڑ دیئے اور اسے ایک جزیرے میں ڈال دیا۔ جب امام حسین علیہ السّلام کی ولادت ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے محمدؐ کے پاس جبرائیلؑ کو مبارک باد دینے کے لئے بھیجا جبرائیلؑ فطرس کے دوست تھے اور اس جزیرے کی طرف سے گزرے اور اسے بتایا کہ رسولؐ کا چھوٹا نواسہ حسینؑ پیدا ہوا ہے۔ اللہ نے مجھے مبارکباد دے کر بھیجا ہے اگر کہو تو میں تمہیں اپنے بازوؤں پر اٹھا کر رسولؐ خدا کی خدمت میں لے چلوں وہ تمہاری سفارش کر دیں گے؟ فطرس نے کہا بہت بہتر۔ جبرائیلؑ نے اسے اپنے بازوؤں پر اٹھایا اور رسولؐ خدا کی خدمت میں پہنچا۔ پہلے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبارک باد کا پیغام پہنچایا۔ پھر فطرس کا واقعہ بیان کیا۔ محمدؐ نے فطرس سے کہا جاؤ میرے نواسے حسینؑ کے گہوارے سے اپنے بازوؤں کو مس کر لو۔ فطرس نے ایسا ہی کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے بازوؤں کو پھر جوڑ دیا اور اسے دوبارہ ملائکہ کے ساتھ اسے اس کی منزل مقام پر پہنچا دیا۔ (رجال کشی ص ۴۸۷)

لڑکا مردہ پیدا ہوا

(28)۔۔۔ شاذویہ بن حسن بن داؤد قمی کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ ابو جعفر محمد تقی علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت میری زوجہ حاملہ تھی میں نے عرض کیا

Presented by www.ziaraat.com

میں آپؑ پر قربان دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے فرزند نرینہ عطا فرمائے یہ سن کر آپؑ تھوڑی دیر گردن جھکائے رہے۔ پھر فرمایا جاؤ اللہ تمہیں فرزند نرینہ عطا فرمائے گا یہ آپؑ نے تین بار فرمایا۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد میں مکہ آیا اور خانہ کعبہ کی طرف گیا تو محمد بن حسن بن صباح میرے پاس چند آدمیوں کی طرف سے ایک بلانے والے کا خط لے کر آیا جن میں صفوان بن یحییٰ و محمد بن سنان اور ابن عمیر وغیرہ تھے۔ میں ان لوگوں کے پاس پہنچا تو ان لوگوں نے مجھ سے واقعہ دریافت کیا میں نے ان لوگوں کو بتایا کہ امام محمد تقی علیہ السّلام نے فرمایا ہے، ان لوگوں نے کہا تمہیں بہتر یاد ہے آپؑ نے فرزند کا ذکر فرمایا تھا۔ یا فرزند ذکی؟ میں نے کہا مجھے تو ذکر یاد آیا ہے۔ ابن سنان نے کہا: خیر تمہارے ہاں لڑکا ضرور پیدا ہوگا مگر یا مرا ہوا پیدا ہوگا یا فوراً پیدا ہوتے ہی مر جائے گا۔ لوگوں نے محمد بن سنان سے کہا ہم لوگ بھی وہی سمجھے جو تم سمجھے ہو ہم نے دل میں سوچا کہ ہم نے اس بیچارے کو ناحق دکھ پہنچایا۔ ابھی میں خانہ کعبہ کے پاس ہی تھا کہ ایک شخص دوڑا ہوا آیا اور اس نے کہا جلدی چلیں آپ کی زوجہ قریب بہ مرگ ہے میں فوراً بھاگا اور آ کر دیکھا کہ وہ واقعاً مرنے کے قریب ہے مگر تھوڑی ہی دیر میں اس کے ایک مردہ لڑکا پیدا ہوا۔ (رجال کشی ص ۴۸۶)

مٹی کی عادت چھوٹ گئی

(29)......ابو ہاشم سے روایت ہے اس کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ مقام سنان پر امام محمد تقی علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میں آپؑ پر قربان مجھے مٹی کھانے کی عادت پڑ گئی ہے آپؑ دُعا فرمائیں یہ سُن کر آپؑ خاموش رہے پھر کچھ

Presented by www.ziaraat.com

دنوں کے بعد آپ نے فرمایا: اے ابوہاشم اللہ نے تمہاری مٹی کھانے کی عادت چھڑا دی نا؟ اس نے عرض کیا! جی ہاں، اب تو سب سے زیادہ مجھے اس سے نفرت ہے۔

(مختار خرائج والجرائح، کافی جلد ص ۴۹۵، ارشاد ص ۳۴۷)

رقم کی نشاندہی

(30)......ابوہاشم سے روایت ہے کہ ایک شخص امام محمد تقی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے فرزند رسولؐ! میرے باپ کا انتقال ہو گیا ہے اس کے پاس بہت رقم تھی مگر مجھے معلوم نہیں کہ وہ یہ رقم کہاں رکھ کر مرا ہے میں کثیر العیال ہوں اور آپ لوگوں کا دوست دار ہوں میری مدد فرمائیں۔ ابو جعفر محمد تقی علیہ السلام نے فرمایا: جب تم عشاء کی نماز سے فارغ ہو تو محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیجو تمہارا باپ خواب میں آ کر تمہیں بتا جائے گا کہ رقم کہاں رکھی ہے، اس شخص نے ایسا ہی کیا اور اپنے باپ کو خواب میں دیکھا۔ باپ نے کہا: بیٹے وہ رقم فلاں جگہ رکھی ہوئی ہے اسے لے لو اور فرزند رسولؐ کو جا کر بتا دو کہ میں نے جواب میں اس رقم کی نشاندہی کر دی ہے۔ باپ کی نشاندہی پر اس شخص نے وہ رقم لے لی اور امام محمد تقی علیہ السلام کی خدمت میں آ کر اس نے بتایا کہ میرے باپ نے خواب میں مجھے اس رقم کی نشاندہی کر دی اور کہا ہے کہ اس خدا کا شکر ہے جس نے آپ کو مکرم بنایا اور آپ کو امامت کے لیے منتخب فرمایا۔ (مختار الخرائج والجرائح ص ۲۳۷)

Presented by www.ziaraat.com

یہ فطرس والے ہیں

(31)......احمد بن محمد بن ابی نصر اور محمد بن سنان دونوں کا بیان ہے کہ ہم لوگ مکہ میں تھے اور ابوالحسن امام رضا علیہ السلام بھی وہیں تھے۔ ہم لوگوں نے آپؑ سے عرض کیا ہم آپؑ پر قربان اب ہم لوگ یہاں سے نکلنے والے ہیں اور آپؑ کا قیام ابھی یہاں رہے گا لہٰذا اگر مناسب ہو تو ابو جعفر امام محمد تقی علیہ السلام کو ایک خط تحریر فرما دیں تاکہ ان کے پاس قیام کریں آپؑ نے خط لکھ دیا ہم لوگ وہ خط لے کر مدینہ پہنچے اور موفق (خادم) سے کہا ذرا ابو جعفر محمد تقی کو باہر لاؤ، وہ انھیں باہر لایا۔ آپ علیہ السلام موفق کی آغوش میں سینے سے لگے ہوئے تھے۔ آپ علیہ السلام اس خط کو پڑھتے کبھی اس کو تہہ کرتے اور کبھی مسکراتے، یہاں تک کہ آپ علیہ السلام نے اس خط کو آخر تک اس طرح پڑھا کہ آپ علیہ السلام اوپر کے حصہ کو تہہ کرتے اور نچلے حصّے کو کھولتے جاتے۔ محمد بن سنان کا بیان ہے کہ جب پورا خط پڑھ چکے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "نجات یافتہ نجات یافتہ" احمد کا بیان ہے کہ ابن سنان نے کہا واقعاً یہ فطرس والے ہیں، یہ فطرس والے ہیں (رجال کشی ص ۴۷۸)

میں اکلوتا بیٹا ہوں

(32)......احمد بن محمد بن عیسیٰ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ابو جعفر محمد تقی علیہ السلام نے میرے پاس اپنے ایک غلام کو خط دے کر بھیجا جس میں حکم تھا کہ مجھ سے آکر ملو میں حاضر ہوا وہ اس وقت مدینہ میں خانہ بزیع کے اندر مقیم تھے میں اندر داخل ہوا سلام کیا

Presented by www.ziaraat.com

آپؑ نے صفوان اور محمد بن سنان وغیرہ کا تذکرہ کیا جن کے متعلق وہ اکثر لوگوں سے سن چکے تھے میں نے اپنے دل میں کہا میں آپؑ کو زکریا بن آدمؑ کی طرف بھی متوجہ کروں پھر دل میں کہا کہ میں کون ہوتا ہوں کہ اپنے مولا جیسے کو توجہ دلاؤں وہ جو کچھ کر رہے ہیں اس سے خوب واقف ہیں آپؑ نے فرمایا اے ابو علی سنو ابو یحیٰی جیسے کے معاملہ میں عجلت مناسب نہیں وہ میرے پدر بزرگوار کی خدمت میں رہ چکے ہیں ان کی نظر میں ان کا ایک مقام تھا اور ان کے بعد میرے نزدیک بھی ان کا ایک مقام ہے اگرچہ مجھے مال خمس کی ضرورت ہے مگر انہوں نے ابھی تک نہیں بھیجا۔ میں نے عرض کیا میں آپؑ پر قربان وہ آپؑ کے پاس مال خمس بھیجنے والے ہیں انہوں نے مجھ سے کہا ہے کہ اگر تم میرے آقا سے ملاقات کرو تو کہہ دینا کہ مال خمس کے بھیجنے میں میرے لیے رکاوٹ صرف میمون و مسافر کا اختلاف ہے آپؑ نے فرمایا اچھا میرا ایک خط اس کے پاس لے جاؤ اور کہہ دینا کہ وہ مال خمس بھیج دے میں آپؑ کا خط لے کر زکریا کے پاس آیا تو زکریا خود مال خمس لے کر آپؑ کی خدمت میں پہنچے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر آپؑ نے مجھ سے خود بغیر پوچھے فرمایا کہ اپنا شبہ دور کر لو میرے سوا میرے والد کا کوئی اور فرزند نہیں ہے میں نے عرض کیا آپؑ نے سچ فرمایا میں آپؑ پر قربان (رجال کشی ص ۴۹۷، بصائر الدرجات ص ۲۴۷)

(33)...... حسن بن علی وشاء سے روایت ہے کہ مدینہ کے اندر مشربہ صریا میں میں ابو جعفر محمد تقی علیہ السلام کے ساتھ تھا آپؑ نے فرمایا ابھی نہ جانا یہیں ٹھہرو میں نے اپنے دل میں کہا کہ میرا ارادہ تھا کہ امام رضا علیہ السلام کی قمیضوں میں سے کوئی قمیض آپؑ

Presented by www.ziaraat.com

سے مانگوں گا مگر نہ مانگ سکا اچھا جب وہ پلٹ کر آئیں گے تو مانگ لوں گا۔ مگر آپؑ نے اپنی واپسی سے پہلے ہی بغیر مانگے ہوئے مقام مشربہ میں میرے پاس ایک قمیض بھیج دی اور فرستادہ نے آکر کہا کہ ابو جعفر محمد تقی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ لو یہ امام رضا علیہ السلام کی قمیض ہے جس میں آپؑ نماز پڑھا کرتے ہیں۔ (الجرائج والجرائح)

مال پہنچ گیا

(34)......ابن ارومہ سے روایت ہے کہ امام محمد تقی علیہ السلام کی خدمت میں پہچانے کے لئے ایک عورت نے مجھے کچھ زیورات و نقدیات دیئے اور میں یہی سمجھ رہا تھا کہ یہ سب کچھ اسی عورت کا ہے اس لئے میں نے اس سے اس کی تفصیل نہیں پوچھی میں سب مال لے کر مدینہ پہنچا اور دیگر اصحاب کے اموال کے ساتھ میں اس کا مال لے کر مدینہ پہنچا اور سب امام محمد تقی علیہ السلام کی خدمت میں بھیج دیا اور ایک خط میں لکھ دیا کہ فلاں عورت کی طرف سے یہ یہ مال اور فلاں فلاں لوگوں کی طرف سے یہ یہ مال روانہ خدمت ہے آپؑ نے اس کے جواب میں تحریر فرمایا فلاں فلاں شخصوں کی طرف سے جو تم نے مال بھیجا وہ موصول ہوا نیز دو عورتوں کی طرف سے یہ موصول ہوا اللہ تمہارا یہ عمل قبول کرے تم سے خوش رہے اور تمہیں دنیا اور آخرت دونوں میں ہم لوگوں کے ساتھ قرار دے۔ جب میں نے سنا کہ دو عورتوں کا مال پہنچا ہے تو مجھے شک ہوا کہ کہیں خط تبدیل تو نہیں ہو گیا ہے کیونکہ مجھے یقین تھا کہ اس میں صرف ایک عورت کا مال ہے یہ دونوں عورتوں کا مال کیسے معلوم ہوا ہے میرے خط پہنچانے والے کی غلطی ہے اب جب میں اپنے وطن واپس آیا تو وہ عورت آئی اور اس نے پوچھا کیا

Presented by www.ziaraat.com

ہماری بضاعت مولا تک پہنچا دی؟ میں نے کہا ہاں اس نے کہا اور فلاں عورت کی؟ میں نے کہا کیا اس میں کسی اور عورت کی بھی بضاعت شامل تھی؟ اس نے کہا ہاں اس میں میری رقم اتنی زیادہ تھی اور میری فلاں بہن کی اتنی تھی میں نے کہا جی ہاں پہنچا دی (خرائج والجرائح)

(35)......ابراہیم بن سعید سے روایت ہے کہ میں ایک مرتبہ امام محمد تقی علیہ السلام کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک گھوڑی سامنے سے ہو کر گزری آپؑ نے فرمایا آج شب اس گھوڑی کے زبچہ پیدا ہوگا جس کی پیشانی سفید ہوگی یہ سن کر میں نے اجازت چاہی اور اس گھوڑی کے مالک کے ساتھ چلا اور مسلسل رات بھر اسے دیکھتا رہا یہاں تک کہ اسی شب میں اس کے ویسا ہی بچھڑا پیدا ہوا جیسا آپؑ نے فرمایا تھا اس کے بعد میں آپ علیہ السلام کی خدمت میں آیا آپ علیہ السلام نے فرمایا اے ابن سعید جو کچھ میں نے کہا تھا اس میں تمہیں شک تھا اچھا اب سنو تمہارے گھر میں جو تمہاری زوجہ حاملہ ہے اس کے لڑکا پیدا ہوگا مگر وہ کانا (یک چشم) ہوگا خدا کی قسم اس کے بعد میرا لڑکا محمد پیدا ہوا جو کانا اور یک چشم تھا۔

کنیز کی خریداری

(36)......صالح بن عقبہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حج کا فریضہ ادا کیا اور ابو جعفر محمد تقی علیہ السلام سے اپنی مجرد زندگی کی شکایت کی آپؑ نے فرمایا جب تم حرم سے نکلو گے تو ایک کنیز خرید لینا اس سے اللہ تمہیں ایک لڑکا عطا فرمائے گا میں نے عرض کیا میں آپؑ پر قربان کیا آپؑ اس کی خریداری میں مجھے مشورہ دیں گے فرمایا ہاں

Presented by www.ziaraat.com

جب تمہیں کوئی کنیز پسند آئے تو مجھے اطلاع دینا غرض میں ایک کنیز پسند کر کے آپؑ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا میں آپؑ پر قربان میں نے ایک کنیز پسند کر لی ہے آپؑ نے فرمایا اچھا تم چلو اور اس کنیز کے قریب کھڑے ہو جاؤ میں آتا ہوں میں بردہ فروش کی دکان پر پہنچا آپؑ ادھر سے گزرے اس کنیز پر ایک نظر ڈالی اور آگے بڑھ گئے میں آپؑ کی خدمت میں آیا آپؑ نے فرمایا میں نے دیکھ لیا اگر تمہیں پسند ہے تو ضرور خرید لو مگر اس کی عمر بہت کم رہ گئی ہے میں نے عرض کیا پھر میں کیا کروں؟ آپؑ نے فرمایا کہ اگر پسند ہے تو خرید لو دوسرے دن میں پھر اس بردہ فروش کی دکان پر پہنچا اس نے کہا اس کنیز کو بخار ہے میں تیسرے دن پھر گیا اور پوچھا اس نے کہا آج وہ مر گئی اور میں نے اس کو دفن بھی کر دیا میں نے آ کر آپؑ کو اس کے مرنے کی اطلاع دی آپؑ نے فرمایا اب کوئی اور دیکھو میں نے ایک کنیز کو پھر دیکھ کر آپؑ کو اطلاع دی آپؑ اپنی سواری پر میرے ساتھ چلے میں اس کنیز کے قریب پہنچا آپؑ ادھر سے ہو کر گزرے میں وہاں سے پھر آپؑ کے پاس آیا آپؑ نے فرمایا ہاں اسے خرید لو میں نے دیکھ لیا ہے آپؑ کے مشورہ پر میں نے اسے خرید لیا پھر اسی کنیز سے میرا فرزند محمد پیدا ہوا۔

(37)......صالح بن عقبہ اصحب سے روایت ہے کہ میں ایک مرتبہ حج کے لیے گیا اور امام محمد تقی علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہو کر میں نے اپنی تنہا اور مجرد زندگی کی شکایت کی آپؑ نے فرمایا جب تم حرم سے نکلو تو ایک کنیز خرید و اللہ تمہیں اس سے ایک فرزند عطا کرے گا میں نے عرض کیا میرے ساتھ آپ علیہ السلام بھی چلیں گے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا ہاں آپ علیہ السلام سواری پر ہو کر نخاس (بازار) گئے اور ایک

www.ziaraat.com Sakeena

کنیز کو منتخب کر کے فرمایا اسے خرید لو میں نے اسے خرید لیا اور بحمد للہ اس کے بطن سے میرا بیٹا محمد پیدا ہوا (الخرائج والجرائح)

(38)......محمد بن علی شلمغانی سے روایت ہے کہ اسحاق بن اسماعیل نے اس سال حج کیا جس میں سے ایک گروہ ابو جعفر محمد تقی علیہ السلام کی خدمت میں گیا تھا اسحق کا بیان ہے کہ میں نے ایک پرچہ پر اپنے دس سوالات لکھ لئے تھے کہ میں یہ آپؑ سے پوچھوں گا اور میری زوجہ حاملہ تھی میں نے سوچا جب آپؑ میرے ان سوالات کا صحیح جواب دے دیں گے تو میں آپؑ سے درخواست کروں گا کہ آپؑ اللہ سے دعا فرمائیں کہ میری زوجہ کے ہاں فرزند نرینہ پیدا ہوا الغرض جب سب لوگ اپنے سوالات کر چکے تو میں اٹھا میرے ہاتھ میں وہ پرچہ تھا جس میں میرے مسائل تحریر تھے جب آپؑ نے مجھے دیکھا تو فرمایا اے ابو یعقوب تم اپنے لڑکے کا نام احمد رکھنا پھر میرے یہاں لڑکا پیدا ہوا میں نے اس کا نام احمد رکھا وہ ایک مدت تک زندہ رہا۔

لہو ولعب سے نفرت

(39)......علی بن حسن واسطی المعروف اعمش سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں آپؑ کی خدمت میں بچوں کے کچھ کھلونے لے گیا۔ جس میں کچھ چاندی کے بھی تھے اور نیت یہ تھی کہ میں یہ سب اپنے آقا ابو جعفر محمد تقی علیہ السّلام کو بطور تحفہ پیش کروں گا۔ جب سب لوگ اپنے اپنے سوالات کے جوابات پا کر چلے گئے تو آپؑ اٹھے اور مقام صریا کی طرف چلے میں بھی آپؑ کے پیچھے پیچھے ہو گیا اور آپؑ کے غلام موفق سے ملا اور اس سے کہا آقا سے اذن باریابی دلا دیں۔ آپؑ نے اجازت دی میں اندر گیا

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

سلام کیا آپؑ نے جواب سلام دیا۔ مگر آپؑ کے چہرے پر ناپسندیدگی کا اظہار ہو رہا تھا آپؑ نے مجھے بیٹھنے کے لیے بھی نہیں کہا۔ میں قریب گیا اور جو کچھ اپنی آستین میں لے گیا تھا وہ سب آپؑ کے سامنے رکھ دیا۔ آپؑ نے غصہ کی نظر سے میری طرف دیکھا اور وہ سب کھلونے اِدھر اُدھر پھینک دیئے اور فرمایا مجھے اللہ نے اس کے لیے پیدا نہیں کیا ہے، مجھے لہو ولعب سے کیا مطلب؟ میں نے فوراً معافی چاہی آپؑ نے معاف کر دیا اور میں باہر نکل آیا۔

(40)......صالح بن داؤد یعقوبی سے روایت ہے کہ ابو جعفر محمد تقی علیہ السّلام کو مامون کے استقبال کے لیے شام جانا پڑا تو آپؑ نے حکم دیا کہ میری سواری کی دم باندھ دی جائے۔ حالانکہ وہ زمانہ شدت کی گرمی کا تھا پانی و بارش کا کہیں سوال نہ تھا ۔آپؑ کے ساتھیوں میں سے کسی نے کہا ان کو سواری پر سوار ہونا نہیں آتا۔ سواری کی دُم باندھنے کا موقع کوئی اور ہے، راوی کا بیان ہے کہ ابھی ہم لوگ تھوڑی ہی دُور گئے تھے کہ راستہ بھول کر کسی اور طرف پہنچے اور وہاں کیچڑ میں پھنس گئے۔ جس سے ہم لوگوں کا سارا لباس اور سارا سامان خراب ہو گیا۔ اور آپؑ کے لباس پر کوئی دھبہ نہ آیا۔ (مختار الخرائج والجرائح ص ۲۳۷)

(41)......اُمیہ بن علی قیسی سے روایت ہے کہ میں اور حماد بن عیسیٰ مدینہ میں امام محمد تقی علیہ السّلام کی خدمت میں آپؑ سے رخصت ہونے کیلئے حاضر ہوئے آپؑ نے فرمایا آج نہ جاؤ کل جانا جب ہم آپؑ کی خدمت سے نکلے تو حماد نے کہا میں تو آج ہی جاؤں گا اس لیے کہ میرا سامان روانہ ہو چکا ہے، میں نے کہا کہ مگر میں ٹھہروں گا حماد

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

نہیں مانا روانہ ہو گیا اور اسی شب کو وادی میں زبردست طوفان آیا جس میں وہ ڈوب کر مر گیا اور اس کی قبر اسی وادی میں ہے۔ (کشف الغمہ جلد ص ۲۱۸)

کفن کی ضرورت نہیں

(42)......عمران بن محمد اشعری سے روایت ہے کہ میں امام محمد تقیؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور جو مسائل دریافت کرنے تھے کر لیے اس کے بعد عرض کیا کہ میری زوجہ (ام الحسن) نے آپؑ کو سلام کہا ہے اور عرض کیا ہے کہ اگر آپؑ اپنے لباس میں سے کوئی لباس مجھے عنایت فرما دیتے تو میں اسے اپنے کفن کے لیے رکھ لیتی۔ آپؑ نے فرمایا، مگر اب اس کی ضرورت نہیں ہے، غرض میں آپؑ کی خدمت سے نکلا مگر سمجھ میں نہیں آیا کہ آپؑ کے اس طرح فرمانے کا مطلب کیا ہے مگر کچھ ہی دنوں میں اس کی موت کی خبر ملی کہ وہ آج سے تیرہ چودہ دن پہلے ہی انتقال کر چکی تھی۔ (مختار الخرائج والجرائح ص ۲۳۷) عمران سے روایت ہے کہ ایک بار میری والدہ نے مجھ سے کہا تھا کہ میرے آقا سے ان کے جسم کی اتاری ہوئی کوئی قمیض مانگ لانا۔ میں نے آپ علیہ السلام سے قمیض مانگی آپ علیہ السلام نے فرمایا انہیں اب اس کی ضرورت نہیں ہے اس کے بعد یہ اطلاع آئی کہ میری والدہ کا اس دن سے بیس دن پہلے ہی انتقال ہو چکا تھا۔ (کشف الغمہ جلد ۳ ص ۲۱۷)

(43)......محمد بن سہیل بن یسع سے روایت ہے کہ میں مکہ کے اطراف میں تھا مدینہ گیا اور امام ابو جعفر محمد تقی علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہوا میرا ارادہ تھا کہ آپؑ کے لباس میں سے کوئی لباس مانگوں گا مگر مانگنا بھول گیا اور رخصت ہو کر واپسی کے

Presented by www.ziaraat.com

ارادے سے نکلا اور دل میں کہا اب خط لکھ کر مانگ لوں گا میں نے آپؑ کو خط لکھا اور مسجد رسولؐ میں آیا کہ دو رکعت نماز پڑھ لوں اور استخارہ دیکھ لوں اگر استخارہ آئے گا تو خط بھیجوں گا ورنہ اسے چاک کر دوں میں نے استخارہ دیکھا اور استخارہ منع آیا میں نے خط چاک کر دیا اور مدینہ سے نکلا ابھی چلا ہی تھا کہ دیکھا کہ آپؑ کا ایک فرستادہ آرہا ہے اس کے پاس ایک رومال اور کچھ کپڑے ہیں وہ مجمع کو چیرتا ہوا اور پوچھتا ہوا آگے بڑھا اور کہا میں محمد بن سہیل قمی کون ہے یہاں تک کہ وہ مجھ تک پہنچا اس نے کہا کہ تمہارے آقا نے تمہارے لیے یہ لباس بھیجا ہے احمد بن محمد بن سہیل کا بیان ہے کہ اللہ کا کرنا یہ ہوا کہ میں نے اپنے والد کی موت پر ان کو غسل دیا اور انہیں دونوں چادروں میں کفن دیا جسے آپؑ نے بھیجا تھا۔ (مختار الخرائج والجرائح ص ۲۷۳)

مال پورا نکلا

(44)..... سہیل بن زیاد نے ابن حدید سے روایت کی ہے کہ میں ایک قافلہ کے ساتھ حج کے لئے نکلا راستہ میں ڈاکہ پڑ گیا جب مدینہ پہنچا تو راستہ میں ابو جعفر محمد تقی علیہ السلام سے ملاقات ہوگئی میں آپ علیہ السلام کے گھر پہنچا اور سارا قصہ سنایا کہ ہم لوگ بڑی طرح لٹ گئے آپ علیہ السلام نے میرے لئے ایک لباس کا حکم دیا اور کچھ دینار عطا فرمائے اور کہا تم اس کو اپنے ساتھیوں میں جن کا مال گیا ہے تقسیم کر دینا میں نے وہ دینار تقسیم کیے تو جس کا جس قدر مال لٹا تھا وہ اسے مل گیا نہ اس سے کم ہوا نہ اس سے زائد۔ (الخرائج والجرائح)

Presented by www.ziaraat.com

حُسن ورباب سے نفرت

(45)..... محمد بن ریان کا بیان ہے کہ مامون نے امام محمد تقی علیہ السلام کے خلاف ہر چال چل کر دیکھی جب کوئی چال کارگر نہ ہوئی تو بالآخر اس نے ایک سو حسین وجمیل خادمائیں طلب کیں جن کے ہاتھوں میں ساغر اور ساغر میں جواہر اجڑے ہوئے تھے تاکہ یہ کنیزیں ابوجعفر امام محمد تقی علیہ السلام جہاں بیٹھیں یہ ان کے سامنے کھڑی رہیں مگر آپؑ ان میں سے کسی کی طرف ملتفت نہیں ہوئے۔ ایک شخص جس کا نام مخارق تھا بہت اچھا گانا بجاتا تھا اس کی لمبی سی داڑھی تھی مامون نے اسے بلایا اس نے کہا یا امیر المؤمنین اگر کوئی دنیاوی کام ہو تو بتائیں میں اسے انجام دینے کے لئے کافی ہوں یہ کہہ کر وہ ابوجعفر محمد تقی علیہ السلام کے سامنے بیٹھ گیا اور ایک ایسی زوردار تان لگائی کہ سب گھر والے جمع ہو گئے اور اس کے ساتھ وہ عود بجانے اور گانے لگا جب اسے گاتے ہوئے ایک ساعت گزر گئی امام محمد تقی علیہ السلام گردن جھکائے بیٹھے رہے اور اس کی طرف ملتفت نہیں ہوئے نہ داہنے دیکھا نہ بائیں یکایک آپؑ نے سر اٹھایا اور فرمایا اے لمبی داڑھی والے اللہ سے ڈر یہ سنتے ہی مضراب اور عود اس کے ہاتھوں سے گر پڑا پھر مرتے دم تک اس کے ہاتھ عود و مضرب اٹھانے کے قابل نہ ہوئے مامون نے پوچھا تمہارا کیا حال ہے؟ اس نے کہا جس وقت سے ابوجعفر محمد تقی علیہ السلام نے مجھے ڈانٹا ہے میں ایسا ڈرا ہوں کہ وہ خوف تاقیامت میرے دل سے نہ نکلے گا۔

Presented by www.ziaraat.com

شکر الحمد للہ

(46)......ابن سنان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں ابوالحسن امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؑ نے مجھ سے پوچھا اے محمد آل فرج میں کوئی حادثہ رونما ہوا؟ میں نے کہا جی ہاں عمر نے رحلت کی آپؑ نے فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِكَ (خدا کا شکر ہے) میں نے شمار کیا آپؑ نے چوبیس مرتبہ خدا کا شکر کہا ہے پھر فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے اس نے میرے پدر بزرگوار کے متعلق کیا کہا تھا؟ میں نے عرض کیا نہیں پھر فرمایا کہ میرے پدر عالیمقدار اور اس کے درمیان کسی مسئلہ پر گفتگو ہو رہی تھی اسی اثناء میں اس نے میرے والد سے کہا میرا خیال ہے کہ اس وقت آپؑ نشہ میں ہیں میرے والد نے کہا پروردگار اگر تجھ کو علم ہے کہ میں روزے سے ہوں تو اس کم بخت کو جنگ اور قید کا مزا چکھا دے خدا کی قسم چند ہی دن بعد اس کا مال و اسباب سب چھین کر اسے قید میں ڈال دیا گیا اور اب وہاں ہی مر گیا۔

صف ماتم و عزا بچھاؤ

(47)......موسیٰ بن جعفر نے اُمیہ بن علی سے روایت کی ہے کہ میں مدینہ میں تھا اور امام محمد تقی علیہ السّلام کے پاس جایا کرتا تھا اور اس وقت ابوالحسن علی رضا علیہ السّلام خراسان میں تھے آپؑ کے اہلِ خاندان، آپؑ کے والد کے چچا وغیرہ آپؑ کے پاس سلام کے لئے آیا کرتے تھے ایک دن آپؑ نے اپنی کنیز کو بلایا اور کہا جا کر کہہ دو کہ ماتم و عزا کے لئے تیار ہو جائیں سب لوگ آپؑ کے پاس آئے اور واپس ہوئے تو آپس

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

میں کہنے لگے کہ ہم لوگوں نے آپ علیہ السلام سے یہ تو پوچھا ہی نہیں کہ کس کا ماتم اور کس کی صف عزا؟ غرض دوسرے دن آپ علیہ السلام نے پھر ان کو کہہ دیا کہ صف ماتم وعزا کے لئے تیار ہو جائیں وہ لوگ حاضر خدمت ہوئے اور پوچھا کس کا ماتم اور کس کی صف عزا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا اس کی صف ماتم جو روئے زمین پر سب سے بہتر ہے پھر چند دنوں کے بعد ابوالحسن امام علی الرضا علیہ السلام کی خبر شہادت آئی کہ اسی تاریخ کو آپ علیہ السلام نے شہادت پائی تھی۔

(48)......محمد بن عبداللہ بن مہران کا بیان ہے کہ محمد بن فرج نے مجھے بتایا کہ ابوجعفر محمد تقی علیہ السلام نے مجھے خط لکھا کہ میرے پاس خمس بھیج دو اب میں سوائے اس سال کے تم لوگوں سے خمس لینے کے لئے موجود نہیں رہوں گا چنانچہ اسی سال آپ علیہ السلام نے شہادت پائی۔

ذبح ہونے کی خبر دینا

(49)......احمد بن علی بن کلثوم سرخسی سے روایت ہے کہ میں نے اپنے اصحاب میں سے ایک شخص کو دیکھا جو ابی زینبیہ کے نام سے مشہور ہے اس نے مجھ سے احکم بن یشار مروزی کے اور اس کے قصہ کے متعلق دریافت کیا اور یہ بھی پوچھا کہ اس کے گلے پر نشان کیسا ہے؟ اور میں نے احکم بن یشار مروزی کی گردن پر ایک نشان دیکھا تھا جیسے معلوم ہوتا تھا کہ کسی نے اس کو ذبح کر دیا ہو میں نے ابی زینبیہ کو جواب دیا کہ میں نے احکم بن یشار سے اس نشان کے متعلق پوچھا تھا مگر اس نے کچھ نہیں بتایا۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم سات آدمی بغداد کے اندر ایک ہی حجرہ میں رہتے تھے یہ ابوجعفر ثانی

www.ziaraat.com
Safeel-e-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

محمد تقی علیہ السلام کا زمانہ تھا ایک دن عصر کے وقت احکم غائب ہوگیا اور رات گئے تک واپس نہیں آیا نصف شب کو ابو جعفر محمد تقی علیہ السلام کی ایک تحریر ہم لوگوں کے پاس آئی کہ تمہارا ساتھی ذبح کیا ہوا ایک چٹائی میں لپٹا ہوا فلاں کوڑے خانہ پر پڑا ہوا ہے جاؤ اسے اٹھا کر فلاں فلاں دوا لگاؤ ہم لوگ گئے اور دیکھا کہ واقعاً جیسا آپؑ نے تحریر فرمایا تھا وہ ذبح کیا ہوا پڑا ہوا تھا اسے اٹھا لائے اور آپؑ کے ارشاد کے مطابق دوا کی وہ اچھا ہوگیا۔ احمد بن علی کا بیان ہے کہ احکم بن بیشار اغیار کے ہاتھ لگ گیا تھا انہوں نے اس کو ذبح کر کے ایک مزبلہ پر ڈال دیا تھا۔ (رجال کشی ص ۴۶، مناقب جلد ۴، ۳۹۷)

سامان کس سے خریدا جائے

(50)......ابو ہاشم سے روایت ہے کہ ابو جعفر محمد تقی علیہ السّلام نے مجھے تین سو دینار اور ایک تھیلی دی اور حکم دیا کہ یہ میرے فلاں چچا زاد بھائی کے پاس لے جاؤ اور اسے دے دو وہ تم سے یہ کہے گا کہ تم ہی بتاؤ میں سامان کس سے خریدوں تم اسے بتا دینا ابو ہاشم کا بیان ہے کہ میں وہ دینار کی تھیلی پہنچانے گیا تو انہوں نے کہا اے ابو ہاشم یہ بتاؤ میں سامان کس سے خریدوں؟ میں نے اسی طرح بتا دیا جیسا کہ امام نے فرمایا تھا۔

(الکافی جلد ۱ ص ۲۹۵، ارشاد ص ۳۰۶، مناقب جلد ۴ ص ۳۹۰)

(51)......ابو ہاشم سے روایت ہے کہ میرے جمال نے اصرار کیا کہ میں ابو جعفر محمد تقی علیہ السّلام سے سفارش کردوں کہ وہ اسے بھی اپنے کاموں پر لگا دیں جب میں آپ علیہ السلام کی خدمت میں پہنچا تو دیکھا کہ آپ علیہ السلام کے ساتھ بہت لوگ بیٹھے ہوتے ہیں بات کرنا ممکن نہیں آپ علیہ السلام کے سامنے دستر خوان لگا ہوا تھا

Presented by www.ziaraat.com

آپ علیہ السلام نے فرمایا اے ابو ہاشم کھانا کھاؤ پھر آپ علیہ السلام نے میرے بغیر کچھ کہے ہوئے اپنے غلام سے کہا اے غلام ابو ہاشم کو جو جمال لایا ہے اسے اپنے یہاں کسی کام میں لگا دو۔ (کافی جلد ۱ ص ۴۹۵، ارشاد ص ۳۰۶)

تم یہ کام کرو

(52)......ابراہیم محمد سے روایت ہے کہ ابو جعفر محمد تقی بن علی رضاؑ نے ایک خط لکھا اور ہدایت کی کہ جب تک یحییٰ بن عمران کی وفات نہ ہو جائے یہ خط نہ کھولنا راوی کا بیان ہے وہ خط میرے پاس کئی برس تک پڑا رہا میں نے اسے نہیں کھولا جس دن یحییٰ بن عمران کا انتقال ہوا میں نے وہ خط کھولا اس میں تحریر تھا کہ اٹھو اور جو یحییٰ بن ابی عمران کام انجام دیتا تھا وہ تم انجام دو۔ راوی کا بیان ہے کہ مجھے یحییٰ و اسحاق فرزندان سلیمان بن داؤد نے بتایا کہ جس دن یحییٰ بن ابی عمران کا انتقال ہوا اسی دن ابراہیم نے وہ خط قبرستان میں پڑھا اور ابراہیم کہا کرتا تھا کہ جب تک یحییٰ بن عمران زندہ تھے میں موت سے نہیں ڈرتا تھا یہ بات مجھے حسن بن عبداللہ بن سلیمان نے بتائی۔ (بصائر الدرجات ۲۶۳ جز باب ۲ ج ۲۔۳، مناقب آل ابی طالبؑ جلد ۴ ص ۳۹۷)

غسل امام بدست امام

(53)......ابوصلت ہروی خادم امام رضا علیہ السلام سے مروی ہے کہ ایک دن صبح کے وقت امام رضا علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا جاؤ اس قبہ سے جس میں ہارون دفن ہے ایک مٹھی خاک دروازے کے قریب سے ایک مٹھی دائیں جانب سے ایک مٹھی

Presented by www.ziaraat.com

بائیں طرف سے ایک مٹھی صدر سے یعنی ہر جگہ کی مٹی الگ الگ رکھ لو۔ ابو صلت کا بیان ہے میں نے آپؑ کے حکم کے مطابق کیا اور ہر جگہ کی مٹی لا کر آپؑ کے سامنے ایک رومال پر الگ الگ رکھ دی آپؑ نے اس میں سے دروازے کے قریب والی مٹی اٹھائی اور فرمایا یہ دروازے کے قریب والی مٹی ہے؟ میں نے کہا جی ہاں فرمایا کل میرے لئے یہاں ایک قبر کھودی جائے گی مگر وہاں ایک پتھر کی چٹان نکلے گی اور کھودنا ناممکن ہو جائے گا یہ کہہ کر آپؑ نے وہ مٹی پھینک دی دوسری مٹی اٹھائی فرمایا یہ دائیں طرف کی مٹی ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں فرمایا وہاں کے بعد پھر یہاں میری قبر کھودی جائے گی مگر وہاں ایک نوکدار چٹان نکلے گی اور وہاں بھی نہ کھد سکے گی آپ نے اس مٹی کو پھینک دیا تیسری مٹی کو اٹھایا فرمایا پھر یہاں میری قبر کھودنے کی کوشش ہوگی یہاں بھی نوکدار چٹان نکلے گی اور وہاں بھی ممکن نہ ہوگا وہ مٹی پھینک دی اور صدر کی جانب والی مٹی اٹھائی اور فرمایا یہ صدر کے طرف کی مٹی ہے آخر میں یہاں میری قبر کھودی جائے گی اور مسلسل کھدتی چلی جائے گی یہاں تک کہ پوری کھد جائے گی اور جب پوری قبر تیار ہو جائے تو تم قبر کی تہہ میں اپنا ہاتھ رکھ کر یہ کلمات کہنا اس میں سے فوراً ایک پانی کا چشمہ ابلے گا اور پوری قبر پانی سے لبریز ہو جائے گی اور اس میں چھوٹی چھوٹی مچھلیاں ظاہر ہوں گی تم روٹی چور کر اس میں ڈال دینا وہ مچھلیاں اسے کھائیں گی اس کے بعد ایک بڑی مچھلی نمودار ہوگی جو ان تمام مچھلیوں کو نگل جائے گی پھر وہ بھی غائب ہو جائے گی جب وہ غائب ہو جائے تو تم پانی پر ہاتھ رکھ کر یہ کلمات دہرانا سارا پانی نیچے جذب ہو جائے گا اور میری طرف سے مامون سے درخواست کرنا کہ وہ بھی

Presented by www.ziaraat.com

قبر کھودتے وقت موجود رہے تاکہ اس کا مشاہدہ کر سکے۔ پھر آپؑ نے فرمایا کہ ابھی ابھی مامون کا فرستادہ مجھے بلانے کے لئے آئے گا تم میرے ساتھ چلنا اور دیکھنا کہ اگر اس کے پاس سے اپنا سر کھولے ہوئے اٹھا ہوں تو مجھ سے بات کرنا اور اگر دیکھنا کہ سر ڈھکا ہوا ہے تو بات نہ کرنا ابوصلت کا بیان ہے کہ ابھی یہ گفتگو تمام ہوئی تھی کہ مامون کا آدمی آیا آپؑ نے اپنا لباس پہنا اور روانہ ہوئے میں بھی پیچھے پیچھے ہو گیا جب آپؑ مامون کے پاس پہنچے تو اس نے جھپٹ کر آپؑ کی پیشانی کو بوسہ دیا اور اپنے ساتھ اپنے تخت پر بٹھایا اس کے سامنے ایک طبق رکھا ہوا تھا جس میں انگور تھے مامون نے اس طبق سے انگور کا ایک گچھا اٹھایا اس کے چند دانے کھائے اور وہ چند دانے چھوڑ دیئے جو زہر آلود تھے پھر امام رضا علیہ السلام سے کہا یہ انگور کے گچھے میرے پاس تحفہ میں آئے تھے مجھے اچھا نہ معلوم ہوا کہ اس میں سے آپؑ کو نہ کھلاؤں لہٰذا اس میں سے آپؑ بھی کھائیں آپؑ نے فرمایا مجھے معاف کرو اس نے کہا نہیں نہیں خدا کی قسم آپؑ کھائیں گے تو مجھے خوشی ہوگی راوی کا بیان ہے کہ آپؑ نے تین مرتبہ اس سے کہا کہ مجھے اس کے کھانے سے معاف رکھو اور وہ محمدؐ و علیؑ کا واسطہ دے کر یہ کہتا رہا کہ آپؑ اس میں سے تو کچھ کھائیں آپؑ نے اس میں سے انگور کے تین دانے اٹھا کر کھائے اپنا سر ڈھانپ لیا اور باہر نکلے میں بھی آپؑ کے پیچھے پیچھے چلا آپؑ نے اپنے گھر میں داخل ہو کر مجھے اشارہ کیا کہ دروازہ بند کر دو میں نے دروازہ بند کر دیا آپؑ اپنے بستر پر گئے اور سو گئے میں آ کر مکان کے صحن کے بیچ میں بیٹھ گیا ناگاہ دیکھا کہ ایک صاحبزادے گیسوؤں والے مکان کے اندر آئے اور اگرچہ میں نے ان کو کبھی

Presented by www.ziaraat.com

نہ دیکھا تھا مگر خیال ہوا کہ یہی امام رضا علیہ السّلام کے صاحبزادے محمد تقیؑ ہیں میں نے عرض کیا مولا و آقا دروازہ تو بند ہے آپؑ کدھر سے تشریف لائے؟ آپؑ نے فرمایا بلاضرورت سوال نہ کرو یہ کہہ کر وہ امام رضا علیہ السّلام کے حجرے کی طرف بڑھے جب امام رضا علیہ السّلام نے ان کو دیکھا تو فوراً ان کی طرف بڑھے انہیں سینے سے لگایا وہ دونوں بستر پر بیٹھ گئے امام رضا علیہ السّلام نے اپنی چادر دونوں پر ڈال لی اور آہستہ آہستہ باتیں کرنے لگے جس کو میں سمجھ نہ سکا اس کے بعد امام رضا علیہ السّلام اپنے بستر پر لیٹ گئے اور امام محمد تقی علیہ السّلام نے انہیں چادر اوڑھادی پھر باہر صحن میں نکل آئے اور فرمایا اے ابوصلت میں نے عرض کیا لبیک فرزند رسولؐ آپ نے فرمایا تمہارے مولا امام رضا علیہ السّلام نے شہادت پائی اللہ تمہیں صبر دے یہ سن کر میں رونے لگا آپؑ نے فرمایا مت روؤ اب غسل کے لئے تخت اور پانی لاؤ تا کہ انہیں غسل دے دیا جائے۔ میں نے عرض کیا مولا پانی تو حاضر ہے مگر گھر میں کوئی غسل کا تخت نہیں ہے میں باہر جا کر لاتا ہوں آپؑ نے فرمایا نہیں باہر جانے کی ضرورت نہیں توشہ خانہ میں موجود ہے نکال لاؤ میں اندر گیا تو دیکھا کہ واقعاً غسل کا تخت رکھا ہوا ہے اور اس سے پہلے میں نے اس گھر میں کوئی تخت نہیں دیکھا تھا میں اسے اٹھا لایا اور پانی بھی لایا پھر فرمایا اب ادھر آؤ ہم لوگ امام رضا علیہ السّلام کو اٹھا کر تخت پر لٹائیں ہم دونوں نے مل کر آپؑ کو اٹھایا اور تخت پر لٹا دیا پھر مجھ سے فرمایا اچھا اب تم باہر چلے جاؤ میں باہر نکل آیا اور امام محمد تقی علیہ السّلام نے انکو تنہا غسل دیا پھر فرمایا کفن اور حنوط لاؤ میں نے عرض کیا کفن تو کوئی رکھا ہوا نہیں ہے فرمایا توشہ خانہ میں جاؤ وہاں موجود ہے

Presented by www.ziaraat.com

میں اندر گیا تو دیکھا کہ اس میں کفن اور حنوط دونوں رکھے ہوئے ہیں میں اسے اٹھالایا آپؑ نے اپنے ہاتھ سے کفن پہنایا اور حنوط کیا پھر فرمایا توشہ خانہ میں تابوت رکھا ہوا ہے لاؤ مجھے یہ کہتے ہوئے شرم آئی کہ اس میں تابوت نہیں ہے بہرحال میں اندر گیا دیکھا تو تابوت بھی موجود تھا حالانکہ اس سے پہلے میں نے اس میں کوئی تابوت نہیں دیکھا تھا میں اٹھالایا تو آپؑ نے امام رضا علیہ السّلام کو تابوت میں لٹایا اور فرمایا اب آؤ نماز جنازہ پڑھ لی جائے آپؑ نے نماز جنازہ پڑھی اس وقت آفتاب غروب ہو چکا تھا اور نماز مغرب کا وقت آ گیا تھا۔ آپؑ نے نماز مغرب و عشاء ادا فرمائی اس کے بعد ہم دونوں بیٹھ کر باتیں کرنے لگے دیکھا کہ حجرے کی چھت شگافتہ ہوئی اور تابوت بلند ہوا اور باہر چلا گیا میں نے عرض کیا مولا و آقا مامون مجھ سے اس کا مطالبہ کرے گا تو میں کیا جواب دوں گا آپؑ نے فرمایا پریشان نہ ہو وہ ابھی واپس آئے گا جب کوئی نبی مغرب میں انتقال کرتا ہے اور اس کا وصی مشرق میں ہوتا ہے تو اللہ ان دونوں کو دفن سے پہلے یکجا کر دیتا ہے الغرض جب رات آدھی سے کچھ زیادہ گزر گئی تو تابوت واپس آیا چھت شگافتہ ہوئی اور تابوت اپنے مقام پر ٹھہر گیا اس کے بعد جب ہم لوگ نماز صبح پڑھ چکے تو آپؑ نے فرمایا اب دروازہ کھول دو وہ ظالم ابھی ابھی تمہارے پاس آئے گا اس سے کہہ دینا کہ امام رضاؑ کا غسل و کفن سب ہو چکا ہے میں دروازہ کھولنے گیا اب دیکھا تو آپؑ غائب تھے معلوم نہیں کہ کس دروازے سے آئے تھے اور کس دروازے سے گئے ہیں اتنے میں مامون پہنچا اور پوچھا کہ امام رضاؑ کا کیا حال ہے میں نے کہا اللہ آپ کو صبر دے یہ سن کر وہ سواری سے اترا اپنا گریبان پھاڑا سر پر

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

خاک ڈالی اور دیر تک روتا رہا اس کے بعد کہا اچھا اب تجہیز و تکفین کا سامان کرو میں نے کہا ان سب سے فراغت ہو چکی ہے پوچھا یہ سب کس نے کیا؟ میں نے کہا ایک صاحبزادے آئے تھے میں ان کو پہچانتا تو نہیں مگر خیال ہے کہ امام رضا علیہ السلام کے ہی صاحبزادے تھے۔

مامون نے کہا اچھا تو پھر اس قبہ کے اندر قبر کھودی جائے میں نے کہا مگر انہوں نے آپ سے درخواست کی ہے کہ قبر کھودتے وقت آپ بھی موجود رہیں اس نے کہا ہاں ہاں میں موجود رہوں گا اس کے لئے ایک کرسی لائی گئی وہ اس پر بیٹھ گیا اور حکم دیا کہ دروازے کے پاس قبر کھودو وہ قبر کھودنے لگے تو ایک بڑی چٹان برآمد ہوئی اس نے حکم دیا اچھا ہارون کی قبر کے دائیں طرف قبر کھودو وہاں بھی ایک نوکیلی چٹان برآمد ہوئی پھر حکم دیا اچھا صدر کی طرف کھودو تو وہاں کھودی گئی تو آسانی کے ساتھ قبر کھدنے لگی

جب قبر کھود کر فارغ ہوا تو میں نے قبر کی تہہ میں رک کر آپؑ کے بتائے ہوئے کلمات پڑھے فوراً پانی کا ایک چشمہ پھوٹ نکلا اس میں بہت سی مچھلیاں ظاہر ہوئیں میں نے اس میں روٹی چور کر کے ڈالی وہ مچھلیاں اسے کھانے لگیں پھر ایک بڑی مچھلی نمودار ہوئی جو ان تمام مچھلیوں کو نگل گئی میں نے پانی پر ہاتھ رکھ کر آپؑ کے بتائے ہوئے کلمات پڑھے پانی اندر جذب ہو گیا اور اسی وقت وہ کلمات میرے حافظہ سے نکل گئے ایک حرف بھی یاد نہ رہا مامون نے کہا اے ابوصلت کیا امام رضاؑ نے تم کو اس کا حکم دیا تھا؟ میں نے کہا جی ہاں اس نے کہا امام رضا علیہ السلام اپنی زندگی میں تو معجزات دکھایا ہی کرتے تھے مرنے کے بعد بھی انہوں نے یہ معجزہ دکھایا۔ مامون نے اپنے

Presented by www.ziaraat.com

وزیر سے پوچھا اس کا کیا مطلب ہے؟ اس نے کہا میرے ذہن میں تو یہ بات آتی ہے کہ انہوں نے مثال پیش کر کے تمہیں یہ بتایا ہے کہ اب تم لوگ چند دنوں کے مہمان ہو جس طرح یہ چھوٹی مچھلیاں پھر ایک اور شخص نکلے گا جو تم سب لوگوں کو برباد کر دے گا ۔ جب امام رضا علیہ السلام دفن کیے جا چکے تو مامون نے مجھے کہا بتاؤ وہ کلمات کیا ہیں ؟ میں نے کہا خدا کی قسم میں بھول گیا میرے حافظہ میں ایک لفظ بھی نہیں خدا کی قسم میں سچ کہہ رہا ہوں مگر اس نے میری بات کو سچ نہ جانا اور قتل کرنے کی دھمکی دی کہ اگر تم نہ بتاؤ گے تو قتل کر دوں گا اور مجھے قید کرنے کا حکم دے دیا اور روزانہ مجھے قتل کی دھمکی دیتا کہ بتاؤ ورنہ قتل کر دوں گا اور میں بار بار حلف سے کہتا رہا کہ میں بھول گیا مجھے یاد نہیں اس طرح ایک سال کا عرصہ گزر گیا اور میں بہت تنگ دل تھا چنانچہ میں نے ایک شب جمعہ کو غسل کیا اور رات بھر عبادت اور رکوع و سجود میں مشغول رہا جب صبح کی نماز پڑھی تو دیکھا کہ ابو جعفر محمد تقی علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا اے ابو صلت تم بہت تنگ دل ہو رہے ہو میں نے کہا جی ہاں اے مولا و آقا آپؑ نے فرمایا جس طرح تم نے اللہ سے دعا مانگی ہے اگر اس سے پہلے دعا مانگی ہوتی تو اللہ اس سے پہلے ہی تمہیں رہائی دلا دیتا ۔ پھر فرمایا اچھا اب اٹھو چلو میں نے کہا کہاں قید خانے کے دروازے پر پہرے دار کھڑے ہوئے ہیں ان کے ہاتھوں میں مشعلیں بھی ہیں آپؑ نے فرمایا اٹھو وہ سب تم کو نہ دیکھ سکیں گے اور آج کے بعد وہ تم لوگوں کو گرفتار بھی نہ کر سکیں گے آپؑ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ان سب کے سامنے سے نکال لائے اور وہ سب بیٹھے بات چیت کرتے ہی رہ گئے اور ہمیں نکلتے نہیں دیکھا قید خانے سے باہر

نکل کر آپؑ نے پوچھا بتاؤ کس جگہ جانا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا میں اپنے گھر ہرات جاؤں گا۔ فرمایا اپنی ردا اپنے چہرے پر ڈال لو اور میرا ہاتھ پکڑو۔ میرا خیال ہے کہ ایک مرتبہ آپؑ نے مجھے داہنے جانب گھمایا پھر فرمایا: اچھا اب چہرے سے چادر ہٹا دو میں نے چادر ہٹائی تو وہ غائب تھے اور میں اپنے گھر کے دروازے پر کھڑا تھا اور آج تک میں نہ پھر مامون کے ہاتھ لگ سکا نہ اس کے ساتھیوں کے ہاتھ لگ سکا۔ (عیون اخبار رضا جلد ۲ص ۲۴۲)

تدفین امام کے لئے

(54)...... معمر بن خلاد نے ابو جعفر محمد تقی علیہ السّلام سے روایت کی یا ایک دوسرے شخص نے ابو جعفر محمد تقی علیہ السّلام سے روایت ہے یہ (شک ابو علی راوی کا ہے) بہرحال روایت میں یہ ہے کہ ابو جعفر محمد تقی علیہ السّلام نے معمر سے کہا اے معمر! اپنی سواری لو۔ میں نے پوچھا کہاں کے لئے؟ آپؑ نے فرمایا: اپنی سواری پر سوار تو ہو جاؤ جو کہا جاتا ہے وہ کرو۔ پس میں اپنی سواری پر سوار ہو گیا ہم ایک وادی یا نشیب میں پہنچے (یہ شک بھی ابو علی کی طرف سے ہے) وہاں پہنچ کر آپؑ نے فرمایا: یہیں ٹھہرنا میں ٹھہر گیا اور آپؑ چلے گئے تھوڑی دیر بعد تشریف لائے، میں نے پوچھا آپؑ کہاں تشریف لے گئے تھے۔ فرمایا: میں ابھی ابھی اپنے پدر بزرگوار کو دفن کر کے آرہا ہوں۔ حالانکہ آپؑ کے والد اس وقت خراسان میں تھے۔

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

قتل امام پر مامون کی ندامت

(55)......محمد بن ابراہیم جعفری کہتے ہیں حکیمہ بنت امام رضا علیہ السّلام سے روایت ہے کہ جب میرے بھائی امام محمد تقی علیہ السّلام شہادت پا چکے تو ایک دن میں ان کی زوجہ ام الفضل کے پاس ایک ضرورت سے گئی اس سے امام محمد تقی علیہ السّلام کے فضل وشرف وعلم وحکمت کا ذکر آیا تو اس نے کہا اے حکیمہ میں تمہیں بتاؤں کہ ایسی حیرت انگیز بات جو کبھی کسی نے سنی نہ ہوگی میں نے کہا وہ کیا؟ ام الفضل نے کہا وہ مجھے اکثر ستایا کرتے تھے کبھی کسی کنیز کا تذکرہ کر کے اور کبھی یہ کہہ کر میں دوسرا عقد کرنے والا ہوں اور میں اس کی شکایت مامون سے کیا کرتی اور کہہ دیا کرتے کہ بیٹی برداشت کرو وہ فرزند رسولؐ ہیں۔ ایک شب میں بیٹھی ہوئی تھی کہ ایک عورت گھر میں داخل ہوئی میں نے پوچھا تم کون ہو؟ وہ ایک بہت نازک اندام عورت تھی اس نے کہا میں ابو جعفر محمد تقی علیہ السّلام کی زوجہ ہوں میں نے پوچھا کون ابو جعفر؟ اس نے کہا محمد تقی ابن رضا علیہ السّلام میں نسل عمار بن یاسر میں سے ایک عورت ہوں یہ سن کر میں غیرت کے مارے جل اٹھی اور میں اپنے آپ میں نہ رہی فوراً اٹھی اور مامون کے پاس پہنچی دیکھا کہ وہ شراب کے نشہ میں چور ہیں رات کافی گزر چکی تھی میں نے اسے اپنا حال بیان کیا اور کہا کہ انہوں نے مجھے بھی برا بھلا کہا ہے اور آپ کو بھی بلکہ بنی عباس کو بھی برا بھلا کہا ہے اور اس نے بہت سی غلط باتیں کہیں یہ سن کر اس کو غصہ آ گیا اور شراب کے نشہ کی وجہ سے آپے سے باہر ہو گیا فوراً اٹھا اور اپنی تلوار کھینچی اور قسم کھا کر کہا کہ میں ابھی اسی تلوار سے ان کے ٹکڑے ٹکڑے کر دوں گا۔

Presented by www.ziaraat.com

میں نے یہ دیکھا تو اپنے کیے پر بہت نادم ہوئی اور اپنے دل میں کہا کہ میں نے خود کو بھی تباہ کیا یہ کہہ کر میں مامون کے پیچھے پیچھے دوڑی کہ دیکھوں وہ کیا کرتا ہے مامون اپنی تلوار لیے ہوئے آپ کے پاس پہنچا وہ سو رہے تھے اس اس نے آپؑ پر تلوار کے پے در پے وار کر کے ٹکڑے کر دیئے اس کے بعد اپنی تلوار اُن کے حلق پر رکھی اور انہیں ذبح کر دیا ادھر میں اور یاسر خادم یہ سارا ماجرا دیکھ رہے تھے وہ یہ سب کچھ کر کے واپس ہوا وہ اونٹ کی طرح بلبلا رہا تھا اس کے منہ سے کف جاری تھا جب میں نے یہ دیکھا تو وہاں سے بھاگی اور اپنے والد کے گھر آ گئی رات بھر مجھے نیند نہ آئی اور صبح ہو گئی۔ ام الفضل کا بیان ہے کہ صبح کے وقت میں مامون کے پاس آئی اب نشہ کافور ہو چکا تھا اور وہ نماز پڑھ رہا تھا میں نے کہا یا امیر المومنین آپ کو معلوم ہے کہ آپ نے آج رات کیا کیا؟ اس نے کہا نہیں خدا کی قسم مجھے تو پتہ نہیں کہ میں نے کیا کیا میں نے کہا آپ ابن رضاؑ کے پاس گئے وہ سو رہے تھے آپ نے اپنی تلوار سے ان کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے اور انہیں ذبح بھی کر دیا اور یہ سب کچھ کر کے واپس آ گئے مامون نے کہا تجھ پر وائے ہو یہ تو کیا کہتی ہے؟ میں نے کہا میں وہی کہتی ہوں جو آپ نے کیا ہے یہ سن کر مامون نے فوراً یاسر کو آواز دی اے یاسر دیکھ یہ ملعونہ کیا کہتی ہے یاسر نے کہا یا امیر المومنین یہ جو کہتی ہے سچ کہتی ہے آپ نے ایسا ہی کیا ہے مامون نے کہا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ لو ہم تباہ ہو گئے ہم سوار ہو گئے اے یاسر تجھ پر وائے! جلد جا اور جا کر خبر لا کہ ان کا کیا حال ہے۔ یاسر دوڑا ہوا گیا اور فوراً واپس آیا اور کہا یا امیر المومنین مبارک ہو مامون نے پوچھا کیا بات ہے؟ یاسر نے کہا جب میں ان کے پاس پہنچا تو

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

دیکھا کہ وہ بیٹھے ہوئے مسواک کر رہے ہیں ان کے جسم پر قمیض ہے اور لحاف اوڑھے ہوئے ہیں یہ دیکھ کر مجھے سخت حیرت ہوئی پھر میں نے چاہا کہ ان کے جسم کو دیکھوں کہ ان کے جسم پر زخم وغیرہ تو نہیں ہیں اس لئے میں نے کہا میں چاہتا ہوں کہ آپ اپنی یہ قمیض بطور تبرک مجھے دے دیں یہ سن کر آپؑ نے مجھے دیکھا اور مسکرائے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے وہ میرا مطلب سمجھ گئے ہوں۔ آپؑ نے فرمایا میں تم کو اس سے بہتر قمیض دے دوں؟ میں نے کہا نہیں مجھے تو یہی قمیض چاہیے آپؑ نے وہ قمیض اتاری تو میں نے خدا کی قسم دیکھا کہ ان کے جسم پر کوئی زخم کا نشان وغیرہ نہیں ہے یہ سن کر مامون سجدہ شکر میں گر پڑا اور اس نے یاسر کو ایک ہزار دینار انعام دیا اور کہا الحمدللہ اس لئے کہ میرا ہاتھ ان کے خون سے رنگین نہیں ہوا۔

پھر مامون نے کہا اے یاسر جب ملعونہ میرے پاس آئی رونے لگی تو یہ سب مجھے یاد ہے مگر اس کے بعد میرا ان کے پاس مجھے لے جانا کچھ یاد نہیں یاسر نے کہا یا امیر المؤمنین خدا کی قسم آپ نے مسلسل اُن پر تلوار کا وار کیا اور آپ کی لڑکی آپ کو اور انہیں دیکھتی رہی آپ نے ان کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے پھر اپنی تلوار ان کی گردن پر رکھ کر انہیں ذبح بھی کر دیا تھا اور اُن کے مُنہ سے اس طرح جھاگ نکل رہا تھا جیسے مست اونٹ کے مُنہ سے جھاگ نکلتا ہو مامون نے کہا اللہ کا شکر پھر مامون نے مجھ سے کہا اے یاسر خبردار اگر یہ واقعہ تم نے پھر کسی سے کہا تو میں تمہیں قتل کر دوں گا۔ اس کے بعد کہا اے یاسر امام محمد تقیؑ کو لے جا کر دس ہزار دینار دے آؤ فلاں سواری بھی لے جاؤ اور کہہ دو کہ اس سواری پر سوار ہو کر میرے پاس تشریف لائیں اور تمام بنی ہاشم اور

Presented by www.ziaraat.com

سادات اور سرداران لشکر سے کہہ دو کہ وہ سب لوگ ان کے ساتھ سوار ہو کر جلوس کی شکل میں ان کے ساتھ یہاں آئیں مگر پہلے ان کے پاس جائیں انہیں سلام کریں یاسر نے ایسا ہی کیا وہ سب آپؑ کے سامنے حاضر ہوئے آپؑ نے سب کو حاضری کا شرف بخشا تمام اشراف و سادات حاضر خدمت ہوئے مگر آپؑ نے عبداللہ اور حمزہ فرزندان حسن کو اجازت نہیں دی اس لئے کہ ان دونوں نے مامون کے سامنے آپؑ کی برائی کی تھی اور بار بار آپؑ کی چغلخوری کرتے رہے تھے غرض آپؑ اس پورے مجمع کے ساتھ اٹھے اور مامون کے پاس آئے مامون نے بڑھ کر گلے لگالیا پیشانی کو بوسہ دیا اور اپنے تخت پر صدر میں آپؑ کو بٹھایا اور لوگوں کو حکم دیا کہ سب کے سب آپؑ کے اطراف میں بیٹھ جائیں اس کے بعد مامون آپؑ سے اپنی خطا کی معذرت چاہنے لگا۔ ابو جعفر محمد تقیؑ نے فرمایا اے امیر المومنین میں آپ کو ایک نصیحت کرنا چاہتا ہوں وہ سن لیجیے مامون نے کہا بتائیں کیا نصیحت ہے؟ آپؑ نے فرمایا میری رائے یہ ہے کہ اب آپ شراب نوشی ترک کر دیں مامون نے کہا اے ابن عم میں آپؑ پر قربان میں نے آپؑ کی یہ نصیحت قبول کی۔ (مختار الخرائج والجرائح ص ۲۰۸/ ۲۰۷)

☆☆☆☆☆

www.ziaraat.com
Sakeel-e-Sakina

باب دوازدہم

امام علی نقیؑ کے معجزات

ملکیتِ امام؟

(1)...... صاحب عسکر سے روایت ہے کہ میں نے ایک مرتبہ امام علی نقی علیہ السّلام سے عرض کیا، میں آپؑ پر قربان، جو چیز ہمارے پاس لائی جاتی ہے اس کے لیے یہی کہا جاتا ہے کہ یہ چیز ابو جعفر محمد تقی علیہ السّلام کی تھی جو ہمارے پاس ہے، پھر میں کیا کروں؟ آپؑ نے فرمایا، جو چیز بحیثیت ہم امام کے ابو جعفر محمد تقی علیہ السّلام کی تھی وہ اب ہماری ہے اور جو چیز اس کے علاوہ ہے وہ کتاب خدا اور سنتِ رسولؐ کی بناء میراث ہے (کافی جلد ۷ ص ۵۹)

ہندی میں گفتگو

(2)...... ابو ہاشم جعفری سے روایت ہے کہ میں ایک مرتبہ ابو الحسن امام علی نقی علیہ السّلام کی خدمت میں پہنچا، تو آپؑ نے مجھ سے ہندی میں گفتگو فرمائی، مگر میں آپؑ کی گفتگو نہ سمجھ سکا آپؑ کے سامنے کچھ کنکریاں پڑی ہوئی تھیں آپؑ نے ان میں سے ایک کنکری اٹھائی، منہ میں ڈالی اور میری طرف پھینک کر فرمایا: اے ابو ہاشم! اس کو چوسو۔ میں نے اٹھا کر منہ میں رکھ لیا، کچھ دیر اس کو چوستا رہا، اس کے بعد جب میں آپؑ کے پاس سے اٹھا تو میں تہتر ۷۳ زبانوں میں گفتگو کر سکتا تھا، جن میں ہندی زبان بھی تھی۔ (مختار الخرائج والجرائح ص ۲۳۷، اعلام الوریٰ ص ۳۴۳)

www.ziaraat.com Saheel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

سنگریزوں کا سرخ سونے میں تبدیل ہونا

(3)......ابو ہاشم جعفری سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں ابوالحسن امام علی نقی علیہ السلام کے ساتھ سرمَن رائے سے باہر کسی کو خوش آمدید کہنے گیا جب اُس کے آنے میں تاخیر ہوئی تو میں نے آپؑ کے بیٹھنے کے لئے زین پوش ڈال دیا آپؑ اُس پر بیٹھ گئے میں بھی آپؑ کے سامنے بیٹھ گیا اور باتیں کرنے لگا۔ دوران گفتگو میں نے آپؑ سے اپنی تنگدستی اور بدحالی کی شکایت کی آپؑ نے ہاتھ بڑھایا اور جن سنگریزوں کے قریب آپؑ تشریف فرماتے اُن میں سے ایک مٹھی بھر کر مجھے عنایت فرمائی اور ارشاد فرمایا: لو! یہ تمہارے لیے کافی ہے مگر جو کچھ دیکھا ہے اسے کسی سے بیان نہ کرنا۔ جب ہم وہاں سے واپس آ گئے تو دیکھا کہ اُن سنگریزوں میں چمک ہے' اور اُن کا رنگ تبدیل ہو کر سرخ سونے کی طرح ہو گیا ہے چنانچہ' میں نے ایک سُنار کو بلایا اور کہا' ذرا ان کو پرکھ کر بتاؤ' یہ کیا ہے۔؟ اُس نے کہا' یہ تو بہترین سونا ہے اس سے بہتر سونا تو میں نے کبھی دیکھا ہی نہیں یہ تو سنگریزوں کی شکل میں ہے' یہ کہاں سے مل گیا؟ یہ تو حیرت کی بات ہے۔ میں نے کہا' یہ میرے پاس زمانہ قدیم کا تحفہ ہے۔ (مختار الخرائج و الجرائح ص ۲۲۸)

ہوا نے امامؑ کا احترام کس طرح کیا؟

(4)......سلیمہ کاتب جو سرمَن رائے کی واقعہ نگاری پر مامور تھا اس کا بیان ہے کہ متوکل اپنی سواری پر جامع مسجد جایا کرتا تھا اس کے ساتھ اچھے خطیبوں کی تعداد بھی

ہوتی تھی اُن ہی میں عباس بن محمد کی اولاد کا ایک شخص بھی جاتا تھا' جس کا لقب ہریسہ تھا' جس کی متوکل بہت تحقیر کیا کرتا تھا ایک جمعہ کو متوکل نے ہریسہ کو خطبہ دینے کا حکم دیا ہریسہ نے منبر پر جا کر بہت عمدہ خطبہ دیا' مگر قبل اس کے کہ وہ منبر سے اترے' متوکل خود نماز پڑھانے کے لئے مصلّے پر پہنچ گیا۔ یہ دیکھ کر ہریسہ منبر سے اُترا' اور آگے بڑھ کر پیچھے سے اُس کا گلا پکڑ لیا اور کہا اے امیر المومنین! تمھیں معلوم نہیں کہ جو جمعہ کا خطبہ پڑھتا ہے وہی جمعہ کی نماز بھی پڑھاتا ہے؟ یہ سن کر متوکل نے کہا میں نے تو چاہا تھا کہ تمھیں شرمندہ کروں' مگر تم نے تو مجھے ہی شرمندہ کر دیا۔ ایک مرتبہ آلِ محمدؐ کے دشمنوں میں سے ایک شخص نے متوکل سے کہا: اے امیر المومنین! آپ علی بن محمد (امام علی نقی علیہ السلام) کے ساتھ جتنے احترام کے ساتھ پیش آتے ہیں اتنا کسی اور سے پیش نہیں آتے آپ کے گھر کا ہر فرد ان کی خدمت میں لگا رہتا ہے میں دیکھتا ہوں کہ جب وہ آتے ہیں تو کوئی بڑھ کر اُن کے لیے دروازہ کھولتا ہے' کوئی بڑھ کر دروازے کا پردہ اُٹھاتا ہے اور یہ ایسا عمل ہے کہ اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے تو وہ یہی سمجھیں گے کہ اگر خلافت کے حقیقی مستحق ہے تو وہ یہ ہے اس لئے اگر یہ نہ ہوتے تو ہرگز اُن کا اتنا احترام نہ کیا جاتا۔ لہٰذا متوکل کے خادموں نے یہ طے کر لیا کہ اب ان کے لیے دروازے کا پردہ کوئی نہیں اُٹھائے گا' یہ کام وہ خود ہی کریں گے' جس طرح دیگر افرادِ خانہ وغیرہ گھر میں داخل ہوتے ہیں اسی طرح علی بن محمدؑ (امام علی نقی علیہ السلام) بھی داخل ہوں۔ ادھر متوکل کا یہ حکم تھا کہ ہمیں ادنیٰ سے ادنیٰ واقعے کی خبر دی جائے۔ لہٰذا اسماعہ واقعہ نگار نے لکھا کہ جب علی ابن محمدؑ (امام علی نقی علیہ السلام)

Presented by www.ziaraat.com

تشریف لائے تو کسی خادم نے بڑھ کر دروازے کا پردہ نہیں اٹھایا تو ایک تیز ہوا کا جھونکا آیا جس نے آپ کا استقبال کیا اور پردہ اٹھایا آپ اندر داخل ہو گئے۔ جب متوکل کو بتایا گیا تو اس نے کہا کہ جب وہ باہر جانے لگے تو کیا ہوا؟ واقعہ نگار نے لکھا کہ آپ باہر نکلنے لگے تو پہلی ہوا کے مخالف ایک ہوا کا جھونکا آیا اور اُس نے پردہ اُٹھایا' آپ باہر چلے گئے۔ متوکل نے کہا' ہم یہ نہیں چاہتے کہ ہوا اُن کے استقبال میں پردہ اُٹھایا کرے اس سے تو اُن کی فضیلت لوگوں پر روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے گی لہٰذا تم لوگ خود ہی پردہ اُٹھایا کرو۔ (مناقب ابن شہر آشوب)

اللہ کی طرف سے انتظام

(5)......صالح بن سعید کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں ابوالحسن علی نقی علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: آقا میں آپ پر قربان یہ سب لوگ ہر طرح یہ چاہتے ہیں کہ آپ کو پریشان کریں اور اللہ کے نور کو (آپ کو) بجھا دیں یا گھٹا دیں یعنی آپ کو فقیروں کی سرائے میں ٹھہرایا ہے تا کہ آپ کی بے حرمتی کریں۔ آپ نے فرمایا اے ابن سعید افسوس مت کرو' دیکھو تمہیں ہماری صحیح معرفت نہیں ہے یہ کہہ کر آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا' اور فرمایا' ذرا ادھر تو دیکھو! اب جو میں نے نظر اُٹھائی تو دیکھا کہ ہر طرف سرسبز باغات ہیں' ان میں معطر حوریں ہیں' موتیوں کی طرح پُر آب و تاب غلمان ہیں چڑیاں چہچہا رہی ہیں' ہرن چوکڑی بھر رہے ہیں نہریں جاری ہیں یہ دیکھ کر میں حیران رہ گیا آپ علیہ السلام نے فرمایا' اللہ کی طرف سے میرے لیے یہ انتظام ہے۔ (بصائر الدرجات ص ۴۰۶، اعلام الوریٰ ۳۴۸ کافی جلد ا ص ۴۹۸)

Presented by www.ziaraat.com

ایک مبروص کا شفا پانا

(6)......ابوہاشم جعفری سے روایت ہے کہ: سر من رائے کے ایک شخص کے جسم پر سفید داغ نمودار ہو گئے اور اس کی زندگی کا لطف جاتا رہا ایک دن وہ ابو علی فہری کے پاس بیٹھا ہوا اپنا دکھ درد بیان کر رہا تھا: اس نے کہا اگر تم ابوالحسن علی بن محمدؑ کی خدمت میں جاؤ اور اُن سے دعا کے لیے التجا کرو تو اُمید ہے کہ یہ تمھارا مرض دور ہو جائے۔ چنانچہ ایک دن جب امام علی نقی علیہ السلام متوکل کے گھر سے واپس تشریف لا رہے تھے' وہ شخص سر راہ بیٹھ گیا جب اس نے آپؑ کو آتے ہوئے دیکھا تو اُٹھا اور چاہا کہ آپؑ کے قریب پہنچ جائے' آپؑ نے دور ہی سے کہا: "قریب نہ آؤ' اللہ تمھیں صحت یاب کرے گا' قریب نہ آؤ' اللہ تمھیں صحت یاب کرے گا قریب نہ آؤ' اللہ تمھیں صحت یاب کرے گا"۔ یہ الفاظ آپؑ نے تین مرتبہ فرمائے وہ شخص دور ہٹ گیا' اور اسے قریب آنے کی جرأت نہ ہوئی اُس نے واپس آ کر فہری کو سارا واقعہ سُنایا ۔اُس نے کہا' یہ تو اُنھوں نے تمہاری التجا سے پہلے ہی دعا فرما دی اب جاؤ انشاء اللہ تم صحت یاب ہو جاؤ گے وہ شخص یہ گفتگو کر کے اپنے گھر واپس آیا اور سو گیا جب صبح کو بیدار ہوا تو اُس کے جسم پر برص کا نشان تک باقی رہا۔ (الخرائج والجرائح)

ہندی شعبدہ باز کو شیر نگل گیا

(7)......ابوالقاسم بن ابی القاسم بغدادی نے زُرارہ (حاجب متوکل) سے روایت کی ہے کہ ہند سے ایک بے مثل و ماہر شعبدہ متوکل کے دربار میں آیا وہ چیزوں کے عجائب

Presented by www.ziaraat.com

کرنے کا کرتب دکھاتا تھا متوکل بھی اسی قسم کے لغویات کا بڑا شائق تھا اُس نے سوچا کہ اس کے ذریعے سے امام علی نقی بن محمد تقی علیہ السّلام کو خجل کرایا جائے۔ چنانچہ اس نے شعبدہ باز سے کہا' اگر تم اپنے شعبدے کے ذریعے سے علی نقی بن محمدؑ تقی کو خجل کردو تمھیں ایک ہزار دینار انعام دوں گا۔ اُس نے کہا بہتر ہے لیکن آپ حکم دیجئے' کہ بہت باریک باریک چپاتیاں پکائی جائیں' انھیں دسترخون پر رکھ دیجیے' اور مجھے اور علی نقی بن محمدؑ تقی بن علی رضاؑ کو دسترخوان پر بٹھا دیجیے' پھر آپ تماشہ دیکھئے۔ متوکل نے ایسا ہی کیا اور آپؑ کے پہلو میں ایک تکیہ تھا جس پر شیر کی تصویر بنی ہوئی تھی' اور وہ شعبدہ باز اس تکیے کے برابر ہی بیٹھ گیا جب امام علی نقی علیہ السّلام نے روٹی کی طرف ہاتھ بڑھایا تو شعبدہ باز نے وہ روٹی اُڑا دی آپؑ نے دوسری روٹی کی طرف ہاتھ بڑھایا تو وہ بھی اُس نے اُڑا دی۔ یہ دیکھ کر لوگوں نے قہقہہ لگایا علی نقی علیہ السّلام کو جلال آ گیا' آپؑ نے اس تکیے پر جس پر شیر کی تصویر بنی ہوئی تھی' ہاتھ مار کر حکم دیا 'اے شیر! دیکھتا کیا ہے' اس شعبدہ باز کو نگل لے۔ وہ شیر کی تصویر مجسم ہو گئی اور شعبدہ باز پر تیزی سے جھپٹ پڑی اور آنِ واحد میں شعبدہ باز کو چٹ کر گئی اور اپنی اصلی صورت پر آ گئی۔ لوگوں کو بڑی حیرت ہوئی۔ حضرت علی نقی بن محمد تقی علیہ السّلام وہاں سے واپس جانے لگے۔ متوکل نے آپ علیہ السلام سے یہ درخواست کی کہ اس شعبدہ باز کو واپس کرا دیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا' نہیں اب تم اُس کو کبھی نہ پا سکو گے۔ تم دشمنانِ خدا کو اللہ کے دوستوں پر غالب کرنا چاہتے ہو۔ یہ کہہ کر آپ علیہ السلام وہاں سے واپس چلے گئے۔ (مختار الخرائج والجرائح ص ۲۱۰)

Presented by www.ziaraat.com

دائرہ سے اخراجات حج برآمد

(8)......داؤد بن قاسم جعفری کا بیان ہے کہ میں سر مَن رائے میں امام علی نقی علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حج کا ارادہ تھا میں نے چاہا کہ آقا سے بھی رخصت ہولوں۔ جب میں آپ علیہ السلام سے رخصت ہونے لگا تو آپ علیہ السلام بھی میرے ہمراہ چلے جب آخر حاجز پر پہنچے تو آپ علیہ السلام سواری سے اُتر پڑے میں بھی اُتر گیا۔ آپ علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے زمین پر ایک دائرہ نما خط کھینچا اور مجھ سے فرمایا: چچا اس دائرے میں سے کچھ آپ لے لیں وہی آپ کے سفر حج کے اخراجات میں کام آئے گا۔ میں نے جب اُس دائرے میں ہاتھ مارا تو سونے کا ایک ٹکڑا نکلا جس کا وزن دو سو مثقال تھا۔ (مناقب ابن شہر آشوب)

ترکی سردار کے بچپن کا نام

(9)......ابو ہاشم جعفری سے روایت ہے کہ میں مدینہ میں تھا خلیفہ کا سردار لشکر اُدھر سے اعراب اور بدّوؤں کو تلاش کرتا ہوا گذر رہا تھا۔ ابوالحسن امام علی نقی علیہ السّلام کو جب اُس بارے میں علم ہوا تو آپؑ نے فرمایا' میں بھی ملنا چاہتا ہوں۔ لہٰذا ہم سب لوگ آپؑ کے ساتھ ایک مقام پر جا کر کھڑے ہو گئے کہ اتنے میں وہ ترکی سردار مع اپنے لشکر کے وہاں سے گذرا۔ جب وہ قریب آیا تو ابوالحسن امام علی نقی علیہ السّلام نے ترکی زبان میں کچھ ارشاد فرمایا۔ وہ سردار اپنی سواری سے اترا اور آپؑ کے مرکب کے سُم کو بوسہ دینے لگا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے اس ترک سردار کو حلف دیکر پوچھا

بتاؤ کہ اُنھوں نے تم سے کیا کہا تھا؟ اُس نے جواب دیا کہ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی نبی ہیں۔ میں نے کہا' نہیں یہ نبی تو نہیں ہیں۔ اُس نے پھر کہا' اُنھوں نے مجھے اُس نام سے کیسے پکارا جس نام سے مجھے میرے ملک میں مجھے بچپن میں پکارا جاتا تھا۔ اور آج سے پہلے میرا یہ نام کسی اور کو معلوم نہیں تھا۔ (اعلام الوریٰ ص ۳۴۳)

اخبار کا علم

(10)......راوی کا بیان ہے کہ ایک دن فتح بن خاقان نے مجھ سے کہا' متوکل نے مجھے حکم دیا ہے کہ تم سے کچھ مال آنے والا ہے۔ تم اُس پر نگاہ رکھو۔ جب آئے تو مجھے اطلاع دو' اور یہ بھی معلوم کرو کہ یہ مال کس طریقہ سے آیا ہے تاکہ میں اسے ضبط کرلوں۔ یہ سُن کر میں امام علی نقی بن محمد تقی علیہ السّلام کی خدمت میں آیا۔ آپؑ مجھے دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا' اے موسیٰ! جو اللہ کرے گا بہتری کرے گا' مال آج رات کو آئے گا' تم یہیں میرے پاس سو رہو۔ جب رات کافی ہو چکی تو آپؑ عبادت کے لیے کھڑے ہو گئے۔ پھر آپؑ نے سلام پڑھ کر مجھ سے فرمایا' سنو! ایک شخص مال لیکر آ گیا ہے اور میں نے خادم کو منع کر دیا ہے کہ وہ مال نہ وصول کرے۔ اب تم جاؤ اور اُس سے مال وصول کرلو۔ میں باہر نکلا تو دیکھا کہ اس شخص کے پاس ایک زنبیل ہے اور اس میں کچھ سامان ہے میں نے وہ زنبیل اس سے لے لی اور سیدھا آپؑ کے پاس آیا۔ آپؑ نے فرمایا' اس سے جا کر کہو کہ وہ جبہ بھی تو دے جس کے متعلق قمیہ نے کہا تھا کہ وہ اُس کی دادی رکھ گئی تھیں۔ میں اس کے پاس پھر گیا اور اس نے وہ جُبہ دیا: میں اُس جبّے کو لیکر آیا۔ آپؑ نے فرمایا' اُس سے جا کر کہو' یہ وہ جُبہ نہیں ہے' تم نے بدل کر دوسرا دیدیا ہے

Presented by www.ziaraat.com

ہمیں تو وہی جبہ چاہیے۔ اُس نے اپنی غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے کہا' ہاں' میری بیٹی کو وہ جبہ پسند آ گیا تھا اس لیے اُس نے وہ جبہ دیدیا ٹھہرو میں ابھی جا کر وہ جبہ لاتا ہوں۔ میں نے واپس آ کر آپؑ سے سب کچھ عرض کر دیا۔ آپؑ نے فرمایا' اس سے کہو کہ وہ جبہ تو تیرے کاندھے پر ہے۔ میں نے اُس سے جا کر کہا' اور وہ جبہ اُس کے کاندھے سے اُتار لیا اُس نے کہا' ابتک تو مجھے اُن کی امانت میں شک ہی تھا' لیکن اب تو مجھے یقین ہے کہ آپؑ ہی امام ہیں۔ (امالی شیخ مفید، مناقب جلد ۴ ص ۴۱۴)

نگینہ حاکم دو ٹکڑوں میں تقسیم

(11)...... منصوری نے اپنے والد کے چچا سے روایت کی ہے اور اُنھوں نے یہ حدیث کافور سے سنی ہے کہ امام علی نقی علیہ السلام جس موضع میں مقیم تھے وہاں آپؑ کے پڑوس میں چند مختلف دست کار بھی آباد تھے اور وہ ایک قریہ اور گاؤں تھا وہیں یونس نقاش بھی تھا' وہ آپؑ کی خدمت کیا کرتا تھا۔ ایک دن یونس کچھ خوفزدہ و ہراساں آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا' مولا! میں آپؑ سے وصیت کرتا ہوں' میرے گھر والوں کا خیال رکھیے گا۔ آپؑ نے پوچھا' کیا بات ہے تم کیوں اس قدر پریشان ہو؟ اُس نے عرض کیا' اب میرے کوچ کا وقت آ گیا ہے۔ آپؑ نے مسکراتے ہوئے فرمایا اے یونس! وہ کیسے؟ اُس نے کہا کہ موسیٰ بن بغا (ترکی سردار) نے میرے پاس ایک نگینہ نقش کرنے کے لیے بھیجا تھا' وہ اتفاق سے ٹوٹ کر دو (۲) ہو گیا' اور کل ہی دینے کا وعدہ ہے۔ آپؑ تو جانتے ہی ہیں کہ وہ موسیٰ بن بغا ہے وہ مجھے یا تو ایک ہزار کوڑے لگوائے گا' یا قتل کرنے کا حکم دے گا۔ آپؑ نے

Presented by www.ziaraat.com

فرمایا' غم نہ کرو' اپنے گھر جاؤ' کل جو ہوگا' وہ بہتر ہی ہوگا۔ دوسرے دن جب صبح ہوئی تو پھر کانپتا ہوا آیا' اور کہا آقا! موسیٰ کا آدمی وہ نگینہ لینے کے لیے آگیا ہے' اب میں اُسے کیا جواب دوں؟ آپؑ نے فرمایا: فکر مند نہ ہو' جاؤ انشاء اللہ بھلا ہی ہوگا۔ یونس نے کہا آقا میں اُس سے کیا کہوں؟ آپ علیہ السلام مسکرائے اور فرمایا' تم جا کر تو دیکھو کہ وہ کیا کہتا ہے' پھر جو ہوگا وہ بہتر ہوگا۔ یونس اپنے گھر گیا اور ہنستا ہوا واپس آیا اور کہا موسیٰ کے آدمی نے آ کر کہا کہ کنیزیں آپس میں جھگڑا کر رہی ہیں' کیا یہ ممکن ہے کہ اُس نگینہ کو دو ٹکڑوں میں تقسیم کر دو' تاکہ جھگڑا ہی ختم ہو جائے۔ امام علی نقی علیہ السلام نے فرمایا' یا الٰہی تیرا شکر گذار ہوں کہ تو نے ہمیں اپنے شکر گذار بندوں میں قرار دیا۔ اے یونس! یہ بتاؤ کہ تم نے اُس سے کیا کہا؟ یونس نے کہا' میں نے اُس سے کہہ دیا ہے کہ اچھا' پھر مجھے اس کے لیے مزید وقت درکار ہوگا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا' تم نے ٹھیک جواب دیا۔ (امالی شیخ مفیدؒ)

اللہ کی طرف سے گرم پانی کا انتظام

(12)......کافور خادم سے روایت ہے کہ ایک دن امام علی نقی بن محمد تقی علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا کہ فلاں لوٹا فلاں مقام پر پانی سے بھر کر میرے وضو کے لیے رکھ دینا۔ پھر آپؑ نے مجھے کسی کام کے لیے بھیج دیا۔ اور فرمایا' پہلے یہ کام کرو' پھر پانی رکھ دینا' تاکہ جب میں نماز کے لیے وضو کرنا چاہوں' تو پانی موجود ہو۔ یہ فرما کر آپؑ آرام کرنے کے لیے لیٹ گئے اور میں پانی رکھنا بھول گیا' سردی کی رات تھی' جب میں نے محسوس کیا کہ آپؑ نماز کے لیے اُٹھے ہیں تو مجھے یاد آیا کہ لوٹے میں پانی تو میں

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

نے رکھا ہی نہیں۔ اس لیے ڈر کے مارے کہ آپؑ خفا ہوں گے، میں وہاں سے دور ہٹ گیا، مگر اس کا دُکھ ضرور تھا کہ آقا کو لوٹا تلاش کرنے میں زحمت ہوگی۔ اتنے میں آپؑ نے مجھے غصہ میں آواز دی: میں نے دل کہا اِنَّا لِلّٰہِ! اب میں آپؑ کے سامنے کیا عذر پیش کروں گا' سوائے اس کے کہ یہ کہہ دوں کہ میں بھول گیا' اور بغیر سامنے گئے کوئی چارہ بھی نہ تھا۔ لہٰذا گردن جھکائے ہوئے سامنے گیا۔ آپؑ نے فرمایا' تجھ پر وائے ہو' تجھے میرا دستور معلوم نہیں کہ میں ہمیشہ ٹھنڈے پانی سے وضو کرتا ہوں' پھر تو نے گرم پانی لوٹے میں کیوں رکھ دیا؟ میں نے عرض کیا' آقا! میں نے نہ لوٹا رکھا اور نہ پانی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا' اللہ کا شکر ہے کہ اُس نے مجھے قدم قدم پر اپنی آسانیوں سے نوازا ہے' اور شکر ہے اُس اللہ کا جس نے مجھے اپنی اطاعت کرنے والوں میں شمار کیا' اپنی عبادت کی توفیق عطا فرمائی اور میری مدد فرمائی' رسولؐ خدا نے فرمایا کہ: "اللہ تعالیٰ اُس شخص سے ناراض ہوتا ہے جو اُس کی دی ہوئی آسانی قبول نہ کرے۔ (امالی شیخ، مناقب جلد ۳ ص ۴۱۴ ہر سلا روایت ہے)

تم اللہ کی کون کون سی نعمتوں کا شکر ادا کرو گے

(13)......ابوہاشم جعفری کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں شدید تنگدستی میں مبتلا ہوا۔ لہٰذا میں ابوالحسن امام علی نقی علیہ السلام کے پاس گیا۔ آپ علیہ السلام نے مجھے حاضری کی اجازت دی۔ جب میں جا کر بیٹھ گیا۔ تو آپؑ نے فرمایا: اے ابوہاشم! (تمہیں اللہ نے اتنی نعمتیں دی ہیں) تم اللہ کی کن کن نعمتوں کا شکر ادا کرو گے۔ یہ سُن کو میں آپ علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوا مگر سمجھ میں نہیں آیا کہ کیا عرض کروں۔ پھر آپ علیہ

Presented by www.ziaraat.com

السلام ہی نے فرمایا' دیکھو! اللہ نے تمہیں ایمان کا رزق دیا' جس کی وجہ سے تمہارے جسم پر جہنم کی آگ حرام ہوگئی' اللہ نے تمہیں تندرستی کی روزی دی جس سے تم اس قابل ہو کہ اُس کی اطاعت کرو۔ تمہیں قناعت عطا کی جس سے تم سفلہ پن سے محفوظ رہے۔ اے ابوہاشم! میں نے تم سے یہ پہلے ہی کہہ دیا' اس لیے کہ میں جانتا ہوں کہ تم اپنی تنگدستی کی شکایت کرنے کے لیے آئے ہو۔ جاؤ' میں نے تمہیں سو دینار دیئے جانے کا حکم دے دیا ہے' انہیں لے لو۔ (امالی شیخ صدوق ص ۴۱۲)

سُرّ مَن رائے کے متعلق پیشگوئی

(14)...... منصوری نے اپنے والد کے چچا سے روایت کی ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ ایک دن امام علی نقی علیہ السّلام نے فرمایا: اے ابوموسیٰ! مجھے سر من رائے میں جبریہ بھیجا گیا تھا' مگر اب یہاں سے نکالا جاؤں گا تو جبریہ ہی نکالا جاؤں گا۔ میں نے عرض کیا' آقا! یہ کیوں؟ آپؑ نے فرمایا کہ یہاں کی ہوا صاف ستھری' پانی شیریں ہے یہاں پر انسان کم بیمار ہوتا ہے۔ پھر فرمایا' مگر یہ سُرّ مَن رائے اُجڑ جائے گا' اور ایسا اُجڑے گا کہ یہاں مسافروں کے لیے چند سرائے اور چند دکانیں ہی باقی رہ جائیں گی' اور اس کے اُجڑنے کی علامت یہ ہے کہ میری موت کے بعد میرے روضے میں عمارتیں تعمیر ہونے لگیں گی۔ (مناقب جلد ص ۴۱۷)

حق حقدار کو پہنچا

(15)...... ابوعلی بن راشد کا بیان ہے امام علی نقیؑ تک پہنچانے کے لیے میرے پاس

Presented by www.ziaraat.com

کچھ مال آیا تو آپؑ کا آدمی پہنچا اور قبل اس کے میں اپنے رجسٹر میں دیکھ کر وہ مال اُس کے حوالے کروں اُس نے خود ایک رجسٹر پیش کر دیا میں نے گھر میں اِدھر اُدھر بہت تلاش کیا، مگر وہ رجسٹر مجھے نہ مل سکا تاکہ دونوں رجسٹروں سے مقابلہ کر کے تصدیق ہو جائے بہت تلاش کرنے کے بعد بھی مجھے وہ رجسٹر دستیاب نہ ہوا اور میں نے اس آدمی کو یونہی واپس کر دیا۔ جب آپؑ کا آدمی چلا گیا تو مجھے خیال آیا کہ ذرا سامان کے بنڈلوں میں تو دیکھوں اس میں دیکھا تو وہ رجسٹر مل گیا۔ اب میں نے دونوں کو سامنے رکھ کر مقابلہ کیا تو سر مو فرق نہ پایا اور مجھے معلوم ہو گیا کہ اس کا مطالبہ صحیح تھا۔ میں نے فہرست کے مطابق وہ مال آپؑ کو پہنچا دیا (بصائر الدرجات ص ۲۴۹)

محتاط رہنے کا حکم دینا

(16)...... محمد بن فرج کا بیان ہے کہ امام ابوالحسن علی نقی علیہ السلام نے مجھے خط لکھا کہ اپنے تمام معاملات سے فارغ ہو کر محتاط ہو جاؤ۔ محمد بن فرج کہتا ہے کہ میں نے اُپنے سارے معاملات سے تو فراغت حاصل کر لی مگر سمجھ میں نہیں آیا کہ آپ علیہ السلام کے اس لکھنے کا مطلب کیا ہے۔ ناگاہ ایک شاہی فرستادہ آ گیا اور وہ مجھے مصر سے قید کر کے اور زنجیروں میں جکڑ کر لے گیا اور میری تمام املاک ضبط کر لی۔ میں آٹھ سال تک قید خانے میں رہا میں ابھی قید خانے ہی میں تھا کہ امام ابوالحسن علی نقی علیہ السلام کا ایک دوسرا خط ملا جس میں تحریر تھا کہ غربی طرف قیام نہ کرنا۔ میں نے خط پڑھ کر دل میں کہا کہ آپ علیہ السلام مجھے یہ لکھ رہے ہیں اور اس وقت میں مقید ہوں کہیں قیام کرنے کا سوال ہی کیا ہے۔ پھر چند ہی دن کے بعد مجھے قید سے رہائی مل گئی

Presented by www.ziaraat.com

جب عراق واپس ہوا تو آپؑ کی ہدایت کے مطابق بغداد میں قیام نہیں کیا' بلکہ سرمن رائے چلا گیا۔ وہاں سے میں نے آپ کو خط لکھا کہ دعا فرمایئے' میری ملکیت مجھے واپس دے دی جائے آپؑ نے جواب میں تحریر فرمایا' کچھ دنوں میں تمھاری ملکیت تمھیں مل جائے گی لیکن اگر یہ لوگ تمھیں واپس نہ بھی کریں تو پھر بھی تمھارا کوئی نقصان نہیں۔ علی بن محمد نوفلی کا بیان ہے کہ محمد بن فرج جب عسکر منتقل ہوا تو اس نے آپؑ کو خط لکھا کہ میری ضبط شدہ جائیداد مجھے واپس ملنے کی دعا کیجیے مگر خط پہنچنے سے پہلے ہی وہ انتقال کر گیا (ارشاد ص ۳۱۱' کافی جلد ۱، ص ۵۰۰، اعلام الوریٰ)

امامؑ کو پیدل چلانا اور پیشن گوئی

(17)..... ابوالقاسم بغدادی نے زرارہ سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ متوکل کا ارادہ ہوا کہ سلامی کے دن علی نقی بن محمد تقی بن علی رضا علیہ السّلام پاپیادہ آئیں۔ اس کے وزیر نے اُسے سمجھایا کہ یہ آپ کے لیے برا ہوگا' اور آپ بدنام ہو جائیں گے اُس نے کہا کہ کچھ بھی ہو یہ تو کرنا ہی ہے۔ وزیر نے کہا' اگر یہ امر انتہائی ضروری ہے تو پھر آپ یہ حکم جاری کریں کہ سارے سرداروا شراف بھی پاپیادہ آئیں تاکہ کسی کو یہ گمان نہ ہو کہ آپ کا یہ حکم صرف علی نقی بن محمد تقی بن علی رضا ہی کے لیے ہے کسی اور کے لیے نہیں۔ اُس نے ایسا ہی کیا اور امام علی نقی علیہ السّلام مجبوراً پاپیادہ چلے سخت گرمی کا زمانہ تھا' دہلیز تک پہنچتے پہنچتے آپؑ پسینہ میں تر ہو گئے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے فوراً بڑھ کر آپؑ کو ڈیوڑھی میں بٹھالیا' رومال سے آپؑ کے چہرے کا پسینہ صاف کیا' اور عرض کیا کہ آپؑ کے ابن عم کا مقصد ہی یہ تھا کہ صرف آپؑ کو پاپیادہ چلائے۔ آپؑ

Presented by www.ziaraat.com

نے فرمایا' خاموش ہو رہو "تَمَتَّعُوْا فِیْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوْبٍ (سورہ ھود آیت ۶۵) (تم لوگ اپنے گھروں میں تین دن تک اور مزے اُڑا لو' یہ وعدہ (وہ) ہے جو جھوٹا نہیں ہوگا۔) زرارہ کا بیان ہے کہ میرے یہاں ایک شیعہ اُستاد تھا' میں اس سے اکثر مزاح کیا کرتا تھا اور اسے رافضی کہہ کر پکارا کرتا تھا۔ ایک دن جب میں اپنے گھر واپس آیا تو عشاء کا وقت ہو چکا تھا میں نے اُسے آواز دی' اے رافضی! اِدھر آ' میں تجھے ایک بات سُناؤں جو میں نے تیرے امامؑ سے آج ہی سنی ہے۔ اُس نے کہا' تم نے کیا سنا ہے؟ میں نے وہ آیت جو امام علیہ السلام نے پڑھی تھی سُنائی۔ معلّم نے کہا' بتا یہ کیا کہنا چاہتا ہے؟ معلّم نے کہا' جو کچھ تو نے مجھے بتایا ہے اگر واقعاً امام علی نقی علیہ السلام نے یہی فرمایا ہے تو تُو اپنے تحفظ کی فکر کر' اور اپنا مال و اسباب کہیں اور منتقل کر دے' اس لیے کہ متوکل تین دن کے بعد مر جائے گا یا قتل کر دیا جائے گا۔ یہ سن کر مجھے غصہ آ گیا' میں نے اُسے گالیاں سنائیں اور اپنے پاس سے نکال دیا مگر تنہائی میں سوچا تو دل نے کہا اس امر میں اگر احتیاطاً اپنا تحفظ کر لیا جائے تو ہرج ہی کیا ہے اگر کچھ رونما ہوا تو میں محفوظ رہوں گا اور اگر کچھ نہیں ہوا تو اس احتیاط سے میرا کوئی نقصان بھی نہیں۔ یہ سوچ کر میں نے سواری لی اور متوکل کے گھر گیا' اور وہاں جو کچھ میرا سامان رکھا ہوا تھا سب اُٹھا لایا' پھر وہ اپنے گھر کا سارا سامان اپنے قابلِ اعتماد لوگوں کے پاس بھیج دیا' صرف ایک چٹائی اپنے لیٹنے بیٹھنے کے لیے رہنے دی۔ اِدھر تیسرا دن ختم ہوا کہ چوتھی رات کو متوکل قتل ہو گیا اور اس طرح میں اور میرا سامان محفوظ رہا پھر میں شیعہ ہو گیا اور امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر

Presented by www.ziaraat.com

ہوا اور آپ علیہ السلام ہی کی خدمت میں رہنے لگا اور آپ علیہ السلام سے اپنے لیے دعا کی درخواست کی' پھر میں پوری طرح آپ علیہ السلام کا موالی و دوستدار بن گیا۔ (مختار الخرائج والجرائح)

صحرا میں درخت و چشمہ موجود

(18)......ابو محمد بصری نے ابراہیم بن محمد کے کاتب ابوالعباس سے روایت کی ہے کہ ہم لوگوں کے درمیان ابوالحسن علی نقی علیہ السلام کا ذکر آیا تو ابوالعباس نے کہا: اے ابو محمد! ہمیں اس امر امامت سے کوئی دلچسپی نہ تھی' بلکہ میں اپنے بھائی نیز جو لوگ امر امامت کے قائل تھے ان پر شدید نکتہ چینی کیا کرتا' اور انھیں برا بھلا کہتا تھا' یہاں تک کہ میں اس وفد کے ساتھ مدینہ گیا جو متوکل نے مدینہ سے امام ابوالحسن علی نقی علیہ السلام کو لانے کے لیے بھیجا تھا۔ ہم انھیں مدینہ سے لے کر نکلے اور راستہ طے کرتے ہوئے ایک منزل طے کر لی شدید گرمی کا موسم تھا ہم نے آپؑ سے درخواست کی کہ حکم ہو تو یہیں منزل کر لیں؟ آپؑ نے فرمایا' نہیں۔ مجبوراً ہم بغیر کچھ کھائے اور پیئے آگے بڑھ گئے غرض جب گرمی زیادہ سخت ہوئی تو بھوک پیاس بھی بڑھی جس مقام پر ہم لوگ تھے وہ بالکل بے آب و گیاہ تھا' نہ وہاں کوئی درخت تھا کہ جس کے سائے میں کچھ دیر آرام کر لیں اور نہ پانی تھا کہ جس سے پیاس ہی بجھا لیں اب ہم نے آپؑ کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھا آپؑ نے ہماری ضروریات کو محسوس کیا اور فرمایا: کیا بات ہے' کیا بھوک پیاس کی شدت سے پریشان ہو؟ ہم نے عرض کیا جی ہاں خدا کی قسم آقا ہم بھوکے پیاسے بھی ہیں اور بالکل تھک چکے ہیں آگے بڑھنے کی ہمت نہیں

Presented by www.ziaraat.com

ہے۔ آپؑ نے فرمایا پھر یہیں دم لے لو اور کچھ کھا پی لو۔ یہ سن کر ہمیں بڑی حیرت ہوئی؛ اس لیے کہ ہم بالکل بے آب و گیاہ صحرا میں تھے کوئی ایسی جگہ نہ تھی جہاں آرام کیا جائے نہ پانی تھا' نہ کوئی سایہ دار درخت۔ آپؑ نے فرمایا' کیا سوچ رہے ہو؟ یہاں اُتر کر آرام کیوں نہیں کر لیتے۔؟ یہ سن کر میں اونٹوں کی قطار کی طرف بڑھا' انھیں بٹھایا اور اب جو پلٹ کر دیکھا تو وہاں دو بہت بڑے اور گھنے سایہ دار درخت موجود تھے جن کے سایہ میں سیکڑوں آدمی آرام کر لیں دوسری طرف نظر اُٹھائی تو دیکھا کہ وہاں ایک انتہائی شیریں اور ٹھنڈے پانی کا چشمہ اُبل رہا ہے۔ چنانچہ ہم لوگوں نے وہاں خوب کھایا' پیا اور آرام کیا ہم میں بعض ایسے بھی تھے جو اس سے قبل بھی یہاں سے گزرے تھے مگر یہاں نہ کوئی درخت تھا نہ چشمہ یہ تمام چیزیں دیکھ کر اس وقت دل کی عجیب کیفیت ہوئی ہم آپؑ کو متعجب اور بہ عظمت نظروں سے دیکھنے لگے آپؑ نے بھی ہمیں دیکھا اور مسکرا کر منہ پھیر لیا۔ میں نے اپنے دل میں کہا' خدا کی قسم میں یہاں پر کوئی چیز نشاندہی کے لیے ضرور چھوڑوں گا اس ارادے سے میں درخت کے پیچھے گیا اور وہاں اپنی ایک تلوار دفن کر دی' اس پر دو پتھر رکھ دیئے پھر نماز کی تیاری کی۔ امام ابوالحسن علی نقی علیہ السّلام نے فرمایا' آپ لوگ آرام کر چکے ہیں اب کیا ارادہ ہے' ہم نے عرض کیا جی ہاں اب ہم تیار ہیں۔ آپؑ نے فرمایا اچھا بسم اللہ! کوچ کی تیاری کرو۔ ہم لوگ آپؑ کے حکم کے منتظر تھے پھر روانہ ہو گئے جب ایک ساعت سفر کر چکے تو میں لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ طور پر واپس اسی جگہ پلٹ آیا' اپنی دفن شدہ تلوار نکالی اس جگہ ساری نشانیاں موجود تھیں لیکن وہاں پر نہ وہ درخت

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

تھے اور نہ چشمہ۔ یہ دیکھ کر مجھے اور بھی تعجب ہوا میں نے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف بلند کیے اور اللہ سے دعا کی کہ پروردگار! تو مجھے امام علی نقی علیہ السّلام کی محبت اور ایمان کے سرمائے سے سرفراز فرما اور جیتے جی اس پر ثابت قدم رہنے کی توفیق عطا فرما۔ اس کے بعد میں جلدی جلدی اپنے قافلے سے ملحق ہو گیا۔ مجھے دیکھ کر امام ابوالحسن علی نقی علیہ السّلام میری طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا اے ابوالعباس! تم نے اطمینان کر لیا؟ میں نے عرض کیا' آقا! جی ہاں' پہلے تو مجھے کچھ شک تھا مگر اب تو میں دنیا اور آخرت میں سب سے زیادہ غنی ہوں۔ آپؑ نے فرمایا مگر ایسے لوگ چند ہی ہیں جن کی تعداد مقرر ہے نہ اُن میں ایک کا اضافہ ہو سکتا ہے اور نہ کمی کی جا سکتی ہے' ان میں سے ایک تم بھی ہو۔ (الخرائج والجرائح)

تیرا بیٹا رہا ہو گا

(19)...... حسین بن علی سے روایت ہے کہ امام علی نقی علیہ السّلام کی خدمت میں ایک شخص ڈرتا کانپتا ہوا آیا اور کہنے لگا آپؑ لوگوں کی محبت کے جرم میں میرا لڑکا پکڑ لیا گیا اور آج رات اس کو فلاں پہاڑی کے اوپر لے جا کر نیچے پھینک دیں گے اور جب وہ مر جائے گا تو اُسی پہاڑی کے نیچے دفن کر دیں گے۔ آپؑ نے فرمایا' پھر تم کیا چاہتے ہو؟ اس نے عرض کیا' وہی جو ماں باپ چاہتے ہیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا' جا فکر نہ کر تیرا لڑکا کل واپس آ جائے گا۔ دوسرے دن صبح کے وقت اُس کا لڑکا گھر واپس آ گیا۔ باپ نے پوچھا' بیٹے! تجھ پر کیا گزری؟ اُس نے کہا' دشمنوں نے قبر کھودی تھی' میرے ہاتھ پاؤں باندھ دیئے تھے اور مجھے پہاڑی کے اوپر سے پھینکنے ہی والے

www.ziaraat.com
Soofeena-Sakina

تھے کہ ایک طرف سے دس پاک وطیب ہستیاں نمودار ہوئیں اور مجھ سے پوچھا۔ اے لڑکے! تو کیوں روتا ہے؟ میں نے اُن سے تمام واقعہ بیان کر دیا۔ اُنھوں نے کہا، اگر تو یہاں سے چھوٹ جائے تو روضۂ نبویؐ پر زیارت کو جائے گا؟ میں نے عرض کیا، جی ہاں ضرور حاضری دوں گا۔ اُنھوں نے، اُس حاجب ونگران کو جو میرے درپے آزار تھا پکڑ کر پہاڑی سے ایسا پھینکا کہ اُس کے چیخنے، چلانے کی آواز بھی کسی نے نہ سنی پھر وہ لوگ مجھے آپ علیہ السلام کے پاس لے آئے اور وہ باہر کھڑے ہوئے میرا انتظار کر رہے ہیں۔ یہ کہہ کر وہ لڑکا باپ سے رخصت ہوا اور چلا گیا اُس کا باپ امام علی نقی علیہ السّلام کی خدمت میں آیا اور سارا قصہ بیان کیا آپ علیہ السلام اُس کی بات سنتے جاتے اور مسکراتے جاتے تھے اور فرماتے کہ وہ لوگ وہ باتیں نہیں جانتے جنھیں ہم جانتے ہیں۔ (مناقب جلد ۴ص ۴۱۶)

شہادت کی خبر دینا

(20)...... حسن بن علی وشاء سے روایت ہے کہ امام ابوالحسن علی رضاؑ کی کنیز ام محمد جو مقامِ حیر میں حسن بن موسیٰ کے ساتھ رہتی تھی اس نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک مرتبہ اپنی کمسنی میں حضرت امام علی نقی علیہ السّلام آئے اور اُمِ ابیہا بنت موسیٰ کی آغوش میں بیٹھ گئے۔ اُنھوں نے پوچھا کیا بات ہے؟ آپؑ نے فرمایا خدا کی قسم ابھی ابھی میرے پدر بزرگوار نے شہادت پائی۔ اُنھوں نے کہا، نہیں نہیں ایسی بات منہ سے نہیں نکالا کرتے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا، میں نے جو کہا ہے وہ سچ ہے۔ ہم لوگوں نے اُسی دن خط بھیجا تو بات سچی تھی اُسی دن ابوجعفر محمد تقیؑ نے شہادت پائی تھی۔

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

تمہاری حاجت پوری ہوگی

(21)......متوکل نے عتاب بن ابی عتاب کو مدینہ بھیجا' تا کہ وہ امام علی نقی علیہ السلام کو لے کر سرمن رائے آئے شیعوں میں چرچا تھا کہ حضرت امام علی نقی علم غیب کے عالم ہیں مگر عتاب کے دل میں کچھ شک تھا جب مدینہ سے چلے تو آپؑ نے لبادہ (برساتی) پہن لیا' حالانکہ اُس وقت آسمان ابر سے بالکل صاف شفاف تھا' مگر تھوڑی ہی دیر کے بعد ابر چھا گیا اور بارش ہونے لگی۔ عتاب نے کہا' یہ (آپؑ کے علمِ غیب کی) پہلی نشانی ہے۔ جب آپؑ ھطِ قاطول پر پہنچے تو دیکھا کہ عتاب کچھ فکرمند سا ہے۔ آپؑ نے فرمایا' اے ابواحمد! کیا بات ہے؟ اُس نے کہا' میں نے اپنی حاجات امیرالمومنین سے طلب کی ہیں (دیکھیں کیا ہوتا ہے) آپؑ نے فرمایا' تیری تمام حاجات پوری ہوں گی (فکر نہ کر) تھوڑی دیر کے بعد آدمی پہنچا' اُس نے خوشخبری دی کہ: اے عتاب! تیری ساری حاجتیں پوری ہوگئیں۔ عتاب نے آپؑ سے عرض کیا کہ لوگ کہا کرتے تھے کہ آپؑ علم غیب کے حامل ہیں' اس کی دو نشانیاں تو میرے سامنے ظاہر ہوگئیں۔ (مناقب جلد ۴ص ۴۱۳)

شیشہ ریت اور نمک ہے

(22)......محمد بن حسین بن مصعب مدائنی نے ایک مرتبہ آپؑ کو خط لکھا اور شیشہ پر سجدہ کرنے کے متعلق دریافت کیا اُس کا بیان ہے' جب میں خط لکھ چکا تو دل نے کہا' یہ بھی تو زمین ہی کی پیداوار ہے اور لوگ کہتے ہیں کہ جو چیز زمین سے پیدا ہو' اُس

Presented by www.ziaraat.com

پر سجدہ جائز ہے۔ آپؑ نے میرے خط کے جواب میں تحریر فرمایا' شیشہ پر سجدہ نہ کرو اگرچہ تمہارا دل یہ کہتا ہے کہ یہ زمین ہی کی پیداوار ہے' مگر یہ ریت اور نمک ہے اور نمک شورہ ہے (کشف الغمہ ص نہم ۲۵)

اسم اعظم تہتر ہیں

(23)..... علی بن محمد نوفلی سے روایت ہے کہ میں نے امام علی نقی علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا آپؑ نے فرمایا: کہ اللہ تعالٰی کے اسم اعظم تہتر ۷۳ ہیں جن میں سے صرف ایک اسم آصف بن برخیا کو معلوم تھا اُنھوں نے وہ اسم اعظم پڑھا زمین وہاں سے ملک سبا تک شگافتہ ہوتی چلی گئی اور تخت بلقیس چشم زدن میں حضرت سلیمانؑ کے سامنے حاضر ہو گیا' اور ہمارے پاس تہتر ۷۲ اسم اعظم الٰہی ہیں صرف ایک اسم اعظم وہ (اللہ تعالٰی) اپنے علم غیب میں رکھے ہوئے ہے۔ (مناقب جلد ۴ ص ۴۰۶)

(24)..... محمد بن فضل بغدادی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے ابوالحسن علی نقیؑ کو خط لکھا کہ میرے پاس دو عدد دوکانیں ہیں جو میرے والد میرے لیے چھوڑ گئے تھے میں ان دونوں کو فروخت کرنا چاہتا ہوں' مگر اُس کی فروخت مشکل نظر آرہی ہے' آپؑ اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ آسانی کے ساتھ مناسب قیمت پر فروخت ہو جائیں اور ان کی فروخت میں ہمارے لیے بھلائی ہو' مگر آپؑ نے اُن دونوں دکانوں کے متعلق کوئی جواب نہ دیا اب جب ہم لوگ بغداد واپس آئے تو دیکھا کہ وہ دونوں دکانیں بہت پہلے جل چکی تھیں۔

Presented by www.ziaraat.com

بچے کا نام محمد رکھنا

(25)......ایوب بن نوح کا بیان ہے کہ میں نے امام ابوالحسن علی نقی علیہ السّلام کو عریضہ بھیجا کہ میرے یہاں ولادت ہونے والی ہے دعا فرمائیں کہ فرزند نرینہ پیدا ہو۔آپؑ نے جواب تحریر فرمایا' جب لڑکا پیدا ہو تو اُس کا نام محمدؐ رکھنا۔اُس کا بیان ہے کہ لڑکا پیدا ہوا تو میں نے اس کا نام محمدؐ رکھا۔راوی کا بیان ہے کہ یحیٰی بن زکریا کے ہاں ولادت ہونے والی تھی۔اُس نے آپؑ کو خط لکھا' کہ ہمارے یہاں ولادت ہونے والی ہے دعا فرمایئے اللہ فرزندِ نرینہ عطا فرمائے۔آپؑ نے جواب میں تحریر فرمایا کچھ لڑکیاں' لڑکوں سے بھی اچھی ہوتی ہیں چنانچہ اس کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی۔

(26)...... ایوب بن نوح کا بیان ہے کہ میں نے ابوالحسن علی نقی علیہ السّلام کو خط میں تحریر کیا کہ جعفر بن واحد قاضی کوفہ مجھے بہت ستاتا ہے طرح طرح کی اذیتیں پہنچاتا ہے۔آپؑ نے جواب میں تحریر فرمایا' برداشت کرلو دو ماہ بعد تمہیں اس سے نجات مل جائے گی بالآخر دو ہی مہینہ میں وہ کوفہ سے معزول کر دیا گیا اور مجھے اس کے ظلم سے نجات مل گئی (کشف الغمہ ج ۲ ص ۱۷۴)

موت کا علم

(27)......حسن بن جمہور قمی سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں ابوالحسن سعید بن سہل بصری معروف بہ ملاح کے ہمراہ سُرّمَن رائے میں تھا وہ واقفی تھے اور اُن کے ساتھ جعفر بن قاسم ہاشمی تھے: اتفاقاً راستے میں ابوالحسن امام علی نقی علیہ السّلام نے ان کو دیکھ

Presented by www.ziaraat.com

لیا۔ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: یہ غفلت کی نیند کب تک سوتے رہو گے اب وقتِ بیداری آ گیا ہے' جاگ جاؤ۔ ملاح نے جعفر سے کہا' جو کچھ علی نقی بن محمد تقی نے مجھ سے کہا وہ تم نے سُنا؟ خدا کی قسم انھوں نے میرے دل میں بیداری کی روح پھونک دی۔ کچھ دن بعد خلیفہ کے کسی لڑکے کے ولیمے میں مجھے بھی مدعو کیا گیا اور ابو الحسن امام علی نقی علیہ السلام بھی مدعو تھے ہم لوگ پہنچے تو آپ کو دیکھ کر تعظیماً سب خاموش ہو گئے مگر ایک نوجوان نے آپ کا احترام نہ کیا بلکہ مسلسل محو گفتگو رہا اور ہنستا رہا۔ آپؑ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا' تم یہ قہقہے لگا رہے ہو اور ذکر اللہ کو بھولے ہوئے ہو حالانکہ آج سے تین دن بعد تمہارا شمار اہل قبور میں ہوگا۔ ہم نے کہا' دیکھیں گے تین دن کے بعد کیا ہوتا ہے۔ یہ بھی آپؑ کی امامت کی واضح روشن دلیل ہوگی۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد وہ نوجوان خاموش ہو گیا۔ ہم لوگوں نے ماحضر میں شرکت کی' کھانے سے فارغ ہو کر چلے آئے۔ پھر دوسرے ہی دن وہ نوجوان بیمار ہوا اور تیسرے ہی دن صبح کو مر گیا۔ اور شام کو اہل قبور سے جا ملا۔ (اعلام الوریٰ ص ۳۴۶)

کھانا نہ کھا سکے گا

(28)......سعید بن سہل سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ بعض اہل سر من رائے کے یہاں ولیمے میں جمع تھے۔ امام ابو الحسن علی نقی علیہ السلام ہمارے ساتھ تھے۔ مجمع آپؑ کی وجہ سے باادب ہو گیا اور آپؑ کا احترام کیا ماسواء ایک شخص کے، جس نے قطعاً آپؑ کی عظمت کا لحاظ نہ کیا اور برابر ہنسی مذاق میں مشغول رہا۔ آپؑ نے اس غافل و بد لحاظ کو دیکھا اور جعفر سے فرمایا: یہ شخص یہاں کھانا نہیں کھا سکے گا۔ تھوڑی ہی دیر میں اس

Presented by www.ziaraat.com

کے گھر سے ایک غمناک خبر آئے گی اور یہ شخص ساری گپ شپ اور ہنسی مذاق بھول جائے گا۔ راوی کا بیان ہے کہ اتنے میں دستر خوان بچھا دیا گیا اور چُن دیا گیا۔ جعفر نے کہا' اب اس کے کھانا کھانے میں کیا شک ہو سکتا ہے؟ آپؑ کی بات جھوٹی ثابت ہو جائے گی۔ مگر خدا کی قسم ادھر اُس نے ہاتھ دھو کر کھانے کی طرف ہاتھ بڑھایا' اُدھر اُس کے غلام نے آ کر خبر دی کہ جلدی چلیے آپ کی والدہ بام خانہ سے نیچے گر کر مر گئیں۔ جعفر نے کہا' خدا کی قسم' اب اس واقعے کے بعد تو میں توقف نہ کروں گا اور آپؑ کی امامت کا معترف ہو جاؤں گا اور آپؑ ہی کے حلقہءِ اثر اور محبوں میں شامل ہو جاؤں گا۔ (اعلام الوریٰ ص ۳۴۷، مناقب جلد ۴ ص ۴۱۴، ۴۱۵)

اونٹ پر مال بحفاظت پہنچا

(29)...... محمد بن داؤد اور محمد طلحی' دونوں سے روایت ہے کہ قم اور اس کے اطراف سے جو مال خمس' نذر' تحفے و جواہرات وغیرہ جمع ہوئے تھے وہ ہم لوگوں نے ایک اونٹ پر بار کیے اور انھیں اپنے آقا و سیّد ابوالحسن ہادی امام علی نقی علیہ السّلام کی خدمت میں پہنچنے کے لیے روانہ ہوئے۔ راستے میں آپؑ کا آدمی ملا۔ اُس نے کہا اسے لے کر واپس جاؤ یہ وقت ان سب چیزوں کے وصول کرنے کا نہیں ہے ہم لوگ مجبوراً قم واپس ہوئے اور ساری چیزیں احتیاط سے رکھ دیں چند دنوں کے بعد آپؑ کا حکم آیا کہ میں نے تمھارے پاس ایک اونٹ بھیجا ہے اس پر سارا سامان بار کر کے چھوڑ دو ۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم نے حکمِ امامؑ کے بموجب تمام سامان اس اونٹ پر بار کیا اور اسے خدا کے سپرد کر کے وہاں سے ہنکا دیا۔ اس کے بعد جب ہم آپؑ کی زیارت کے

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

لیے آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؑ نے فرمایا' دیکھو! تمہارا بھیجا ہوا تمام مال ہمارے پاس بحفاظت پہنچ گیا: پھر آپؑ نے ہمیں وہ مال دکھایا' تو ہم نے پہچان کر اعتراف کرلیا کہ یہی وہ مال تھا جو ہم نے آپؑ کے فرستادہ اونٹ پر بار کیا تھا۔

انڈا مسوخات سے ہے

(30)......اہلِ نہرین کے ایک بزرگ حسن بن اسماعیل کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ہم اور ہمارا ایک رشتہ دار دونوں کوئی شے لے کر امام ابوالحسن علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں جانے کی تیاری کر رہے تھے کہ میرے گاؤں کے ایک شخص نے ایک پرچہ دیا اور آپؑ تک پہنچانے کے لیے کچھ تحائف دیئے نیز کہا' کہ میرے آقا کی خدمت میں میرا سلام عرض کر دینا اور دریافت کرنا کہ فلاں چڑیا (جو جھاڑیوں میں رہتی ہے) کے انڈوں کا کھانا جائز ہے یا نہیں؟ جب ہم آپؑ کے بیت الشرف پر پہنچے تو سارا سامان ایک کنیز کے حوالے کر دیا' اتنے میں خلیفہ وقت کا آدمی آگیا؛ آپؑ سواری پر سوار ہونے کے لیے چلے گئے اور ہم واپس ہوئے۔ آپؑ سے کوئی مسئلہ بھی نہ پوچھ سکے جب ہم لوگ شاہراہ پر پہنچے تو ابوالحسن علی نقی علیہ السلام اپنی سواری پر سوار ہو کر ہمارے پاس پہنچے اور میرے ایک ہمسفر سے نبطی زبان میں فرمایا: اُس شخص کو بھی میرا سلام پہنچانا اور کہنا کہ فلاں چڑیا کا انڈا نہ کھانا وہ مسوخات میں سے ہے۔

(31)......روایت ہے کہ اہلِ مدائن میں سے ایک شخص نے آپؑ کو خط لکھا اور دریافت کیا کہ: متوکل کی حکومت اب کتنے دنوں تک باقی رہے گی؟ آپؑ نے جواب میں تحریر فرمایا: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ

Presented by www.ziaraat.com

سِنِيْنَ دَاَبًا فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِيْ سُنْۢبُلِهٖٓ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تَا
كُلُوْنَ ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَّاْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ
لَهُنَّ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِيْهِ
يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيْهِ يَعْصِرُوْنَ (سورہ یوسف آیت ۴۷۔۴۸۔۴۹) اس
نے کہا' (یوسف علیہ السلام نے کہا) تم لوگ سات برس تک متواتر کاشت کرتے رہو
گے اُس (مدت) کے دوران جو فصل تم کاٹو گے اُسے بالیوں میں ہی رہنے دینا،
سوائے تھوڑی سی (فصل) کے جسے تم خود کھا سکو پھر اس کے بعد سات برس بڑے
سخت (قحط سالی کے) آئیں گے کہ جو کچھ اُن (سالوں) کے لیے تم نے جمع کر رکھا
ہوگا' سب کھایا جائے گا' سوائے قدرے قلیل کے جو تم (بیج کے لیے) بچا سکو گے پھر
اس کے بعد ایک سال ایسا آئے گا جس میں لوگوں کے لیے خوب بارشیں ہوں گی
جس میں وہ (پھلوں کا) رس خوب نچوڑیں گے۔ چنانچہ چودہویں دن کی ابتداء ہی
میں متوکل کو قتل کر دیا گیا۔

(32)...... احمد بن یحییٰ اودی کا بیان ہے کہ میں ایک مسجد جامع میں نماز ظہر ادا
کرنے گیا۔ جب نماز پڑھ چکا تو دیکھا کہ حرب بن حسن طحان اور ہمارے اصحاب کی
ایک جماعت بیٹھی ہوئی ہے میں اُن کی طرف بڑھا' اُن کو سلام کیا اور بیٹھ گیا اس مجمع
میں حسن بن سماعہ بھی تھا وہاں پر حسن بن علی کا تذکرہ ہوا اور یہ کہ اُن پر کیا گزری؟ اس
کے بعد زید بن علی کا ذکر آیا' کہ ان پر کیا گزری۔ اسی مجمع میں ایک اجنبی شخص بھی تھا

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

جسے ہم پہچانتے نہ تھے اُس نے کہا: اے قوم! ہمارے یہاں سرمن رائے میں ایک مردِ علوی ہے جو مدینہ کا رہنے والا ہے وہ یا تو ساحر ہے یا کاہن ہے۔ ابن سماعہ نے کہا' یہ تم کس کا ذکر کرتے ہو؟ اُس نے کہا' یہ علی نقی بن محمد تقی بن علی رضاؑ کا ذکر ہے۔ لوگوں نے پوچھا' تجھے کیسے معلوم ہوا کہ وہ ساحر ہے یا کاہن ہیں۔؟ اُس نے کہا' سنو! ایک مرتبہ ہم چند لوگ اُن کے دروازے پر اُن کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے' وہ سرمن رائے میں ہمارے پڑوسی تھے اُن کے پاس عموماً عشاء کے وقت بیٹھا کرتے اور اُن سے گفتگو کیا کرتے تھے ایک مرتبہ ہم بیٹھے ہوئے مصروف گفتگو تھے کہ اُدھر سے بادشاہ کی محل سرا کا ایک افسر گزرا اس کے ساتھ اور بھی بہت سے سردار اور نوکر چاکر تھے۔ جب علی نقی بن محمد تقی نے اس کو آتے ہوئے دیکھا تو اُس کی طرف بڑھے' اُسے سلام کیا' اور اس کا اکرام کیا۔ جب وہ چلا گیا' تو فرمایا یہ اس وقت تو اپنے جاہ و حشم کو دیکھ کر بہت خوش ہے مگر کل ہی نماز سے پہلے دفن ہو جائے گا۔ یہ سن کر ہمیں بڑا تعجب ہوا! اُن کے پاس سے اُٹھ کر ہم نے کہا' یہ تو علمِ غیب ہے پھر ہم تین آدمیوں نے آپس میں یہ طے کیا کہ جو کچھ انھوں نے کہا ہے' اگر اس کے مطابق نہ ہوا تو ہم ان کو قتل کر کے ان سے چھٹکارہ حاصل کرلیں گے۔ الغرض' میں اپنے گھر پر تھا اور ابھی نمازِ صبح سے فارغ ہوئے ہی تھے کہ شوروغل کی آواز سنی دروازے پر گیا تو میں نے دیکھا کہ فوجیوں اور دوسرے لوگوں کا مجمع لگا ہوا ہے اور وہ لوگ کہہ رہے ہیں فلاں سردار گزشتہ شب کو شراب کے نشے میں ایک جگہ سے دوسری جگہ جا رہا تھا کہ قدم لڑکھڑائے اور زمین پر گرا اور اس کی گردن ٹوٹ گئی اور مر گیا۔ میں نے کہا اَشْھَدُ

Presented by www.ziaraat.com

أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ پھر گھر سے نکلا' تو دیکھا کہ واقعاً ابوالحسن علی نقی کا کہنا سچ ثابت ہو گیا' وہ شخص مرا ہوا پڑا تھا' اُسے دفن کر کے اپنے گھر واپس آیا۔ یہ واقعہ سن کر ہم سب لوگوں کو تعجب ہوا۔ (رجال نجاشی ص ۳۴۲)

بارش کا علم

(33)......علی بن یقطین بن موسیٰ کا بیان ہے کہ میں ایک مردِ معتزلی تھا میرے پاس ابوالحسنؑ علی نقی بن محمد تقی کے واقعات پہنچے تھے اور میں ہمیشہ اُن کا مذاق اُڑایا کرتا تھا اتفاقاً ایک مرتبہ مجھے خلیفہ سے ملنے کے لیے سرمن رائے جانا پڑا جب خلیفہ کے اجلاسِ عام کا دن آیا تو حکم ہوا کہ سب لوگ میدان میں چلیں۔ دوسرے دن سب لوگ اپنی اپنی سواریوں پر چلے گرمی کے باریک کپڑے پہنے ہوئے تھے اور ہر ایک کے ہاتھ میں پنکھا تھا اور ابوالحسن علی نقی علیہ السّلام نے جاڑے کا لباس پہن رکھا تھا' لبادہ اور برساتی تھی اور اپنے گھوڑے کی دُم بھی باندھ رکھی تھی جسے دیکھ کر لوگ ہنس رہے تھے آپؑ نے فرمایا: إِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ أَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيبٍ (سورۂ ھود آیت ۸۱) "بیشک اُن کے طے شدہ وعدۂ (عذاب) کا وقت صبح (سویرے) ہے کیا صبح کا وقت قریب نہیں ہے۔" جب سب لوگ صحرا میں پہنچے اور شہر کی حدود سے نکل گئے تو ایک طرف سے بادل اُٹھا اور ہر طرف گھنگھور گھٹا چھا گئی موسلا دھار بارش شروع ہو گئی' سواریوں کے پاؤں گھٹنوں تک زمین میں دھنسنے لگے' گھوڑوں کی حرکت کی وجہ سے اُن کے سوار کیچڑ میں لت پت ہو گئے تو سب لوگ بُرے حال میں واپس ہوئے مگر ابوالحسن علی نقی علیہ السّلام کو کوئی زحمت نہ اُٹھانی پڑی۔ میں نے کہا' اللہ تعالیٰ

Presented by www.ziaraat.com

نے ان کو اس راز سے قبل از وقت آگاہ فرما دیا تھا' یقیناً آپؑ ہی اللہ کی طرف سے ہم سب پر حجت ہیں۔ اس کے بعد آپؑ ایک سائبان میں جا کر کھڑے ہو گئے برساتی اُتار کر تین تہہ کر کے زین پر رکھا اور میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اگر یہ حلال جانور کے چمڑے کی بنی ہوئی ہو تو نماز اس میں جائز ہے اور اگر حرام جانور کے چمڑے کی بنی ہوئی ہو تو اس میں نماز پڑھنا ناجائز ہے۔ میں نے عرض کیا' آپؑ نے سچ فرمایا۔ پھر میں آپؑ کے فضل و شرف کا قائل ہو کر آپؑ کے دامن سے وابستہ ہو گیا۔

واثق مر گیا ہے

(34)......خیران اسباطی کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ مدینہ میں امام ابوالحسن علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؑ نے پوچھا' واثق کیسا ہے؟ میں نے کہا ٹھیک ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا' جعفر کا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا' جب میں چلا تھا تو وہ قید خانے میں بُرے حال میں تھے۔ آپ علیہ السلام نے دریافت فرمایا' اور ابن زیات کس حال میں ہے؟ میں نے عرض کیا' وہ بھی اپنے کام وغیرہ میں لگا ہوا ہے میں دس دن پہلے وہاں سے چلا تھا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا' اچھا سنو! واثق مر گیا ہے اور اُس کی جگہ متوکل جعفر بیٹھ گیا ہے۔ اور ابن زیات قتل ہو چکا ہے۔ میں نے عرض کیا' یہ سب کب ہو گیا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا' تمھارے وہاں سے چلنے کے چھ دن بعد۔ پھر ان سب باتوں کی تصدیق ہو گئی جو آپ علیہ السلام نے فرمائی تھیں۔ (ارشاد ص ۳۰۹۔ مناقب جلد ۴ ص ۴۱۰ کافی جلد ۱ ص ۴۹۸)

(35)......علی بن جعفر سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوالحسن علی نقی علیہ السلام

Presented by www.ziaraat.com

سے پوچھا ہم میں سب سے زیادہ دین سے محبت کرنے والا کون ہے؟ آپؑ نے ارشاد فرمایا' جو اپنے امام سے سب سے زیادہ محبت کرتا ہو۔ یہ ایک طویل حدیث ہے جس میں آگے ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ''اے علیؑ' سنو! متوکل مدینہ کے درمیان ایک مکان تعمیر کر رہا ہے' مگر وہ اس کو مکمل نہ کر سکے گا' اور دورانِ تعمیر ترکی کے ایک فرعون کے ہاتھوں قتل کر دیا جائے گا''۔

مسئلہ زیرِ مصلّٰے رکھو جواب پاؤ

(36)......محمد بن فرج سے روایت ہے کہ علی نقی بن محمد تقی علیہ السّلام نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ جب کبھی تمہیں کوئی مسئلہ پوچھنا ہو' تو ایک کاغذ پر لکھو اور اسے اپنے مصلّٰے کے نیچے رکھ دو کچھ دیر بعد اس کو اُٹھاؤ اور دیکھو' تمہیں تمہارے سوال کا جواب مل جائے گا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے ایسا ہی کیا اور اس پر مسئلے کا جواب لکھا ہوا پایا۔ (الخرائج والجرائح)

(37)......ابو یعقوب سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ابوالحسن امام علی نقی علیہ السّلام کو احمد بن خصیب (متوکل کا سردارِ فوج) اپنے ساتھ لے جانا چاہتا تھا۔ لیکن آپ علیہ السلام آگے نہ بڑھے تو ابنِ خصیب نے اصرار کیا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا' نہیں تم مقدم ہو۔ اس بات کو کہے ہوئے ابھی چار دن ہی ہوئے تھے کہ اُس کے پاؤں میں رسی پڑ گئی اور وہ قتل کر دیا گیا۔ (اعلام الوری ص ۳۴۳) اس سے قبل ابن خصیب نے ابوالحسن امام علی نقی علیہ السّلام پر بڑا دباؤ ڈالا تھا کہ جس گھر میں آپ علیہ السلام رہتے ہیں وہ مجھے دے دیں اور آپ علیہ السلام وہاں سے کہیں اور منتقل ہو جائیں۔ ابوالحسن

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

علی نقی علیہ السّلام نے فرمایا' اچھا اس گھر کے ساتھ اللہ تجھے ایسا بٹھائے گا کہ اُٹھ نہ سکے گا۔ چنانچہ ان ہی ایام میں اللہ نے اس کی ایسی گرفت کی کہ وہ قتل ہو گیا۔

(مختار الخرائج والجرائح ص ۲۳۸، اعلام الوریٰ ص ۳۴۲، الارشاد ص ۳۱۱)

قبول حاجات کے لئے دعا

(38)...... مصدی نے اپنے باپ کے چچا سے روایت کی ہے کہ ایک دن میں امام علی نقی علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہوا' اور عرض کیا آقا اُس شخص نے مجھے بالکل مجبور کر دیا ہے روزی کے تمام ذرائع منقطع کر دیئے ہیں اور یہ سب آپؑ کے دامن سے متمسک ہونے کی وجہ سے ہے۔ آپؑ نے فرمایا' فکر نہ کرو' انشاء اللہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ یہ تو دن کا واقعہ تھا' لیکن جب رات نمودار ہو کر پھیل گئی تو متوکل کے فرستادہ نے میرے گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا' اور اُس کے پیچھے دوسرا فرستادہ بھی آ پہنچا' میں باہر نکلا تو دیکھا کہ فتح بن خاقان دروازے پر کھڑا ہے۔ اس نے کہا کہ اس رات کی تاریکی میں مَیں تمہارے گھر کبھی نہ آتا مگر اس شخص نے تاکید کی' کہ ابھی جاؤ اور اُسے بلا لاؤ۔ میں گیا تو دیکھا کہ متوکل اپنے بستر پر دراز ہے۔ اُس نے مجھے دیکھتے ہی کہا' اے ابو موسیٰ! ہمیں تمہارا خیال ہی نہ رہا' بالکل ہی ذہن سے محو ہو گئے' یہ بتاؤ کہ ہمارے ذمہ تمہارا کیا باقی ہے؟ میں نے کہا' فلاں اُجرت اور فلاں روزینہ' فلاں چیز اور فلاں وغیرہ وغیرہ۔ میں نے سب بیان کر دیا۔ اُس نے حکم دیا کہ ابھی ابھی اس کو سب کچھ جو ہم پر واجب الادا ہے دے دیا جائے بلکہ اصل اُجرت وغیرہ سے دو گنا دیا جائے۔ میں نے فتح سے پوچھا' آخر کیا بات ہے اس قدر کرم گستری اور مہربانی

Presented by www.ziaraat.com

کیوں ہو رہی ہے کیا امام علی نقی علیہ السّلام نے آ کر سفارش فرمائی ہے؟ اُس نے کہا' نہیں۔ میں نے پوچھا' کیا اُن کا کوئی خط آیا تھا۔؟ اُس نے کہا' نہیں۔ اب جب میں وہاں سے چلا تو فتح میرے پیچھے پیچھے آیا اور اس نے کہا۔ مجھے یقین ہے کہ تم نے اُن سے دعا کی درخواست کی ہو گی جس کا نتیجہ تم نے دیکھ لیا۔ اب تم میرے لیے بھی اُن سے دعا کے لیے کہہ دو۔ پھر میں خوشی خوشی امام علی نقی علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؑ نے مجھے دیکھتے ہی فرمایا' کیوں' ابو موسیٰ' اب تو خوش ہو؟ میں نے عرض کیا' آقا یہ آپؑ ہی کی برکت ہے مگر لوگ کہتے ہیں کہ آپؑ نے اُس سے میری سفارش فرمائی یا کوئی خط وغیرہ اُس کے پاس بھیجا جس کی بناء پر وہ اس قدر مہربان ہو گیا۔ آپؑ نے فرمایا' اللہ بہتر جانتا ہے کہ ہم اپنی تمام تر مہمات میں بس اللہ تعالیٰ ہی کی طرف رجوع کیا کرتے ہیں اور اُسی پر بھروسہ کرتے ہیں جب بھی کسی چیز کا سوال کرتے ہیں تو وہ اسے قبول فرما لیتا ہے اور جب کسی مصیبت کو دور کرنے کے لیے عرض کرتے ہیں تو وہ اُسے ہٹا دیتا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ فتح نے مجھ سے اپنی سفارش کے لیے درخواست کی ہے کہ آپؑ دعا فرما دیں تاکہ مشکل حل ہو جائے۔ آپؑ نے فرمایا' تم اسے نہیں جانتے' وہ بظاہر ہمارا دوستدار بنتا ہے مگر باطنی طور سے وہ ہم سے کنارہ کش رہتا ہے دعا اس کے لیے کی جاتی ہے جو اللہ کی اطاعت میں مخلص ہو اور جناب رسولؐ اللہ اور ہم اہلِ بیتؑ کے حق کا اعتراف کرتا ہو دیکھو! میں نے تمہارے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور اللہ تعالیٰ نے وہ دعا قبول فرما لی۔ میں نے عرض کیا آقا آپؑ اُن دعاؤں میں سے جو آپؑ کی مخصوص دعا ہے مجھے بھی تعلیم فرما دیں۔ آپؑ نے

Presented by www.ziaraat.com

فرمایا کہ یہ دعا میں اکثر بوقت حاجات پڑھا کرتا ہوں اور میں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی ہے کہ میرے بعد اگر کوئی مردِ مومن اس دعاء کو میری قبر پر آ کر پڑھے تو وہ اپنے مقصد میں ناکام و نامراد واپس نہ ہو: وہ دعا یہ ہے: "یَا عُدَّتِیْ عِنْدَ الْعَدَدِ یَا رَجَائِیْ وَالْمُعْتَمَدِ وَیَا کَهْفِیْ وَالسَّنَدِ وَیَا وَاحِدُ یَا اَحَدُ یَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَسْئَلُكَ اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ مَنْ خَلَقْتَهٗ مِنْ خَلْقِكَ وَلَمْ تَجْعَلْ فِیْ خَلْقِكَ مِثْلَهُمْ اَحَدً اَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْهِمْ وَ تَفْعَلْ بِیْ کَیْتَ وَ کَیْتَ

استجابتِ دُعا

(39)......ابو ہاشم جعفری نے جو آپؑ کے پدر بزرگوار امام محمد تقی علیہ السّلام اور آپ علیہ السلام کے جدِ نامدار علی رضا علیہ السّلام کے بعد آپ علیہ السلام کی امامت کے قائل تھے ایک مرتبہ آپ علیہ السلام سے عرض کیا آقا جب آپ علیہ السلام سے رخصت ہو کر بغداد جاتا ہوں تو شوقِ زیارت بے حد ستاتا ہے۔ آپؑ میرے لیے دعا فرمائیں اس لیے کہ کبھی کبھی اتنی استطاعت نہیں ہوتی کہ کشتی سے سفر کروں اور سوائے اس خچر کہ میرے پاس کوئی اور سواری نہیں ہے یہ بے حد کمزور ہے آپؑ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپؑ کی زیارت کی قوت عطا فرمائے۔ آپؑ نے فرمایا' اے ابو ہاشم! اللہ تمہیں بھی قوت عطا فرمائے اور تمہارے خچر کو بھی قوت و طاقت عطا فرمائے۔ راوی کا بیان ہے کہ آپؑ کی دعا کا یہ اثر ہوا کہ ابو ہاشم صبح کی نماز بغداد میں

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

پڑھ کر اپنے خچر پر سوار ہو کر چلتے تو دو پہر تک سر من رائے (عسکر) پہنچ جاتے اور پھر اگر چاہتے تو اُسی دن آپؑ کی زیارت کر کے سر من رائے سے بغداد واپس آجاتے تھے۔ یہ بھی آپ علیہ السلام کی امامت کی دلیل ہے جس کا تجربہ و مشاہدہ ثبوت ہیں۔

(مختار الخرائج والجرائح ص ۲۳۷، اعلام الوریٰ ص ۳۴۴، مناقب جلد ۴ ص ۴۰۹)

(40)...... یوسف بن سخت کا بیان ہے کہ علی بن جعفر، بغداد کے آس پاس کے ایک قریہ ہمینا کے رہنے والے اور امام علی نقی علیہ السّلام کے وکیل تھے۔ کسی نے متوکل سے ان کی چغلی لگائی اور اس نے ان کو قید میں ڈال دیا اور بہانہ یہ بنایا کہ یہ عبدالرحمن بن خاقان کی طرف سے تین ہزار دینار کا ضامن بنا تھا۔ جب قید کی مدت طویل ہوگئی تو عبیداللہ نے اس کے متعلق متوکل سے سفارش کی۔ اس نے کہا، اے عبیداللہ !! اگر تم پر مجھے پہلے سے کوئی شک ہوتا تو آج یقین کر لیتا کہ تم رافضی ہو۔ تمہیں معلوم نہیں، یہ فلاں کا وکیل ہے میں تو اسے قتل کرنا چاہتا ہوں۔ راوی کا بیان ہے کہ یہ خبر علی بن جعفر کو ملی، اُس نے ابو الحسن امام علی نقی علیہ السّلام کو خط لکھا کہ میرے آقا و سردار: خدا کے لیے میرے متعلق دعا کیجیے، کہیں ایسا نہ ہو کہ میں شک و ریب میں مبتلا ہو جاؤں۔ آپؑ نے ایک پرچے میں اس کا جواب تحریر فرمایا کہ تم ایسی منزل پر پہنچ گئے ہو جسے میں دیکھ رہا ہوں۔ اچھا میں اللہ سے تمہارے لیے دعا کرتا ہوں۔ یہ شب جمعہ کا واقعہ ہے، صبح ہوئی تو متوکل کو بخار ہو گیا اور ایسا بڑھا کہ اس کی شدت سے چیخنے چلانے لگا۔ اُس نے حکم دیا کہ رہائی کے لیے قیدیوں کے نام ہمارے سامنے پیش کیے جائیں۔ ضمناً علی بن جعفر کا بھی ذکر کیا اور عبیداللہ سے کہا کہ تم نے اس کا نام میرے

Presented by www.ziaraat.com

سامنے کیوں نہیں پیش کیا۔ عبیداللہ نے کہا اب ایسی بات تو تا ابد نہ کروں گا۔ متوکل نے کہا نہیں اس کو فوراً رہا کرو اور اس سے کہو کہ وہ مجھے معاف کر دے۔ پھر علی بن جعفر امام ابوالحسن علی نقی علیہ السّلام کے حکم سے مکّہ چلا گیا اور وہاں کا مجاور ہو گیا ادھر متوکل اچھا ہو گیا۔ (رجال کشی ص ۵۰۵) علی بن جعفر کا بیان ہے کہ جب میرا معاملہ متوکل کے سامنے پیش ہوا تو اُس نے عبیداللہ بن یحییٰ بن خاقان کی طرف رُخ کیا اور کہا دیکھو اتم اپنا دل ایسی باتوں میں نہ اُلجھاؤ تمھارے چچا نے خود مجھے بتایا ہے کہ یہ شخص رافضی اور علی نقی بن محمد تقی کا وکیل ہے۔ پھر اُس نے قسم کھائی کہ اب تو مرنے کے بعد ہی قید خانے سے نکالوں گا۔ جب میں نے یہ سُنا تو اپنے آقا کو خط لکھا کہ میں بہت تنگ دل ہو چکا ہوں اور ڈر ہے کہ کہیں میرے دل میں کجی پیدا نہ ہو جائے۔ آپؑ نے اس کے جواب میں تحریر فرمایا: اچھا اگر تم اس منزل کو پہنچ گئے ہو تو میں اللہ سے تمھارے لیے دعا کرتا ہوں۔ پھر اگلا جمعہ بھی نہیں آنے پایا تھا کہ میں قید سے رہا ہو گیا۔ (رجال کشی ص ۵۰۶) اللہ بہترین کفایت کرنے والا ہے دشمن ذلیل ہو گیا اور بری طرح مرا دنیا و آخرت اس کی خراب ہو جائیں۔

(41)......علی بن محمد حجال کا بیان ہے کہ میں نے امام علی نقی علیہ السّلام کی خدمت میں خط ارسال کیا کہ جس وقت میں آپ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا میرے پاؤں میں ایسی تکلیف ہوئی کہ اب تک رفع نہ ہو سکی اور فی الحال چلنے پھرنے سے بھی عاری ہوں کھڑا ہونا بھی دشوار ہے اگر مناسب ہے تو میرے لیے دعاءِ صحت فرمائیں تاکہ میں اپنے فرائض ادا کر سکوں اور وہ تقصیریں جو مجھ سے دانستہ یا نادانستہ طور پر سر

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

زد ہوئی ہیں ان کی تلافی ہو سکے اور دعا فرمائیں کہ میں اپنے موجودہ دین پر ثابت قدم رہوں جسے اللہ نے اپنے رسول ﷺ کے لیے منتخب فرمایا ہے۔ آپ علیہ السلام نے اس کے جواب میں تحریر فرمایا "اللہ نے تیری اور تیرے باپ دونوں کی تکلیف دور کر دی۔" اُس وقت میرے والد بھی بیمار تھے مگر میں نے اُن کی بیماری کے لیے اپنے خط میں کچھ نہ لکھا تھا تاہم آپ علیہ السلام نے از خود اُن کے لیے بھی دعا فرمادی۔ (کشف الغمہ ج۲ ص۲۵۱)

امام علی نقیؑ کی سخاوت

(42)......ایک مرتبہ ابو عمر بن عثمان بن سعید و احمد بن اسحاق اشعری اور علی بن جعفر ہمدانی امام ابوالحسن علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ احمد بن اسحاق نے عرض کیا کہ میں بہت مقروض ہو گیا ہوں۔ آپؑ نے اپنے وکیل ابو عمرو بن عثمان سے فرمایا: تمیں ہزار درہم ان کو دے دو۔ تمیں ہزار درہم علی بن جعفر کو دے دو اور تمیں ہزار درہم تم خود لے لو۔ واقعاً اس قسم کی سخاوت کرتے ہوئے اس زمانہ میں کسی کو نہیں دیکھا گیا۔ (مناقب جلد ۴ ص ۴۰۷)

ہم میں اور حضرت عیسیٰؑ میں فرق نہیں

(43)......میں ہاشم بن زید سے روایت ہے کہ میں نے علی نقی بن محمد تقی علیہ السلام کو دیکھا کہ آپؑ کے پاس گونگے لائے جاتے اور وہ صحت یاب ہو کر واپس جاتے' آپؑ مٹی سے چڑیوں کی شکل کا مجسمہ بنا کر اس میں پھونک مارتے' وہ چڑیاں جاندار بن کر اُڑ

Presented by www.ziaraat.com

جایا کرتی تھیں۔ میں نے کہا' آپؑ میں اور حضرت عیسیٰ علیہ السّلام میں تو کوئی فرق ہی نہیں۔ آپؑ نے فرمایا' فرق کیسے ہوگا' میں اُن میں سے ہوں اور وہ ہم میں سے ہیں۔

(44)......محمد بن سنان رامزی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ابوالحسن امام علی نقی علیہ السّلام حج پر تشریف لے گئے جب مدینہ واپس ہونے لگے تو دیکھا کہ ایک مرد خراسانی اپنے مرے ہوئے گدھے کے پاس کھڑا ہوا رو رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ ہائے اب میں اپنا سامان کس پر بار کروں گا۔؟ آپؑ اُدھر سے گزر رہے تھے تو کسی نے کہا کہ یہ مرد خراسانی آپ اہلِ بیتؑ کے دوستداروں میں سے ہے۔ یہ سن کر آپؑ اُس مردہ گدھے کے قریب آ گئے اور فرمایا' بنی اسرائیل کی گائے اللہ کے نزدیک مجھ سے زیادہ محترم تو نہ تھی کہ اس کے بعض عضو سے میت کو مَس کیا گیا اور وہ شخص زندہ ہو گیا۔ پھر آپؑ نے اپنے داہنے پاؤں سے ٹھوکر ماری اور فرمایا قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ (اللہ کی اجازت سے کھڑا ہو)۔ ٹھوکر لگتے ہی اس مردہ گدھے میں حرکت پیدا ہوئی اور وہ اُٹھ کھڑا ہوا پھر مرد خراسانی نے اس پر اپنا سامان بار کیا جب آپؑ مدینہ تشریف لائے تو جس راستے سے گذرتے' لوگ اپنی انگلیوں سے اشارہ کر کے کہتے۔ انھوں نے خراسانی کے گدھے کو زندہ کیا تھا۔

سال کے چار دن جن میں روزے رکھے جائیں

(45)......اسحاق بن عبداللہ علوی عریضی سے روایت ہے کہ میرے والد اور چچا کے درمیان اِس امر میں اختلاف تھا کہ سال میں وہ کون سے چار دن ہیں جن میں روزے رکھے جائیں یہ دونوں اِس اختلاف کو دور کرنے کے لیے ابوالحسن امام علی نقیؑ

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

بن محمد تقی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے آپؑ اس وقت سر من رائے جانے سے پہلے مقامِ صریا میں مقیم تھے۔ آپؑ نے دیکھتے ہی فرمایا' تم دونوں یہ پوچھنے آئے ہو کہ سال کے اندر وہ کون سے چار دن ہیں جن میں روزے رکھے جاتے ہیں۔ دونوں نے عرض کیا' جی ہاں۔ آپؑ نے فرمایا' سنو وہ چار دن یہ ہیں (۱) ۱۷ ربیع الاول تاریخ ولادت جناب رسولؐ خدا (۲) ۲۷ رجب' روز بعثت سرور کائناتؐ (۳) ۲۵ ذی القعدہ جس میں زمین بچھائی گئی (۴) ذی الحجہ' یوم غدیر خم جس دن حضرت علی ابن ابی طالبؑ علیہ السّلام کی ولایت کا اعلان کیا گیا (مناقب جلد ۴ ص ۴۱۷)

ایک مومن کے قرض کی ادائیگی

(46)...... محمد بن طلحہ کا بیان ہے کہ ایک دن امام علی نقی علیہ السّلام بیرون سر من رائے کسی کام کیلئے تشریف لے گئے اِدھر ایک اعرابی آپؑ کو ڈھونڈتا ہوا بیت الشرف میں جا پہنچا۔ لوگوں نے اُسے بتایا کہ آپؑ فلاں مقام پر تشریف لے گئے ہیں۔ وہ اعرابی وہاں پہنچ گیا۔ آپؑ نے دریافت فرمایا کہ تم کیا چاہتے ہو؟ اُس نے عرض کیا' میں کوفہ کا باشندہ ہوں اور آپؑ کے جد جناب امیر المومنین علیہ السّلام کے دامن سے متمسک ہوں' مجھ پر کافی قرض واجب الادا ہے اور آپؑ کے سوا کوئی ایسا نہیں جس کے پاس اپنی حاجت لے کر جاؤں۔ آپؑ نے فرمایا' فکر نہ کرو' اور آج یہیں قیام کرو۔ دوسرے دن جب صبح ہوئی تو امام علی نقی علیہ السّلام نے اس سے فرمایا میری تجھ سے ایک درخواست ہے کہ جیسے میں کہوں ویسے ہی کرنا۔ اس نے کہا' میں وعدہ کرتا ہوں کہ آپؑ کے حکم کی مخالفت نہ کروں گا۔ آپؑ نے خود اپنے ہاتھ سے ایک دستاویز

Presented by www.ziaraat.com

لکھ کردی اور اقرار کیا کہ مجھ پر اس اعرابی کی اتنی رقم واجب الادا ہے۔ اس دستاویز کو دے کر اُس اعرابی سے فرمایا' اسے لے لو اور جب میں سر من رائے میں واپس پہنچوں تو میرے پاس آنا' وہاں کچھ لوگ بیٹھے ہوں گے' تم اُن ہی کے سامنے اِس مطلوبہ و مکتوبہ رقم کا مجھ سے مطالبہ کرنا اور شدید تقاضا کرنا اور مہلت دینے سے بھی انکار کرنا اور دیکھو! خدا کے لیے اس کے خلاف ہرگز نہ کرنا۔ اُس نے کہا' بہتر ہے میں ایسا ہی کروں گا؛ پھر دستاویز لے کر چلا گیا۔ جب امام علی نقی علیہ السلام سر من رائے پہنچے اُس وقت جبکہ آپؑ کے پاس خلیفہ وقت کے اصحاب اور دیگر لوگ بھی جمع تھے' وہ شخص آیا اُس نے دستاویز نکالی اور اپنی رقم کا مطالبہ کیا۔ آپؑ اس سے نرمی سے بات کرتے' معذرت کرتے اور ادائیگی کا وعدہ فرماتے اور اُس کو بہر صورت راضی کرنے کی کوشش کرتے رہے لیکن وہ کسی صورت سے راضی نہ ہوتا اور اُس رقم کی فوری ادائیگی کا مطالبہ کرتا رہا۔ چنانچہ یہ خبر بڑی تیزی کے ساتھ متوکل تک پہنچ گئی۔ اس نے حکم دیا کہ امام علی نقی علیہ السّلام کو تیس ہزار دینار درہم بھیج دیئے جائیں۔ جب یہ رقم آپؑ کے پاس آئی تو آپؑ نے اسے رکھ لیا' اور جب وہ اعرابی پھر آیا تو آپؑ نے فرمایا' لو یہ سب رقم لے جا کر اپنی ضرورت پوری کرو۔ اعرابی نے عرض کیا اے فرزندِ رسولؐ! خدا کی قسم میں تو اس رقم کی تہائی کی امید لے کر حاضر ہوا تھا واقعاً اللہ جسے چاہے اپنا عہدہ (امامت) سپرد فرمائے۔ یہ کہہ کر اُٹھا اور تمام رقم لے کر رخصت ہو گیا۔ (کشف الغمہ جلد۳ ص ۲۳۱، ۲۳۷)

(47)......داؤد ضریر کا بیان ہے کہ: ایک مرتبہ میں نے مکّہ کا ارادہ کیا اور ابوالحسن

Presented by www.ziaraat.com

امام علی نقی علیہ السّلام سے رخصت ہو کر چلا' لیکن جمّال نے اس رات کو چلنے سے انکار کر دیا۔ مجبوراً میں بھی رُک گیا۔ صبح کو پھر قبر نبیؐ سے رخصت ہونے کے لیے میں آپؐ کے روضۂ مبارک پر پہنچا۔ تو امام علی نقی علیہ السّلام نے اپنا آدمی بھیج کر مجھے بلا لیا۔ میں حاضر خدمت ہوا مگر شرمندہ تھا۔ میں نے عرض کیا' آپؑ پر قربان! گذشتہ شب جمّال نے چلنے سے انکار کر دیا تھا۔ یہ سن کر آپؑ مسکرائے پھر مجھے آپؑ نے بہت سی اشیاء کے دیئے جانے کا حکم دیا۔ اس کے بعد فرمایا: اچھا کیسے کہو گے کہ مجھے آپ کی باتیں یاد نہیں رہتیں۔ یہ کہہ کر آپؑ نے تحریر فرمایا: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ؛ انشاء اللہ یاد رکھو گے۔ اور تمام اُمور تمہارے اختیار میں ہیں۔ یہ دیکھ کر میں مسکرایا آپؑ نے فرمایا' کیوں مسکرائے ہو؟ میں نے عرض کیا کچھ نہیں' یوں ہی مسکرا دیا۔ آپؑ نے اصرار فرمایا کہ بتاؤ' کیوں مسکرائے ہو؟ میں نے عرض کیا' مجھے اس وقت ایک حدیث یاد آ گئی جسے میرے اصحاب میں سے کسی نے بیان کیا کہ جب آپؑ کے جدِ بزرگوار کسی کو کوئی شے دیتے تھے تو یہ تحریر فرمایا کرتے تھے کہ انشاء اللہ تم اس کو یاد رکھو گے"۔ آپؑ یہ سن کر مسکرائے اور فرمایا' اے داؤد! اگر میں تم سے یہ کہوں کہ تارک تقیہ ویسا ہی ہے جیسا تارک الصلوٰۃ تو یہ بات سچ کہوں گا۔

بتایئے محمدؐ میرے جد ہیں؟

(48)......ایک دن امام علی نقیؑ متوکل کے پاس تشریف لے گئے۔ متوکل نے کہا' یا ابا الحسنؑ علی نقیؑ! آپؑ کے نزدیک سب سے اچھا شاعر کون ہے؟ اس سے پہلے یہی سوال وہ ابن جہم سے کر چکا تھا' اُس نے شعرائے جاہلیت اور شعرائے اسلام کے نام لیے

Presented by www.ziaraat.com

تھے۔مگر جب اُس نے امام علی نقی علیہ السّلام سے سوال کیا۔آپ علیہ السلام نے فرمایا' میرے نزدیک سب سے اچھا شاعر فلاں ابن فلاں علوی ہے جس نے کہا ہے:

اشعار: قریش کے ایک گروہ نے ہمارے مقابلہ میں مفاخرت کی کہ ہم بڑے ذی وجاہت اور سخی ہیں۔اس بحث کے فیصلے کے لیے وہ سب ایک قاضی کے پاس گئے قاضی نے صوامع (عبادت گاہوں) کی آواز پر اُن کے خلاف اور ہمارے موافق فیصلہ سنا دیا۔متوکل نے پوچھا،صوامع کا کیا مطلب ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ: یہ بتایئے کہ محمدؐ میرے جد ہیں یا تیرے؟ یہ سن کر متوکل بہت ہنسا' اور کہا' یہ جد آپؑ ہی کے ہیں بھلا اس حقیقت سے کون انکار کر سکتا ہے۔

فارسی زبان کا علم

(49)......ابو ہاشم سے روایت ہے کہ ابوالحسن امام علی نقی علیہ السّلام کو چیچک کے دانے نکل آئے تھے میں آپؑ کے پاس بیٹھا تھا' میں نے طبیب سے کہا'' آب بر گرفت''۔یہ سن کر آپؑ مسکرائے اور میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا' کیا تمہارا خیال ہے کہ میں فارسی نہیں جانتا؟ طبیب نے عرض کیا' کیا آپؑ بھی فارسی جانتے ہیں؟ آپؑ نے فرمایا' ہاں میں بہت اچھی فارسی جانتا ہوں۔اس جملہ کا مطلب یہ ہے کہ'' دانوں میں پانی بھر آیا ہے''۔

(50)......ابو ہاشم سے روایت ہے کہ ابوالحسن امام علی نقیؑ کے پسِ پشت ایک غلام

Presented by www.ziaraat.com

کھڑا تھا؛ آپ علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا کہ اس غلام سے فارسی زبان میں گفتگو کرو۔ میں نے اُس سے کہا "نام تو چیست"؟ غلام نے کوئی جواب نہ دیا' اور خاموش رہا۔ آپ علیہ السلام نے اُس سے عربی زبان میں فرمایا' یہ تمھارا نام پوچھ رہے ہیں۔

(بصائرالدرجات ص ۳۳۸)

(51)......ابراہیم بن مہزیار کا بیان ہے کہ ابوالحسن امام علی نقی علیہ السلام نے علی بن مہزیار کو خط لکھا اور اس میں ہدایت فرمائی کہ اُن کے لیے ایک مقدار ساعات (گھڑی) بنادی جائے۔ گھڑی تیار کر کے ہم آپؑ کی خدمت میں اس کو لے کر روانہ ہوئے جب مقامِ سیار پر پہنچے تو علی بن مہزیار نے آپؑ کو اپنی آمد کی اطلاع پہنچادی اور باریابی کی اجازت چاہی آپؑ نے جواب میں تحریر فرمایا کہ تم لوگ ظہر کے بعد حاضر ہوجانا۔ لہذا ہم سب لوگ ظہر کے بعد وہاں پہنچ گئے شدید گرمی کا دن تھا' ہمارے ساتھ علی بن مہزیار کا غلام مسرور بھی تھا آپؑ کے مکان کے قریب آپؑ کا غلام بلال ہمارے انتظار میں کھڑا تھا۔ اُس نے کہا' آپ لوگ اندر آجائیں۔ ہم ایک کمرے میں داخل ہوئے گرمی کی وجہ سے پیاس بڑی شدید محسوس ہورہی تھی۔

ابھی ہم ذرا دیر ہی بیٹھے تھے کہ ایک غلام پانی کے چند کوزے لے کر آیا پانی بہت شیریں اور ٹھنڈا تھا ہم نے خوب سیر ہو کر پیا اس کے بعد آپؑ نے علی بن مہزیار کو بلایا اور اس کے ساتھ عصر کے بعد مصروفِ گفتگو رہے پھر مجھے بلایا' میں نے پہنچ کر سلام کیا' اور دست بوسی کی اجازت چاہی آپؑ نے ہاتھ بڑھایا' میں نے ہاتھ کے بوسے لیے آپؑ نے مجھے دعا دی تھوڑی دیر بیٹھا' پھر اٹھ کر آپؑ سے رخصت ہوا جب میں

Presented by www.ziaraat.com

دروازے سے باہر نکلا تو آپؑ نے مجھے آواز دی اور فرمایا: اے ابراہیم! میں نے عرض کیا لبیک یا سیدی! آپؑ نے فرمایا' ابھی نہ جاؤ۔ میں واپس آ کر بیٹھ گیا مسرور غلام بھی ہمارے ساتھ تھا۔ آپؑ نے فرمایا' اِس مقداد ساعات (گھڑی) کو نصب تو کردو۔ پھر آپؑ وہاں سے باہر تشریف لائے' آپؑ کے لیے ایک کرسی بچھادی گئی' آپؑ اُس پر تشریف فرما ہو گئے آپؑ کے بائیں طرف ایک اور کرسی رکھ دی گئی' اُس پر علی بن مہزیار بیٹھ گئے میں مقداد ساعات کے ساتھ ہی کھڑا ہو گیا اتنے میں مقداد ساعات سے ایک کنکری گری۔ مسرور نے کہا ہشت۔ آپؑ نے فرمایا' ہشت یعنی ثمانیہ (آٹھ ساعت) میں نے عرض کیا' جی ہاں۔ ہم سب شام تک وہاں رہے چلتے وقت آپؑ نے علی بن مہزیار سے فرمایا: کل مسرور کو میرے پاس بھیج دینا۔ دوسرے دن جب مسرور آپ علیہ السلام کے پاس پہنچا تو آپ علیہ السلام نے اُس سے فرمایا: ''بار خدا چوں'' اُس نے جواب میں عرض کیا ''نیک'' اس کے جب نصر ادھر سے گزرا تو آپؑ نے فرمایا: ''درہند' درہند'' دروازہ بند کر دیا گیا اور نصر سے پوشیدہ رکھنے کے لیے مجھے چادر اُڑھادی پھر مہزیار آیا تو پوچھا' کیا یہ چادر نصر کے خوف سے ڈال دی گئی تھی۔ اُس نے کہا' جی ہاں' میں اس سے تقریباً اتنا ہی ڈرتا ہوں جتنا عمر بن فرح سے۔ (بصائر الدرجات ص ۳۳۷)

سقلابی زبان میں مسلسل گفتگو

(52)......علی بن مہزیار کا بیان ہے کہ: ایک مرتبہ میں نے آپؑ کے پاس اپنے ایک سقلابی غلام کو بھیجا؛ جب وہ واپس آیا تو بڑا حیرت زدہ سا تھا میں نے پوچھا کیا بات

Presented by www.ziaraat.com

ہے؟ اُس نے عرض کیا کہ امام علی نقی علیہ السّلام مجھ سے مسلسل میری سقلابی زبان میں اس تیزی اور فصاحت سے گفتگو فرما رہے تھے جیسے آپؑ ہماری قوم کے ایک فردِ خاص ہیں۔ (بصائر الدرجات ص ۳۳۳، مناقب جلد ۴ ص ۴۰۸، کشف الغمہ ص ۲۵۲)

(53)......محمد بن ریان بن صلت کا بیان ہے کہ میں نے امام علی نقیؑ کو خط لکھا کہ اگر اجازت ہو تو میں بھی دشمن کے کید و مکر اور اس کی چالوں کا جواب دوں۔ آپ علیہ السلام نے اس سے منع فرمایا اور کچھ ایسا مضمون تحریر فرمایا جس کا مفہوم یہ تھا کہ: "تُو اللہ کو کافی سمجھ"۔ واقعاً ہوا بھی ایسا ہی' اللہ میرے لیے کافی ہوا اور وہ ذلیل و رسوا ہوا۔ (کشف الغمہ جلد ۳ ص ۲۵۱)

عطائے محمدؐ عطائے علیؑ

(54)......احمد بن عیسیٰ کاتب سے روایت ہے کہ میں نے ایک شب خواب میں دیکھا کہ جناب رسولؐ اللہ میرے گھر میں آرام فرما رہے ہیں اور آپؐ نے مجھے پچیس کھجوریں عنایت فرمائیں۔ ابھی تھوڑے ہی دن گزرے تھے کہ ابوالحسن امام علی نقی علیہ السّلام کو ایک فوجی سردار لے کر آیا' اور اُس نے آپؑ کو میرے مکان کے قریب ایک حجرے میں اُتارا وہ سردار برابر میرے یہاں آدمی بھیج کر اپنی سواریوں کے لیے چارہ منگوایا کرتا۔ ایک دن اُس نے مجھ سے کہا' اس چارے کی قیمت کیا ہے؟ میں نے کہا' میں تم سے اس کی کوئی قیمت نہ لوں گا۔ اُس نے کہا' اچھا تم اس سیّد علوی سے ملنا چاہتے ہو' تا کہ اسے سلام کرو؟ میں نے کہا' ہاں' مجھے ان سے ملنے میں کوئی عذر بھی نہیں ہے۔ اس کے بعد' میں آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اس موضع

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

میں آپؑ کے دوستدار اور ماننے والے ہیں اگر آپؑ کی اجازت ہوتو اُنھیں بلالوں۔؟ آپؑ نے منع فرمایا' کہ ایسا نہ کرو۔ میں نے عرض کیا' میرے پاس بہترین قسم کی کھجوریں ہیں اگر حکم ہوتو تھوری سی آپؑ کی خدمت میں پیش کروں۔ آپؑ نے فرمایا' اگر لانا ہے تو پھر اس فوجی سردار کو لاکر دوؤہ اُن میں سے مجھے بھی کھلا دے گا۔ آپؑ کے حکم کے بموجب میں نے اچھی قسم کی کھجوریں اس فوجی سردار کو لاکر پیش کیں اُن میں سے جو بہت عمدہ کھجوریں تھیں' وہ اور چند پنیر کے ٹکڑے اپنی آستین میں چھپالیں۔ سردار نے کہا' کیا تم اپنے امام سے ملنا چاہتے ہو؟ میں نے کہا' ہاں خواہش تو ہے۔ اُس نے مجھے اجازت دی' میں اندر گیا تو دیکھا کہ وہ کھجوریں جو میں نے سردار کو دی تھیں اُن میں سے کچھ آپؑ کے سامنے رکھی ہوئی ہیں پھر میں نے اپنی آستین سے کھجوریں اور پنیر نکال کر آپؑ کے سامنے پیش کیں۔ آپؑ نے اُن میں سے ایک مٹھی کھجوریں مجھے عطا فرمائیں اور کہا یہ لو اگر میرے جدِ امجد حضرت رسولؐ اللہ نے تمھیں اِن سے زیادہ عطا فرمائی ہوتیں میں بھی اضافہ کر دیتا' (بس ان ہی پر قناعت کرو۔) میں نے شمار کیا تو خواب میں جتنی کھجوریں حضرت رسولؐ اللہ نے عطا فرمائی تھیں اتنی ہی آپؑ نے مجھے بھی عنایت فرمائیں۔ نہ کم' نہ زیادہ۔

امام علی نقیؑ اور گھوڑے کا مکالمہ

(55) احمد بن ہارون کا بیان ہے کہ میں ابوالحسن امام علی نقی علیہ السّلام کے گھر کے خیمے میں بیٹھا ہوا آپؑ کے ایک غلام کو پڑھا رہا تھا کہ آپؑ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر تشریف لائے ہم احتراماً کھڑے ہو گئے اور آپؑ کی طرف پیش قدمی کی لیکن

ہمارے پہنچنے سے پہلے آپؑ گھوڑے سے اُتر پڑے اور اپنے گھوڑے کی لگام خیمے کی ایک طناب میں اٹکا دی اور خیمے کے اندر تشریف لے آئے اور ہمارے ساتھ بیٹھ گئے ۔ پھر فرمایا' اے احمد! مدینہ کب جاؤ گے؟ میں نے کہا' آج رات ہی میں روانگی کا ارادہ ہے۔ آپؑ نے فرمایا میں ایک خط لکھتا ہوں وہ فلاں تاجر کو دے دینا۔ میں نے عرض کیا' بہت اچھا لکھ دیجیے۔ آپؑ نے غلام سے کاغذ اور دوات طلب فرمایا۔ وہ غلام کاغذ اور دوات لانے کے لیے گیا۔ اسی دوران آپؑ کے گھوڑے نے ہنہنانا اور دُم ہلانا شروع کیا۔ آپؑ نے اس سے فارسی زبان میں گفتگو شروع کی اور فرمایا کیوں پریشان ہو۔ وہ دوبارہ ہنہنایا۔ آپؑ نے اُسے ہاتھ سے تھپتھپایا' اور فارسی زبان میں فرمایا' لگام چھڑا لے اور باغ کے ایک گوشے میں جا اور وہیں اپنی ضرورت (پیشاب اور لید) سے فارغ ہو کر آ جا اور اسی مقام پر آ کر کھڑے ہو جانا۔ گھوڑے نے اپنا سر اُٹھایا' لگام چھڑائی اور باغ کے ایک گوشے میں خیمے کی پشت کی طرف ایسی جگہ چلا گیا کہ کسی کی نظر اُس پر نہ پڑے وہیں اُس نے پیشاب اور لید کیا' پھر اپنے مقام پر واپس آ کر کھڑا ہو گیا۔ یہ سب کچھ دیکھ کر خدا ہی جانتا ہے کہ میرے دل پر کیا اثر ہوا' دل میں شیطان نے وسوسہ ڈالا۔ آپؑ نے فرمایا' اے احمد! اللہ تعالیٰ نے محمدؐ و آلِ محمدؐ اور داؤدؑ اور آلِ داؤدؑ کو جو کچھ عطا فرمایا ہے اس کے پیشِ نظر جو کچھ تم نے دیکھا ہے اس کو بڑی بات نہ سمجھو۔ میں نے عرض کیا اے فرزند رسولؐ! آپؑ نے سچ فرمایا' مگر یہ بتائیے کہ اِس نے آپؑ سے کیا کہا تھا' اور آپؑ نے اس کا کیا جواب دیا۔؟ آپؑ نے فرمایا گھوڑے نے مجھ سے کہا' آقا! اُٹھیے اور سوار ہو کر چلیئے تا کہ میں فارغ ہو جاؤں۔ میں

Presented by www.ziaraat.com

نے پوچھا، مگر تمہیں اس قدر عجلت اور پریشانی کیوں درپیش ہے؟ اس نے کہا، میں تھک گیا ہوں۔ میں نے کہا کہ یہاں پر مجھے ایک کام ہے یعنی مدینہ ایک خط لکھ کر بھیجنا ہے اس سے فارغ ہو کر چلوں گا۔ اس نے کہا، مگر مجھے پیشاب وغیرہ کی حاجت درپیش ہے اور آپ کے سامنے یہ کام کرنا مناسب نہیں سمجھتا۔ میں نے کہا، اچھا اس باغ کے ایک گوشے میں جا کر فارغ ہو جاؤ۔ پھر اس نے وہ کیا جو تم نے دیکھا۔ اتنے میں وہ غلام دوات اور کاغذ لے کر آ گیا، مگر آفتاب غروب ہو چکا تھا آپؑ نے کاغذ اپنے سامنے رکھ کر لکھنا شروع کیا یہاں تک کہ اندھیرا چھا گیا، اتنا کہ خط نظر نہ آتا تھا مجھے خیال ہوا کہ جس طرح مجھے نظر نہیں آتا، آپؑ کو بھی نظر نہ آتا ہوگا اس لیے میں نے غلام سے کہا کہ اندر سے کوئی شمع وغیرہ لے آؤ تا کہ تمھارے آقا کو کچھ نظر آئے کہ آپؑ کیا لکھ رہے ہیں۔ غلام چلا، تو آپؑ نے فرمایا، نہیں مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے ۔ چنانچہ اسی تاریکی میں آپؑ نے ایک طویل خط لکھا سرخی شفق بھی غائب ہو چکی تھی آپؑ نے خط تمام کر کے اپنی مُہر لگائی اور میرے حوالے کیا میں چلنے کو تیار ہوا، تو جی میں آیا کہ جانے سے پہلے اسی خیمے میں نماز پڑھ لوں، پھر مدینہ جاؤں۔ آپؑ نے فرمایا، اے احمد! تم مغرب و عشاء کی نماز مسجدِ رسولؐ میں پڑھنا اور مکتوب الیہ کو وہیں روضۂ رسولؐ میں تلاش کرنا وہ انشاء اللہ وہیں ملے گا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں خط لے کر وہاں سے جلدی جلدی چلا مسجدِ رسولؐ میں آیا تو عشاء کی اذان ہو رہی تھی میں نے پہلے مغرب کی، پھر عشاء کی نماز پڑھی آپؑ کے ارشاد کے مطابق مکتوب الیہ کو تلاش کیا، وہ واقعاً، وہیں ملا میں نے آپؑ کا خط اس کو دیا اس نے پڑھنے کے لیے کھولا تو

Presented by www.ziaraat.com

روشنی کم تھی اُس سے پڑھا نہ گیا میں نے وہ خط اُس سے لے کر مسجد کے چراغ کی روشنی میں پڑھ کر سنا دیا میں نے دیکھا کہ تحریر کے حروف آپس میں ملے ہوئے تھے۔ خط سُننے کے بعد اُس شخص نے کہا' میں کل اس کا جواب لکھ دوں گا' آ کر لے لینا۔ دوسرے دن میں نے جا کر خط کا جواب لیا' اور پھر ابوالحسن علی نقی علیہ السّلام کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا۔ آپؑ نے دریافت فرمایا' وہ شخص جہاں میں نے کہا تھا' وہیں ملا تھا؟ میں نے عرض کیا' جی ہاں۔ آپؑ نے فرمایا' بہت بہتر۔

امامؑ کا پرندوں کی نظر میں احترام

(56)...... ابو ہاشم جعفری کا بیان ہے کہ متوکل کی ایک جالیدار نشست گاہ تھی جس میں دھوپ چھن چھن کر اندر آتی تھی وہاں اس نے بہت سی چڑیاں پال رکھی تھیں جو ہر وقت چہچہاتی رہتی تھیں سلامی کے دن جب وہ وہاں بیٹھتا تو اُن کی چہچہاہٹ میں پتہ نہ چلتا کہ وہ کیا کہتا ہے اور لوگ اُس سے کیا کہتے ہیں مگر جب امام علی نقی علیہ السلام تشریف لاتے تو چڑیاں بالکل خاموش ہو جاتیں تھیں اور جب تک آپ علیہ السلام وہاں موجود رہتے کسی چڑیا کی بھی آواز سنائی نہ دیتی تھی آپ علیہ السلام کے جانے کے بعد چڑیاں بولنے لگتی تھیں۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کی دیواروں میں بہت سے کبوتر بھی پلے ہوئے تھے جب یہ وہاں آ کر بیٹھتا تو وہ کبوتر چھوڑے جاتے اور وہ اُڑ کر ایک دوسرے سے لڑتے اور متوکل دیکھ کر ہنستا اور خوش ہو جاتا مگر جب امام علی نقی علیہ السّلام تشریف لاتے تو تمام کبوتر دیوار پر اپنی کابکوں میں چھپ کر بیٹھ جاتے اور جب تک آپ علیہ السلام وہاں سے واپس نہ ہوتے وہ اسی میں بیٹھے رہتے آپ علیہ السلام کے

Presented by www.ziaraat.com

جانے کے بعد پھر اُٹھ کر آپس میں جنگ کرنے لگتے۔ (مختار الخرائج والجرائح ص ۲۲۰)

امامؑ کی فوج اور اُس کی شان

(57)......روایت ہے کہ متوکل یا واثق یا خلفائے بنی عباس سے کسی نے سر من رائے کی فوج کو حکم دیا' جو نوے ہزار ترکی سواروں پر مشتمل تھی' کہ ہر ایک اپنے گھوڑوں کو چارہ کھانے کے توبڑے سُرخ مٹی بھر کر لائے اور اُسے فلاں مقام پر ڈال دے سب نے ایسا ہی کیا جس سے وہاں ایک بڑا مٹی کا پہاڑ بن گیا اور اس کا نام تلۂ مخالی پڑ گیا یعنی (توبڑوں کا پہاڑ) پھر وہ اس کے اوپر چڑھا اور ابو الحسن امام علی نقی علیہ السلام کو بُلا کر انھیں بھی اس ٹیلے پر بٹھا لیا' اور کہا میں نے تمھیں اس لیے بلایا ہے تا کہ میری فوج کو ایک نظر دیکھ لو یہ کتنی ہے' کیا کیا اسلحے ہیں' کیا کیا ان کے سامان ہیں' کیا شان وشوکت ورعب وہیبت ہے۔ اُس کا مقصد یہ تھا کہ اُس کے خلاف جس کسی کے بھی خروج کا ارادہ ہو دل ٹوٹ جائے ہمت پست ہو جائے خصوصاً اُس کا خوف تھا کہ کہیں ابو الحسن علی نقی علیہ السلام اپنے کسی خاندان کے شخص کو حکم نہ دیں کہ خلیفۂ وقت کے خلاف خروج کرو۔ امام ابو الحسن علی نقی علیہ السلام نے فرمایا' تو نے اپنی فوج اور اس کی شان وشوکت تو دکھا دی' اب میری فوج اور اُس کی شان وشوکت بھی دیکھے گا؟ اُس نے کہا' جی ہاں دکھائیں۔ آپ علیہ السلام نے اللہ سے دعا کی اور اُس نے دیکھا کہ زمین سے آسمان تک اور مشرق سے مغرب تک فرشتوں کی فوج ہے جو ہر طرح کے اسلحوں سے آراستہ ہیں۔ یہ دیکھ کر خلیفہ کو غش آ گیا جب غش سے افاقہ ہوا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا' اطمینان رکھو ہمارا تمھارا جھگڑا اور مناقشہ دنیا میں نہیں ہوگا اس لیے کہ

Presented by www.ziaraat.com

ہم آخرت کے کاموں میں مشغول ہیں اور تمہارا خیال غلط ہے۔ (الخرائج والجرائح)

متوکل کی امامؑ کی زیارت پر پابندی

(58)...... ابوالقاسم بن قاسم نے امام علی نقی علیہ السّلام کے ایک خادم سے روایت کی ہے کہ متوکل کا حکم تھا کہ کوئی شخص بھی امام علی نقی علیہ السّلام کے گھر نہ جائے۔ ایک دن امام علی نقی علیہ السّلام متوکل کے گھر تشریف لائے میں نے دیکھا کہ شیعوں کی ایک جماعت مکان کی دیوار کے پیچھے بیٹھی ہوئی ہے۔ میں نے پوچھا کیا بات ہے' تم لوگ یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ اُن لوگوں نے جواب دیا' ہم اپنے مولا و آقا کے انتظار میں بیٹھے ہوئے ہیں کہ وہ آئیں تو آپؑ کو سلام کریں اور آپؑ کی زیارت کرلیں۔ میں نے پوچھا' اگر اُن کو دیکھو گے تو پہچان لو گے؟ اُنھوں نے کہا' ہاں ہم سب اُن کو پہچانتے ہیں۔ الغرض جب آپؑ تشریف لائے' تو یہ سب تعظیم کے لیے اُٹھ کھڑے ہوئے آپؑ کو سلام کیا' آپؑ سواری سے اُترے اور اپنے مکان میں داخل ہو گئے وہ لوگ واپس جانے لگے تو میں نے کہا: ذرا ٹھہرو! مجھے ایک بات پوچھنی ہے بتاؤ' تم نے اپنے مولا کو دیکھ لیا؟ اُن لوگوں نے کہا' ہاں۔ میں نے کہا' بتاؤ وہ کیسے ہیں؟ ایک نے کہا' بوڑھے ہیں سر کے بال بھی سفید ہو گئے ہیں مگر چہرہ سرخی مائل ہے۔ دوسرے نے کہا' جھوٹ نہ بولو چہرہ گندمی ہے' ریشِ مبارک سیاہ ہے۔ تیسرے نے کہا' نہیں نہیں گورے رنگ کے ہیں مگر ذرا ڈھکا ہوا رنگ ہے۔ میں نے کہا' تم لوگ تو کہتے تھے کہ اُن کو پہچانتے ہو اچھا اب جاؤ خدا حافظ۔ (الخرائج والجرائح)

www.ziaraat.com
Sakeena-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

سخت پریشانی میں اللہ پر بھروسہ ایمان کی نشانی

(59)......ہبۃ اللہ بن ابی منصور موصلی سے روایت ہے کہ ایک دیارِ ربیعہ کا ایک نصرانی کاتب تھا جو فلسطین کے ایک گاؤں کفر توثا کا رہنے والا تھا اس کا نام یوسف بن یعقوب تھا اس کی اور میرے والد کی بڑی دوستی تھی ایک مرتبہ وہ آیا اور میرے والد کے ہاں قیام کیا میرے والد نے پوچھا کیا بات ہے اس وقت کیسے آنا ہوا۔؟ اس نے کہا' میں متوکل کے دربار میں حاضر ہونے کے لیے طلب کیا گیا ہوں۔ معلوم نہیں کیا معاملہ ہے میرے ساتھ کیا سلوک کرے گا' میں نے اپنے نفس کو اللہ کے ہاتھ ایک ہزار دینار پر فروخت کیا ہے اور وہ رقم علی نقی بن محمد تقی بن علی رضاؑ کے لیے میں اپنے ساتھ لایا ہوں۔ میرے والد نے کہا' اللہ تجھے اور توفیق دے۔ اس کے بعد وہ متوکل کے دربار میں گیا اور چند دنوں بعد واپس آیا' بہت خوش اور بہت مسرور تھا۔ میرے والد نے پوچھا' اپنا واقعہ تو بیان کرو۔ اس نے کہا' میں یہاں سے سرمن رائے گیا اور آبادی میں داخل ہونے اور کہیں قیام کرنے سے پہلے میں نے دل میں کہا کہ متوکل کے دربار میں داخلے اور اس سے پہلے کہ کسی کو میرے آنے کی اطلاع ہو میں یہ رقم علی نقی بن محمد تقی بن علی رضاؑ کو پہنچا دوں وہاں پہنچ کر یہ بھی معلوم ہوا کہ: آپ کے کہیں آنے جانے پر متوکل نے پابندی لگا دی ہے وہ اپنے گھر میں نظر بند ہیں مگر میں نے سوچا کہ یہ کیسے کروں لوگ سوچیں گے کہ ایک مردِ نصرانی' علی نقی بن محمد تقی بن علی رضاؑ کا گھر کیوں دریافت کر رہا ہے یہ تو اور زیادہ خطرے کی بات ہے۔ تھوڑی دیر میں سوچتا رہا' پھر دل میں آیا کہ میں اپنے گدھے پر سوار ہو کر شہر میں چلوں اور جدھر یہ گدھا

Presented by www.ziaraat.com

جائے اسے جانے دوں' شاید کہیں علی نقی بن محمد تقی بن علی رضا کے گھر کا پتہ مل جائے اور کسی سے پوچھنا نہ پڑے یہ سوچ کر میں نے وہ دینار ایک پوٹلی میں رکھے اور اُسے اپنی آستین میں ڈال لیا اور گدھے پر سوار ہو گیا وہ گدھا بازاروں اور گلیوں کو چیرتا ہوا اپنی مرضی سے چلتا رہا۔ یہاں تک کہ ایک گھر کے دروازے پر جا کر کھڑا ہو گیا میں نے کوشش کی کہ آگے بڑھے مگر ایک قدم آگے نہ بڑھایا وہیں جم کر کھڑا ہو گیا۔ میں نے اپنے غلام سے کہا کسی سے پوچھو کہ یہ کس کا گھر ہے۔؟ اُس نے پوچھا' تو لوگوں نے بتایا کہ یہ علی نقی بن محمد تقی بن علی رضاؑ کا گھر ہے۔ میں نے کہا' اللہ اکبر خدا کی قسم یہی دلیل کافی ہے۔ اتنے میں ایک حبشی غلام اندر سے نکلا تو کہا! کیا تم یوسف بن یعقوب ہو؟ میں نے غلام سے کہا' ہاں۔ اُس نے پھر کہا' اچھا تو' اپنی سواری سے اترو۔ میں سواری سے اُتر پڑا اُس نے مجھے دہلیز پر بٹھایا اور خود اندر چلا گیا میں نے دل میں سوچا' یہ دوسری دلیل ہوئی جبکہ میں اس شہر میں کبھی نہ آیا اور نہ کسی سے واقفیت ہے پھر اس غلام کو میرا نام کیسے معلوم ہو گیا۔ اتنے میں غلام دوبارہ باہر نکلا اور اس نے کہا ایک ہزار دینار جو ایک پوٹلی میں بندھے ہوئے تمہاری آستین میں ہیں' اسے نکال کر مجھے دو۔ میں نے فوراً نکال کر اسے دے دیئے اور دل میں کہا' یہ تیسری دلیل ہوئی۔ اس کے بعد غلام پھر آیا' اور کہا اندر آؤ۔ میں اندر گیا تو دیکھا کہ حضرت علی نقی بن محمد تقی بن علی رضاؑ علیہ السّلام تنہا بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپؑ نے مجھے دیکھ کر فرمایا' اے یوسف! تم نے کیا طے کیا؟ میں نے کہا آقا! دلیلیں تو کئی ایک دیکھیں اور اسے سمجھنے کے لیے کافی بھی ہیں۔ آپؑ نے فرمایا افسوس' تم اب تک اسلام نہیں لائے' خیر تو نہ

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

سہی' تمہارا فلاں لڑکا عنقریب اسلام لائے گا اور وہ دوسرے شیعوں میں سے ہوگا اے یوسف! لوگ سمجھتے ہیں کہ ہماری شفاعت تم جیسے لوگوں کے لیے مفید نہ ہوگی خدا کی قسم' وہ لوگ جھوٹ کہتے ہیں' ہماری شفاعت تمہارے امثال کے لیے بھی مفید ہوگی اب جس سے ملنے کے لیے تم بلائے گئے ہو' جاؤ اُس سے ملو' انشاء اللہ تمہارا کام تمہارے حسب خواہش ہو جائے گا۔ پھر میں وہاں سے اُٹھ کر متوکل کی ڈیوڑھی پر گیا' اور جو کچھ مجھے کہنا تھا کہہ کر واپس آیا۔ ھبۃ اللہ کا بیان ہے کہ اس کے بعد' یعنی اس کی وفات کے بعد مجھ سے اس کے بیٹے کی ملاقات ہوئی خدا کی قسم وہ مسلمان تھا اور اچھے معیار کا شیعہ تھا' اُس نے مجھے بتایا کہ اُس کا باپ تو اپنے مذہب یعنی نصرانیت پر ہی مرا مگر وہ اسلام لایا اور وہ برابر کہا کرتا تھا کہ میں اپنے مولا کی بشارت ہوں۔ (مختار الخرائج والجرائح ص ۲۱۰)

امامت کا رُعب

(60)......محمد بن حسن بن اشتر علوی سے روایت ہے کہ میں اپنے والد کے ساتھ دروازۂ متوکل پر تھا آپؑ اُس وقت تمام طالبیوں' عباسیوں اور فوجیوں وغیرہ کے درمیان سب سے چھوٹے تھے اور یہ دستور تھا کہ جب امام ابوالحسن امام علی نقی علیہ السّلام تشریف لاتے تو سب اپنی اپنی سواریوں سے اُتر کر پاپیادہ ہو جاتے تھے اور جب تک آپؑ اندر تشریف نہ لے جاتے سب پاپیادہ رہتے۔ ایک مرتبہ اُن میں سے چند لوگوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ ہم لوگ اس کم سن بچے کے لیے کیوں پاپیادہ ہوں نہ اس میں ہم لوگوں سے زیادہ شرف ہے نہ یہ ہم سے بڑا ہے نہ ہم سے زیادہ

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

اُس کا سن ہے نہ ہم سے زیادہ اس کا علم ہے لہٰذا اب ہم لوگ اس کے لیے سواریوں سے نہ اُتریں گے۔ ابو ہاشم نے کہا' مگر خدا کی قسم تم لوگ ان کو دیکھو گے تو ضرور بالضرور سواریوں سے اُتر جاؤ گے۔ ابھی گفتگو ہو رہی تھی کہ آپؑ تشریف لائے اور آپؑ کو دیکھتے ہی تمام لوگ پا پیادہ ہو گئے۔ ابو ہاشم نے کہا' تم لوگ تو کہتے تھے کہ ہم سواریوں سے نہ اُتریں گے؟ اُن لوگوں نے جواب دیا' خدا کی قسم' ہم لوگ اپنے قابو سے باہر ہو گئے اور سواریوں سے اُتر پڑے۔ (مناقب جلد۴ص ۴۰۷، اعلام الوریٰ)

میں امامت کا کیوں قائل ہوا؟

(61)......ابو العباس احمد بن نصر اور ابو جعفر محمد بن علویہ وغیرہ کا بیان ہے کہ اصفہان میں ایک شخص تھا جس کا نام عبدالرحمٰن تھا اور وہ شیعہ تھا اُس سے پوچھا کہ کیا سبب کیا ہے کہ اس زمانے کے لوگوں کو چھوڑ کر تم ابوالحسن علی نقی علیہ السّلام کی امامت کے قائل ہوئے۔؟ اُس نے جواب دیا کہ میں نے کچھ ایسی بات دیکھی جس سے اُن کی امامت کا قائل ہونا پڑا۔ پھر اُس نے اپنا قصہ اس طرح شروع کیا۔ اُس نے کہا' سنو! میں ایک مردِ فقیر تھا' میرے پاس صرف زبان تھی اور جرأت تھی اہلِ اصفہان مجھے اور چند دوسرے لوگوں کے ساتھ ایک بار دربارِ متوکل میں فریاد کرنے کے لیے لے گئے۔ ایک دن ہم لوگ بابِ متوکل پر تھے کہ حکم ملا کہ علی نقی بن محمد تقی بن علی رضا کو حاضر کیا جائے۔ میں نے اپنے قریب کسی سے پوچھا' یہ کون شخص ہے' جس کے حاضر کیے جانے کا حکم ملا ہے۔ اُس نے کہا کہ یہ ایک مردِ علوی ہے' رافضی اس کو اپنا امام کہتے ہیں اور اندازہ یہ ہے کہ متوکل نے اسے قتل کرنے کے لیے بلایا ہے۔ میں نے اپنے جی

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

میں کہا اب میں بغیر اس شخص کو دیکھے ہوئے یہاں سے نہ جاؤں گا۔ اُس کا بیان ہے کہ پھر میں نے دیکھا کہ وہ مردِ علوی گھوڑے پر سوار آیا لوگ راستہ پر دونوں طرف سے صفیں باندھے ہوئے کھڑے اُس کو دیکھ رہے تھے جب میری نظر اُس پر پڑی تو بے اختیار دل میں اس کی محبت آ گئی اور دل ہی دل میں اللہ سے دُعا کرنے لگا کہ اللہ اس کو متوکل کے شر سے محفوظ رکھے وہ اسی طرح دونوں صفوں کے درمیان گھوڑے پر سوار آگے بڑھتے گئے اُن کی نظر صرف اپنے گھوڑے کی ایال پر تھی نہ داہنے طرف تھی نہ بائیں طرف اور میں مسلسل دُعا میں مشغول تھا جب وہ میرے قریب پہنچے تو میری طرف رُخ کر کے کہا: "اللہ نے تیری دعا قبول فرمائی اور تجھے طول کثرتِ مال و اولاد سے نوازا۔ یہ سن کر میں کانپ اٹھا اور وہیں گر پڑا۔ لوگوں نے پوچھا کیا بات ہو گئی؟ میں نے کہا کچھ نہیں ویسے سب خیریت ہے۔ اس کے بعد ہم لوگ اصفہان واپس آئے اور یہاں آ کر اللہ نے مجھ پر مال و دولت کے دروازے کھول دیئے آج یہ حال ہے کہ میرے گھر میں دس لاکھ کا مال ہے اور جو باہر ہے وہ اس کے علاوہ ہے پھر اللہ نے مجھے دس اولادیں دیں اور میری عمر اس وقت پچھتر ۷۵ سال کی ہے اور میں اُس شخص کی امامت کا قائل ہوں جو میرے دل کی بات کو جان گیا اور اس کی دعاء اللہ نے میرے حق میں قبول فرمائی۔ (مختار الخرائج والجرائح ص ۲۰۹)

زمین کے ہر خطے میں قبریں ہیں

(62)...... یحییٰ بن ہرثمہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ متوکل نے مجھے طلب کیا اور کہا تم تین سو آدمی جسے چاہو منتخب کر لو اور کوفہ جاؤ وہاں اپنے سامان چھوڑ دو وہاں سے

Presented by www.ziaraat.com

صحرا کی طرف سے سیدھے مدینہ جاؤ اور علی تقی بن محمد تقی بن علی رضاؑ کو تعظیم و تکریم کے ساتھ میرے پاس لاؤ۔ میں نے اُس کے حکم کی تعمیل کی اور وہاں سے چلا' میرے ساتھ شراۃ (خارجیوں) کا ایک سردار بھی تھا' اور میرا منشی مرد شیعہ تھا' مگر میں حشویہ مذہب پر تھا وہ خارجی شاری میرے اُس منشی سے مناظرہ کیا کرتا' اور اسی طرح ان دونوں کے مناظرہ میں راستہ طے ہوتا گیا۔ جب آدھا راستہ طے ہو گیا' تو' اُس خارجی نے منشی سے کہا: "کیا تمھارے امام علی ابن ابی طالبؑ علیہ السّلام نے یہ نہیں کہا کہ "روئے زمین کا کوئی ٹکڑا ایسا نہیں جہاں قبر نہ ہو یا قبر نہ بننے والی ہو۔" اب اس سرزمین کو دیکھو یہاں کون مرا ہو گا اور تم لوگوں کے خیال کے مطابق یہاں کن لوگوں کی قبریں ہوں گی؟ میں نے اپنے منشی سے پوچھا' کیا واقعی تم لوگ یہ کہتے ہو؟ اس نے کہا' جی ہاں۔ میں نے کہا پھر یہ خارجی سچ کہتا ہے اتنے لمبے چوڑے صحرا میں کون مرا ہو گا' یہ کیسے ممکن ہے کہ یہ قبروں سے بھرا ہو یہ کہہ کر ہم لوگ آپس میں ہنسنے لگے اور وہ منشی سب کے سامنے نادم و شرمندہ ہو گیا۔ وہاں سے ہم لوگ روانہ ہو کر مدینہ پہنچے اور ابو الحسن علی تقی بن محمد تقی بن علی رضا علیہ السّلام کے در دولت پر آئے' حاضری کی اجازت لی' اندر گئے اور متوکل کا خط دیا آپؑ نے خط پڑھا اور فرمایا: تم لوگ قیام کرو' مجھے چلنے میں کوئی عذر نہیں۔ دوسرے دن میں آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوا سخت گرمی پڑ رہی تھی میں نے دیکھا کہ آپؑ کے پاس ایک درزی بھی موجود ہے اور وہ جاڑے کے موٹے کپڑے قطع کر رہا ہے کچھ صدریاں قطع کی جا رہی ہیں' جو آپؑ کے اور آپؑ کے غلاموں کے لیے ہیں۔ اس کے بعد آپؑ نے خیاط سے کہا' تم بہت سے

Presented by www.ziaraat.com

درزیوں کو جمع کرلو اور آج ہی اُن سب کو سی ڈالو اور کل اسی وقت میرے پاس لاؤ۔ پھر میری طرف نظر اُٹھائی اور فرمایا' اے یحییٰ تم لوگوں کو مدینہ میں کچھ ضروری کام ہو تو آج ہی کرلو اور کل اسی وقت یہاں سے کوچ کے لیے تیار ہو جاؤ۔ یحییٰ کہتا ہے کہ میں وہاں سے نکلا' مگر صدریوں اور بنڈیوں کی وجہ سے مجھے سخت تعجب تھا دل میں کہہ رہا تھا کہ یہ گرمی کا دن ہے اور پھر حجاز کی گرمی اور یہاں سے عراق دس دن کی راہ پر ہے بھلا یہ ان کپڑوں کا کیا کریں گے پھر دل میں کہا' معلوم ہوتا ہے اس شخص نے کبھی سفر نہیں کیا ہے' اس کا خیال ہے کہ ہر سفر میں ایسے کپڑوں کی ضرورت ہوتی ہے اور ان رافضیوں پر تعجب ہے کہ اس شخص کے اس فہم و سمجھ کے باوجود یہ لوگ اس کی امامت کے قائل ہیں۔ دوسرے دن میں پھر آیا تو تمام کپڑے سلے ہوئے تیار تھے۔ آپؑ نے اپنے غلاموں کو آواز دی کہ آؤ اپنے اپنے کپڑے اور لبادے و کنٹوپ لے جاؤ پھر فرمایا' اچھا' اب کوچ کرو۔ میں نے دل میں کہا' یہ تو اس سے بھی زیادہ حیرت کی بات ہے' کیا سمجھتے ہیں کہ راستے ہی میں جاڑے کا موسم آجائے گا کہ انھوں نے اپنا لباس اور کنٹوپ لے لیا ہے۔ الغرض میں نے اسے اُن کی کم فہمی پر محمول کرتے ہوئے وہاں سے کوچ کیا اور مسافت طے کرتے ہوئے اس مقام پر پہنچے جہاں قبروں کے متعلق مناظرہ ہوا تھا وہاں پہنچتے ہی ایک سیاہ بادل اٹھا اور گرج و چمک کے ساتھ ہم لوگوں کے سروں پر آگیا اور بڑے بڑے اولے برسانے لگا آپؑ نے اور آپؑ کے غلاموں نے صدریاں پہن لیں سروں پر کنٹوپ اور جسم پر لبادہ ڈال لیا۔ پھر اپنے غلاموں سے کہا' ایک لبادہ یحییٰ کو اور ایک کنٹوپ اس منشی کو دے دو۔ ہم پر اولے برستے رہے

www.ziaraat.com
Saba-e-Sakina

اور ہمارے ساتھیوں میں سے اَسّی آدمی مر گئے پھر اولے پڑنے موقوف ہوئے گرمی پہلے جیسی پلٹ آئی۔آپؑ نے فرمایا' اے یحییٰ! اپنے بچے ہوئے ساتھیوں سے کہو' اُتریں اور اپنے مُردوں کو دفن کریں دیکھو؛ اس طرح اللہ تعالیٰ صحرا کو بھی قبروں سے بھر دیتا ہے۔ یہ سن کر میں فوراً اپنی سواری سے کود پڑا' دوڑتا ہوا آپؑ کے پاؤں اور رکابوں کو بوسہ دیا اور کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اس اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے' محمدؐ اُس کے بندے اور اُس کے رسولؐ ہیں اور آپؑ لوگ زمین پر اللہ کے واقعی خلیفہ ہیں۔ میں پہلے کافر تھا' اب آپؑ کے ہاتھوں پر اسلام لایا۔ یحییٰ کہتا ہے کہ پھر میں شیعہ ہو گیا' مرتے دم تک آپؑ کی خدمت میں رہا۔ (مختار الخرائج والجرائح)

طی الارض

(63)......اسحاق جلاب سے روایت ہے کہ میں نے ابوالحسن امام علی نقی علیہ السلام کے لیے بہت سی بھیڑ' بکریاں خریدیں۔آپؑ نے مجھے بلایا اور گھر کے باڑے سے ایک ایسی وسیع جگہ لے آئے جس سے میں واقف نہ تھا وہاں پر آپؑ نے مجھے بکریاں چھانٹنے کا حکم دیا' میں وہ بکریاں چھانٹنے لگا اس کے بعد آپؑ کے اپنے صاحبزادے ابوجعفر علی نقی اور اُن کی والدہ وغیرہ کو بھی اطلاع دے دی جنھوں نے خریدنے کے لیے کہا تھا پھر میں نے آپؑ سے بغداد جانے کی اجازت چاہی۔آپؑ نے فرمایا' کل تک یہیں قیام کرو پھر چلے جانا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں ٹھہر گیا اور عرفہ کے دن بھی آپؑ ہی کے وہاں قیام کیا عیدالضحیٰ کی شب آپؑ کے سائبان میں سویا سحر کے وقت آپؑ تشریف لائے اور فرمایا اے اسحاق اُٹھو' میں اُٹھا اور آنکھ کھولی تو دیکھا کہ میں

Presented by www.ziaraat.com

بغداد میں اپنے دروازے پر کھڑا ہوں میں اپنے والد کے پاس پہنچا اور میرے دوست احباب میرے پاس آئے۔ میں نے ان سے کہا' عرفہ کے دن تو میں مقامِ عسکر میں تھا اور عید کرنے بغداد آ گیا۔ (بصائرالدرجات)

زینب بنتِ فاطمہؑ ہونے کی دعویدار

(64)......ابو ہاشم جعفری سے روایت ہے کہ دورِ متوکل میں ایک عورت نمودار ہوئی جس نے دعویٰ کیا کہ وہ زینب بنتِ فاطمہؑ بنتِ رسولؐ ہے متوکل نے کہا' مگر تو ایک نوجوان عورت ہے اور نواسی رسولؐ اللہ کو گزرے ہوئے اتنے سال ہو چکے ہیں۔ اُس نے کہا' رسولؐ اللہ نے میرے سر پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا کی تھی کہ پروردگار! اس بچی کو ہر چالیس سال بعد از سرِ نو جوان کر دیا کرنا۔ مگر اتنے دنوں تو میں نے لوگوں پر اس کا اظہار نہیں کیا اب میں آپ لوگوں کے سامنے ضرورت کی بنا پر آئی ہوں۔ متوکل نے آلِ ابی طالبؑ' آلِ عباس و قریش کو بلایا اور اُن سے دریافت کیا۔ اُن میں سے بہت سے لوگوں نے کہا کہ زینب بنتِ فاطمہؑ نے فلاں سن میں شہادت پائی متوکل نے اس عورت سے پوچھا' بتا' اس روایت کے متعلق کیا کہتی ہے؟ اُس نے کہا' یہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں اور غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں بات یہ ہے کہ میں اتنے دنوں لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ رہی' اس لیے ان لوگوں کو میرے مرنے اور جینے کا کیا پتہ۔ متوکل نے ان لوگوں سے پوچھا' اس روایت کے علاوہ تم لوگوں کے پاس کوئی اور بھی دلیل ہے ان لوگوں نے کہا' نہیں۔ متوکل نے کہا' اگر اس کے اس دعوےٰ کو کسی دلیل سے رد نہ کیا گیا تو میں اس عورت کو بَری کر دوں گا۔ لوگوں نے کہا' اچھا تو پھر امام علی نقی علیہ

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

السّلام کو بلالو شاید اُن کے پاس کوئی دلیل ہو جو ہمارے پاس نہیں ہے۔ متوکل نے آدمی بھیجا' آپؑ تشریف لائے متوکل نے اس عورت کا واقعہ بیان کیا۔ آپؑ نے فرمایا' وہ غلط کہتی ہے حضرت زینبؑ نے فلاں سن فلاں مہینہ اور فلاں دن میں شہادت پائی۔ اُس نے کہا' ہاں' ان لوگوں نے بھی یہی کہا تھا مگر میں نے قسم کھائی ہے کہ اگر کسی اور دلیل سے اس کے دعوے کو باطل نہ کیا جائے گا تو میں اسے رہا کر دوں گا۔ آپؑ نے فرمایا' کوئی ہرج نہیں' میرے پاس ایسی دلیل ہے جو اسے بھی خاموش کر دے اور دوسرے کو بھی۔ متوکل نے پوچھا وہ کیا دلیل ہے؟ آپؑ نے فرمایا' اللہ نے اولادِ فاطمہؑ کا گوشت درندوں پر حرام کیا ہے اس کو درندوں کے کٹہرے میں ڈال دیا جائے' اگر یہ اولادِ فاطمہؑ میں سے ہے تو اسے کوئی درندہ گزند نہ پہنچائے گا۔ متوکل نے اس عورت سے پوچھا' بول کیا کہتی ہے۔؟ اُس نے کہا' ان کا مطلب یہ ہے کہ میں اس طرح قتل ہو جاؤں اگر یہ صحیح کہتے ہیں تو اس مجمع میں اولادِ فاطمہؑ بہت سی بیٹھی ہوئی ہے ان میں سے کسی کو درندوں کے کٹہرے میں ڈال کر دیکھا جائے' پتہ چل جائے گا۔

راوی کا بیان ہے کہ یہ سُن کر تمام مجمع میں سناٹا چھا گیا بعض لوگ جو آپؑ سے بغض رکھتے تھے کہنے لگے یہ خود درندوں کے کٹہرے میں جا کر دکھائیں' دوسروں کو خطرے میں کیوں ڈالتے ہیں۔ لوگوں کا یہ جواب سُن کر متوکل آپؑ کی طرف متوجہ ہوا اور اس نے کہا اے ابا الحسن علی نقی! پھر خود ہی کیوں نہ زحمت فرمائیں؟ آپؑ نے فرمایا' ہاں' ہاں تمہیں اختیار ہے مجھے بھیج دو۔ متوکل نے کہا' پھر تشریف لے جائیں۔ آپؑ نے فرمایا' میں جاتا ہوں۔ راوی کا بیان ہے کہ آپؑ کو ایک سیڑھی دی گئی اور اس کے

Presented by www.ziaraat.com

ذریعے سے آپؑ درندوں کے کٹہرے میں اُترے اُس میں چھ شیر پلے ہوئے تھے
آپؑ کٹہرے کے اندر جا کر بیٹھ گئے جب درندوں نے آپؑ کو دیکھا تو آپؑ کی طرف
بڑھے اور آپؑ کے سامنے آکر سرنگوں ہو گئے اپنے دونوں اگلے پاؤں آگے پھیلا
دیئے آپؑ نے ہر ایک کے سر پر اپنا ہاتھ مشفقانہ انداز میں پھیرا پھر اشارہ کیا کہ اس
گوشے میں چلے جاؤ۔ وہ سب کے سب ایک گوشے میں (اطاعت گزاروں کی
طرح) جا کر بیٹھ گئے۔ یہ دیکھ کر متوکل کے وزیر نے کہا' یہ بات ٹھیک نہیں ہے انھیں
اس کٹہرے سے جلد نکال لیا جائے ورنہ اگر یہ خبر عام ہو گئی تو غضب ہو جائے گا۔
متوکل نے کہا' اے ابوالحسن علی نقی! میں نے کسی بُری نیت سے آپؑ کو اس میں نہیں بھیجا
تھا' بلکہ آپؑ کی بات کا یقین کرنا چاہتا تھا اچھا' اب آپؑ سیڑھی کے ذریعے سے باہر
نکل آئیں۔ جب آپؑ سیڑھی کی طرف بڑھے تو وہ تمام شیر پھر آپؑ کے پاس آئے
آپؑ کے کپڑوں کو مس کرنے لگے۔ آپؑ نے سیڑھی کے پہلے زینہ پر قدم رکھ کر
اشارے سے کہا' اب واپس جاؤ۔ وہ سب واپس ہو گئے آپؑ اوپر آگئے اور فرمایا اچھا
اب اگر اور کسی کو دعوای ہو کہ میں اولادِ فاطمہؑ میں سے ہوں تو وہ کٹہرے میں جا کر
میری جگہ بیٹھ جائے۔ متوکل نے اُس عورت سے کہا' اس کٹہرے میں جا۔ اُس نے
کہا' نہیں نہیں' واقعاً میں نے غلط دعوای کیا تھا میں تو فلاں شخص کی بیٹی ہوں متوکل نے
حکم دیا' اس کو پکڑ کر درندوں کے کٹہرے میں ڈال دو۔ وہ ڈال دی گئی اور درندوں نے
اسے چیر پھاڑ کر کھا لیا (مختار الخرائج والجرائح)

Presented by www.ziaraat.com

قرآن سے مالِ کثیر کا مفہوم

(65)......ابو عبداللہ زیادی کا بیان ہے کہ جب متوکل کو زہر دیا گیا تو اُس نے نذر مانی کہ اگر اللہ نے مجھے صحت دے دی تو میں مالِ کثیر تصدق کروں گا جب وہ صحت یاب ہوا' تو فقہاء نے مالِ کثیر کے متعلق اختلاف کیا۔ اُس کے حاجب حسن نے کہا' اے امیر المومنین! اگر میں اس کا صحیح جواب لا دوں' تو آپ مجھے کیا انعام دیں گے۔ متوکل نے کہا دس ہزار درہم' ورنہ سو ۱۰۰ کوڑے لگواؤں گا۔ حسن نے کہا مجھے منظور ہے۔ اِس کے بعد وہ امام ابوالحسن علی نقی علیہ السّلام کے پاس آیا اور آپؑ سے اس کے متعلق دریافت کیا۔ آپؑ نے فرمایا: وہ اسّی (۸۰) درہم تصدق کرے۔ حاجب نے آکر متوکل کو بتایا: اس نے کہا' اس کی وجہ کیا ہے؟ وہ پھر امام علی نقی علیہ السّلام کے پاس آیا اور وجہ دریافت کی۔ آپؑ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ سے فرمایا ہے: "لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِي مَوَاطِنَ كَثِيرَةٍ" (سورہ برأت آیت ۲۵) (اللہ نے کثیر مقامات پر تم لوگوں کی مدد کی) جب ان مقامات کو شمار کیا گیا تو وہ اسی (۸۰) مقامات ہوئے۔ حاجب نے جا کر متوکل کو بتایا وہ خوش ہو گیا اور حاجب کو دس ہزار درہم عطا کیے۔

امام علی نقیؑ اور یحیٰ بن اکثم کا مقابلہ

(66)......ایک مرتبہ متوکل نے ابنِ سکیت سے کہا کہ امام علی نقی علیہ السّلام سے میرے سامنے مشکل مسائل پوچھ کر دیکھو۔ ابنِ سکیت نے امام علی نقی علیہ السّلام سے

Presented by www.ziaraat.com

پوچھا یہ بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کو عصا کا معجزہ حضرت عیسیٰؑ کو بیماروں کو صحت دینے اور مُردوں کو زندہ کرنے کا معجزہ اور حضرت محمدؐ کو قرآن اور تلوار دے کر کیوں بھیجا؟ امام علی نقی علیہ السّلام نے جواب دیا کہ کیونکہ اُس زمانے میں سحر و جادو کا بڑا زور تھا' اِس لیے حضرت موسیٰؑ کو عصا اور ید بیضا کا معجزہ عطا فرمایا' جس کے مقابلے میں اُن لوگوں کا تمام سحر و جادو باطل ہو گیا' اور اُن پر حجت تمام ہو گئی۔ حضرت عیسیٰؑ کے دور میں طب کا زور تھا' اس لیے اُن کو بیماروں کو صحت دینے اور مردوں کو زندہ کرنے کا معجزہ دے کر ان کے طب وغیرہ کو باطل کر دیا جس سے وہ لوگ مغلوب ہو گئے

حضرت محمدؐ کے زمانے میں تلوار اور اشعار کا بڑا زور تھا' اس لیے تلوار اور قرآن دے کر رسولؐ خدا کو اُن لوگوں پر اپنی حجت تمام کی اور اُن کے اشعار اور تلوار باطل ہو گئے یحییٰ بن اکثم نے کہا' اے ابنِ سکیت! ان کو بحث و مناظرے سے لگاؤ نہیں' میں ان سے کچھ سوالات پوچھتا ہوں؛ یہ کہہ کر ابنِ اکثم نے ایک کاغذ اُن کو دیا جس میں بہت سے سوالات تھے۔ امام علی نقی علیہ السّلام تمام سوالوں کے جوابات بیان کرتے گئے اور ابن سکیت سے فرمایا اسے لکھتے جاؤ۔

(۱) تم نے قرآن مجید کی آیت قَالَ الَّذِیْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ (سورۂ نمل آیت ۴۰) کے متعلق سوال کیا ہے تو سنو! اس سے مراد آصف بن برخیا ہیں' اور ایسا نہیں ہے کہ صرف آصف بن برخیا کو جو (اسمِ اعظم) معلوم تھا وہ حضرت سلیمانؑ کو معلوم نہ تھا' بلکہ وہ بھی جانتے تھے مگر وہ چاہتے تھے کہ اپنی امت کو جو جن وانس پر مشتمل تھی' بتا دیں کہ میرے بعد یہ حجتِ خدا ہیں اور یہ (اسمِ اعظم) حضرت سلیمانؑ

Presented by www.ziaraat.com

کے پاس تھا جو آپؑ نے آصف بن برخیا کو حکمِ خدا سے سپرد فرمایا تھا تا کہ ان کی نیابت میں لوگ اختلاف نہ کریں اور لوگوں پر یہ دلیل مستحکم ہو جائے۔

(۲) تمہارا یہ سوال کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے فرزند کو سجدہ کیا؟ سنو! یہ سجدہ حضرت یوسفؑ کو نہ تھا' بلکہ حضرت یعقوب علیہ السلام اور ان کے فرزندوں نے یہ سجدہ اللہ کی اطاعت میں کیا تھا' اور حضرت یوسف علیہ السلام کو سلام کرنا تھا جس طرح ملائکہ کا سجدہ حضرت آدمؑ کے لیے نہ تھا۔ پس حضرت یعقوب علیہ السلام اور ان کے فرزندوں کا سجدہ جس میں خود حضرت یوسف علیہ السلام بھی شریک تھے' اُن لوگوں کا اجتماعی سجدۂ شکر تھا' کیا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے بوقت سجدۂ شکر کہا تھا "رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِىْ مِنَ الْمُلْكِ (سورۂ یوسف آیت ۱۰۱)

(پروردگار! بیشک تو نے مجھے ملک میں سے (کچھ حصہ) عطا فرمایا)

(۳) تمہارا سوال اس آیت کے متعلق فَاِنْ كُنْتَ فِىْ شَكٍّ مِّمَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ فَسْــَٔلِ الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ (سورۂ یونس آیت ۹۴) (پس اگر تجھے اس میں شک ہے جو ہم نے تجھ پر نازل کیا' تو اُن سے پوچھ' جو کتاب پڑھتے ہیں۔) اس کے مخاطب رسولؐ اللہ ہیں اور اللہ نے جو آیات آپؐ پر نازل فرمائی تھیں اُن میں آپ کو کوئی شک نہ تھا' مگر جہلائے عرب یہ کہتے تھے کہ اللہ نے ملائکہ میں سے کسی کو نبی بنا کر کیوں نہ بھیجا اور اس کے اور دیگر لوگوں کے درمیان یہ فرق کیوں نہ رکھا کہ وہ نہ کھانا کھائے نہ پانی پیئے اور نہ بازاروں میں گھومے پھرے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ پر یہ وحی نازل فرمائی کہ ان جہلائے عرب کے سامنے ان لوگوں سے پوچھو

Presented by www.ziaraat.com

جو کتب سماوی کے پڑھنے والے ہیں' کیا اللہ نے کبھی کسی ایسے نبی کو اس سے پہلے بھیجا ہے جو نہ کھانا کھاتا تھا یا پانی نہیں پیتا تھا؟ پھر اُن ہی کی سیرت تو' اے محمدؐ! تمہارے لیے بھی نمونہ عمل ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد کہ اگر تمہیں کوئی شک ہو" تو آپ کو واقعاً کوئی شک نہ تھا یہ اللہ تعالیٰ نے انصاف کی بنا پر فرمایا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آیت مباہلہ میں ارشاد فرمایا تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَاَبْنَاءَكُمْ (سورۂ آل عمران آیت ۶۱) (آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں اور تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ) اگر آپؐ اس کی جگہ یہ فرماتے کہ آؤ مباہلہ کریں اور ہم تم لوگوں پر اللہ کی لعنت کی بددعا کریں تو وہ ہرگز مباہلہ کے لیے نہ آتے' حالانکہ اللہ بھی جانتا تھا کہ اس کا نبیؐ اور اُس کا رسول کاذبین میں سے نہیں ہے اور اسی طرح اللہ کا رسولؐ بھی جانتا تھا کہ جو کچھ وہ کہہ رہا ہے وہ سچ ہے مگر رسولؐ نے چاہا کہ وہ اپنی طرف سے انصاف کریں۔

(۴) تمہارا اس آیت کے متعلق سوال "لَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ ......" (سورۂ لقمان آیت ۲۷) یہ ارشاد قدرت کہ اگر تمام اشجار قلم بن جائیں' تمام سمندر روشنائی بن جائیں بلکہ اس میں سات دریا زمین سے پھوٹ کر مزید شامل ہو جائیں" ایسا ہی ہے جیسا طوفانِ نوحؑ میں ہوا تھا پھر بھی اللہ کے کلمات ختم نہیں ہو سکتے اور وہ سات چشمے یہ ہیں۔ (۱) عینِ کبریت' (۲) عینِ یمن' (۳) عینِ برہوت' (۴) عینِ طبریہ (۵) عینِ حمہ ماسیدان جس کو لسان بھی کہتے ہیں (۶) حمہ افریقہ جس کو سیلان بھی کہتے ہیں اور عینِ باحوران اور ہم لوگ وہ کلمات ہیں کہ جن کے فضائل کا درک نہیں کیا جا سکتا اور نہ ان کا احاطہ کیا جا سکتا ہے

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

(۵) تمہارا سوال جنت کے متعلق ہے تو اس میں کھانے پینے کی چیزیں ہوں گی، دلچسپی کے سامان ہوں گے، بلکہ ہر وہ شے ہوگی جس کی لوگ خواہش کریں گے اور ان کی آنکھوں کو بھلی لگیں گی یہ تمام چیزیں اللہ نے وہاں ابن آدمؑ کے لیے مباح کردی ہیں مگر وہ درخت جس کے قریب جانے سے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ اور اُن کی زوجہ کو منع کردیا تھا اور کہہ دیا تھا کہ اس کا پھل نہ کھانا تو وہ شجرِ حسد تھا اللہ تعالیٰ نے ان دونوں سے عہد لیا تھا کہ ان لوگوں کو حسد کی نگاہ سے نہ دیکھنا جن کو اللہ نے تم دونوں سے افضل بنایا ہے۔

(۶) اس آیت کے متعلق تمہارا سوال: اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا" (سورہ شوریٰ آیت ۴۲) اس آیت کو ماقبل سے دیکھو اس کا ترجمہ یہ ہے (اللہ جسے چاہتا ہے صرف لڑکے دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے صرف لڑکیاں دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے لڑکے اور لڑکیاں دونوں ملا کر دیتا ہے) اللہ تعالیٰ فرمانبردار اور اپنے مطیع بندوں کی تزویج کرتا ہے اللہ ایسی بات ہرگز نہیں کہتا جس سے تمہیں شبہ اور ارتکاب محارم کی رخصت ہو۔ "وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا" (سورۃ فرقان آیت ۶۹) "اور جو ایسا کرے گا وہ گناہ کی سزا پائے گا قیامت کے دن دوہرے عذاب میں ہوگا اور اس میں ہمیشہ رہے گا بشرطیکہ اس نے توبہ نہ کرلی ہو۔

(۷) یہ سوال کہ وہ عورت کون سی ہے جس کی تنہا ایک ہی کی شہادت جائز ہے؟ سنو! وہ قابلہ ہے مگر رضا کے ساتھ اگر اس میں ناخوشی ہے تو پھر کم از کم دو عورتیں، اسلئے کہ مرد

Presented by www.ziaraat.com

یہ گواہی نہیں دے سکتا (یہ گواہی تو قابلہ یعنی دائی ہی دے سکتی ہے کہ اس نے لڑکا جنا ہے یا لڑکی) اگر دو نہ ہوں صرف ایک ہی عورت ہو تو اس کا قول قسم کے ساتھ قبول ہوگا

(۸) اور خنثیٰ کے متعلق حضرت علی علیہ السلام کا قول تو وہ درست ہے وہ مال کی میراث پائے گا، مگر کچھ عادل لوگ اس کو دیکھیں اور اس کی صورت یہ ہوگی، اُن عادلوں میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں آئینہ ہوگا اور خنثیٰ ان لوگوں کے پیچھے برہنہ کھڑا ہو جائے گا، وہ لوگ آئینہ میں اس کے عضوِ مخصوص کو دیکھیں گے اور فیصلہ کریں گے۔

(۹) یہ مسئلہ کہ ایک شخص نے دور سے چرواہے کو کسی بکری یا بھیڑ کے ساتھ بدفعلی کرتے ہوئے دیکھا، اگر وہ اُس بکری یا بھیڑ کو پہچانتا ہے تو اُس کو ذبح کر کے جلائے گا، اور اگر نہیں پہچانتا تو تمام گلہ کو دو حصوں میں تقسیم کر کے قرعہ اندازی کرے گا، جس حصہ پر قرعہ آئے گا اس کو دو حصوں پر تقسیم کرے گا اور اسی طرح جس حصہ پر قرعہ آتا جائے گا اس کو دو حصّوں پر تقسیم کرتا جائے گا، یہاں تک کہ دو باقی رہ جائیں، پھر اُن دونوں پر قرعہ ڈالے گا جس پر قرعہ آجائے گا اس بکری یا بھیڑ کو ذبح کر کے جلا دے گا اور اس کو سہمِ امام میں شمار نہیں کرے گا، کیونکہ سہمِ امامؑ اللہ کا سہم ہے اس میں کمی نہ ہوگی

(۱۰) نمازِ فجر میں قرأت باآوازِ بلند کرنا اس لیے ہے کہ رسولؐ خدا منہ اندھیرے قرأت باآوازِ بلند فرمایا کرتے تھے۔

(۱۱) جناب امیر المؤمنینؑ کا یہ کہنا کہ ابنِ صفیہ (زبیر بن العوام) کے قاتل کو جہنم کی خبر دے دو یہ اس لیے ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا کہ: اگر دشمن ہتھیار ڈال دے تو اس کو امن دو اور زبیر یوم جمل جناب امیر المؤمنینؑ کے سمجھانے پر میدانِ جنگ چھوڑ کر

Presented by www.ziaraat.com

چلے گئے تھے‘ اور جناب امیر المؤمنینؑ نے اُن کے قاتل جرموز کو اس لیے قتل نہیں کیا‘ بلکہ معلوم تھا کہ یہ نہروان میں قتل ہوگا۔

(۱۴) تمھارا یہ سوال کہ جناب امیر المومنین علیہ السّلام جنگِ صفّین میں آگے آکر مقابلہ کرنے والوں اور پیٹھ پر بھاگنے والوں سے جنگ کرتے تھے بلکہ ان کے زخمیوں کو بھی نہیں چھوڑتے تھے مگر جنگِ جمل میں آپؑ نے ایسا نہیں کیا‘ نہ بھاگنے والوں کا پیچھا کیا اور نہ زخمیوں کو قتل کیا‘ بلکہ حکم دیا تھا کہ جو شخص تلوار رکھ دے اور اسلحہ اُتار دے اس کے لیے امن ہے۔ آپؑ نے فرمایا: بات یہ ہے کہ اہلِ جمل کے سردار قتل ہو چکے تھے وہاں کوئی گروہ ایسا باقی نہ تھا جس کے پاس یہ لوگ جائیں لہٰذا سب لوگ بھاگ بھاگ کر اپنے اپنے گھر جا رہے تھے اب نہ اُن کا جنگ کا ارادہ تھا‘ اور نہ کسی حیلہ جوئی کا‘ نہ جاسوسی کا اور نہ ہی مقابلہ پر آنے کا اور اس لیے آپؑ نے حکم دیا کہ انھیں چھوڑ دو‘ ان کے تلوار روک لینے اور انھیں جانے کا موقع دینے کا حکم اس لیے دیا کہ وہ آپؑ کے خلاف لڑنے کے لیے مددگار بلانے نہیں جا رہے تھے۔ لیکن اہلِ صفّین بھاگ بھاگ کر اپنے سردار کے پاس جاتے‘ وہ انھیں اسلحے دیتا انھیں پھر جنگ پر آمادہ کرتا‘ انعام و اکرام دیتا‘ پھر اپنے زخمیوں کی مرہم پٹی کر کے انھیں جنگ کے قابل بناتا‘ پیادوں کو مال دیتا‘ سواروں کو پوشاک دیتا‘ اور یہ لوگ پھر پلٹ کر میدانِ جنگ میں آتے تھے۔ اہلِ جمل کے واسطے‘ اہلِ بصرہ کو یہ حکم تھا کہ ان پر تلوار نہ چلاؤ‘ اس لیے کہ اُنھوں نے اسلحے ڈال دیے ہیں‘ وہ کسی گروہ کے پاس مدد کے لیے نہیں جا رہے ہیں اور اہلِ صفّین کے لیے یہ حکم تھا کہ ان کے بھاگنے والوں کا بھی پیچھا کرو

Presented by www.ziaraat.com

اُن کے زخمیوں کو بھی نہ چھوڑو اہلِ بصرہ اور اہلِ صفین دونوں برابر نہیں تھے کہ اُن دونوں کا حکم ایک ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر جناب امیر المومنین علیہ السّلام اہلِ جمل اور اہلِ صفین کے لیے مختلف فیصلے نہ کر گئے ہوتے تو نافرمان اہلِ توحید کے گروہ سے کس طرح جنگ کرتے۔

(۱۴) ایک شخص نے آپؑ کے سامنے آ کر لواطہ کا اقرار کر کے عرض کیا کہ مجھے اس گناہ کی سزا دے کر آخرت کے عذاب سے بچا دیا جائے۔ حالانکہ اس جرم کا نہ کوئی گواہ تھا' نہ شاہد' نہ حکومت نے اسے اس جرم میں پکڑا تھا آپؑ نے فرمایا' جناب رسولؐ اللہ نے اس کی تین سزائیں بتائی ہیں تم بتاؤ ان میں سے تجھے کون سی سزا منظور ہے۔؟ اُس نے پوچھا' اُن میں سب سے زیادہ سخت کیا ہے؟ آپؑ نے فرمایا' آگ میں جلانا۔ اُس نے کہا' مجھے منظور ہے' یہی سزا جاری فرمائیں۔ چنانچہ گڑھا کھودا گیا اُس میں آگ روشن کر دی گئی اُدھر اُس نے دو رکعت نماز پڑھی دعا کے لیے ہاتھ بلند کیے اور رونا شروع کیا اس قدر رویا کہ اس کو روتا دیکھ کر امیر المومنین بھی رونے لگے اور تمام مجمع رو پڑا۔ جناب امیر المومنین علیہ السّلام نے فرمایا' اے شخص اُٹھ' تو نے آسمان و زمین کے فرشتوں کو بھی رُلا دیا ہے' اللہ نے تیری توبہ قبول فرمائی' پھر ایسا گناہ کبھی نہ کرنا۔ سوال یہ ہے کہ جناب امیر المومنین علیہ السّلام نے اس سزائے شرعی کو معاف کیسے کر دیا؟ تو سنو! وہ امام جو اللہ کی طرف سے مقرر کیا گیا ہے' اگر اس کو شرعی سزا دینے کا حق ہے تو اُسے معاف کر دینے کا بھی حق ہے کیا تم نے حضرت سلیمانؑ پیغمبرِ خدا کا یہ قول نہیں سنا کہ هٰذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ

Presented by www.ziaraat.com

حِسَابٍ (سورہ ص آیت ۳۹): (یہ ہماری) بے حساب عطا تھی اب تو کسی کو عطا کر یا روک لے) جب یحییٰ بن اکثم نے ان جوابات کو پڑھا تو متوکل سے کہا میں چاہتا ہوں کہ اب ان سے کوئی مسئلہ نہ پوچھا جائے اس لیے کہ اب جو مسئلہ ہوگا وہ ان مسائل سے آسان ہی ہوگا اور ان کے علم کے اظہار سے رافضیوں کو تقویت ہوگی۔ (مناقب جلد ۴ ص ۴۰۵)

سزا کے خوف سے اسلام لانا؟

(67)...... جعفر بن رزق اللہ کا بیان ہے کہ متوکل کے پاس ایک نصرانی لایا گیا جس نے ایک زنِ مسلمہ سے زنا کیا تھا متوکل نے اس پر حد جاری کرنے کا ارادہ کیا۔ اُس نصرانی نے کہا میں اسلام لے آیا۔ یحییٰ بن اکثم نے فتوی دیا کہ ایمان گذشتہ گناہوں کو محو کر دیتا ہے (لہذا اب کوئی حد جاری نہیں کی جا سکتی)۔ بعض فقہاء نے کہا اس پر تینوں قوم کی حدیں جاری ہونی چاہیے۔ متوکل نے امام علی نقی علیہ السلام سے یہ مسئلہ لکھ کر دریافت کیا۔ آپ علیہ السلام نے جواب میں تحریر فرمایا کہ اُسے اتنا مارو کہ مر جائے۔ جب یہ جواب دیگر فقہاء نے سُنا تو اُنھوں نے اعتراض کیا۔ متوکل نے آپ علیہ السلام کے پاس لکھ کر اس کی وجہ اور تفصیل دریافت کی۔ آپ علیہ السلام نے جواب میں یہ آیت تحریر فرمائی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ (سورہ غافر آیت ۸۴) پس جب اُنھوں نے ہمارا عذاب دیکھا تو کہنے لگے کہ ہم ایک خدا پر

Presented by www.ziaraat.com

ایمان لے آئے حالانکہ اور جن کو اس کے ساتھ شریک ٹھہراتے تھے اب ہم اُن سے انکار کرتے ہیں یہ جواب پا کر متوکل نے اس کو مارنے کا حکم دیا۔" اس کو اتنا مارا گیا کہ مر گیا (مناقب ابن شہر آشوب جلد ۴ ص ۴۰۶، ۴۰۵)

معرفتِ خدا و رسولؐ اور آئمہؑ پر گفتگو

(68)......ایوب سے روایت ہے کہ فتح بن یزید جرجانی نے مجھے بتایا کہ میں مکہ سے خراسان جا رہا تھا اور آپؑ عراق تشریف لے جا رہے تھے راستہ میں مجھ سے ملاقات ہو گئی۔ آپؑ نے (امام علی نقی علیہ السّلام) نے فرمایا: "جو اللہ سے ڈرتا ہے اُس سے لوگ ڈرتے ہیں اور جو اللہ کی اطاعت کرتا ہے اُس کی لوگ اطاعت کرتے ہیں۔" راوی کا بیان ہے کہ یہ سن کر میں نے آپؑ کے پاس پہنچنے کی کوشش کی اور جب آپؑ کی خدمت میں پہنچ گیا تو سلام بجالایا۔ آپؑ نے جواب سلام دیا اور فرمایا: بیٹھ جاؤ۔ پھر آپؑ نے بغیر میرے کچھ کہے ہوئے خود ہی ارشاد فرمایا: اے فتح! سنو" جو شخص اپنے خالق کی اطاعت کرتا ہے وہ مخلوق کی ناراضگی کی پرواہ نہیں کرتا جو اپنے خالق کو ناراض کرتا ہے یقین کرو کہ اللہ اُسے مخلوق کی ناراضگی کے حوالے کر دیتا ہے خالق کی صرف وہی تعریف کی جا سکتی ہے جو تعریف خود اس نے اپنی ذات کے متعلق بتائی ہے مگر حواس اس کے ادراک سے قاصر ہیں۔ اوہام اس تک پہنچ نہیں سکتے، ممکن نہیں کہ خیال اُس کا احاطہ کر سکے اور آنکھیں اُس کی حدود معلوم کر سکیں، تعریف کرنے والے جو اُس کی تعریف کرتے ہیں، وہ اُس سے کہیں بلند ہے توصیف کرنے والے جو اُس کی توصیف کرتے ہیں، وہ اُس سے بلند ہے وہ دور ہونے کے باوجود

Presented by www.ziaraat.com

قریب ہے اور قریب ہونے کے باوجود دور ہے وہ کیف الکیف ہے اُس کے لیے کَیْفَ (کیسا) نہیں کہا جا سکتا وہ اَیْنَ الْاَیْنَ ہے اُس کے لیے اَیْنَ (کہاں) نہیں کہا جا سکتا وہ واحد ہے صمد ہے نہ اُس کا کوئی والد ہے نہ وہ کسی کا والد ہے اور اُس کا کوئی ہمسر و کفو نہیں ہے کتنی جلیل ہے اُس کی ذات (اللہ تو پھر اللہ ہی ہے) حضرت محمدؐ کی کُنْہِہٖ (حقیقت) کیسے بیان ہو سکتی ہے جبکہ اُس ربّ جلیل نے فرمایا آپؐ کی اطاعت کرے گا اُس نے اللہ کی اطاعت کی وہ اُسے ضرور جزا عنایت فرمائے گا چنانچہ اُس نے اپنی عطا میں شریک کرنے کے متعلق یہ فرمایا: وَمَا نَقَمُوْا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ (سورہ برأت آیت ۷۴) (اور انھوں نے صرف اس لیے مخالفت کی کہ اللہ اور اُس کے رسولؐ نے انھیں اپنے فضل سے غنی کر دیا) اور اپنے رسولؐ کی اطاعت کے متعلق ان لوگوں کے قول کو نقل کیا ہے جو جہنم کے مختلف طبقات میں عذاب پائیں گے۔ "یٰلَیْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا (سورۃ احزاب آیت ٦٦) (کاش ہم نے اللہ کی اور (اُس کے) رسولؐ کی اطاعت کی ہوتی) پھر ان لوگوں کی بھی کُنہ (حقیقت) کیسے بیان ہو سکتی ہے جن کی اطاعت کو اللہ نے رسولؐ کی اطاعت کے برابر اور قرین قرار دیا چنانچہ فرماتا ہے:

"اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ (سورۃ نساء آیت ۵۹) (اللہ کی اطاعت کرو اور رسولؐ کی اطاعت کرو اور اُن کی اطاعت کرو جو تم میں صاحب الامر ہیں) نیز فرمایا "وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَی اُولِی الْاَمْرِ مِنْهُمْ

Presented by www.ziaraat.com

لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنْبِطُونَهُ مِنْهُمْ (سورہ نساء آیت ۸۳)(اور اگر وہ اُس کو رسولؐ کے اور اپنے میں سے صاحبانِ امر کے سامنے پیش کر دیتے تو اُن میں سے تحقیق کرنے والے لوگ اُس کی حقیقت جان لیتے) پھر فرمایا "إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا (سورہ نساء آیت ۵۸)(بیشک اللہ تمھیں حکم دیتا ہے کہ امانتوں کو اُن کے مالکوں کی طرف لوٹا دیا کرو) نیز فرمایا: "فَسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ" (سورۂ نحل آیت ۴۳) (پس تم اہلِ ذکر سے پوچھ لو اگر تم نہیں جانتے)

اے فتح! جس طرح ربِّ جلیل کا نہ وصف بیان کیا جا سکتا ہے نہ رسولؐ و خلیل کا نہ اولادِ بتولؑ (جناب فاطمہؑ کی اولاد) کا اسی طرح اُس مومن کا بھی وصف بیان نہیں ہو سکتا جو ہمارے امرِ امامت کو تسلیم کرتا ہے ہمارے نبیؐ افضل الانبیاء ہیں ہمارے خلیل تمام خلیلوں سے افضل ہیں اور ہم میں سے جو وصی ہے وہ تمام اوصیاء سے زیادہ مکرم ہے اُن دونوں شہزادوں کے اسماء افضلِ اسماء اور ان کی کنیت تمام کنیتوں سے افضل و بہترین ہے۔ سنو! اگر ہم یہ طے کر لیتے کہ اپنے کفو کے سوا کسی کو اپنے برابر نہ بٹھائیں گے یا یہ طے کر لیتے کہ اپنے کفو کے کسی سے تزویج و نکاح نہ کریں گے تو پھر کوئی ایسا نہیں تھا کہ جس کو اپنے برابر بٹھاتے اور کوئی ایسی عورت کفو نہ ملتی جس سے ہم عقد کرتے یہ لوگ سب سے زیادہ متواضع، سب سے زیادہ حلیم، سب سے زیادہ سخی تھے اُن دونوں کے اوصیاء کے سپرد کرو اللہ تم پر رحم کرے، اگر تم چاہو گے تو اللہ اُن کی موت

کی طرح تمھیں موت دے گا' اور اُن کی زندگی کی طرح تمھیں زندگی دے گا۔ فتح کا بیان ہے کہ پھر میں وہاں سے نکلا' دوسرے دن میں نے پھر آپؑ کے پاس پہنچنے کی کوشش کی اور پہنچ گیا اور سلام عرض کیا آپؑ نے جواب سلام دیا۔ میں نے عرض کیا اے فرزندِ رسولؐ اگر اجازت ہو تو ایک سوال پوچھوں' جو رات پھر میرے دل میں گردش کرتا رہا ہے؟ آپؑ نے فرمایا' پوچھو' لیکن میں اس کی وضاحت کروں یا خاموش رہوں بہرصورت مجھے اختیار ہے دیکھو! اپنی نگاہ صحیح رکھنا اور تمھارے سوال کا جو جواب دوں اُسے اچھی طرح دل لگا کر سُننا' پھر ایسا سوال نہ پیش کرنا' جس کا جواب سُنتے سُنتے تم بھی تھک جاؤ اور بولتے بولتے میں بھی تھک جاؤں' کیونکہ عالم اور متعلم رُشد و ہدایت میں دونوں شریک ہیں' اُن دونوں کو نصیحت پر مامور کیا گیا ہے اور فریب سے منع کیا گیا۔

لیکن وہ چیز جو تمھارے دل میں گردش کر رہی ہے اسے عالم (اہلبیتؑ) چاہے تو بتادے' اِس لیے کہ جو علم رسولؐ اللہ کے پاس تھا وہ اس عالم کے پاس بھی ہے' اِس لیے کہ اللہ اپنے غیب پر صرف اسی کو مطلع فرماتا ہے جس کو رسالت کے لیے منتخب کر لیا ہے لہٰذا جو کچھ رسولؐ کے پاس ہے وہ سب (امام) عالم کے پاس ہے اور ہر وہ چیز جس کا علم رسول کو ہے رسولؐ کے اوصیاء کو بھی اس کا علم ہے' تاکہ زمین حجتِ خدا سے خالی نہ رہے اور اُس کا علم اس کے قول کی تصدیق اور جوازِ عدالت پر دلیل ہے۔ اے فتح! کیا ایسا تو نہیں ہے کہ شیطان نے تمھیں التباس (شک) میں ڈال دیا ہو اور جو راز میں نے تمھارے سپرد کیا ہے یا جو باتیں میں نے تمھیں بتائی ہیں اس میں تمھیں شک اور

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

وہم ہو گیا ہو اور تم نے کہا ہو کہ جب یہ لوگ ایسے ہیں تو پھر یہی رب ہیں۔ خدا کی پناہ (ایسا نہ سمجھنا) کیونکہ یہ لوگ اللہ کی مخلوق ہیں اُن کا بھی رب اللہ ہی ہے یہ لوگ بھی اللہ کی اطاعت کرتے ہیں مال رکھتے ہیں رغبت رکھتے ہیں لہٰذا اگر شیطان تمہارے پاس بہکانے کے لیے آئے تو میں نے جو باتیں بتائی ہیں اُن سے اُس کا قلع قمع کر دینا۔

راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا' آقا میں آپؑ پر قربان' آپؑ نے میری مشکل حل فرمادی اور شیطان نے جو وسوسہ پیدا کر دیا تھا' آپؑ نے اس کی وضاحت فرمادی اور اب میرے دل میں کوئی وسوسہ نہیں واقعا میرے دل میں یہی خیال آیا تھا کہ آپ لوگ رب ہیں۔

راوی کا بیان ہے کہ پھر ابو الحسن امام علی نقی علیہ السلام سجدے میں گئے اور یہ کہتے رہے "اے میرے خالق! میں تیری بارگاہ میں نہایت خضوع و خشوع کے ساتھ اپنی ناک زمین پر رکھے ہوئے ہوں"۔ آپؑ یونہی مسلسل سجدے میں رہے یہاں تک کہ رات گزر گئی۔ پھر آپؑ نے فرمایا' اے فتح! تم بھی ہلاکت میں پڑنے ہی والے تھے مگر سنو! جو لوگ حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں گمراہ ہوئے اس سے حضرت عیسیٰؑ کو کوئی ضرر نہیں پہنچا اچھا' اللہ تم پر رحم فرمائے' اب اگر تم جانا چاہو تو جا سکتے ہو۔ پھر میں وہاں سے نکلا اور اس بات پر بہت خوش تھا کہ اللہ نے ہمارے تمام وسوسے دور کر دیئے اور واقعاً یہ لوگ وہی ہیں جو آپؑ نے بتایا ہے اس پر میں نے اللہ کا شکر ادا کیا۔ اب اس کے بعد جب دوسری منزل آئی تو میں آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوا دیکھا کہ آپؑ تکیے کے سہارے بیٹھے ہوئے ہیں' سامنے کچھ بھنے ہوئے گیہوں ہیں جنہیں تناول فرما رہے

Presented by www.ziaraat.com

ہیں میرے دل میں شیطان نے پھر وسوسہ پیدا کیا کہ ان لوگوں کو کھانا پینا مناسب نہیں اس لیے کہ یہ نقص کی دلیل ہے اور امام میں کوئی نقص نہیں ہوتا۔ آپؑ نے فرمایا' بیٹھو! اے فتح سنو! ہم لوگ بھی رسولوں کی سیرت پر عمل کرتے ہیں' وہ لوگ بھی کھاتے' پیتے اور بازاروں میں چلتے پھرتے تھے ہر جسم کو غذا کی ضرورت ہے سوائے اُس خالق ورازق کے' اس لیے کہ وہ جسم نہیں رکھتا' نہ اس میں اجزا کی شمولیت ہے اور نہ اس میں زیادتی وکمی کا تصور ہے وہ اپنی ذات میں ان تمام چیزوں سے مبرا ہے اس کی ذات جسم سے مرکب نہیں ہے' وہ واحد ہے' احد ہے' صمد ہے' نہ وہ کسی کا والد ہے' نہ اس کا کوئی والد ہے' اور نہ اس کا کوئی ہمسر ہے وہ موجدِ اشیاء ہے' جسم کو جسم سے بنانے والا ہے' وہ سننے والا ہے' جاننے والا ہے لطیف وخبیر ہے' رؤف ورحیم ہے' وہ پاک اور برتر ہے' اُن تمام باتوں سے پاک ہے جو اس کے متعلق ظالم لوگ کہتے ہیں' وہ بہت زیادہ پاک اور برتر ہے۔ اگر وہ ایسا ہی ہوتا جیسا' یہ ظالم لوگ اس کا وصف بیان کرتے ہیں تو پھر رب اور مربوب میں' خالق اور مخلوق میں' موجد اور اس کی ایجاد کردہ چیز میں فرق ہی کیا رہ جاتا لیکن اس نے اپنے اور اپنے بنائے ہوئے اجسام میں دیگر اشیاء کے درمیان فرق رکھا ہے اس لیے کہ وہ نہ اُن چیزوں سے مشابہہ ہے جو نظر آتی ہیں اور نہ کوئی چیز اُس سے مشابہہ ہے۔ (کشف الغمہ جلد ۳ ص ۲۴۷ تا ۲۵۱)

یزداد طبیب

(69)..... محمد بن جریر طبری کہتا ہے کہ مجھ سے ابوالحسن محمد بن اسماعیل بن احمد فہقلی کاتب سرمن رائے نے ۳۲۸ھ میں بتایا کہ اس کے باپ نے یہ واقعہ اس سے بیان

www.ziaraat.com
sabeel-e-sakina

Presented by www.ziaraat.com

کیا تھا جبکہ وہ سرمن رائے میں تھا اور درب الحصا میں کہیں جا رہا تھا کہ بختیشوع کا شاگرد یزداد طبیب نصرانی موسیٰ بن بغا کے گھر سے واپس آتا ہوا نظر آیا ہم دونوں ساتھ ساتھ چلنے لگے اور اس دوران گفتگو بھی ہوتی رہی۔ اُس نے کہا' تم اس دیوار کو دیکھتے ہو؟ اس کا مالک کون ہے؟ میں نے پوچھا' کون ہے اس کا مالک؟ اُس نے کہا' اگر مخلوق میں کوئی عالم الغیب ہے تو وہ یہ ہیں۔ میں نے پوچھا' وہ کیسے؟ اُس نے کہا' ایک ایسی تعجب خیز بات تمھیں بتاتا ہوں جسے تم نے یا کسی اور نے کبھی نہ سُنا ہوگا' مگر اس کا اقرار کرو کہ تم کسی سے نہ کہو گے' اِس لیے کہ میرا پیشہ طبابت ہے سلطان کا علاج کرتا ہوں' میں نے سُنا ہے خلیفہ نے ان کو حجاز سے یہاں بلالیا ہے' اُس کو ڈر ہے کہ لوگ ان کی طرف مائل ہو گئے تو خلافت خاندانِ بنی عباس سے چلی جائے گی۔ میں نے کہا' اطمینان رکھو میں کسی سے نہ کہوں گا' بتاؤ کیا بات ہے؟ اُس نے کہا' سنو! میں چند دن ہوئے ان سے ملا تھا وہ سیاہ گھوڑے پر سوار اور سیاہ لباس پہنے ہوئے تھے خود اُن کا رنگ بھی سیاہی مائل تھا میں اُن کو دیکھتے ہی تعظیم کے لیے کھڑا ہو گیا دل میں کہا' مسیح کی قسم میرے منہ سے کسی کے لیے کوئی بات نہیں نکلی' مگر ان کا لباس بھی سیاہ گھوڑا بھی سیاہ اور رنگ بھی سیاہ یعنی سیاہی در سیاہی۔ جب آپؑ گھوڑا بڑھاتے ہوئے میرے پاس پہنچے تو تیز نظر سے میری طرف دیکھا اور فرمایا: تیرا دل سیاہ ہے جس کی وجہ سے تُو اپنی آنکھوں سے سیاہی سیاہی در سیاہی دیکھ رہا ہے۔ میرے والد نے کہا' خیر کوئی بات تم بھی کسی سے نہ کہنا' مگر یہ بتاؤ کہ پھر تم نے کیا کیا اور کہا؟ اس نے کہا میں نے بہت سوچا' لیکن کوئی جواب نہ بن پڑا بالآخر کہا' آپؑ کا دل

Presented by www.ziaraat.com

سفید ہے آپؑ نے فرمایا' واللہ اعلم میرے والد کا بیان ہے کہ جب یزداد بیمار ہوا تو اس نے آدمی بھیج کر مجھے بلایا اور کہا سنو! میرا لعاب پہلے سیاہ تھا اب سفید ہو گیا ہے'' میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اس اللہ کے اُس کا کوئی شریک نہیں محمدؐ اللہ کے رسولؐ ہیں اور علی نقیؑ بن محمد تقیؑ تمام مخلوقات پر اللہ کی حجت ہیں' یہ ناموس اعظم ہیں ۔اس کے بعد یزداد اسی بیماری میں مر گیا اور میں نے اس کی نماز جنازہ پڑھی۔

(70)......زید بن علی بن حسین بن زید سے روایت ہے کہ میں ایک مرتبہ بیمار ہوا تو رات کے وقت طبیب آیا اور ایک دوا تجویز کی کہ میں اُسے صبح کے وقت استعمال کروں لیکن وہ دوا رات کے وقت مجھے حاصل نہ ہو سکی اور طبیب چلا گیا اتنے میں امام علی نقی علیہ السلام کے ایک صحابی آئے اُن کے ہاتھ میں ایک پڑیا تھی جس میں بعینہٖ وہی دوا تھی ۔انھوں نے کہا کہ امام ابوالحسن علی نقی علیہ السلام نے تمہیں سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ دوا استعمال کرو۔ میں نے استعمال کیا اور اچھا ہو گیا (ارشاد ص ۲۱۲، مناقب جلد ۴ ص ۴۰۸)

☆☆☆☆☆

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

باب سیزدہم

امام حسن عسکریؑ کے معجزات

سنگریزے پر آئمہ طاہرینؑ کی مُہریں

(1)......داؤد بن قاسم ابو ہاشم جعفری سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں ابو محمد امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ اہلِ یمن میں سے ایک شخص کے لیے حاضرِ خدمت ہونے کی آپؑ سے اجازت طلب کی گئی آپؑ نے اجازت دی تو ایک مردِ شکیل وطویل وجسیم اندر داخل ہوا اور سلام کیا۔ آپؑ نے جوابِ سلام دیا اور فرمایا' بیٹھ جاؤ۔ وہ میرے پہلو میں بیٹھ گیا۔ میں نے اپنے دل میں کہا' کاش معلوم ہوتا کہ یہ شخص کون ہے؟ ابو محمد امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا' یہ سنگریزے والی اُس زنِ عربیہ کا لڑکا ہے جس کے سنگریزے پر میرے آبائے کرام نے اپنی مہریں ثبت کی ہیں۔ پھر آپؑ نے اُس سے فرمایا' لاؤ وہ سنگریزہ کہاں ہے؟ اُس نے ایک سنگریزہ نکالا' جس کے ایک کنارے پر ایک صاف جگہ خالی تھی آپؑ نے اسے لے لیا' اُس پر اپنی مُہر ثبت فرمائی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا میں اب بھی دیکھ رہا ہوں کہ اُس پر حسنؑ بن علیؑ ثبت ہے۔ میں نے اس مردِ یمنی سے پوچھا' تم نے آقا کو اس سے پہلے کبھی دیکھا تھا؟ اُس نے کہا' نہیں' خدا کی قسم ایک عرصہ سے تمنا تھی کہ آپؑ کی زیارت سے مشرف ہوں اور اِس وقت یہ جوان سامنے آئے جن کو میں نے کبھی دیکھا ہی نہ تھا۔ اور وہ یہ کہتا ہوا چلا گیا کہ اے اہلبیتِ رسولؐ! آپؑ حضرات پر اللہ کی رحمت

Presented by www.ziaraat.com

اور برکت نازل ہو آپؑ حضرات میں بعض ذریت بعض کی ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ کا حق بھی ہم پر اسی طرح فرض ہے جس طرح امیر المومنین علیہ السّلام اور دیگر آئمہ کا حق فرض تھا حکمت و امامت آپؑ تک پہنچی ہے بیشک آپؑ اللہ کے ایسے ولی ہیں کہ آپؑ سے عدم علم اور ناواقفیت کا کوئی شخص عذر نہیں پیش کر سکتا۔ میں نے اس سے پوچھا تمہارا نام کیا ہے؟ اُس نے کہا میرا نام اصبح بن صلت بن عقبہ بن سمعان بن غانم بن اُم غانم ہے' جو ایک زنِ عربیہ یمن کی رہنے والی تھیں جن کے پاس یہ سنگریزہ تھا جس پر امیر المومنین علیہ السّلام نے مُہر ثبت فرمائی تھی۔ اِس واقعہ کی طرف ابوہاشم نے اپنی نظم میں اشارہ بھی کیا ہے۔ (اعلام الوریٰ ص ۳۵۲، غیبت طوسی ص ۱۳۷، کشف الغمہ جلد ۳ ص ۲۱۴، خرائج و الجرائح، مناقب جلد ۴ ص ۴۴۱)

معجزنما سُرمہ کی سلائی

(2)......ابوجعفر محمد بن عیسیٰ بن احمد زرجی کا بیان ہے کہ میں نے سرمن رائے میں شارع سوق پر واقع ایک مسجد زبیدہ کے اندر ایک نوجوان کو دیکھا' مجھے بتایا گیا کہ یہ ہاشمی نوجوان موسیٰ بن عیسیٰ کی اولاد میں سے ہے۔ راوی نے اس کا نام نہیں بتایا مگر اس کا بیان ہے کہ میں نماز پڑھ رہا تھا جب سلام پڑھ کر نماز سے فارغ ہوا تو اس نوجوان نے مجھ سے پوچھا: آپ قمی ہیں یا رازی؟ میں نے کہا میں قمی ہوں اور کوفہ میں حضرت امیر المومنین علیہ السّلام کی مسجد کا مجاور ہوں۔ اُس نے پھر دریافت کیا کہ کیا آپ موسیٰ بن عیسیٰ کے گھر کو جانتے ہیں جو کوفہ ہی میں ہے؟ میں نے کہا' ہاں' میں جانتا ہوں۔ اُس نے کہا' میں اُن ہی کی اولاد میں سے ہوں۔ اُس نوجوان نے بیان کیا کہ

Presented by www.ziaraat.com

میرے والد کے دو بھائی اور بھی تھے بڑا بھائی دولتمند تھا اور چھوٹے کے پاس کچھ نہ تھا ایک دن چھوٹا بھائی بڑے کے پاس گیا اور اُس کے چھ سو دینار چُرا لیے۔ بڑے بھائی نے دل میں کہا کہ میں حسنؑ بن علیؑ بن محمدؑ بن رضا علیہم السلام کے پاس جاؤں گا وہ بڑے شیریں زبان ہیں اُن سے عرض کروں گا کہ چھوٹے بھائی کو سمجھائیں شاید وہ میرا مال واپس کر دے۔ یہ ابتدائے شب کا واقعہ تھا' مگر جب صبح ہوئی تو میں نے ارادہ بدل دیا اور دل میں کہا کہ نہیں اُن کے پاس نہیں' بلکہ بادشاہ کے مصاحب اسباس ترکی کے پاس جا کر چھوٹے بھائی کی شکایت کروں۔ یہ سوچ کر میں اسباس ترکی کے پاس پہنچا تو' دیکھا کہ وہ شطرنج کھیلنے میں مصروف ہے میں وہاں بیٹھ کر انتظار کرنے لگا اتنے میں امام حسن عسکری علیہ السلام کا آدمی میرے پاس پہنچا اور اس نے کہا چلیئے' آپ کو میرے مولا نے یاد فرمایا ہے۔ میں وہاں سے اُٹھ کر اُس آدمی کے ہمراہ چل دیا جب آپؑ کی خدمت میں پہنچا تو آپؑ نے فرمایا' کیوں' اوّل شب میں تو تمھیں میری ضرورت تھی مگر صبح ہوتے ہوتے تم نے ارادہ بدل دیا اچھا جاؤ وہ تھیلی جو تمھاری چوری ہو گئی تھی' واپس ہو گئی ہے دیکھنا اپنے بھائی پر ہرگز شک نہ کرنا' بلکہ اس کے ساتھ حسنِ سلوک کرنا' اسے کچھ دے دینا اور اگر تم نہ دے سکو تو میرے پاس بھیج دینا' میں اسے دے دوں گا۔ وہ کہتا ہے کہ یہ سن کر جب میں وہاں سے چلا تو راستہ ہی میں میرا غلام ملا' اس نے بتایا کہ دیناروں کی تھیلی مل گئی۔ ابو جعفر زرجی کا بیان ہے کہ دوسرے دن وہ نوجوان مجھے اپنے گھر لے گیا' میری ضیافت کی' پھر اپنی کنیز کو آواز دی کہ "اے غزال" یا "اے زلال"۔ میں نے دیکھا کہ ایک ضعیف العمر کنیز آئی' اس نوجوان نے

Presented by www.ziaraat.com

کہا، اے کنیز! ذرا اُس سرمہ کی سلائی اور نومولود کا واقعہ بیان کر۔ اس کنیز نے کہا، سُنیے ،میرے یہاں ایک بچہ آنکھ کے سخت دردو تکلیف میں مبتلا ہوا، میری مالکہ نے مجھ سے کہا: ذرا امام حسن عسکری علیہ السّلام کے گھر جا، اور حضرت حکیمہ سے کہہ کہ وہ کچھ دیدیں تا کہ اس بچہ کو شفا ہو جائے۔ میں اُن کی خدمت میں پہنچی اور درخواست کی حضرت حکیمہ نے فرمایا: ذرا وہ سلائی تو لاؤ جس سے اس بچہ کو سرمہ لگایا تھا، جو ابھی گزشتہ شب پیدا ہوا ہے، یعنی حضرت امام حسن عسکری علیہ السّلام کے فرزند۔ چنانچہ وہ سلائی آئی حضرت حکیمہ نے مجھے عطا کی میں اسے لیکر اپنی مالکہ کے پاس آئی اور اس سلائی سے اُنہوں نے اپنے بچے کی آنکھ میں سرمہ لگایا، وہ فوراً شفایاب ہو گیا۔ وہ سلائی ہمارے پاس عرصہ تک رہی، اس سے شفا حاصل کرتے رہے مگر بعد میں وہ سلائی کہیں گم ہو گئی۔ ابو جعفر زرجی کا بیان ہے کہ پھر میں مسجد کوفہ میں ابوالحسن بن برھون برسی سے ملا، اُن سے واقعہ بیان کیا، انہوں نے کہا کہ اس ہاشمی نے مجھ سے بھی یہی واقعہ بے کم وکاست بیان کیا تھا۔ (کمال الدین جلد ۲ ص ۱۹۴۔۱۹۵)

فصد میں خون کے بدلے دودھ نکلا

(3)......مقام رے کے ایک طبیب جس کی عمر سو سال سے کچھ زائد تھی اس نے یہ روایت بیان کی ہے کہ میں متوکل کے طبیب خاص بختیشوع کے منتخب شاگردوں میں تھا۔ ایک مرتبہ امام حسنؑ بن علی بن محمدؑ بن علی الرضا علیہ السّلام نے میرے استاد کے پاس اپنا آدمی بھیجا کہ اپنے حلقے کے کسی خاص الخاص شاگرد کو بھیج دو، وہ میری فصد کھول دے۔ استاد نے مجھے منتخب کیا اور کہا حسن عسکریؑ بن علیؑ بن محمدؑ بن رضاؑ نے مجھ سے

ایک آدمی مانگا ہے جو ان کی فصد کھول دے۔لہٰذا تم جاؤ۔اور یہ بھی جان لو کہ اس زمانے میں روئے زمین پر ان سے بڑا کوئی عالم نہیں ہے لہٰذا جو کچھ وہ کہیں اس پر عمل کرنا، معترض نہ ہونا۔اس طبیب کا بیان ہے کہ میں آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوا۔آپؑ نے فرمایا: جاؤ اس حجرے میں بیٹھ کر انتظار کرو، مناسب وقت پر میں تم کو خود بلا لوں گا، حالانکہ جس وقت میں آپؑ کی خدمت میں پہنچا ہو وہ وقت فصد کے لیے بہترین تھا مگر آپؑ نے مجھے ایسے وقت بلایا جو میرے نزدیک ان کے لیے فصد کا مناسب وقت نہ تھا۔ایک بڑا طشت لا کر رکھا گیا، میں نے رگِ اکحل کی فصد کھولی، خون مسلسل جاری رہا، یہاں تک کہ وہ طشت خون سے بھر گیا۔آپؑ نے فرمایا، اب اسے روک دو۔میں نے روک دیا، آپؑ نے اپنا ہاتھ دھویا اور رگ کو باندھ دیا۔پھر مجھ سے فرمایا، جاؤ، دوبارہ اسی حجرے میں بیٹھ جاؤ۔میں حجرے میں جا بیٹھا اور آپؑ نے میرے لیے کافی مقدار میں گرم و ٹھنڈی غذائیں بھجوا دیں (میں نے شکم سیر ہو کر وہ غذائیں کھائیں) اور میں وہاں عصر کے وقت تک بیٹھ کر انتظار کرتا رہا۔آپؑ نے مجھے عصر کے وقت پھر بلایا اور فرمایا: فصد کھولو۔(اور اس کے لیے طشت منگوایا) میں نے فصد کھولی تو اس مرتبہ بھی اتنا خون نکلا کہ طشت بھر گیا۔آپؑ نے فرمایا، اب اسے روک دو۔میں نے روک دیا، آپؑ نے اپنے ہاتھ کو باندھ لیا اور مجھے پھر حجرے میں واپس کر دیا۔میں وہاں رات بھر رہا۔جب صبح ہوئی اور آفتاب طلوع ہوا تو مجھے بلایا، طشت منگوایا۔پھر فرمایا، فصد کھولو۔میں نے فصد کھولی تو اس مرتبہ بجائے سرخ خون کے اس میں سے دودھ کے مانند سفید مادہ نکلنا شروع ہوا اور اتنا نکلا کہ طشت بھر

Presented by www.ziaraat.com

گیا۔آپؑ نے فرمایا کہ اب اسے روک دو۔میں نے اسے روک دیا،آپؑ نے ہاتھ کو باندھ لیا،مجھے ایک تھان کپڑا اور پچاس دینار دیئے(اور فرمایا،اسے لے لو)میں نے لے لئے اور عرض کیا،کوئی اور حکم؟آپؑ نے فرمایا،ہاں دیر عاقول میں جا ملے،اس سے بات کرو۔میں وہاں سے اُٹھ کر سیدھا بختیشوع کے پاس آیا اور سارا قصہ بیان کیا۔اس نے کہا کہ تمام حکماء کا اس پر اتفاق ہے کہ انسان کے بدن میں زیادہ سے زیادہ سات سیر خون ہوتا ہے اور اتنا خون جتنا تم نے بیان کیا،اگر پانی کے چشمے سے اتنا نکلے تو تعجب خیز ہے اور اس سے بھی زیادہ تعجب خیز یہ ہے کہ اس میں سے دودھ نکلا۔وہ تھوڑی دیر سوچتا رہا۔پھر ہم دونوں مل کر تین دن اور تین رات تک کتابیں دیکھتے رہے کہ دنیا کی تاریخ میں اس طرح کا کوئی واقعہ رونما ہوا ہو،مگر ہمیں کوئی ایسا واقعہ نہیں ملا۔بختیشوع نے کہا،اس زمانے میں نصرانیوں میں علم طب کا سب سے بڑا عالم دیر عاقول کا راہب ہے اس سے معلوم کریں۔چنانچہ بختیشوع نے اس کے نام خط لکھا اور تمام واقعہ اس میں تحریر کیا۔میں بختیشوع کے پاس سے نکل کر دیر عاقول پہنچا۔راہب نے مجھ سے پوچھا،تم کون ہو؟میں نے کہا،بختیشوع کا فرستادہ ہوں۔اس نے پوچھا،کیا تمہارے پاس اس کا کوئی خط ہے؟میں نے کہا،جی ہاں،ہے۔یہ سن کر اس نے اوپر سے ایک زنبیل لٹکائی۔میں نے وہ خط رکھ دیا۔اس نے اوپر کھینچ لیا،وہ خط پڑھا اور فوراً نیچے اُتر آیا۔اس نے مجھ سے پوچھا،کیا تم ہی نے فصد کھولی تھی؟میں نے کہا،جی ہاں۔اس نے کہا،تمہاری ماں بڑی خوش نصیب تھی جس نے ایسا لڑکا پیدا کیا۔اس کے بعد وہ سواری پر سوار ہو کر چلا۔ہم دونوں سر من رائے پہنچے،ابھی ایک پہر رات باقی تھی،میں

Presented by www.ziaraat.com

نے پوچھا، آپ کہاں چلیں گے؟ میرے استاد کے گھر یا اس شخص کے گھر جس کی فصد میں نے کھولی تھی۔ اس نے کہا، اس شخص کے گھر۔ ہم لوگ حضرت ابو محمد امام حسن عسکری علیہ السّلام کے دروازے پر اذان سے ذرا پہلے پہنچے، دستک دی، دروازہ کھلا اور ایک غلام اسود نکلا۔ اس نے پوچھا تم میں سے دیر عاقول کا راہب کون ہے؟ راہب نے کہا، میں تم پر قربان، راہب دیر عاقول میں ہوں۔ غلام نے کہا اچھا سواری سے اترو۔ غلام نے مجھ سے کہا، تم یہیں اپنی اور ان کی سواریوں کو دیکھتے رہو۔ پھر غلام نے راہب کا ہاتھ پکڑا اور دونوں اندر چلے گئے۔ میں وہیں دروازے پر صبح تک کھڑا رہا، یہاں تک کہ دن چڑھ گیا، تو راہب باہر نکلا، اس نے اپنا تمام لباس رہبانیت اُتار کر سفید لباس پہنا اور مسلمان ہو گیا۔ راہب نے مجھ سے کہا، اچھا اب تم مجھے اپنے استاد کے گھر لے چلو۔ میں اس کو لے کر بختیشوع کے گھر لے آیا۔ اس نے جب راہب دیر عاقول کو آتے ہوئے دیکھا تو فوراً دوڑا ہوا آیا اور اس نے کہا کیا بات ہو گئی، کیا آپ نے اپنا دین کیوں بدل دیا؟ راہب نے جواب دیا کہ میں نے حضرت مسیحؑ کو پا لیا لہٰذا ان کے ہاتھ پر اسلام لے آیا۔ بختیشوع نے کہا، ارے آپ نے مسیح کو پا لیا؟ راہب نے کہا، مسیحؑ نہیں تو ان کی مثل ہی سہی، کیونکہ اس طرح کی فصد دنیا میں سوائے حضرت مسیحؑ کے اور کسی نے نہیں کھلوائی اور ان کی نشانیاں اور علامات بتاتی ہیں کہ یہ (حضرت امام حسن عسکری) حضرت مسیحؑ کی نظیر ہیں۔ پھر وہ راہب وہاں سے واپس ہوا، آپؑ کی خدمت میں آیا اور مرتے دم تک آپؑ ہی کی خدمت میں رہا۔ (مختار الخرائج ص ۲۱۳)

Presented by www.ziaraat.com

زمین کا سفر

(4)..... جعفر بن شریف جرجانی سے روایت ہے ان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں حج پر گیا تو سُرّ من رائے میں ابو محمد حسن عسکری علیہ السّلام کی خدمت میں بھی حاضر ہوا، میرے اصحاب میں سے کچھ لوگوں نے آپؑ تک پہنچنے کے لیے میرے ساتھ کچھ مال کر دیا تھا۔ میں نے چاہا کہ آپؑ سے دریافت کروں کہ یہ مال کس کے سپرد کر دیا جائے۔ لیکن آپؑ نے میرے کچھ کہنے سے پہلے ہی فرما دیا، جو مال تمہارے پاس ہے وہ میرے خادم مبارک کے سپرد کر دو۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے ایسا ہی کیا، باہر نکلا اور کہا آقا آپؑ کے جرجان کے شیعوں نے آپؑ کو سلام کہا ہے۔ آپؑ نے فرمایا، کیا حج سے فارغ ہونے کے بعد تم جرجان نہیں جاؤ گے؟ میں نے کہا، جی ہاں، جاؤں گا۔ آپؑ نے فرمایا، اچھا سنو! تم آج سے ایک سو سترویں (۱۷۰) دن روز جمعہ ۳ ربیع الآخر کو دوپہر سے پہلے جرجان میں داخل ہو جاؤ گے تو وہاں کے شیعوں کو بتا دینا کہ میں اسی دن ان کے پاس دوپہر کے وقت پہنچوں گا، اچھا جاؤ خدا حافظ، تم اور تمہارا تمام سال مال واسباب سلامت رہے گا اور تم اپنے اہل و عیال تک بخیر و عافیت پہنچو گے۔ تمہارے فرزند شریف کے ہاں ایک بیٹا تولد ہوگا، اس کا نام صلت بن شریف بن جعفر بن شریف رکھنا، اللہ اس سے اپنے دین کی تبلیغ کرائے گا۔ وہ ہمارے دوستوں میں سے ہوگا۔ میں نے عرض کیا، فرزندِ رسولؐ! ابراہیم بن اسماعیل جرجانی آپؑ کا شیعہ ہے اور آپؑ کے دوستوں میں بہت مشہور ہے وہ اپنے مال میں سے تقریباً ایک لاکھ درہم سالانہ نکالتا ہے اور آپؑ کے دوستوں میں تقسیم کر دیتا ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

آپؑ نے فرمایا کہ اللہ کا شکر ہے کہ ابواسحاق ابراہیم بن اسماعیل ہمارے شیعوں کے ساتھ بہتر سلوک کرتا ہے، اللہ اس کے گناہوں کو معاف فرمائے، اور اس کو ایک فرزند عطا کرے جو حق کا قائل ہو، اس سے کہہ دینا کہ (امام) حسن عسکری بن علی نقی نے کہا ہے کہ جب لڑکا تولد ہو تو اس کا نام احمد رکھنا۔ اس کے بعد میں سرمن رائے سے رخصت ہوا، فریضۂ حج ادا کیا اور صحیح وسلامت جیسا کہ آپؑ نے فرمایا تھا روزِ جمعہ ۳ ربیع الآخر دوپہر سے پہلے جرجان پہنچا، میرے دوست احباب مجھے مبارک دینے کے لیے آئے۔ میں نے ان سے کہا کہ امام حسن عسکری علیہ السّلام نے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ آج سہ پہر یہاں تشریف لائیں گے، لہٰذا جو بھی مسائل تمہیں پوچھنا ہوں اس کی تیاری کرلو۔ تمام حضرات ظہرین کی نمازیں پڑھ کر میرے گھر میں جمع ہو ہی رہے تھے کہ خدا کی قسم ابومحمد امام حسن عسکری علیہ السّلام تشریف لائے، میرے مکان میں داخل ہوئے جہاں سب لوگ جمع تھے۔ آپؑ نے آتے ہی ابتدائیہ سلام کیا۔ ہم سب لوگوں نے آپؑ کا استقبال کیا، آپؑ کے ہاتھوں کو بوسے دیئے، آپؑ نے فرمایا، کہ میں نے جعفر بن شریف سے وعدہ کیا تھا کہ آج دن کے آخری حصّے میں آکر تم لوگوں سے ملوں گا۔ اس لیے میں نمازِ ظہرین سرمن رائے میں پڑھ کر چلا ہوں اور اب پہنچا ہوں، تاکہ ایفائے عہد ہو جائے، اب اپنے اپنے مسائل اور ضروریات میرے سامنے بیان کرو۔ چنانچہ سب سے پہلے نصر بن جابر نے اپنی حاجت پیش کی اور عرض کیا، فرزندِ رسولؐ! ایک ماہ کا عرصہ ہوا ہے کہ میرے لڑکے کی آنکھیں بے نور ہوگئیں، آپؑ اللہ سے دعا فرمائیں کہ اس کی آنکھوں کی بصارت لوٹ آئے۔ آپؑ نے

Presented by www.ziaraat.com

فرمایا، اسے یہاں لے آؤ۔ وہ آیا تو آپؑ نے اس کی آنکھوں پر اپنا ہاتھ پھیرا تو اس کی بصارت لوٹ آئی۔ اس کے بعد تمام لوگوں نے یکے بعد دیگرے اپنے اپنے مسائل و حوائج پیش کیے، آپؑ نے سب کی حاجب برآری کی، ان لوگوں کے لیے دعائے خیر فرمائی اور اسی دن واپس چلے گئے۔ (مختار الخرائج والجرائح ص ۲۱۴)

کنویں کا پانی اوپر آگیا

(5)...... محمد بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ابومحمد امام حسن عسکری علیہ السّلام ابھی بہت کمسن تھے کہ کنویں میں گر گئے اور آپؑ کے پدر بزرگوار امام علی نقی علیہ السّلام نماز میں مشغول تھے، عورتیں چیخنے چلانے لگیں، آپؑ نے سلام پڑھ کر نماز ختم کی تو فرمایا تم سب پریشان نہ ہو یہ کہہ کر آپؑ کنویں کے پاس گئے اور دیکھا تو کنویں کا پانی اوپر تک بلند ہو گیا تھا، اور امام حسن عسکری علیہ السّلام پانی کے اوپر کھیل رہے تھے (اسی طرح کا واقعہ امام باقرؑ کا بھی ہوا)

عسکریینؑ کے روضے کی کرامت

(6)...... آپ علیہ السلام کے معجزات میں سے یہ بھی ہے کہ سر من رائے میں خلفائے بنی عباس کی قبروں پر چمگادڑوں اور چڑیوں کی بہت بے شمار بیٹیں ہوتی ہیں جنھیں روزانہ صاف کیا جاتا اور دوسرے دن پھر چڑیوں کی بیٹوں سے قبریں مملو ہو جاتی مگر امام علی نقی علیہ السلام اور امام حسن عسکری علیہما السّلام کے روضے کے قبے یا اُن کے آبائے کرام کے روضوں کے قبوں پر چڑیوں کی ایک بیٹ بھی نظر نہ آئے گی اس کا

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

مطلب یہ ہے کہ ان جانوروں اور چڑیوں کو بھی ان حضرات کی عظمت وجلالت کا علم از روئے الہام ہے۔ (مختار الخرائج والجرائح ص ۲۱۵،۲۱۶)

امام حسن عسکریؑ اور درندے

(7)......روایت ہے کہ ابو محمد امام حسن عسکری علیہ السّلام ایک مرتبہ ایک شخص کی قید میں دے دیئے گئے۔ اُس کی عورت نے اُس سے کہا: ارے خدا سے ڈر! تجھے معلوم نہیں کہ تیرے گھر میں کون مقید ہے یہ ایک مرد صالح اور بڑا عبادت گزار ہے مجھے ڈر ہے کہ اس کی وجہ سے کہیں تجھ پر عذاب نازل نہ ہو جائے۔ اُس نے کہا تو یہ کہتی ہے میں تو ان کو درندوں کے حوالے کرنے والا ہوں۔ اس کے بعد اُس نے حاکم سے اجازت لے کر امام حسن عسکری علیہ السّلام کو درندوں کے کٹہرے میں ڈال دیا اور جب پورا یقین ہو گیا کہ اب درندے انھیں کھا چکے ہوں گے وہ انھیں دیکھنے کے لیے گیا اور دوسرے تماش بین لوگ بھی دیکھنے کے لیے پہنچے تو دیکھا کہ امام حسن عسکری علیہ السّلام نماز پڑھ رہے ہیں اور تمام درندے آپؑ کو حلقے میں لیے ہوئے آپؑ کی زیارت میں مصروف اور اطاعت میں سرنگوں ہیں اس لیے مجبوراً حکم دیا گیا کہ آپؑ کو اس کٹہرے سے نکالا جائے کیونکہ اس میں بھی آپؑ کی فضیلت تھی۔ (کافی جلد ا ص ۵۱۳، مختار الخرائج)

زمین سے حسب ضرورت سونا، چاندی برآمد

(8)......ابو ہاشم سے روایت ہے کہ ایک دن ابو محمد امام حسن عسکری اپنی سواری پر

Presented by www.ziaraat.com

سوار ہو کر صحرا کی طرف تشریف لے جا رہے تھے میں بھی اپنی سواری پر سوار ہو کر آپؑ کے ساتھ ہو گیا۔ آپؑ آگے چل رہے تھے اور میں آپؑ کے پیچھے پیچھے تھا مگر یہ سوچ رہا تھا کہ مجھ پر قرض ہے جس کی ادائیگی کی بظاہر کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ اتنے میں آپؑ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا' فکر نہ کرو تمہارا قرض اللہ تعالیٰ ہی ادا کرے گا۔ یہ کہہ کر آپؑ زینِ فرس سے ذرا جھکے اور اپنے تازیانے سے زمین پر ایک خط لگایا اور مجھ سے فرمایا: اے ابو ہاشم! نیچے اترو اور اس خط کے درمیان جو کچھ ہے وہ لے لو اور دیکھو اس بات کو کسی پر ظاہر نہ کرنا۔ میں نیچے اترا اور دیکھا تو وہاں سونے کا ایک ڈلا تھا میں نے اسے اُٹھا کر جیب میں رکھ لیا' اور اب پھر سوچنے لگا کہ اگر اس سے پورا قرض ادا ہو گیا تو خیر' ورنہ اپنے قرض خواہ کو کسی نہ کسی طرح راضی کرنا پڑے گا اس کے علاوہ اب سردی کا موسم آ رہا ہے اس میں گرم کپڑوں کی ضرورت ہو گی مجھے ان اخراجات کو بھی دیکھنا ہے۔ میں یہ سوچ ہی رہا تھا کہ آپؑ پھر میری طرف متوجہ ہوئے' اس کے بعد جھک کر اپنے تازیانے سے زمین پر ایک خط کھینچا اور فرمایا' اے ابو ہاشم! اپنی سواری سے اترو اور اسے بھی لے لو' مگر کسی سے نہ کہنا' اسے پوشیدہ رکھنا۔ میں سواری سے اترا اور دیکھا تو ایک ڈلا چاندی کا نظر آیا میں نے اُسے اُٹھا کر اپنی دوسری جیب میں رکھ لیا پھر ہم کچھ دور مزید آگے جا کر واپس ہوئے آپؑ اپنے گھر تشریف لے گئے اور میں اپنے گھر واپس آ گیا۔ گھر پہنچ کر میں نے اپنے قرض کا حساب لگایا کہ کتنا ہے' پھر سونے کے ڈلے کو وزن کر کے اُس کی قیمت کا اندازہ لگایا تو وہ بالکل قرض کی رقم کے برابر تھی نہ کم تھی اور نہ زیادہ اس کے بعد میں نے دیکھا کہ موسمِ سرما گزارنے

Presented by www.ziaraat.com

کے لیے ہمیں کیا کیا سامان لینا ضروری ہے جس میں اسراف اور فضول خرچی بھی نہ ہو اور کمی بھی نہ رہے اس پر کتنی رقم خرچ ہو گی پھر میں نے چاندی کے ڈلے کو وزن کر کے اُس کی قیمت کا اندازہ لگایا' تو دونوں رقم برابر ہی نکلیں' نہ چاندی کی رقم زیادہ تھی اور نہ اخراجات و مصارف کی رقم زیادہ تھی۔(مختار الخرائج والجرائح)

قلم کاغذ پر لکھتا گیا

(9)......ابو ہاشم سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں ابو محمد امام حسن عسکری علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہوا اُس وقت آپؑ کچھ تحریر فرما رہے تھے کہ اتنے میں نماز کا وقت آ گیا' آپؑ نے اپنے ہاتھ سے قلم کاغذ پر رکھا اور نماز پڑھنے کے لیے اُٹھ کر چلے گئے مگر میں نے نظر اُٹھائی تو دیکھا کہ آپؑ کا قلم خود بخود کاغذ پر چل رہا ہے اور لکھتا جا رہا ہے یہاں تک کہ اُس نے تحریر کو آخر تک پہنچا دیا یہ دیکھ کر میں سجدے میں گر پڑا جب آپؑ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے اور واپس ہوئے تو قلم کو اپنے ہاتھ میں لے لیا اور لوگوں کو اذنِ باریابی دیا۔(عیون المعجزات)

(10)......حسن بن حمدان کہتا ہے ابوالحسن کرخی سے روایت ہے کہ میرا باپ کرخ میں بزار کا کام کرتا تھا ایک مرتبہ اُس نے کپڑے کا ایک گٹھہ سر من رائے لے جانے کے لیے مجھے دیا جب میں وہاں پہنچا تو ایک خادم میرے پاس آیا اور اُس نے میرا اور میرے باپ کا نام لے کر مجھے آواز دی۔اور کہا چلو تمھارے آقا نے تمھیں بلایا ہے۔میں نے کہا' میرا آقا کون ہے جس کے پاس میں جاؤں؟ اُس نے کہا: میرا کام پیغام پہنچانا تھا' اب عمل کرنا یا نہ کرنا آپ کا کام ہے۔یہ سن کر میں اس کے پیچھے پیچھے

Presented by www.ziaraat.com

چل دیا وہ مجھے ایک ایسے عالی شان محل میں لے گیا کہ جس کے جنت ہونے میں مجھے کوئی شک نہیں ہوا وہاں میں نے دیکھا کہ ایک صاحب سبز فرش پر بیٹھے ہوئے ہیں جن کے چہرے کے نور سے آنکھیں خیرہ ہونے لگیں۔ جب میں اُن کے پاس پہنچا تو اُنھوں نے مجھ سے فرمایا' وہ کپڑے کا گٹھہ تم لائے ہو اس میں دو چادریں ہیں ایک فلاں جگہ کی بنی ہوئی ہے اور دوسری فلاں جگہ کی اور یہ فلاں کے اسباب تجارت میں سے ہے ان میں سے ہر چادر میں ایک رقعہ رکھا ہوا ہے جس پر اس چادر کی قیمت اور اس پر نفع کی رقم بھی لکھی ہوئی ہے چنانچہ ان میں سے ایک کی اصل قیمت تیئیس دینار اور نفع دو دینار مرقوم ہے دوسری کی اصل قیمت تیرہ دینار اور نفع دو دینار مرقوم ہے جاؤ اور وہ دونوں چادریں لے کر آؤ۔ اُس شخص کا بیان ہے کہ میں وہ دونوں چادریں لے کر آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؑ کے سامنے رکھ دیں۔ آپؑ نے مجھ سے فرمایا بیٹھ جاؤ۔ میں بیٹھ گیا مگر آپؑ کے رُعب و جلال کی وجہ سے ہمت نہ ہوئی کہ نظر اُٹھا کر آپؑ کی طرف دیکھوں۔ اُس کا بیان ہے کہ پھر آپؑ نے فرش کے ایک طرف ہاتھ بڑھایا' حالانکہ وہاں کچھ بھی نہ تھا اور ایک مٹھی اُٹھا کر فرمایا' لو یہ تمھاری دونوں چادروں کی قیمت منافع کے ساتھ ہے۔ وہ قیمت لے کر میں باہر نکلا اور دروازے پر آ کر رقم شمار کی تو واقعاً اصل قیمت مع نفع پوری تھی نہ کم تھی اور نہ زیادہ میرے والد کی تحریر کے بالکل مطابق تھی۔

قید خانہ میں آپؑ پابند نہ تھے

(11)......ابو نجف مصری سے روایت ہے اور اس نے اس حدیث کو اپنے رجال کے

Presented by www.ziaraat.com

ذریعے بیان کیا کہ ابو یعقوب اسحاق کا بیان ہے کہ ابو محمد امام حسن عسکریؑ جس وقت قید خانے میں مقید تھے' آپؑ اپنے اصحاب اور اپنے شیعوں کے پاس آدمی بھیج دیا کرتے تھے کہ فلاں رات کو عشاء کے وقت فلاں بن فلاں کے گھر فلاں مقام پر آ جانا' تم ہمیں وہاں موجود پاؤ گے۔ حالانکہ قید خانے کے پہرے دار آنِ واحد کے لیے بھی قید خانے کے دروازہ سے جدا نہیں ہوتے تھے نہ دن میں اور نہ رات میں۔ چنانچہ ہر پانچویں دن تمام پہرے دار معزول کر کے دوسرے پہرے دار متعیّن کیے جاتے اور انھیں سخت تاکید کی جاتی کہ قید خانے کے دروازے سے ہرگز جدا نہ ہونا۔ دوسری طرف آپؑ کے اصحاب معینہ مقام پر پہنچ جاتے اور آپؑ وہاں پر حسب وعدہ تشریف لے جاتے سب لوگ اپنی اپنی حاجتیں آپؑ کے سامنے پیش کرتے اور آپؑ ہر ایک کی حیثیت اور منزلت کے مطابق اُن کی حاجت پوری فرماتے پھر وہ لوگ اپنے اپنے گھروں کو واپس چلے جاتے اور آپؑ قید خانے میں آ جاتے۔ (عیون المعجزات)

سرکش گھوڑا ابھی رام ہو گیا

(12)......احمد بن حارث قزوینی کا بیان ہے کہ میں اپنے والد کے ساتھ سر من رائے میں رہتا تھا وہاں میرے والد ابو محمد امام حسن عسکریؑ کے اصطبل میں نعل بند تھے۔ مستعین کے پاس ایک خچر تھا جس کے قد کی بلندی اور خوبصورتی میں کوئی اس کا مثل نہ تھا مگر نہ تو اپنی پشت پر زین کسنے دیتا تھا اور نہ منہ میں لگام لگانے دیتا تھا تمام گھوڑوں اور خچروں کو سدھانے والے جمع ہو گئے سب نے اپنی اپنی تدبیر کی مگر کوئی بھی اُس کی پشت پر سواری نہ کر سکا۔ مستعین کے بعض مصاحبوں نے کہا' آپ اپنا آدمی بھیج کر امام

حسنؑ عسکری بن علی نقی علیہ السلام کو کیوں نہیں بلا لیتے کیونکہ یا تو وہ اس پر سوار ہو جائیں گے ورنہ یہ خچر اُن کا کام تمام کر دے گا۔ مستعین نے آدمی بھیج کر ابو محمد حسن عسکری علیہ السلام کو بلوایا' اور میرے والد بھی آپؑ کے ساتھ مستعین کے پاس گئے۔ جب آپؑ مستعین کے گھر میں داخل ہوئے تو دیکھا' کہ گھر کے صحن میں وہ خچر کھڑا ہوا ہے آپؑ نے اپنا ہاتھ اس خچر کی پشت پر رکھا اور ہاتھ رکھتے ہی خچر کو پسینہ آ گیا آپؑ آگے بڑھے اور مستعین کے پاس پہنچے۔ اس نے آپؑ کو خوش آمدید کہا اور کہا ذرا آپؑ اس خچر کے منہ میں لگام لگا دیں۔ آپؑ نے میرے والد سے فرمایا' جاؤ اس کو لگام لگا دو۔ مستعین نے کہا' نہیں' بلکہ میں چاہتا ہوں کہ آپؑ ہی لگام لگائیں۔ آپؑ نے فرمایا اچھا اگر تم یہی چاہتے ہو تو اس کو لگام لگائے دیتا ہوں۔ یہ کہہ کر آپؑ اُٹھے اپنی چادر ایک طرف رکھی اور بڑھ کر اُس خچر کے منہ میں لگام لگا دی' اور واپس آ کر اپنی جگہ بیٹھ گئے۔ مستعین نے کہا' ذرا اس کی پشت پر زین بھی تو کس دیں۔ آپؑ نے میرے والد سے فرمایا' جاؤ' اس پر زین کس دو۔ مستعین نے کہا' نہیں زین بھی آپؑ ہی کس دیں تو بہتر ہوگا۔ آپؑ پھر اٹھے اور اُس پر زین کس کر پلٹ آئے۔ مستعین نے کہا' کیا آپؑ اس پر سوار بھی ہو سکتے ہیں؟ آپؑ نے فرمایا' کیوں نہیں۔ یہ کہہ کر آپؑ بڑھے' اور خچر بھی چپ چاپ کھڑا رہا آپؑ بلا زحمت اس پر سوار ہو گئے اُس کو ڈلکی چال پر ڈالا تو وہ بہترین رفتار سے چلنے لگا پھر آپؑ اتر کر واپس آ گئے۔ مستعین نے کہا' اس پر آپؑ کو امیر المومنین نے بٹھایا۔ ابو محمد حسن عسکریؑ نے میرے والد سے فرمایا' جاؤ اس خچر کی لگام پکڑو اور لے چلو۔ وہ اُس کی لگام پکڑ کر لے آئے۔ (مناقب جلد ۴ ص ۴۲۸)

Presented by www.ziaraat.com

باب چہاردہم

امام مہدیؑ کے معجزات

ولادت امام مہدیؑ

(1)......حکیمہ خاتون سے مروی ہے کہ ایک دن میں ابو محمدؑ کے پاس گئی، آپؑ نے فرمایا: پھوپھی آج رات میرے ہاں بسر کرنا، اس رات خلف عنقریب ظاہر ہوں گے، میں نے کہا: کس سے پیدا ہوں گے؟ آپؑ نے فرمایا: نرجس سے پیدا ہوں گے، میں نے کہا: میں تو نرجس میں حمل کے آثار نہیں دیکھتی، آپؑ نے فرمایا" پھوپھی، اس کی مثال مادر موسیٰؑ کی مانند ہے، اس کا حمل ولادت کے وقت ظاہر ہوا تھا، میں اس گھر میں سو گئی جس میں نرجس موجود تھی، نصف رات کو میں نے نماز شب ادا کی، دل میں کہا، فجر ہونے کے قریب ہے اور ابھی تک قائم (عجل اللہ فرجہ) ابو محمدؑ کے فرمان کے مطابق پیدا نہ ہوئے، آپؑ نے آواز دی (پھوپھی) جلدی نہ کرو، میں شرمسار ہو کر واپس لوٹی (اسی اثناء میں) مجھے نرجس ملی جو کانپ رہی تھی میں نے انہیں سینہ سے لگا لیا، ان پر قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ اور آیۃ الکرسی کی تلاوت کی، خلف امامؑ نے ماں کے شکم سے جواب دیا، میری طرح تلاوت کرتے تھے اور گھر میں نور پھیل گیا، میں نے دیکھا کہ خلف ماں کے نیچے قبلہ رو اور اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدے میں پڑے ہوئے ہیں، میں نے آپ کو اٹھا لیا، ابو محمدؑ نے حجرہ سے آواز دی" پھوپھی میرے بیٹے کو میرے پاس لاؤ" میں لے گئی، آپؑ نے اپنی زبان ان

Presented by www.ziaraat.com

کے منہ میں دیدی اور اپنے زانو پر بٹھایا اور فرمایا "اللہ تعالیٰ کے حکم سے بولیئے" آپ نے فرمایا: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ "وَنُرِیْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِی الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِیْنَ وَنُمَکِّنَ لَهُمْ فِی الْاَرْضِ وَنُرِیَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا کَانُوْا یَحْذَرُوْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰى وَعَلِیٍّ الْمُرْتَضٰى وَفَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ وَعَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَمُوْسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَعَلِیِّ بْنِ مُوْسٰى وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ وَعَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ اَبِیْ" حکیمہ خاتون کا بیان ہے کہ ہمیں سبز پرندوں نے گھیر لیا، ابو محمدؑ نے ایک پرندے کی طرف دیکھا اسے بلایا اور فرمایا "اس کی حفاظت کرنا جب تک اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا حکم نہ آجائے "فَاِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ" میں نے ابو محمدؑ کی خدمت میں عرض کیا، یہ پرندے کیسے ہیں؟ آپ نے فرمایا: یہ جبرائیلؑ ہیں باقی رحمت کے فرشتے ہیں، "پھر فرمایا" پھوپھی اس کو اس کی ماںؑ کے پاس لے جاؤ تا کہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں، غم نہ کرو، تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ حق ہے اور اکثر لوگ نہیں جانتے، میں آپؑ کو ان کی ماں کے پاس واپس لے گئی، حکیمہ خاتون کا بیان ہے

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

ایسا صاف اور لطیف بچہ میں نے کوئی نہیں دیکھا، آپؑ کی داہنی کلائی پر یہ آیت تحریر
تھی۔ "جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا"
(2)......نسیم ماریہ کہتی ہیں کہ جب صاحب الزمانؑ ماں کے شکم سے باہر تشریف
لائے تو گھٹنوں کے بل زمین پر گر پڑے، دونوں سبابہ انگلیوں کو آسمان کی طرف بلند
کیا، چھینک لی اور فرمایا "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ غَيْرَ مُسْتَنْكِفٍ وَّلَا مُسْتَكْبِرٍ
وَّلَا مُسْتَحْسِرٍ"

خاتم اوصیاء

(3)......نصر خادم کہتا ہے کہ میں صاحب الزمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر
ہوا، آپؑ جھولے میں لیٹے ہوئے تھے، آپؑ نے فرمایا: مجھے پہچانتے ہو؟" میں نے
عرض کیا" آپؑ میرے آقا اور میرے آقا کے فرزند ہیں۔" آپؑ نے فرمایا، میں یہ
نہیں پوچھتا" میں نے عرض کیا،" پھر وضاحت فرمایئے فرمایا" اَنَا خَاتَمُ
الْاَوْصِيَاءِ" میں خاتم الاوصیاء ہوں" میرے ذریعے اللہ تعالیٰ میرے اہل اور
میرے شیعوں سے تکلیف دور کرے گا۔

جنت کے حق دار

(4)......مفوضہ عقیدہ کے لوگوں نے کامل بن ابراہیم مدنی کو امام حسن عسکری علیہ
السلام کی خدمت میں بھیجا، اس نے کہا، میں نے دل میں سوچا کہ جب آپؑ کی

Presented by www.ziaraat.com

خدمت میں حاضر ہوں گا تو آپؑ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کروں گا، جو آپؑ سے روایت کی گئی ہے: ''جنت میں وہی شخص داخل ہوگا جو میری معرفت رکھتا ہوگا'' میں ایک دروازے پر بیٹھ گیا، جس کا پردہ لٹکا ہوا تھا اور ہوا چل پڑی اس نے پردے کا ایک حصہ کھول دیا، اچانک ایک جوان نمودار ہوا جو چاند کا ٹکڑا تھا، جس کی عمر چار سال کی تھی، اس نے مجھ سے فرمایا: ''اے کامل بن ابراہیم!'' یہ سن کر میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے مجھے یہ خیال ہوا کہ میں خدمت میں عرض کروں ''لَبَّيْكَ يَا سَيِّدِيْ'' آپؑ نے فرمایا: تم اس غرض کے لیے آئے ہو کہ اللہ کے ولی سے سوال کرو کہ جنت میں وہی شخص داخل ہوگا، جو آپؑ (امامؑ) کی معرفت رکھتا ہوگا'' میں نے عرض کیا'' خدا کی قسم ایسا ہی ہے،'' آپؑ نے فرمایا'' یقیناً خدا کی قسم جنت میں وہ لوگ ضرور داخل ہوں گے جنہیں حقیہ کہا جاتا ہے تم مفوضہ کی بات چیت کے بارے میں سوال کرنے آئے ہو کہ ہم وہ بات کرتے ہیں جو ہمارے دل میں پیدا ہوتی ہے، وہ لوگ جھوٹے ہیں، ہمارے دل اللہ عزوجل کی مشیت کی طرف ہیں جو وہ چاہتا ہے وہی ہم چاہتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''وَمَا تَشَاۗءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ اللّٰهُ'' ''تم صرف وہی چاہتے ہو جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے''۔

سرداب اور امام مہدیؑ

(5)......رشیق مردانی سے مروی ہے کہ خلیفہ معتضد نے ہمارے پاس قاصد بھیجا اور ہمیں حکم دیا کہ ہم سوار ہو جائیں، ہم تین آدمی تھے اور امام حسن عسکری بن علی نقی کے

Presented by www.ziaraat.com

گھر چلے جائیں جن کا انتقال ہو گیا ہے، جو شخص بھی آپؑ کے گھر میں ملے اس کا سر قلم کر کے اس کے حوالے کر دیں حسب حکم ہم سوار ہو کر آپؑ کے گھر پہنچے، گھر کیا تھا جنت کا نمونہ تھا، پردہ اٹھا کر اندر چلے گئے گھر میں سرداب تھا، ہم اس کے اندر چلے گئے، وہاں ایک سمندر تھا، اس کے انتہائی کونے میں ایک چٹائی تھی، ہمیں یقین ہے کہ وہ پانی پر موجود تھی، اس پر ایک آدمی تشریف فرما تھے، از روئے شکل تمام لوگوں سے زیادہ خوبصورت تھے اور وہ کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے اس نے نہ ہماری طرف اور نہ ہی ہمارے اسباب کی طرف کوئی توجہ کی پھر احمد بن عبداللہ آگے بڑھا اور پانی میں ڈوب گیا اور وہ لگاتار غوطے کھاتا رہا میں نے اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا اس نے میرا ہاتھ پکڑا اور اسے کھینچ کر باہر نکالا وہ ایک گھنٹہ تک بیہوش رہا پھر میرے دوسرے ساتھی نے پہلے کی طرح ہی کیا اس کا بھی وہی حشر ہوا، میں حیران و ششدر رہ گیا، میں نے صاحب خانہ سے کہا میں اللہ تعالیٰ اور آپؑ سے معافی مانگتا ہوں اور اس بات سے اللہ تعالیٰ سے توبہ کرتا ہوں اس نے میری بات پر کوئی توجہ نہ دی وہ وہاں سے نکل کر چل کر معتضد کے پاس آ گیا اور اسے تمام حالات سے آگاہ کیا، اس نے کہا: ان باتوں کو پوشیدہ رکھو ورنہ تمہاری گردنیں اڑا دوں گا۔

(6)......ابراہیم بن محمد بن مہران کا بیان ہے کہ میں امام حسن عسکریؑ کی شہادت کے بعد میں شک میں مبتلا ہو گیا میرے باپ کے پاس کافی مال جمع ہو گیا تھا آپ نے مال کو اٹھایا اور کشتی پر سوار ہو گئے، میں بھی ساتھ تھا ان کی اچانک طبیعت خراب ہو گئی تو مجھ سے کہا مجھے موت آنے والی ہے اور میں اس مال کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا

Presented by www.ziaraat.com

خوف کرنا اور مجھے وصیت کی اور انتقال کر گئے میں نے کہا میرے باپ نے کوئی واضح وصیت نہیں کی اس لیے میں اس مال کو عراق لے جاتا ہوں اور اس بارے میں کسی کو خبر نہیں دوں گا اگر کوئی واضح علامت معلوم ہوگئی تو اس کو مال دے دوں گا ورنہ خود خرچ کروں گا میں عراق کی طرف روانہ ہوا اور شط پر ڈیرہ جمالیا کئی دن وہاں مقیم رہا اچانک میرے پاس ایک قاصد خط لایا، اے ابن محمد! تیرے پاس فلاں فلاں مال ہے اور اس میں تمام مال مفصل طور پر تحریر تھا، میں نے مال قاصد کے سپرد کیا میں کئی دن وہاں رہا لیکن میرے پاس کوئی شخص بھی نہ آیا، میں مغموم ہوگیا تو مجھے ایک خط موصول ہوا'' کہ ہم نے تجھے تیرے باپ کا قائم مقام کیا ہے، اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کر

(7)......ابو عقیل بن عیسیٰ بن نصر ان بن علی بن زیاد ضمیری سے مروی ہے کہ آپ نے امامؑ کی خدمت میں لکھا اور کفن حاصل کرنے کی درخواست کی تو اسے جواب موصول ہوا کہ تمہیں کفن کی ۸۰ سالؒ کی عمر میں ضرورت ہوگی یہ شخص سن ۸۰ میں مر گیا اس کی موت سے پہلے آپؑ نے ان کے پاس کفن بھیج دیا۔

(8)......علی بن محمد سے روایت ہے کہ مجھے امام مہدیؑ کی جانب سے خط موصول ہوا جس میں مقابر قریش کی (کاظمین کی) زیارت کرنے سے منع کیا تھا، کچھ ماہ کے بعد شیعوں نے زیارت کی تو وزیر نا قطانی نے انہیں بلوا کر ڈانٹا اور اپنے خادم سے کہا کہ فرات اور برسین کے پاس چلے جاؤ اور ان سے کہو کہ مقابر قریش کی زیارت نہ کرو، خلیفہ نے حکم دیا ہے کہ جو شخص زیارت کرے اسے گرفتار کر لیا جائے۔

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

چھینک کا فائدہ

(9)......امام حسن عسکری علیہ السلام کی خادمہ نسیم کا بیان ہے کہ میں صاحب الزمانؑ کی خدمت میں آپؑ کی ولادت کے دس دن بعد حاضر ہوئی تو مجھے آپؑ کے پاس چھینک آ گئی آپؑ نے میرے حق میں فرمایا "یَرْحَمُکَ اللّٰہُ" اس بات سے میں خوش ہوگئی، پھر فرمایا؛ چھینک کے متعلق میں تمہیں بشارت دیتا ہوں کہ اس سے تین سال تک موت سے امان ہوتی ہے۔

(10)......حکیمہ خاتون کا بیان ہے کہ میں نرجسؑ کی زچگی کے چالیس دن بعد امام ابو محمدؑ کی خدمت میں حاضر ہوئی کیا دیکھتی ہوں کہ صاحب الزمانؑ گھر میں چل پھر رہے ہیں اور گفتگو فرما رہے ہیں میں نے آپؑ کی گفتگو سے زیادہ خوبصورت گفتگو کسی کی نہیں سنی، مجھے اس پر تعجب ہوا یہ دیکھ کر ابو محمدؑ مسکرا دیئے اور فرمایا "اِنَّا مَعَاشِرَ الْاَئِمَّۃُ مَا نَشَاءُ وَفِیْ کُلِّ جُمْعَۃٍ کَمَا نَشَاءُ غَیْرَ فِی السَّعَۃِ" "ہم گروہ آئمہ ہر جمعہ میں اس قدر بڑھتے ہیں جس قدر لوگ سال میں بڑھتے ہیں" (دوسرے موقعہ پر) میں نے ابو محمدؑ سے صاحب الزمانؑ کے بارے میں پوچھا کہ وہ کہاں گئے ہیں؟ تو آپؑ نے فرمایا "ہم نے اس ذات کے سپرد کیا جس کے سپرد موسیٰؑ کی ماں نے اپنے فرزند کو کیا تھا۔

(11)......یوسف بن جعفر سے مروی ہے کہ میں نے ۳۰۶ھ میں حج ادا کیا، پھر تین سال مکہ کی مجاورت کی، پھر شام کی طرف واپس روانہ ہوا تو راستے میں فجر کی نماز قضا

Presented by www.ziaraat.com

ہوگئی میں محمل سے اتر (نماز کے لیے تیار ہوا) تو میں نے چار آدمیوں کو محمل پر سوار دیکھا اور تعجب کرنے لگا ان سے ایک نے مجھ سے کہا: کیوں تعجب کرتے ہو؟ تم نے نماز چھوڑ دی ہے؟ میں نے کہا آپؑ کو اس کا کیسے علم ہوا؟ اس نے فرمایا: کیا تم پسند کرتے ہو کہ زمانے کے صاحبؑ الزمان کو دیکھو؛ میں نے کہا" ہاں: تو اس نے چار میں سے ایک آدمی کی طرف اشارہ کیا، میں نے کہا" دلائل اور علامات تو پائے جاتے ہیں" اس نے کہا" دو باتوں میں سے کون سی بات پسند کرتے ہو؟ اس محمل اور اس کی متعلقہ چیزوں کو آسمان کی طرف جاتا ہوا دیکھنا پسند کرتے ہو؟ یا صرف محمل کو دیکھنا میں نے کہا" ان میں سے جو بات بھی ہو جائے وہ میرے لیے دلیل ہوگی میں نے محمل اور اس کی متعلقہ چیزوں کو آسمان کی طرف بلند ہوتے ہوئے دیکھا۔

عمر ۸۰ سال ہوگی

(12)......شیخ مفیدؒ نے ابوعبداللہ صفوانی سے روایت کی ہے کہ میں نے قاسم بن علاء کو دیکھا اور اس کی عمر سترہ سال کی ہو چکی تھی، اسی (۸۰) سال اس نے آنکھوں کی سلامتی کے ساتھ گزارے تھے اور میری اس سے ملاقات سامرہ میں ہوگئی، میں نے اس کے ساتھ اسوقت حج کیا، جب اس کی عمر اسی (۸۰) سال سے زائد ہوگئی تھی اور اس کی وفات سے سات دن پہلے اس کی دونوں آنکھیں ٹھیک ہوگئی تھیں، ، ں کا قصہ یوں ہے کہ میں مدینہ میں موجود تھا کھانا کھا رہا تھا کہ اسی اثناء میں دربان نے آکر بشارت دی کہ عراق فتح ہوگیا، اس کے سوا کچھ نہ کہا، قاسم سجدہ میں گر پڑا، پھر ایک بوڑھا فقیر اندر آیا، جس سے شیوخ کے آثار نمایاں تھے، اس نے مصری جبہ، فحاملی

www.ziaraat.com Sobeer-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

جوتا اور شانے پر تھیلا رکھا ہوا تھا، قاسم نے کھڑے ہو کر اسے گلے لگایا اس بوڑھے نے تھیلا رکھ دیا اور تقال اور لوٹا منگوایا اور اپنے ہاتھ کو دھویا پھر قاسم نے اسے اپنے پہلو میں بٹھایا، ہم نے کھانا کھا کر ہاتھوں کو دھویا پھر وہ شخص کھڑا ہوا اور ایک خط نکال کر قاسم کو دیا، قاسم نے وہ خط لے کر اسے بوسہ دیا اور اپنے منشی کے حوالے کیا، ابو عبداللہ بن ابو سلمہ نے کہا (ذرا اسے پڑھ کر سنایئے) آپ نے مہر توڑ کر خط کو پڑھا اور خوب روئے اور کہا" اے ابو عبداللہ ایک ایسی چیز وصول ہوئی جو نا گوار ہے شیخ نے مجھے اس خط کے موصول ہونے کے چالیس دن بعد موت سے آگاہ کیا ہے اس خط کے موصول ہونے کے سات دن بعد میں بیمار ہو جاؤں گا، مرنے سے سات دن پہلے میری بینائی واپس آجائے گی اور یہ شخص میرے پاس سات کپڑے لے کر آیا ہے، قاسم نے شیخ سے کہا، میرا دین سالم ہوگا؟ اس نے کہا، تیرا دین سالم ہوگا، پھر شیخ ہنس پڑا قاسم نے کہا کہ مجھے اس عمر کے بعد مزید زندگی کی ضرورت نہیں ہے، پھر آنے والا شخص اٹھ کھڑا ہوا، تھیلے سے چادر، سرخ یمنی جرہ، عمامہ، دو کپڑے اور رومال نکالا، قاسم نے ان چیزوں کو لے لیا اور اس کے پاس پہلے سے امام علی نقی علیہ السلام کی عطا کردہ قمیض موجود تھی، قاسم کا ایک دنیاوی گہرا دوست تھا جس کا نام عبدالرحمن بن بشری تھا، وہ قاسم کے گھر میں آیا، قاسم نے کہا میں اس کو خط سناؤں گا، میں اس کو ہدایت کرنا چاہتا ہوں، لوگوں نے کہا شیعوں کی بڑی تعداد اس خط کے حقائق کی متحمل نہ ہوگی، چہ جائیکہ عبدالرحمن قاسم نے عبدالرحمن کو خط دیا، عبدالرحمن نے خط پڑھا اور قاسم سے کہا" اے ابو محمد! اللہ تعالیٰ سے ڈرو، تم دین میں فاضل آدمی ہو، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

"وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّاذَا تَکْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا" یہ سن کر قاسم نے کہا: "اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ" میرے آقا رسولؐ اللہ کی طرف سے مرتضیٰ ہیں اگر تمہارا ایسا عقیدہ ہے تو چلو اور اس خط میں میرے مرنے کی تاریخ تحریر کردی گئی ہے۔ اگر میں مقررہ تاریخ کے بعد زندہ رہا یا اس سے پہلے مرگیا تو یقین کرنا کہ میں کسی چیز پر بھی قائم نہیں ہوں، اگر میرا انتقال اسی دن ہوا تو اپنی ذات کا خیال کرنا، عبدالرحمن نے تاریخ نوٹ کر لی اور تمام لوگ چلے گئے ساتویں دن قاسم کو بخار ہوگیا اور بیماری نے زور پکڑا، ہم لوگ اس کے پاس جمع تھے، ناگاہ اس نے آنکھوں کو کھولا تو ان سے ماء اللحم کی طرح پانی ٹپکا پھر اس نے اپنے بیٹے کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھا اور کہا "اے حسن! میری طرف آؤ، اے فلاں میری طرف آؤ، ہم نے دیکھا کہ اس کی دونوں آنکھیں ٹھیک ہوگئی تھیں، یہ خبر لوگوں میں پھیل گئی اور سب لوگ اسے دیکھنے لگے بغداد کا قاضی القضاۃ ابوسائب عتبہ بن عبداللہ مسعودی بھی دیکھنے کے لیے آگیا اس نے اندر آکر کہا، "اے ابومحمد! میں اپنے ہاتھ میں کیا دیکھ رہا ہوں اس نے انگوٹھی آگے بڑھائی اور کہا کہ اس پر تین سطریں لکھی ہوئی ہیں لیکن میں ان کو پڑھ نہیں سکتا، اپنے بیٹے کو گھر کے وسط میں دیکھ کر کہا "اے معبود! حسن کو اپنی اطاعت کا انعام عطا فرما اور اپنی نافرمانی سے دور رکھ، یہ فقرہ تین دفعہ کہا اور اپنے ہاتھ سے وصیت تحریر کی کہ میری تمام جاگیریں صاحب الامر کی ملکیت ہیں، اگر تم میں وکالت کی صلاحیت پیدا ہوگئی تو میری فلاں جاگیر میں سے اپنی ضرورت کی خاطر نصف حصہ

Presented by www.ziaraat.com

لے سکتے ہو، باقی تمام جاگیر میرے آقا کی ملکیت ہیں، چالیسویں دن فجر کے وقت قاسم فوت ہوگیا اور عبدالرحمن ننگے پاؤں دوڑتا اور چلاتا ہوا قاسم کے پاس آ گیا اور کہا اے آقا! افسوس ہے کہ لوگوں نے اس بات کو حیران کن خیال کیا، اس سے کہا: چپ رہو، میں وہ چیز دیکھ رہا ہوں جس کو تم نہیں دیکھتے، اور میں دامن تشیع میں منسلک ہو گیا، پہلے عقیدہ سے توبہ کی، تھوڑے عرصہ کے بعد حسن کے پاس صاحب الزماں کا خط موصول ہوا جس میں تحریر تھا " اللہ تعالی نے اپنی اطاعت کا تمہیں انعام عطا کیا اور اپنی نافرمانی سے دور رکھا یہ وہ دعا ہے جو تیرے بارے میں تیرے باپ نے کی تھی۔

ایک واقعہ

(13)......امیہ بن سورہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میرا باپ کوفہ میں شیخ زید تھا اور یہ کہ میں امام حسین علیہ السلام کے مزار کی طرف روانہ ہوا نماز عشاء آخر کے وقت پڑھ کر سو گیا میں نے سورۂ فاتحہ کی تلاوت کی پھر میں نے ایک نوجوان کو دیکھا کہ اس نے مجھ سے پہلے سورہ کو پڑھا اور مجھ سے پہلے ہی ختم کیا، صبح کو باب حائر سے نکل کر فرات کے کنارے پہنچے پھر مجھ سے اس نوجوان نے کہا " کیا کوفہ کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا ہاں پھر میں نے فرات کا راستہ لیا اور نوجوان نے خشکی کا راستہ لیا، ابن سورہ نے کہا کہ مجھے نوجوان کی جدائی پر افسوس ہوا پھر میں اس کے ساتھ ہو گیا ،اس نے مجھ سے فرمایا" آجاؤ ہم تمام کے تمام اصل حصن المنساة پر پہنچ کر سو گئے، جب بیدار ہوئے تو غری (نجف) میں پہاڑ کی خندق پر موجود تھے، اس نے مجھ سے فرمایا" تم تنگ دست اور عیال دار ہو تم ابو طاہر رازی کے پاس جاؤ، وہ تمہارے پاس

Presented by www.ziaraat.com

اس حالت میں آئے گا کہ اس کے ہاتھ پر اشیہ کا خون ہوگا، اس سے کہنا ہوگا کہ فلاں فلاں حلیہ کا نوجوان تم سے کہتا ہے کہ ان کو دیناروں کی تھیلی دیدو جو ادل کے تخت کے نزدیک دفن ہے پھر میں کوفہ میں آ کر اس کے پاس گیا اور میں نے اس کو نوجوان کی بات بتائی، اس نے کہا بسرو چشم قبول ہے، اس کے ہاتھ پر اشیہ کا خون موجود تھا۔

اسی طرح ابو ذر احمد بن محمد بن سورہ نے بیان کیا، آپ ہی محمد بن حسن بن عبید اللہ تمیمی ہیں انہوں نے ذرا اور زیادہ بیان کیا ہے، ہم رات بھر چلتے رہے، پھر مقام سہلہ میں پہنچ گئے، یہاں نوجوان نے فرمایا، یہ میرا گھر ہے، پھر فرمایا تم برزازی کے بیٹے علی بن یحییٰ کے پاس چلے جاؤ اور اس سے کہو کہ تمہیں فلاں علامت کا مال فلاں جگہ سے دیا گیا تھا، میں نے کہا آپؑ کون ہیں؟ آپؑ نے فرمایا "محمدؑ (عجل اللہ فرجہٗ) بن حسن عسکریؑ ہوں میں برزازی کے پاس آ گیا اور دق الباب کیا تو اس نے کہا، تم کون ہو؟ میں نے کہا: ابن سورہ ہوں، پھر میں نے اسے کہتے ہوئے سنا کہ مجھ سے ابن سورہ کو کیا سروکار ہے جب باہر آیا تو میں نے اسے قصہ سنایا، اس نے میرے ساتھ مصافحہ کیا، میرے چہرے پر بوسہ دیا، میرے ہاتھ کو اپنے چہرے پر پھیرا، پھر مجھے اپنے گھر لے گیا، پھر چارپائی کے قریب سے ایک تھیلی نکالی اور ابن سورہ میں بصیرت آ گئی اور اس کے بعد وہ شیعہ ہو گیا، اس سے پہلے زیدی المذہب تھا۔

حجرِ اسود کا نصب کرنا

(14)......ابوالقاسم جعفر بن قولویہ سے مروی ہے کہ میں ۳۳۰ھ میں بغداد پہنچا تو حج کا ارادہ کیا، یہ وہ سال تھا کہ قرامطہ نے خانہ کعبہ میں دوبارہ حجرِ اسود کو نصب کیا تھا،

Presented by www.ziaraat.com

میری یہ خواہش اکثر رہتی تھی کہ کسی ایسے شخص کو دیکھ سکوں جو حجرِ اسود کو نصب کرے گا کتب میں یہ بات تحریر تھی کہ حجرِ اسود کو اپنے مقام پر صرف حجتِ زمانہ رکھ سکتا ہے چنانچہ حجاج کے زمانے میں امام زین العابدین علیہ السلام نے حجرِ اسود کو دوبارہ نصب کیا تھا اور حجرِ اسود قرار پکڑ گیا تھا، میں ایک عسر العلاج بیماری میں مبتلا ہو گیا، جس کی وجہ سے مجھے جان کا خوف ہوا، اس لئے میں حج کو نہ جا سکا، لیکن مجھے معلوم ہوا کہ ابن ہشام جا رہا ہے، میں نے خط لکھا اور اس پر مہر لگائی، میں نے اس میں اپنی عمر کی مدت تحریر کی تھی کہ اس بیماری سے ٹھیک ہو جاؤں گا یا نہیں؟ میں نے ابن ہشام سے کہا کہ یہ خط اس شخص کو دینا جو حجرِ اسود کو اس کی جگہ پر رکھ دے، ابن ہشام نے کہا میں خانہ کعبہ کے اندر داخل ہوا، کعبہ میں لوگوں کا اژدہام تھا، جو شخص بھی حجرِ اسود نصب کرتا وہ اپنی جگہ سے ہٹ جاتا، گندمی رنگ کا ایک خوبصورت چہرہ والا انسان آگے بڑھا، اس نے حجرِ اسود کو لیا اور اس کو اپنی جگہ پر نصب کر دیا حجرِ اسود قرار پکڑ گیا پھر وہ نوجوان کعبہ کے دروازے سے باہر آ گیا، میں اپنی جگہ سے اٹھا اور اس کے پیچھے ہو گیا، لوگوں کو دائیں بائیں ہٹاتا تھا لوگوں کی بھیڑ کی وجہ سے اپنی نگاہ اس سے جدا نہ کرتا تھا کہ کہیں آنکھ سے اوجھل نہ ہو جائیں، آخرکار آپ لوگوں سے الگ ہو گئے، میں آپ کے پیچھے دوڑا، حتٰی کہ ایسی جگہ پر پہنچ گئے کہ میرے اور آپؑ کے سوا کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا، آپؑ ٹھہر گئے اور میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا، تیرے پاس جو چیز ہے وہ مجھے دے دو میں نے خط پیش کر دیا آپؑ نے خط کو ملاحظہ کیے بغیر فرمایا اس سے کہہ دو اس بیماری میں تم پر کوئی خوف نہیں ہے تیس سال کے بعد کوئی چھٹکارا نہ ہوگا'' ابوالقاسم کا بیان ہے کہ

Presented by www.ziaraat.com

ابن ہشام نے آ کر مجھے اس بات سے آگاہ کیا جب تیسواں سال آیا تو ابوالقاسم پر بیماری کا حملہ ہوا تو اس نے سفرِ آخرت کی تیاری شروع کر دیا اپنی قبر تیار کرائی، وصیت تحریر کی اور کہا گیا کہ ڈرتے کیوں ہو؟ ہمیں امید ہے اللہ تعالیٰ تمہارے حال پر مہربانی کرے گا تم ٹھیک ہو جاؤ گے تمہارے بارے میں کوئی خوف والی بات بھی نہیں ہے اس نے کہا: یہ وہ سال ہے جس کے بارے میں مجھے ڈرایا گیا ہے" اسی بیماری میں اس نے اس دنیا سے کوچ کیا اور مر گیا۔

(15)..... علی بن ابراہیم بن ہاشم اپنے باپ سے، وہ عیسیٰ بن مسیح سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن امام حسن عسکری علیہ السلام قید خانے میں ہمارے پاس تشریف لائے اور میں آپؑ کو جانتا تھا مجھ سے فرمایا تیری عمر ۶۵ سال ایک ماہ اور دو دن ہو گئی ہے، میرے پاس اپنی ایک کتاب تھی، جس میں میری تاریخ پیدائش درج تھی، میں نے اس میں دیکھا تو جس طرح امامؑ نے فرمایا تھا ویسے ہی تحریر تھا، پھر فرمایا "کیا تمہارا فرزند ہے؟" میں نے عرض کیا "نہیں" آپؑ نے فرمایا "اے معبود! اسے فرزند عطا کر جو اس کا بازو ہو بہترین بازو فرزند ہوتا ہے اور بطور تمثیل: آپؑ نے یہ شعر پڑھا:

مَنْ کَانَ ذَا عَضُدٍ یُدْرِکْ ظُلَامَتَہٗ
اِنَّ الذَّلِیْلَ الَّذِیْ لَیْسَتْ لَہٗ عَضُدٗ

میں نے عرض کیا، کیا آپ کا فرزند ہے؟ آپؑ نے فرمایا "ہاں خدا کی قسم عنقریب میرا فرزند ہو گا جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا، لیکن اس وقت ظاہر نہیں ہے۔

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

عریضہ کا جواب

(16)......ابو غالب برزازی سے مروی ہے کہ میں نے کوفہ کی ایک عورت سے شادی کی اور اس نے میرے دل میں گھر کر لیا ایک دن ہمارے درمیان تلخ کلامی ہو گئی اور اس نے میرے گھر سے جانا چاہا تو میں نے اسے منع کیا مگر وہ نہ مانی غرو میں اس کے رشتہ دار رہتے تھے، وہ ان کے پاس چلی گئی اس سے میری طبیعت خراب ہو گئی میں نے سفر کی تیاری کی اور بغداد آ گیا اور شیخ ابو القاسم بن روح کے دروازے پر آیا آپ بادشاہ وقت کے خوف سے چھپے ہوئے تھے اس نے مجھ سے کہا کہ تم اس کاغذ پر اپنا نام لکھ دو، آپ کے سامنے کاغذ پڑا ہوا تھا وہ آپ نے میری طرف پھینک دیا اور میں نے اس میں اپنا اور اپنے باپ کا نام تحریر کیا پھر تھوڑی دیر کے بعد ہم نے آپ سے اجازت طلب کی اور سامرہ میں زیارت کی غرض سے آ گئے جب ہم زیارت کر کے بغداد میں شیخ ابو القاسم بن روح کے دروازے پر حاضر ہوئے تو آپ نے وہی کاغذ نکالا جس پر میرا نام تحریر تھا، اس پر باریک قلم سے تحریر تھا برزازی کے متعلق یہ ہے کہ عنقریب اللہ تعالیٰ میاں بیوی کے درمیان صلح کرا دے گا جب میں نے اپنا نام تحریر کیا تھا تو یہ ارادہ کیا تھا کہ آپ کی خدمت میں یہ عرض کروں کہ میری بیوی کی حالت ٹھیک ہو جائے لیکن اس وقت مجھے یہ بات یاد نہیں رہی تھی صرف اپنا نام لکھا تھا اور میرے حسب منشاء جواب آ گیا تھا، حالانکہ ہم نے اس بات کا ذکر نہیں کیا تھا، پھر ہم نے شیخ سے رخصت حاصل کی اور بغداد سے نکل کر کوفہ میں آ گئے میرے آنے کے دن یا دوسرے دن صبح کو میری بیوی کے بھائی آئے اور معذرت طلب کی اور نہایت

Presented by www.ziaraat.com

عزت کے ساتھ میری بیوی گھر واپس آ گئی اور تمام زندگی میرے اور اس کے درمیان پھر کوئی جھگڑا اور بدکلامی نہیں ہوئی، اور نہ ہی اس کے بعد میری اجازت کے بغیر میرے گھر سے کبھی گئی۔

(17)..... عبداللہ اشعری سے مروی ہے کہ مجھ سے ایک شخص نے مناظرہ کیا کہ تم اسلام کراہت سے لائے ہو یا خوشی سے میں نے سوچا اگر کہتا ہوں کہ کراہت سے۔ تو تلوار سر پر وارد ہو گی، اگر خوشی سے کہتا ہوں تو ایمان کے بعد مومن کفر اختیار نہیں کرتا، میں نے نفیس طریقہ سے اس کو جواب دیا اور اسی وقت نکل کر احمد بن اسحاق کے گھر آ گیا تاکہ اس بارے میں دریافت کروں، مجھے بتایا گیا کہ وہ سامرہ روانہ ہو گئے ہیں میں گھر واپس آیا اور گھوڑے پر سوار ہو کر آپ کے پیچھے روانہ ہو گیا میں ایک منزل پر آپ کو جا ملا اور ان سے جانے کا مقصد پوچھا تو اس نے کہا کہ حضرت ابو محمدؑ کی خدمت میں جا رہا ہوں، میرے چالیس مشکل مسئلے ہیں تو ہم سامرہ میں آ گئے، ایک سرائے میں دو کمرے لیے پھر ہر ایک اپنے اپنے کمرے میں ٹھہر گیا، ہم نے حمام جا کر غسل زیارت اور توبہ کیا ہم جب واپس آئے تو محمد بن اسحاق نے ایک چمڑے کی مشک نکالی اور اسے خیبری چادر میں لپیٹ لیا اور اسے کندھے پر ڈال دیا، روانہ ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح، تکبیر، تہلیل، استغفار، حمد اور آپ کی پاکیزہ آلؑ پر درود پڑھتے جا رہے تھے، جب ہم آپ کے دروازے پر پہنچے تو مع احمد بن اسحٰق اجازت طلب کی، اجازت ملنے پر ہم اندر داخل ہوئے، ابو محمد علیہ السلام ایک طرف تشریف فرما تھے، آپ کی داہنی طرف ایک لڑکا کھڑا ہوا تھا، جو چاند کا ٹکڑا معلوم ہوتا تھا ہم نے سلام

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

عرض کیا، آپؑ نے اچھا جواب دیا" ہماری عزت کی اور ہمیں بٹھا دیا، احمد نے کپڑے کی مشک نکال کر رکھ دی، ابو محمدؑ ایک بڑے کاغذ میں فتوؤں کو دیکھ رہے تھے، جو آپ کی خدمت میں ولایت سے آئے تھے، آپؑ پڑھ کر ہر مسئلے کا جواب تحریر فرماتے، آپؑ نے اس لڑکے کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: یہ ہمارے دوستوں کا ہدیہ ہے اور چمڑے کی مشک کی طرف اشارہ کیا، اس لڑکے نے کہا یہ ہمارے لیے ٹھیک نہیں ہے اس میں حلال اور حرام مل گیا ہے ابو محمدؑ نے فرمایا" آپ صاحب العلم ہیں، حلال اور حرام کو الگ کر دیجیے، احمد نے اس کو کھولا اور اس میں سے تھیلی نکالی، اس لڑکے نے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا اس کو فلاں بن فلاں بن فلاں نے بھیجا ہے (صاحب الامرؑ ہر ایک چیز کی طرف دیکھ کر اس کی حقیقت بیان کرتے رہے) آخر میں فرمایا: اس کپڑے کو لاؤ حسن کو نیک بڑھیا نے بھیجا ہے جو عمر رسیدہ ہے اور اپنے ہاتھ سے سوت کات کر بنایا ہے" احمد کپڑا لینے کے لیے چلا گیا اور مجھے ابو محمد علیہ السلام نے فرمایا "تمہارے چالیس مسائل کہاں ہیں؟ اس لڑکے سے پوچھو وہ ان کا جواب دیں گے، اس لڑکے نے مجھ سے کہا کہ تم نے نہیں کہا تھا کہ نہ وہ طوعاً اور نہ ہی کراہتاً بلکہ طمعاً مسلمان ہوئے تھے انہوں نے اہل کتاب سے سنا تھا کہ (محمدؐ) شرق و غرب کے بادشاہ ہوں گے اور آپؐ کی نبوت قیامت تک باقی رہے گی اور ایک اہل کتاب سے سنا تھا کہ (محمدؐ) ایک بڑے ملک کے مالک ہوں گے اور تمام زمین آپؐ کی مطیع ہو جائے گی، اس لئے اسلام میں داخل ہوئے کہ محمدؐ ہر ایک کو والی بنائے گا جب اس مبارزہ میں مایوس ہو گئے تو ایک جماعت کے ساتھ لیلۃ العقبہ میں محمدؐ کے قتل کی تدبیر

Presented by www.ziaraat.com

سوچی تو جبرائیلؑ نے آکر آپ کو اس بارے میں آگاہ کر دیا، ان کی مثال طلحہ وزبیر سے ہے کہ انہوں نے عثمان کے قتل کے بعد اس لالچ میں حضرت علیؑ کی بیعت کی تھی کہ آپؑ انہیں حاکم مقرر کر دیں گے ان دونوں نے حضرت علیؑ کی بیعت نہ طوعاً اور نہ کرہاً اور نہ ہی انجاناً کی تھی جب حضرت علیؑ سے اس بارے مایوس ہو گئے تو بیعت توڑ دی اور آپؑ کے خلاف خروج کیا، جو کیا سو کیا" جب ہم نے واپس ہونے کا ارادہ کیا تو ابو محمدؑ نے فرمایا "اس لڑکے سے کفن لے لو، تم اس سال مر جاؤ گے" اس نے کفن طلب کیا، تو آپؑ نے فرمایا: تمہیں ضرورت کے وقت پہنچ جائے گا سعد بن عبداللہ کا بیان ہے کہ ہم روانہ ہو کر حلوان میں پہنچے، احمد بن اسحاق کو بخار ہو گیا اور اسی رات مر گیا دو آدمی ابو محمدؑ کی طرف سے کفن لائے، اسے غسل دیا، کفن پہنایا اور اس پر نماز جنازہ پڑھی پھر سحر کے وقت دو آدمی میرے پاس آئے اور کہا احمد بن اسحق کے بارے میں تجھے اللہ تعالیٰ اجر دے، ہم نے اسے غسل دیا اور کفن پہنا دیا ہے، میں اٹھا اور ہم لوگوں نے نماز جنازہ پڑھی اور حلوان میں دفن کر دیا"۔ (الخرائج والجرائح ص ۱۸۷)

☆☆☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

علامہ پروفیسر ڈاکٹر سخاوت حسین سندرالوی کی کتب

اخبار ماتم
(مقتل کی بہترین کتاب)

بحور الغمہ
(پانچ جلدیں)

مصائب نامہ آل محمدؐ
ذاکرین کے لئے بہترین تحفہ

سیرت امام زین العابدین علیہ السلام
ولادت و شہادت کے تفصیلی واقعات

سیرت امام جعفر صادقؑ

سیرت امام علی نقی علیہ السلام
ولادت و شہادت کے تفصیلی واقعات

سیرت امام مہدیؑ
ولادت اور غیبت کے تفصیلی واقعات

کشکول سندرالوی
جادو سے نجات اور
عملیات و تجربات کا مجموعہ

برکات اسم اعظم
اسم اعظم کے فوائد پر مشتمل

تحفہ درویش

برکات اللہ
(اللہ کے ہزار اسماء پر مشتمل)

برکات اسماء النبیؐ
(نبیؐ کے ہزار اسماء کے فوائد)

امثلہ سے کفایہ تک کی تمام درسی کتب

(جلد منظر عام پر آرہی ہیں)

Dr. Sakhawat Hussain Sandralvi (President)
Al-Mahdi Centre.779 Coney Island Ave Brooklyn,
Ny 11218 Voice: 718-675-6987
E-mail: almahdifoundation@gmail.com
www.madrasatulquran.com

المہدیؑ فاؤنڈیشن
پاکستان
رابطہ آفس۔ سندرال ضلع خوشاب 0302-6396705

حق برادرز
56/G احمد مارکیٹ غزنی سٹریٹ
اردو بازار لاہور فون 03334431382

Presented by www.ziaraat.com

علامہ پروفیسر ڈاکٹر سخاوت حسین سندرالوی کی کتب

سخاوت الفرقان فی وضاحت القرآن تفسیر القرآن 786 صفحات پر مشتمل 30 جلدیں	**درس تفسیر قرآن** پہلے سپارے کی مکمل تفسیر	**تحفۃ الاسلام**
الفیات علویات (انسائیکلو پیڈیا حضرت علیؑ) 30 جلدیں ہر جلد میں ہزار فضائل	**صلوٰۃ الرسول** (نماز کے تمام مسائل پر مشتمل)	**کتاب رمضان** (ماہ رمضان کے اعمال کی مکمل تفصیل)
کتاب الحج (حج کے مکمل اعمال پر مشتمل)	سیرت **امام حسین علیہ السلام**	**شہادت الحسین** (امام حسینؑ کی شہادت کے مکمل حالات)
رفاقت الحسین (امام حسینؑ کے اصحاب کے تفصیلی حالات)	**زیارت الحسین** (اہمیت و خواص و فوائد)	**بلاغت الحسین** امام حسینؑ کی دعاؤں کلمات و بلاغت پر مشتمل
سخاوت الحسین امام حسینؑ کی سخاوت سے متعلق تفصیلی واقعات	**وکالت الحسین** عزاداری سے متعلق مکمل تفصیل	**بیان المصائب** مقتل کی بہترین کتاب

Dr. Sakhawat Hussain Sandralvi (President)
Al-Mahdi Centre.779 Coney Island Ave Brooklyn,
Ny 11218 Voice: 718-675-6987
E-mail: almahdifoun[redacted].com
www.madrasatulquran.com

المہدیؑ فاؤنڈیشن

پاکستان

رابطہ آفس۔ سندرال ضلع خوشاب 0302-6396705

حق برادرز

56/G الحمد مارکیٹ غزنی سٹریٹ

اردو بازار لاہور فون 03334431382

برکات اسم اعظم

تالیف

ڈاکٹر سخاوت حسین سندرالوی (امریکہ)

روحانیت کے عنوان پر علامہ کی پہلی کاوش

اس کتاب کی چند خصوصیات یہ ہیں

انبیائے کرام کی دعائیں ایک ہزار قرآنی وظائف واوراد جو مختلف بیماریوں کے علاج پر مشتمل ہیں ایک سو چودہ قرآنی سورتوں کے فوائد بمعہ تعویزات، ہر ایک شخص کیلئے اسم اعظم نکالنے کا طریقہ، اسم اعظم پڑھنے کے طریقے ہر اسم کے اعمال وفوائد، علم جفر سے روحانی علاج وحروف کے مطابق علاج، دعائے معراج، دعا جوشن کبیر کے فائدے، عبرانی اسماء حسنیٰ کے فائدے آصف بن برخیا کا اسم اعظم، پانچ آیات میں اسم اعظم

رابطہ:

شوکت بک سنٹر سندرال ضلع خوشاب 0302-6396705

ملنے کا پتہ:

حق برادرز G-56 غزنی سٹریٹ

اردو بازار لاہور فون: 0333-4431382

Presented by www.ziaraat.com